تیرے سائے کی امان

از آن فاطمہ

"بابا مجھے نہیں جانا یہاں مجھے یہاں بہت ڈر لگتا ہے۔"

معمول کے مطابق آج پھر وہ گیارہ سالہ بچہ زارو قطار روتے ہوئے اپنے باپ کے سامنے گڑگڑا رہا تھا لیکن اس کا باپ بے نیاز بنا اسے کھینچنے والے انداز میں اسے کسی جانب لے کر جا رہا تھا۔ ارد گرد سے گزرتے لوگ حیران پریشان کھڑے اس صورتِحال کو سمجھنے کی تگ و دو میں تھے کیونکہ ایک ہفتہ ہو چلا تھا اور یہی چیز وہ روز دیکھتے تھے۔

"کیوں ڈر لگ رہا ہے آپکو۔ یہ آپ کا روز کا معمول ہے لیکن آپ کچھ بتاتے بھی نہیں ہو۔"

اس کا باپ زمین پہ بیٹھتے اس کے دونوں بازو جکڑتے سنجیدگی سے گویا ہوا تو اس نے دھندلی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔ روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی تھی۔ اب وہ انہیں کیا بتاتا کہ وہ کس لیے ڈرتا ہے یہاں آنے کیلیے۔ اسے خوف آتا تھا کہ یہ سب جاننے کے بعد اس کے بابا اس سے ناراض ہو گئے تو۔

"وہ بابا مجھے نہیں اچھا لگتا یہاں آکر میں آپ کے پاس پڑھ لوں گا پلیز۔ میں بہت گندا گندا فیل کرتا ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ایک بار پھر لب پھیلاتے منت کرنے والے انداز میں بولا اور ساتھ ہی اپنے چھوٹی چھوٹی ہتھیلیوں سے چہرہ رگڑا تھا۔اس کے باپ کو اب حقیقتاً پریشانی ہونے لگی تھی لیکن اتنی مشکلات کے بعد کسی اچھے انسان کا انتظام ہوا تھا جو انہیں قرآن پاک کی تعلیم دے سکے۔وہ چاہتے تھے کہ ان کا بچہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کرے تبھی اس معاملے میں کسی قسم ک حرج نہیں کرنا چاہتے تھے۔ابھی بھی وہ اس کی دلیلوں کو نظر انداز کرتے اس کا ہاتھ تھامتے اندر کی جانب چل دیے۔

"ارے یہ پیارا بچہ رو کیوں رہا ہے۔"

وہ جوں ہی اندر داخل ہوئے اس شخص نے اس کا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ دیکھتے نرمی سے پچکارا تو اس کا باپ ان کی محبت پہ فقط مسکرا دیا تھا۔اسے حیرت ہوئی تھی اتنے اچھے انسان کے پاس آنے سے گھبرا رہا ہے ان کا بچہ۔

"شاید آپ سے ڈرتا ہے یہ تبھی آنے سے گھبراتا ہے۔بہت جلد اس ماحول سے مانوس ہو جائے گا۔"

وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ایک مسکراتی نگاہ ان پہ ڈالتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔اس بچے نے رخ موڑتے حسرت سے انہیں خود سے لمحہ بہ لمحہ دور ہوتے دیکھا تھا۔یہاں پہ ہونے والی ہر چیز اس کے اعصابوں پہ برا اثر ڈال رہی تھی لیکن سب اس سب سے بے نیاز تھے۔اس نے اپنی آنکھیں صاف کرتے رخ اس شخص کی جانب موڑا تو وہ نرمی سے مسکراتے اسی کی جانب دیکھ رہے تھے۔بخلاف ان کے چہرے سے نرمی کا عنصر زائل ہوا اور

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اگلے ہی لمحے وہاں ایک عجیب سی چمک نے احاطہ کیا تھا۔وہاں موجود چار بچے بھی لبوں پہ قفل لگائے ایک جانب کھڑے تھے۔

آج ایک بار پھر وہ اسی مقام پہ کھڑا تھا جہاں سے وہ روز گزرتے تکلیف محسوس کرتا تھا۔چہرے پہ ایک واضح ڈر رقم تھا۔چھوٹے سے دل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر چل رہی تھی معاً کمرے کی خاموش فضا میں سامنے کرسی پہ براجمان اس قاری صاحب کے روپ میں شیطان کی بھاری آواز گونجی تو اس گیارہ سالہ بچے کی ٹانگیں تھر تھر کانپنے لگی۔

"ادھر آؤ شہزادے۔"

انہوں نے اپنا بازو صوفے پہ پھیلاتے بری شان نے اسے قریب آنے کا اشارہ کیا تو وہ سہمی نگاہوں سے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلا گیا۔وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کا انجام کیا ہو گا لیکن وہ مزید ایسا کچھ محسوس نہیں کرنا چاہتا تھا جو اسے گندا لگتا تھا۔ان کی آنکھوں میں اسے مخصوص شیطانی چمک دکھائی دیتی تھی۔اس کے جواب پہ اس آدمی کا چہرہ سرعت سے سپاٹ ہوا تھا اس نے شرربار نگاہوں سے اس معصوم کی جانب دیکھا جسے وہ مزید معصوم رہنے دینا چاہتا نہیں تھا۔

"نہیں انکل میں نہیں آؤں گا آپ بیڈ ٹچ کرتے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ آنکھوں میں نمی لیے منہ بسورتے ہوئے گویا ہوا۔ وہ اپنی عمر کے بچوں کی نسبت تیز تھا تبھی ایسی عقلمندانہ باتیں کر جاتا تھا۔ اس کی بات پہ اس آدمی نے اپنی داڑھی سہلاتے شیطانی مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا تھا۔

بیٹا میں نے پہلے بھی کیا کہا تھا کہ اسے بیڈ ٹچ "نہیں کہتے ہیں۔ آپ کے ساتھ ساتھ یہ بھی تو بچے ہیں۔ انہیں تو " کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

وہ خباثت سے مسکراتا پاس کھڑے تھر تھر کانپتے بچوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے گویا ہوا تو اس بچے نے حلق تر کرتے ان کی جانب دیکھا۔

"وہ آپ سے ڈرتے ہیں نا اس لیے۔"

اس نے اپنی جانب سے بہت سمجھداری والی بات کی تھی لیکن اس کی بات پہ اس شخص نے گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو آئے روز کسی نئے بچے کو اپنے انہی حرکتوں کا نشانہ بناتا تھا لیکن بچے چھوٹے ہونے کے باوجود کچھ بول نہیں پاتے تھے۔

"تو کیا تجھے ڈر نہیں لگتا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ایکدم وہ کرسی سے کھڑے ہوتے دھیمے لہجے میں دھاڑا تو بچوں کے رونے کی آواز مزید اونچی ہو گئی جب کہ وہ بچہ نڈر انداز میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے نفی میں گردن ہلا گیا۔اس کے انداز پہ اس شخص کا وجود مزید انگاروں کی ضد میں چلا گیا تھا۔

میں اپنے اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا آپ ایک برائی ہیں تو برائی کا خاتمہ اللہ کے نیک اور پسندیدہ بندوں کے" ہاتھوں ہی ہوتا ہے۔مجھے گندا لگتا ہے جب آپ ایسے چھوتے ہیں غلط غلط جگہوں پہ۔ہم تو یہاں سپارہ پڑھنے "آتے ہیں نا اتنا اچھا کام کرنے تو آپ یہ غلط کام کیوں کرتے ہیں۔

یہ بات کرتے ہوئے بھی اس بچے کے چہرے پہ معصومیت رقم تھی۔اس کی بات پہ وہ شخص اپنی داڑھی کو مٹھی میں بڑھتا حیوانیت سے قہقہہ لگا اٹھا۔باقی بچے مزید دیوار کے ساتھ لگتے لرز رہے تھے۔نہ جانے آج کس کی شامت لانے والا تھا یہ حیوان جسے ان سب کے گھر والے فرشتہ گردانتے تھے۔

"تو اسی لیے تو ایسی جگہ پہ بلاتا ہوں تاکہ کسی کو مجھ پہ شک بھی نہ ہو اور کام کا کام بھی ہو جائے۔"

وہ شیطانی مسکراہٹ سمیت بڑبڑانے والے انداز میں بولا۔اس شخص نے محلے کے بچوں کو ایک ہی جگہ اکٹھا کرتے سپارہ پڑھانے کی ذمہداری سنبھالی ہوئی تھی۔شکل سے تو درویش کی مانند دکھائی دینے والا انسان اندر سے کس قدر حیوان تھا اس چیز کا بخوبی اندازہ ان سب بچوں کو وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا تھا۔

"چل اب باقی باتیں چھوڑ ادھر آجا چپ کر کے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کی بے لگام باتوں سے تھک ہارتے اکتا کر گویا ہوا۔ اس کی بات پہ ان میں سے ایک پانچ سالہ بچی نے سہم کر اس بچے کی سمت جانا چاہا تھا۔ شاید وہ بھی نڈر تھی اور اس سب کے خلاف آواز اٹھانا چاہتی تھی تبھی اس خبیث انسان کی نگاہوں سے بچتے اپنے چھوٹے چھوٹے قدم اس کی سمت اٹھانے لگی۔

اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتی شخص نے ایک ہی جست میں اسے عقب سے جکڑا تھا۔ سب بچوں کی چیخیں اس اچانک ہوئی افتاد پہ نکلی تھی جب کہ وہی بچہ بے خوف نگاہیں اس کی نگاہوں میں ڈالے کھڑا تھا۔ وہ بچی بھی مسلسل تردد کر رہی تھی خود کو اس کے غلیظ حصار سے چھڑوانے کی لیکن وہ تو جیسے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے اس ننھی کلی کو وحشیانہ نگاہوں سے تک رہا تھا۔

اس نے اپنا ہاتھ بڑھاتے اس کے وجود کو چھونا چاہا تھا لیکن وہ بچی مسلسل مزاحمت کرتے چیخ رہی تھی۔ اس بچے کی بھی اب حد ٹوٹ گئی تبھی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے ان کی جانب بڑھا تھا اور کچھ قدم کی دوری پہ ٹھہر گیا۔ اس کی نگاہیں اس دل دہلانے والے منظر پہ ٹکی تھی جہاں وہ غلیظ شخص اپنی عمر کا لحاظ کیے بغیر اسے غلط طریقے سے چھو رہا تھا۔

"اس بچی کو چھوڑو ورنہ میں سب گھر والوں کو چلا کر بلا لوں گا پھر وہ آپکو ماریں گے۔"

وہ اپنی عمر کے مطابق مضطرب انداز میں اسے دھمکاتا ہوا گویا ہوا تو وہ انسان اس کی بات پہ سرخ چہرے سمیت قہقہہ لگا اٹھا اور ایک قہر آلود نگاہ اس چھٹانک بھر کے لڑکے پہ ڈالی جس کا قد جتنا چھوٹا تھا عقل اتنی ہی بری تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اگر تو نے ایسی کوئی بھی حرکت کرنے کی کوشش کی تو یہ بچی اس کو میں ماردوں گا اس چاقو سے۔"

معاًوہ اس بچے کی حرکت سے ذرا سا گھبرا ابھی گیا تھا تبھی اپنی جیب سے چاقو نکالتے اس بچی کی گردن پہ رکھتا ہوا بولا تو وہ بچی سہم کر چلانے لگی تھی۔ چھوٹا سا دل سہمتے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کی تگ و دو میں تھا۔

"انکل چھوڑیں مجھے آپ گندے ہیں۔"

اس کی انگلیاں اپنی کمر پہ سرسراتی محسوس کرتے وہ بچی تڑپ کر اس کے حصار میں مزاحمت کرنے لگ تھی۔ اس بچے نے سرخ ہوتی نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔ مٹھیاں ضبط سے بھینچی ہوئی تھی۔ آنکھوں سے زار و قطار آنسو بہہ رہے تھے۔ اس کی نگاہ جوں ہی ایک جانب زمین پہ رکھی لوہے کی راڈ پہ پڑی وہ حلق تر کرتے بھاگنے والے انداز میں اس تک پہنچا اور اسے اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن تھوڑی بھاری ہونے کی بدولت دقت پیش آرہی تھی۔ اس نے ایک نظر اس وحشی آدمی کو دیکھا جس کی منمانیاں بڑھتی ہی جارہی تھی جبکہ وہ بچی جیسے روتے روتے تھک ہار کر نیم غنودگی میں جارہی تھی۔ ناجانے اس میں اس قدر ہمت کہاں سے آئی تھی اس نے ایک ہی جست میں وہ بھاری راڈ اٹھاتے اس دھیمے دھیمے قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔ اس شخص کا دھیان ابھی اس بچے کی جانب نہیں گیا تھا۔ اس نے پر عزم نگاہوں سے اس برے شخص کی جانب دیکھتے اس کے سر پہ راڈ سے ایک ہی وار کیا تھا اگلے ہی لمحے اس کی گرفت اس بچی پہ ڈھیلی پڑی تھی وہ بچی حصار کھلتے ہی جھٹکے سے نیچے گری تھی۔ سرخ مادہ اس کے سر کے بالوں سے نکلتا چہرے پہ بہہ رہا تھا۔ خون کی لکیریں ناک سے ہوتے لبوں کو تر کر رہی تھی۔ اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے راڈ وہی پھینکی اور خوفزدہ نگاہوں

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سے اس شخص کی جانب دیکھا جو اب اپنا سر پکڑے درد سے کراہ رہا تھا۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے ان سب بچوں کو باہر کی جانب بھاگنے کا اشارہ کیا اور خود زمین پہ گری اس بچی کو اٹھانے میں مدد کرنے لگا تاکہ یہاں سے فرار حاصل کر سکے۔

"خون۔"

اس بچی نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے زمین پہ تڑپتے اس شخص کو دیکھا جو شاید اب اپنے حواس کھو رہا تھا۔اس کی بات پہ اس لڑکے نے اس کی جانب دیکھا جو گول مٹول سی بچی تھی اس نے لبوں پہ انگلی رکھتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا ان انکل کو میں نے آپکو بچایا ہے۔ہم چلتے ہیں یہ ٹھیک ہو جائیں گے۔آپ نے کسی کو نہیں بتانا کچھ بھی"

وہ ڈرتے ڈرتے وضاحت دینے والے انداز میں مخاطب ہوا اور ساتھ ہی اس کی کلائی اپنی مضبوط گرفت میں جکڑتے باہر کی جانب دوڑ لگائی تھی۔دروازے سے باہر نکلتے نکلتے اس نے پلٹ کر ایک نگاہ اس شخص پہ ڈالی تھی معاًوہ ایک دھندلی مگر تنفر بھری نگاہ اس شخص پہ ڈالتے وہاں سے بھاگتا چلا گیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ گھر کا داخلی دروازہ عبور کرتے لان میں بھاگنے والے انداز میں اندر داخل ہوئی تو اوپر اپنے کمرے کی ٹیرس پہ بیٹھی صفورہ بیگم نے ایک رعونت بھری نگاہ اس پہ ڈالتے اپنا چشمہ اتارتے میز پہ رکھا تھا۔وہ جوں ہی اندر داخل ہوئی پورا لاؤنج خالی پڑا اسے منہ چڑھا رہا تھا۔وہ بے نیازی سے اپنے بوب کٹ بالوں میں ہاتھ پھیرتی ارد گرد نگاہ دوڑانے لگی۔

"خان بابا میرے لیے جوس لے آئیں پلیز۔"

معمول کے مطابق اپنے ازلی انداز میں سیاہ رنگ کی پینٹ شرٹ زیب تن کیے ہاتھوں میں مختلف رنگ برنگے بینڈز پہنے وہ اپنے بوب کٹ بالوں کو سلجھا رہی تھی معاً گھر میں موجود ملازم خان بابا کو کچن کی جانب جاتا دیکھ وہ اونچی آواز میں گویا ہوئی اور اپنا بیگ صوفے پہ پھینکتی نرم نرم صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی تھی۔وہ ابھی کچھ وقت پہلے ہی یونی سے لوٹی تھی تبھی پیاس کی شدت محسوس کرتے اس نے خان بابا کو ہدایت کی تھی۔وہ پنجاب یونیورسٹی میں آئی بی اے کے ڈیپارٹمنٹ میں تعلیم حاصل کرنے کا فریضہ سر انجام دے رہی تھی۔

خان بابا نے مترنم آواز پہ چونک کر صوفے پہ بیٹھے وجود کو دیکھا جو انہیں حکم دیتی دوبارہ آنکھیں موند چکی تھی۔وہ بے بسی سے سر کجھا کر رہ گئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا کروں بی بی کو منع کروں گا تو یہ آگ بگولہ ہو جائیں گی۔اور دادی حضور کا کام نہیں کیا تو وہ غصہ کریں گی۔اس چکی میں پستا تو ہر وقت میں ہی ہوں۔"

وہ پرسوچ نگاہوں سے اس کی سمت دیکھتے دل ہی دل میں بولتے ہمت متجمع کرتے اس کی سمت قدم بڑھانے لگے۔

"بی بی جی وہ دراصل میں دادی حضور کیلیے چائے بنالوں پہلے۔آپ جانتی ہیں کہ وہ اشتعال میں آجائے تو اگلے کا لحاظ بھی نہیں کرتیں۔"

وہ اس کے تاثرات بگڑنے کے خوف کے زیرِ اثر ہکلاتے لہجے میں بولا تو اس کی توقع کے عین مطابق علایہ جو صوفے سے پشت ٹکائے آنکھیں موندے بیٹھی تھی پٹ سے آنکھیں کھولتی سیدھی ہوئی اور دانت پہ دانت سختی سے جماتے ضبط سے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔

"خان بابا میں نے پہلے بھی آپ سے کہا ہے کہ جب میں کوئی کام کہوں تو اسی لمحے ہو جانا چاہیے آپ جانتے ہیں کہ مجھے دیری بلکل نہیں پسند اپنے کاموں پہ۔"

وہ تند نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتی باور کرانے والے انداز میں گویا ہوئی۔چہرے کے تاثرات بگڑے ہوئے تھے۔

"لیکن بی بی جی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس سے پہلے کہ وہ ہچکچاتے اپنی بات مکمل کرتا وہ اپنے بال جھٹکتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ خان بابا نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا جو نجانے ضد میں کس پہ چلی گئی تھی۔

آپ صاف صاف کیوں نہیں کہ دیتے کہ آپ کی دادی حضور نے آپ کو میرے کام کرنے سے انکار کیا" ہے۔ ویسے بھی وہ تو میرے پیچھے ہی پڑ گئی ہے لوگ ہاتھ. دھو کر پڑتے ہیں مجھے لگتا ہے وہ میرے پیچھے ہاتھ منہ "پاؤں سب کچھ دھو کر پڑ چکی ہیں۔

وہ ایکدم غصے سے چلائی تھی۔ خان بابا نے سہم کر اطراف میں دیکھا کہ کہی وہ سن نہ لیں۔

"خان آپ جائیں کچن میں میرے لیے چائے بنائیں کسی کی کوئی بھی بات سننے کی ضرورت نہیں ہے۔"

صفورہ بیگم کی پاٹ دار آواز پہ خان بابا سرعت سے سر جھکاتے کچن کی جانب بڑھ گئے کیونکہ ان کے حکم کی تلافی وہ قطعی نہیں کرسکتے تھے اور ناہی اب بحث کا کوئی ذریعہ بچا تھا۔ ان کے جاتے ہی صفورہ بیگم نے ایک سخت نگاہ بے نیاز بنی علایہ پہ ڈالی جو سپاری کا پیکٹ کھولتی اپنے منہ میں ڈال رہی تھی۔ انہیں سخت تاؤ آیا تھا اس گنڈی پہ۔ کہنے کو تو وہ ان کے جان سے پیارے بیٹے کی اولاد تھی لیکن ان کا دل اس کیلیے ناجانے کیوں پتھر تھا۔

"خوش تو بہت ہونگی آپ اپنی منوا کر اور مجھے جھکا کر۔ مل گئی ٹھنڈک ہوائیں آرہی ہیں نا کشمیر کی آپکو۔"

معاً علایہ کی کٹیلی آواز کو انہوں نے نظر انداز کیا تھا۔ اسے اس لمحے اس عورت سے سخت نفرت محسوس ہوئی تھی جو کہنے کو تو اس کے باپ کی ماں تھی لیکن کس قدر ظالم تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"لیکن میری بات یاد رکھیے گا اپنی ان حرکتوں سے آپ میرے ماں باپ کو تو ڈس ہی چکی ہیں لیکن میرے سے پنگا لیں گی تو منہ کی کھائیں گی یہ بات میری گرہ باندھ لیجیے۔"

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے صوفے پہ ان کی اطراف پہ دونوں بازور کھتی تنفر بھرے لہجے میں بولی تھی۔ مقصد ان کی زبان پہ لگا قفل کھلوانا تھا جس میں وہ کامیاب ہوتی بھی دکھ رہی تھی۔ اس کی بات پہ انہوں نے بھسم کر دینے والی نگاہوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ ان نگاہوں کے تلاطم پہ ایک تلخ مسکراہٹ نے علایہ کے لبوں کو چھوا تھا۔

"اپنی اس زبان سے اپنے ماں باپ کا نام بھی مت لیں وہ کیا ہے نہ اچھا نہیں لگتا۔"

انہوں نے جس انداز میں کہا وہ انداز ہی علایہ کو بہت کچھ باور کروانے کو کافی تھا۔ انہوں نے ایک ہی وار میں اس کے چہرے سے مسکراہٹ کو نوچ لیا تھا۔ وہ بنا پلک جھپکائے ان کے چہرے کی جانب دیکھ رہی تھی جہاں شاطرانہ مسکراہٹ رقصاں تھی۔ معاًوہ بات بڑھنے کے خوف سے سر جھٹکتے باہر کی جانب قدم بڑھا گئی۔ ابھی وہ دو تین قدم ہی چلی تھی کہ اچانک دادی حضور کی کڑک آواز پہ اس نے چلتے قدم بے ساختہ رکے تھے۔

"کہاں جا رہی ہو تم۔"

ان کی آواز پہ وہ ماتھے پہ شکنیں سجائے ان کی جانب رخ پھیرنے پہ مجبور ہوئی تھی۔ وہ کون ہوتی تھی اس سے یہ سوال پوچھنے والی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور آپ کو یہ خو شفہمی کیوں ہے کہ میں آپ کو بتاؤں گی صفورہ بیگم۔ جس طرح چلتی آرہی ہیں ویسے ہی رہیے "
"مزید آگے بڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ دانت پیستے ہوئے نفرت بھرے لہجے میں بدتمیزی کے سارے ریکارڈ توڑتی ان کے نام پہ دباؤ ڈالتے غرائی۔ صفورہ بیگم نے کروفرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

کیونکہ یہ گھر ہماری سربراہی میں ہے اس گھر کے اصول ہم نے بنائے ہیں بھول گئی کیا کہ یہاں جو کچھ بھی ہوتا "
ہے میری مرضی کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ مجھے بلکل بھی گوارا نہیں ہے کہ کوئی ہمارے گھر میں رہتے ہوئے ہی
"ہمارے اصول توڑے۔

انہوں نے سختی سے باور کرایا ان کا لہجہ کسی کو بھی جلا کر بھسم کر دینے والا تھا لیکن مقابل بھی علایہ ملک تھی جس نے آج تک کسی سے ڈرنا نہیں سیکھا تھا البتہ ڈرانا وہ بخوبی جانتی تھی۔

اوہ آئی سی۔ ویسے میں تو نہیں البتہ آپ شاید بھول گئی ہیں کہ آپ کس سے مخاطب ہیں علایہ ملک سے جس "
نے آج تک آپ کے اصولوں کو کسی کھاتے میں نہیں لیا۔ آپ کا یہ گھر یہ سربراہی اور یہ سو کالڈ اصول آپ کو
"ہی مبارک ہو مجھ پہ اپنی حکمرانی چلانے کی ضرورت نہیں ہے میں کسی پہ اصولوں پہ چلنے والی قطعی نہیں ہوں۔

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی اور اپنی سیاہ شرربار نگاہوں سے انہیں گھورتی سر جھٹکتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ اب وقت گزاری کا ایک ہی ذریعہ تھا بس۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ارے بٹیامیں بس لے آیا آپ کا جوس بھی۔"

خان بابا کی تفکر بھری آواز پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہولے سے مسکرائی تھی۔ایک وہی تو تھے جو ان کی فکر میں ہلکان ہوتے تھے لیکن وہ بھی دادی حضور کے اصولوں کے خلاف نہیں جاسکتے تھے۔

"خان بابا آپ بلکل بھی پریشان مت ہو یہ سب رہنے دیں آپ اپنی ان دادی حضور کو سنبھالیں جو فقط اپنی انا کے زعم میں رہنا جانتی ہیں۔ سنبھالیں انہیں کہی ان سے ان کی انا سنبھالی ہی نہ جائے پھر آپ کو ہی مدد کیلیے بلائیں گی۔"

وہ معصومیت بھرے انداز میں بولتی ایک تمسخرانہ نگاہ صفورہ بیگم پہ ڈالتے ہوئے بولی جو اس سے مکمل طور پہ بے نیاز بنی گردن اکڑائے بیٹھی چائے پی رہی تھی۔خان بابانے اس کی بات پہ خاموشی سے سر جھکاتے واپس کچن میں جانے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔علایہ کا رخ بھی اب باہر کی جانب تھا۔

"آئی بڑی مجھے اپنے اصولوں پہ چلانے والی۔ایک جوس سے جیسے ان کے گھر میں قلت ہو جانی تھی۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ رہی تھی معاً

وہ جوں ہی گھر کے بیک ایریا میں پہنچی سامنے کا منظر دیکھتے وہ یکلخت رکی تھی اور پھر ٹھٹھکی تھی۔یہی منظر اس کے ذہن کے دریچوں پہ جھلملایا تھا۔اس کی آنکھیں پوری شدت سے سرخ انگارہ ہوئی تھی۔سینے میں ابال اٹھنا شروع ہوگئے۔اس کے عین سامنے ہی ایک لڑکا لڑکی بیٹ بال کھیلنے میں محو تھے۔کبھی وہ کڑکی روتی تو لڑکا اس

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کے بال کھینچ کر بھاگ جاتا یا کبھی وہ لڑکی اس کے بازو پہ چٹکیاں بھرتے کھلکھلا کر ہنس دیتی۔ کتنا مکمل منظر تھا۔ وہ یک ٹک بنا پلک جھپکے ان دونوں کو لڑتا جھگڑتا دیکھ رہی تھی معاً اپنے دائیں شانے پہ بال لگنے کی بدولت وہ چونک کر ان کی جانب متوجہ ہوئی تھی اور درد کی شدت سے اپنا شانہ سہلایا تھا۔ اس لمحے کا فسوں ایک لمحے میں ٹوٹا تھا۔ وہ سرعت سے حال میں لوٹ آئی تھی۔

ان دونوں بچوں نے سہم کر اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ انہیں اچھے سے علم تھا کہ وہ کسی کو نہیں بخشتی انہوں نے تو پھر اسے مارنے کا گناہ کر لیا تھا۔ علایہ ان دونوں کے ڈرے سہمے چہروں پہ تنفر بھری نگاہ ڈالتے زمین سے بال اٹھاتی ان کی جانب اچھالتی اپنے پیر کے قریب گرے پتھر کو ٹھوکر مارتی بے نیازی سے آگے ہی سمت بڑھ گئی۔ آسمان پہ ہلکے ہلکے اندھیرے نے بسیرا کیا ہوا تھا لیکن وہ منہ میں چیونگم چباتی اس سب سے بے نیاز تھی۔ چہرے پہ ازلی سرد مہری چھائی ہوئی تھی۔

کاش خود ہی تعمیر کر لوں میں دنیا اپنی

پھر اس میں ہر سوز زندگی کا ساز بن جاؤں...

(فضہ واجد)

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ منظر مظفر آباد کے کسی گنجان آباد علاقے کا ہے جہاں ہر جانب سناٹا چھایا ہوا تھا۔ چرند پرند اپنی اپنی آرام گاہوں میں آرام کی غرض سے جا چکے تھے۔ کسی زی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ ہواؤں کے زور سے سرسراتے پتے ایک ہولناک منظر پیش کر رہے تھے۔ رات کی سیاہی نے ہر جانب اپنا ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ پہاڑوں کی اوٹ میں یہ جگہ رات کے وقت بہت خوفناک محسوس ہو رہی تھی۔ رات ہونے کی بدولت جہاں ہر جانب اندھیرا تھا وہاں پہاڑوں کے عین وسط سے ایک روشنی سی پھوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ مدھم سا میوزک کا شور ماحول کو مزید پھیلنے والی ہولناکی سے روک رہا تھا۔ معاً اس کوٹھری کا دروازہ کسی کے بیل بجانے سے کھلا تھا اور پولیس کی وردی میں ملبوس ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ چہرہ جھکا ہوا تھا البتہ ہاتھ پیچھے ہی بندھے ہوئے تھے جیسے سامنے بیٹھے وجود کے خوف سے وہ اس کا احترام کر رہا ہو۔ اس کی وردی پہ ایس ایس پی کا بیج بھی لگا ہوا تھا۔ اس نے صوفے کے قریب پہنچتے ہی ایک طائرانہ نگاہ پورے ہال میں دوڑائی جہاں ہر سوں روشنیاں جگ مگ کر رہی تھیں۔ وہ وہاں سے نگاہیں ہٹاتا حلق تر کرتے سامنے کشادہ صوفے پہ بیٹھے انسان سے مخاطب ہوا جو اپنے عین سامنے لیپ ٹاپ رکھے اس میں لگی فحش ویڈیوز سے لطف اندوز ہوتے ساتھ ساتھ الکوہل بھی گلے میں انڈیل رہا تھا۔ ذرا سے لمحے کے بعد اس کا خطرناک قہقہہ پورے ہال میں گونجتا اور وہ ڈرتے خجل سا ہو جاتا۔

وہ ایک بار پھر اس کے کام سے فراغت حاصل کرنے کا انتظار کرنے لگا۔

ہاں بولو کیا کام آن پڑا ہے جو اتنی رات کو اپنی منحوسیت لیے یہاں ٹپک پڑے ہو۔ تم جانتے ہو مجھے میرے کام "میں کوئی ٹوکے وہ جان سے جاتا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اپنے سامنے پولیس کی وردی میں ملبوس شخص کو ایک ہی جگہ کھڑے دیکھ نحوست سے گویا ہوا۔ س شخص نے آکر اس کا مزا ہی برباد کر دیا تھا۔ وہ لیپ ٹاپ بند کرتا الکوہل کا گلاس میز پہ رکھتے سگریٹ کے گہرے کش لگانے لگا۔ میز پہ طرح طرح کے مہنگے مشروب رکھے ہوئے تھے۔

"باس وہ ایک بہت ہی اہم خبر آپ تک پہنچانی تھی مزید تاخیر سے کام بگڑ بھی سکتا تھا ورنہ میں کل ہی آجاتا۔"

وہ اس کے بگڑتے تاثرات دیکھتے جھٹ سے صفائی دینے والے انداز میں گویا ہوا تو سامنے صوفے پہ بیٹھے شخص کے تنے تنے تاثرات فوراً ڈھیلے پڑے وہ سگریٹ ایش ٹرے میں مسلتا ٹانگ سے ٹانگ اتارتے سیدھا ہو کر بیٹھا اور سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی۔

وہ دراصل مال اب تک ہمیں نہیں پہنچا مجھے ڈر ہے کہ کہی ہم پکڑے نہ جائیں کیونکہ اس صورت میں میری "نوکری کو خطرہ ہو سکتا ہے۔"

وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولا تو سامنے بیٹھے شخص نے شر ربار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ذرا ذرا سی بات کا بتنگڑ بنانے میں ایک لمحہ نہیں لگاتا تھا۔ اسے خود پہ حیرت ہوئی تھی کہ اس جیسے ڈرپوک کو افسر رکھ کس نے لیا۔

بس اسی کی کمی تھی مجھے لگتا ہے تیری جگہ کسی اور کو رکھنا پڑے گا تجھ جیسے افسر کو اپنے ساتھ ملا کر میں تو پچھتا ہی "رہا ہوں۔"

وہ میز سے شیشے کا گلاس اٹھاتے زمین پہ مارتا ہوا دھاڑا اٹھا۔ وہ شخص اس کے لہجے پہ کانپ سا گیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں باس میں تو بس اسی لیے کہ رہا ہوں کہ جس راستے سے مال ادویات اور اسلحہ وغیرہ آنا ہے وہاں میری "ڈیوٹی ہونا لازم ہے۔ کل بھی وہاں ناکہ بندی ہوئی تھی مجھے بس اسی بات کا خوف ہے۔"

وہ ادھر سے بھی نوکری جانے کے خوف سے ہڑبڑاتے ہوئے تفصیلاً جواب دیتا ہوا بولا تو وہ ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالتے سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گیا۔

ناجانے اس جیسے اور کتنے بڑے بڑے پولیس آفسر تھے جو اپنا ایمان بیچ کر ان نشہ آور ادویات اور اسلحے کی سمگلنگ کر کے بچوں اور بوڑھوں کی جانوں سے کھیلتے تھے۔

"ہاں ہاں ٹھیک ہے تو ٹینشن مت لے بس رات تک تیری ڈیوٹی کے دوران ہی سامان پہنچ جائے گا۔"

وہ اسے تسلی دینے والے انداز میں گویا ہوا اور ساتھ ہی گلاس میں مشروب انڈیلنے لگا۔

"لڑکوں کا انتظام ہوا یا نہیں۔"

اس کے اچانک سوال پہ وہ جو لالچی نگاہوں سے الکوہل کو تک رہا تھا گڑبڑاتے ہوئے اس کی سمت دیکھا جو کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا شاید وہ اسے ندیدوں کی طرح اس کی چیز کو گھورتے دیکھ چکا تھا۔

جی جی باس ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ کچھ کام کہیں اور میں وہ نہ کروں۔ جی دو لڑکوں کا انتخاب کیا ہے میں نے" مختلف جماعتوں کے ساتھ کام کر چکا ہے اور آپ یقین نہیں کرو گے کہ وہ ایسے ایسے غلط کاموں میں ملوث ہے نا "کہ بس۔ آپ کو کوئی پریشان نہیں ہوا کرے گی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ خوشامدی لہجے میں بولا تو پاشا نے اس کی بات پہ خوشگوار انداز میں قہقہہ لگایا تھا۔ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک نے احاطہ کیا تھا ایک شیطانی مسکراہٹ جو سب کچھ ختم کرنے کی ہمت رکھتی ہو۔ شروع سے ہی اس کا ٹارگٹ بوڑھوں سے لے کر بچوں تک ہر کوئی تھا۔ اب وہ سکول ہو یا یونی یا پھر ہسپتال اپنے خاص بندے ہر جگہ اپنے لوگ پھیلانا چاہتا تھا تاکہ پورے خوش وخروش سے یہ غیر قانونی کام ہو سکے۔ ہسپتال میں تو اس کے آدمی اپنا کام اچھے طریقے سے سرانجام دے رہے تھے۔ کچھ ڈاکٹرز کو بھی اس نے انہی کاموں میں اپنے ساتھ ملایا ہوا تھا۔ سکولوں میں بچوں کو اٹھوا کر ان سے غلط کام کروانا اس کا شیوا تھا لیکن حکومت ان لوگوں کے خلاف کچھ بھی کرنے سے قاصر تھی

"چل اب دفعہ ہو اور جلد از جلد ان لڑکوں سے بھی ملنا پڑے گا تاکہ اپنے کام کو فروغ مل سکے۔"

وہ بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے بولا تو مقابل شخص بھی اس کی بات پہ زور وشور سے اثبات میں سر ہلا گیا معاً اپنے فون میں آنے والی کال کی سمت متوجہ ہوا جیب سے موبائل نکالتے ہی اس کو سرعت سے سانپ سونگھا تھا۔

"سر کی کال ہے۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی تو پاشا نے تنفر سے سر جھٹکا تھا۔ اس بے فون اٹھاتے کان سے لگایا۔

جی سر میں بس پہنچ رہا ہوں آپ پریشان مت ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مقابل کی بات پہ وہ گھبراتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور فون بند کرتے جیب میں ڈالا تھا۔

اے جاتے جاتے اس کے دو گھونٹ لے لے آخر کو تونے اتنا کام کیا ہے میرا اور جیسے تو اسے گھور رہا تھا نہ ڈر
"ہے کہ میری نگلنے کے بجائے باہر ہی نہ اگل جائے۔"

وہ تمسخرانہ انداز میں گویا ہوا تو اس کا چہرہ اس قدر بے عزتی پہ پھیکا پڑا تھا۔

"نہیں ایک ضروری کام ہے مجھے۔"

وہ کھولتے دل کے ساتھ اپنی کیپ سر پہ جماتے بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بڑھا تھا۔پاشا بے نیازی سے کندھے اچکاتے مزید ایک گلاس حلق میں اتارنے لگا۔

باس باس وہ بچہ بہت شور مچا رہا ہے۔ کہیں تو اس کو ہی نہ بیچ ڈالیں آگے۔بہت معاوضہ آئے گا۔ویسے بھی یہ
"بچہ کافی سمجھدار معلوم ہو رہا ہے۔"

اس کا ایک خاص ملازم اس کے قریب آتے معنی خیز لہجے میں مخاطب ہوا تو پاشا نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔یہ آدمی پاشا کا کچھ زیادہ ہی خاص تھا تبھی ہر طرح کا مذاق کر لیا کرتا تھا لیکن حد میں رہ کر۔

ذرا اسے تفصیلات تو سمجھا دیں کہ اسے آگے جا کر کن کن حالات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔وہ کیا ہے نہ بچے
"معصوم ہوتے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ گلاس میز پہ رکھتے شیطانی انداز میں قہقہہ لگاتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کے قہقہے میں اس خاص آدمی کا بھی قہقہہ بے ساختہ تھا۔اب ان دونوں کا رخ اس جگہ کے خاص کمرے کی جانب تھا جہاں ان سب کو رکھا جاتا تھا۔

یہ منظر پنجاب یونیورسٹی کا ہے جہاں وہ گراؤنڈ میں ہری بھری گھاس پہ بیٹھی کانوں میں ہینڈ فری لگائے انگلش سونگ سننے میں پوری طرح محو تھی۔ گانا سنتے سنتے وہ اپنی ہی خیالی دنیا میں مگن تھی معاًاپنے شانے پہ پڑنے والے تھپڑ سے وہ چونک کر دائیں جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئی تھی جہاں رمیز بیٹھا پر شوق نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔وہ اس کی صورت دیکھتے ہی ناگواری سے رخ پلٹ گئی۔ جو موڈ کچھ دیر پہلے اس کا خوشگوار تھا اب ناخشگواری میں بدل چکا تھا۔وہ زمین سے اپنا بیگ اٹھاتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"علایہ میری بات تو سنو۔"

معیز اپنی اس قدر بے عزتی پہ دانت کچکچاتے بظاہر محبت بھرے لہجے میں بولا تو اس کے لہجے پہ علایہ کے بڑھتے قدم زمین پہ بے ساختہ تھمے تھے۔اس نے جھٹکے سے پلٹتے کینہ توڑ نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھا جو تھا تو اس سے ایک سمسٹر چھوٹا لیکن ہاتھ دھو کر پیچھے پڑا ہوا تھا۔شاید وہ ابھی علایہ ملک سے واقف نہیں تھا۔

"کیا ہے جلدی سے بکواس کرو میرے پاس وقت نہیں ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتی پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تو معیز کے مسکراہٹ لب فوراً سے پہلے سمٹے۔اس نے ایک ترچھی نگاہ اس حسن کی پڑیا پہ ڈالی جو جتنی حسین تھی اتنی ہی خود سے بے نیاز تھی۔

"بکواس نہیں کرنی بس ایک بات کرنی ہے۔"

اس نے گلہ کھنکھارتے گویا بات کی تمہید باندھی اور مٹھاس بھرے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔علایہ اس کی لمبی چوڑی تمہیدوں سے تنگ آکر درخت سے پشت ٹکا کر کھڑی ہوگئی اور ایک نظر چلتی پھرتی رونق پہ ڈالی تھی۔معاً اس کے شہد میں ڈوبے لہجے کو دیکھتی وہ تیر کی طرح سیدھی ہوئی تھی۔

"سب سے پہلے تو تمہیں میرے متعلق یہ بات کا علم ہونا چاہیے کہ۔"

یہ کہتے ہی اس نے پاس سے گزرتے ایک لڑکے کی جیکٹ سے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔معیز اس اچانک ہوئی افتاد پہ ہونق ذدہ رہ گیا۔وہ لڑکا بھی حیران پریشان کھڑا علایہ کے سپاٹ انداز کو دیکھ رہا تھا کیونکہ اب تو ایسا کچھ نہیں ہوا تھا کہ وہ اسے کچھ کہتی۔

"پوچھو اس سے کہ تمہیں میرے متعلق کس بات کا علم ہونا چاہیے۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی اس نے اس شخص کو اپنے بلکل آگے کھڑا کیا تھا۔معیز نے اپنے قدم بے ساختہ پیچھے لیے تھے۔اس سر پھری لڑکی کو دیکھتے وہ اب حقیقتاً پریشان ہو گیا تھا۔

"پوچھو اس سے ڈیم اٹ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معیز کی مسلسل خاموشی سے تھک ہار کر وہ تقریباً چلائی تھی۔ آنکھیں پل بھر میں سرخ ہوئی تھی۔

"وہ مجھے کیا پتہ ہونا چاہیے ان کے متعلق اگر مجھے ان سے دوستی کرنی ہو تو۔"

اس نے لبوں پہ زبان پھیرتے ہکلاتے لہجے میں علایہ کے بلکل سامنے کھڑے لڑکے سے پوچھا جس کے عقب میں وہ پوری طرح چھپ گئی تھی۔ اس لڑکے نے بغور معیز کا جائزہ لیا تھا ایکدم کچھ سمجھ آنے پہ وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گیا۔

سب سے اہم بات تو یہ کہ انہیں مطلبی لوگوں کے مٹھاس بھرے اور شہد میں ڈوبے ہوئے الفاظ بلکل بھی "اٹریکٹ نہیں کرتے۔

"She is Different from others.."

اس نے کہتے ساتھ ہی تائیدی انداز میں علایہ کی جانب دیکھا تھا وہ داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے تالیاں بجا گئی۔

"چلو پھوٹو اب۔"

وہ چٹکی بجاتے ہوئے سرد لہجے میں بولی تو وہ بمشکل مسکراتے اپنی شرٹ جھاڑ تا وہاں سے آگے کی جانب بڑھ گیا۔ اس سے پہلے کہ اس کی تلقید میں معیز بھی جاتا علایہ نے آگے ہی رکھے بینچ پہ ایک ٹانگ جماتے اس کا راستہ روکا تھا۔ وہ یکلخت اپنی سانس روکتے اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں ایک فاتحانہ مسکراہٹ رقصاں تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں ناگن سے بھی ذیادہ زہریلی ہوں۔میں جب ڈستی ہوں ناتو اگلا انسان اٹھنے کے قابل نہیں رہتا وہ بس ایک "گرا ہوا انسان کہلاتا ہے۔"

وہ خون آشام نگاہیں اس کی آنکھوں میں گاڑھتی سرد پر تپش لہجے میں بولی تو ایک لمحے کیلیے تو اس کی حسیں سن ہوئی معاًوہ اس کے چہرے کا ہی جائزہ لیتے پر سکون سا مسکرا دیا تھا جیسے اس کی باتوں نے اس کے اعصابوں پہ کوئی خاص اثر نہ ڈالا ہو۔

"ویسے تمہارے ڈسے کو دیکھنا چاہتا ہوں ویسے میرے مطابق وہ بھی تمہاری طرح لطف ہی دے گا۔"

وہ معنی خیز مسکراہٹ سمیت بولا معاًاپنے منہ پہ پڑنے والے مکے سے اس نے منہ پہ ہاتھ رکھتے ٹھٹھک کر اس کی سمت دیکھا جو آنکھیں چھوٹی کیے اسے ہی گھور رہی تھی۔وہ سر جھٹکتے ہوئے ہنس دیا۔وہ بھی ایک رعونت بھری نگاہ اس پہ ڈالتے اپنے بوب کٹ بالوں کو جھٹکتے وہاں سے قدم آگے کی جانب بڑھا گئی۔

ایک دوستی ہی تو چاہ رہا ہوں اس میں بھی اس قدر نکھرے۔لیکن میں بھی تمہیں دوست بنا کے ہی دم لوں گا یہ "معیز عالم کا وعدہ رہا۔"

وہ منہ بناتا ہوا اس کی پشت دیکھتا بولا۔

علایہ ارد گرد سے بے نیاز اپنے ہی دھیان میں اپنی کلاس کی سمت بڑھ رہی تھی۔کانوں میں ہینڈ فری معمول کے مطابق موجود تھی۔بلیک جینز پہ بلیو ٹاپ پہنے،پیروں میں جاگرز،بوب کٹ بال جھول رہے تھے۔میک اپ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سے مبرا چہرہ وہ خود سے بھی شاید بے نیاز سی تھی معاً کسی سے زوردار تصادم کی صورت میں وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی مقابل بھی اپنا کندھا سہلاتے خونخوار تیور سمیت اس لڑکی کے جھکے سر کو دیکھ رہا تھا۔ارد گرد سے گزرتے طلبہ دم سادھے آنے والے لمحات کے بابت سوچ رہے تھے۔

"محترمہ دکھائی دیتا ہے کہ یہ جو بٹن جیسی آنکھیں ہیں انہیں ادھار دیا ہے کسی کو۔"

وہ غیض کے عالم میں اس کے سر کے قریب پہنچتے دھاڑا تو علایہ کی پیشانی پہ اس کے لہجے پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔اس کی ہمت کیسے ہوئی تھی اس سے ایسے بات کرنے کی۔اس نے بغور اس لڑکے کے چہرے کو دیکھا تو وہ کوئی نیا چہرہ ہی معلوم ہو رہا تھا تبھی اس سے واقف نہیں تھا۔

"ہاں جی آپ کیا بھول گئے آپ کو ہی ڈونیٹ کی تھی لیکن افسوس ابھی بھی نظر نہیں آتا۔"

وہ مصنوعی افسوس کرنے والے انداز میں طنزیہ مسکراہٹ سمیت بولی تھی۔

بس یہی فضولیات اور تم لڑکیوں کو لڑکوں سے بات کرنے کا موقع چاہیے ہوتا ہے۔اتنی بے شرمی لاتی کہاں "سے ہو۔"

وہ تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اسے گھورتا ہوا غرایا۔اس کی اس قدر تضحیک آمیز بات پہ علایہ کے تن بدن میں آگ ہی لگ گئی۔

"زبان سنبھال کے بات کرو ورنہ زبان گدی سے کھینچنے میں ایک لمحہ نہیں لگاؤں گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ قہر آلود نگاہوں سے اس چھلے ہوئے آلو کو دیکھتے ہوئے دھاڑی جس کی باتوں نے اس کے اندر حشر سا برپا کر دیا تھا۔وہ لڑکوں سے دوڑ بھاگنے والی اور پھر بھی ایسی ذہر آلود باتیں سننی پڑے۔یہ کہاں کا انصاف تھا۔اس لڑکے نے طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا مطلب اس کی بات نے ہی اس لڑکی کے دماغ کی بتی جلائی تھی۔

"ویسے خیر تو ہے نا تم مجھ سے ٹکرائی کہی ناولز کی ہیروئنز کی طرح پھنسانے کے چکروں میں تو نہیں تھی۔"

وہ فرضی کالر جھاڑتے ہوئے اس کی جانب جھکتے معنی خیزی سے گویا ہوا تو علایہ نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"پہلے نا ایک کام کرو رکو ایک منٹ۔"

وہ یہ کہتے ہی اپنے بیگ میں سے کچھ تلاش کرنے لگی۔چیزیں الٹ پلٹ کرتے وہ کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔ارد گرد موجود سب طالبات تجسس سے اس کی کاروائی کا ملاحظہ کر رہے تھے معاً علایہ نے ایک ہی جست میں اپنے بیگ سے چھوٹا سا آئینہ نکالتے اس کے چہرے کے عین سامنے کیا تھا۔اس لڑکے نے اچھنبے سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا تھا۔اس کی سوالیہ نگاہیں آئینے پہ محسوس کرتے علایہ نے مسکراتے ہوئے اس کے تاثرات جانچے تھے۔

"اپنی شکل دیکھو اور مجھے بس یہ بتاؤ کہ تم میں ایسا کیا ہے جو میں علایہ ملک تم جیسے چھلے ہوئے آلو کو پھنسائے گی۔کوئی ایک چیز بتاؤ تم میں ایسی جس سے لڑکیاں اٹریکٹ ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سنجیدگی سے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے اس کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے بولی تو اس لڑکے کا رنگ سرعت سے پھیکا پڑا تھا اس کی بات پہ لیکن اب اپنا پلڑا جھکنے تھوڑی نہ دینا تھا۔

"تم کیا یہ تمام بیوٹی پروڈکٹس کا سامان اپنے پاس رکھتی ہو ہمہ وقت۔"

وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولا تو علایہ نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

پہلی بات کہ یہ کوئی بیوٹی پروڈکٹس نہیں ہے اور دوسری بات کہ یہ میں اپنے پاس رکھتی ضرور ہوں لیکن خود" کیلیے نہیں بلکہ تم جیسے آوارہ مشٹنڈوں کیلیے تاکہ انہیں ان کی اوقات یاد دلا سکوں جیسے ابھی تمہیں تمہاری دلائی اور تیسری بات کہ اب اپنی یہ چندیا لو اور یہاں سے فرار لو ورنہ پھر یہ ہاتھ ہو گا اور تمہاری یہ چندیا جس پہ تمہیں "اتنا ناز ہے۔

اس نے اگلے ہی لمحے برفیلے لہجے میں اس کی ستھری کرتے اسے اس کی اوقات واضح کی تھی۔ وہ لڑکا ایک تنفر بھری نگاہ اس پہ ڈالتے وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔ علایہ نے اس کے جاتے ہی ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی۔ یہ لڑکا ناجانے کیوں اسے کھٹکا تھا اور بری طرح کھٹکا تھا۔ اس نے مشکوک نگاہوں سے اس کی چوڑی پشت کو دیکھا تھا جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔

"علایہ کیا ہو گیا یہاں تم ٹھیک ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسی دوران معیز کی تشویش سے بھرپور آواز پہ اس نے ٹھٹھک کر رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا جس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ علایہ نے فقط آئبرو اچکانے پہ اکتفا کیا تھا۔

"میں تو بلکل ٹھیک ہوں البتہ تمہارے آثار مجھے کچھ ٹھیک نہیں دکھائی دے رہے۔ کیا تمہارے ساتھ بھی وہی کروں جو اس کے ساتھ کیا ہے۔"

اس نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی تو معیز کا رنگ سرعت سے اڑا تھا۔ اس نے بمشکل مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔ یہ لڑکی کتنی دم دار ہے وہ بس یہ سوچ ہی سکا۔

"نہیں میں تو بس تمہارے متعلق استسفار کر رہا ہوں کہ اس نے کچھ کہا تو نہیں دراصل وہ اچھا انسان نہیں ہے نا۔"

اس نے اپنی تیا بہت ہی سمجھداری والی بات کی تھی۔ علایہ نے ٹھٹھک کر اس کی سمت دیکھا۔ وہ لڑکا تو اسے بھی مشکوک لگا تھا۔

"میں نے یہ بات تمہیں پہلے بھی کہی تھی اب پھر کہہ رہی ہوں کہ یہ فریبی لہجے کسی اور کو جا کر دکھانا کیونکہ میں ایک ایسا سخت جان پتھر ہوں جو ان فریبی چیزوں سے قطعی نہیں پگھل سکتا۔ گوٹ اٹ۔"

وہ سخت لہجے میں بولتی اپنے بالوں کو جھٹکتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ معیز نے پرسوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا جو اب اپنے کانوں میں ہینڈ فری لگا رہی تھی جیسے اس گزرے واقعے سے کوئی لینا دینا ہی نہیں ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ منظر اسلام آباد میں مقیم ایک شاندار پانچ مرلے کے بنے ہوئے اعلیٰ طرز کے گھر کا ہے جہاں اس وقت تین افراد رہائش پذیر تھے۔ جس میں سے ایک کچن میں بڑبڑاتے ہوئے ناشتہ تیار کرنے میں مصروف تھا جبکہ دوسرا وجود لاؤنج میں موجود صوفوں کی ڈسٹنگ کرنے میں محو تھا۔ دونوں کی آنکھیں نیند سے اچھی خاصی بوجھل تھی جیسے انہیں زبردستی یہاں کھڑا کرتے کام پہ لگایا ہو۔

کیا ذبردستی ہے یار ایک اس انڈے کی مجھ سے کوئی خاص دشمنی ہے جب بھی بنانے کھڑا ہوتا ہوں اس کے " عجیب و غریب نقشے ہی بن جاتے ہیں۔ "

کچن میں کھڑا وجود کفگیر فرائنگ پین میں پٹختا جھنجھلاتے ہوئے بولا تو ڈسٹنگ کرنے والے وجود نے دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے اس کی جانب دیکھا۔

اپنی فضولیات کا گلہ گھونٹو اور جلدی سے اس انڈے کی نیا پار لگاؤ ورنہ اندر جو کمرے میں وجود ہے نا وہ تمہارا" نقشہ بنادے گا۔ "

وہ طنزیہ مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھتے ہوئے بے نیازی سے گویا ہوا تو اس کی بات پہ وہ منہ بسور گیا۔ جانتا تھا کہ وہ وقت کا کس قدر پابند ہے حتیٰ کہ اسے ایک سیکنڈ کی بھی دیری برداشت نہیں تھی۔ وہ سر جھٹکتا ایک بار پھر جلدی جلدی ہاتھ چلانے لگا کیونکہ انہیں اس کے بعد کسی ضروری کام کے تحت کہیں جانا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ناشتہ تیار ہوتے ہی اس نے میز پہ لگاتے فخریہ انداز میں اس کی جانب دیکھا جیسے کوئی قلعہ فتح کر لیا ہو۔

"چل بیٹا اب بھائی کو بلالاتا ہوں۔"

وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا عشب کے کمرے کی جانب چل دیا۔اس کے کمرے کے دروازے کے قریب پہنچتے ہی اس نے ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا اور دروازہ بجایا تھا۔

"بھائی ناشتہ تیار ہے۔"

اس کی آواز پہ عشب جو خود پہ پرفیوم سپرے کر رہا تھا چونک اٹھا۔ڈارک بلیو کلر کی جینز پہ شرٹ پہنے قیمتی برینڈ کی گھڑی کلائی میں باندھے پیروں میں جوگرز اڑسے وہ نک سک سا تیار تھا۔

"آرہا ہوں۔"

اسے جواب دیتے اس نے ڈریسنگ ٹیبل پہ بجتا اپنا موبائل اٹھایا تھا جہاں ڈیڈ کالنگ جگمگا رہا تھا۔اس کے کٹاؤ دار لبوں پہ مبہم سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا معاً اس نے فون اٹھاتے سرعت سے کان سے لگایا تھا کہ کہی کال نا کٹ جائے۔

"السلام وعلیکم کیسے ہو میرے شیر۔"

ان کی خوشگوار آواز پہ عشب نے آنکھیں موندتے اس کی آواز کو محسوس کیا تھا۔ایک فرحت بخش احساس اس کے رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"وعلیکم السلام میں بلکل ٹھیک ڈیڈ آپ بتائیں۔"

اس نے جواباً مسکاتے لہجے میں استسفار کیا تو آفاق صاحب نے جواباً تسلی بخش جواب دیا تھا۔

میں نے سوچا کہ میری بدید اولاد کو تو میری یاد آنی نہیں تو کیوں نا میں ہی اسے یاد کرلوں۔میرے خیال سے بیٹا"
"جی آپ اس بات کو بھلا چکیں ہیں کہ آپ کا ایک عدد باپ بھی ہے جو آئے روز آپ کی راہ تکتا ہے۔

وہ مصنوعی شکوہ کرنے والے انداز میں بولے تو وہ شوز کی لیسز بند کرتے سر جھٹکتے دھیما سا ہنس دیا تھا کیونکہ اس وقت اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

یاد ان کو کیا جاتا ہے جن کو بھلایا گیا ہو آپ تو اس دل میں رہتے ہیں پھر روز روز آپ کو یاد کرنے کی نوبت نہیں"
"محسوس ہوئی۔

وہ مسخرے پن سے بولا تو اس کی حاضر جوابی پہ آفاق صاحب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ان سے باتوں کے دوران ہی وہ فون کان سے لگائے باہر کی سمت بڑھ گیا کیونکہ آٹھ بجنے میں فقط دو منٹ باقی تھے اور اسے پورے وقت پہ ناشتے کی میز پہ پہنچنا تھا وہ اپنی مخصوص پروقار چال چلتے خوشبوؤں میں بسا بسایا جوں ہی لاؤنج میں داخل ہوا تو میز بجاتے حسن نے قدموں کی چاپ پہ گردن اٹھائی تھی۔وہ سنجیدگی سے اپنی جگہ سنبھال گیا اور حسن کو دیکھتے بھنویں اچکائی تھی شاید وہ دین کے متعلق پوچھنا چاہ رہا تھا۔حسن نے انگلی سے اس کے کمرے کی جانب اشارہ کیا تھا۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ بھی نک سک سا تیار لاؤنج میں داخل ہوا اور اپنی جگہ سنبھال لی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے خاموشی سے فون سپیکر پہ ڈالا تھا ان دونوں نے بیک وقت فون پہ موجود شخص آفاق صاحب کو سلام کیا تو وہ فقط مسکرا دیے۔

"کیسے ہو میرے شیر جوانوں۔"

ان کی بات پہ ان دونوں نے تسلی بخش جواب دیا اور اپنے اپنے ناشتے کی سمت توجہ مبذول کرا لی۔

"آپ بتائیں ڈیڈ کیسے یاد کیا سب خیریت۔"

عشب کو ان کی صبح صبح کال کی وجہ سمجھ نہیں آئی تھی تبھی ناشتے سے انصاف کرنے کے دوران ہی ان سے سوال کیا۔

میرا کیا ہے بوڑھی جان ہو کبھی بھی یاد کر لوں کچھ پتہ تھوڑی ہے کہ کب جان نکل جائے میری تو ایک ہی بات" ہے اکیلا اس گھر میں بیٹھا بور ہوتا رہتا ہوں تمہیں بھی ہزار بار کہاں ہے کہ شادی کر لو میری بیٹی آجائے گی تو "میں کم از کم اس کے ساتھ ہی وقت گزاری کر لیا کروں گا۔ یہ گھر تو کاٹ کھانے کو نہیں دوڑے گا۔

ان کی آواز میں افسردگی محسوس کرتے اس کی حس نے اسے آگاہ کر دیا تھا کہ ان کی بات کیا رخ لینے والی ہے اور وہی ہوا جس کی اسے امید تھی اس کی توقع کے عین مطابق ان کی بات کا اختتام اس کی شادی پہ ہی ہوا تھا۔ اس کا چہرہ سرعت سے سپاٹ ہوا تھا۔ بار بار کے ایک ہی ٹاپک سے وہ کوفت کا شکار ہوا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ڈیڈ آپ کی تنہائی کا سامان کر دوں لیکن آپ جانتے ہیں کہ میرے کام کی نوعیت کیا ہے خدانخواستہ میری جان "کو کچھ ہو جاتا ہے تو میں اپنی بدولت کسی کی زندگی کو۔"

"عشب باس کی کال ہے۔"

وہ جو پوری دلجمعی سے آفاق صاحب سے فون میں مصروف تھا چونک کر دین کی سمت متوجہ ہوا جو سنجیدگی سے فون اس کی جانب بڑھا رہا تھا۔اس نے ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر فون کان سے لگایا۔

"!السلام و علیکم سر"

اس نے فون تھام کر کان سے لگاتے ہی کہا۔

و علیکم السلام !عشب اگلے گھنٹے میں مجھ سے ملو دین اور حسن سمیت۔ایک ضروری کیس کے متعلق بات کرنی "ہے۔ایک گھنٹہ ہے صرف آپ کے پاس۔

ان کی سنجیدہ سپاٹ آواز ماؤتھ پیس میں ابھری تو وہ بنا کوئی وقت ضائع کیے کرسی کھینچ کر اٹھ کھڑا ہوا۔چہرے کے نقوش تن چکے تھے۔کچھ دیر پہلے جس چہرے پہ کچھ ہنسی تھی اب وہ تھم کر سنجیدگی اختیار کر چکی تھی۔

"جی سر ہم بس پہنچ رہے ہیں انشاءاللہ۔"

اس نے مضبوط لہجے میں بولتے ہی فون کاٹتے ان دونوں کو بھی اٹھنے کا اشارہ کیا تھا جو حیران پریشان اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"سر نے ایمر جنسی میں بلایا ہے۔"

اس نے ان دونوں کے چہرے کے تاثرات دیکھتے بتایا تو وہ بھی سنجیدگی سے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

پورچ میں پہنچتے ہی ان کی جیپ جہاز کی سی تیزی سے وہاں سے نکلی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد ان کے گاڑی ہیڈ کوارٹر کی حدود میں داخل ہوئی تھی۔ وہاں پہنچتے ہی وہ لوگ جوں ہی جیب سے اترے تو گھڑی دن کے گیارہ بجا رہی تھی۔ وہاں کے کچھ جوان جو وہی پہرے داری کر رہے تھے ان کے اپنے قریب آتے ہی الرٹ ہو کر کھڑے ہوئے تھے۔ میجر عشب کو اپنے قریب آتے دیکھ ان سب نے سیلیوٹ کیا تھا۔ وہ ایک مسکراتی نگاہ ان سب کے ڈالتے جنرل عاکف کے آفس کی جانب بڑھ گئے۔

کمرے میں موجود تین نفوس خاموشی سے اپنے سامنے بیٹھے انسان کی باتوں کو اپنے ذہنوں میں فٹ کر رہے تھے۔ کمرے کی فضا میں فقط جنرل عاکف کی آواز ہی گونج رہی تھی۔ یہاں جو کچھ بھی ڈسکس کیا جا رہا تھا وہ صرف ان کے کچھ خاص لوگوں تک ہی رسائی حاصل کر رہا تھا۔

کچھ دیر تو ان کی میٹنگ بند کمرے میں چلتی رہی۔

"میجر میں آپ سے پوری امید لگا سکتا ہوں کہ آپ میری سوچ پہ پورا اتر سکتے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جنرل کی سنجیدہ آواز پہ ان تینوں نے پر عزم انداز میں ان کی جانب دیکھا تھا۔اس خاص مقصد کیلیے انہیں چنا گیا تھا تو وہ کیونکر اپنے فرض سے پیچھے ہٹتے تبھی چمکتی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔یہ تینوں انٹیلیجنس میں ہونے کی بدولت ان تمام منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچاتے تھے جس سے اس ملک کی حفاظت کی جا سکے۔

"یور آرڈر از اوور کمانڈ سر۔"

ان تینوں نے بیک وقت جواب دیا تو وہ بھی فخریہ انداز میں مسکرا دیے تھے۔

"ڈیٹس اوکے دس میٹنگ از اوور۔ناؤ یو کین گو۔"

ان کی سپاٹ آواز پہ وہ سب یکجا سلیوٹ کرتے باہر نکل گئے جبکہ میجر عشب وہی کرسی سنبھالے بیٹھا رہ گیا۔

میں نے اس خاص مقصد کو لیڈ کرنے کا حکم اسی لیے دیا ہے کیونکہ میجر عشب اب تک ہی ہٹ لسٹ ہے جو ہر قسم کے دشمنوں کو راہ سے ہٹاتے انہیں اس صفحہ ہستی سے ہی مٹا آیا ہے کیونکہ جیسے دشمن تمہارے نام ہی سے تھر تھر کانپتے ہیں تمہاری جس قدر دہشت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے مجھے امید ہے کہ تم یہ پہاڑ بھی سر کر لو گے۔تمہارے ہاتھوں سے کوئی بھی دشمن آج تک چھوٹا نہیں ہے۔یہ تمہاری مضبوطی ہے یا ان کا تمہیں دیکھ کر کمزور پڑنا لیکن جو بھی ہے ہمیں بہت پسند ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولے جو فوجی کٹ ہئیر سٹائل میں ہلکی ہلکی بئیرڈ فلحال جینز کے ساتھ شرٹ پہنے ہوئے تھا انہیں اندازہ تھا کہ ان کے حکم پہ ہی وہ دوڑا دوڑا چلا آیا ہو گا۔ پوری تفصیل تو وہ میٹنگ میں بتا ہی چکے تھے لیکن کچھ اہم باتیں تھی جو وہ صرف اس سے ہی ڈسکس کرنا چاہتے تھے۔

سر نہ ہی میری مضبوطی ہے اور نہ ہی مجھے دیکھ کر کوئی کمزور پڑتا ہے بس ہر کام کے قبل اللہ کا کلام ہی میری" ہمت بندھاتا ہے تبھی تو کسی حیوان کی دھجیاں اڑانے سے پہلے میجر عشب سوچنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ دشمن تو "میرے دماغ میں پہلی نگاہ میں ہی نصب ہو جاتا ہے۔

وہ بھی جواباً مدھم لہجے میں بولا تو اس کی حاضر جوابی کے وہ تو ہمیشہ سے ہی قائل رہے تھے۔

چلیں بھئی بھیج دیں ہمارے بھائی کو ہم جانتے ہیں کہ آپ اپنی محبوبہ سے بہت پیار کرتے ہیں لیکن ہمیں اس" "وقت ان کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی ہے۔

حسن کی بروقت آمد پہ سونے پہ سہاگہ اس کے انداز میں جرنل عاکف قہقہہ لگا کر ہنس دیے تھے۔ وہ اس کی حرکتوں اور مسخرے پن سے بخوبی واقف تھے۔

"سر آپ اس کی بکواس پہ بلکل توجہ مت دیا کریں۔ چلیں عشب۔"

دین نے اس کے سر پہ تھپڑ مارتے سنجیدگی سے ان دونوں سے مخاطب ہوا تو وہ اثبات میں سر ہلا گئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خیر سر آپ بلکل بھی پریشان مت ہوں میں ضمانت دیتا ہوں کہ اس مشن کو پورا کر کے ہی لوٹوں گا۔اس ملک" ہی بہن بیٹیوں ماؤں کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے اور ہم لوگ مر کر بھی اپنے فرض سے کوتاہی نہیں برت "سکتے۔ہم لوگ آج رات کی فلائٹ سے ہی لاہور کیلیے روانہ ہو رہے ہیں۔

وہ نہایت سنجیدگی سے بولا تو ان دونوں نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا تھا۔

ویلڈن میرے شیر جوانوں مجھے آپ سب سے یہی امید تھی۔خدا تم سب کا حامی و ناصر ہو۔میں اس دن کا" "انتظار کروں گا جب فتحیابی تم سب کا مقدر ٹھہرے گی۔

انہوں نے مضبوط لہجے میں بولتے بہم سی مسکراہٹ سمیت ان تینوں کی پیٹھ تھپتھپائی تھی۔وہ تینوں بھی بیک وقت انہیں سیلیوٹ کرتے کمرے کی دہلیز عبور کر گئے۔یہ تینوں آرمی میں کی خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ خفیہ طور پہ بھی کام ایجنٹس کی ڈیوٹی نبھا رہے تھے۔ملک کے دن بدن بگڑتے حالات نے انہیں یہ قدم اٹھانے پہ مجبور کیا تھا تاکہ وہ سب کی حفاظت کا ذمہ خود لے سکیں۔

وہ جوں ہی گنگناتی ہوئی گھر کے لان میں داخل ہوئی سامنے کا منظر دیکھتے اس کے ماتھے پہ ناسمجھی سے شکنیں نمودار ہوئی تھی۔اس نے ذرا سا قدم اگے بڑھاتے ارد گرد کا جائزہ لیا تھا اسے حیرت ہوئی تھی کہ کون اجازت کے بغیر یہ سامان یہاں سے نکالنے کی کوتاہی کر سکتا ہے۔انیکسی سے سارا سامان نکالتے کسی نے ایک جانب لگایا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہوا تھا۔ان چیزوں کو دیکھتے اس کا دل ہولا یا تھا۔اس نے آسمان کی جانب چہرہ کرتے آنکھیں موندتے جلتے دل کو سکون پہنچانا چاہا تھا کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کے سینے میں پھوار بن کر برسا تھا۔اس نے ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا اور اپنا بیگ ایک جانب بنے ہوئے جھولے پہ پھینکتے قدم انیکسی کی جانب بڑھائے تھے تاکہ دیکھ سکے کہ کس کی اتنی جرأت ہوئی ہے معاً خان بابا کو کرٹن اٹھاتے باہر کی جانب آتا دیکھ اس نے صدمے کی سی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا۔

"خان بابا یہ سب۔"

حیرت کی زیادتی سے اس کی آواز گنگ رہ گئی۔آنکھوں میں بے چینی کا عنصر نمایاں تھا۔

"وہ علایہ بی بی دادی حضور کا حکم ہے۔"

انہوں نے مختصر جواب دیا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے جب کہ ان کی بات پہ علایہ کے چہرے کے تاثرات تنے تھے۔اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی۔ناجانے وہ کس جنم کی دشمنی نبھا رہی تھی اس سے۔

"لیکن وہ ایسا کر کیوں رہی ہیں کچھ تو بتایا ہو گا انہوں نے۔"

اس نے پریشانی سے ماتھا مسلتے استسفار کیا تو وہ ناسمجھی سے کندھے اچکا گئے۔وہ اپنا نچلا لب دانتوں تلے دباتی اطراف کے چکر کاٹنے لگی۔ہوا میں بڑھتی خنکی کی بدولت وہ بار بار اپنے ہاتھ مسل رہی تھی۔

"بی بی جی آپ انہی سے کیوں نہیں پوچھ لیتی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خان بابانے اس کی بے چینی دیکھتے نہایت ہی کوئی مفت مشورہ دیا تھا یایوں کہے کہ شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈالا تھا وہ جھٹکے سے ان کی جانب رخ موڑتے قہر آلود نگاہوں سے ان کی جانب دیکھنے لگی۔

"جیسے ہمارے درمیان تو بہت اچھے مراسم ہیں نا کہ میں ایک بار پوچھوں گی اور وہ میری محبت میں مجبور ہو کر سیدھی طرح جواب دے دیں گی۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں جھنجھلاتے ہوئے گویا ہوئی تو خان بابا نے اس کے پل پل بدلتے تیور دیکھ کھسیاتے ہوئے وہاں سے نکل جانے میں ہی عافیت جانی کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ یہ شیرنی انہیں ہی کچا چبا جاتی۔ ان کے جاتے ہی معاؔوہ کچھ سوچتی تن فن کرتی ان کے کمرے کی جانب چل دی۔ ان کے کمرے کے نزدیک پہنچتے ہی اس نے جھٹکے سے دروازہ کھولا تھا۔ وہ جو بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائے آنکھیں موندے تسبیح پڑھنے میں محو تھی چونک کر سیدھی ہوئی لیکن سامنے کھڑی علایہ کو دیکھتے ان کے چہرے پہ ناگواری پھیلی تھی۔

"لگتا ہے ساری تمیز تہذیب بھلادی ہوئی ہے آپ نے جو ایسے منہ پھاڑ کر اندر داخل ہو رہی ہیں۔"

انہوں نے سختی سے اس کی حرکت پہ ٹوکا تھا جو ابا وہ بے نیازی سے جوتوں سمیت ہی صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی تھی۔

"آپ کی ہی پرورش ہے میں کیا کہہ سکتی ہو۔"

وہ تو گویا اس کی بے نیازی پہ عش عش کر اٹھی جو اپنے بد تمیزیوں کا تمام الزام ان کے سر ڈال رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ جیسے ناہجار اولاد کی پرورش کرنے کا۔"

انہوں نے سرمہری سے اسے باور کرایا تھا جو اباًوہ لبوں پہ مچلتی مسکراہٹ کا گلہ گھونٹ گئیں۔

تو تمیز تہذیب کی بات بھی مت کیا کریں کیونکہ جب جب آپ میرے اوپر اس معاملے میں انگلی اٹھائیں گی"

"تب تب میں بھی جواب میں آپ پہ ہی انگلی اٹھاؤں گی۔

وہ شانِ بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔ صفورہ بیگم دانت کچکچا کر رہ گئی اس لڑکی کی ہٹ دھرمی پہ۔

خیر مجھے یہ بتائیں کہ یہ انیکسی کو کس سے پوچھ کر ہاتھ لگایا آپ نے جو چیز سالوں سے بند ہے اسے کھول کر"

"کیوں دل میں دفن زخموں کو ادھیڑ رہی ہیں ایک نئے سرے سے۔

وہ سپاٹ انداز میں ان سے مخاطب ہوئی۔

مجھے اپنے گھر کے معاملات کے متعلق کسی سے بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے میں بخوبی جانتی ہوں کہ کیا بہتر"

"ہے اور کیا نہیں۔

انہوں نے رعونت سے کہتے ساتھ ہی اس سے نظر اندازی برتتے تسبیح چومتے آنکھوں سے لگائی تھی۔علایہ نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے ان کے بوڑھت ہاتھوں میں موجود تسبیح کے دانوں کو دیکھا تھا۔کیا ان جیسی عورت کی بھی عبادات قبول ہوتی ہونگی وہ منظر دیکھتے ایک یہی بات اس کے ذہن کے دریچوں میں لہرائی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"صفورہ بیگم مجھے جواب چاہیے اس میں اتنی ضروری چیزیں تھی۔ آپ نے ایک ہی لمحے میں سب کچھ باہر نکلوا دیا۔"

انہوں نے جیسے اس کی کمزوری پہ وار کیا تھا تبھی وہ مچل رہی تھی جاننے کے بابت۔

"کیونکہ کافی عرصے سے وہ خالی پڑی تھی میں نے سوچا اسے کرایے پہ دے دیا جائے۔ ویسے بھی جب اس گھر کا چارج میرے ہاتھ میں ہے تو ضروری ہے کہ اس انیکسی کا بھی میرے پاس ہی ہے۔"

انہوں نے انگلی اٹھاتے اسے بتایا۔

"میرا نہیں تو کم از کم اپنے ہاتھوں میں موجود اس چیز کا ہی خیال کر لیں۔ آپ کی عبادات کس کام کی ہے جب آپ اس پاک ذات کے بندوں کو نئے نئے سروں سے تکلیفوں سے دوچار کرتی ہیں۔"

وہ تھکے تھکے اعصابوں سمیت بولی تو صفورہ بیگم نے کٹیلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ نے میرے دل پہ وار کیا ہے یاد رکھیے گا علایہ کبھی بھی اپنے بدلے سے پیچھے نہیں ہٹتی۔ میں بھی بہت جلد آپ کے اس دل پہ ہی وار کروں گی۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولتی دروازہ زور سے مارتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ اس کے جاتے ہی انہوں نے سر جھٹکتے ایک نظر گندے صوفے کو دیکھا تھا جو اس کی شوز کی بدولت وہاں نشان چھوڑ چکے تھے۔

انہوں نے انٹر کام اٹھاتے خان بابا کو اپنے کمرے میں آنے کا کہا تھا تاکہ وہ یہ دھبے صاف کر سکے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ ایک چھوٹا پسماندہ سا علاقہ ہے جہاں ہر جانب چلملاتی دھوپ نے بسیرا کیا ہوا ہے۔ دھوپ کی بدولت ہر جانب سناٹا سا چھایا ہوا ہے بس گلی کے نکر پہ اکا دکا بچے کرکٹ کھیلنے میں مصروف تھے۔ باقی کسی ذی روح کا نام و نشان نہیں تھا۔ کچھ عورتیں ایک جانب بنی نہر پہ کپڑے دھونے میں محو تھی ساتھ ساتھ باتوں کا دور بھی چل رہا تھا۔ ایسے میں وہ بھورے رنگ کی سادہ سی شلوار قمیض زیب تن کیے ساتھ چادر اچھی طرح خود پہ اوڑھے ہاتھ میں ایک فائل لیے اپنے گھر کی جانب قدم بڑھا رہی تھی۔ گرمی کی بدولت ماتھے سے بہتا پسینہ گردن میں جذب ہو رہا تھا۔ تیز تیز چلنے کی بدولت سانس بری طرح پھولا ہوا تھا۔ وہ اپنے ہی منہ دھیان ناک تک چہرے کو ڈھکے ایک تنگ سی گلی میں داخل ہوئی تو وہاں موجود بچوں نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تھا کیونکہ وہ ان کو بھی ٹیوشن دیتی تھی اور اس کی نرمی کے محلے والے سب کی قائل تھے۔ وہ چاہ کر بھی غصے میں کسی کو مخاطب نہیں کر پاتی تھی لیکن بس خود سے ہی ایک ناامید سی تھی وہ۔

وہ جوں ہی گھر کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی تو اس کی ماں نے بے ساختہ اس کا ماتھا چوما تھا۔ وہ اپنی فائل ایک جانب پھینکنے والے انداز میں رکھتی تھک ہار کر ایک بوسیدہ سے صوفے سے پشت ٹکائے آنکھیں موند گئی۔ اس کی ماں نے روٹیاں بیلتے تفکر سے اس کی جانب دیکھا اور سرعت سے روٹی توے پہ لگاتے ٹھنڈے پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا تھا۔

"جزا یہ لے میری بچی پانی پی۔ کیا بنا نوکری کا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی ماں نے قریب ہی جگہ سنبھالتے محبت سے استفسار کیا تو وہ نا امیدی سے سر جھٹک گئی۔

"کچھ نہیں امی کیا بننا ہے وہی ہوا ہے جس کی امید تھی۔روز ایک نئی امید کے تحت صبح صبح نوکری کی تلاش میں نکلتی ہوں لیکن بری طرح منہ کی کھاتی ہوں۔نا جانے اللہ پاک نے ہمیں ہی کیوں ان آزمائشوں کیلیے چنا ہے۔"

وہ شکست ذدہ لہجے میں گویا ہوئی اور گلاس ساتھ رکھی میز پہ رکھا تھا۔نادیہ بیگم نے شکایتی انداز میں اس کی جانب دیکھا جسے وہ بارہا بار سمجھا چکی تھی کہ ایسی باتیں مت کیا کریں لیکن ہر بار وہ ایسی باتیں کرتے ان کے ساتھ ساتھ اس پاک زات کو بھی ناراض کرتی تھی۔

"کتنی غلط بات کی ہے جزا تو نے میں پہلے ہی یہ بات تجھے باور کرا چکی ہوں کہ اس ذات سے نا امیدی بلکل بھی اختیار نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ ایک نئی امید لگانی چاہیے کبھی نہ کبھی وہ ذات ہم پہ بھی نظر کرم کرے گی اور ویسے بھی ایک محنت کش انسان کی محنت کبھی بھی رائیگاں نہیں جاتی۔وہ جو بھی اس دنیا میں کرتا ہے اس کا صلہ بھی اسے ہی ملتا ہے۔اور ویسے بھی رہی آزمائشوں کی بات تو آزمائشیں بھی انہی پہ آتی ہیں جنہی وہ ذات اپنا خاص سمجھتی ہے جو اس لائق ہوتا ہے کہ صبر تحمل سے اسے برداشت کر سکے۔"

انہوں نے ہمیشہ کی طرح معمول والی بات اس کے گوش گزارتے اس کے بال سنوارے تھے جو گیلے ہونے کی بدولت اس نے جوڑے سے کھول دیے تھے اور بال کھلتے ہی وہ اس کی کمر سے بھی نیچے تک جھول رہے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھے۔ جزا نے آرزدگی سے ان کی جانب دیکھا۔اس کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ نادیہ بیگم کا دل تڑپا تھا۔وہ ان کی اکلوتی اولاد تھی لیکن انکا اور اپنا پیٹ پالنے کی خاطر لوگوں کی نظروں سے بچتے کچھ کمانے کی تگ ودو میں تھی۔

رہنے دیں امی آپ روز مجھے یہی بات کہتی ہیں میں سنتی بھی ہوں مجھے اس ذات سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے ناہی" میں اس لائق ہوں کہ میں اس سے ضد یں لڑاؤ لیکن میں تھک گئی ہوں کیا فائدہ اتنی تعلیم حاصل کرنے کا جب ایک اچھی پوسٹ پہ نوکری ہی نا مل سکے۔ جو اعلیٰ اعلیٰ پائے کے افسر ہوتے ہیں وہ رشوت کے بل بوتے پہ فیل بھی ہو تو نا جانے کون کون کی بلندیوں کو چھو جاتے ہیں اور ایک ہم جیسے غریب جسے کوئی پوچھنا بھی گوارا نہیں "کرتا کیا ہمارا اس ظالم دنیا میں کوئی وجود نہیں ہے۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے بولی تو نادیہ بیگم نے بے ساختہ اسے سینے سے لگاتے پچکارا تھا۔وہ آج ضبط کھوتے ہچکیوں سے رو دی تھی۔

بس میرا بچہ نا رومت سب ٹھیک ہو جائے گا" انشاآللہ۔بس میری بات ہمیشہ یاد رکھنا حالات چاہے جیسے بھی ہو "بس کمزور نہیں پڑنا ہر قسم کے حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا ہے۔

انہوں نے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا تو وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتی اثبات میں سر ہلا گئی۔

"چلو اب بتاؤ کیا بنا نوکری کا۔ آج تو ایک سکول میں تمہارا انٹرویو تھا نہ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں استفسار کیا اور سامنے بنے کھلے چھوٹے سے کچن کی سمت چل دی تاکہ کھانا گرم کر سکیں۔

"جی بس وہ جن سے ملاقات تھی وہ تو ملے ہی نہیں انہوں نے تمام لڑکیاں جنہیں انٹرویو کیلیے بلایا گیا تھا واپس بھیج دیا کہ کل آنا۔ جیسے رکشوں وغیرہ میں دھکے کھانے کیلیے پیسے ہمیں یہ لوگ فراہم کرتے ہیں"۔

وہ سر جھٹکتے ناگواری سے بولی اور ساتھ ہی اپنے گھنے لمبے بالوں کو جوڑے میں قید کیا تھا۔نادیہ بیگم نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اللہ بہتر فرمائے گا خیر تم چلو اٹھو کھانا کھالو۔ہاتھ منہ دھو آؤ۔"

نادیہ بیگم نے اسے کمرے میں جانے کا اشارہ کیا تو وہ اپنی فائل اور چادر لیے اثبات میں سر ہلاتے کمرے کی سمت بڑھ گئی۔وہ بھی اس کے جاتے ہی روٹیوں کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ نم چہرے سمیت جوں ہی باہر نکلی نادیہ بیگم زمین پہ چٹائی بچھائے اسی کی محو انتظار تھی۔ کھانا انہوں نے اس کے آنے سے قبل ہی رکھ لیا تھا۔اسے ان کی فکر دیکھتے بے ساختہ ان پہ پیار آیا تھا یہ مائیں بھی کس قدر پیاری ہوتی ہیں نا۔ اپنا دکھ درد سب بھلا دیں گی لیکن اپنے بچوں کو ایک اعلیٰ انسان بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتی۔ماؤں کا دل کیوں نہیں اپنی اولاد سے تنگ کرتا وہ یہ صرف سوچ ہی سکی۔سچ کہتے ہیں ماں کا نعم وبدل چاہ کر بھی نہیں مل سکتا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے بیٹھتے ساتھ ہی بے ساختہ ان کا گال چوما تھا۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے کھانا شروع کرنے کا اشارہ کیا تھا۔

ابھی انہیں کھانا شروع کیے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ دھڑ ادھڑ دروازہ بجنے کی آواز پہ وہ گھبرا کر کھانے سے ہاتھ روک گئی۔ پریشان تو وہ بھی اچھا خاصہ ہو گئی تھی۔

"یا خدایا یہ پاگلوں کی طرح دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے۔"

انہوں نے غصے سے بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ گھٹنوں پہ دباؤ ڈالتے اٹھ کر دروازہ کھولتی جزا نے انہیں بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا اور خود دروازے کی سمت بڑھ گئی لیکن دروازہ کھلتے ہی جو چہرہ اسے دکھائی دیا اس نے بے ساختہ چپت اس کے کان پہ لگائی تھی۔

یہ کیا تھا اقرا تم جانتی ہو کہ امی کی طبیعت وہ ذرا ذرا سی بات پہ گھبرا جاتی ہیں ہزار بار سمجھایا ہے خیال کیا کرو ذرا۔"

جزا نے بقاعدہ ناراضگی کا اظہار کیا تو وہ کچھ خجل سی ہو گئی۔ معاً کچھ یاد آنے پہ اس کے چہرے پہ چمک میں اضافہ ہوا تھا۔

"ارے ہاں فضول میں ہی نہیں آئی میں ایک بہت ہی خوشی کی بات ہے وہ بتانی تھی تبھی دوڑی آئی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پھولے سانس سمیت نادیہ بیگم کے گلے میں باہیں ڈالے بولی تو جزا نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا جو اب اسی کی پلیٹ میں سے کھا رہی تھی وہ اسے دیکھتے تاسف میں سر ہلاتے ناچاہتے ہوئے بھی مدھم سا ہنس دی تھی۔

"اب بول بھی چلو یا ٹھوستی ہی رہو گی۔"

اس نے پہلے ہاتھ ہی اسے لتاڑا تو وہ خجل سی ہو گئی معاً وہ پلیٹ زمین پہ رکھتے خود ہی اس کی سمت متوجہ ہوئی۔

ہاں سنو تم نے مجھے کہا تھا نہ کہ میرے سکول میں کوئی ویکیسنی ہوئی تو تمہیں لازمی بتاؤ۔ آج کل چل رہی ہے" وہ ہمیں ٹو کلاس کے بچوں کیلیے ایک ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تم اپلائی کر کے دیکھ لو تمہارا بھی کام بن جائے گا اور "ہمیں بھی استانی مل جائے گی۔

اس نے تمام تفصیلات اس کے گوش گزار دی اور سوالیہ نگاہوں سے جزا کی جانب دیکھا جو نادیہ بیگم کی جانب دیکھ رہی تھی۔

لیکن اقرا میری پڑھائی کہاں جائے گی مجھے تھا کہ کسی اچھے ادارے میں جاب لگتی تا کہ کچھ ہاتھ بھی آتا جہاں" "تم پڑھا رہی ہو وہاں تو سو سو ہی وہ ہاتھوں میں تھماتے ہیں گھر کا خرچہ پانی چلنا مشکل ہو جائے گا۔

اس نے پریشانی کے عالم میں اسے سمجھایا جواباً اس نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور تمہیں ایسا لگتا ہے کہ ہم جیسے غریب طبقے والوں کو کوئی اچھے سکول میں نوکری دے گا۔بہن دیکھو پہلے بھی" میں نے تمہیں سمجھایا تھا کہ زیادہ پڑھ لکھنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے یہاں ہمیں کچھ نہیں ملے گا اس کے صلے میں۔اب دیکھو کہاں ہے تمہارے پاس نوکری نا اچھا گھر ہے۔ مختصر یہی کہ ہم غریبوں کو پوچھنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔میں تو تمہارا بھلا ہی چاہ رہی ہوں اگر چاہتی ہو کہ نوکری مل جائے کچھ نہ آنے سے کچھ آنا ہی بہتر ہے "فلحال جیسی تھکی تھکی زندگی گزر رہی ہے اس میں۔

وہ کندھے اچکاتے اسے بتاتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی تو جزا نے بے چینی سے اس کی جانب دیکھا کہ تو وہ ٹھیک رہی تھی کسی اچھی نوکری کی تلاش میں بھی کس قدر دھکے کھائے تھے اس نے۔

"ہاں میں چلوں گی تمہارے ساتھ تم بلکل ٹھیک کہ رہی ہو۔"

وہ بمشکل آنسو پیتے ہوئے بولی تو اقرا نے تشکر بھرا سانس خارج کیا تھا کہ وہ مانی تو۔

چلو ٹھیک ہے پھر کل تیار رہنا سکول کے ٹائم پہ ہی چلیں گے۔ہاں شروع میں کم ہونگے پیسے لیکن آگے تمہاری" "بہترین کارگردگی کو دیکھتے وہ اس چیز میں بھی اضافہ کر دیں گے۔

اس کے تسلی آمیز لہجے پہ وہ بھی کچھ ہلکی پھلکی ہوئی تھی تبھی مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بعد وہ ان دونوں سے ملتے گھر کی جانب چل دی۔اس کے جاتے ہی بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے نادیہ بیگم نے اپنا رخ اس کی سمت کیا تھا جو کسی نادیدہ نقطے پہ نظریں جمائے سوچوں کے گرداب میں پھنسی ہوئی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"جزا بچے یہ فیصلہ کسی دباؤ میں آ کر تو نہیں لیا نا۔"

نادیہ بیگم نے سنجیدہ آواز پہ وہ چونک کر ان کی جانب متوجہ ہوئی جن کی طبیعت انہی پریشانیوں کی بدولت دن بدن گرتی چلی جا رہی تھی لیکن کوئی سنبھالنے والا نہیں تھا۔ وہ اپنی جان سے بڑھ کر ان کیلیے کر رہی تھی لیکن تھی تو وہ بھی ایک لڑکی ذات نا۔ ان کی زندگی کا پہیہ ہی ایسا چلا تھا کہ وہ ایسے حالات دیکھنے پہ مجبور ہوئے تھے۔

نہیں امی۔ بہت سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے۔"

ویسے ایک بات کا اندازہ مجھے بخوبی ہو چکا ہے امی کہ ہم غریبوں کا کوئی ولی وارث نہیں ہوتا۔ وہ اس دنیا میں صدا کے تنہا ہوتے ہیں۔ اس ظالم دنیا میں جس کی جیب تنگ ہے نا سمجھو اس کی عزت نفس ہی نہیں ہے جیسے ہماری۔ لیکن آپ پریشان مت ہو آپ کی بیٹی بہت مضبوط ہے۔ ہمت نہیں ٹوٹنے دے گی کبھی بھی نہ آپ کی اور ہی اپنی۔"

وہ مضبوط اور پر عزم انداز میں بولتے برتن اٹھاتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی تا کہ کل سکول جانے کیلیے تیاری کر سکے۔ اسے امید تو تھی کہ اس سکول میں تو وہ لگ ہی جائے گی تبھی کچھ کچھ پر سکون تھی۔ نادیہ بیگم نے خالی خالی نگاہوں سے اسے نظروں سے اوجھل ہوتے دیکھا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اگلے دن دوپہر ایک بجے کی فلائٹ سے ہی وہ تینوں اور ساتھ ان کے گروپ کے دو تین مزید ساتھی اور تھے جو ان سے نیچے کے رینک پہ تھے۔ جہاز نے جیسے ہی لاہور کی سرزمین پہ لینڈ کیا تھا میجر عشب نے ان سب سے ایک عہد لیا تھا جو وہ مرتے دم تک اپنی سماعتوں میں رکھنا چاہتے تھے۔

"چاہے کچھ بھی ہو جائے ہمیں اس مشن کو کامیاب کرتے ہی واپس لوٹنا ہے۔ اگر اس دوران ہم میں سے کسی کو بھی شہادت نصیب ہوتی ہے تو یہ ہم سب کیلیے ہی بہت فخر کی بات ہو گی۔ آر یو ریڈی میجر دین کیپٹن حسن۔"

اس وقت وہ ان دونوں کا لیڈر تھا تبھی ان دونوں سے کڑک لہجے میں استسفار کر رہا تھا۔ اس نے مضبوط لہجے میں بولتے ان سب سے تصدیق چاہی تھی۔ ان سب نے اس کے انداز میں پر عزم انداز میں اسے سلیوٹ پیش کیا تھا۔

"چاہے ہمیں اپنے ملک کی حفاظت کیلیے اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو ہم اس سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔"

ان سب نے بیک آواز میں کہا تو میجر عشب نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا اور پھر وہ سب اسی کی تلقید میں اس گھر کی جانب چل دیے جس کا انتظام جنرل عاکف نے اپنی ریسورسز کے ذریعے ان کے پہنچنے کے قبل ہی کرا دیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ چھ مرلے کا نہایت ہی خوبصورت گھر تھا۔ اوپن کچن گھر کی خوبصورتی کو مزید نکھار رہا تھا۔ حسن نے کچن دیکھتے ساتھ ہی ناک منہ چڑھائی تھی۔ وہ دونوں اس کے تاثرات دیکھتے مسکراہٹ دبا گئے تھے کیونکہ وہ دونوں ہی آشنا تھے کہ اس کے دماغ میں آخر چل کیا رہا ہے۔

"یہاں بیٹھیں آپ دونوں۔"

اس نے صوفے پہ بیٹھتے ان دونوں کو بھی بیٹھنے کی تاکید کی۔

"اب میں آپ دونوں کو کچھ اہم باتیں اور اصول سمجھاؤں گا امید ہے آپ لوگ اس دوران اپنی تمام حسیں بیدار رکھیں گے۔ آپ کے کان آپ کی آنکھیں ہمہ وقت کھلی رہنی چاہیے پہلی بات اور دوسری بات آپ کی ذرا سی بھی کوتاہی ہمارے مشن میں خرابی کا سبب بن سکتی ہے جو میں ایز آ لیڈ کسی صورت بھی برداشت نہیں کروں گا۔"

اس نے سختی سے تاکید کی تو وہ دونوں تمام مسخرہ پن چھوڑتے سنجیدہ ہوئے تھے اور اس کی باتوں کو اپنے ذہن میں فٹ کر رہے تھے۔

"تیسری بات اس مشن سے پہلے جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں ہمیں دشمن تک پہنچنے کیلیے اس کی کمزوری کی بابت جاننا ضروری ہے اگر اس کی کمزوری ہمارے ہاتھ میں ہو گی تو سمجھیں جیت بھی ہمارا مقدر ٹھہرے گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے پر عزم انداز میں بولتے اپنی ہتھیلی ان کی جانب پھیلائی تھی جواب میں انہوں نے بھی بھرپور انداز میں اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے اپنی مضبوطی کا یقین دلایا تھا۔

"دین دس میٹنگ از اوور ناؤ آپ لوگ اب اپنے اپنے کام پہ توجہ دے سکتے ہیں۔یو بوتھ مے گو ناؤ۔"

اس کے سنجیدگی سے کہنے پہ وہ حسن وہاں سے اٹھتے اگلے ہی لمحے غائب ہوا تھا۔

"حسن بیٹا چائے پلیز۔"

دین کی آواز پہ کمرے میں جاتا جاتا حسن ٹھٹھکا تھا معاًوہ ایک قہر آلود نگاہ ان سب پہ ڈالتے کچن کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ دونوں ایک بار پھر کیس کو ڈسکس کرنے میں مصروف ہو گئے تھے۔

"اپنی بیویاں لائیں خدارا مجھ معصوم پہ یہ ظلم ڈھانا بند کریں۔"

وہ چائے کے کپ ٹیبل پہ رکھتے مصنوعی منہ بناتے ہوئے گویا ہوا تو عشب نے تو سرعت سے خشمگین نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا جبکہ دین کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا اس کی بات پہ۔

میرے خیال میں ہم جس کام کیلیے آئے ہیں وہ کر لیں تو بہتر ہے۔خیال کریں اس معاملے میں کوئی مذاق نہیں چلے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے بولا تو حسن اس کے خطرناک تیور دیکھتے سٹپٹا گیا جبکہ اب کی بار عشب نے سنجیدگی سے دین کی جانب دیکھا تھا جو اب اپنی ہی بے ساختہ حرکت پہ خاموشی سے سر جھکا گیا تھا۔ان دونوں نے بھی بات کو مزید طوالت بخشنے سے بہتر خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا تھا۔

جنرل عاکف نے خاص طور پہ ان تینوں کے سپرد یہ مشن کیا تھا کیونکہ وہ عشب کی کارگردگی سے بخوبی واقف تھے کہ بڑے بڑے دہشت گرد بھی اس کے آگے ٹھہر نہیں پائے تھے۔وہ پر یقین تھے کہ عشب کی لیڈنگ میں وہ سب اس مشن میں بھی کامیاب ہی لوٹیں گے۔جو کچھ بھی یہاں ڈسکس ہوتا تھا وہ ان تینوں کی سوا کسی چوتھے کو اس بابت علم نہیں تھا۔جنرل عاکف کی ریسورسز کے مطابق لاہور شہر میں ایک گروہ تیزی سے یہاں کے سکول یونی اور ہسپتالوں تک میں خفیہ طور پہ غلط کام سرانجام دے رہا تھا۔ مسلسل رپورٹ درج ہونے کے باوجود بھی پولیس اہلکار کچھ بھی کرنے میں کارآمد ثابت نہیں ہو رہے تھے۔اس گروہ کے آدمی تیزی سے جگہ جگہ پھیل رہے تھے جو شہر میں پھیلتے جرائم کو ہوا دے رہا تھا۔ان گروہ کے لوگوں نے خاص طور ان خصوصی جگہات کے عملے کو اپنے ساتھ ملایا ہوتا تھا تا کہ کام کرنے میں مزید آسانی ہو۔سکولوں سے بچوں کو غائب کرانا تا کہ ان سے نازیبا حرکات کروائی جا سکے لڑکے لڑکیوں کا فرق تک بھلایا جا چکا تھا۔یونیورسٹیوں میں ڈرگ سپلائی کرتے لڑکیوں کی گمشدگی یہ سب کالے دھندے اس ملک میں پولیس کی موجودگی میں ہو رہے تھے لیکن وہ سب کچھ بھی کرنے سے قاصر تھے۔کئی بچوں کی اغوا کی رپورٹ وہ لوگ دیکھ چکے تھے اور اس ملک کے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نظام پہ افسوس کیے بنا نہ رہ سکے انہیں یہ بھی علم ہوا تھا کہ پولیس کی وردی میں ملبوس حفاظت کرنے والے لوگ بھی اس کام میں ملوث ہیں۔ اب ان سب کو جلد از جلد اس مشن پہ عمل درآمد شروع کرنا تھا۔

"کہاں جا رہی ہیں آپ۔"

وہ جو یونی جانے کیلیے قدم باہر کی جانب بڑھا رہی تھی اپنے عقب سے آنے والی کرخت آواز پہ اس کے بڑھتے قدم بے ساختہ تھمے تھے۔ وہ پیچھے مڑ کر دیکھنا تو نہیں چاہتی تھی لیکن ان کی روز روز کے یوں جان بوجھ کر مخاطب کرنے والی حرکت سے وہ عاجز آ چکی تھی اور آج اسے ایسا محسوس ہوا تھا کہ جواب دینا لازم ہے۔

آپ کو میرے سے پنگا لینے کا کونسا شوق ہے صفورہ بیگم۔ پنگے باز آپ مجھے کہتی ہیں اور حرکتیں آپ کی مشکوک ہے۔"

وہ تنک کر بولی تو انہوں نے کٹیلی نگاہوں سے سر تا پا اس کا جائزہ لیا تھا جو گرے کلر کی ٹی شرٹ ساتھ سیاہ رنگ کی جینز پہنے ہاتھوں میں سیاہ رنگ کے مختلف برینڈز کے بینڈز پہنے وہ انہیں کوفت میں مبتلا کر گئی۔

"یہ آپ کس لہجے میں مخاطب ہیں مجھ سے۔"

انہوں نے آنکھیں ترچھی کیے سرد لہجے میں استفسار کیا تو علایہ نے باقاعدہ اپنے سر کے بال مٹھی میں بھینچے تھے۔

"بات آپ نے شروع کی تھی میں نے نہیں از ڈیٹ کلئیر۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سختی سے ٹوکتی اس سے پہلے کہ وہاں سے نکلتی ایک بار پھر ان کے نشتر زدہ لہجے پہ وہ لہولہان ہوئی تھی۔

ہماری گاڑی لے کر جائیں آپ۔حلیہ آپ کا مشٹنڈیوں والا ہے میں نہیں چاہتی کہ آپ کی بدولت کوئی ہماری" ذات پہ کیچڑ اچھالیں۔آپ کو تو اپنی عزت کی پرواہ نہیں ہے لیکن ہمیں اپنی عزت کی پرواہ بہت ہے۔بس گز "بھر لمبی زبان ملی ہے آپکو جو آپ چلانا بخوبی جانتی ہیں۔

وہ رعونت زدہ لہجے میں گویا ہوئی۔ان کی بات پہ علایہ نے ایک لمحہ تو خاموش نگاہوں سے ان کی سمت دیکھا آیا کہ وہ اس قدر زہر خود میں لاتی کہاں سے ہیں۔

پہلی بات کہ میں اپنی سکوٹی پہ ہی جاؤں گی میں کسی کا بھی احسان لینا پسند نہیں کرتی اور دوسری بات میں" مشٹنڈی ہوں یا گنڈی اٹس ناٹ یور کنسرن لیڈی۔ناجانے لوگ خود ہی کسی کی زبان اپنی حرکتوں کی بدولت گز بھر لمبی کرتے یہ کیسے کہہ لیتے ہیں کہ یہ تو بہت زبان چلاتی یے حالانکہ اس چیز کے ذمہدار بھی سراسر وہی "ہوتے ہیں۔

اس نے گہر اطنز ان کی ذات پہ چلایا تو وہ دانت کچکچاتے ہوئے بلبلا اٹھی۔

"اے لڑکی۔"

وہ اشتعال کے عالم میں چلائی تھی علایہ نے ٹھٹھک کر ان کی سمت دیکھا۔

"او نہو لڑکی نہیں علایہ ملک نام ہے میرا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے سکون سے بولی۔ صفورہ بیگم اس کے انداز پہ پیچ و تاب کھاتی رہ گئی۔

"بہت غرور ہے نا اپنے نام پہ۔"

وہ سمجھنے والے انداز میں بولی ان کی بات پہ علایہ نے کندھے جھٹکتے پینٹ کی جیب سے ببل نکالتے خالص گنڈوں والے انداز میں اپنے منہ میں ڈالی تھی۔ اس کا ایک ایک انداز صفورہ بیگم کو طیش دلانے کیلیے کافی تھا۔

غرور نہیں ہے ایک عجیب سی محبت ہے اپنے نام سے۔ خیر پنگا تب لیا کریں جب برداشت کرنے کی سکت ہو"

"ورنہ ہر بار ہی آپ اپنا سا منہ لے کر رہ جائیں گی۔

وہ مصنوعی ہمدردی سے گویا ہوئی اور ضبط کے باوجود اپنا قہقہہ ضبط نہ کر سکی معاً اس کا بلند بانگ قہقہہ گھر کے کشادہ لاؤنج میں گونجا تھا وہ بائیں آنکھ دباتی پورچ کی جانب چل دی۔ ایک کک سے ہی اس کی سکوٹی ہواؤں سے باتیں کر رہی تھی اور اس کے عقب میں کھڑی صفورہ بیگم بے بسی سے اپنے منہ پہ طمانچہ پڑتا دیکھ رہی تھی۔

اس کی سکوٹی جوں ہی تیز رفتاری سے اڑتی یونیورسٹی کی حدود میں داخل ہوئی ایک عجیب سے ہنگامے نے اس کا استسقبال کیا تھا۔ وہ سکوٹی سٹینڈ پہ لگاتی اس کی چابی بیگ میں اڑستی اندر کی جانب بڑھ گئی اندر کی صورتحال دیکھتے اسے حیرت ہوئی تھی کیونکہ اس کی کلاس کی تمام لڑکیاں کوریڈور میں کھڑی آپس میں چہ مگوئیوں میں مصروف تھی معاً وہ کچھ سوچتے مضبوط قدم اٹھاتے ایک جانب کھڑی انوشے کی جانب چل دی جو فالوقت اکیلی کھڑی کسی سے باتوں میں محو تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہائے کیسی ہو علایہ۔"

اسے اپنے قریب آتا دیکھ اس نے خود ہی خوشدلی سے استفسار کیا جواباً اس نے فقط اثبات میں سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

"یہ یہاں آج لڑکیاں مکھیوں کی طرح کیوں بھنبھنا رہی ہیں کونسا شہد ہاتھ لگ گیا ہے۔"

وہ اپنے مطلب کی بات پہ آتے اچھنبے سے گویا ہوئی تو انوشے نے بھی گہر اسانس فضا کے سپرد کرتے ایک طائرانہ نگاہ پورے کوریڈور میں ڈالی تھی۔

مکھیاں ہمیشہ شہد کے پاس اور ان جیسی لڑکیاں ہمیشہ لڑکوں کے ارد گرد کی منڈلاتی ہیں۔بس ایسا ہی کچھ سمجھ "لو۔"

اس نے بے نیازی سے بولتے بہت ہی گہری بات کی تھی۔علایہ نے اس کی بات پہ پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا معاًسب کچھ سمجھ آنے پہ وہ ناک پہ انگلی پھیرتے سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی تھی۔

"ایسی بھی کونسی بیوٹی آگئی ہے یہاں جو یہ مری جا رہی ہیں۔"

وہ تنفر سے سر جھٹکتے ہوئے گویا ہوئی تو انوشے نے بھی تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا جیسے اس کی بے خبری کا مذاق بنا رہی ہو۔

جس سے تم کل اچھا خاصہ پنگا لے چکی ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی۔وہ دونوں باتیں کرتے گراؤنڈ کی جانب آگئی تھی اور اب وہ دونوں ٹہلتے ساتھ باتوں میں بھی محو تھی۔انوشے کی بات پہ علایہ کا منہ صدمے کے مارے کھلا تھا۔

$ڈونٹ ٹیل می کہ وہ ہماری کلاس میں آچکا ہے وہ تو جماعت کا بندہ نہیں تھا۔وہ کل مجھے معیز۔"

اس کی حیرت کسی طور کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی معاًوہ کچھ کہتے کہتے رکی۔انوشے نے ذراسی پلکوں کی جھالر اٹھاتے اس کی سمت دیکھا اور پھیر لی۔

ہاں ہے تو لیکن ابھی نیو ہے ناتو ہمیں علم نہیں تھا کہ ہمارے سمسٹر کا ہے۔تم بس احتیاط برتنا ان لوگوں سے۔یہ" "لوگ کسی کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

اس نے علایہ کو اپنے طور پہ سمجھانا ضروری سمجھا لیکن وہ علایہ ہی کیا جو ایسوں کو پنگے نہ لے ایسے ہی تو صفورہ بیگم اسے پنگے باز نہیں کہتی تھی۔

خیر اب میں کسی سے ڈرتی بھی نہیں ہوں۔جماعت کا بندہ ہے تو اپنی حد میں رہیں اگر کبھی بھی اس نے حد" "توڑنے کی کوشش کی تو میں اسے اپنی ہی جماعت سے آؤٹ کروادوں گی اتنی اپروچیز میری بھی ہیں پھر۔

وہ تنفر بھرے لہجے میں فخریہ انداز اپناتے گویا ہوئی تو انوشے نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا جو ابھی کیسے معصوموں کی طرح سوال کررہی تھی اور اب جوں ہی اپنا مطلب نکلا تو وہ سانپ کی طرح ڈسنے کیلیے تیار بیٹھی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مطلبی انسان۔"

وہ دل ہی دل میں کرہ کر رہ گئی۔علایہ ایک غلط نگاہ بھی اس پہ ڈالے بغیر اپنے ہی دھیان میں پینٹ کی پوکٹ میں ہاتھ گھساتے آگے کی جانب بڑھ گئی۔ابھی اسے اپنی کلاس میں بیٹھے پانچ منٹ ہی گزرے تھے۔

"ہیلو علایہ جی۔"

معاًاپنے عقب سے آنے والی مردانہ آواز پہ وہ جی بھر کر کوفت کا شکار ہوئی تھی۔اس نے ضبط سے مٹھیاں بھینچتے دانت کچکچائے تھے۔

ابھی اور اسی وقت اپنی شکل گم کر لو یہاں سے ورنہ بہت برا پٹو گے آج۔میرا موڈ انتہائی سخت خراب ہے "آج۔

وہ تنک کر اپنی سرخ انگارہ نگاہیں اس کی آنکھوں میں گاڑھتی پر تپش لہجے میں گویا ہوئی تو معیز نے اس کی بات پہ دانت نکوسے تھے۔وہ کلاس میں آیا ہی اس لیے تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کلاس میں وہ چاہ کر بھی اسے کچھ نہیں کہ سکے گی۔

علایہ جی میں آپ کا موڈ ہی درست کرنے آیا ہوں۔"

وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت بھرے لہجے میں معنی خیزی سے گویا ہوا۔اس کے لہجے پہ وہ ایک لمحے کیلیے ٹھٹھکی تھی معاًکچھ سوچتے اس کی آنکھیں پر اسرار انداز میں چمک اٹھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میرا موڈ درست کرنا ہے نا۔"

وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اپنے ہاتھ ملتی سوالیہ انداز میں بولی تو اس نے بھی جواباً بنا کسی تردد کے خوشامدانہ انداز میں اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"یہ کیا کر رہی ہو۔"

وہ اسے اپنی شرٹ فولڈ کرتا دیکھ اچھنبے سے بولا تو معیز نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا جیسے اس کی بات سمجھنے کی تگ ودو میں ہو۔

"تمہیں مار کر اپنا موڈ درست۔"

یہ کہتے ساتھ ہی اس نے ایک زوردار قسم کا پنچ اس کے منہ پہ جڑا تھا۔وہ لڑ کھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا تھا۔کلاس کے بچے اس اچانک ہوئے ہنگامے میں ہونق زدہ ہوتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور اب دلچسپی سے اس سارے منظر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"یہ ٹھیک نہیں ہے۔"

وہ بوکھلا کر اپنے ہاتھ چہرے کے آگے کرتے اپنے دفاع کی خاطر بولا۔

یہی تو ٹھیک ہے شکریہ بہت بہت تم نے ایک دوست ہونے کا حق بہت اچھے سے نبھایا ہے۔ صبح سے کھجلی"
"ہو رہی تھی ہاتھوں میں۔ چلو میرا موڈ ٹھیک کرو ڈیم اٹ۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پھولے تنفس سمیت بڑبڑائی تھی۔ یہ کہتے ساتھ ہی اس نے ایک اور مکہ اس کے منہ پہ جڑا تھا وہ لڑکھڑاتے کرسیوں پہ سے ہوتے بری طرح زمین بوس ہوا تھا۔

"ایک ہی بات بار بار دہرانے کے باوجود بھی تمہیں سمجھ نہیں آتی کہ میرے ارد گرد مت منڈلایا کرو لیکن نہیں لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے تمہارے بابت یہ بات تو میں اچھے سے سمجھ چکی ہوں۔"

وہ زمین پہ گرے معیز کے سینے پہ شوز رکھتی پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تو معیز اس کی حرکت پہ اچھا خاصہ گڑبڑا گیا۔ اس نے جوں ہی ارد گرد نگاہ دوڑائی سب دلچسپ نگاہوں سے انہی کی جانب متوجہ تھے۔ وہ اہانت کے احساس سے سرخ ہوتا چہرہ جھکا گیا۔ آج تک اس نے لڑکیوں کو جوتوں کی نوک پہ رکھا تھا اور آج وہ خود ہی کسی لڑکی کے جوتے کی نوک پہ تھا یہ سوچ ذہن میں اجاگر ہوتے ہی اس کے وجود میں غصے کا شدید ابال اٹھا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ ایک ہی جست میں اٹھتا وہ اپنے پیر کا دباؤ اس کے سینے پہ بڑھا گئی تھی۔

"علایہ سٹاپ اٹ پروفیسر آ گئے ہیں کلاس میں۔"

اس کے کلاس فیلو نے اس کے قریب جاتے دھیمی سی سرگوشی کی تھی لیکن وہ فلحال کسی کو سن کہاں رہی تھی۔ تمام لڑکیاں پروفیسر کے ساتھ موجود انسان کی شخصیت سے بھی اچھا خاصہ مرغوب دکھائی دے رہی تھی تبھی حتی الامکان کوشش کر رہی تھی کہ وہ باز آ جائے۔

"مس علایہ لیو ہم۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پروفیسر کے کرخت لہجے پہ اس کے ہاتھ وہی تھمے تھے اس نے ذرا سی لامبی پلکوں کی جھالر اٹھاتے ان کی سمت دیکھا تو وہ غصیلی نگاہوں سے اسے ہی گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔ اس نے سر جھٹکتے ایک جھٹکے سے اسے آذاد کیا تھا اس کے آذاد کرتے ہی وہ دھڑام سے زمین بوس ہوا تھا معاً اس کی آہ کلاس روم کی فضا میں گونجی تھی۔ علایہ نے رعونت سے اس کی جانب دیکھا۔ جبکہ پروفیسر کے ساتھ موجود شخص کی نگاہیں گاہے بگاہے اس کا جائزہ لے رہی تھی۔

"ابھی اور اس وقت یہاں سے نکلو ورنہ اگلی بار پروفیسر کا بھی لحاظ نہیں کروں گی۔"

وہ انگلی اٹھاتے اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی تو وہ ایک قہر برساتی نگاہ اس پہ ڈالتے اپنے ابتر حلیے سمیت وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

"مس علایہ یہ حرکتیں آپ کو زیب دیتی ہیں کیا۔"

پروفیسر نے اپنا لہجہ نرم بناتے استسفار کیا تو وہ خاموشی سے جہاں کی تہاں رہ گئی۔

"لیکن سر اس کی حرکتیں آپ کے علم میں نہیں ہے ابھی۔"

اس کا غصہ کسی طور پہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا تبھی دانت پہ دانت جماتے سختی سے گویا ہوئی۔

"مس علایہ کین یو پلیز سٹاپ دس نون سینس ان دی کلاس روم۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اب کے اس شخص نے براہ راست اسے مخاطب کرتے اس کے مسلسل چیونگم چبانے پہ چوٹ کی تھی جواباً اس کے منہ کی حرکت تھمی معاًاس نے خشمگین نگاہوں سے سر تاپا اس کا جائزہ لیا تھا۔

"آپ کا تعارف مسٹر۔"

اگلے ہی لمحے وہ شانِ بے نیازی سے گویا ہوئی تو پروفیسر نے اس کے انداز میں لاحولہ پڑھتے دل ہی دل میں علایہ کو ملامت کی تھی اور کھسیاتے ہوئے سر کاظم کی جانب دیکھا جنہوں نے ابھی ہی جوائن کیا تھا۔

"آئی ایم یور نیو انگلش ٹیچر۔"

انہوں نے مشکل اپنا اشتعال دباتے سنجیدگی سے جواب دیا اور روسٹروم پہ جاتے رجسٹر رکھا تھا۔

اچھا انگلش ٹیچر ہیں تو کیا سر پہ چڑھ کر ناچے گے کیا اور براہ کرم اردو کا بھی استعمال کریں۔وہ کیا ہے نا اردو" "ہماری قومی زبان ہے۔

وہ آنکھیں پٹپٹاتی مصنوعی بھولپن سے بولی تو سر کاظم نے خون آشام نگاہوں سے اس لڑکی کی جانب دیکھا جو پہلے ہی دن ان کا خون چوسنے کا ارادہ رکھتی تھی۔اس کی بات پہ سب کی ہنسی پوری کلاس میں گونجی تھی۔

"علایہ شٹ اپ ناؤ۔سٹ ڈاؤن۔"

پروفیسر کی آواز پہ وہ کندھے اچکاتی انہیں دیکھتے بائیں آنکھ دباتی اپنی جگہ پہ بیٹھ گئی۔سر کاظم نے نگاہوں کا زاویہ سرعت سے بدلا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اوکے سٹوڈنٹس یہ آپ کے انگلش کے نیو ٹیچر ہیں ایکچولی سر جہانگیر کو کسی کام کی بدولت بیرونی ملک جانا پڑا" ہے تو اب سے آپ سب کو انہی کے ساتھ کوپریٹ کرنا ہو گا۔"

وہ متانت سے بولتے ایک مشکوک نگاہ علایہ پہ ڈالتے کلاس سے باہر نکل گئے جبکہ سر کاظم نے ایک بار پھر روسٹروم پہ جاتے رجسٹر کھولا تھا۔

"ان کے ساتھ تو ہم خوشی خوشی کوپریٹ کریں گے۔"

عفیفہ کی شوخ آواز پہ جہاں انہوں نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پہ ڈالی وہی علایہ نے بھی اچک کر اس کی جانب دیکھا تھا جو ایسی ہی بے باک اور لڑکوں میں گھسنے والی لڑکی تھی تبھی اسے انتہا کی ذہر لگتی تھی اسے دیکھتے اس نے ایسے منہ پھیرا جیسے کڑوا بادام منہ میں چبالیا ہو.

"وٹس یور رولنمبر مس۔"

معاًان کی بھاری گھمبیر آواز پہ پوری کلاس میں سناٹا چھایا تھا۔عفیفہ بھی ایک ادا سے کھڑی ہوتے بال جھٹک گئی۔

"رول نمبر فورٹی۔"

اس نے مسکراتے ہوئے بتایا۔سر کاظم ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالتے رجسٹر کی جانب متوجہ ہوئے۔

"سو مس عفیفہ آؤٹ فروم دس کلاس۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان کے بے لچک لہجے پہ اس کے چہرے سے مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔اس نے چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات لیے ان کی جانب دیکھا۔

"بٹ سر۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی انہوں نے درمیان میں ہی بات اچک لی تھی۔

"آئے سیڈ آوٹ۔"

ان کے سرد لہجے پہ وہ ضبط کے گھونٹ بھرتی ایک جست میں اپنا بیگ اٹھاتی تن فن کرتی باہر نکل گئی۔علایہ نے بے ساختہ ستائشی انداز میں تالیاں بجائی تھی اور داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔اس کی حرکت پہ پوری کلاس گردن موڑے اس کی جانب متوجہ ہوئی لیکن سر کاظم نے اس لڑکی کو دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا جس نے آتے ساتھ ہی ان کے موڈ کا بیڑا غرق کیا تھا۔

"میں آئے کم ان سر۔"

معاًدروازے کی جانب سے آتی مردانہ آواز پہ انہوں نے اس سمت دیکھا اور آنے والے کو اندر آنے کی اجازت دی تھی۔وہ وہی لڑکا تھا جس کا کل علایہ سے ٹاکرا ہوا تھا وہ تو اسے دیکھتے ہی ایسے بن گئی جیسے جانتی ہی نا ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے سنجیدگی سے علایہ کے ساتھ والی کرسی پہ ہی جگہ سنبھالی تھی۔علایہ اسے دیکھتی پیچ و تاب کھاتی رہ گئی جبکہ اس نے ایک مسکراتی نگاہ اس کے سرخ پڑتے چہرے پہ ڈالی تھی۔

"یہ لو چائے اور کچھ دیر آرام کر لو آنکھیں بھی دیکھو کس قدر سرخ ہو رہی ہیں۔"

دین اس کی جانب چائے کا کپ بڑھاتے ہوئے گویا ہوا۔وہ تینوں صبح سے در در کی خاک چھانتے پھر رہے تھے لیکن ابھی تک کوئی امید کا سرا ہاتھ نہیں لگا تھا۔عشب کو تو ہلکا ہلکا بخار بھی محسوس ہو رہا تھا اور اس کی وجہ یہی تھی کہ شاید اسے یہاں کی آب و ہوا سوٹ نہیں کی تھی تبھی وہ جھنجھلایا ہوا تھا۔

"کچھ معلوم ہوا۔"

عشب نے اس کے قریب جگہ سنبھالتے ہی سنجیدگی سے استفسار کیا تو اس نے کچھ یاد آنے پہ اچانک اس کی سمت دیکھا۔

میں جہاں اپنا چیک اپ کرانے گیا تھا وہاں سے کچھ اہم معلومات ملی تو ہیں لیکن وہ فلحال کیلیے ناکافی ہے۔ہسپتال" "میں مجھے ایک ایریا بہت ہی سنسان لگا ہے شاید وہاں آنا جانا بہت کم ہے یا منع کیا گیا ہے۔

اس نے پیشانی مسلتے بے چینی سے اسے آگاہ کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ایک بات تو ہے یہ کام جس کے بھی انڈر رہے وہ بہت ہوشیاری سے ایک ایک پتا پھینک رہا ہے۔ ہمیں بھی" پھونک پھونک کر قدم رکھنا ہو گا تا کہ اسے کان و کان خبر نہ پہنچے۔ کتنوں کو انجام تک پہنچایا ہے اس کا انجام بھی "ہمارے ہاتھوں کی لکھا ہے انشاآللہ۔ ہمیں برائی کے خاتمے کیلیے ہی اس دنیا میں بھیجا گیا ہے۔

وہ مضبوط لہجے میں گویا ہوا تو دین نے پر عزم انداز میں اس کی جانب دیکھتے انشاآللہ کہا تھا۔

تم پریشان مت ہو کل دیکھتے ہیں کیا بنتا ہے بس یہ مائیکر وفون فٹ کر لو کان میں تا کہ پل پل کی خبر ملتی رہے۔ یہ" "ہمارے مشن میں بہت اہم کردار ادا کریں گے۔

وہ سنجیدگی سے بولتے اس کا کندھا تھپتھپاتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں فلحال تم آرام کرو میں اس چِپ کی بھی ایک بار نظر ثانی کر لوں تا کہ بعد میں مشکل پیش نا آئے۔"

اس کے جاتے ہی دین نے بھی ایک نگاہ عشب کی پشت پہ ڈالتے اپنے قدم کچن کی جانب بڑھائے تھے۔

(مظفر آباد)

وہ سب چہرہ جھکائے سہمے سہمے سے پاشا کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔ وہ سب پاشا کے سختی سے بلانے پہ اپنے اپنے کام چھوڑتے ایک لمبی مسافت طے کرتے سیدھا اس کے اڈے پہ پہنچے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے کچھ دنوں سے تم سب میں سے کسی نے بھی معلومات نہیں پہنچائی کہ اسلحہ کہاں تک پہنچا ہے۔"

اس نے سنجیدگی سے ان سب کے چہروں کو جانچتے استسفار کیا۔

باس میں نے تو اپنا کام مکمل کر دیا ہے اسلحہ مجھ تک پہنچ گیا تھا میں نے گاڑیوں کو آگے کی جانب روانہ کر دیا"

تھا۔"

پولیس کی وردی میں ملبوس شخص نے خوشامدانہ انداز میں جواب دیا تو اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتے ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوا جو اس کے اچانک اپنی جانب متوجہ ہو جانے پہ گڑبڑا گیا تھا۔

دو دنوں میں جیمی یہاں پہنچ رہا ہے تیرا کام ہوا یا نہیں مجھے باڈی پارٹس چاہیے جس سے میں زیادہ سے زیادہ"

"معاوضہ کما سکوں۔

اس نے سختی سے اسے باور کرایا تو مقابل کے حواس جھنجھنا اٹھے۔ یہ وہی ایمان فروش لوگ ہیں جو اپنا ایمان بیچ کر غلط کاموں میں ملوث ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ اپنے پیشے سے بھی غداری کرنے سے گھبراتے نہیں ہے۔

جی باس کچھ دنوں سے بیٹی کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی تو کسی کیس کو ہاتھ نہیں لگایا جیسے ہی ہسپتال پہنچتا ہوں"

"کوئی نا کوئی جگاڑ لگا کر اسلحہ آپ تک پہنچاتا ہوں۔

اس نے بھی اپنی جانب سے پوری تسلی دی تھی جبکہ اس کی بات پہ پاشا نے گہری نگاہوں سے سر تا پا اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جتنا جلدی ہو سکے اپنی بیٹی کی طبیعت کو درست کر لے ورنہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ کیسے طبیعت ٹھیک کی جاتی" ہے میں اپنے اس دھندے میں کسی قسم کی کوتاہی معاف نہیں کروں گا ڈاکٹر مجھے وہ سب کل کے کل چاہیے تاکہ میں آگے اچھے داموں میں بیچ سکوں اور اگر میرے ساتھ کسی قسم کی بھی کوئی چالاکی برتنے کی جرأت کی تو "پاشا تمہارا سر اڑانے میں ایک لمحہ نہیں لگائے گا۔

وہ خون آشام نگاہوں سے ان سب کی جانب دیکھتے انگلی سے اشارہ کرتے گرج جاتا تھا۔ان سب کا رنگ اگلے ہی لمحے سرعت سے پھیکا پڑا تھا۔کسی میں بھی اس کے سامنے نگاہیں اٹھانے کی ہمت نہیں کی تھی وہ سب ہی اس کی شخصیت سے ہی اچھا خاصہ ڈرے ہوئے تھے۔سونے پہ سہاگہ اس کا ہمہ وقت اپنے منہ کو ڈھانپے رکھنا وہ اپنے بہت ہی کسی خاص کے سامنے کھلتا تھا اور وہ سب یہ بات جانتے تھے کہ وہ لوگ ابھی وہ مقام حاصل نہیں کر سکے تھے۔

نہیں نہیں باس ہم سب آپ سے غداری کرتے کہاں جائے گے سچ میں ایسا ہی ہوا ہے اور جن لڑکوں کو" ہسپتال کی فارمیسی میں اپنے ساتھ ملایا ہے وہ بھی کچھ دنوں سے غیر حاضر تھے۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ "آپ کو ہماری بدولت کبھی شرمندہ نہیں ہونا پڑے گا۔

وہ اسے یقین دلانے والے انداز میں بولا تو پاشا سگار سلگاتے ایک تمسخر اڑاتی نگاہ ان پہ ڈالتے سر جھٹک گیا۔

چلو تم دونوں پہلی فرصت میں نکلو اور میری بات اپنے ذہن میں جما لو کہ اسلحے کے معاملے میں میں تم لوگوں "
"کی جان لینے سے بھی نہیں ڈرو گا۔

وہ واضح دھمکاتے ہوئے گویا ہوا تو وہ دونوں سرعت سے اثبات میں سر ہلاتے ہانپتے ہانپتے وہاں سے نکلتے چلے گئے کیونکہ یہاں سے سفر کرنے میں بھی ایک لمبا وقت لگنا تھا کیونکہ مظفر آباد سے لاہور تک کا سفر اچھا خاصا لمبا تھا تبھی وہ لوگ رات کے وقت سفر کرنے کو اہمیت دیتے تھے۔اب اس کا رخ ان دو لڑکوں کی جانب تھا جن سے اب وہ پوچھ گچھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"تم لوگوں نے اسلحہ پہنچانا شروع کیا یا نہیں۔"

اس نے کرخت لہجے میں ان دونوں کو مخاطب کیا اور سامنے میز پہ رکھی مشروب کو گلاس میں انڈیلتے لبوں سے لگائی تھی۔

سر میں نے یونی کے ڈین سے علیک سلیک بڑھائی ہوئی ہے۔اس کی بدولت ہی تمام منشیات کے بورے وہاں " ایک چھوٹا سا سٹور روم ہے وہاں تک پہنچا دیے گئے ہیں اب بس لڑکیوں تک پہنچانے ہیں۔ویسے اس نے یہ کام اپنے ذمے لیا ہے اس کی گرل فرینڈ ہے وہ جو یہاں سے آگے کا کام سرانجام دے گی۔وہ بھی اسی ہاسٹل میں قیام پذیر ہے۔ہمارا کام اسی کی بدولت مزید آسان ہو جائے گا۔اس کے مطابق کچھ لڑکیاں پہلے بھی چوری چھپے یہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کام کرتی ہیں اگر یہ نشہ آور ادویات بھی ان تک پہنچ گئی تو ہم لڑکیاں اٹھوانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ ویسے بچوں کا کام تو با آسانی چل رہا ہے نا۔"

اس نے تمام تفصیلات سے اسے آگاہ کرتے اپنے ساتھ موجود لڑکے کا حوالہ دیا تو وہ پاشا کی نگاہیں اپنے چہرے پہ محسوس کرتے گڑبڑا گیا تھا جبکہ اس کی بچوں والی بات پہ پاشا فخریہ انداز میں قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

بچوں کیلیے تجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ کام میں نے جس کے ذمے کیا ہے نا وہ میرا بہت" بھروسے مند آدمی ہے تو اپنی بات کر لڑکیاں کب تک پہنچے گی یہاں تک۔"

اس نے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے استفسار کیا۔

"سر جی بہت جلد آپ دیکھیے گا اس کی بدولت ہی ہمارا یہ بزنس بہت ترقی کرے گا۔"

دوسرا لڑکا تسلی دینے والے انداز میں گویا ہوا تو پاشا نے گہری نگاہوں سے سر تا پا اس کا جائزہ لیا تھا۔

ایک منٹ وہ تیری گرل فرینڈ ہے نا تو میری بات کان کھول کر سن لے۔ سارے کا سارا اسی پہ منحصر مت کرنا" ورنہ تجھے جان سے مار کر تیرے جسم کا ایک ایک حصہ بیچنے کی بھی ہمت رکھتا ہوں میں۔ بہت سو کو مسلا ہے تبھی گھبراہٹ نہیں ہو گی اب اس کام میں۔ مجھے اپنی اس ٹیم میں ناکارہ انسان بلکل نہیں بھاتے۔ اپنی حسیات آنکھیں کان سب کچھ بیدار رکھنا۔ ہاتھ پیر چلاؤ گے تو بہت کچھ پاؤ گے اگر یہ سب نہیں کر سکتے تو موقع ہے بچ سکتے ہو تو بچ جاؤ۔ کیونکہ اس معاملے میں پاشا ڈیول بننے میں ایک لمحہ نہیں لگاتا۔"

اس نے سختی سے جبڑے بھینچتے اپنے ہاتھ میں موجود گلاس کو گول گول گھماتے ہوئے کٹیلے لہجے میں باور کرایا تو اس کے لہجے پہ وہ ایک لمحے کیلیے سن ہوا تھا۔ چہرے کا رنگ فق ہو گیا تھا۔ ایک سیکنڈ کیلیے تو اسے پچھتاوا ہونے لگا کہ کہی اس نے یہاں آکر کوئی غلطی تو نہیں کر دی۔

ویسے کون ہے وہ آفت کی پڑیا جو یہ سب کام کرنے کی ہمت رکھتی ہے۔ ویسے کیا اس کے ساتھ ہر قسم کی حد پار "کر چکے ہو یا پھر۔"

اس نے معنی خیزی سے ہنستے خباثت سے اسے مخاطب کیا تو وہ کھسیاتے چہرہ جھکا گیا۔ دوسرا لڑکا تو دل ہی دل میں شکر ادا کر رہا تھا کہ وہ فلحال ان لڑکیوں وغیرہ کے چکروں سے دور ہے۔ پاشا اس کے اڑے اڑے حواس دیکھتے قہقہہ لگا اٹھا۔

فلحال تو جاؤ تم دونوں بھی واپسی میں بھی وقت لگے گا لیکن اگلی بار جب بھی آؤ اپنے ساتھ کوئی اچھی خبر لانا اور" دوسری بات اپنے اس بھوسہ بھرے ہوئے دماغ میں بٹھالو کہ میں ہر چیز میں اپنی وصولی لیتا ہوں چاہے وہ پھر "کتنی بھی پرسنل چیز ہو۔

وہ اس کی آنکھوں میں اپنی سرخ انگارہ آنکھیں گاڑھتا ہوا دھاڑا تو وہ جلدی سے اثبات میں سر ہلا گیا مبادہ وہ اسے گولیوں سے ہی نا بھون دیں۔

نکلو اب۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے روزی کو اپنے نزدیک آتے دیکھ ایک ہاتھ میں سگاڑ تھامتے دوسرے ہاتھ سے انہیں جانے کا اشارہ کیا تو وہ دونوں ایک چور نگاہ روزی پہ ڈالتے بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلے تھے۔ پاشا ان دونوں کو اس منظر سے ہٹانا چاہتا تھا اور اس میں کامیاب بھی ہو گیا تھا معاًوہ اپنے نزدیک ہی آتی قدموں کی چاپ پہ سر جھٹکتے شیطانی مسکراہٹ سمیت روزی کی سمت متوجہ ہوا جو اب اس کے ساتھ ہی صوفے پہ براجمان ہو رہی تھی۔ پاشا نے ترچھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے سیگریٹ کا گہرا کش لگایا تھا اور اپنا بڑھا ہوا سگریٹ اس کی جانب کیا تو اس نے بھی اپنے لبوں سے لگایا کر دھواں فضا کے سپرد کیا تھا۔

"میں سوچ رہی تھی کہ ہم کہی سیر کرنے چلتے ہیں کافی عرصہ ہی ہو گیا ہمیں گھومے پھرے۔"

وہ اس کے گال پہ انگلی پھیرتی محبت بھرے لہجے میں گویا ہوئی تو پاشا نے اس کا ہاتھ تھامتے لبوں سے لگایا تھا۔ اب وہ اس کے بازو سے چھیڑ چھاڑ کرنے میں محو تھا۔

"چلو گھومنے چلتے ہیں لیکن کہی باہر نہیں بلکہ اپنے کمرے میں۔"

وہ معنی خیزی سے بولتے اس کے گال پہ ہاتھ پھیرتا ہوا اخباثت سے بولا تو روزی نے چمکتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دادی حضور آپ کہیں تو ہسپتال چلیں علایہ بی بی بھی گھر نہیں ہیں ورنہ میں ان سے کہہ دیتا آپ کی طبیعت کچھ "ابتر محسوس ہو رہی ہے۔"

خان بابا انہیں مسلسل صوفے سے پشت ٹکائے نڈھال سا بیٹھا دیکھ سر جھکائے پریشانی سے بولے تو اس نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا لیکن علایہ کے نام پہ ان کے چہرے پہ ناگواری در آئی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اسے بتانے کی کچھ بھی وہ میری طبیعت بحال کرنے کی بجائے مزید خراب کرے گی۔"

وہ رعونت سے سر جھٹکتے ہوئے بولی تو خان بابا نے بے ساختہ دل ہی دل میں خود کو کوسا تھا کہ نا جانے کیوں انہوں نے علایہ کا نام لیا۔ خیر فلحال انہیں لے کر جانا بھی ضروری تھا۔

آپ جائیں کچن سنبھالیں زیادہ طبیعت خراب نہیں ہے بس ذرا سا بی پی لو ہو گیا ہے تبھی عجیب سی بے چینی "ہو رہی ہے ابھی دوائی لوں گی تو بہتر محسوس کروں گی۔"

انہوں نے ان کے چہرے پہ پریشانی کا عنصر دیکھتے طمانیت بھرے لہجے میں تسلی دی تو خان بابا نے بے ساختہ اثبات پہ سر ہلایا تھا۔ دادی حضور بھی صوفے کا سہارہ لیتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اس سے پہلے کہ وہ قدم آگے کی جانب بڑھاتی ایکدم سے آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے کی بدولت اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گرتی خان بابا انہیں سنبھالنے کیلیے آگے کی جانب بڑھے تھے لیکن صفورہ بیگم نے

بیچ راستے میں ہی ہاتھ کے اشارے سے انہیں ٹوک دیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آپ ڈرائیور سے کہہ کر گاڑی نکلوائیں۔"

انہوں نے حکم جاری کیا کیونکہ اب انہیں اپنی طبیعت سچ میں ٹھیک محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ خان بابا نے اثبات میں گردن ہلاتے ان کی بات پہ فوری عمل کیا تھا۔ وہ کندھے سے رومال اتارتے صوفے کی ایک جانب رکھے میز پہ رکھتے بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بڑھے تھے۔ شکر تھا کہ علایہ گھر نہیں تھی ورنہ ان کی طبیعت خرابی کا سنتے اسے بھی ڈرامے کا نام دے دیتی اور اگلے ہی لمحے یہاں جنگ کا سماں ہونا تھا۔

"شرفو گاڑی نکالو دادی حضور کو ہسپتال لے کر چلنا ہے۔"

اس نے گاڑی صاف کرتے شرفو کو ہدایت کی تو اس نے بھی جواباً سرعت سے ان کی بات پہ عمل کیا تھا۔ کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد ان کی گاڑی تیزی سے قریبی ہسپتال کی جانب بڑھی تھی۔ صفورہ بیگم نے انہیں گھر ہی رہنے کا حکم دیا تھا کیونکہ کچھ لوگ انیکسی دیکھنے کی بدولت آرہے تھے اور وہ چاہتی تھی کہ جلد از جلد یہ کام بھی مکمل ہو جائے۔ اتنے عرصے سے اس لڑکی کی ہٹ دھرمی کی بدولت وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر تھی لیکن اب بھی انہوں نے سوچ لیا تھا کہ جو ان کا دل کہے گا وہ وہی کریں گی کیونکہ یہ ان کا گھر تھا اور یہاں حکمرانی بھی ان کی تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد ان کی گاڑی کے پہیے ہسپتال کی حدود میں داخل ہوتے ہی چرچرائے تھے۔ شرفو نے ان کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا تاکہ انہیں لیتے اندر کی جانب جا سکے لیکن انہوں نے ناگواری سے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی حرکت کا ملاحظہ کیا تو وہ شرمندگی سے چہرہ جھکا گیا۔ وہ کیسے بھول گیا تھا کہ جو عورت اپنی پوتی کو کچھ نہیں سمجھتی اسے کسی درجے پہ نہیں رکھتی وہ ایک عام سے ملازم کو تو وہ کسی کھاتے میں نہیں لیں گی۔ وہ دونوں ہاتھ کمر پہ باندھتے خاموشی سے ایک جانب ہوتے انہیں باہر نکلنے کا راستہ دے گیا تھا۔ صفورہ بیگم اپنے مخصوص کروفر انداز میں لاٹھی کے سہارے باہر نکلتی خود ہی اندر کی جانب بڑھ گئی۔ ان کے جاتے ہی وہ گاڑی میں بیٹھتے ان کا انتظار کرنے لگا وہ ان کے پیچھے جاتے مزید بے عزت نہیں ہونا چاہتا تھا۔

قدم اندر کی جانب بڑھاتے کئی بار ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا لیکن ان کی ذات کو یہ کہاں گوارا تھا کہ وہ کسی ملازم کا سہارہ لیتی تبھی خود اپنے سہارے آنے کو ہی ترجیح دی تھی۔

وہ ڈگمگاتے قدموں سے آگے کی جانب بڑھ رہی تھی معاً ایک ذوردار چکڑ آنے کی اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا ناکر زمین بوس ہوتی کسی نے عقب سے ہی انہیں سہارہ دیا تھا۔ انہوں نے اپنی بند ہوتی آنکھوں سے اس کے چہرے کو دیکھنا چاہا تھا لیکن مقابل کے چہرے پہ ماسک ہونے کی بدولت وہ دیکھ نہیں پائی تھی لیکن مقابل کا چہرہ پہلے تو ان کی صورت دیکھتے تاریک ہوا معاً اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں شناسائی کی رمک ابھری تو وہ سپاٹ چہرے سمیت ناگواری سے سر جھٹک گیا تھا اور سختی سے دانت پہ دانت جمائے انہیں اپنے ساتھ لیے اندر کی جانب بڑھا اور ایمرجنسی وارڈ پہ لاتے بیڈ پہ لٹایا تھا۔

"اوئے احمد تجھے کتنی بار کہا ہے کہ اپنا کام چھوڑ کر یہاں وہاں مت منڈلایا کر۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کا ساتھی جو وہی سے گزر رہا تھا پہلے تو اندر کا منظر دیکھتے ٹھٹھک کر رکا معاً سینئیر ڈاکٹر کو ڈیوٹی پہ دیکھتے وہ اسے جھاڑ پلانے والے انداز میں بولا۔

"ہاں وہی جا رہا تھا راستے میں یہ عورت طبیعت خرابی کی بدولت گر رہی تھی تو سنبھال لیا انہیں۔"

اس نے اپنا ماسک درست کرتے جواز پیش کیا تو اس کے ساتھی نے اس عورت کو غور سے دیکھا تھا۔

"تو وہ فارمیسی میں کون ہے۔"

اس نے حیرت سے استفسار کیا تو وہ سپاٹ چہرے سمیت اس کی جانب متوجہ ہوا۔

ایک دو لوگ ہے جو سنبھال رہے ہیں ویسے بھی دوائیوں والے اکا دکا لوگ ہی تھے تو زیادہ پریشانی والی بات "نہیں ہے کوئی کچھ بولے گا تو میرے پاس بھی وضاحت کیلیے سب کچھ ہو گا۔

وہ رعونت ذدہ لہجے میں بولتے ایک بار پھر صفورہ بیگم کی سمت متوجہ ہوا۔اس کا ساتھی بے نیازی سے کندھے اچکاتے خود فارمیسی کی جانب بڑھ گیا۔ایک تو وہ اس کا بھلا کر رہا تھا اور اوپر سے وہ زیادہ ہی تیور دکھا رہا تھا اسے۔جس دن سے وہ یہاں آیا تھا کسی نہ کسی بات کی بدولت ڈاکٹرز اسے اچھی خاصی جھاڑ پلا دیتے تھے لیکن وہ تھا کہ کان پہ جوں نا رینگنے دیتا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ غور سے ان کا چہرہ دیکھتے ان کی بازو تھامتا اپنے عقب سے آنے والی کرخت آواز پہ اس کا حلق سوکھا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com

"احمد آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔"

ڈاکٹر آصف کے کٹیلے لہجے پہ وہ مشکل اپنے اشتعال پہ قابو پاتا ان کی جانب متوجہ ہوا اور دونوں بازو کمر پہ باندھتے خاموشی سے چہرہ جھکا گیا۔

"وہ جی ڈاکٹر میں اپنے کام پہ ہی جا رہا تھا لیکن یہ راستے میں۔"

اس نے وضاحت پیش کرنا چاہی لیکن وہ درمیان میں ہی سختی سے ٹوک گئے تھے۔

"یہ آپکا کنسرن نہیں ہے احمد۔ یہاں ڈاکٹرز موجود ہیں بہت سے اور وہ علاج کیلیے ہی بیٹھے ہیں۔"

اس نے تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے زہر خند لہجے میں کہا تو خفت کے احساس سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا اس نے مشکل مٹھیاں بھینچتے اپنے اشتعال پہ قابو پایا تھا۔

لیکن ڈاکٹر بے شک یہ ڈاکٹرز کا کام ہے انسانیت کی خدمت کرنا لیکن کچھ انسانیت ہم میں بھی ہے ابھی کسی کی" "مدد کرنے سے آپ کے پیسوں میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

وہ بھی جواباً پہلی بار ان کے سامنے زبان کھولتے سنجیدگی سے گویا ہوا تو ڈاکٹر آصف نے خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

فوراً سے پہلے یہاں سے دفعہ ہو جائیں اور چاہے باقی سب نکلیں وہاں سے لیکن آپ مجھے ہمہ وقت فارمیسی میں" ہی دکھنے چاہیے آپ نے دوائیوں کی ڈگری لی ہے تو اسی تک محدود رہیں ڈاکٹرز کی حدوں میں پہنچنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اور مزید ایک بات میری ذہن نشین کر لیں کہ غریب جس قدر مرضی امیر ہو جائے چاہے محلوں میں رہنا شروع کر دیں لیکن اسے اپنی پرانی حیثیت اور اوقات کبھی نہیں بھولنی چاہیے۔ ظاہری طور پہ وہ برینڈڈ دکھتا ہے "لیکن ذہنی طور پہ وہ وہی تنگ نظر اور غریب ہی کہلاتا ہے۔

ان کے سخت الفاظ پہ وہ فق چہرے سمیت کچھ لمحے تو ان کا چہرہ دیکھتا رہا کہ کیا وہ سچ میں ڈاکٹر ہے جسے بات کرنے کی ہی تمیز نہیں ہے لیکن دوسروں کو اس کی اوقات باور کرانا بخوبی جانتے تھے۔ وہ سختی سے لب بھینچتا ایک خالی خالی نگاہ صفورہ بیگم کے نیم بیہوش وجود پہ ڈالتے ان کی ایک جانب سے ہوتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی ڈاکٹر آصف نے سرعت سے کسی کو کال ملائی تھی اور اسے جلد از جلد یہاں پہنچنے کا کہا تھا۔

"انہیں آپریشن تھیٹر میں لے کر چلو۔"

اس نے موبائل میں کوئی نمبر ڈائل کرتے مصروف سے انداز میں کہا تو اس لڑکے نے حیرت سے ایک نظر بیڈ پہ لیٹی خاتون پہ ڈالتے ایک نگاہ ڈاکٹر پہ ڈالی کہ کہی اس کا ذہنی توازن تو نہیں بگڑ گیا کیونکہ وہ ہلکا ہلکا ہوش میں تھی اور ان کی طبیعت اب اس قدر بھی ابتر نہیں لگ رہی تھی کہ انہیں آپریشن کے خاطر لے جانا پڑتا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"لیکن ڈاکٹر وہ نیم بیہوشی میں ہے اور بھلی چنگی بھی محسوس ہو رہی ہیں۔"

اس نے اپنی تیہ عقلمندانہ بات کی تھی لیکن اس بات سے انجان کہ اس کی بات کا انجام کیا ہونے والا ہے۔

نیم بیہوش ہیں تو بیہوش بھی ہو جائے گی۔اسی خفیہ کمرے میں لے کر چلو اور بیہوشی کا انجیکشن لگاؤ ہمیں جلد از "جلد اپنا کام مکمل کرتے باس تک پہچانا ہے۔"

اس کی بات پہ وہ لڑکا پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گیا معاً آنکھوں میں پر اسرار کی چمک لیے وہ صفورہ بیگم کی جانب بڑھا جو نیم بیہوشی میں ہونے کی بدولت ان کی ایک ایک بات سن چکی تھی لیکن ماں کے معنی سمجھنے سے قاصر تھی لیکن اس ڈاکٹر کے طور اطوار انہیں بھی گھبرانے پہ مجبور کر رہے تھے۔

اس سے پہلے کہ وہ لڑکا اپنا کام سر انجام دیتا اور ایمر جنسی وارڈ سے جاتے خفیہ راستے سے نکلتا باہر کے آنے والی چیخ و پکار پہ اس کے سٹریچر کو پکڑتے ہاتھ ایک لمحے کو کپکپا گئے۔گھبرا تو ڈاکٹر بھی گیا تھا تبھی سارے کام ترک کرتے اور اس لڑکے کو بھی وہاں سے جانے کا کہتے باہر کی سمت دوڑا۔باہر پہنچتے ہی سامنے دکھائی دیتے منظر کو دیکھتے اس کا وجود انگاروں کی ضد میں آگیا جہاں کوئی گاؤں کا نوجوان مسلسل اپنے جسم کے خجلی کرتے اپنا رونا رونے میں محو تھا۔

"یہاں کیا ہو رہا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے کرخت لہجے میں استفسار کیا تو اس منظر سے لطف اندوز ہوتے نرس اور لوگ سرعت سے اپنے کاموں کی جانب متوجہ ہو گئے اب ڈاکٹر کا رخ براہ راست اس آدمی کی جانب تھا جسے دیکھتے ہی اس نے ناگواری سے رخ پھیرا تھا۔

"صاحب جی میرے کو یہاں کوئی نوکری دے دو میں بہت غریب ہوں۔ چاہے چھوٹی موٹی ہی کوئی بس گھر والوں کا پیٹ بھر جائے میں آپ کو دعاؤں دوں گا صاحب۔ چاہے تو چوکیداری ہی کرا لو۔"

وہ اس کے پاؤں میں گڑ گڑاتا ہوا بولا۔ شکل و صورت سے سے ہی وہ اس قدر غریب لگ رہا تھا اور ڈاکٹر آصف کو تو ویسے ہی ایسے لوگوں سے کوئی خاص چڑ تھی تبھی اپنی ٹانگ ایک جھٹکے سے چھڑاتے دو قدم کا فاصلہ اختیار کر گئے تھے۔

"یہ ہسپتال ہے کوئی خیرات خانہ نہیں جو اس قدر ہنگامہ مچایا ہوا دو منٹ سے پہلے یہاں سے دفعہ ہو جاؤ۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولے تو وہ آدمی منت کرنے والے انداز میں ان کی جانب دیکھنے لگا۔

"دیکھیں صاحب جی میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں چاہے کام کسی بھی نوعیت کا ہو لیکن اس کیلیے فلحال مجھے پیسے کی اشد ضرورت ہے تاکہ کچھ کما کر اپنے گھر والوں کو خوش رکھ سکوں۔ دو دو تین تین دن تک میرے بچے بھوکے پیٹ سوتے ہیں مجھ سے ان کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ایک بار پھر کندھے پہ رکھے رومال سے چہرہ صاف کرتے پھپھک پھپھک کر رو دیا۔اس کی بات پہ ڈاکٹر نے بغور اس کی جانب دیکھا تھا کسی بھی نوعیت کے کام پہ ان کا دماغ کھٹکا تھا۔ویسے بھی ہسپتال میں انہیں اپنے کام میں مدد کیلیے کسی عقلمند لڑکے کی ضرورت تھی اور وہ شخص بھی فلحال کچھ بھی کرنے کو تیار تھا تبھی مخصوص انداز میں ان کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔

"اٹھو میرے کیبن میں چلو۔"

وہ تحکمانہ انداز میں بولتے اسے اپنی تلقید میں آنے کا اشارہ کرتے آگے کی جانب بڑھ گئے۔اس شخص نے بھی بھاگنے والے انداز میں ان کا پیچھا کیا تھا۔

"ادھر ٹھہرو کچھ دیر میں ابھی آتا ہوں۔"

وہ اسے کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود باہر کی سمت بڑھ گئے۔ان کے جاتے ہی اس نے اپنی گٹھری سے پان نکالتے اپنے دانتوں تلے دبایا تھا۔یہ ہسپتال کا قدرے سنسان ایریا تھا۔

"ایک پریشانی تو میری سر سے اتری کام مل گیا اب ان سے پیسے لیتے بس کہی رہنے کا انتظام کر لوں گا۔"

وہ دل پہ ہاتھ رکھتے تشکرانہ انداز میں خود سے ہی مخاطب ہوا اور خاموشی سے کمرے میں طائرانہ نگاہ گھماتے اس کا جائزہ لیتے پان چبانے لگا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی کس قدر بڑی مصیبت میں پھنس چکا ہے۔

"میں نے اس عورت کو وہاں پہنچا دیا ہے صاحب جی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ لڑکا ڈاکٹر آصف کو راہداری میں سے جاتا دیکھ ہانپتا ہانپتا ان کی جانب آیا اور پھولی سانسوں سمیت بولا۔اس نے جواباً شیطانی مسکراہٹ سمیت اثبات میں سر ہلاتے آپریشن تھیٹر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

میرے آج کے کام سے تو باس مجھ سے بے تحاشہ خوش ہو جائیں گے جب مال اور اسلحہ وقت پہ ان تک پہنچے "گا۔"

وہ دل ہی دل میں خوش ہوتے ہوئے بولے۔آپریشن تھیٹر کے دروازے کے عین باہر پہنچتے ہی اس نے جوں ہی اپنے شکار کو دیکھنے کی بابت جوں ہی دروازہ کھولا آگے سے خالی کمرہ دیکھتے ان کے ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوئی تھی۔اس نے جھٹکے سے رخ موڑتے اس لڑکے کی جانب دیکھا جو خود اس اچانک صورتحال پہ بوکھلا گیا تھا۔وہ تو خود اپنے ہاتھوں سے انہیں یہاں تک لایا تھا تو پھر وہ پانچ منٹ میں ہی کہاں غائب ہو سکتی ہیں۔ڈاکٹر کے خطرناک تیور دیکھتے اس کے اوسان خطا ہوئے تھے۔

"کہاں ہے وہ عورت۔"

وہ خون آشام نگاہوں سے اسے گھورتے گرجا تھا۔اس لڑکے کی ہمت جواب دینے لگی۔

سر جی ابھی میں انہیں آپ کے کہے کے مطابق یہاں چھوڑ کر گیا ہوں نا جانے اچانک کہاں غائب ہو گئی۔

وہ ہکلاتے لہجے میں گویا ہوا۔انداز سہما سہما تھا۔ڈاکٹر آصف نے اپنے سر کے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچا تھا۔اس بار چاہ کر بھی نا جانے کیوں مال پورا نہیں ہو پا رہا تھا اور یہی چیز اس کیلیے پریشانی کا باعث تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اب میں کیا کروں ناکارہ جاہل انسان۔"

وہ اس کے منہ پہ تھپڑ جڑتے دھاڑا تو وہ دائیں جانب دیوار سے لگے تھر تھر کانپنے لگا۔اس کی بات کا کوئی جواب بھی نہیں تھا تبھی چپی اختیار کیے رکھنا ہی بہتر سمجھا۔وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو سختی سے آپس میں پیوست کرتے ادھر ادھر چکر کاٹتے کسی گہری سوچ میں محو تھے۔انہیں یہاں آتے کسی نے بھی نہیں دیکھا تھا اور احمد کچھ دیر پہلے ہی فارمیسی کی سمت گیا تھا معاً ذہن میں جھما کہ ہوتے ہی اس نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا تھا جو خود بھی فق چہرے سمیت حیران پریشان کھڑا تھا۔

"احمد۔"

اس ڈاکٹر نے کچھ سوچتے اس لڑکے کے سامنے احمد کا نام لیا۔

"ان کو تو میں ابھی فارمیسی میں دیکھ کر یہاں آیا ہوں۔وہ تو اپنے کام میں مصروف تھے۔"

اس نے اچھنبے سے تفصیل سے آگاہ کیا لیکن ڈاکٹر نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا تھا جیسے اسے اس لڑکے کی بات پہ قطعی یقین نا ہو۔وہ خود ہی بھاگنے والے انداز میں فارمیسی کی جانب چل دیا۔

"احمد کہاں ہے۔"

فارمیسی پہنچتے ہی ڈاکٹر نے اپنا لہجہ حتی الامکان سرسری سا بناتے پوچھا تو وہاں موجود فارمیسی کے مینیجر نے چونک کر ایک کارنر کی جانب اشارہ کیا تھا جہاں وہ سنجیدگی سے کسی کسٹمر کو ڈیل کرنے میں مصروف تھا۔ان کے ماتھے

پہ بے ساختہ پسینے کے ننھے منھے پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔اگر وہ بھی نہیں تو پھر کون ہسپتال میں اس کے پیٹھ پیچھے یہ مشکوک حرکات کر رہا ہے۔اگر کسی کو بھی اس بابت علم ہو جاتا تو اس کی جان کے ساتھ ساتھ اس کے پروفیشن کو بھی خطرہ لاحق ہوتا۔وہ مرے مرے قدموں سمیت فارمیسی سے نکلتا چلا گیا۔

"دادی حضور آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔"

ڈرائیور کی حیران کن آواز پہ وہ جو گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھی گہری سوچ کے یلغار میں بہتی جا رہی تھی چونک کر خالی خالی نگاہوں سے خان بابا کی جانب دیکھا لیکن دماغ ابھی بھی اندر ہونے والی کاروائی کی جانب متوجہ تھا۔

"بس علاج کروالیا ہم نے اب کیا ہسپتال میں بھرتی ہو جاتے۔"

ان کے طنزیہ لہجے پہ وہ خجل سا ہو تا بالوں میں ہاتھ پھیر گیا معاً بمشکل مسکراتے ہوئے گاڑی کا اگلا دروازہ کھولتے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ گاڑی کی سیٹ سے پشت ٹکاتے آنکھیں موندتی معاً فون کی بیل کی آواز پہ انہوں نے ہاتھ میں موجود موبائل پہ دیکھا جہاں خان کا نام جگمگا رہا تھا۔انہوں نے بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے فون کان سے لگایا تھا۔

"دادی حضور وہ دراصل جن لوگوں نے انیکسی کی خاطر آنا تھا ان لوگوں کو آنا کینسل ہو گیا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خان بابا کی آواز پہ ان کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔ چہرہ ایکدم سپاٹ ہوا تھا وہ جس قدر جلدی اس معاملے میں کرنا چاہتی تھی تا کہ علایہ کسی قسم کا کوئی ہنگامہ نہ مرے ورنہ اس سے کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ کوئی بھی قدم اٹھا لیتی۔

خان بابا آپ کی نگاہ میں کوئی بھی ہو جو اس انیکسی میں رہنے کے اہل ہو تو انتظام کریں پھر چاہے وہ کوئی غریب" "مسکین ہی کیوں نا ہو لیکن ہمیں کسی بھی صورت میں آج رات تک چاہیے۔

ان کے حتمی لہجے پہ ایک لمحے کیلیے خان بابا خاموش ہوئے تھے کیونکہ وہ ان کی ضد کی وجہ سے بخوبی واقف تھے۔

"جی جی میں کچھ کرتا ہوں۔"

انہوں نے ہکلاتے لہجے میں بولتے سرعت سے فون رکھا تھا۔ صفورہ بیگم ایک نگاہ اس ہسپتال کی تختی پہ ڈالتی ایک لمحے کو سن ہوئی تھی وہ نہین جانتی تھی کہ انہیں باہر کون اور کیسے لایا لیکن ان کے چہرے پہ رومال رکھتے انہیں بیہوش کیا گیا تھا اور اس کے بعد جب ان کے حواس لوٹے تھے تو وہ گاڑی میں موجود تھی معاً اس واقعے کو ذہن سے جھٹکتے وہ ایک بار پھر خان بابا کی بات یاد کرتے تاسف سے سر جھٹک گئی۔

"بی بی جی۔"

اپنے نزدیک سے آنے والی خالص مردانہ آواز پہ وہ اپنے دائیں جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئی تھی۔ صفورہ بیگم کے چہرے پہ ناگواری کے تاثر ابھرے کیونکہ وہ مسلسل گاڑی بجانے میں محو تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہٹو پیچھے یہاں سے۔"

ڈرائیور نے سختی سے بولتے گاڑی آگے بڑھانی چاہی تھی لیکن وہ اس سے پہلے ہی صفورہ بیگم کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ گیا تھا۔انہوں نے ناقابلِ فہم تاثرات سمیت اس کی جانب دیکھا۔

بی بی جی ابھی میں نے آپ کی بات سن لی جی معذرت اس کیلیے وہ دراصل آپ کسی کرایے دار کی تلاش میں "
"ہیں اور میں کسی چھت کی۔اگر آپ ذرا میری جانب بھی توجہ فرمائیں تو میں بہت شکر گزار ہونگا۔

وہ ہاتھ جوڑتے منت سماجت کرنے لگا اس کے ایک ایک لفظ سے سچائی چھلک رہی تھی۔صفورہ بیگم نے سر تاپا اس کا جائزہ لیا تھا۔

"تم اس گھر کے شایان شان نہیں ہو۔"

انہوں نے مختصر الفاظ میں بولتے اس کی بولتی بند کی تھی۔اس شخص کا چہرہ ایک لمحے میں ویران ہوا تھا جیسے ساری چمک ماند پڑ گئی ہو۔

شایان شان کا کیا ہے جی پیسے تو دینے پڑنے ہیں نا میں آپ کو کرایہ ادا کروں گا جی معاوضہ دوں گا بس آپ مجھے "
"رہنے کو گھر دیدیں میں بے حد پریشان ہوں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بے بسی سے بولا تو نا چاہتے ہوئے بھی صفورہ بیگم کی گردن اثبات میں ہلی تھی۔ جب ان کا کام بن رہا تھا تو وہ کیونکر انکار کرتی اور اس نے کونسا ان کے گھر میں گھومنا تھا انیکسی کا حصہ ہی الگ تھا۔ وہ ان کا سر ہاں میں ہلتا دیکھ وہ عجلت میاں گاڑی کا اگلا دروازہ کھولتے وہی براجمان ہو گیا۔

"اے ے تم کہاں جانے کے چکروں میں ہو۔"

صفورہ بیگم کی سرد آواز پہ وہ حلق تر کرتے ان کی جانب متوجہ ہوا۔

"وہ بی بی جی ابھی آپ کے ساتھ ہی جاؤں گا نہ تاکہ دیکھ سکوں مجھے کہاں رہنا ہے۔"

وہ میسنے پن سے بولا تو انہوں نے نحوست سے سر جھٹکا تھا۔ اگر جلد از جلد کسی کرائے دار کی ضرورت نا ہوتی تو وہ کبھی بھی اس جیسے شخص کو وہاں رکھنے پہ امادہ نہ ہوتی۔

صفورہ بیگم کے حکم پہ گاڑی جہاز کی سی تیزی سے ہسپتال کی حدود کو پار کرتی چلی گئی تھی۔ دو گہری آنکھوں نے دور تک اس سیاہ گاڑی کا پیچھا کیا تھا۔

(مظفر آباد)

آسمان پہ کالی گھٹاؤں نے بسیرا کیا ہوا تھا۔ ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی سی موجود تھی جو کسی بھی وجود میں کپکپی سی بھر دیتی۔ صبح سے وقتاً فوقتاً بارش کی بوندیں گرنے کا عمل جاری و ساری تھا۔ درخت آپس میں زور سے ٹکراتے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ایک ہولناک منظر پیش کررہے تھے۔جہاں کل تک دھوپ نے بسیرا کیا ہوا تھا وہاں آج بے تحاشہ حسین موسم اپنی بہار دکھا رہا تھا۔

بارش کی پیشِ گوئی کی بدولت نادیہ بیگم نے جزا سے بے حد اصرار کیا تھا کہ وہ جاب کے سلسلے میں مت جائے سکول لیکن اس نے تو گویا ٹھان رکھی تھی کہ آج یہ جاب کسی بھی صورت میں حاصل کرنی تھی اور ویسے بھی اقرا جا رہی تھی تو اس نے بھی اسی کے ساتھ جانا مناسب سمجھا تھا۔اقرا کے ذریعے وہاں کی میڈیم سے ملاقات ہوتے ہی اسے بغیر کسی جدوجہد کے جاب باآسانی مل چکی تھی ہاں پے کچھ کم تھی لیکن اقرا نے اسے دلاسا دیا تھا کہ سب نارمل ہو جائے گا۔ابھی بھی وہ اسی جاب کے عوض تیسری جماعت میں بیٹھی چھوٹے بچوں کی بچگانہ باتوں میں ہنسنے میں محو تھی معاًایک بچے کی آواز پہ اس کی سمت متوجہ ہوئی۔

"ٹیچر آپ کو پتا ہے ہمارے سکول میں پولیس بھی آتی ہے۔"

وہ بچہ جو ہمیشہ پولیس کو کتابوں میں ہی پڑھتے آیا تھا شاید روبرو دیکھتے خوش ہوا تھا تبھی اس کا لہجہ اشتیاق لیے ہوئے تھا لیکن جزا کے چہرے سے مسکراہٹ سرے سے ہی غائب ہوئی تھی۔

"کیا مطلب۔"

اس نے ہونق پن سے پوچھا کیونکہ اقرا نے اس بابت کوئی ذکر نہیں کیا تھا اس سے۔وہ حقیقتاً پریشان ہوئی تھی۔

"وہ ٹیچر ہماری کلاس میں ایک لڑکا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں واں کرتے اشتیاق سے بتاتا چوکیدار کی آواز پہ اس کی آواز کو بریک لگی تھی۔

"بچوں بریک ٹائم۔"

سکول چھوٹا سا ہونے کی بدولت چوکیدار ہر کلاس میں جاکر بریک کا اعلان کیا کرتا تھا ابھی بھی اس کی بے وقت آمد پہ وہ ایک لمحے کو گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی کیونکہ اس کی زیرک نگاہیں وہ اپنے وجود پہ محسوس کر سکتی تھی۔ بچے تو بریک کا سنتے ہی ساری بات بھلاتے کلاس سے باہر بھاگ چکے تھے۔ معاً اس نے ہمت متجمع کرتے پلکوں کی جھالر اٹھاتے دروازے پہ ایستادہ چوکیدار کی جانب دیکھا تو وہ بھی اس کے یوں دیکھنے پہ سٹپٹاتے سلام لیتے وہاں سے نکلتا چلا گیا لیکن اس کی آنکھوں کی چمک نے جزا کو مزید پریشان کر دیا تھا۔

وہ خالی کلاس دیکھتے اپنا بیگ اور رجسٹر اٹھاتے اقرا نے ملنے کی خاطر سٹاف روم کی جانب قدم بڑھا گئی اب اس کے علاوہ اسے مزید کوئی صورت دکھائی نہیں دی تھی۔ ایک عجیب سی بے چینی نے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔

"کیپٹن کیا صورتحال ہے۔"

میجر یشب کی بھاری گھمبیر آواز کان میں لگے ائیر پیس میں گونجی تو وہ دونوں بھی سرعت سے الرٹ ہوئے تھے۔

سر بہت برے حالات ہے۔ویسے تو میں نے بہت ذیادہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے معلومات اکھٹی کرنے کی" کوشش کی ہے لیکن وہاں کی سختی نے مجھے اس کام سے روک دیا تھا۔اور جہاں تک علم ہوا ہے کمپیوٹر ڈیپارٹمنٹ کی دو لڑکیاں غائب ہیں اور یہ سارا واقعہ ہاسٹل میں ہی پیش آیا ہے اور اس سب میں جامعہ کے لوگ بھی ملوث ہیں۔لڑکیوں کے ماں باپ نے بارہا بار دھرنا کرنے کی کوشش کی ہے لیکن یہاں کی پولیس ایک کچھ نہیں کرتی "اور دوسری بات انہیں الگ ذلیل کر کے نکال دیا جاتا ہے اور اس سب کی وجہ وہی نشہ آور ادویات ہیں۔

کیپٹن حسن کی سنجیدہ آواز گونجی تو یشب نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتے سختی سے دانت پہ دانت جمائے تھے۔مٹھیاں سختی سے بھینچی ہوئی تھی۔دین نے اس کی بات پہ آنکھیں میچی تھی۔

ناجان لڑکیاں کیوں ایسے دھندوں میں ملوث ہوتے اپنے ہی والدین کا سر شرم سے جھکا دیتی ہیں لیکن خیر" قصوروار صرف ان کا ہی نہیں ہے ماں باپ بھی برابر کے شریک ہوتے ہیں اس سب میں۔لڑکیاں اور لڑکے دونوں ہی ایک حد میں رہتے اچھے لگتے ہیں لیکن آج کل تو وہ تمام حدیں بھی ٹوٹ چکی ہے تو پھر کسی ایک کو کیونکر موردِ الزام ٹھہرایا جائے۔بچوں پہ اندھا اعتبار بھی ماں باپ کو بری طرح منہ کے بل پٹختا ہے کیونکہ آج "کل کے دور میں ہر شخص کے وجود میں کہی نا کہی شیطان بستا ہے۔

اس نے کچھ ہی لفظوں کے استعمال سے بہت گہری بات کی تھی۔دین کا چہرہ ناجانے کو سرخ پڑا تھا لیکن اس نے کچھ کہنا ضروری نہیں سمجھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سخت لہجے میں معاشرے کی ایک تلخ حقیقت بیان کر رہا تھا جسے کوئی بھی انسان سمجھنے سے قاصر تھا۔

"لیکن سر یہ کام جس کے انڈر بھی ہو رہا ہے وہ بہت چالاکی سے سارے کارڈز کھیل رہا ہے اور تو اور اس کے ساتھی بھی بے تحاشہ پھیلے ہوئے ہیں بظاہر اس کے خلاف دکھائی دینے والے لوگ اس کے ساتھ ہی ہوتے ہیں یہ چیز بہت عجیب لگی ہے۔"

میجر دین کی کشمکش سے بھرپور آواز ان کی سماعتوں سے ٹکرائی تو میجر عشب نے ایک طائرانہ نگاہ اس سنسنان جگہ پہ ڈالتے فقط ہنکارہ بھرنے پہ اکتفا کیا۔

"جی اس چیز سے تو میں بھی بخوبی واقف ہوں۔نا جانے کیسے ایمان فروش لوگ ہیں جو اس قدر خوبصورف پیشے سے بے ایمانی کرتے خود کو جہنم کی آگ میں دھکیل رہے ہیں۔"

یشب نے سرد مہری سے بولتے سر جھٹکا تھا۔ان دونوں نے بھی اس کی بات کی تائید کی تھی۔ان سب کی پیشانی کی رگیں غصے کی بدولت پھولی ہوئی تھی۔

"بس یہی تو ہمارے معاشرے کا المیہ ہے کہ انسان پیسوں کی خوشبو سونگھتے اس تک پہنچ ہی جاتا ہے اور اس کے پیچھے چاہے پھر اسے اپنا سب کچھ داؤ پہ ہی کیوں نہ لگانا پڑے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تینوں کان میں لگے بلکل چھوٹے سے ائیر فون کی مدد سے ایک دوسرے سے مخاطب تھے۔وہ ائیر پیس چاہ کر بھی کسی کو دکھائی نہیں دے سکتا تھا کیونکہ وہ اس طریقہ کار سے تخلیق کی گئی تھی کہ اچھے سے اچھے انسان کو دھوکے میں رکھا جاسکتا تھا۔

"اوکے کیپٹن حسن اپنی فردر انفارمیشن۔"

میجر یشب کی بھاری گھمبیر آواز گونجی۔وہ اس وقت ایک کھلے ایریا میں موجود تھا لیکن یہاں اس قدر بڑے بڑے گھر موجود ہونے کے باوجود اکا دکا ہی لوگ تھے وہ بار بار زمین پہ پاؤں مارتے ناجانے کیا دیکھنے کی تگ و دو میں تھا۔

"نو سر ڈیٹس اٹ۔"

اس نے جواب دیا۔

اوکے دین آپ جاری رکھیں اپنا کام لیکن اس کام سے فراغت حاصل کرتے ہی میٹنگ روم میں مجھ سے ملیے گا" میں انفارم کردوں گا لیکن جو بھی کام کرنا ہے وہ آدھی رات کے وقت کرنا ہے تاکہ کسی کو ہم پہ شک نہ ہو اور "ہمارا کام بھی مکمل ہو جائے۔ایک بہت ہی اہم بات کرنی ہے آپ لوگوں سے۔

اس نے سپاٹ انداز میں بولتے کال کاٹی تھی اور اپنا حلیہ درست کرتے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے۔چہرے کے تاثرات پہلے سے یکسر مختلف تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ لوگ جوں ہی اس عالیشان گھر کی حدود میں داخل ہوئے اس شخص کی آنکھیں اس گھر کی خوبصورتی دیکھتے کھلی کی کھلی رہ گئی۔

"بی بی جی یہ آپ کا گھر ہے۔"

وہ تو گویا خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔ شرفو نے اسے دیکھتے سر جھٹکا البتہ صفورہ بیگم نے جواب دینا ہی ضروری نہیں سمجھا۔

"ہاں اور پیسے بھی اس گھر کے مطابق ہی ہیں۔"

وہ گاڑی سے باہر نکلتے اپنے مخصوص کروفر انداز میں گویا ہوئی تو اس نے ایسے منہ بنایا جیسے کڑوا بادام چبا لیا ہو۔

"بی بی جی ویسے آپ کی سوئی پیسوں پہ آ کر ہی کیوں اڑ جاتی ہے۔"

وہ مسخرے پن سے دانت نکوستے ہوئے بولا۔ اس کا یہ انداز انہیں تو ذرا بھی نہیں بھایا البتہ وہ ناگواری سے نگائیں ضرور پھیر گئی تھی۔

اور کیا تم پہ اڑے لڑکے۔ میں تمہیں ابھی ہی باور کرا رہی ہوں میرے ساتھ ایسی فضول باتوں سے اجتناب "برتنا مجھے ایسے لوگ قطعی نہیں پسند۔ جس کام کے لیے آئے ہو وہی کرو تو بہتر ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پتھریلے لہجے میں مخاطب ہوئی تو مقابل شخص اپنی اس قدر بے عزتی پہ کھول کر رہ گیا معاًان کی زیرک نگاہیں اپنے چہرے پہ محسوس کرتے وہ لب بھینچ گیا۔

"نام کیا ہے تمہارا۔"

انہوں نے سخت لہجے میں استسفار کیا۔

"وہ جی رضا۔"

وہ رومال سے ماتھے پہ گرتا پسینہ پونچھتے گھگھیائے لہجے میں بولا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے خان بابا کو اونچی آواز دی تھی۔ کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد وہ تقریباً بھاگتے بھاگتے وہاں آئے لیکن ان کے ساتھ کھڑے اس عجیب وغریب آدمی کو دیکھتے وہ بھی حیرت میں غوطہ زن ہوئے تھے۔ انہوں نے اچھنبے سے ان کی جانب دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہے ہو کہ کون ہے کیونکہ صفورہ بیگم ایسے لوگوں کو بلانا تو دور دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی تھی اور آج وہ ان کے ہی کچھ قدم کے فاصلے پہ کھڑا تھا بات تو تعجب والی ہی تھی۔

"خان بابا اسے انیکسی کا راستہ دکھائیں اور ایک ایک چیز اچھے سے باور کروا دیجیے گا۔"

انہوں نے تحکم بھرے لہجے میں کہا تو خان بابا نے صدمے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا جو اپنے مفاد کی خاطر کسی کو بھی اٹھا کر انیکسی کیلیے لے آئی تھی شاید وہ علایہ کو نیچا دکھانے کیلیے یہ سب کر رہی تھی نا جانے کیوں وہ اس کے ضبط کے شیرازہ بکھرنے کے انتظار میں تھی۔ اس وقت تو ان کی ہٹ دھرمی پہ انہیں بھی اشتعال

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

امنڈ آیا تھا لیکن وہ ان کے سامنے کچھ بولنے کی کوتاہی سرزد نہیں کر سکتے تھے تبھی خاموشی سے اثبات میں سر ہلا گئے۔

صفورہ بیگم کے اندر جاتے ہی وہ بھی اس شخص کو لیتے اندر گھر کی جانب بڑھے تھے تاکہ لاؤنج میں ہی بیٹھ کر تمام تفصیلات سے آگاہ کرا سکیں۔

آج تو یہاں پہ جنگ چھڑنی تھی اس بات سے تو وہ بخوبی واقف تھے اور آج اس جنگ کی زمہدار بھی صفورہ بیگم ہی ہونی تھی۔

علایہ جوں ہی یونی میں داخل ہوئی ایک گہما گہمی نے اس کا استقبال کیا تھا لیکن ایک واحد وہ تھی جسے اس گہما گہمی شور شرابے سے کوئی لینا دینا نہیں تھا وہ یہاں اکیلی آئی تھی اور اسے اکیلا رہنا ہی پسند تھا۔ مطلبی رشتوں میں اپنوں کو تلاش کرنا یہ اس کی عادت نہیں تھی ویسے بھی جب اپنے سگے رشتے ہی مفاد پرست ہو تو انسان پرائے سے کیا امید رکھے وہ یہی سب سوچتے خود کو تسلی دیتی رہتی تھی۔

وہ یہی سب سوچتے اپنے ہی دھیان میں آگے کی جانب بڑھ رہی تھی معاً سامنے سے آتے معیز کو دیکھتے اس کے لبوں پہ ایک طنزیہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا وہ اپنی گلابی رنگ کے شرٹ کے بازو چڑھاتی ایک ادا سے اس تک پہنچی اور دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے تھے۔ معیز نے اس واقعے کے دوران اسے نظر انداز کرنا ہی بہتر سمجھا اور

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لب بھینچتے اس سے پہلے اس کے قریب سے گزرتا اس نے عقب سے ہی ایک آواز لگائی تھی جو آس پاس کے گزرتے لوگوں کو بھی متوجہ کر گئی تھی۔

"اے ے معیز۔"

اس کے بلانے کے غنڈوں والے انداز پہ سب نے اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی البتہ وہ اس سب سے بے نیاز سی تھی۔ اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ کوئی اس کے بابت اچھا سوچتا ہے یا برا۔ بس اسے یہ علم تھا کہ انسان کبھی کسی کا نہیں ہو سکتا یہ اپنے مطلب کیلیے صدیوں پرانا یارانہ بھی بھاڑ میں جھونک سکتا ہے۔ اس کی آواز پہ معیز کے اپنی کلاس میں بڑھتے قدم بے ساختہ رکے تھے لیکن اس نے پیچھے منہ کر کے دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ آج اس کے شخصیت پہ ایک خول چڑھا ہوا تھا جو اس کی آنکھوں میں بھی ستائش سی پیدا کر گیا۔

"اوئے دیکھ نا وہی علایہ ہوں میں جسے تم گھورتے گھورتے نہیں تھکتے تھے کوئی پلاسٹک سرجری نہیں کرائی۔"

وہ اس کا رخ مسلسل دوسری جانب دیکھتی خود ہی اس کے لمبے لمبے ڈگ بھرتے اس کے قریب جاتی معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی تو معیز نے غصے سے سرخ پڑتے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا تھا جو تیلی لگانے کا کام بخوبی اور شوقیہ سرانجام دیتی تھی اور ابھی بھی وہ اس کے کام میں رکاوٹ کا سبب بن رہی تھی۔

"علایہ محترمہ ذرا سا فاصلہ اختیار کریں وہ کیا ہے نا پھر آپ کو ہی میرے اپنے قریب آنا ناگوار گزرتا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بھاری لہجے میں معنی خیزی سے گویا ہوا تو علایہ نے اس کے انداز پہ ایک زبردست ساقہقہ لگایا تھا۔جی تو چاہا اس کی بات پہ اس کا منہ ہی پھوڑ دے۔

"ناگوار تو بہت دور کی بات میں کسی کو اپنے قریب آنے کے لائق کہاں چھوڑتی ہوں۔اب خود کو ہی دیکھ لو ایک ہیوی ڈوز دی صرف اور آج تم خود ہی فاصلہ قائم کیے ہوئے ہو۔"

وہ آنکھیں مٹکاتے ہوئے اپنے بالوں کو مخصوص انداز میں جھٹکتے مزے سے بولی تو معیز نے غصے سے مٹھیاں بھینچی تھی۔

"علایہ۔"

وہ بھی اشتعال کے عالم میں اب کی بار چلایا تھا۔

"آواز نیچے مسٹر معیز بھولوں مت کہ کس سے مخاطب ہو۔اگر نہیں یاد تو بتا دو میرا ایک پنچ ہی تمہیں تمہاری حیثیت باور کرانے کیلیے کافی ہے۔"

وہ قہر آلود نگاہوں سے اسے گھورتی اس سے اونچی آواز میں چلائی تھی۔ تنفس تیز تیز چل رہا تھا اور معیز وہ تو گویا شرربار نگاہوں سے اسے گھورتے اپنی نگاہیں ہٹانا ہی بھول گیا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اپنے عقب سے آنے والی سخت آواز پہ علایہ نے ٹھٹھک کر اپنی پشت پہ دیکھا تھا جہاں وہی انگلش کے سر سیاہ رنگ کا پینٹ کوٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے آنکھوں میں نظر کا چشمہ لگا ہوا تھا وہ خوش نظر تھے لیکن علایہ کو وہ بھی ذہر سے کم نہیں لگے تھے۔

"انگلش سر یہ مجھے چھیڑ رہا تھا میں نے تو اپنے بچاؤ کی خاطر اسے اتو وو سی سنائی ہے بس۔"

وہ بھولپن سے بولی تو معیز نے کنگ ہوتے اس کی جانب دیکھا جو اپنا سارا الزام اس پہ ڈالتے اسے سب کی نگاہوں میں برا بنانے پہ تلی تھی۔ ارد گرد موجود طلبہ بھی شرمندگی سے ایک دوسرے میں ہی سر دھننے لگے۔ کچھ تو خاموشی سے وہاں سے کھسک گئے تھے کہ کہی وہ ہی نا پھنس جائے اس علایہ کی سازش میں۔

سر کاظم نے بغور اس کے چہرے پہ پھیلتی سرخی کو دیکھا تھا جو ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں آتی ہے ان کی زیرک نگاہوں سے کچھ بھی مخفی نہیں رہ سکا۔ اس سر پھری لڑکی پہ انہیں شدید قسم کا تاؤ آیا تھا۔

"سر لیکن میں نے دیکھا تھا پہلے انہوں نے ہی اس لڑکے کو چھیڑا تھا۔"

وہی لڑکا جو اس دن علایہ سے ٹکرایا تھا سرعت سے کھڑا ہوتے معیز کے دفاع میں بولا تو علایہ نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا اور معیز نے تشکرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

اتنے بچوں میں صرف اسی کی ہمت ہوئی تھی جو ڈٹ کر کھڑے ہونے کی ورنہ باقی تو سب علایہ کی بدولت موقع سے ہی فرار حاصل کر لیتے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مس علایہ جھوٹ بولنے کے بھی دو اصول ہیں پہلا ذرا اردگرد نگاہ دوڑا کر بولا جائے کہ کہی کوئی آپ ہی کی "جانب متوجہ تو نہیں اور دوسرا کہ اگر اس چیز کو نوٹس میں نہیں لے سکتے تو بولا ہی نا جائے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ جب آپ یہ سب انجام دے رہی تھی تو میری نگاہیں آپ پہ ہی تھیں۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے سرد پر تپش لہجے میں بولے تو علایہ نے پر سوچ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا جیسے کچھ جانچنے کی کوششوں میں ہو۔

ویسے حیرت کی بات ہے کرنی تو نہیں چاہیے لیکن پھر بھی عرض کروں گی ملاحظہ فرمائیے گا۔ آپ لوگوں کی "نگاہیں میرا ہی اطراف کرتی ہیں کیا اور بھی بیوٹی ہے اس یونی میں اب میں اتنی بھی پیاری نہیں۔"

وہ مصنوعی سا شرماتے ہوئے بولی تو ان دونوں نے بیک وقت صدمے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا تھا جو بلیو جینز پہ گلابی شرٹ پہنے ڈوپٹہ مفرل کی صورت میں گلے میں لٹکایا ہوا تھا بوب کٹ بال معمول کے مطابق بکھرے ہوئے تھے اور ہاتھوں میں رنگ برنگے بینڈز جو اس کے گنڈی ہونے کے واضح ثبوت تھے۔ اس وقت تو وہ انہیں بلکل بھی لڑکی نہیں لگی جس میں نزاکت کا نام و نشان بھی ہو۔

"مس علایہ کین یو پلیز شٹ یور ماؤتھ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی بات سر کاظم کو ناگوار گزری تو سرد لہجے میں ٹوک اٹھے تھے۔علایہ کی چلتی زبان کو اگلے ہی لمحے بریک لگی۔وہ ایک کٹیلی نگاہ اس پہ ڈالتے آگے کی جانب بڑھ گئے۔معاً کچھ سوچتے اس کی آنکھیں چمک اٹھی وہ تقریباً بھاگنے والے انداز میں ان کے پیچھے گئی تھی۔

"سر جی۔"

اس کی آواز پہ کاظم نے آنکھوں کو سختی سے میچتے کھولا تھا یہ لڑکی ان کا ضبط آزما رہی تھی۔

"مس علایہ کیا آپ یہ بات نہیں جانتی کہ کسی کو پیچھے سے آواز نہیں لگانی چاہیے۔یہ انتہائی غلط حرکت ہے۔"

ان کے پتھریلے لہجے پہ وہ بغیر کوئی اثر لیے ہنس دی تھی اور ہاتھ جھلایا تھا۔

نہیں سر میں نہیں جانتی تھی اب آپ نے بتادیا ہے نا اب یاد رکھوں گی۔ویسے بھی آپ کی باتیں نا جانے کیوں" "ذہن کے آخری حصے میں جا کر نصب ہو رہی ہے۔

وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی تالی مارنے کیلیے ہاتھ اوپر اٹھایا تھا لیکن اپنی حرکت پہ جواب میں ان کی سنجیدہ نگاہیں خود پہ محسوس کرتے اس کی مسکراہٹ اگلے ہی لمحے سمٹی تھی۔اس نے خود ہی اپنے ہاتھ پہ تالی ماری تھی۔

"اوہ سوری میں بھول گئی تھی کہ یہ بھی اخلاقیات کے خلاف ہوتا ہے۔"

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولی تو کاظم نے کوفت سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اچھا ویسے سر ایک سنسئیر ایڈوائزدوں میں کہہ رہی ہوں کہ اس عفیفہ سے دور رہیے گا بڑی ہی کوئی منحوس لڑکی ہے۔"

وہ ان کے ساتھ ساتھ چلتی سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئی تو انہوں نے ٹھہر کر ایک کڑی نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔

"مس علایہ میں نے آپ سے پوچھا۔"

انہوں نے دانت پہ دانت جماتے سختی سے پوچھا تو اس نے کندھے اچکاتے بے نیازی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"تو اپنے مشورے اپنے پاس ہی رکھیں۔"

وہ دوٹوک انداز میں بولتے وہاں سے آگے کی جانب چل دیا۔علایہ نے خون آشام نگاہوں سے ان کی پشت کو گھورا تھا۔

"لو فر بڈھا ایٹیٹیوڈ تو ایسے دکھا رہا ہے جیسا کہی کا راجکمار ہو۔حرکات تو اس کی مشکوک ہے اور یہ بندہ بھی خود ہی مشکوک ہے۔تم میرے لیے ایک چیلنج کی طرح ہو مسٹر کاظم اور علایہ ملک کو چیلنجز بہت لطف دیتے ہیں اور وہ انہیں پورا کر کے ہی دم لیتی ہے۔"

وہ پرعزم لہجے میں بولی لبوں پہ ایک دلفریب مسکراہٹ رقصاں تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اے کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو چوروں کی طرح چوری چھپے۔"

وہ لڑکی کرخت لہجے میں بولتے سامنے کھڑے عجیب و غریب انسان کو سیاہ آنکھوں میں طیش لیے گھور رہی تھی جو بھورے رنگ کی شلوار قمیض پہنے دائیں کندھے پہ گندا سا انیکسی رومال ڈالے دروازہ توڑنے کی تگ و دو میں تھا۔اس کی آواز پہ رضا جو پوری لگن سے اپنے کام میں محو تھا چونک کر اس لڑکی کی سمت متوجہ ہوا جو بلیو جینز پہ ٹاپ پہنے باب کٹ بالوں سمیت اسے لڑکا لگی تھی۔اس کی شکل دیکھتے اس لڑکی کے چہرے پہ ناگواریت در آئی۔رضا نے سر کھجاتے مشکوک نگاہوں سے سر تا پا اس کی جانب دیکھا۔

"تم کون۔"

اس نے رومال سے پسینہ پونچھتے وہی رومال دوبارہ کندھے پہ ڈالا تھا۔انداز تفتیشی تھا لیکن لہجہ بھرپور گاؤں کے باسی کا تھا۔اس لڑکی کی سیاہ گہری آنکھوں میں حقارت و قہر سمٹ آیا۔

کیوں تم میرے باپ لگتے ہو جو تمہیں بتاؤ زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے سیدھی طرح میری بات کا"

"جواب دو۔

وہ گستاخانہ لہجے میں بولی۔ماتھے پہ سلوٹیں نمایاں تھی۔رضا کی پرسوچ نگاہیں اس کے سرخ و سفید چہرے پہ جمی تھی جو دکھنے میں تو کم عمر لڑکی کا تھا لیکن زبان اس کی کسی تیز دھاڑی کی مانند تھی جو سب کو چھلنی کرنے کا ہنر رکھتی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیوں باجی میں تم کو کیوں بتاؤں۔"

وہ اسے جانتا تک نہیں تھا اور وہ کیسے اس پہ حکم چلا رہی تھی۔ رضا کے لہجے پہ اس لڑکی کا وجود گویا شعلوں کی ضد میں آگیا۔

ایک تو اس کا گندا سا حلیہ سونے پہ سہاگہ اس کا بولنے کا انداز اس لڑکی کی سیاہ آنکھوں میں تنفر کی لہریں دوڑنے لگی۔ اس کے آدھ کھلے منہ سے دکھائی دیتے پیلے دانت اسے بے ساختہ کراہیت سی محسوس ہوئی تھی۔ وہ جو کوئی بھی تھا اسے نہایت ہی گندا لگا۔

تم نے اپنی شکل دیکھی ہے آنکھوں سے تم بھینگے ہو دانت تمہارے باہر کو ہے کھڑے تم میرے گھر میں ہو اور"
"میری آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے میرے آگے ہی اپنی یہ چونچ چلا رہے ہو۔

وہ جارحانہ انداز میں اس کی جانب بڑھتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تو اس لڑکے نے اس کے تیور دیکھتے اپنے قدم بے ساختہ پیچھے لیے تھے جو اب اپنی شرٹ کے آستین فولڈ کر رہی تھی۔ اب وہ بلکل دروازے سے لگا تھا جبکہ وہ لڑکی سرخ لہو ہوتی آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالے اس کے سر پہ کھڑی تھی جو بات کرتے ہوئے بار بار اپنے شولڈر کٹ بالوں کو جھٹکتے پیچھے کی جانب کر رہی تھی۔

دیکھوں تم اب ذیادہ ہی بول رہی ہو باجی یہاں مفت میں نہیں آیا پیسے بھرے ہیں میں نے۔ مفت خوری کبھی"
"نہیں کی بلکہ حق حلال کی کمائی کرتے ہیں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بھی اس کے انداز اور لہجے سے اچھا خاصہ عاجز آچکا تھا تبھی منہ بناتے ہوئے بولا جس کی بدولت اس کے چہرے کے بائیں جانب بنا کٹ اس لڑکی کو بدمزگی سے رخ پھیڑنے پہ مجبور کر گیا۔

اومائی گاڈ مطلب تمہیں رکھا ہے اس جلاد نے اس گھر میں کرائے دار کے طور پہ ہاؤڈ سکسٹنگ۔ اس گھر میں تم میرے مقابل رہو گے تمہاری اوقات کیا ہے بھدے انسان۔ تمہارے جیسے انسان تو میری جوتی کی نوک پہ ہوتے ہیں۔"

وہ نخوت ذدہ لہجے میں بولتی اچھا خاصہ تلملائی تھی مطلب اس گھر میں کرائے دار رکھا بھی تو اس جیسے انسان کو جس کی نہ کوئی صورت ہے نا کچھ۔ اور وہ اس کے مقابل کھڑا تھا۔ رضا نے ٹھٹھک کر سر تا پا اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا جس کے شولڈر کٹ بال تھے جو جب جب وہ بات کرتی تھی ہلتے تھے۔ اس نے آنکھوں کو چھوٹا کیے اپنے منہ سے پان کی تھوک دور پھینکی تھی۔ اس لڑکی کی آنکھوں سے چنگاریاں سی پھوٹنے لگی۔

"یو بلڈی ایڈیٹ۔"

وہ اتنی گندگی دیکھتے اسے دھکا دیتے ہوئے رعونت سے بولی تو رضا نے بروقت دیوار کا سہارہ لیتے خود کو سنبھالا تھا۔

اے پاگل لڑکی تیرے کو شرم نہیں آتی جو ایسے دھکا دے رہی ہے یا کسی نے سکھائی نہیں۔ یہ بلڈ نہیں ہے پان ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اپنی شرٹ کی آستین فولڈ کرتا تمام لحاظ بالائے طاق رکھتا اشتعال آمیز لہجے میں بولا تو اس لڑکی کی آنکھوں سے چنگاریاں سی پھوٹنے لگی۔اس نے آگے بڑھتے ایک زوردار تھپڑ رضا کے منہ پہ جڑا تھا۔رضا اس کی اچانک کاروائی پہ ہونق زدہ رہ گیا۔

"آج تو مجھ سے ایسے مخاطب ہو گئے تم لیکن آئندہ اس قدر واہیات طریقے سے مجھ سے بات کرنے سے پہلے سو بار نہیں ہزار بار نہیں بلکہ کروڑ بار سوچنا میں معاف کرنے والوں میں سے قطعی نہیں ہو اور اپنی اس بدصورت شکل کو لے کر میرے سامنے دوبارہ ہرگز مت آنا ورنہ یہ جو ایک جانب نشان ہے نا دوسری جانب بھی ایسا ہی دیکھنے کو ملے گا۔"

وہ پتھریلی نگاہوں سے اس کے چہرے کو دیکھتی سرد مہری سے بولی تو رضا نے حیرت سے گال پہ ہاتھ رکھے اس لڑکی کے طور اطوار دیکھے تھے آنکھوں میں آنسو جمع ہونا شروع ہو گئے۔وہ اس لڑکی کو دیکھتا رہ گیا جسے وہ جانتا بھی نہیں تھا لیکن ناجانے کونسے بدلے لینے کی خاطر اس سے لڑنے آگئی تھی۔شاید اسے بنا بات کے بات بڑھانے کا شوق تھا۔وہ سر جھٹک گیا اس کی بھی مجبوری تھی اسے صفائی کی نوکری بھی انہی کے بیٹے کے ہسپتال میں ملی تھی۔اب اسے کمانے کیلیے اس بدتمیز اور منہ پھٹ لڑکی کو بھی سہنا تھا تبھی بیزاریت سے اس کی جانب دیکھا۔

"اے لڑکی کیا واویلا مچار کھا ہے آپ نے یہاں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس سے پہلے کہ وہ لڑکی مزید کوئی گوہر افشانی کرتی معاً اپنے عقب سے آنے والی کڑک آواز پہ وہ تنفر بھرے انداز میں ضبط سے آنکھیں میچ گئی معاً وہ اپنے حواس بحال کرتی دل پہ پتھر رکھتے ان کی سمت متوجہ ہوئی۔

"یہ شخص اس گھر میں قطعی نہیں رہے گا دادی۔"

وہ قطعیت بھرے لہجے میں بولی تو وہ پر وقار انداز میں سپاٹ چہرے سمیت لاٹھی کے سہارے چلتے اس کے قریب آئی تھی جو دکھنے میں ہی خرانٹ سی لگ رہی تھی۔اس کے تحکمانہ لہجے پہ ان کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔

نہ تو آج سے پہلے آپکی اس گھر میں سنی گئی ہے اور نہ آگے سننے کا کوئی خاص ارادہ ہے۔اس گھر کا ہر فیصلہ میں" "لیتی ہوں تو براہ کرم اپنے کام سے کام رکھیں اور جائیں یہاں سے۔

وہ آنکھوں میں ناگواری لیے رعبدار لہجے میں بولی تو اس نے بے ساختہ ان کے جھریوں والے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھا تھا جن کو اپنی صرف انا غرور میں رہنا عزیز تھا باقی دنیا ان کیلیے محض ایک کھیل کی مانند تھی۔وہ تمسخر سے ہنستے ان کی بات کو معمول کی مطابق سرے سے نظر انداز کرتی کندھے اچکا گئی اور جیب سے چیونگم نکالتے منہ پہ ڈال کر بے نیازی سے چبانے لگی۔اس کا یہی لڑکوں والا انداز تو انہیں ذہر سے بھی بدترین لگتا تھا۔

وہ ایک نخوت بھری نگاہ اس پہ ڈالتے رضا کو انیکسی میں جانے کا اشارہ کرتی خود بھی ڈوپٹہ درست کرتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔اس کے جاتے ہی اس نے اپنا رخ دوبارہ اس سیاہ فام کی جانب کیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ویسے تم اس قدر کالے اور بھدے کیوں ہو۔"

اس سے پہلے وہ اندر کی جانب جاتا اس نے اندھیرے میں تیر چلایا تھا جو سیدھا نشانے پہ لگا تھا۔ اس کی بات پہ رضا کا رنگ سرعت سے پھیکا پڑا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ ایک بار پھر نارمل ہوتے بے تاثر نگاہوں سمیت اسے مخاطب کر بیٹھا۔

"لگتا ہے باجی تم لوگوں کو اس کی صورت دیکھتے پرکھتی ہو۔"

وہ شاید بار بار اپنی صورت کی بابت برائیاں سنتے برا مان گیا تھا تبھی اپنے دانتوں میں انگلی مارتے ہوئے بولا تو اس لڑکی نے غیض کے عالم میں اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔ رضا کیوں ایسی حرکتیں کر کے اس کے ضبط کا امتحان لے رہا تھا۔ اسے ابکائی آنے والی ہو گئی۔ اس کے کپڑوں سے اٹھتے ہوئے بدبو کے بھبھوکے اپنے اطراف میں پھیلتے محسوس ہوئے۔

ہاں پرکھتی ہوں میں لوگوں کو ان کی صورت دیکھتے مجھے کسی کی بھی سیرت اپنی جانب نہیں کھینچ سکتی میرے لیے صرف صورت ہی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ مجھے شروع سے یہی سکھایا گیا ہے۔ اور مزید ایک بات میں اگلے انسان کی صورت دیکھتے ہی اندازہ لگا لیتی ہوں کہ اگلے انسان کے دل و دماغ میں کیا چل رہا ہے کہتے ہیں نا عقاب کی نظر ہے میری اور میری بات اپنے اس بھوسے بھرے ہوئے ذہن میں ابھی سے بٹھا لو کہ تمہیں تو میں اس

انیکسی سے نکلوا کر ہی رہوں گی۔ یو جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔ تمہاری حیثیت میں تمہیں باور کروا کر ہی رہو گی یو

"چیپ۔

وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں بولتی اس کے ٹوٹے پھوٹے شوز پہ پاؤں مارتی پیر پٹختے ہوئے گھر کے داخلی دروازے کی جانب قدم بڑھا گئی۔ رضا نے سر جھٹکتے اپنے کندھے سے رومال اتارا اور دروازے کی کنڈی جھاڑنے لگا یہاں مٹی اٹی ہوئی تھی۔

مجھے لگتا ہے باجی ابنارمل ہے تبھی تو سب کے اوپر پل پڑتی ہے خیر چھڈو مجھے تو رہنے کی اتنی حسین و عالیشان "

"جگہ اور نوکری تو ملی اب میں پیسے کما کر اپنے گھر والوں کا پیٹ پال سکتا ہوں۔

وہ آسمان کی جانب دیکھتے اپنے سیاہ ہاتھ چہرے پہ پھیرتے ہوئے بولا کیونکہ وہ اپنے گھر والوں کو واحد سہارہ تھا تبھی اس نوکری پہ بھی پر سکون تھا۔

(مظفر آباد)

"جزا یہ لیتی جا میری جان۔"

نادیہ بیگم کی آواز پہ سکول جاتی جاتی جزا مسکرا کر ان کی جانب پلٹی تھی معاً ان کے ہاتھ میں ٹفن کا بوکس دیکھتی جی جان سے مسکراتے ان کے گلے کا ہار بنی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"شکریہ امی۔"

وہ ان کے گال پہ بوسہ دیتے ہوئے بولی اور گھر کی دہلیز عبور کر گئی تھی۔سامنے گھر سے اقرا کو لیتی اب وہ دونوں پیدل ہی چل کر قریبی سکول کی جانب جا رہی تھی۔پورا راستہ باتوں کے دوران کیسے کٹا خبر ہی نہ ہوئی۔سکول پہنچتے ہی گارڈ کو سلام کرتے اقرا تو آفس کی جانب چل دی جب کہ جزا کا رخ سٹاف روم کی جانب تھا۔

سٹاف روم میں پہنچتے ہی اس نے اپنا ڈوپٹہ وغیرہ سیٹ اپنے ایک طائرانہ نگاہ خود پہ ڈالی اور تسلی ہوتے ہی باقی ٹیچرز سے ملتی اس سے پہلے کہ باہر کی جانب جاتی میڈیم کی آواز پہ اس کے اپنی کلاس میں بڑھتے قدم ٹھٹھکے تھے۔

"مس جزا یہ رجسٹر آپ شازیہ کے کمرے میں پہنچا دیں گی کیا۔"

انہوں نے عاجزانہ لہجے میں درخواست کی تو اس نے بنا کسی تردد کے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"شیور میم۔"

وہ ان کے ہاتھ سے رجسٹر لیتی سکول کے ایک کونے میں بنی زینوں کی جانب چل دی۔وہ اپنے ہی دھیان میں مصروف اوپر کی جانب بڑھ رہی تھی معاً سیڑھیوں کے وسط میں ہی کچھ عجیب وغریب شور نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی تھی وہ جو کوئی بھی تھا اس کی آواز ہولے ہولے دھیمی ہوتی جا رہی تھی۔اسے تجسس سا ہونے لگا۔دیوار پہ نا جانے کیوں پردہ سا لگا ہوا تھا اسے آج پہلی بار یہاں آنے کا اتفاق ہوا تھا۔اس نے تجسس

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کے مارے مجبور ہو کر اس پردے کی جانب ہاتھ بڑھایا ہی تھا معاً کسی بچے کی سسکیوں کی آواز پہ اس کا رنگ سرعت سے فق ہوا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے قدم مزید آگے بڑھاتے وہ پردہ ہٹاتی عقب سے کسی نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔وہ ایک چیخ مارتے ریلنگ سے پشت ٹکائے آنکھیں میچ گئی تھی۔

"ایکسکیوز می مس۔"

اپنے انتہائی قریب سے آنے والی مردانہ آواز اور مسحور کن خوشبو نے ایک لمحے کیلیے جزا کو اپنے حواسوں میں جکڑا تھا۔اس نے اپنے آنکھوں پہ رکھے ہاتھوں کو ہٹاتے ذرا سی آنکھیں واں کی تھی معاً اپنے سامنے کھڑی ایک نئ شخصیت کو دیکھتے اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیلی تھی۔آنکھوں میں ایک انجان کو دیکھتے خوف بھی ابھرا تھا۔

"آپ کون۔"

اس نے سہمے سہمے انداز میں استسفار کیا تو مقابل نے اپنی آنکھوں میں ستائش لیے اس کا گلابی چہرہ دیکھا تھا جو گلابی اور پیلے رنگ کے امتزاج کے سوٹ میں اسے پھول کی مانند تروتازہ لگی تھی۔اس نے مسکاتی نگاہوں سے سرتاپا اس کا جائزہ لیا تھا۔اس کی نگاہوں سے وہ خائف ہوتی انگلیاں چٹخانے لگی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مس آپ پلیز پریشان مت ہو۔میں یہاں کا پروفیسر ہوں شاید آپ نئی آئی ہیں تبھی پہچان نہیں پائی مجھے۔"

اس نے اسے تسلی دینے والے انداز میں کہا تو وہ شرمندہ سی ہوتی اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔وہ شخص بھی ایک متبسم نگاہ اس کے اڑے اڑے حواسوں پہ ڈالتے زینے چڑھتا اپنی کلاس کی جانب بڑھ گیا تھا پیچھے وہ ایک بار پھر اس پردے کو دیکھتی اپنے حواس بحال کر رہی تھی۔ایک تجسس بھی تھا اور خوف بھی کہ ناجانے بچوں کی عجیب و غریب آوازیں یہاں سے کیوں آرہی تھی۔معاً اس دن والی بچے کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو اس کے ذہن میں جھما کہ سا ہوا تھا۔ایک غیر معمولی پن کا احساس شدت سے اس کے رگ و پے میں سرائیت کر گیا تھا۔

"اگر یہاں کچھ غلط۔نہیں نہیں میں بھی کیا سوچ رہی ہوں۔"

وہ خود کو ہی ملامت کرتے ہوئے دل ہی دل میں بولی۔ابھی وہ ایک ہاتھ سے گرل تھامے جبکہ دوسرا ہاتھ کی انگلی اپنے دانتوں تلے دبائے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھی معاً اپنے شانے پہ کسی کا لمس محسوس کرتے وہ چونک کر رخ پھیرنے پہ مجبور ہوئی تھی مگر سامنے کھڑی اقرا کو دیکھتے اس نے ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔

"تم یہاں کیا کھڑی سوچ رہی ہو۔کیا ملک کا نظام ہلانے کا ارادہ ہے جو ارد گرد کا کوئی ہوش ہی نہیں ہے۔"

اقرا نے ہنستے ہوئے سوال کیا تو وہ بھی اس کے انداز پہ چہرہ جھکائے بمشکل مدھم سا مسکرادی تھی۔وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ کوئی بھی اس کے چہرے کو دیکھتے اس کے دل پہ چلتی حالات کا ملاحظہ کرے تبھی ناچاہتے ہوئے بھی مسکرادی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نہیں بس میں اپنی کلاس میں ہی جا رہی تھی۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی اپنے قدم کلاس کی جانب بڑھائے تھے مگر کچھ یاد آنے پہ وہ کچھ سوچتے رکی اور پلٹی تھی۔

"اقرا ذرا سنو۔"

اس نے زینے چڑھتی اقرا کو مخاطب کیا تو اس نے ٹھہرتے سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائی تھی جو کچھ بے چین دکھائی دے رہی تھی۔ اقرا کو حیرت ہوئی تھی اس کے تاثرات دیکھتے۔

"وہ تم سے کچھ پوچھنا تھا۔"

اس نے بات کی تمہید باندھتے ہی اپنے خشک پڑھتے لبوں پہ زبان پھیری تھی۔ اقرا نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا جو اب پریشانی سے اپنی انگلیاں مسل رہی تھی۔

وہ دراصل یہاں سے بچوں کے سسکنے کی آوازیں آرہی تھی یہاں کا کیا سین ہے وہ میں بس ایسے ہی پوچھ رہی" ہوں یہاں سے میں گزر رہی تھی تو بس وہ آوازیں آئی تبھی وہی آوازیں ذہن میں گردش کر رہی تھی اسی لیے "تم سے پوچھ لیا۔

اس نے کہتے ساتھ ہی رسانیت سے اپنا جواز پیش کیا تو اقرا اس کی بات پہ مدھم سا ہنس دی تھی کہ وہ اس بات سے بے چین تھی۔

"ارے پاگل یہاں وہ چوکیدار اپنی فیملی کے ساتھ رہائش پذیر ہے تبھی اس کے بچے ہونگے تم بھی کچھ بھی سوچتی ہو۔ منفی سوچوں کو ایک جانب رکھتے مثبت بھی سوچا کرو صحت کیلیے اچھا ہوتا ہے۔"

وہ ہنس کر بولتی سر جھٹکتے زینے چڑھ گئی تھی جبکہ اس کی بات پہ جزاء مسکرا بھی نہ سکی تھی۔ ناجانے کیوں بار بار دھیان انہی آوازوں کی جانب جارہا تھا یہاں تک کے سکول سے واپسی پہ بھی وہ کھوئی کھوئی کیفیت میں تھی۔ اقراء نے بارہا بار اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس کی باتوں پہ بھی بے دھیانی میں ہی ہوں ہاں کرتی رہی تھی۔ دل میں ایک عجیب سے قسم کا خوف کنڈلی مارے بیٹھ گیا تھا جس سے نکلنا شاید آسان کام نہیں تھا خاص طور پہ جزاء کیلیے۔

سیاہ بادل آسمان پہ اپنا ڈیرا جما چکے تھے۔ بادلوں نے تاروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ایک سکون سا فراہم کررہی تھی۔ ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی موجود تھی۔ ایسے میں وہ معمول کے مطابق کچن میں کھڑا گنگناتے ہوئے چائے بنانے میں مصروف تھا۔ کچن میں کھلی کھڑکی ایک ٹھنڈی ہوا کا جھونکا دیتی اور ساتھ ہی ماحول خوشگوار ہو جاتا تھا۔

"بھائی لوگ چائے تیار ہے لاؤنج میں تشریف لے آئیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ چائے کپوں میں انڈیلتا ہوا اونچی آواز لگاتے ہوئے بولا۔ کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد وہ جوں ہی ہاتھوں میں ٹرے تھامے لاؤنج میں پہنچا وہ دونوں ہاتھوں میں چِپ لیے کسی بحث و مباحثے میں مصروف تھے۔ اس نے جیسے ہی ٹرے وسط میں رکھے ء شیشے کی میز پہ رکھی وہ دونوں مسکراتے ہوئے تمام باتوں کو ذہن سے جھٹکتے چائے کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"بہت شکریہ حسن بیٹا اس کی بہت ضرورت تھی۔"

عشب نے مسکرا کر بولتے چائے کا کپ لبوں سے لگایا تھا جب کے اس کے بیٹا کہنے پہ وہ ہمیشہ کی طرح چڑا تھا۔ دین نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کی خاطر کپ لبوں سے لگا لیا تھا۔

"یار عشب بھائی پھر سے بیٹا میں کوئی بیٹا ویٹا نہیں ہوں آپکا۔ صرف چھ سال ہی تو چھوٹا ہوں۔"

وہ منہ بناتے ہوئے بولا تو وہ دونوں اتنے تھکن زدہ ماحول میں بھی ناچاہتے ہوئے ہنس دیے تھے۔ وہ ان سب کو ہی اس قدر عزیز تھا ان سب کے ہنسنے کی وجہ۔ جب سے ان دونوں کو معلوم ہوا تھا کہ وہ بلکل اکیلا ہے اس بھری دنیا میں اس کا کوئی نہیں ہے اس وقت سے سب میس والے اس سے بلکل بچوں کی مانند ٹریٹ کرتے تھے اور اسی بدولت وہ سب اسے کبھی کبھار بیٹا کہہ کر بھی مخاطب کر لیتے تھے لیکن اسے اس لفظ سے شدید چڑ تھی۔ ابھی بھی وہ اس کے طرزِ مخاطب پہ وہ چڑ گیا تھا۔

"بھائی پلیز مجھے ایسے بیٹا بیٹا کہہ کر مخاطب مت کیا کریں۔ آپ جانتے ہیں مجھے کس قدر برا لگتا ہے یہ لفظ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان دونوں کے مسکراتے چہروں کو دیکھتے دانت کچکچاتے ہوئے بولا تو وہ دونوں بے ساختہ کھل کر ہنس دیے تھے۔

"اینی ویز چائے ہمیشہ کی طرح زبردست تھی اب سکون سے آگے کی مرحلے بھی طے ہو جائے گے بیٹا۔"

اب کی بار دین بھی شرارتی لہجہ اپناتے آخر میں بیٹا پہ زور دے کر بولا تو حسن منہ بسورے دوسری جانب رخ کر گیا تھا۔ وہ تینوں میٹنگ کیلیے یہاں اکھٹے ہوئے تھے تاکہ جو اقدام آگے اٹھانے ہیں ان کے بارے میں گفت و شنشید ہو جائے۔

"آپ دیکھیے گا آپ کے بچوں سے تو میں گن گن کر بدلے لوں گا بس آپ کی شادی کرانے کی دیر ہے۔"

وہ منہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے بے بسی سے بولا تو عشب اس کی بات پہ تاسف سے نفی میں سر ہلا گیا جسے ان سے زیادہ اس کی شادی کی فکر تھی۔

"چلو عشب میٹنگ روم میں سر سے بھی بات ہو جائے گی تفصیل سے ساتھ ہی۔"

دین کا چہرہ جو ایک لمحے کیلیے تاریک ہوا تھا اس کی بات پہ۔ اس کی سرد آنکھوں میں کرب کی ایک لہر دوڑی تھی۔ وہ جلد ہی خود کو سنبھالتے وہ فلحال حسن سے مکمل طور پہ نظر اندازی برتتے عشب کو سنجیدگی سے مخاطب کیا تو اس نے بھی حیرت سے اس کا انداز دیکھا تھا جو بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ اس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھی جبکہ حسن جسے یہ بات پہلے سے ہی ازبر تھی کہ وہ شادی کے نام سے ہی خار کھاتا ہے اپنا پلین کامیاب ہوتا دیکھ دل ہی دل میں بھنگڑے ڈالنے لگا۔

"ویسے بھائی بتائیں ناکب کریں گے شادی جب آپ کی بیوی اور میری بھابھی آئے گی اور پھر چھوٹے چھوٹے گولو مولو سے بے بیز۔"

اس نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے قیاس آرائی کی تو عشب نے اس کی حرکت پہ بے ساختہ اسے آنکھیں دکھائی تھی جبکہ دین کا ضبط جو کافی دنوں پہ خود پہ کیے بیٹھا تھا وہ ٹوٹ گیا تھا۔

"حسن کین یو پلیز شٹ اپ۔ ہر وقت مذاق اچھا نہیں ہوتا۔ یہاں انسان پریشانی سے گھلے جارہا ہو اور آپ کو ایک ہی بات سوجھ رہی ہے اور وہ بھی میری شادی کی کبھی سنجیدہ بھی ہو جایا کریں اور اگر نہیں ہو سکتے تو اپنی زبان کو لگام دے لیا کریں۔"

وہ مٹھیاں بھینچتے سختی سے اسے باور کرانے والے انداز میں دھاڑا۔ اس کے لہجے پہ حسن کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے تھے۔ اس نے فق ہوتے چہرے سمیت مشکل مسکراتے عشب کی جانب دیکھا جو آنکھوں میں سر دپن لیے دین کو ہی گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہا تھا۔

"سوری بھائی اب نہیں بولوں گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ آنکھوں میں خالی پن لیے بولتا وہاں سے نکلتے اپنے کمرے کی سمت چل دیا جبکہ عشب کی نگاہیں ہنوز دین کے فق ہوتے چہرے کی جانب ہی تھی جواب بے چینی سے حسن کو کمرے کی جانب جاتا دیکھ رہا تھا۔

"کیا مجھے یہ پوچھنے کا حق ہے میجر فاردین کہ یہ کیا حرکت تھی۔"

عشب کے سنگین لہجے پہ اس کا دل دھک سے رہ گیا اس نے جھٹکے سے رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا تھا جس نے آج تک کبھی اسے پورا نام لیتے مخاطب نہیں کیا تھا ایسا طرزِ مخاطب اس کا اس وقت ہی ہوتا تھا جب وہ کسی سے سخت خفا ہوتا تھا۔

"پلیز عشب اس اس متعلق تم مجھ سے بات مت کرنا۔ہم یہاں مشن کے خاطر آئے ہیں ناکہ شادیاں کرنے۔"

وہ جھنجھلاتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑ گیا تھا۔

"لنگو تیج پلیز میجر فاردین۔ایٹ ڈیٹ ٹائم آیم یور لیڈر۔سو ہاؤ ڈیئر یو ٹو ٹاک می لائک ڈیٹ۔"

اس کے بھینچے بھینچے انداز پہ دین نے سن ہوتے اس کی جانب دیکھا تھا جس کا چہرہ حد درجہ سرخ پڑ رہا تھا۔

عشب تم یہ کس طرح بات کر رہے ہو۔ابھی فلحال ہم مشن کو ڈسکس نہیں کر رہے تھے بلکہ ایک فیملی کی طرح" وقت گزار رہے تھے۔"

اس نے جیسے جتایا تھا۔عشب نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا جیسے اس کی بات بلکل پسند نہ آئی ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پہلے ایک بار سوچ لو کہ چاہتے کیا ہو۔ ایک جانب تم کہ رہے ہو کہ ہم مشن کیلیے آئے ہیں اور دوسری جانب کہ رہے کہ ابھی ہم فیملی کی طرح تھے۔ مجھے بھی اطلاع دے دیں تاکہ میں سوچوں کہ مجھے آپ کے ساتھ ایز آ لیڈر رہنا ہے یا ایز کا فیملی میمبر کیونکہ شاید اس نے بھی فیملی میمبر سمجھ کر ہی آپ سے مذاق کیا تھا جسے آپ اس حد تک سنجیدہ لے گئے کہ اس کا لحاظ بھی نہیں کیا۔"

عشب نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولتے آخر میں جواب طلبی کی تھی۔ اس کے انداز پہ وہ خود پہ ضبط کرتے شرمندگی سے آنکھیں میچ گیا تھا۔ عشب بھی گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اب اس کا رخ میٹنگ روم کی جانب تھا۔

"سوری۔"

حسن جو اپنے کمرے کی ٹیرس پہ خاموشی سے ہاتھ جمائے کھڑا نا جانے آسمان پہ کیا تلاش کر رہا تھا اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ چونک کر اسے ایک نظر دیکھتے بے رخی سے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا جبکہ ائیر پیس کی بدولت ان کی آوازیں میٹنگ روم میں جاتے عشب کے کانوں میں پڑی تو وہ دلکشی سے مسکرا دیا تھا۔

"چلو اب زیادہ بھاؤ مت کھاؤ جانتے ہو نا کہ مجھے یہ باتیں بلکل بھی نہیں پسند تو کیوں بار بار انہی باتوں کا ذکر کرنا۔ میں کبھی نہیں چاہوں گا کہ ان سب چیزوں کی بدولت میں تم پہ اپنا ٹیمپر لوز کروں۔"

وہ متانت سے سمجھانے والے انداز میں بولا تو حسن نے ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہاں جس دن میں نہیں ناہونگا یہاں آپ کے پاس۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا ائیر پیس سے عشب اور سامنے کھڑے دین نے بیک وقت سختی سے اسے ٹوکا تھا وہ چمکتی نگاہوں سمیت قہقہہ لگا گیا جبکہ ان دونوں کا دل بری طرح ڈوبا تھا۔

ارے یار ایسے حواس باختہ تو مت ہو میں صرف مذاق کر رہا ہوں میں بھلا آپ دونوں کو چھوڑ کر کہاں جاؤں گا"

"بھلا حسن کا آپ کے بغیر کوئی وجود نہیں ہے۔

وہ دین کے گلے سے لگتا ہوا محبت سے بولا تو دین نے آنکھیں میچتے اسے سینے میں بھینچ لیا تھا۔وہ ان سب کو ایسے ہی عزیز تھا اسی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں پہ دل ہولا بھی دیتا تھا اور بعد میں سنبھال بھی لیتا تھا۔

"میجر فاردین اینڈ کیپٹن حسن کم ان دی میٹنگ روم کوئیک۔"

معاً ائیر پیس میں میجر عشب کی بھاری گھمبیر آواز گونجی تو وہ دونوں چونک کر ایک دوسرے سے الگ ہوئے اور سنجیدگی سے میٹنگ روم کی جانب چل دیے۔ان کے چہروں پہ گزرے واقعے کا کوئی تاثر تک نہیں تھا۔گھر کی لمبی راہداری عبور کرتے ہی جوں ہی وہ دونوں زینوں کی بیک سائیڈ پہ پہنچے زینوزن کی دیوار پہ ہی یہ خفیہ کمرہ بنوایا گیا تھا انہوں نے ایک خفیہ بٹن دبایا۔بٹن دباتے ہی میٹنگ روم کا دروازہ درمیان سے آدھا ہوتا کھلتا چلا گیا تھا اور لمبی سیڑھیاں ان کی منتظر تھی۔نیچے پہنچتے ہی انہوں نے ایک طائرانہ نگاہ پورے کمرے میں ڈالی تھی جہاں ان کے کام کا اسلحہ اور بھی بہت سا سامان تھا جو ان کے مشنز پہ ہمہ وقت ان کے ساتھ ہوتا تھا۔ان کے آتے ہی وہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

راستہ ان کی صورت پہچانتے بند ہو چکا تھا۔ دائیں جانب میز کے ارد گرد رکھی کرسیوں میں سے ایک پہ میجر عشب سپاٹ چہرے سمیت انہی کے محو انتظار تھے۔ یہ گھر ان تینوں کا تھا تبھی یہ خفیہ کمرہ خاص طور پہ عشب نے میٹنگز کی بدولت بنوایا تھا تاکہ گھر میں ہوتے ہوئے بھی کسی کو علم تک نہ ہو کہ وہ سب چیزیں ڈسکس کہاں کرتے ہیں کیونکہ کمرے کا دروازہ بھی اسی رنگ کا تھا۔

وہ دونوں مضبوط قدموں سمیت چلتے کرسیوں پہ براجمان ہو گئے تھے اب ان کا رخ عشب کی جانب تھا تاکہ بات کا آغاز کیا جاسکے۔

"حسن پلیز ٹرن آن دی پروجیکٹر۔"

اس کی بھاری آواز پہ وہ اثبات میں سر ہلاتا پروجیکٹر آن کر گیا۔ دین نے وائر اس سے کنیکٹ کرتے لیپ ٹاپ سنبھالا تھا۔

فرسٹ ہم کچھ اہم چیزیں ڈسکس کریں گے اس میٹنگ کو لے کر اور سیکنڈ وی ہیو آ میٹنگ ود جنرل عاکف آفٹر "
"ہالف این آور۔

اس نے دونوں کو اطلاع دی تو ان دونوں نے ایک ساتھ اسے سیلیوٹ کیا تھا کیونکہ فلحال وہ انہیں لیڈ کر رہا تھا تو وہ عہدے اور رتبے دونوں میں ان سے بڑا تھا۔

"کیپٹن فہد اب تک کی ساری انفارمیشن بتائیے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا۔

"سر وہ دراصل اب تک جانچ پر تال سے جو کچھ سمجھ میں آیا ہے وہ یہ کہ یونی میں جو لڑکیاں غائب ہوئی ہیں ان کے پیچھے یونی کا ڈین بھی شامل ہیں۔اور جس کے ذریعے یہ کالا دھندا چل رہا ہے اور اسی کام میں اس یونی میں خفیہ طریقے سے کافی لڑکے لڑکیاں بھی ملوث ہیں۔اس ڈین تک پہنچنے کی اس دن کافی جدوجہد کی تھی لیکن اچانک کچھ لڑکوں کی آمد سے مجھے رکنا پڑا تھا لیکن جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس بات کی. گارنٹی ہے کہ اس ڈین کے انڈر ہی ہو رہا ہے۔باقی کل انشاآللہ ایک بار پھر تمام صورتِحال کا باریک بینی سے جائزہ لینا ہے۔"

اس کی بات پہ اس نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"اس نے کافی جگہ ویسے اپنے آدمی پھیلائے ہوئے ہیں اور بھی کافی جگہوں سے اطلاعات ملی ہیں یہ جو بھی ہے اس کی موت بہت بری لکھی ہے۔"

دین شر ربار نگاہیں کسی نادیدہ نقطے پہ جمائے مٹھیاں بھینچتے کڑے لہجے میں بولا تھا۔اسی طرح باتوں میں مصروف تقریباً آدھے گھنٹہ گزرتے ہی سکرین پہ سر عاکف نمودار ہوئے تھے۔اس تینوں نے سنجیدگی سے کھڑے ہوتے انہیں سلیوٹ کیا تو انہوں نے فقط مسکرانے پہ اکتفا کیا تھا۔

"میجر عشب کیا اپڈیٹ ہے اب تک کی۔"

انہوں نے دونوں ہاتھوں کو باہم ملاتے سنجیدگی سے استسفار کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سر جو لوگ اس کام میں ملوث ہیں کافیوں کے متعلق اپڈیٹ ہے ہمیں۔اب کل ہی اسلحے کی فراہمی ہونی ہے" اور ہمیں کسی بھی طرح وہ روکنی ہے تا کہ انہیں اندازہ ہو جائے کہ کوئی ان کے مد مقابل آگیا ہے وہ کیا ہے نا ہوش بھی تو ٹھکانے لگانے ہیں اور اس کام میں میجر عشب کو بہت لطف آتا ہے۔کل ہم اس ڈین کے خفیہ سٹور روم میں اپنا سرچ آپریشن کریں گے اور کسی بھی طرح وہاں سے وہ نشہ آور ادویات کی بوریاں غائب کرنی ہے۔"

وہ بھاری گھمبیر لہجے میں گویا ہوا اس کی آنکھوں میں مخصوص قسم کی چمک نے احاطہ کیا ہوا تھا۔

لیکن سر ایک اہم چیز ہمیں سب سے پہلے اس انسان کا پتہ لگانا ہے جس کی بدولت یہ سب کچھ ہو رہا ہے اتنا بڑا" "کالا اور گورک دھندا چل رہا ہے تو ضرور بڑی بڑی ہستیاں بھی اس میں شریک ہونگی میری اطلاع کے مطابق۔

دین نے اپنے مطابق بہت اہم پہلوان سب کے سامنے رکھا تھا۔جنرل عاکف نے فخریہ انداز میں ان تینوں کی جانب دیکھا تھا ان کا ان تینوں کو اس مشن پہ بھیجنے کا ارادہ بلکل درست تھا۔

اس بارے میں بھی ایک بہت ہی اہم اطلاع ہے یہ سب کچھ اس ملک میں تو بلکل نہیں ہو رہا اس بات کی" تصدیق میں کر چکا ہوں اور رہی بات کسی پہ شک ہونے کی تو سر ایک انسان پہ میری کڑی نظر ہے اور مجھے کہی نا " کہی شک ہے کہ اس کام میں اس شیطان صفت انسان کے ساتھ وہ بری طرح شامل ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میجر دین کی بات پہ میجر عشب نے بہم سا مسکراتے جواب دیا تھا ان تینوں نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جو ناجانے کیا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ وہ دونوں اس کے انداز پہ تذبذب کا شکار ہوئے تھے۔

"کس پہ شک ہے آپکو۔"

جنرل عاکف نے نا سمجھی سے اسے مخاطب کیا۔

سر ابھی تو میں بلکل نہیں بتا سکتا آپ جانتے ہیں جب تک میں ایک بات پہ یقین کی مہر نہ ثبت کرلوں میں کسی کو" "بھی اس کے متعلق اطلاع نہیں دینا۔

اس کی بات پہ وہ سب اثبات میں سر ہلا گئے تھے۔

لیکن میجر عشب آپ کا شک ہمیشہ بلکل ٹھیک گیا ہے ایسے ہی تو آپ کو سب عقاب کی نظر نہیں کہتے جو ایک بار" "دیکھنے پہ ہی سب بھانپ جاتی ہے۔

کیپٹن حسن نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔ اس کی بات پہ وہ فقط سر جھکا گیا تھا۔

لیٹس سی کہ کیا ہوتا ہے لیکن دعا کرو کہ وہ نہ ہو کیونکہ اگر وہ ہوا تو ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا میں اس کی جان" لینے میں کیونکہ کوئی بھی دشمن کبھی نہ میری نگاہوں سے بچ سکا ہے اور نہ ہی میرے عتاب سے۔ میجر عشب اس "معاملے میں بہت بے رحم ثابت ہوا ہے۔

وہ موت آلودہ مسکراہٹ سمیت بولا تو سب نے چونک کر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خیر مجھے آپ سب سے یہی امید تھی۔بس آپ نے ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھانا اور کسی بھی قسم کی کوتاہی" ان لوگوں کی جان کو جوکھم میں ڈال سکتی ہے۔ہمیں انہی معصوم جانوں کا محافظ بنایا گیا ہے اور ہمیں سہی "سلامت انہیں بازیاب کرا کر ان کے ٹھکانوں تک پہنچانا ہے اور یہی ہمارا مشن ہے۔

وہ رسانیت سے گویا ہوئے تو ان تینوں نے پرعزم انداز میں بیک وقت انہیں سلیوٹ کیا تھا۔اسی طرح مزید دو تین نصیحیں کرتے ہی وہ لوگ میٹنگ ختم کرتے سکرین آف کرتے اب عشب کی سمت متوجہ ہوئے تھے تاکہ اگلے اٹھانے والے قدم کے متعلق جان سکیں۔

"عشب اب کل کا کیا پلین ہے۔کیسے ان سب کو بازیاب کرانا ہے۔"

فاردین نے اپنی پیشانی مسلتے تفکر بھرے لہجے میں اس سے بازپرس کی تو اس نے تسلی دینے والے انداز میں اس کے شانہ تھپتھپایا تھا۔

کچھ خاص نہیں بس کل ہم ڈین کے آفس تک ایک خفیہ ریسرچ آپریشن کریں گے اور اگر ضرورت پڑی تو" "اس کی آؤ بھگت کرتے اسے موت کا پروانہ تھما دیں گے۔

وہ تنفر بھرے لہجے میں سفاکی سے بولا تو ایک لمحے کیلیے میٹنگ روم میں موت کا سا سناٹا چھا گیا۔

"ویسے وہ جو بھی ہے بہت مضبوط ہے۔"

حسن نے بات کے اختتام پہ ان دونوں پہ طائرانہ نگاہ ڈالی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جو بھی ہو گا لیکن ہم سے زیادہ مضبوط نہیں ہو گا۔ ہمیشہ اپنے دشمن کو اپنے سے کمزور سمجھو اگر طاقت ور سمجھو گے تو کامیابی تمہارا مقدر کبھی نہیں ٹھہرے گے۔"

اس نے ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالتے ٹھہرے انداز میں بہت ہی گہری بات کی تھی۔ ان دونوں نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"دس میٹنگ از اوور ناؤ۔ یو بوتھ کین گو۔ کل سے ہم اس مشن کا ایک نئے طریقے سے آغاز کریں گے۔"

وہ سپاٹ چہرے سمیت بولا تو وہ دونوں اسے شب بخیر کہتے میٹنگ روم سے باہر نکل گئے تھے۔ ان کے جاتے ہی عشب نے اسی میز کے نیچے بنا خفیہ دراز کھولتے وہاں سے دو تین چھوٹی چھوٹی چپ برآمد کی تھی اور لہو رنگ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔ آنکھوں میں ایک مشن کو سر کرتے اس دشمن کو مات دینے کا جنون سوار تھا۔ جبکہ وہ دونوں اس کے ارادوں سے ہی یکسر انجان تھے۔ اس کے کٹاؤ دار لبوں پہ بہت ہی تلخ مسکراہٹ رقم تھی۔

آج صبح صبح ہی موسم اچھا خاصہ آبر آلود تھا۔ آسمان پہ سیاہ بادلوں نے ڈیرا جمایا ہوا تھا لیکن اس موسم میں بھی کہی نا کہی ایک بیزاریت رقم تھی۔ ایسے میں وہ اپنے جمنیزیم میں ٹریڈمل پہ دوڑنے میں مصروف تھی۔ بالوں کو

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے جوڑے میں مقید کیا ہوا تھا لیکن شولڈر کٹ بال ہونے کی بدولت وہ سنبھلتے نہیں سنبھل رہے تھے۔ کچھ آوارہ لٹیں چہرے پہ جھول رہی تھی مسلسل بھاگنے کی بدولت پسینے ماتھے سے روتے ہوئے گردن پہ بہہ رہا تھا۔ ماضی کے گزرے مناظر کسی فلم کی مانند چل رہے تھے۔

"سب مجھے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں آپ تو مجھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے نا کبھی۔"

اس نے اپنی چھوٹی سی ہتھیلی اپنے مقابل بیٹھے گیارہ سالہ بچے کی جانب بڑھائی تھی تو اس نے بھی بنا کسی تردد کے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"آپ جانتے ہیں کہ میں آپ سے اس دنیا میں سب سے زیادہ پیار کرتی ہوں۔"

وہ چمکتی نگاہوں سمیت اسے باور کروا رہی تھی۔ اس بچے کے لبوں پہ ایک بھولی بھسری مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔ اس نے اسے اپنے حصار میں لیتے اس کا سر سہلایا تھا۔

وہ آنکھوں میں نفرت لیے ٹریڈمل پہ بے تحاشہ بھاگ رہی تھی یہاں تک کہ تنفس بری طرح پھول چکا تھا وہ تیز تیز بھاگتے اپنے اندر کا غبار باہر نکالنے کی تگ ودو میں تھی یہاں تک کہ اس کا ہینڈل سختی سے تھامنے کی وجہ سے س کے ہاتھوں سے خون رسنے لگا تھا لیکن اس کا دماغ تو ماضی کی تلخ یادوں میں رکا ہوا تھا جسے وہ چاہ کر بھی اپنی ذات سے فراموش نہیں کر پا رہی تھی۔

"علایہ بی بی رکیں یا خدایا خون۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خان بابا جو روز معمول کے مطابق اس وقت اس کیلیے فریش جوس کا گلاس لاتے تھے سامنے کا منظر دیکھتے ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا۔انہوں نے تڑپتے ہوئے بے ساختہ علایہ کو پکارا تھا لیکن وہ ان کی آوازوں سے بے نیاز خود کو تکلیف دیتے ناجانے کیا ثابت کرنا چاہ رہی تھی شاید اس کا دل بھر گیا تھا اس زندگی کی تلخیوں سے۔

"علایہ بی بی ہوش کے ناخن لیں۔"

اب کی بات انہوں نے آگے بڑھتے ہمت کرتے خود ہی اس کا بازو اپنی گرفت میں جکڑتے روکا تھا۔ان کی حرکت پہ جہاں اس کے بھاگتی ٹانگوں کو بریک لگی تھی وہی اس کے پیشانی پہ ابھرتی رگیں دیکھ خان بابا کا بھی خون خشک ہوا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اس نے خان بابا کے ہاتھ میں موجود گلاس ایک جھٹکے سے چیختے ہوئے زمین پہ پٹخا تھا۔

"میں نے انہیں کہا تھا کہ آپ کی لایہ اکیلی ہے کوئی نہیں ہے اس کا۔اسے آپ کی ضرورت ہے لیکن نہیں میں تو سب کیلیے ایک کچرے کے ڈھیر کی مانند تھی ناسب مجھے اس جہنم میں جھونکتے چلے گئے سب علایہ کو چھوڑ گئے تنہا کر گئے۔"

وہ بگڑے تنفس سمیت اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے چیخ رہی تھی۔خان بابا نے ترحم آمیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھیں آگ اگل رہی تھی جبڑے بھینچے ہوئے تھے جو بظاہر تو مضبوط تھی لیکن کبھی کبھی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ایسے پینک اٹیک آنے پہ کچھ نہ کچھ ایسا بول جاتی تھی جو ان کے دل کو لہولہاں کر جاتا تھا وہ انہیں بیٹیوں کی مانند عزیز تھی۔

"بٹیا آپ کمزور مت پڑیں۔"

انہوں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے مشفقانہ انداز میں کہا تو اگلے ہی لمحے بغیر کوئی وقت ضائع کیے اس نے اپنے تاثرات نارمل کیے تھے اور سٹینڈ سے تولیہ اتارتے اپنا پسینہ پونچھا تھا۔

کیا ہوا خان بابا میں ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہو اور یہ تو بلکل بھی مت سوچیے گا کہ میں شاید پاگل ہو چکی ہوں۔ میں بہت مضبوط ہوں کوئی چاہ کر بھی مجھے توڑ نہیں سکتا ہاں مجھے توڑتے توڑتے اس انسان کے خود کے ہاتھ ہی زخمی ہونگے تکلیف محسوس ہو گی تو خود ہی مجھے چھوڑ دے گا جیسے سب چھوڑ جاتے ہیں۔"

وہ ان کے اڑے اڑے حواس دیکھتی کھکھلاتے ہوئے گویا ہوئی تو خان بابا نے ساکت نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا تھا جہاں گزری تکلیف کا شائبہ تک نہیں تھا۔

"آ جائیں ناشتہ کر لیں میں یہ صاف کر کے آتا ہوں۔"

وہ نگاہوں کا زاویہ بدلتے کمزور سے لہجے میں بولے اب مزید کچھ بولنے کی سکت ہی کہاں تھی۔ وہ اثبات میں سر ہلاتے بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب چل دی۔

"کہاں جا رہے ہو تم۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے کینہ توڑ نگاہوں سے اسے انیکسی کو تالا لگاتے دیکھا تھا جو کس قدر حق سے وہاں رہ رہا تھا علایہ کو تو ایک آنکھ نہ بھایا۔

دیکھیں ابنار مل باجی میرا آپ سے کسی قسم کا کوئی لینا دینا نہیں ہے میں یہاں دادی حضور کے مطابق رہ رہا ہوں" "اور پیسے بھی انہی کو دے رہا ہوں اس لیے اپنا راستہ ناپے۔

وہ ہاتھ جھلاتے ہوئے بولا۔ کل بھی اس کی بدولت اچھے خاصے موڈ کا ستیاناس ہوا تھا اور آج پھر وہ اس کا بھرتہ بنانے آگئی تھی۔ علایہ نے اس سے مزید کوئی بات کرنا ضروری نہیں سمجھا تبھی سر جھٹکتے گھر کا داخلی دروازہ عبور کر گئی تھی۔ رضا نے حیرت سے اس کے تیور دیکھے تھے جو اس کے ایک ہی باری میں کہنے پہ خاموشی سے اندر بڑھ گئی تھی یہاں تک کہ اس کے ابنار مل کہنے پہ بھی کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کیا تھا۔ وہ نے نیازی سے کندھے اچکاتے ہسپتال کی جانب بڑھ گیا کیونکہ اسے وقت پہ ہسپتال پہنچنا تھا اگر وہ ذرا سی بھی دیری کرتا تو یہ جاب ہاتھ سے جانے کا اندیشہ لاحق تھا اور اسے فلحال یہ جاب درکار تھی۔

"آپ کیا کر رہی تھی اس کے ساتھ۔"

صفورہ بیگم نے مشکوک نگاہوں سے اس کی پشت کو گھورتے کٹیلے لہجے میں استفسار کیا۔ علایہ کے اپنے کمرے میں بڑھتے قدم بے ساختہ تھمے تھے۔

"معشوقیاں لڑا رہی ہوں یہی سننا چاہتی ہیں نا آپ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے تھکے تھکے اعصابوں سمیت کہا تو صفورہ بیگم کو اس کے ہٹ دھرم انداز پہ پتنگے ہی لگ جائے مجال ہے کہ کبھی یہ لڑکی کسی بات کا جواب درست طریقے سے دے دے۔

"ہاں جانتی ہوں کہ آپ کسی بھی حد تک گر سکتی ہیں تبھی آپ کے ہر قدم پہ میری نظر ہوتی ہے۔ میری بات یاد رکھیے گا کہ کبھی ایسا کوئی موقع آیا یا میری شک پہ یقین کی مہر ثبت ہوئی میں اس دن وہ قدم اٹھاؤں گی جو آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا۔"

انہوں نے رعونت ذدہ لہجے میں بولتے اس کے بازو کو ایک جھٹکا دیا تھا۔ علایہ نے شر ربار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"صفورہ بیگم اپنے دماغ سے یہ فتور نکال دیجیے کہ میں کبھی کوئی ایسا قدم اٹھاؤں گی۔ کتنے گناہ کریں گی کتنی دلدل میں پھنسیں گی۔ دوسروں پہ الزام تراشی کر کے ان کی زندگیوں سے سکون نوچ کر آپ کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتے۔ کبھی نہ کبھی خدا کی لاٹھی آپ پہ بھی پڑتی ہے۔ ویسے بھی جو جو کارنامے آپ سرانجام دے چکی ہے مجھے واضح طور پہ آپ سے کسی قسم کی اچھی امید نہیں ہے۔ یہی تو آپ کا پسندیدہ مشغلہ ہے لوگوں کو توڑ کر خود ان کی حالت پہ ہنسنا۔"

وہ اذیت ذدہ مسکراہٹ سمیت بولی تو انہوں نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا جس کی باتیں انہیں کبھی اثر انداز نہیں کر سکتی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اپنے اس خرافاتی ذہن کو لگام دیجیے کسی کی کردار کشی کرنا بند کریں ایک عورت ہو کر دوسری عورت کی پامالی کرنا آپ کو زیب نہیں دیتا۔ اگر لگام نہیں دے سکتی تو مجھے بتادیں ایسے طریقے سے لگام دوں گی کہ دوبارہ چلنا بھی پسند نہیں کرے گا۔"

وہ کٹیلے لہجے میں بولتی اپنے شگرفی لبوں کو آپس میں سختی سے بھینچ گئی تھی اور آنکھیں میچتے ضبط سے گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے تن فن کرتی اپنے کمرے کی جانب چل دی کیونکہ اسے یونی جانا تھا جس میں تاخیر وہ کسی صورت برداشت نہیں کر سکتی تھی کیونکہ آج اسے ایک کسی کے متعلق معلومات حاصل کرنی تھی۔

"صاحب ان کرٹن کو کہاں رکھنا ہے۔"

رضا نے منہ پہ نقاب چڑھاتے ہونق پن سے پوچھا کیونکہ وہ پکڑنے میں کافی بھاری تھے تبھی اسے مشکل پیش آرہی تھی۔

تجھے کتنی بار سمجھایا ہے کہ اس سٹور میں رکھنا ہے اب بار بار یہ بکواس نہ کر کسی نے سن لیا تو یہی رائفل کی گولیاں تیرے سینے میں اتار دوں گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کی کمر پہ دھموکا جڑتے رعونت زدہ لہجے میں بولا تو وہ کھسیاتے ہوئے کمر بستہ ہو گیا۔ یہ ایک عجیب سا کمرہ تھا جہاں ہر جانب بدبو کے بھبھوکے تھے۔ رضا کو تو کئی بار متلی کا بھی احساس ہوا تھا لیکن وہ چاہ کر بھی اس کی حکم عدولی نہیں کر سکتا تھا۔

"سر سارا سامان رکھا گیا ہے۔ افف بہت بھاری تھے صاحب بھی ویسے ان میں کیا ڈالا ہوا ہے۔"

اس نے تجسس کے مارے اس کی جانب آگے کو ہوتے پوچھا تو ڈاکٹر نے کوفت سے آنکھیں گھمائی تھی اس کے بار بار کے سوالات پہ۔

"باس میں نے پولیس کو اطلاع دے دی ہے رات کو ناکہ بندی کے دوران ہی یہ تمام مال وہ لوگ با آسانی ٹرک نکلوا دیں گے۔"

ایک لڑکے نے آتے سنجیدگی سے اطلاع دی تو ڈاکٹر آصف نے شیطانی مسکراہٹ سمیت ان تمام کرٹنز کو دیکھا تھا جہاں انسانی زندگیوں کے جسم کے حصے موجود تھے جسے بیچ کر وہ اعلیٰ معاوضہ کمانے والے تھے۔

"ہاں بس یہ سامان رات تک مظفر آباد کسی بھی صورت پہنچ جانا چاہیے۔"

وہ بھی ٹھوس لہجے میں بولا جبکہ رضا اس سب سے بے نیاز نا سمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھ رہا تھا سر جھٹکتے منہ سے پان نکالتے منہ میں ڈال لیا۔ اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ سب کسی کالے دھندے میں ملوث ہیں۔ وہ یہ کام کرنا تو نہیں چاہتا تھا لیکن اب اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ غربت انسان کو کیا سے کیا کرنے پہ مجبور کر دیتی ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آدھی رات کو تین بجے یہ سامان ہم مظفر آباد کیلیے روانہ کریں گے۔وقت پہ پہنچ جانا۔چلو اب دونوں چپ کر کے اپنے اپنے کاموں پہ۔"

وہ کڑے لہجے میں بولا تو وہ دونوں اثبات میں سر ہلاتے باہر کی جانب چل دیے۔ڈاکٹر آصف نے بھی ایک طائرانہ نگاہ پورے سٹور میں دوڑاتے الارم کی رسی کھینچتے چیک کی اور تشکرانہ انداز میں سانس بھرا تھا۔وہ کمرے کی لائٹ بجھاتے دروازے کو کنڈی لگاتے باہر نکل آئے۔اس سب سامان کی تسلی تو اسے ہو گئی تھی۔انہوں نے جوں ہی دروازے کو تالا لگاتے رخ پھیرا اپنے سامنے کھڑے احمد کو دیکھتے ان کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔آنکھوں میں خوف کی پرچھائیاں نمودار ہوئی تھی۔اسے ڈر تھا کہ کہی اس نے کچھ سن نہ لیا ہو جبکہ وہ سپاٹ چہرے سمیت ہنوز اسے ہی تک رہا تھا۔

"تم یہاں۔"

انہوں نے ہکلاتے لہجے میں استفسار کیا۔چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ رہا تھا۔وہ یہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا کہ احمد نے کچھ سن لیا ہو۔وہ ویسے بھی اسے کہی نہ کہی سے مشکوک لگتا تھا بس فارمیسی کے اونر کے کہنے پہ اس نے اسے نوکری پہ رکھ لیا تھا لیکن یہاں تو وہ اس کے ہاتھ دھو کر پیچھے ہی پڑ گیا تھا۔

"جی میں یہاں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے اپنی نگاہیں ہنوز اس کے اڑے اڑے حواسوں پہ ڈالتے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ڈاکٹر آصف کا رنگ مزید فق ہو گیا۔

یہاں کیا کر رہے ہو تم۔ تمہیں کتنی بار تنبیہہ کی ہے کہ پورے ہسپتال میں اپنی ملکیت سمجھ کر مت گھوما" کرو۔نوکری کرتے ہو تو اسی حدود میں رہو حدیں توڑوں گے تو میں اگلا لمحہ نہیں لگاؤں گا تمہیں اس ہسپتال سے "نکالنے میں۔

وہ کینہ توڑ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے رعونت زدہ لہجے میں بولے تو اس کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی معاًان کی آنکھوں میں الجھن پڑھتے وہ اپنے مسکراتے لب سکیڑ گیا تھا۔

آپ تو غصہ ہی کر گئے سرجی میں تو آپ کو بس بلانے آیا تھا وہ وہاں فارمیسی کے اونر کا کسی کے ساتھ پھڈا پڑ گیا" "ہے لیکن آپ نے مجھے ہی باتیں سنادی۔

وہ دل میں اٹھتے غبار کو دباتے بظاہر معصومیت بھرے لہجے میں آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے گویا ہوا تو اس کی بات پہ ڈاکٹر آصف کے تنے تنے تاثرات ڈھیلے پڑے تھے۔انہوں نے دل ہی دل میں شکر کرتے تشکر بھرا سانس خارج کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس ہسپتال میں سب کے پاس ایمر جنسی سائرن میں نے اسی بدولت رکھوائے ہیں کہ کبھی بھی کوئی ایسی ویسی" بات ہو بس اسے ایک بار دبانے کی دیر میں خود ہی پہنچ جاؤں گا لیکن نہیں مجال ہے کہ تم سب جیسے ناکارہ لوگ "میری کسی بھی بات پہ عمل کر لیں۔

وہ دانت کچکچاتے ہوئے دھاڑے تو اس نے بیزاری سے اس کی جانب دیکھا جس کی زبان فراٹے بھر رہی تھی اور اسے یہ سب سننے میں قطعی دلچسپی نہیں تھی۔

دیکھیں سر جی پہلے وہی بجایا ہے آپ کو بلانے کی خاطر لیکن مجال ہے آپ نے کان دھرے ہو۔اب ہم آپ کو" "اس کے جواب میں کیا کہیں۔

اس نے دونوں بازو کمر پہ باندھتے سنجیدگی سے استفسار کیا تو ڈاکٹر آصف کو اس کی بات پہ پتنگے ہی لگ گئے وہ کہنا کیا چاہ رہا تھا۔

"تم مجھے ناکارہ کہہ رہے ہو۔"

انہوں نے غیض کے عالم میں اسے مخاطب کیا۔تیوریاں بری طرح چڑھی ہوئی تھی۔احمد دل ہی دل میں تمسخر سے ہنسا تھا۔

"سر جی جو آپ سمجھیں یہ تو اب آپ پہ ہی منحصر ہے نا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سر کھجاتے ہوئے میسنے پن سے بولا لیکن اس کے جواب میں اپنے منہ پہ پڑنے والے تھپڑ سے اس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔ اس نے صدمے کی کیفیت میں اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھتے سرخ لہو رنگ ہوتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو طیش کے عالم میں ہانپتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ احمد کا بس نہیں چلا کہ جواب میں ایک زوردار مکہ اس کے منہ پہ جڑ دے لیکن کسی بھی قسم ک تماشہ بنے کے خوف سے وہ خاموشی اختیار کر گیا۔ وہ بھی ایک نخوست ذدہ نگاہ اس کے ضبط کرتے چہرے پہ ڈالتا تن فن کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

ان کے جاتے ہی وہ تقریباً بھاگنے والے انداز میں اس دروازے تک پہنچا تھا۔ اس نے ایک طائرانہ نگاہ چاروں اطراف میں دوڑائی مگر کسی کو وہاں موجود نہ دیکھ اس نے ایک بار پھر اپنا رخ اس بند دروازے کی جانب کیا تھا۔ جس دن سے وہ اس ہسپتال میں کام کر رہا تھا اسے اس ڈاکٹر کی حرکات کافی مشکوک لگی تھی لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ایسا کیا ہے جو اس ہسپتال میں چل رہا ہے لیکن کسی کو بھی اس متعلق خبر نہیں تھی۔

وہ دروازے پہ لگے زنگ آلود تالے کو دیکھتے لب سختی سے آپس میں بھینچ گیا۔ شدت سے جی چاہا کہ اسی ڈاکٹر کو یہاں لا کر کھڑا کرے اور گریبان سے تھامتے یہ دروازہ کھولنے کا حکم تھے لیکن وہ یہ سب کر کے جاب سے جانے کا خمیازہ نہیں بھگت سکتا تھا تبھی ایک بار پھر اپنے لب سی گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ بے بسی سے سر جھٹکتے اس سے پہلے کہ فارمیسی کی جانب بڑھتا سامنے سے آتے رضا کو دیکھتے اس کی آنکھیں مخصوص انداز میں چمکی تھی۔ اس نے ایک ہی جست میں گنگناتے ہوئے رضا کو عقب سے اپنے بازوؤں کو جکڑا تھا کہ وہ اپنے بچاؤ کی خاطر چیخ بھی نہ سکا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اے گندے بچے۔"

اس کا منہ دبانے کی بدولت اس کا ہاتھ پان سے لتھڑ گیا تبھی وہ اسے خود سے دور پھینکتا کراہیت ذرہ لہجے میں گویا ہوا۔

"تم کون ہو۔"

وہ مشکوک نگاہوں سے اسے گھورتے آنکھیں چھوٹی کیے منہ پہ ہاتھ رکھتے بولا تو احمد نے سر جھٹکا تھا۔

"تیرا باپ ہوں ادھر آ جلدی ورنہ ابھی پولیس کو بلاؤں گا۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی رضا کا بازو اپنی مضبوط گرفت میں جکڑا تھا۔رضا اس کی جکڑنے پہ کراہ کر رہ گیا۔پولیس کے ذکر پہ اس کے شاداب چہرے پہ تاریک سا سایہ لہرایا تھا۔

"کیا بتاؤں بھئی کیوں ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گیا ہے اور یہ پولیس کی دھمکیاں کسے لگا رہا ہے۔"

وہ ہڑبڑاتے ہوئے سہمے سہمے انداز میں گویا ہوا تو احمد نے تلخی سے اس کی جانب دیکھا جو معصوم تھا یا بننے کی تگ و دو میں تھا۔

"اس ڈاکٹر کے ساتھ تو ملا ہوا ہے نا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے اس کا گریبان جکڑتے خون آشام نگاہوں سے اسے گھورتے بھینچے بھینچے لہجے میں استفسار کیا تو رضا کا رنگ سرعت سے فق ہوا تھا۔اس نے بے ساختہ اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری۔

"کونسے ڈاکٹر۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔اس کے بھولپن پہ احمد کو سخت قسم کا تاؤ آیا تھا اس کے ماتھے پہ پڑتی تیوریاں دیکھ رضا نے روہانسی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"لگتا ہے تیری یاداشت چلی گئی ہے یاد دلاؤں کیا کونسے ڈاکٹر۔"

وہ سختی سے گویا ہوا۔اس کی بات پہ رضا کو نا جانے کیا ہوا کہ وہ ایکدم قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔وہ اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھے مسلسل ہنس رہا تھا یہاں تک کہ مسلسل ہنسنے کی بدولت آنکھوں میں پانی جمع ہونا شروع ہو گیا تھا۔احمد نے تعجب سے اسے پاگلوں کی مانند ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔

"اپنی یہ جعلی ہنسی بند کر اور مجھے یہ بتا کہ ہسپتال کے اس حصے سے یہ بدبو کیسی آرہی ہے۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں چیخا تو رضا کے رونگٹے بھی اس کی اونچی ہوتی آواز کو دیکھتے کھڑے ہو گئے۔وہ اب اسے کیا بتاتا ابھی تک اسے واضح طور پہ اس کام میں ملوث نہیں کیا گیا تھا۔اس نے بارہا بار جاننے کی کوشش کی تھی ڈاکٹر آصف سے لیکن انہوں نے بتانا گوارا نہیں کیا تھا اور ایک یہ سامنے موجود شخص جسے وہ جانتا بھی نہیں تھا عجیب پاگلوں کی مانند اس سے جاننا چاہ رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دیکھیں وہ ایسے شخص نہیں ہے اور رہی اس کمرے کی بات تو اس کمرے میں ان کی کوئی بہت ہی خاص یادیں" ہیں تبھی وہ اس کمرے کا راز کسی کو نہیں بتاتے حتی کہ مجھے بھی نہیں بتایا۔ وہ اچھے انسان ہے آج کل کے دور میں انسانیت بلکل مردہ ہو چکی ہے لیکن انہوں نے انسانیت کے ناطے ہی مجھے اس ہسپتال میں کام دیا آپ کو بھی تو دیا "ہو گا نہ پھر آپ اس جیسے فرشتہ صفت انسان کے بابت ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں۔

وہ اس کے دونوں کندھوں پہ ہاتھ جماتے رسانیت سے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوا تو احمد نے ترچھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا نا جانے کیوں اس کا لہجہ اسے فریبی محسوس ہوا تھا لیکن اس کی صورت دیکھتے اسے سچ میں ایسا محسوس ہوا کہ وہ اس بابت مکمل طور پہ آگاہی نہیں رکھتا ہے تبھی خاموشی اختیار کر گیا۔

چلو ٹھیک ہے جاؤ تم لیکن میری بات یاد رکھنا اس متعلق کسی کو مت بتانا کیونکہ جہاں تمہارا منہ کھلا وہی میں" "تمہیں پولیس کے حوالے کر دوں گا پھر جیل میں سڑتے رہنا۔

وہ انگلی اس کی جانب اٹھاتے کٹیلے لہجے میں واضح کرنے والے انداز میں گویا ہوا۔ اس کی سرخ ہوتی آنکھوں میں تنبیہہ واضح تھی۔ رضا نے پولیس کو پکڑے جانے کے خوف سے سرعت سے بنا کسی تردد کے سر ہلایا تھا۔ وہ تو اس کی اس قدر دیدہ دلیری پہ بھونچکارہ گیا تھا۔ اس کے حواس بری طرح جھنجھنا اٹھے تھے آج اس صورتحال کو دیکھ کر۔ وہ بمشکل مسکرا کر ایک نگاہ احمد پہ ڈالتے بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلا تھا۔ یہاں تک کہ پیچھے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔ احمد کی کشادہ پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کے جاتے ہی اس نے بند مٹھی اس دروازے پہ ماری تھی ایک امنگ جو آج سب کچھ جان لینے کی تھی وہ بھی ہاتھ سے مٹھی کی مانند پھسلتی چلی گئی تھی۔لاشعوری طور پہ اس کی تمام تر توجہ اسی بند لکڑی کے دروازے پہ جمی تھی۔

"ہاں کیا ہوا علم ہوا میرے بابت یا آج پھر ناکام رہے۔"

اپنے عقب سے آنے والی کھردری آواز پہ احمد کا ہاتھ دروازے پہ ہوتے فضا میں ہی معلق رہ گیا۔دل کی دھڑکن بے ساختہ تھمی تھی۔اس نے اپنی بھسم کرتی نگاہوں کو سختی سے بھینچا تھا۔ڈاکٹر آصف اپنے کوٹ کی دونوں جیبوں میں ہاتھ ڈالتے شیطانی مسکراہٹ سمیت اس کے عین سامنے آیا اور کینہ توڑ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"جواب دو مجھے۔"

وہ اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتے بری طرح گرجا تھا۔احمد جو ڈھیلا ڈھالا سا کھڑا تھا اس کے جھٹکا دینے کی بدولت بری طرح لڑکھڑایا تھا۔خود کو گرنے سے بچانے کی خاطر اس نے مشکل دائیں جانب بنہ دیوار کا سہارہ لیا تھا۔

"کیا مطلب ڈاکٹر آصف۔"

اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے لہجے اور انداز سے اسے مزید اس کے شک ہو یا کیا پتہ اس نے کچھ سنا ہی نا ہو بس ایسی اداکاری کر رہا ہو تا کہ وہ خود ہی سچ منہ سے اگل دے تبھی تسلی سے جواب

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دیا۔اس کے تسلی بخش جواب پہ آصف نے قابلِ رشک انداز میں اس کی جانب دیکھا جیسے اس سے اس قدر مضبوطی کی توقع نہ ہو۔

"میرے معاملے میں کونسے ثبوت حاصل کرنے کی کوششوں میں ہو تم لڑکے۔"

وہ تیکھے چتونوں سے اسے گھورتے ہوئے پھنکارے تو احمد نے مٹھیاں آپس میں سختی سے بھینچتے اپنے اشتعال پہ قابو پایا تھا ورنہ جی تو چاہ رہا تھا کہ اس پہ سب کچھ واضح کر دے۔ لیکن اس طرح اس کی نوکری جانے کا اندیشہ تھا۔

جو اس ہسپتال میں ہو رہا ہے وہی جاننے کی کوششوں میں ہو اور ویسے بھی رہی آپ کی بابت جاننے کی بات تو" ہسپتال آپ کا ہے اور تو ظاہری سی بات ہے کہ سب کچھ آپ کے انڈر ہی ہو گا اس میں کسی قسم کا شائبہ نہیں ہے۔"

وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھتے بے خوفی سے گویا ہوا تو ڈاکٹر آصف کا وجود جیسے انگاروں کی ذد میں چلا گیا۔انہوں نے آنکھوں میں بے تحاشہ نفرت لیے اس کی جانب دیکھا جو پہلے دن سے ہی اسے منحوس لگا تھا اور آج اس نے اپنی حیثیت اس پہ باور کرا ہی دی تھی۔

سہی کہتے تم جیسے لوگوں کا پردہ زیادہ دیر گرا نہیں رہتا کسی نہ کسی مقام پہ وہ اٹھتا ہے اور تیرے جیسے احسان" فراموش لوگوں کی حیثیت واضح ہو جاتی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ضبط کے کڑے مراحل طے کر رہے تھے۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اندر سے گن لائے اور پہلی ہی فرصت میں گولیاں اس کے سینے میں اتار دیں لیکن ایسا ممکن ہوتا تو آج نا جانے وہ کتنے لوگوں کی جان لے چکا ہوتا۔

"اور اگر میں تمہارے بارے میں بھی یہی بات کہوں تو گھٹیا انسان۔"

وہ بھی جواباً تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے بدتمیزیوں کے تمام ریکارڈ توڑتا ہوا دھاڑا۔ آصف کی آنکھیں اس کی ہمت پہ پھٹی کی پھٹی رہ گئی کہ وہ کیسے اس کے آگے زبان چلانے کی ہمت کر سکتا تھا۔

"تمہیں شرم نہیں آتی مجھ جیسے شریف النفس انسان پہ الزام تراشی کرتے تمہیں تو میں پہلی فرصت میں ہی اس ہسپتال سے باہر نکلواتا ہوں۔"

وہ اس کا بازو سختی سے جکڑتے ہسپتال سے اس حصے سے نکلتے کھینچتے ہوئے باہر کی جانب چل دیے۔اس کا رخ ہسپتال کی عبوری دروازے کی جانب تھا۔ آس پاس سے گزرتے لوگ حیرت سے اس منظر کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"چھوڑو مجھے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

احمد نے دل ہی دل میں اپنے جذباتی پن کو لعن طعن کرتے بے ربطنگی سے بات سنبھالی چاہی لیکن وہ کان لپیٹے اسے کھینچتے ہی چلے جا رہے تھے۔ ہسپتال کی لابی میں لاتے انہوں نے بے دردی سے اسے زمین پہ پٹخا تھا۔ وہ درد کی شدت سے آنکھیں میچ گیا ایک لمحے کیلیے لیکن اس کی سرد نگاہیں اس کی آنکھوں میں ہی جمی تھی۔

دفعہ ہو جائیں یہاں سے میں نے یہاں کسی کو بھی حق نہیں دیا اپنی پرائیوسی میں مداخلت کرنے کا اور آپ کل "کے آئے انسان میرے ساتھ چالاکیاں لگاؤ گے۔"

وہ اردگرد موجود لوگوں کی بدولت تمیز کے دائرے میں رہتے ہوئے بولا احمد نے اس کے پل پل بدلتے تیور دیکھ تلخی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

جی جی ڈاکٹر صاحب جا رہا ہوں لیکن ہمیشہ کیلیے نہیں بلکہ واپس آنے کیلیے۔ بہت جلد لوٹوں گا تجھ جیسے شیطان" صفت کے خاتمے کی خاطر جو انسانیت کے نام پہ دھبہ ہوتے ہیں۔ جو برائی کو بڑھاوا دیتے اسے عام کر دیتے ہیں "اور اسی برائی کے خاتمہ ہو گا ایک دن انشاآللہ۔

وہ ٹھوس لہجے میں بولتے ایک سرد نگاہ اس کے پھیکے پڑتے چہرے پہ ڈالتے زمین سے اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی مخصوص پروقار چال چلتے مضبوط قدم اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کلاس میں ہر جانب گہما گہمی چھائی ہوئی تھی۔سب طلبہ آپس میں باتوں میں مصروف تھے ایسے میں وہ ان سب سے بے نیاز کانوں میں ہینڈ فری لگائے گانے سے لطف اندوز ہونے میں مصروف تھی۔یہاں تک کہ ارد گرد کا بھی ہوش نہیں تھا معاً اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی کے ٹھوکا مارنے پہ اس نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا جو اسے سامنے روسٹروم کی جانب دیکھنے کا اشارہ کررہی تھی لیکن علایہ کو کانوں میں لگی ہینڈ فری کی بدولت کچھ خاص سمجھ نہیں آرہا تھا تبھی جھنجھلاتے ہوئے ایک بار پھر موبائل پہ مصروف ہوگئی۔

"مس علایہ۔"

معاً اپنی نام کی گرج دار آواز پہ وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آئی اور ہڑبڑی میں موبائل اور ہینڈ فری اتارتے ایک جانب رکھی تھی۔کاظم نے ایک قہر آلود نگاہ اس کے بے پرواہ حلیے پہ ڈالی جو معمول کے مطابق پینٹ شرٹ پہنے بالوں کو لاپرواہی سے کھلے چھوڑے ہوئے تھے مفرل کی طرح ہلکا سا ڈوبٹہ گردن میں جھول رہا تھا۔وہ ناگواری سے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔

"جی سر میں یہاں ہو کوئی کام تھا کیا۔"

وہ اپنی سیٹ پہ کھڑی ہوئی چیونگم چبانے کے ساتھ ساتھ ہاتھ جھلاتے ہوئے گویا ہوئی تو کاظم نے بمشکل مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آپ یہاں موبائل استعمال کرنے آتی ہیں یا پڑھنے۔اس قدر موبائل میں محو ہیں کہ اطراف کا کوئی ہوش ہی نہیں ہے۔"

وہ روسٹروم بجاتے سخت لہجے میں بولے تو علایہ نے دونوں ہاتھوں شرٹ کی جیبوں میں گھساتے کوفت سے آنکھیں گھمائی۔

دیکھیں سر میرے موبائل پہ کوئی بات مت کیجیے گا آگے ہی بڑا پرانا سا موبائل ہے وہ ہٹلر لے کر ہی نہیں دیتی" "اور دوسرا جب بھی پکڑو تو سو باتیں الگ سناتی ہے اب آپ دوسری ہٹلر مت بنیں مہربانی ہو گی۔

وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتی عاجزانہ لہجے میں گویا ہوئی۔اس کی بات پہ کاظم نے پیشانی پہ بل ڈالے براہ راست اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا لیکن وہاں تو کوئی تاثر نہیں تھا بلکہ ہمیشہ کی طرح پر سکون تھا۔اس کی بات پہ کلاس میں قہقہوں کا طوفان اٹھا تھا۔سب کی نگاہیں بے ساختہ اس کے موبائل کی جانب گئی تھی جس کی سکرین اوپر سے کافی ٹوٹی ہوئی تھی لیکن وہ پھر بھی کس قدر اعتماد سے استعمال کرتی تھی۔سب نے قابلِ رشک انداز میں اس کی جانب دیکھا جو اب لاپرواہی سے چیونگم چباتی کاظم کو ہی دیکھ رہی تھی۔

"سائیلنس کلاس اینڈ یو سٹ ڈاؤن مس علایہ۔"

وہ سپاٹ انداز میں بولتے ایک بار پھر اٹینڈنس رجسٹر کی جانب متوجہ ہوا۔

"بہت شکریہ سر جی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سلیوٹ کرنے والے انداز میں بولی تو کاظم اسے دیکھتا رہ گیا۔ اسے دیکھتے علایہ نے بائیں آنکھ دبائی۔ اس کی بے باک حرکت پہ سٹپٹاتے وہ اسے ایک ذبردست گھوری سے نوازتے چہرہ جھکا گیا۔

"مس عفیفہ۔"

اس نے ایک طائرانہ نگاہ پورے ہال میں دوڑاتے ایک بار پھر نام دہرایا۔ یہ کرتے وہ یہ بات مکمل طور پہ فراموش کر چکا تھا کہ وہ وہی لڑکی ہے جسے اس نے کل کلاس سے باہر نکلوایا تھا۔

"کیوں سر جی یاد آرہی ہے کیا۔"

علایہ اس لے لبوں سے عفیفہ کا نام سنتی ایک بار پھر اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے شرارت آمیز لہجے میں بولی تو کاظم نے دل ہی دل ہی دانت پیسے تھے۔ یہ لڑکی کو سب کچھ دھو کر اس کے پیچھے ہی پڑ گئی تھی۔

"مس علایہ کین یو پلیز شٹ اپ۔ڈونٹ کراس یور لمٹس اوکے۔"

وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا تو ایک لمحے کو کلاس میں خاموشی چھاگئی۔ وہ بھی کندھے اچکاتی خاموشی سے جگہ سنبھال گئی تھی۔

"سر آئی ایم ہئیر۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معاً دروازے سے آنے والی آواز پہ ان سب نے بیک وقت رخ اس جانب کیا تھا جہاں وہ گھٹنوں کو چھوتا چست ساٹاپ پہنے ساتھ سیاہ رنگ کی ٹائٹس جو اس کے ٹخنے ڈھکنے کو ناکافی تھے۔ کاظم نے سنجیدگی سے اسے اندر آنے کا اشارہ کرتے اس کی حاضری لگائی تھی۔

اوہ پوئر سول۔ بہت دکھ ہوا تمہاری دکھ بھری کہانی سن کر کاش تم یہ موبائل چینج کر سکتی۔ کوئی بات نہیں تم "مجھ سے خیرات میں لے لینا میں بلکل بھی انکار نہیں کروں گی۔

وہ علایہ کی کرسی کے پاس سے گزرتی اس کا گال تھپتھپاتے مصنوعی ہمدردی سے بولی۔ علایہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

جو خیرات مجھے دینے والی ہو نارچ سول وہ ذرا ان ننگی ٹانگوں پہ کپڑا لگانے کیلیے خرچ کر لینا۔ تمہاری خیرات "تمہیں بھی مبارک چلیں مس لیڈی ڈیانا اب اپنا راستہ ناپیں۔

وہ بھی جواباً اس کا گال تھپتھپاتے پچکارنے والے انداز میں بولی تو عفیفہ ایک رعونت ذدہ نگاہ اس پہ ڈالتی اپنی جگہ کی جانب چل دی۔ کاظم ان دونوں کو دیکھتے سر جھٹک گیا اور اپنی تمام تر توجہ آج کے لیکچر کی جانب مبذول کرائی تھی۔ اس کے بعد ان سب کا دھیان کلاس کی جانب ہو گیا تھا جبکہ عفیفہ کی نگاہیں بار بار کاظم کی جانب اٹھتی اور وہ اک ادا سے بالوں کو جھٹک دیتی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کلاس ختم ہوتے ہی علایہ ایک تمسخرانہ نگاہ عفیفہ پہ جبکہ ایک اچٹتی نگاہ کاظم پہ ڈالتی بیگ کندھے پہ ڈالتی باہر کی جانب چل دی۔

کاظم کے باہر نکلتے ہی اس سے پہلے کہ عفیفہ بھی اس کی تلقید میں بھاگتی اپنے موبائل پہ آنے والی کال نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی تھی۔ موبائل پہ نظر آتے نمبر کو دیکھتے اس نے ایسے منہ بنایا جیسے کڑوا بادام چبالیا ہو۔

"کیا ہے بھونکو۔"

وہ فون اٹھاتے ہی پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تو مقابل نے اس کے انداز پہ دانت کچکچائے تھے

تم پہنچی نہیں میں ہزار بار تمہیں سمجھا چکا ہوں کہ اس معاملے میں میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا۔"

آج اس شخص کا ضبط ٹوٹا تو اس نے اچھی خاصی اسے سنا ڈالی تھی۔ عفیفہ نے اس کے اس کے انداز پہ فقط آئبرو اچکانے پہ اکتفا کیا تھا۔

اور میں بھی ہزار بار تمہیں یہ بات باور کرا چکی ہوں کہ میرے پہ حکم چلانے کی کوشش بھی مت کیا کرو ویسے "تمہیں میں یاد نہیں آتی لیکن جب اپنا کام ہو مجھے فوراً سے پہلے فون کرتے ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ شکوہ کرنے والے انداز میں بولی تو مقابل نے ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔وہ پچھلے چند دنوں سے کاموں میں اس قدر مصروف ہو گیا تھا کہ اس سے ملاقات ہی نہیں ہو سکی تھی۔

اچھا بابا آج تم اس کام کو سرانجام دو اس بار کی آخری ڈیل ہے یہ پھر کل ہم نہ صرف ملیں گے بلکہ بہت ہی" "خوشگوار ٹائم بھی ساتھ گزاریں گے۔یو نو ناواٹ آئی مین ٹو سے۔

وہ معنی خیز مسکراہٹ سمیت خباثت سے بولا تو عفیفہ نے مسکراہٹ دباتے چہرہ جھکایا تھا۔

اوکے لیکن لاسٹ ٹائم اگر اس کے بعد تم نے مجھے نظر انداز کیا تو میں اگلی بار سے کوئی کام نہیں کروں گی" "تمہارا۔

وہ تنبیہی انداز میں بولی تو مقابل نے خوشگوار انداز میں قہقہہ لگایا تھا۔اسی طرح ایک دو باتوں کے بعد اس نے کال کاٹی اب اس کارخ ڈین آفس کی جانب تھا۔وہ جانتی تھی کہ اس کی بیک سائیڈ پہ وہ اس کا انتظار کر رہا ہو گا تاکہ مال کی ڈیلیوری وقت پہ ہو سکے۔اس نے بے ساختہ اپنے کمر پہ بکھرے بالوں کو جوڑے میں مقید کیا تھا۔علایہ جونیٹ کی تلاش میں ڈیپارٹمنٹ میں گھوم رہی تھی کسی کی آواز سنتے اس کے قدم زمین پہ ہی تھمے تھے۔اس نے آواز کے تعاقب میں دیکھا تو وہاں کھڑی عفیفہ کو دیکھتے اس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ سر جھٹکتے وہاں سے جاتی اس کی آواز نے اس کے قدم جکڑے تھے اس نے جھٹکے سے رخ موڑتے مشکوک نگاہوں سے اس کی پشت کو دیکھا جو سرگوشی سے کسی مال کے متعلق باتیں کر رہی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھی۔ فون رکھتے ہی اس نے جوں ہی قدم آگے کی جانب بڑھائے علایہ بھی تجسس کے مارے مجبور ہوتے اس کی تلقید میں ہی قدم اٹھانے لگی۔ اپنے عقب سے آنے والی قدموں کی چاپ پہ اس نے بے ساختہ منہ کر اپنے عقب میں دیکھا تھا لیکن وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ وہ اسے اپنا وہم سمجھتی دل پہ ہاتھ رکھتی آگے کی جانب بڑھ گئی۔ علایہ جو اس کی تلقید میں جا رہی تھی اس کا رخ مڑتا دیکھ فوراً سے پہلے پلر کے پیچھے ہوئی تھی۔ دل بے تحاشہ دھڑک رہا تھا۔

وہ اس کے چلتے ہی ایک بار پھر دبے پاؤں قدم ملانے لگی تھی۔ راہداری سے ہوتے ہوئے ایک سنسان جگہ پہ پہنچی جہاں صرف اکا دکا لوگ ہی ہوتے تھے لیکن آج وہ بھی غائب تھے اسے حیرت ہوئی تھی اس بات پہ۔

عفیفہ تو وہاں پہنچتے ہی وارڈن سے ملی جو مسکراتے ہوئے اسے خوش آمدید کہہ رہی تھی۔ وہ اتنی قابل طلبہ بھی نہیں تھی کہ اس کے چرچے یونی میں ہوتے اور اس کے ملنے کے انداز سے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ پہلے سے آپس میں جانتے ہو۔ پلر کے پیچھے ہوتے مکمل باریک بینی سے جائزہ لے رہی تھی لیکن پلے کچھ نہیں پڑ رہا تھا۔

اب وہ دونوں کمرے سے کوئی کارٹن نکال رہے تھے ساتھ ساتھ سرگوشیوں میں باتیں بھی جاری تھی۔

سارا اسلحہ رکھا گیا نا گاڑی میں۔ ڈرگز کے تمام کارٹن رکھنے تھے تاکہ بعد میں کمی بیشی نہ ہو۔ اس نے پورا مال "

" بجھوا دیا ہے نا۔

معاًوہ دونوں ذرا قریب آئیں۔ ان کی آواز نے علایہ کو مزید بے چین کیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہاں سب کچھ رکھا گیا ہے بس اب تم وقت پہ وہاں پہنچا دینا۔اور یہ خبر کسی تک نہیں پہنچنی چاہیے بہت احتیاط "
"سے کام لینا ہے یہ دھندا کرنا آسان کام نہیں ہے۔خیال کرنا اور یہ ہوڈی پہن لو۔

انہوں نے ایک ہوڈی عفیفہ کے حوالے کی تو اس نے فوراً ان کے حکم کی تعمیل کی تھی۔

فون کی بیل نے اس کی توجہ اپنی جانب مبزول کرائی تو وہ وارڈن سے معذرت کرتی ایک جانب ہوئی۔اس لحاظ سے وہ علایہ کے مزید قریب آچکی تھی اب وہ باآسانی اس کی باتیں سن سکتی تھی۔

ہاں تم پریشان مت ہو بس ابھی یہ گاڑی میری ہی تلقید میں ہاسٹل کیلیے نکلے گی وہاں یہ ساری ادویات اس ڈین" کے حوالے کرتے میں وہاں سے نکلوں گی۔میں ہاسٹل میں موجود لڑکی کو سپلائی کروں گی۔پچھلی بار کی دو لڑکیاں غائب ہیں اور آج تک ان کا نام ونشان کہی نہیں مل سکا۔ابھی بھی میرا ٹارگٹ پانچ لڑکیوں کا ہے جتنا زیادہ اور حسین مال ہو گا اتنا ہی معاوضہ ملے گا باس کی جانب سے۔آگے باس کا جو جی چاہے وہ ان کے ساتھ کریں ویسے کافیوں کی راتیں رنگین تو اسی کے ساتھ ہو جاتی ہو نگی اور اسلحہ میں نے اسی کمرے میں رہنے دیا ہے تاکہ جس "کسی نے بھی اٹھانا ہو تو کسی قسم کا مسئلہ پیش نہ آئے۔

وہ شیطانی مسکراہٹ سمیت بولی تھی۔مقابل نے بےساختہ اسے شاباشی دی تھی جبکہ علایہ کو اس کی اس قدر گھٹیا بات پہ اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے اس نے کنگ سی کیفیت میں پلر کو تھامتے خود کو گرنے سے بچایا تھا۔بےیقینی کی کیفیت میں اس کا ہاتھ لبوں پہ آن ٹھہرا۔ماتھے پہ ننھے منھے پسینے کے قطرے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نمودار ہوئے۔وہ کانپتے ہاتھوں کو آپس میں بھینچتی دو قدم پیچھے ہوئی تھی اور نا جانے اسے کیا ہوا کہ وہ بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلی لیکن اپنے ہی دائیں جانب سے نکلتے شخص سے بری طرح ٹکرائی تھی۔ ٹکر اس قدر شدید تھی کہ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتا ہوا محسوس ہوا۔اس نے اپنا دکھتا سر تھامتے چہرہ اوپر اٹھایا لیکن سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھتے اس کا چہرہ ایک لمحے کو تاریک ہوا تھا۔

"تم۔"

وہ غیض کے عالم میں چیخی اس کی آنکھیں دیکھتی وہ اسے پہچان چکی تھی تو مقابل نے اپنا ماسک نیچے کرتے اس کے منہ پہ سختی سے جماتے سرد مہری سے اس کی جانب دیکھا۔

"آواز دھیمی رکھو ورنہ پکڑے جائیں گے۔"

وہ ہنوز اس کے منہ پہ ہاتھ رکھے آنکھوں میں دیکھتے بول رہا تھا۔علایہ نے اس کا ہاتھ سختی سے جھٹکا تھا اب وہ گہرے گہرے سانس بھرتی اپنا تنفس بحال کر رہی تھی۔ دل پہلے ہی لرزا ہوا تھا سونے پہ سہاگہ یہ لڑکا۔

"لڑکے ہٹو یہاں سے۔ مجھ سے فضول میں پنگہ لینے کی کوشش بھی مت کرنا۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔

"میرا نام لڑکے نہیں حسن ہے سمجھی لڑکی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے منہ سے اپنے لیے لڑکا لڑکا سنتے تھک چکا تھا تبھی منہ بگاڑتے ہوئے بولا تو علایہ نے تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اس دوران وہ اس سے یہ پوچھنا بھول چکی تھی کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے۔

تو کیا اچار ڈالوں چلو پھوٹو اب یہاں سے فضول میں اپنے نمبر چھاپنے آجاتے ہیں تم جیسے سڑک چھاپ" لوگ۔ اگر کچھ بھی کرنے کی کوشش کی نہ میرے ساتھ تو نانی یاد دلا کے رکھ دوں گی جن کا شاید آخری مراحل "بھی برس پہلے ہو چکے ہونگے۔ مجھے کوئی عام لڑکی مت سمجھنا۔

وہ اس کی شرٹ کا کالر جکڑتی دھیمے مگر سرد انداز میں گویا ہوئی تو حسن نے بے ساختہ ایک مسکراتی نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔ اسے اس لڑکی کا یہ نڈر انداز بھایا تھا۔ علایہ ایک تنفر بھری نگاہ اس پہ ڈالتے اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتے تن فن کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔ اس لڑکے نے اس کے دماغ کا میٹر شاٹ کرا دیا تھا۔ لوگوں کی انسانیت کہاں مر گئی تھی ایک یہی سوال اس کے ذہن میں منڈلا رہا تھا۔ ایک یاد کا دھندلا سا عکس اس کے آنکھوں کے دریچوں پہ پوری شدت سے ابھرا تھا۔ آج پھر وہ خود کو بے تحاشہ تنہا محسوس کرنے والی تھی لیکن چاہ کر بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی اپنے ازلی انداز میں لوٹ آئی۔

"جی کیپٹن حسن اپنی اپڈیٹ۔"

میجر عشب کی سنجیدہ پروقار آواز مائیکروفون میں گونجی تو وہ الرٹ ہوا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یس سر یہاں انگلش ڈیپارٹمنٹ کی دو لڑکیاں غائب ہیں اور اس کے علاوہ بھی کافی ڈیپارٹمنٹس سے لڑکیوں کی گمشدگی کی خبر سامنے آئی ہے لیکن ان کے خلاف کسی قسم کا ایکشن نہیں لیا گیا ہے۔جو منسٹر وغیرہ کی بیٹیاں ہے ان کے خلاف ایکشن جاری ہے البتہ ہر جانب سے خاموشی ہے۔"

مائیکروفون سے آتی کیپٹن حسن کی آواز پہ وہ سختی سے لب آپس میں بھینچ گیا۔ماتھے کی رگیں ابھر کر واضح ہو رہی تھی۔

"اینی فردر انفارمیشن۔"

اس نے مختصر سوال کیا ورنہ بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ تہس نہس کر دے۔

"جی سر مزید یہ کہ آج یہاں پھر سے اسلحے اور نشہ آور ادویات کی فراہمی ہوئی ہے آج رات ہی ہاسٹل میں یہ منتقل ہو گا اس سب میں ڈین وارڈن اور کوئی ایک طلبہ بھی شامل ہے۔لڑکیوں کو آج پھر روانہ کرنے کا ارارہ ہے یہاں سے۔"

اس نے مزید معلومات اسے فراہم کی۔

"اوکے کیپٹن حسن آپ نے اس لڑکی کی شکل نہیں دیکھی کیا۔"

میجر عشب نے سپاٹ انداز میں سوال کیا تو حسن کی نگاہوں میں بے ساختہ علایہ کا عکس ابھرا تھا۔

"نو سر نہیں دیکھ سکا بس ایک رکاوٹ رستے میں حائل ہو گئی تھی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے مختصر جواب دیا۔

اوکے اگلی بار کیلیے کیئر فل رہیے گا۔خیال کیجیے کسی کو بھی شک نہیں ہونا چاہیے کہ آپ وہاں کس لیے موجود "ہیں۔"

اس نے واضح طور پہ اسے آرڈر دیا تو کیپٹن حسن نے جی سر کہتے کال کاٹی تھی۔اب اس کا رخ اس وارڈن کے آفس کی جانب تھا جہاں فلحال کوئی موجود نہیں تھا اس نے دروازے پہ لگے تالے کو دیکھتے پریشانی سے سر مسلا تھا اور سر جھٹکتے ایک ٹانگ دروازے پہ مارتے وہاں سے نیچے کی جانب بڑھ گیا۔

فون بند ہوتے ہی عشب نے اپنے ہاتھ میں موجود چھوٹی سی چِپ کو دیکھا مطلب اب کے پاس ایک ہی راہ تھی اس لڑکی کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہوئے اسے اپنے جال میں پھنساتا۔

"تم کر لوگے عشب۔ناممکن لگ رہا ہے"

دین نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے تفکر بھرے لہجے میں استفسار کیا۔

ناممکن کو ممکن بنانا ہی میرا کام ہے۔یہ کہنے کو تو ایک چھوٹی سی چپ ہے کسی کی نگاہ میں اس کا کیا کام ہو گا نا کارہ" محسوس ہوتی ہو گی نا لیکن اب یہی چپ ہمیں ہمارے دشمنوں تک پہنچائے گی میں جگہ جگہ یہ نصب کروں گا پھر "یہ ارد گرد ہونے والی تمام باتوں کو اس میں قید کرتے ہمیں ہمارے دشمنوں کو پتہ دے گی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ انگلی اور انگوٹھے کے وسط میں دکھائی دیتی چھوٹی سی چِپ کو دیکھتے پر عزم لہجے میں بولا تو دین نے اونچی آواز میں انشاآللہ کہا تھا۔

"باقی باتیں بعد میں فلحال آج رات کے ریڈ کی تیاری پکڑو۔ کچھ نہ کچھ تو کر کے ہی دم لیں گے آج۔"

وہ اسے آرڈر دیتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔ دین نے بھی اپنے قدم میٹنگ روم کی جانب بڑھائے تھے تاکہ اسلحے کا انتظام کر سکے۔

رات کی سیاہی نے آسمان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ چاند بادلوں کی اوٹ میں ہوتا چھپن چھپائی کھیل رہا تھا۔ موسم ہلکا ہلکا سرد ہونے کی بدولت آسمان پہ تاروں کی موجودگی بھی نہ ہونے کے برابر تھی۔ روشنی نہ ہونے کے برابر تھی۔ ہر سوں اندھیرے نے اپنا بسیرا اقائم کیا ہوا تھا لیکن سامنے بنی ہسپتال کی عمارت میں روشنیوں کی چمک دمک واضح دکھائی دے رہی تھی۔ ہسپتال کے باہر اکا دکا لوگ تھے جو شاید اپنے عزیز و اقارب سے ملنے یا ان کے ساتھ ان کی طبیعت خرابی کی بدولت رکے ہوئے تھے۔ گیٹ پہ فقط ایک پہریدار موجود تھا جو دیری ہو جانے کی بدولت مسلسل اونگھنے میں محو تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نیند کا جھونکا آنے کی بدولت اس کی گردن کو ایک جھٹکا لگتا اور وہ ایک بار پھر سکون سے خراٹے لینے میں مصروف ہو جاتا۔ اتنے بڑے ہسپتال میں پہریداری نہ ہونے کے برابر تھی۔ ہر سوں سناٹا اور گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

ایسے میں تین وجود ہسپتال کی بیک سائیڈ پہ ایک گاڑی آکر رکی تھی۔ عشب نے پہلے ہی جعلی نمبر پلیٹ تیار کرواتے گاڑی پہ لگوالی تھی۔ اب وہ سنجیدگی سے کھڑے ایک دوسرے کو ہدایت کر رہے تھے تاکہ ریڈ کسی قسم کی پریشانی کے بغیر ہو جائے۔

"یہ بہت ہی رسکی کام ہے کسی قسم کی کوتاہی ہمیں مشکوک ظاہر کر سکتی ہے اسی لیے بی کیئر فل۔"

میجر عشب کی سپاٹ آواز ان دونوں کے مائیکروفون میں گونجی تو انہوں نے بیک وقت یس سر کہا تھا۔

"لیٹس گو۔"

اس کی آواز پہ ان دونوں نے اسے سلیوٹ کیا اور ہسپتال کی بیک سائیڈ کی دیوار نے اس کے اندرونی حصے کی جانب کود گئے۔ ان تینوں نے سیاہ لبادہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ چہرے نقاب سے ڈھکے ہوئے تھے۔

وہ تینوں درختوں کے ساتھ ساتھ ہوتے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ ان تینوں کی آنکھیں ہوشیاری سے اطراف کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔ گاڑی ان لوگوں نے محفوظ جگہ پہ پارک کی تھی تاکہ واپسی پہ بھاگ کر آنا پڑے تو کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تینوں کے کندھوں پہ رائفل لٹکائی ہوئی تھی۔ ہسپتال کا پچھلا حصہ بلکل خالی تھا۔ وہ یہاں سے کچھ سامان اٹھاتے انہیں خبر دار کرنا چاہ رہے تھے تا کہ انہیں کچھ کچھ اندازہ ہو جائے۔

عشب احتیاط سے قدم آگے بڑھاتے انہیں عقب میں آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ وہ سب دبے پاؤں چلتے اندر کی جانب بڑھ رہے تھے۔ ہسپتال کی لابی میں پہنچتے ہی حسن نے دائیں جانب اشارہ کیا تھا جہاں نیچے کو جاتی ہوئی سیڑھیاں تھی۔ اس کی ہدایت پہ عمل کرتے ہی وہ سب ایک طائرانہ نگاہ لابی کے سناٹے زدہ ماحول پہ ڈالتے بھاگنے والے انداز میں سیڑھیاں اترے تھے۔ وہاں پہنچتے ہی ایک عجیب سا گھٹن زدہ ماحول تھا جو ان سب کو ایک لمحے کیلیے وحشت میں مبتلا کر گیا۔ معاً ان کی نگاہ ایک منظر پہ ٹھٹھک کر رکی جہاں کرسی پہ ایک وجود بیٹھا بے نیازی سے اونگھ رہا تھا۔

"کیپٹن حسن اسے کچھ لمحے کیلیے وہ رومال سونگھا دیں تا کہ یہ ہوش میں نہ آئے کچھ وقت کی خاطر۔"

مائیکروفون سے آتی عشب کی سنجیدہ آواز پہ حسن نے جی سر کہتے فوری طور پہ اس کی بات پہ عمل کیا تھا جبکہ دین پوری دلجمعی سے کمرے کا تالا کھولنے کی کوششوں میں تھا۔

تالا کھلتے ہی مطلوبہ کمرے میں پہنچتے ہی عشب نے مائیکروفون کے ذریعے دین کو تمام لائٹس بند کرنے کا حکم صادر کیا تو دین اس کے کہنے پہ فوری عمل کیا تھا۔ اب وہ تینوں مل کر ان کارٹن کو آگے پیچھے کرتے کچھ تلاش کر رہے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ناجانے یہ انسان حیوان کیسے بن جاتے ہیں جو دوسروں کی جان لینے سے پہلے ایک بار بھی سوچنا پسند نہیں کرتے۔"

دین نے ان کارٹن کو پھاڑتے ہوئے تنفر سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ اگلے ہی لمحے کرٹن کھلتے ہی ان تینوں کا حال ایسا تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ وہ سب سکتے کی کیفیت میں ان کارٹنز کے اندر موجود انسانی جسم کے اعضاء کو دیکھ رہے تھے جسے ٹرانسپیرنٹ شاپر میں کور کیا تھا۔ سب سے پہلے عشب ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا تو اپنے حواس بحال کرتے ان کی جانب دیکھا۔ دھچکا بڑا تو بہت تھا لیکن انہیں فلحال اپنے اعصاب مضبوط کرنے تھے۔

اومائی گاڈ اس متعلق تو ہم میں سے کسی کو علم نہیں تھا۔ سر نے تو بس نشہ آور ادویات اور اسلحے کا کہا تھا جن سے "بچوں اور لڑکیوں کی زندگی اجیرن ہو رہی تھی تو پھر یہ سب۔

وہ سب اس اچانک ہوئی افتاد پہ بھونچکارہ گئے تھے معاً حسن کی سرسراتی ہوئی آواز کمرے کی خاموش فضا میں گونجی۔

خیر فلحال یہ وقت ان سب باتوں کا نہیں ہے۔ اس لڑکے کی بیہوشی کا دورانیہ کچھ لمحے مزید کا ہے۔ آپ لوگ یہ "کارٹن اٹھاتے باہر کی جانب جائیں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے اپنے بیگ میں سے چپ نکالتے ان دونوں کو سرعت سے جانے کا اشارہ کیا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئے البتہ عشب کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔ایک تو بلکل خاموشی ہونے کی بدولت ان کی آواز ہلکی سی بھی گونج رہی تھی۔

"باہر سے جانا درست فیصلہ نہیں ہے عشب ہمیں یہی سے کچھ کرنا ہو گا۔"

دین نے تفکر سے اپنی پیشانی مسلتے اسے مخاطب کیا معاً حسن کی نگاہ بائیں جانب کھڑکی پہ پڑی جو بند پڑی تھی البتہ اس کے آگے دو تین کارٹن رکھتے اسے محفوظ کیا گیا تھا تاکہ کسی کی نگاہوں میں نہ آئے۔اس نے بروقت اس کھڑکی کی جانب اشارہ کیا تھا۔

عشب نے بمشکل اپنے اعصابوں کو ٹھنڈا کیا اور ان دونوں کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔یہ کمرہ عمارت کی پچھلی سائیڈ پہ تھا تبھی کسی کا عمل دخل نہیں تھا ویسے بھی آصف یہاں تین بجے آنے والا تھا اور ابھی ایک بج رہا تھا۔

وہ دونوں عشب کی ہدایت پہ عمل کرتے کچھ کارٹنز وہاں سے باہر لے جانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ان کا اب تک کا پلین بھی یہی تھا کہ سامان کی مقدار کو غائب کرنا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس آصف جیسے درندے کو جان سے مار ڈالتا لیکن وہ ایسا کوئی کام وقت سے پہلے سرانجام دے دیتے تو ان کیلیے ہی مشکل کھڑی ہو جاتی۔

وہ دونوں کو آخرج کارٹن لیتے باہر کی جانب پھلانک گئے تھے البتہ عشب نے گ جوں ہی اسے مین سوئچ بورڈ آن کرنے کا کہا حسن نے سرعت سے اس کے حکم کی تعمیل کی تھی۔عشب نے چیتے کی سی رفتار سے کھڑکی سے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

باہر کی جانب نکلنا چاہا کہ عین اسی وقت اس کے جیکٹ کسی کے شکنجے میں آئی تھی اس نے چھڑوانے کی بے تحاشہ کوشش کی لیکن وہ لڑکا اب مسلسل اس کی ٹانگ پہ وار کر رہا تھا۔

موندی موندی آنکھیں کھولتے ہی سب سے پہل تو اس نے اطراف کا جائزہ لینا چاہا تھا لیکن اسے اپنے حواس کھوتے ہوئے محسوس ہوئے تھے معاً اس کی نگاہ کھڑکی سے نظر آتے سائے پہ پڑی اور کھڑکی پہ بیٹھے وجود کو دیکھتے تو اس کے اوسان خطا ہو گئے۔ کمرے کی حالت دیکھ اس کا سر چکرانے لگا تھا اس سے پہلے کہ عشب کھڑکی سے باہر کودتا اس لڑکے نے جھٹکے سے اس کی مضبوط ٹانگ اپنے بازوؤں میں جکڑی تھی۔

اس نے پہلے پہل تو خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے رکھے لیکن ہمت ٹوٹتے ہی اس نے اپنے شانے سے رائفل اتارتے اس کے سر پہ وار کیا تھا وہ لڑکا تو پہلے ہی اس دوا کی بدولت دھندلا دھندلا دیکھ رہا تھا لیکن اپنے سر پہ کچھ بھاری چیز پڑتے ہی وہ اپنے حواس کھوتے زمین پہ گرا تھا۔

"کیپٹن حسن کم انسائڈ کوئک۔"

عشب کی کرخت آواز پہ حسن تقریباً ہانپتا ہوا اندر داخل ہوا لیکن زمین پہ گرے لڑکے کو دیکھتے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

"اس کو ٹارچر روم میں لے کر چلو۔ اس کی خاطر تواضع کرنا اب فرض ہو گیا ہے ہم پہ۔"

وہ خون آشام نگاہیں اس وجود پہ گاڑھتے رعونت ذدہ لہجے میں گویا ہوا۔ حسن اس کمزور سے لڑکے کو اپنے کاندھے پہ لادتے خاموشی سے کھڑکی سے کود گیا۔ عشب نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے کمرے کو دیکھا تھا جہاں اب سامان نہ ہونے کے برابر تھا۔ وہ ایک ہی جھٹکے سے کھڑکی سے چھلانگ لگاتے چیتے کی سی رفتار سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ کمرے کی یہ صورتِحال دیکھ یہاں بے تحاشہ ہنگامہ ہونے والا ہے لیکن وہ بھی اسی انتظار میں تھا۔

"عشب سر کی کال ہے۔"

دین کی آواز پہ وہ جو کسی سوچ کے گرداب میں پھنسا ہوا تھا چونک کر اس کی سمت متوجہ ہوا اور اس کے ہاتھ سے موبائل لیتے کان سے لگایا۔

"ہاں جی شیر جوان کیا صورتِحال ہے۔"

انہوں نے سنجیدگی سے استسفار کیا۔ عشب کو ان کے لہجے پہ سرعت سے سنجیدہ ہونا پڑا۔

"سر آئی تھنک یہ میری زندگی کا سب سے مشکل ترین کیس ثابت ہو رہا ہے۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز پہ کرنل عاکف ٹھٹھکے تھے۔ اس کے لہجے میں ایسا کچھ تھا جو انہیں سوچنے پہ مجبور کر گیا۔

"سب خیریت ہے ینگ مین۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان کی تشویش سے بھرپور آواز بلیوٹوتھ میں گونجی۔اس نے موبائل ڈیش بورڈپہ رکھتے اسے بلیوٹوتھ سے کنیکٹ کرلیا تھا کیونکہ یہاں زیادہ دیر ٹھہرنا بلکل ٹھیک نہیں تھا۔

"سر آج تک بے تحاشہ کیس لڑے ہیں اور فتحیابی بھی حاصل کی ہے لیکن سر جسم کے اعضاء بیچنا یہ میرے اعصابوں کو بہت ناگوار گزرا ہے۔یقین کریں میرا بس نہیں تھا کہ میں اس ڈاکٹر کی گردن اڑادوں جس نے یہ کام کرنے کی جرأت کی ہے۔"

اس کی بھینچی بھینچی سرد آواز گاڑی کی خاموش فضا میں گونجی۔وہ دونوں خاموشی سے اس کے چہرے پہ نظریں جمائے بیٹھے تھے کیونکہ یہ جھٹکا اصل میں بہت بڑا تھا۔

"میجر عشب مجھے آپ سے ایسی قطعاً امید نہیں تھی کہ آپ یوں کیس کے وسط میں ہی تھک کر ہار مان لیں گے۔مجھے یہ کیس باقیوں سے بھی زیادہ پرفیکٹ چاہیے۔آپ کو فتح یاب ہوکر ہی لوٹنا ہے چاہے اس کیلیے ہمیں اپنے ملک کیلیے جان ہی کیوں نہ دینی پڑے کیونکہ یہ مشن ہمارے لیے بہت اہم ہے۔اس کے ساتھ لاکھوں انسانی جانیں جڑی ہے۔آپ سب کو ان کا محافظ بننا ہے۔"

ان کا مضبوط لہجہ اسے بھی ایک لمحے کو پرسکون کرگیا۔یک گونہ سکون تھا جو اس کے رگ وپے میں سرائیت کرگیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انشاآللہ سر آپ پریشان مت ہو میں اس کیس کو مکمل کر کے ہی لوٹوں گا اور یقیناً اس دن آپ کو ہم تینوں پہ ہی"
"فخر ہو گا۔میں ہار ماننے والوں میں سے قطعی نہیں ہوں۔

وہ متانت سے تسلی دینے والے انداز میں بولتے الوداعی کلمات ادا کرتے کال کاٹ گیا۔اب ان کی گاڑی کا رخ اپنے گھر کی جانب تھا جبکہ دین کی پر سوچ نگاہیں اس لڑکے پہ جمی تھی جس کی عمر کچھ زیادہ نہیں لگ رہی تھی لیکن پھر بھی وہ ان غلط کاموں میں ملوث تھا۔نا جانے ان جیسے لوگ غلط کام کرتے یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ایک دن اس ذات کے روبرو بھی پیش ہونا ہے اس وقت کونسا نامہ اعمال ان کی بخشش کرنے میں مددگار ثابت ہو گا۔

معمول کے برخلاف آج آسمان پہ کالی گھٹائیں چھائی ہوئی تھی۔سورج کا کہی نام ونشان تک نہیں تھا۔دن میں بھی رات کا پہر معلوم ہو رہا تھا۔

پرندے بھی بارش کے خوف سے اپنے کونوں میں رہائش پذیر تھے۔

ایسے موسم میں جزاء بارش کے خوف سے چھت سے سر پہ حجاب لپیٹے کپڑے اتارتے میں محو تھی معاًنادیہ بیگم کی آواز پہ وہ ہاتھ جلدی سے چلاتی کپڑے اتارتی افراتفری میں زینے اتر گئی۔

"ارے ارے آرام سے۔ابھی گر جاتی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نادیہ بیگم نے اس کی جلد بازی پہ اسے لتاڑنا ضروری سمجھا۔اس بنے ان کی بات پہ خجل سی ہوتی کپڑے صوفے پہ رکھ دیے اور خود سائیڈ پہ رکھی میز سے پانی کی بوتل اٹھاتے منہ کو لگالیا۔

چلیں امی میں اب تیار ہو جاؤں۔موسم کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ کب بگڑ جائے اور میں چھٹی کسی صورت "
"میں برداشت نہیں کر سکتی۔

وہ اپنی قمیض درست کرتی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور مسکراتے ہوئے انہیں اطلاع دیتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تاکہ تیار ہوتے سکول جانے کی تیاری پکڑ سکے۔نادیہ بیگم نے بے ساختہ کچھ کہہ کر اسے ٹوکنا چاہا تھا ناجانے کیوں انکے لب پھڑ پھڑائے تھے مگر وہ اسے کمرے میں جاتا دیکھ لبوں کو سختی سے آپس میں پیوست کرتے خاموشی سے چہرہ جھکاتے اس کا ناشتہ تیار کرنے میں مصروف ہو گئی۔

کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ بلیک اور گرے امتزاج کا پرنٹڈ سوٹ زیب تن کیے باہر آئی تھی جس پہ سیاہ ہی حجاب اپنے چہرے کے گرد لپیٹا ہوا تھا اور ایک بڑی سی چادر سے خود کو ڈھکا ہوا تھا۔میک اپ زندگی میں کبھی اس نے استعمال نہیں کیا تھا تبھی اس کا چہرہ اس چیز سے پاک تھا۔حالات نے کبھی اجازت ہی نہیں تھی کہ اپنی جائز خواہشات بھی پوری کر لے ناجائز تو بہت دور کی بات تھی۔

اچھا امی میں نکلتی ہوں۔پریشان مت ہو جایئے گا۔اپنی دوائیاں وقت پہ لیلیجیے گا آپ جانتی ہیں جس نے آپ "
"اس معاملے میں کوتاہی برتیں اسی دن آپ کی طبیعت مزید خراب ہوتی ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بیگ شانے پہ لٹکاتے ان کے گال پہ بوسہ دیتے محبت بھرے لہجے میں بولی تو جواباً انہوں نے بھی برجستہ ممتا بھرے انداز میں اس کا ماتھا چوما تھا۔

پہلے یہ ناشتہ کرلو پھر ہی نکلنے دوں گی کہی۔

ان کی تاکید پہ وہ منہ بناتے سرعت سے چائے کا کپ لبوں سے لگاگئی تھی مبادہ وہ اسے سکول جانے سے روک ہی نہ لیں۔چائے ختم کرتے اس نے کپ سلیب پہ رکھا اتنی ہی دیر میں نادیہ بیگم بھی ہمت متجمع کرتے اس کی سمت متوجہ ہو چکی تھی۔

جزاء میں کیا کہہ رہی بیٹا کہ آج آپ مت جاؤ۔موسم بھی بے تحاشہ خراب ہے اور نا جانے کیوں میرا دل بھی" "بے تحاشہ گھبرا رہا ہے۔

وہ اس کی معصوم صورت دیکھ بے چینی سے گویا ہوئی تو اس نے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا جن کے چہرے سے بے آرامی صاف چھلک رہی تھی۔

"کیا ہوا امی طبیعت ٹھیک ہے آپکی۔"

وہ ان کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی تفکر بھرے لہجے میں بولی تو نادیہ بیگم نے بمشکل خود پہ قابو پاتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

اچھاٹھیک ہے میں جلدی لوٹ آؤں گی لیکن چھٹی میں کسی قیمت پہ نہیں کر سکتی۔ان لوگوں کو ویسے بھی موقع "چاہیے ہوتا ہے پے کاٹنے کا۔"

وہ انہیں تسلی دیتے ناگواری سر جھٹکتے ہوئے بولی۔نادیہ بیگم اس کی بات سے اتفاق کرتے خاموشی اختیار کر گئی تھی۔

اتنی دیر میں باہر سے آنے والی اقراء کی آواز پہ وہ انہیں الوداعی کلمات کہتے باہر کی جانب چل دی۔نادیہ بیگم نے بے ساختہ اسے دعاؤں کے حصار میں رخصت کیا تھا۔

سکول پہنچتے ہی وہ حاضری رجسٹر پہ اپنی حاضری لگاتی اپنی کلاس کی سمت چل دی تھی۔اقراء پہلے ہی پرنسپل کے آفس جا چکی تھی۔اسے ان معاملات میں قطعی دلچسپی نہیں تھی تبھی ایسی چیزوں سے دوری اختیار رکھتی تھی۔ابھی بھی وہ سب سے بے نیاز زینے. چڑھتی جا رہی تھی معاً اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ مسلسل کسی کی نگاہوں کے حصار میں ہے۔اس نے ٹھٹھک کر وہی کھڑے کھڑے رخ موڑا تھا لیکن ارد گرد تو گویا کسی ذی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا۔وہ ایک لمحے کو اسے اپنا وہم سمجھتے سر جھٹک گئی تھی اور ایک بار بے دھیانی میں اوپر کی جانب چل دی لیکن اپنے نام کی پکار پہ اس کا رنگ سرعت سے فق ہوا تھا۔سانس گویا سینے میں ہی اٹک گیا۔اس کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔اس نے سہمتے سہمتے گردن ترچھی کی لیکن وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یااللہ پاک یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔"

وہ اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیرتی بڑبڑانے والے انداز میں بولی اور آیت الکرسی کا ورد کرتے اپنی کلاس میں چل دی۔ حیرت کی بات آج اسے اس پردے کے پیچھے سے کسی بچے کی آواز نہیں آئی تھی۔ اسے حیرت ہوئی تھی کیونکہ گزرے پورے ہفتے میں وہ مسلسل آوازیں سن رہی تھی لیکن آج ایسا یہ عجیب و غریب واقعات اس کی جان لینے کے درپے تھے۔

ابھی اسے بچوں کو پڑھاتے گھنٹہ ہی گزرا تھا اسی دوران سکول کا چوکیدار ہاتھ میں ٹرے لیے کلاس میں داخل ہوا۔ جزاء نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا کیونکہ جب سے وہ آئی تھی ایسا بھی کچھ نہیں ہوا تھا پھر آج سب یہ اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

"میم یہ آپکی چائے۔"

اس نے کہتے ہی ٹرے سے ایک کپ نکالتے اس کی کرسی کے آگے رکھی چھوٹی سی میز پہ رکھی۔ اس نے بمشکل مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ کیا۔"

اس نے ہونق ذدہ ہوتے استفسار کیا اور چائے کے کپ کی جانب اشارہ کیا۔

"دراصل سردیاں آرہی ہے نا تو اب سے معمول سے ملے گی۔ میں چلتا ہوں جی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اسے تفصیل بتاتے کلاس سے باہر نکل گیا۔اس کے جاتے ہی جزاء نے پر سوچ نگاہوں سے چائے کو دیکھتے سر جھٹکا تھا لیکن طلب بھی بے تحاشہ ہو رہی تھی کیونکہ بچوں کے شور کی بدولت اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔وہ گہرا سانس فضا کے سپرد کرتی چائے کا کپ لبوں سے لگا گئی جبکہ کمرے کے باہر دو آنکھوں سے شاطرانہ انداز میں یہ منظر دیکھا تھا۔

علایہ خاموشی سے کلاس میں بیٹھی بورڈ پہ نگاہیں ٹکائے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھی۔اس کی سوچوں کا محور عفیفہ کی ذات تھی۔گھر جا کر بھی وہ تمام باتیں اس کے ذہن سے چاہ کر بھی نہیں نکل پائی تھی۔بارہا بار اس کے دل اسے اکسا چکا تھا کہ کسی طرح اس بابت مکمل طور پہ معلومات حاصل کر لے لیکن پھر نا جانے کیوں بجھے دل سے خاموشی اختیار کر جاتی۔گرے رنگ کا ٹاپ ساتھ سیاہ رنگ کی جینز پہنے بالوں کو بینڈ میں مقید کیا ہوا تھا۔ہاتھوں میں مختلف رنگوں کے بینڈز جو اس کے غنڈی ہونے کی نشانی تھے۔ابھی بھی وہ موبائل کو ہاتھ میں گھماتے مسلسل اپنے ہونٹ چبا رہی تھی معاً اپنے قریب سے آنے والی بھاری مردانہ آواز پہ اس نے ذرا کی سی پلکیں واں کرتے اوپر کی جانب دیکھا جہاں حسن کھڑا مسکراتے ہوئے اس کی جانب متوجہ تھا۔علایہ کو جی بھر کر کوفت ہوئی تھی معاً اس کے ذہن میں جھما کہ سا ہوا اس نے جھٹکے سے اس کی جیکٹ کی آستین کھینچتے اسے اپنے قریب رکھی کرسی پہ بٹھایا تھا۔حسن اس کے اس قدر قریبی پہ بوکھلا کر رہ گیا۔چہرہ الگ سرخ پڑ گیا تھا البتہ علایہ اس سب سے انجان کھوجتی نگاہوں سے اس کی جانب تک رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تم کل وہاں کیا کر رہے تھے۔"

اس کی بات پہ حسن بھی اب کی بار اپنی مسکراہٹ سمیٹتے سنجیدہ ہوا تھا۔یہ بات تو اسے بھی پوچھنی تھی کہ وہ وہاں کیا کر رہی تھی۔علایہ نے حیرت سے اس کی بولتی نگاہوں میں دیکھا تھا جو کسی سوچ کے زیرِ اثر تھی۔

"میں جو مرضی کروں تمہیں کیا تکلیف ہے چھوڑو۔تم وہاں کیا کر رہی تھی اور چھپ چھپ کر اس لڑکی کو کیوں گھور رہی تھی۔"

وہ اس کا ہاتھ اپنی آستین سے جھٹکتے کڑے لہجے میں اس سے مخاطب ہوا۔ورنہ یہ کھوجی طبیعت کی حامل لڑکی اس کا پردہ فاش کر دیتی اور فلحال اسے اپنا پلڑہ بھاری کرنا تھا۔

علایہ کے ذہن میں معیز کی بات کا جھماکہ ہوا تھا جب اس نے اسے اطلاع دی تھی کہ حسن جماعت کا بندہ ہے اور غلط کاموں میں ملوث ہے۔مطلب وہ بھی اس عفیفہ کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

وہ دل ہی دل میں تانے بانے باندھتی اسے کوسنے دینے میں مصروف تھی جب اس نے اس کے منہ کے آگے چٹکی بجاتے اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا تھا۔علایہ نے چونک کر اس کی سمت دیکھا۔

اتنی دیر میں بروقت کاظم اپنی پُر وقار شخصیت سمیت کلاس میں داخل ہوا تو پوری کلاس الرٹ ہو کر بیٹھی تھی کیونکہ وہ سب ہی اس کی نفاست پسند طبیعت سے واقف تھے کہ وہ کس قدر صفائی پسند اور ڈسیپلین رکھتا ہے جبکہ حسن اور علایہ ابھی بھی ایک دوسرے کو گھورنے میں ہی محو تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مس علایہ اینڈ مسٹر حسن لک ایٹ دی بورڈ۔"

اس کی کرخت آواز پہ وہ دونوں سر جھٹکتے بورڈ کی سمت دیکھنے پہ مجبور ہوئے تھے۔

تمہارا تو میں پردہ فاش کر کے ہی رہوں گی میں جانتی ہوں تم ایک مشکوک آدمی ہو۔ میں چاہ کر بھی تم پہ اعتبار" نہیں کر پا رہی۔ تمہارا کسی جماعت کا حصہ ہونا پھر اس عفیفہ کے ساتھ ہونا کچھ تو ہے جو چھپا ہوا ہے اور میں ٹھہری "کھوجی طبیعت کی مالک تو مجھ پہ تو فرض ہے نا کہ میں تمہارے بابت جانوں۔ سو یو جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔

وہ چمکتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتی پر عزم لہجے میں بولی۔ اس کے انداز میں ہی کچھ کر جانے کا جنون تھا جو حسن کو بھی گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا۔

"میری چھوڑو مس علایہ اپنی خیر مناؤ۔"

اس نے معنی خیزی سے جواب دیا لیکن وہ علایہ ہی کیا جو ڈر جائے۔ اس سے پہلے کہ وہ بھی کوئی جوابی کاروائی کرتی کاظم کی برفیلی آواز پہ کلاس میں سکوت چھایا تھا۔

"مسٹر حسن یو کین گو آوٹ فوام مائی کلاس۔"

ان دونوں کی مسلسل سرگوشیوں سے اکتا کر اس نے سختی سے حسن کو باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔ حسن نے علایہ کو ذمہدار ٹھہراتے کینہ توڑ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا لیکن وہ ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے بائیں آنکھ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دبا گئی۔ حسن سختی سے دانت پہ دانت جماتے بیگ جھپٹتے باہر کی سمت چل دیا۔ اس نے آج کلاس میں عفیفہ پہ نگاہ رکھنی تھی لیکن اس کاظم نے سارا کام ہی خراب کر دیا تھا۔

"ایک سیکنڈ رکو تم میری بات سنو۔"

حسن جو پلر کے پیچھے چھپا اطراف کا جائزہ لیتے مائیکروفون پہ ان دونوں کو اطلاع دینے میں محو تھا اپنے عقب سے آنے والی کرخت آواز پہ جھٹکے سے رخ موڑتے خون آشام نگاہوں سے اس لڑکی کی جانب دیکھا جس کی بدولت اسے اتنے لوگوں کی موجودگی میں کلاس سے باہر نکالا تھا۔

"کیا مصیبت ہے اب تمہیں کیوں پیچھے پڑ گئی ہو۔"

وہ تھکے تھکے اعصابوں سمیت اکتا کر گویا ہوا تو علایہ نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا جس کے لب ابھی کچھ لمحوں پہلے مسلسل ہل رہے تھے لیکن اس کے ہاتھ میں ایسی کوئی چیز موجود نہیں تھی جس سے وہ کسی سے رابطہ کرتا۔

"تم نے مجھے بتایا نہیں کہ تم اس عفیفہ کے پیچھے کیوں گھوم رہے تھے۔$

اس نے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے قدم اس کی جانب بڑھائے اور منتظر نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو پریشانی سے اپنی پیشانی مسل رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہی بات اگر میں تم سے عرض کروں تو تم بلکل نہیں جوابدہ ہو گی تو اس کے بعد تم مجھ سے کس قسم کی امید رکھ رہی ہو کہ میں تمہیں بتاؤں گا اور ویسے بھی ہم ایک دوسرے کو ابھی جانتے ہی کتنا ہے۔"

وہ کندھے اچکاتے بے نیازی سے بولا تو علایہ کے ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہوئی تھی۔

"دیکھو میں کہ جو پوچھ رہی ہوں سب سچ سچ بتا دو ورنہ میں ایچ او ڈی کے آفس میں چلی جاؤں گی اور تمہارے متعلق ایک ایک بات بتاؤں گی کس طرح تمہاری حرکات مشکوک ہیں۔"

وہ انگلی اٹھاتے اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی تو حسن نے اس کی بات کو جیسے ہوا میں اڑایا تھا۔لبوں پہ ایک تمسخر اڑاتی مسکراہٹ ہنوز قائم تھی۔

"ویسے تو تم میری شرافت کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو لیکن اگر بتانا چاہتی ہو تو شوق سے بتاؤ۔"

وہ کندھے اچکاتے نے نیازی سے گویا ہوا۔علایہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے باریک بینی سے اس کا جائزہ لیا تھا۔ایسے لوگ اتنی آسانی سے کہاں مانتے ہیں یہی سوچ کر وہ دل ہی دل میں دانت کچکچا گئی۔اس نے ایک بے بس نگاہ اطراف میں ڈالتے مکہ اپنی ہتھیلی پہ مارا تھا۔

"اچھا سارا مذاق ایک جانب میں بتاتا ہوں تمہیں کہ میں وہاں کیا کرنے گیا تھا۔"

وہ اس کے چہرے پہ چھائی افسردگی بھانپتے دونوں ہاتھ میں فضا میں اٹھاتے سرینڈر کرنے والے انداز میں نرمی سے بولا۔علایہ جو واپسی کیلیے قدم موڑ چکی تھی پہلے تو اس کی بات پہ بھونچکارہ گئی معاً جھٹکے سے رخ پھیرتے چمکتی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس کے چہرے پہ تجسس کے بدولت خوشی پھیلتی دیکھ حسن سر جھکاتے ہولے سے ہنس دیا تھا۔

وہ دراصل جیسا تم مجھے سمجھ رہی ہو میں ویسا بلکل بھی نہیں ہوں۔میں وہاں بس وارڈن کے آفس جارہا تھا کوئی" کام تھا مجھے۔لیکن پھر جیسے اس عفیفہ کی باتیں سن تم بھی شک وشبہات میں مبتلا ہوئی تھی ویسے ہی میرے ساتھ بھی ہوا اور اس دن اپنے ساتھ تم میری موجودگی کو ناقابلِ قبول سمجھتے مجھے ایک غلط انسان مرتکب کر بیٹھی۔"

اس نے رسانیت سے بات کا اختتام کرتے اس کی جانب دیکھا۔اس کا مقصد علایہ کو یہ بات باور کراتے اس کا ذہن اس چیز سے ہٹانے کا تھا لیکن وہ اسے ایسی چیز لگتی نہیں تھی جو آسانی سے ٹل جائے۔وہ ابھی اس کی جانب سے مزید سوالات کا منتظر تھا کب وہ 000 کی جانشین کی طرح مشکوک سوالات کرے لیکن اس کے منہ سے نکلتا ایک واحد لفظ دیکھ حسن کی آنکھیں مارے صدمے کے پھیل گئی۔

"اوکے۔"

وہ ہولے سے مسکراتے ہوئے بولی۔حسن نے شش وپنج میں مبتلا ہوتے اس سرپھری کی جانب دیکھا جس سے کوئی بعید نہیں تھا اگلے ہی لمحے اپنے الفاظ واپس لے لیتی۔

"کیا سچ میں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا تو علایہ کا دل اس کی بے یقینی پہ جل کر راکھ ہو گیا۔ اس نے کینہ توز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ حسن نے ہڑبڑاتے ہوئے جان چھڑوانے والے انداز میں ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔ علایہ ایک تاسف بھری نگاہ اس پہ ڈالتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

اس کے جانے کا یقین کرتے ہی حسن نے پلر سے پشت ٹکاتے روہانسا سامنہ بنایا تھا۔

"عشب بھائی آپ نے کہاں پھنسا دیا ہے۔"

وہ اپنی پیشانی مسلتا ہوا بولا۔ جواباً اپنی سماعتوں میں پڑتا دین کا قہقہہ سن وہ مزید جل بھن گیا۔

کیپٹن حسن آپ جہاں گئے ہیں وہاں اپنے کام پہ "توجہ دیں اور کبھی بھی کوئی کام کر رہے ہوں تو اس لڑکی کی نگاہ "میں کبھی نہیں آنا اطراف میں نگاہیں دوڑانی ہے ساتھ۔

عشب کی کرخت آواز پہ ان دونوں کی چلتی زبانوں کو بریک لگی تھی۔ حسن اب بلکل الرٹ ہوتے اس کی بات توجہ سے سن رہا تھا جو سنجیدگی سے اسے ہدایات کر رہا تھا۔

سب سے پہلے کسی بھی طرح ڈین آفس پہنچو پھر اس کے آگے کیا کام سرانجام دینا ہے وہ سوچتے" ہیں۔" ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ ہسپتال سے تو ہم کارٹنز اٹھا چکے ہیں اب یہاں کی باری ہے۔ کیپٹن "حسن گو اہیڈ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میجر عشب کی سپاٹ آواز پہ وہ جی سر کہتا ایک تیز نگاہ ارد گرد دوڑاتا چیتے کی سی رفتار میں وہاں سے ڈین آفس کی جانب بھاگا تھا۔

"تم اس لڑکے کے ساتھ کیا کر رہی تھی علایہ۔"

علایہ جو ابھی بھی کسی گہری سوچ میں غلطاں کلاس کی جانب بڑھ رہی تھی اپنے عقب سے آنے والی سرد آواز پہ اس کے قدم زمین میں ہی گڑ گئے۔ اس نے ذرا سا چہرہ موڑتے اس شخص کو دیکھنا چاہا جو اس سے یہ پوچھنے کی کوتاہی کر رہا تھا وہ بھی ڈنکے کی چوٹ پہ مگر سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ اس کے سارے موڈ کا ستیاناس ہوا تھا۔ وہ ایک تنفر بھری نگاہ اس پہ ڈالتے اپنے قدموں کی رفتار بڑھا گئی تھی۔

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں علایہ کہ تم وہاں کیا کر رہی تھی۔"

علایہ جو ضبط کی انتہاؤں کو چھوتے آگے بڑھ رہی تھی جھٹکے سے رخ موڑتے اس کی جانب متوجہ ہوئی جس کے طور اطوار ہی بدلے ہوئے تھے۔

مجھے تمیز سے مخاطب کرو نا ہی میرا تمہارے ساتھ کوئی ایسا رشتہ استوار ہے جو مجھے تم تم کہہ کر مخاطب کر رہے ہو اور میں تمہارے سوالات کے جوابات دینے کی پابند نہیں ہوں۔ لگتا ہے پرانی مار بھول گئی ہے۔ ابھی الٹے ہاتھ کی ایک منہ پہ لگے گی تو سارا اگلا پچھلا ذہن میں تازہ ہو جائے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں چیخی۔ آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ رہی تھی۔ لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔ اسے یہ بات سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اس قدر فری کس خوشی میں ہو رہا ہے۔

"تمہیں یہ بات اچھے سے ازبر ہے کہ وہ جماعت۔"

اس سے پہلے کہ وہ فوراً سے پہلے اپنے تیور بدلتے میسنے پن سے اپنی بات مکمل کرتا علایہ نے خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہاتھ کے اشارے سے اسے ٹوکا تھا۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ یو بلڈی... میرے دل میں اپنے دماغ کا یہ گند اخناس بھرنے کی ضرورت نہیں ہے" ساری حسیں میرے پاس بھی ہے میں محسوس کر سکتی ہوں۔ ان آنکھوں سے دیکھ بھی سکتی ہوں کہ کون صحیح ہے اور کون غلط تو بہتر ہے اب تم سے مجھ سے بچ کر رہنا ورنہ سر عام سولی پہ لٹکا دوں گی اور تم کسی کو مدد کیلیے بھی "نہیں پکار سکو گے۔

وہ تنے تنے تاثرات سمیت زہر خندہ لہجے سمیت غرائی۔ معیز کی رنگت اس کی بات پہ سپید پڑی تھی۔ وہ دانت پیستے اس کی نگاہوں سے خائف ہوتے آنکھوں کا رخ بدل گیا اور ایک شرربار نگاہ اس پہ ڈالتے تن فن کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ وہ جس قدر اس کے نزدیک آنا چاہ رہا تھا یہ لڑکی اتنا ہی اس کے سر پہ چڑھ کر ناچ رہی تھی۔

ناجانے ان بد دماغ لوگوں کے ذہنوں میں یہ خرافات کہاں سے آجاتی ہے اس قدر گھٹیا باتیں سوچ بھی کیسے" "لیتے ہیں دماغ کا دہی بنا دیا ہے پکڑ کے قسم سے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اپنی پیشانی مسلتے بے دھیانی میں جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے کلاس کی سمت بڑھ رہی تھی معاً سامنے سے آتی شخصیت کو نہ دیکھ پانے کی نتیجہ ذوردار تصادم کے صورت میں نکلا تھا۔ وہ اس چٹان جیسے وجود سے ٹکراتے کراہتے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام گئی تھی۔ ابھی تک اس نے مقابل کی شکل نہیں دیکھی تھی بس اس کا چوڑا سینہ اور پھولے ہوئے بازو دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ وہ جی کراتے دانت کچکچا گئی۔

"اگر اتنا ہی ریسلنگ کرنے کا شوق ہے تو یہاں کیا منہ اٹھا کر آ گئے ہیں سر پھٹ جاتا میرا ابھی ڈائینا سور نہ ہو تو۔"

اس نے جلے بھنے انداز میں جوں ہی چہرہ اٹھاتے مقابل کی صورت کی جانب دیکھا اس کی فر فر چلتی زبان کو بے ساختہ بریک لگی تھی جبکہ چہرے کا رنگ مقابل کی لہو رنگ ہوتا چہرہ دیکھ بے ساختہ فق ہوا تھا۔ اس نے آنکھیں میچتے اپنے ڈوبتے دل کو سہارہ دیا تھا کیونکہ مقابل کوئی اور نہیں بلکہ اس کے وہی انگریزی کے استاد تھے۔ وہ تصور میں ہی اپنا سر پیٹ گئی تھی اب ان کے سامنے پیٹ کر اپنا تماشہ تھوڑی بنوانا تھا۔

اس کے برعکس کاظم تحیر کے مارے آنکھیں پھیلائے لب واں کیے اپنے متعلق اس کے نادر خیالات سننے کا فریضہ سرانجام دے رہا تھا معاً اس کے لبوں سے اپنے آپ کو ڈائینا سور سنتے ہی وہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچا تھا۔ کس قدر محنت کر کے یہ باڈی بنائی تھی اور اس نے اس کو تشبیہہ کس سے دی ڈائینا سور سے۔ وہ بے ساختہ جھرجھری لے اٹھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"محترمہ آپ کا دماغ ٹھکانے پہ ہے۔ ایک تو پاگلوں کی طرح خود سے باتیں کرتی چلی جا رہی ہیں اندھوں کی طرح اور باتیں بھی مجھے سنا رہی ہیں۔ کسی اساتذہ کا احترام کرنا آتا بھی ہے یا کسی نے سکھایا نہیں۔"

اس نے اس کی بدتمیزیوں پہ طنز کا تیر چلایا تو علایہ کے دل کو بے ساختہ ٹیس پہنچی تھی۔ اس کے چہرے پہ کرب کی ایک لہر دوڑی تھی جسے وہ سرعت سے چھپا گئی تھی۔ وہ گہرا سانس بھرتے اپنے اشتعال پہ قابو پا گئی تھی اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں تھا مزید کچھ بولتی تو کوئی بعید نہیں تھا کہ اسے یونی سے ہی باہر نکال دیا جاتا۔ وہ تنے تنے تاثرات سمیت ضبط سے کام لے گئی تھی۔

"مجھے جو بھی ہے آپ کو اس سے کوئی کنسرن نہیں ہونا چاہیے استاد ہے تو استاد کی طرح ہی رہیے۔ مجھ سے غلطی ہو گئی جو آپ کو دیکھے بغیر ہی سنا دی مگر آپ کو میری تربیت پہ انگلی اٹھانے کا کوئی حق نہیں ہے اور نہ ہی میں آپ کو اجازت دیتی ہوں اس چیز کی۔"

وہ سپاٹ چہرے سمیت دھیمے لہجے میں بولتی آگے کی جانب بڑھ گئی۔ آج سب نے اسے ہی ملنا تھا جیسے اسے سخت قسم کا تاؤ آ رہا تھا خود پہ ہی۔

جبکہ کاظم حیرت سے اس لڑکی کو اس قدر پر سکون دیکھ رہا تھا ورنہ وہ ہر جگہ بولتی ہوئی ہی دکھتی تھی۔

"جائیں آپ اپنی اس عفیفہ کے پاس۔ آج تو وہ بڑا سج کر آپ کے اوپر ڈورے ڈالنے آئی ہے۔ ویسے آپ کی ایک نظر کرم کی دیر ہے وہ اپنی تیاری میں کامیاب ہو جائے گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی شوخ گوہر افشانی پہ کاظم نے دانت پیسے تھے مطلب جو بھوت اس کے اندر ابھی آیا تھا وہ ایک لمحے کا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی جوابی کاروائی کرتا وہ تمسخر سے ہنستی کلاس میں گھس گئی تھی۔وہ اس کی عاجز آجانے والی حرکتوں پہ تاسف سے نفی میں سر ہلا گیا۔

"مس عفیفہ آپ میرے آفس میں آیئے ان نیکسٹ ٹو منٹس۔"

وہ زینوں کے ساتھ اپنی دوستوں کے ساتھ کھڑی عفیفہ کو ہدایت کرتا اپنے آفس کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ تو اس کی بات پہ جیسے سکتے کی کیفیت میں آگئی تھی۔اس کے خرافاتی دماغ میں طرح طرح کی باتیں آنے لگی۔آنکھیں مخصوص انداز میں چمک رہی تھی۔

"ایکسکیوز می ذرامیں ابھی آئی کاظم کی بات سن کر۔"

وہ ایک ادا سے شانوں پہ گرے بالوں کو جھٹکتی شاطرانہ مسکراہٹ سمیت اسی کی تلقید میں چل دی۔حسن جو دور ہی کھڑا ایک ڈیوائس کے ذریعے ان کی تمام باتیں کیچ کر رہا تھا مشکوک ہوتے وہ بھی پیچھے پیچھے ہی تھا۔اسے سر کاظم کے عفیفہ کو آفس میں بلانے پہ حیرت ہوئی تھی وہ بھی اکیلے میں۔آج تک کسی اساتذہ نے ایسی حرکت سرانجام نہیں دی تھی جس سے کسی کا کردار مشکوک ہو۔

اس نے جوں ہی آفس کا دروازہ بجایا اندر سے آتی بھاری گھمبیر کم ان کی آواز پہ ایک لمحے کو اس کے اوسان خطا ہوئے تھے۔اس نے اپنی تمام ہمت متجمع کرتا دروازے کی ناب گھماتے اندر قدم رکھے تو وہ دونوں معمولی سے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

فاصلے پہ کرسیاں رکھے کسی بات پہ مصروف تھے۔کاظم نے ہاتھوں میں رجسٹر تھام رکھا تھا۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اسے کچھ سمجھا رہا ہے۔

"جی کچھ کام تھا کیا آپ کو۔"

کاظم نے اس کے چہرے پہ نظریں جمائے سرمہری سے استفسار کیا تو اس کا حلق تک خشک ہو گیا۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے فضا میں آکسیجن کی کمی ہو گئی ہو۔وہ اندر تو آ گیا تھا لیکن اب اس کا ذہن اس چیز کیلیے تیار نہیں تھا کہ انہیں کیا جواب دے تبھی میسنی سی ہنسی ہنس دیا۔عفیفہ بھی اس کی آمد پہ ایک جانب ہوتے کھڑی ہو گئی تھی۔

"وہ سر دراصل آپ سے کچھ۔"

اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات مکمل کرتا چوکیدار چائے کی ٹرے لیے کمرے میں داخل ہوا تھا۔حسن نے اس کی آمد پہ ایک لمحے کیلیے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

چوکیدار نے چائے کے دو کپ میز پہ رکھے تھے۔حسن نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا معاً اس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تھا شاید وہ کسی منسٹر کی بیٹی ہے تبھی اسے اس قدر اہمیت دی جا رہی ہے۔فلحال وہ دل ہی دل میں اس عفیفہ کو کوستے خاموشی اختیار کر گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"حسن کیا پلیز تم یہ چائے مجھے پکڑا سکتے ہو۔"

عفیفہ جو صوفے پہ جا کر بیٹھ چکی تھی میز پہ رکھی چائے کو دیکھتے حسن سے گویا ہوئی اور آنکھیں پٹپٹاتے اس کی جانب دیکھا۔ وہ انکار تو کرنا چاہتا تھا لیکن کاظم کی موجودگی میں صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا اور مسکراتے ہوئے کپ اسے تھمایا تھا۔ اس کی مسکراہٹ کے پیچھے بھی ایک نفرت پنہاں تھی جو فلحال عفیفہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے دیکھتے کپ تھامتی اس کے ہاتھوں سے کپ ڈگمگایا تھا اس نے ایک مسکاتی نگاہ اس پہ ڈالتے کپ ہاتھوں سے چھوڑا تھا اگلے ہی لمحے چائے اس کی پینٹ کو بری طرح داغدار کر گئی تھی وہ گرم گرم چائے ہونے کی بدولت اب چیخ رہی تھی اور غیض کے عالم میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی جواب اسے ہی دیکھتے بائیں آنکھ دبا رہا تھا۔

چلیں یہ صاف کر لیں آئیں میرے ساتھ اور حسن آپ فوراً سے پہلے یہاں سے نکل جائیں آپ سے میں بعد "میں نپٹتا ہوں۔"

اس نے تفکر سے کہتے عفیفہ کی جانب ہاتھ بڑھایا اور قہر آلود نگاہوں سے حسن کو دیکھتے باہر جانے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ سٹپٹاتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گیا۔ ان کے واشروم کی سمت جاتے ہی حسن کی نگاہ سرعت سے صوفے پہ رکھے عفیفہ کے موبائل پہ پڑی تھی۔ اس نے دھڑکتے دل سمیت اس کے موبائل کا بیک کور اتارا اور اپنے والٹ سے چپ نکالتے اس پہ چپکائی تھی۔ وہ بلکل چھوٹی سی چپ تھی جس کا وزن بھی نہ ہونے کے برابر

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھا۔اس سے عفیفہ جس سے بھی بات کرتی اس کا پورا ریکارڈ ان تک پہنچتا۔یہ کام سرانجام دیتے ہی اس نے موبائل اسی زاویے میں صوفے پہ پھینکا اور اپنی شرٹ درست کرتے بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب بڑھ گیا۔باہر پہنچتے ہی اس نے طمانیت بھرا سانس خارج کیا تھا۔

"ہیوڈن سر۔"

اس کی مسرت سے لبریز آواز مائیکروفون میں گونجی تو ان دونوں نے بے ساختہ اسے شاباشی دی تھی۔اب وہ پوری شان سے گنگناتے ہوئے آگے کی جانب بڑھ رہا تھا۔

کہاں گیا مال اب تک نہیں پہنچا۔تم جیسے ناکارہ لوگوں کو کام پہ رکھ کر میں پچھتا ہی رہا ہوں آج تک۔بولوں تک" "کہاں گیا مال۔

وہ سب چہرہ جھکائے شرمندہ شرمندہ سے پاشا کے سامنے کھڑے تھے جب وہ طیش کے عالم میں غرایا تھا۔آج اسے ہسپتال سے آنے والی مال کی ادائیگی کرتے اس کا اچھا خاصہ معاوضہ کمانا تھا لیکن آدھی رات کو ہی جب آصف پاشا کے کچھ لوگوں کے ساتھ مال اٹھوانے ہسپتال پہنچا تھا تو وہاں سے آدھے سے زیادہ سامان غائب تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی اس کی پہرے داری میں بٹھایا لڑکا بھی۔اس وقت سے اب تک ان سب کی شامت

آئی ہوئی تھی۔انہیں یہ چیز ہی کھائی جارہی تھی کہ سب سامان کس کے ہاتھ لگا ہوگا۔اس بدولت تو کسی کو علم بھی نہیں تھا۔

باس وہ میں نے تو سارا سامان ایک جانب کر کے رکھا تھا کہ رات کو سارا مال ڈیلور ہونا ہے لیکن میں نہیں جانتا" کیسے کب اور کیوں سامان غائب ہوا اور سب سے اہم بات جو کیمرہ وہاں کی حفاظت کیلیے لگا تھا عین وقت میں وہ " بھی بند تھا۔

وہ اپنی پیشانی مسلتے پریشانی سے ساری تفصیل اس کے گوش گزار رہا تھا لیکن سب پہلو پہ سوچنے کے بعد بھی کوئی اہم پہلو ہاتھ نہیں آرہا تھا۔

ہاں مال سارا آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی۔جلد از جلد کچھ بھی کر کے پتہ لگواؤ اگر تم میں سے کوئی بھی فرار ہوا" "نہ تو یقین کرو ایک ایک بوٹی کر کے کتوں کو کھلاؤں گا تم لوگوں گی۔

وہ آنکھوں میں بے تحاشہ نفرت لیے چیخ رہا تھا اور پولیس کی وردی میں ملبوس شخص کو سختی سے ہدایت کر رہا تھا۔

باس مجھے جیسے ہی اس آصف نے اطلاع دی میں نے ناکہ بندی کی تھی اس علاقے میں لیکن وہاں بھی ایسا کوئی" "سرا ہاتھ نہیں لگا جس سے کسی پہ شک جائے۔باس کہی کوئی دشمن تو نہیں نکل آیا ہمارا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس وردی والے نے پر سوچ نگاہوں سے پاشا کی جانب دیکھتے استفسار کیا تو پاشا کی چلتی زبان کو ایک لمحے کیلیے بریک لگی تھی۔ اس نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔ اس کی بات میں دم تو تھا۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا کہ مقابل بھی گڑبڑا گیا۔

پاشا نے سامنے رکھی شیشے کی میز سے سگار اٹھاتے سلگایا اور لبوں میں دباتے ایک گہرا کش بھرتے دھوئیں کے مرغولے چھوڑنے لگا۔

مجھے جلد از جلد اس متعلق تمام معلومات چاہیے۔ جس نے بھی یہ کام کرنے کی کوتاہی کی ہے اسے بالوں سے" پکڑ کر میرے سامنے لانا ہے۔ چاہے زندہ یا مرا یہ تم لوگوں پہ منحصر ہے اور آصف تو بھی جلدی سے کام کر ورنہ "تو زندہ میرے ہاتھوں نہیں بچے گا۔ دماغ خراب کر کے رکھ دیا سالے نے۔ یہ مشروب انڈیل اس میں۔

اس نے ان دونوں کو دیکھتے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں ہدایت کی اور زوردار ٹھوکر میز پہ مارتے پاس کھڑے ملازم پہ دھاڑا۔ اس ملازم نے سہمتے سہمتے جلد سے جلد مشروب گلاس میں انڈیلا اور اس کی جانب بڑھایا تھا۔ جواب کسی سے فون پہ مخاطب تھا۔

"چلو دفعہ ہو جاؤ تم یہاں سے۔ ان لڑکوں سے بھی پتہ کروں وہ کوئی نیا چاند ہی نہ سر پہ چڑھاتے ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تنفر سے بولتے مشروب کا گلاس لبوں سے لگاتے گہرے گھونٹ بھرنے لگا۔وہ سب اس کی دھاڑ پہ اچھلتے بھاگنے والے انداز میں یہاں سے نکلے تھے۔مال کی گمشدگی بہت ہی فکر والی بات تھی جنہیں ان سب نے اچھا خاصہ ہلکا لیا ہوا تھا لیکن پاشا کا دماغ تیزی سے چلنے میں مصروف تھا۔

"صاحب وہ روزی۔"

اس کے خاص آدمی نے اسے گہری سوچ میں غلطاں دیکھ ڈرتے ڈرتے پکارا۔

"بھاڑ میں جائیں روزی دفعہ ہو جاؤ یہاں سے۔"

وہ طیش کے مارے چلایا تو اس کے چلانے پہ وہ خوفزدہ ہوتے بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلا تھا۔پاشا اب مشروب سے بھرا گلاس زمین پہ مارتے لہو رنگ ہوتی نگاہوں سے زمین کو گھور رہا تھا۔

"کون ہے یہ مائی کا لال جس نے پاشا سے الجھنے کی کوشش کی ہے۔بچ نہیں پائے گا ہم سے۔"

وہ اپنی بڑھی ہوئی شیو پہ ہاتھ پھیرتے شاطرانہ مسکراہٹ سمیت بولا اور بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگا اٹھا۔آنکھیں حد درجہ لہو رنگ ہو رہی تھی جو اس کے ضبط کی گواہ تھی۔

"جزا بیٹا طبیعت کیسی ہے اب میری جان۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نادیہ بیگم اس کے سرہانے بیٹھتی تفکر ذرہ لہجے میں بولی جو کل سے جب سے سکول سے آئی تھی یوں ہی نڈھال پڑی تھی۔ابکائیوں نے اس کا حال برا کر دیا تھا۔کل میں کوئی لانے جانے والا بھی نہیں تھا تبھی وہ مزید پریشان تھی۔ابھی بھی وہ اس کا ماتھا چھوتے محبت سے پوچھ رہی تھی۔

ان کی متفکر آواز پہ اس نے ہولے سے مندی مندی آنکھیں واں کرتے ان کی جانب دیکھا جو اس کے اوپر جھکی ہوئی تھی۔

"جی امی میں ٹھیک ہوں بس کچھ بے چینی سی ہے کل سے۔"

وہ بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے نقاہت ذدہ لہجے میں بولی۔آج بھی طبھعت بگڑنے کی بدولت وہ سکول نہیں جا سکی تھی۔اقراء نے تو اسے بارہا بار کہا تھا کہ وہاں جاؤ گی تو ذہن بدلے گا لیکن وہ جانتی تھی کہ اس پہ کیا گزر رہی ہے مگر وہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔

تھک گئی ہے میری بیٹی کبھی اتنا کام کرنے کی عادت نہیں تھی نا۔جب ہم نیا نیا کوئی کام اپنے سر پہ سوار کرتے" "ہیں نا تو پھر ایسے ہی طبیعت اثر انداز ہوتی ہے۔

نادیہ بیگم کو جو محسوس ہوا وہ وہی بول رہی تھی جبکہ جزاء کا دھیان تو ان کی طرف تھا ہی نہیں جیسے وہ کسی اور سوچ میں گم تھی۔

"نہیں امی اگر ایسی بات ہوتی تو پھر میں تو کافی دنوں سے جا رہی ہوں اگلے ہی دن کیوں نہیں طبیعت بگڑی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولی اور ٹانگیں بیڈ سے لٹکاتے چپل پیروں میں اڑسی تھی۔

اچھا پھر وہاں جا کر اپنے کھانے پینے کا دھیان کیا کرو۔کچھ بھی ایسا ویسانہ کھالیا کرو جس کا ہمارا معادہ ہمیں"
"اجازت نہ دے۔

انہوں نے صوفے سے اس کے کپڑے اٹھا کر تہہ لگاتے مصروف سے انداز میں لتاڑا تو اس کے زہن میں بھی جھما کہ سا ہوا تھا۔کل ہی تو اس نے چائے اور اس کے بعد میم کی جانب سے جو سینڈوجز ملے تھے وہ کھائے تھے۔

"جی اب سے خیال کروں گی آپ پریشان مت ہوں۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

اپنا خیال کیا کرو میرا اکلوتا قمیتی اثاثہ تم ہی ہو میں صرف تمہارے سہارے ہی جی رہی ہوں۔کچھ ایسا مت"
"ہو جائے جس سے کچھ غلط ہو مجھے تو ویسے بھی آج کل دھڑ کا لگا رہتا ہے۔

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی آنکھوں میں نمی لیے بولی۔جزاء نے ہولے سے ان کے ہاتھ تھپتھپائے تھے۔

میرے پہ یقین رکھیں سب ٹھیک ہو گا انشاآللہ۔مجھ پہ بھروسہ رکھیں میں آپ کی ہی بیٹی ہوں۔یقین ہے نا مجھ"
"پہ۔

وہ ان کی پیشانی چومتے ہوئے محبت سے بولی اور ان کی آنکھوں سے آنسو پونچھے تھے۔نادیہ بیگم نے بغیر کسی تردد کے اثبات میں سر ہلایا۔وہ ہولے سے مسکرادی تھی۔

مجھے تیرے پہ بھروسہ ہے تبھی اس چیز کی اجازت دی ہے۔بس اس ظالم دنیا پہ بھروسہ نہیں ہے یہ بہت" "برے دن بھی دکھادیتی ہے۔

وہ اذیت ذدہ لہجے میں بولی۔ان کے لہجے میں ایک تڑپ تھی جسے محسوس کرتے وہ بھی تڑپ اٹھی تھی۔

"اس سے زیادہ برے دن بھی ہوتے ہیں کیاامی۔"

وہ تلخی سے بولی۔اس کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔

"جب یہ زمانہ آنگن کے پھولوں کورسواں کرنے کی کوشش کرتا ہے ناتوماں باپ جیتے جی مرجاتے ہیں۔"

انہوں نے بوجھل لہجے میں بولتے اس پہ ایک حقیقت آشکار کی تھی۔جزاء ایک سیکنڈ کیلیے تو سن رہ گئی۔وہ بناپلک جھپکائے ان کی جانب دیکھ رہی تھی جواب ڈوپٹے کے پلو سے آنکھیں صاف کررہی تھی۔جزاء خاموشی سے ان کے سینے سے لگی تھی۔اس بات کے جواب میں اس کے پاس الفاظ ہی نہیں تھے۔

چلیں اب آپ یہ خرافاتی باتیں سوچ کر اپنی طبیعت مت خراب کیجیے گا۔سب ٹھیک ہوگ انشاآللہ اس کیلیے" "آپ کو مجھ پہ بھروسہ کرناہوگامیری ماں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کے جھریوں زدہ ہاتھ تھامتے آنکھوں سے لگاتی روتے روتے بولی تو نادیہ بیگم نے آنسو پونچھتے اسے کسی قیمتی چیز کی طرح اپنی آغوش میں سمیٹا تھا۔

کالی رات مزید تاریک ہوتی جارہی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں نیند کا شائبہ تک نہ تھا۔وہ گھر کے لان میں ننگے پیر ہی چہل قدمی کرتے اپنے سر دپڑتے ہاتھ مسل رہی تھی۔سوچ کے دھاگے کسی ایک کی ذات سے جڑے تھے۔

"مجھے چھوڑ کے مت جایئے نا۔میں کیسے رہوں گی آپ کے بغیر۔"

وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کا بازو تھامتی اسے روکنے کی جدوجہد کر رہی تھی لیکن مقابل لڑکے کے چہرے کی ہوائیاں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اڑتی ہی چلی جارہی تھی۔

"رہ لوگی آپ میرے بغیر میں جانتا ہوں۔مجھے جانے دو ورنہ وہ لوگ مجھے پکڑ لیں گے۔"

وہ اپنی شرٹ کی آستین اس کے ہاتھوں سے چھڑواتا تھکے تھکے لہجے میں بولا تو وہ مزید خود پہ ضبط کھوتی ہچکیوں سے رودی تھی۔

"نہیں نہیں کوئی نہیں لے کر جائے گا آپ جائیں لیکن آپ پرومیس کریں کہ جلد ہی واپس لوٹیں گے۔"

وہ اس کی جانب اپنی ہتھیلی پھیلاتے ہوئے بولی۔ مقابل نے بے بسی سے اس کی سمت دیکھا لیکن فلحال وعدہ نہ کرنا مطلب وقت مزید سرکانا تھا تبھی بنا کسی تردد کے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے دبا گیا تھا۔ اس نے روتے روتے ہنستے اس کی سمت دیکھا۔

اس نے بے ساختہ آگے بڑھتے اسے اپنے حصار میں لیتے اس کے بالوں کو چھوا تھا۔ وہ لب پھیلاتی مسکرادی تھی۔ اس کے مسکراتے ہوئے پھولے پھولے گال مزید پھولے تھے۔ وہ اس کے گالوں کو ہولے سے انگلیوں سے چھوتا سٹول پہ چڑھتا دیوار پھلانگ گیا تھا اور وہ نم نگاہوں سے نظروں سے اوجھل ہوتا دیکھ رہی تھی۔

"مت جائیں نا۔"

وہ دیوار کی جانب ہاتھ کرتی تڑپ کر بولی تھی معاً منظر ختم ہوتے ہی وہ خالی خالی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لے رہی تھی۔

"پہلے بابا پھر ماما اور اب آپ بھی۔"

وہ ٹھنڈے ٹھنڈے سبزے پہ بیٹھتی اپنی ٹانگوں کے گرد بازو باندھ گئی تھی۔ آنکھوں میں آنسوؤں کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ رونا تو وہ گزرے پانچ سالوں سے جیسے بھول ہی گئی تھی جب آخری بار صفورہ بیگم نے اس پہ ہاتھ اٹھانے کی جرأت کی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سرد ہواؤں سے کپکپاتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کپڑے جھاڑتی چپل پیڑوں میں اڑستی اندر کی جانب بڑھ گئی۔معاً اس کی نگاہ انیکسی میں چلتی لائٹ پہ پڑی تھی۔اندر موجود شخص کا سوچتے اس کا خون کھولا تھا لیکن وہ مٹھیاں بھینچتے دندناتی ہوئی داخلی دروازہ عبور کر گئی۔

"کہاں سے آرہی ہو اتنی رات کو۔"

وہ جو کچن میں کھڑی پانی پی رہی تھی صفورہ بیگم کی آواز پہ منہ بنا کر رہ گئی۔اس نے سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔خان بابا بھی اپنے کسی عزیز کی طبیعت خرابی کی بدولت گاؤں گئے ہوئے تھے تبھی وہ پورے گھر میں منڈلاتی پھرتی تھی۔وہ ان کی بات کو سرے سے نظر انداز کرتے اس سے پہلے ان کے پاس سے گزرتی صفورہ بیگم نے ماتھے پہ بل ڈالتے ایک بار پھر اسے مخاطب کیا۔

"میں تم سے مخاطب ہوں لڑکی۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔آنکھوں میں صرف ایک ہی جذبہ تھا اور وہ بھی صرف نفرت کا۔

اور میں آپ کی آواز تک سننا پسند نہیں کرتی اسی لیے لازم ہے کہ آپ مجھ سے مخاطب ہونا چھوڑ دیں کیونکہ "آگے سے ایسا ہی ٹھنڈا جواب ملے گا۔"

وہ سرد مہری سے بولی تو صفورہ بیگم کو تو اس کے ڈھیٹانہ انداز پہ پتنگے ہی لگ گئے۔

"یہ تمہارے باپ کی جاگیر نہیں ہے جو آدھی آدھی راتوں کو جہاں مرضی منڈلاتی پھرو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہوں نے نخوست زدہ لہجے میں بولتے آخر میں برہمی سے حکم صادر کیا۔ ان کی بات پہ علایہ نے تلخ مسکراہٹ سمیت ان کی جانب دیکھا جو اس کے زخم کریدنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی۔

"یہ گھر میرے باپ کا ہے اس کا مطلب ہوا کہ یہ گھر میرا ہے۔ میں اس گھر میں رہوں سوؤں جیوں مروں آدھی آدھی راتوں کو سیر سپاٹے کروں جو مرضی کروں میں یہ حق آپ کو نہیں دیتی کہ میری ذات پہ کسی قسم کی پابندیاں عائد کریں۔"

اس نے زہر خند انداز میں لب کشائی کی۔ ان کی باتوں نے ہی اسے بولنے پہ اکسایا تھا اور اب وہ زخمی شیرنی کی مانند بپھر گئی تھی۔ وہ سختی سے انہیں باور کراتی تن فن کرتی زینوں کی جانب بڑھ گئی تھی۔ جاتے جاتے وہ ایک ناگوار نگاہ ان پہ ڈالنا نہیں بھولی تھی۔

وہ جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی اس کے غصے کا گراف گرنے کی بجائے بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ ان کی بات یاد کرتے دل کی دھڑکن بے ساختہ سست پڑی تھی لیکن وہ گہرے گہرے سانس بھرتی خود پہ قابو پانے لگی۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے ہی آپے سے باہر ہو جاتی۔

وہ اپنا موڈ بحال کرتی خود کو پر سکون کرتے وارڈروب کھول کر کھڑی ہو گئی جہاں انتہا کے کپڑے تھے جو سارے کے سارے پرانے تھے۔ گزرے دو سالوں میں صفورہ بیگم نے اس کی شاپنگ کیلیے ایک روپے بھی نہیں دیے تھے۔ بس ایک لمٹ میں پیسے ملتے جسے وہ اپنے کھانے پہ خرچ کر لیتی تھی۔ اب کل یونی میں فنکشن تھا اور اس

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کے پاس کپڑے ہی نہیں تھے معاًاس کی نگاہ گھومتے ہوئے ایک منظر پہ تھمی تھی۔اس نے ہاتھ بڑھاتے وہ بوکس اٹھایا تھا۔آج اتنے سالوں بعد وہ اس گرد آلود باکس کو کھولنے جا رہی تھی۔

بیڈ پہ بیٹھتے ہی اس نے کپڑے سے بوکس صاف کرتے اس میں سے شرٹ نکالی کو سیاہ رنگ کی خوبصورت سی سادی سی شرٹ تھی جس کے اوپر پیرس لکھا ہوا تھا۔وہ شرٹ باہر نکالتی اسے لبوں سے چھو گئی تھی۔

"آئی لو یو سو مچ بابا اینڈ آئی مس یو الاٹ۔"

وہ اس شرٹ کو اپنے سینے میں بھینچتی محبت سے بولی اور اس شرٹ کی خوشبو کو خود میں سمویا تھا۔ایک سکون سا اس کے رگ وپے میں سرائیت کر گیا۔اس نے آئینے کے سامنے آتے خود کا جائزہ لیا تو وہ اسے کافی کھلی تھی۔

"میں ہوڈی پہن لوں گی اس کے اوپر لیکن کل میں یہی پہن کر جاؤں گی۔"

وہ پر عزم انداز میں بولی اور آسمان کی جانب دیکھتی آنکھیں میچی تھی۔

"اے زندگی تو بہت تلخ ہے۔شاید تو بھی مجھے ختم کر کے ہی دم لے گی۔"

وہ یہ الفاظ ادا کرتی اپنی ہی بے بسی پہ ہنس دی تھی۔اس کی ہنسی میں جو وحشت تھی کوئی دیکھ لیتا تو وہ اس کے وجود کو ہی چیر دیتی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

رات کی سیاہی آسمان پہ اپنے پر پھیلا چکی تھی۔ کالے بادلوں نے مکمل طور پہ آسمان کو ڈھکا ہوا تھا۔ تارے بھی روئی کے گولے کی مانند بادلوں میں ہی کہی چھپ دکھلا کر غائب ہو گئے تھے۔ چاند بھی آسمان کے بیچ و بیچ چھپن چھپائی کھیلنے میں مشغول تھا۔ چند ساعتوں بعد بادلوں کی گڑگڑاہٹ ایک عجیب سا شور بلند کر رہی تھی جو اس سناٹے زدہ ماحول کو مزید ہولناک کر رہا تھا۔ دور کہی سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سب کو کپکپانے پہ مجبور کر دیتی۔ ایسے موسم میں وہ تینوں سر کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھے ایک ڈیوائس میں غرق کچھ تلاش کرنے میں محو تھے۔ موسم کے تیور بدلتے ہی سگنلز نے غیر متوقع طور پہ تنگ کرنا شروع کر دیا تھا اسی بدولت وہ تینوں بیزار بیٹھے تھے۔

"جس کے ساتھ یہ ڈیوائس کنیکٹ کرنی ہے وہ کہاں ہے۔"

عشب کی مستفسانہ آواز پہ دین سرعت سے اٹھتے اپنے کمرے کی سمت بھاگا تھا کیونکہ فلحال بحث کرنے کا وقت نہیں تھا۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ جوں ہی کشادہ ہوا دار لاؤنج میں داخل ہوا تو ٹھٹھرا دینے والی سردی کی بدولت وہ بھی لرز کر رہ گیا تھا۔ نرم گرم صوفے پہ جگہ سنبھالتے ہی اس نے ڈیوائس عشب کی جانب بڑھائی تو وہ اس ڈیوائس کو اس چپ سے جوڑتے سگنلز کا انتظار کرنے لگا۔ وہ لوگ عفیفہ کے ساتھیوں کے متعلق جاننا چاہ رہے تھے اور یہ اس صورت ہی ممکن تھا۔

"میرے خیال سے سگنلز آ گئے ہیں۔ چیک کریں عشب بھائی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

حسن کی تحکم بھری آواز پہ عشب نے عمل کیا تو اگلے ہی لمحے سرخ رنگ کی لائٹ جلتے ہی انہوں نے تشکر بھرا سانس خارج کیا اور پر سکون انداز میں ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

"کیا ہے بھونکو بھی اب کب سے کال ملائی ہوئی ہے اب بولو بھی۔"

ابھی انہیں ہمہ تن گوش ہوئے کچھ منٹس ہی سرکے تھے معاً عفیفہ کی جھنجھلائی ہوئی آواز لاؤنج کی خاموش فضا میں گونجی تو وہ تینوں مکمل طور پہ اپنی حسیات اس کی سمت متوجہ کر گئے۔اب انہیں اگلے انسان کے بولنے کا انتظار تھا۔ایسا بھی کون تھا جسے تلاش کرنے میں انہیں خاصی دقت پیش آرہی تھی۔

"سب سے پہلے مجھے میری بات کا جواب چاہیے کہ تم آج اس کاظم کے آفس میں کیوں گئی تھی وہ بھی تن تنہا۔"

اس کے سپاٹ انداز پہ ان تینوں نے چونک کر ایک دوسرے کی سمت دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے اپنے حواس بحال کرتے اسی کی جانب متوجہ ہوئے۔

اس کی آواز سے تو انہیں خاصہ اندازہ نہیں ہو پایا تھا کہ کون ہو سکتا ہے لیکن تذبذب کا شکار لازمی ہو گئے تھے۔

میں تمہارے سوالوں کی پابند نہیں ہوں مسٹر۔تمہاری نگاہوں میں کوئی وقعت نہیں ہے بس اپنے مطلب کو" "استعمال کرتے ہو پھر دور پھینک دیتے ہو۔

وہ تڑخ کر اس سے مخاطب ہوئی۔ان تینوں نے کوفت سے ان دونوں کی فضول باتوں کو سنا تھا جن کا کوئی سر پیر نہیں تھا لیکن پھر بھی اسی کیلیے لڑنے کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کاش مسٹر کے آگے نام بھی لے لیتی ہمارا کام کس قدر آسان ہو جاتا۔"

حسن دہائی دینے والے انداز میں بیچارگی سے بولا۔ دین اور عشب اس کے انداز پہ مسکراہٹ دبا گئے۔

جس کام میں چیلنجز نہ ہو اس کام میں پھر دلچسپی نہیں رہتی کیونکہ ہم جانتے ہوتے ہیں کہ یہ کام بہت سہل ہے"

"ہم اس سے بیزار ہو جاتے ہیں پھر۔

عشب عام سے انداز میں مدھم سے لہجے میں بولا۔

کام تو تمہارے اپنے بھی بہت نکلتے ہیں۔ جو پیسہ کماتی ہو اور دوسروں کی راتیں رنگین کرتی ہو وہ کس کھاتے میں"

"آتا ہے۔

وہ تمسخر سے ہنستے ہوئے بولا۔ اس کی بات پہ ان تینوں کی رنگت اشتعال کے مارے سرخ ہوئی تھی۔ ماتھے کی رگیں ابھرتے ان کے ضبط کی گواہی دے رہی تھی۔ اس کی معنی خیز بات پہ عفیفہ کے تنے تنے تاثرات بھی ڈھیلے پڑے تھے۔ وہ بھی اس کے سنگت میں مکروہ انداز میں قہقہہ لگا اٹھی۔ ان تینوں کو اس لمحے اس لڑکی سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ مزید کچھ نہ سنیں مگر اس مشن کیلیے کچھ بھی کرنے کو راضی تھے وہ۔

اسی میں تو مزہ ہے اگر وہ نہیں کرواؤں گی تو پھر پیسہ کہاں سے آئے گا مگر وہ تو باقی لڑکیوں کے ساتھ ہوتا نہ"

"مجھے تو تمہارے سوا کسی نے چھوا بھی نہیں ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ناراضگی کا اثر زائل کرتے لاڈ سے بولی تو مقابل شیطانی مسکراہٹ سمیت ہنس دیا۔

"اس کاظم نے بھی نہیں۔"

وہ شاید کچھ زیادہ ہی مشکوک ہو رہا تھا۔اس معاملے میں کسی قسم کا رسک لینے کی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

"نہیں بابا۔اچھا مال کا بتاؤ کیا کرنا۔"

وہ تسلی آمیز لہجے میں بولتی بات کا رخ بدل گئی۔مقابل بھی ہلکا پھلکا ہوتے گہرا سانس بھر گیا۔

کچھ خاص نہیں کل بھی باس بے تحاشہ غصے میں تھے مال کی ادائیگی نہیں ہوئی کسی نے مال چرا لیا ہے ہسپتال" سے ہی۔باس نے تو اچھی خاصی سنادی۔اب ہمیں پورا مال احتیاط کے ساتھ پہچانا ہے۔وہ لڑکیاں وقت پہ ڈر گز لے رہی ہیں نا۔"

اس شخص نے تمام تفصیل سے اسے آگاہ کرتے آخر میں سوالیہ انداز میں استسفار کیا تو ایک لمحے کو عفیفہ کے بھی رونگٹے کھڑے ہو گئے لیکن اس سب کے آگے فلحال اسے پیسوں کی چمک دمک دکھ رہی تھی جو وہ اپنے ذاتی چاہتی تھی۔

عشب کے لبوں پہ فاتحانہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔اس نے چمکتی نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا تو وہ بھی تھمبز اپ کرتے اثبات میں سر ہلا گئے تھے۔مطلب پہلا جھٹکا دینے میں وہ فتح یاب ہوئے تھے۔فلحال ان کیلیے یہی بہت تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

افف تمہارا باس کس قدر خرانٹ قسم کا انسان ہے۔ خیر تم پریشان مت ہو میں نے اسلحہ وہی رکھوایا ہے جہاں ہر بار ہوتا ہے اور ادویات ہاسٹل میں ہی۔ ہر رات ان لڑکیوں کے پاس جوس جاتا ہے جن میں وہ نشہ آور ادویات ہوتی ہیں۔ اور اب تو وہ اس چیز کی اس قدر عادی ہو گئی ہے کہ جب نہیں ملتی تو ان کی حرکات ایسی ہوتی ہیں جیسے ابھی پاگل ہو جائیں گی۔"

وہ ہنستے ہوئے ان سب کی کیفیت کا مذاق اڑا رہی تھی۔ عشب نے نفرت کے مارے ضبط سے لب بھینچے تھے۔ اسے حیرت ہوئی تھی اس پنچ لڑکی کی گھٹیا سوچ پہ۔

وہ ضبط کے مارے ڈیوائس ڈس کنیکٹ کر گیا تھا اور سرخ ہوتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ لڑکی اب میرا ضبط آزما رہی ہے میرا بس نہیں چل رہا کہ میں اسے موت کے دہانے پہ لے جاؤں جو اس قدر معصوم جانوں کی زندگیوں سے کھیل رہی ہے ایسی گھٹیا لڑکی کے میں چیتھڑے اڑا دوں۔"

چند ساعتوں کے بعد جب وہ بولا تو اس کے لہجے میں بے تحاشہ نفرت سوئی ہوئی تھی۔ اس کے وجود میں غصے کے بھانبھڑ چل رہے تھے۔ وہ چاہتا تو ایک ہی لمحے میں اس کا پتا صاف کر دیتا لیکن جب تک مشن کی ادائیگی مکمل طور میں نہیں ہو جاتی اس وقت تک ان کی چھوٹی سی کوتاہی بھی انہیں سب کی نگاہوں میں مشکوک بنا سکتی تھی۔

"ماں باپ جامعہ میں اعلیٰ تعلیم کیلیے بھیجتے ہیں اور اس قسم کی گھٹیا اور پنچ لڑکیاں اب تن من سب بیچتی ایسے کاموں میں ملوث ہو جاتی ہیں۔ ان کا ذہن و قلب کیونکر ایسے کاموں میں شراکت داری کیلیے آمادہ ہوتا ہے۔ کیا

انہیں اس ذات کا خوف نہیں بچا۔ ہمارے ملک کی بہن بیٹیوں کے ساتھ اس حد تک برا ہو رہا ہے تو ہم کس لیے خاموشی اختیار کیے رہے۔ ہم لوگ اس حکومت کی پولیس کی مانند بے ایمان قطعی نہیں ہے۔"

دین کا چہرہ بھی لہو چھلکا رہا تھا۔ معاً اس کی بھاری سپاٹ آواز لاؤنج میں گونجی۔ آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ رہی تھی۔ جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔ عشب نے سختی سے دانت پہ دانت جمائے۔

"ہم بے ایمانی کرنے والوں کو سرے عام ایسی موت دیتے ہیں کہ باقی ماندہ لوگوں کی خوف سے جان لرز جاتی ہے۔ ہمیں ہمارے ملک سے بے تحاشہ محبت ہے اور اس بات کا ثبوت ان کی جان کی حفاظت کرتے دیں گے۔"

حسن کے پر عزم لہجے پہ ان دونوں نے بھی تائیدی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"آدھا کام تو سمجھو ہم سر انجام دے چکے ہیں۔ اس تک یہ اطلاع پہنچ چکی ہے کہ وہ سامان کسی نے اٹھوایا ہے۔ خیر اس لڑکے نے منہ کھولا۔"

وہ موہوم سا مسکراتے آخر میں چونک کر حسن سے مخاطب ہوا۔ دین کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔ اس کی بات پہ عشب کی آنکھیں تحیر کے مارے کھلی تھی کیونکہ جس قدر اس پہ ٹارچر کیا جا رہا تھا اب تک تو اسے ہمت مارتے ہارتے بول دینا چاہیے تھا لیکن وہ کسی قسم کی لب کشائی کیوں نہیں کر رہا تھا۔ اسے اپنے حواس مختل ہوتے محسوس ہوئے تھے۔ وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچتے اپنے اشتعال پہ قابو پاتے اس ٹارچر سیل کی جانب چل دیا اب اس لڑکے سے خود ہی نپٹنے کا وقت تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دروازے کی ناب گھماتے جوں ہی اس اندھیرے کمرے میں داخل ہوا جہاں پیلا چھوٹا سا بلب بھی روشنی کرنے کو ناکافی تھا۔ کمرے میں اس قدر سناٹا تھا کہ اس کے بگڑے تنفس کی آواز بھی اس کی سماعتوں میں گونج رہی تھی۔ وہ اپنے مضبوط قدم اٹھاتا اس تک پہنچا۔ اندر آنے سے پہلے وہ چہرے پہ ماسک چڑھا چکا تھا۔ اس نے اپنی شرٹ کی آستین فولڈ کرتے اپنے کسرتی بازو کرسی کے اطراف میں رکھے اور اس پہ اوپر جھکا تھا۔ وہ جو تکلیف کی شدت سے کراہتے ہانپ رہا تھا بمشکل اپنی آنکھیں کھولتے اس کی سمت دیکھا جس کی فقط آنکھوں ہی دکھ رہی تھی۔ اس کی لہو رنگ آنکھیں دیکھ اس لڑکے کا پور پور کانپ اٹھا۔

چلو جلدی سے بتانا شروع کرو۔ کس مافیہ گینگ سے تعلق ہے کب سے ہے اور کس کس قسم کے غلط کاموں میں "ملوث ہو۔"

اس نے کرسی کھینچتے اس لڑکے کے مقابل کی اور جھٹکے سے اس پہ براجمان ہوا تھا۔ وہ لڑکا سانس روکے اس کی آواز سن رہا تھا۔ جس شخص کی آواز ہی اس قدر سخت تھی وہ اس کے ساتھ کیسا سلوک کرتا یہی سوچ کر اس کی جان ہوا ہو رہی تھی۔ اس کے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

"پپ۔ پانی۔"

اس کے خشک سکڑتے لبوں نے ہولے سے جنبش کی تو عشب نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور آنکھوں میں نفرت لیے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ٹھنڈا یا گرم۔"

اس نے عام سے لہجے میں استسفار کیا تو مقابل لڑکے نے آنکھیں پھیلائے اس کی جانب دیکھا جو اس کی رائے جاننا چاہ رہا تھا معاً اس کے کٹاؤدار لبوں پہ معنی خیز مسکراہٹ دیکھ اسے شدت سے کسی انہونی کا احساس ہوا۔اس کا رنگ تیزی سے پھیکا پڑا تھا۔

"ٹھنڈا۔"

اس نے حلق تر کرتے یک لفظی جواب دیا۔

لیکن میرے مطابق اب گرم آگ برساتا پانی لانا چاہیے اور اسے زبردستی تمہیں پلانا چاہیے۔ جانتے ہو پھر کیا" ہو گا۔ پھر تم ساری زندگی کیلیے خاموش ہو جاؤ گے۔ اب یہ تم پہ منحصر ہے کہ فلحال خاموشی اختیار کرنی ہے یا پھر "پوری زندگی کیلیے۔

اس کے سرد سنسنا دینے والے انداز پہ وہ لڑکا خالی خالی آنکھیں لیے اسے دیکھے گیا۔اس کا ذہن مکمل طور پہ ماؤف ہو چکا تھا لیکن وہ اپنے کام سے غداری کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا تبھی سختی سے انکار کر گیا۔عشب نے آنکھیں میچتے ضبط سے لب بھینچے تھے۔

"تو یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے گہری نگاہوں سے اس کا جائزہ لیتے سختی سے اس کا جبڑا اپنے ہاتھ میں جکڑا تھا۔وہ پوری شدت سے چلایا تھا۔اسے عشب کی انگلیاں اپنے گالوں میں گڑھتی ہوئی محسوس ہوئی۔

اس کا سر اثبات میں ہلتا دیکھ عشب نے زور سے اس کا سر جھٹکا تھا۔وہ تکلیف کی شدت سے آنکھیں میچ گیا۔لبوں سے ایک سسکی برآمد ہوئی تھی جس کا عشب پہ کوئی خاطر خواہ اثر نہیں ہوا تھا۔

حسن ذرا مزید اچھے سے تواضع کرو اس کی اور اس وقت تک کرو جب تک اس کا منہ نہیں کھل جاتا۔تھک ہار کر بولے گا تو یہ ہی۔"

وہ پاس کھڑے حسن سے مخاطب ہوا تو اس نے اس کے پاس ہی دوازنوں بیٹھتے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔اس کے خیالات کے بابت جاتے اس لڑکے کے چہرے سے ہوائیاں اڑی تھی۔

اگلے دن کا سورج بھی کچھ نئی امیدیں لیے نمودار ہوا تھا۔موسم رات کی نسبت کافی بہتر تھا۔ہلکی ہلکی دھوپ روح کو معطر کر رہی تھی۔ایسے موسم میں وہ اپنی بائیک کی چلانے کی تگ ودو میں تھا جس میں شاید کوئی خرابی رونما ہوگئی تھی۔آج اسے ہسپتال جس قدر جلد پہنچنا تھا اتنی ہی دیری ہو رہی تھی۔وہ تھک ہار کر دوازنوں بیٹھا اور بائیک کو جانچنے لگا تھا معاً مخصوص پرفیوم کی خوشبو پہ اس کے اعصاب ٹھٹکے تھے۔اس نے تعجب سے گردن

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ترچھی کرتے بائیں جانب دیکھا جہاں علایہ نک سک سی تیار ناگواری سے اسے ہی تک رہی تھی۔سیاہ جینز پہ سیاہ ہی شرٹ زیب تن کیے بالوں کو حسبِ معمول کھلا چھوڑے پیر جوگرز میں مقید تھے۔وہ کہی جانے کو تیار تھی۔

"کیا ہے ایسے ڈیلے پھاڑ پھاڑ کر کیوں دیکھ رہے ہو۔"

وہ اس کی پھیلی آنکھوں پہ چوٹ کرتے ترخ کر بولی تو وہ کھسیاتے چہرہ جھکا گیا۔

"وہ بی بی جی آپ ہی سامنے آکر کھڑی ہوئی ہے۔"

وہ سارا ملبہ اس پہ گراتے خود سکون سے بری الذمہ ہو گیا۔اس کے الزام لگانے پہ علایہ بلبلا کر رہ گئی تھی۔

"آنکھیں نیچی کرو۔"

اس نے انگلی کے اشارے سے تحکم بھرے لہجے میں حکم صادر کیا۔اس نے بھی جواباً اگلے ہی لمحے حکم کی تعمیل کی تھی۔وہ بیزاری سے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔

بی بی جی آپ مجھے ہسپتال تک چھوڑ دیں گی دراصل میری بائیک کو کوئی غم لگ گیا ہے چل ہی نہیں رہی۔میرا "بہت ضروری کام ہے ورنہ میں نہیں کہتا۔"

وہ اسے نئے برینڈ کی گاڑی میں بیٹھتا دیکھ درخواست کرنے والے انداز میں عاجزی سے بولا تو علایہ کے چہرے پہ ناگواری کے تاثرات اگلے ہی لمحے واضح ہوئے تھے۔اس نے کینہ توز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا معاًوہ کمال مہارت سے اس سے بے نیازی برتتے ڈرائیور سے مخاطب ہوئی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آپ گاڑی یونی کی جانب موڑیں۔"

وہ سپاٹ چہرے سمیت بولتی سیٹ سے پشت ٹکائے موبائل میں مصروف ہو گئی۔ رضا نے بیچارگی سے اس کھڑوس کی جانب دیکھا تھا۔

"ایک منٹ تم بیٹھو گاڑی میں ڈرائیور تمہیں ڈراپ کر دے گا۔"

صفورہ بیگم ایک اچٹتی نگاہ بے نیاز بیٹھی علایہ پہ ڈالتے شرفو سے مخاطب ہوئی۔ علایہ نے ان کی بات پہ چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات لیے ان کی جانب دیکھا جیسے ان سے ایسی ہی بات کی توقع ہو اسے۔ ان کا لہجہ بے شک عام تھا لیکن اسے تیر کی مانند چبھا تھا۔

یہ میرے ساتھ قطعی نہیں جائے گا۔ آپ کیوں میرے ہر فیصلے کی تردید کرتی ہیں۔ جس کام پہ میرا ذہن و" قلب راضی نہیں ہوتا آپ ہمیشہ ویسا کوئی کام کرتے کیوں میرا دل جلاتی ہیں۔ اس کی اوقات ہی کیا ہے جو یہ "میرے ساتھ ایک ہی گاڑی میں بیٹھ کر جائے۔

وہ ان کی روزانہ کی چک چک سے اکتاتے چیخ کر گویا ہوئی۔ اس کی بات پہ رضا نے گہری نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا تھا جیسے ان دونوں کے بیچ پنپتی اس نفرت کی وجہ جان سکے۔

"اوقات تو پھر تمہاری بھی نہیں ہے تم بھی تو بیٹھی ہونا اس گاڑی میں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان کا سلگتا لہجہ اس کے حواس جھنجھوڑ کر رکھ گیا۔ وہ بے دم سی ہوتی پیچھے ہوئی تھی۔ لبوں پہ جیسے قفل لگ گیا تھا۔ اس کی سکوٹی ری نیو ہونے گئی تھی صفورہ بیگم کے مطابق تبھی اسے ان کا یہ احسان اٹھانا پڑا تھا۔ شاید یہ ان کی چال تھی تاکہ وہ سب کے سامنے اس کی بے عزتی کر سکیں۔ وہ ماؤف ہوتے ذہن سمیت بے کسی سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ دل میں درد اٹھ رہا تھا لیکن زبان سے کچھ کہنے کی سکت نہیں بچی تھی تبھی خاموشی سے ونڈ سکرین سے باہر دیکھنے لگی۔ اس کی خاموشی پہ صفورہ بیگم نے ایک رعونت زدہ نگاہ اس پہ ڈالتے رضا کو گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ ترحم بھری نگاہوں سے علایہ کے فق چہرے کو دیکھتے گاڑی کا دروازہ کھولتے بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی گاڑی جہاز کی سی تیزی سے ملک ہاؤس کی حدود سے باہر نکلی تھی۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اسے ہسپتال اتارتے ہی اس کی گاڑی منزل کی جانب گامزن تھی۔ گھر سے یونی تک کا راستہ اس کا خالی الذہن گزرا تھا۔ وہ چاہ کر بھی ان کی بات کو دل سے نکال نہیں پا رہی تھی۔ اس کی ذات سب کیلیے اس قدر بے وقعت کیوں تھی آخر۔ یہی بات اسے آہستہ آہستہ نگل رہی تھی اور وہ خاموش تماشائی بنی خود کو تباہ و برباد ہوتا دیکھ رہی تھی۔ آنکھیں بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن لب بولنے سے انکاری تھے۔ وہ بظاہر تو کسی پختہ عمارت کی مانند مضبوط تھی لیکن اندرونی طور پہ وہ اس ریت کے ٹیلے کی مانند تھی جو ہاتھوں سے پھسلتی ہی چلی جا رہی ہے اور اس کا وجود ہولے ہولے ختم ہو رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یونی میں فریشرز کا فئیرول ہونے کی بدولت ایک الگ ہی سماں تھا۔ ہر جانب رونق پھیلی ہوئی تھی۔ ہلکا ہلکا اندھیرا آسمان پہ چھایا ہوا تھا۔ رات کا فنکشن ہونے کی بدولت ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی بھی موجود تھی۔ سب اپنے اپنے گروپس میں کھڑے باتوں میں محو تھے۔ پورا گراؤنڈ صوفوں سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اینٹرس پہ پھولوں کے بڑے بڑے واس ایک نہایت ہی خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔ فنکشن کافی لیٹ تک چلنا تھا تبھی آج وہ پرسکون تھی کہ گھر جا کر کم از کم صفورہ بیگم سے کسی قسم کا جھگڑا تو نہیں ہو گا نہ۔

وہ اپنی ہی بے لگام سوچوں میں غلطاں یونی میں پھیلی رنگینیوں کو دیکھنے میں مگن تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایک جوت سی جل رہی تھی۔ وہ مکمل طور پہ کھوئی ہوئی کیفیت میں یونی میں ہوتے اس ہنگامے کو تک رہی تھی معاً اپنے ساتھ ہی کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے اس نے چونک کر اپنی بائیں جانب دیکھا جہاں حسن دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملائے بھنویں اچکاتے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ وہ سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

"کیسی ہو۔"

اس کی آواز سرگوشی سے کم نہ تھی۔ علایہ کا دل جل کر راکھ ہوا۔ پوچھ تو وہ ایسے رہا تھا جیسے کافی عرصے بعد مل رہا ہو۔

"مرنے والی ہوں۔ ساتھ میں مریں گیا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے غیر سنجیدگی سے جواب دیا تو حسن کا خوشگوار قہقہہ فضا میں گونجا۔ اس نے ناگواری سے سر جھٹکا تھا۔

"اچھا یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو۔ اتنا کچھ ہے لطف اندوز ان چیزوں سے۔"

حسن نے اس کا دھیان ہٹانا چاہا تھا لیکن علایہ اس کی باتوں پہ بیزاری ظاہر کرتے اپنی شرٹ درست کرتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی معاً حسن کی نگاہ اس کے عین سامنے آتے ہی اس کی شرٹ پہ ٹھٹھک کر رکی اور پھر منجمد ہو گئی۔ وہ تحیر زدہ حالت میں اس کی شرٹ کا جائزہ لے رہا تھا۔

"مجھے یہ دنیاوی رنگینیاں کسی قسم کی خوشنودی نہیں دے سکتی۔"

وہ دونوں کندھوں پہ بیگ پہنتی بے نیازی سے گویا ہوئی لیکن حسن اس کی سن ہی کہاں رہا تھا اس کا دھیان تو بس اس کی شرٹ پہ ہی جما تھا۔

"او ہیلو کہاں پہنچ گئے۔"

علایہ نے اس کی نگاہوں کو اپنے اوپر محسوس کرتے ناگواری سے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تھی وہ ہڑبڑا کر ہوش کی دنیا میں واپس لوٹا۔ اپنی ہی خود ساختہ حرکت پہ وہ اچھا خاصہ شرمندہ ہو چکا تھا۔

وہ اس کو ایک نظر دیکھتی کندھے جھٹکتی سٹیج کی جانب بڑھ گئی تاکہ عفیفہ کو بھی ایک نظر دیکھ سکے۔ وہ بے دھیانی کی کیفیت میں سٹیج کو دیکھتے آگے کی جانب بڑھ گئی تھی معاً زمین پہ گری لوہے کی راڈ سے اس کا پاؤں بری طرح اٹکا تھا وہ دھیان نہ ہونے کی بدولت لڑکھڑائی تھی اور پورے قد سے زمین بوس ہوئی۔ تکلیف کی شدت اس

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

قدر تھی کہ اسے اپنی آنکھوں کے سامنے تاریکی پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی۔لوہے کی راڈ کا ایک حصہ اس کے پاؤں سے ذراسا اوپر پھرتے انتہائی گہرا زخم کر چکا تھا مگر اس کی نگاہ اب تک اس زخم پہ نہیں گئی تھی۔وہ آنکھیں میچتے درد کو برداشت کرتے کھڑے ہونے کی تگ و دو میں تھی اسی دوران عقب سے کسی نے اسے مضبوط سہارہ دیا تھا۔اس نے جھٹکے سے چہرہ موڑتے اس شخص کو دیکھنا چاہا لیکن دیکھتے ہی اس کی آنکھیں سرخ ہوتے قہر برسانے لگی۔ایک نفرت بھرا احساس تھا جو اس کے وجود میں سرائیت کرتا چلا گیا۔

دور ہٹو میرے سے یو ایڈیٹ۔مجھے اپنے ان غلیظ ہاتھوں سے چھونے کی جرأت بھی کی نا تو میں تمہارا وہ حال"

"کروں گی کہ تمہاری سات نسلیں یاد رکھیں گی۔

وہ اپنے پیر میں اٹھتی ٹیسوں سے لاپرواہی برتتے دبے دبے لہجے میں غرائی۔معیز نے بھی جواب میں اس کی بات کو ان سنی کرتے اسے سہارہ دے کر اٹھایا تھا۔وہ مسلسل خود کو اس کے حصار سے آذاد کرانے کی جدوجہد کررہی تھی۔

"چلو تمہیں تمہارے گھر ڈراپ کر دوں۔"

اس کی بات پہ علایہ جس کی نگاہیں ناجانے کیوں حسن کو تلاش کررہی تھی اس بھیڑ میں اسے دیکھنے پہ مجبور ہوئی تھی۔اشتعال کی شدید لہر اس کے وجود میں اٹھی تھی۔

"چھوٹا سا زخم ہی آیا ہے ٹانگ نہیں ٹوٹی جو تمہارے احسان لو۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔معیز کی بات کسی حد تک درست بھی تھی وہ کس طرح گھر جائے گی لیکن وہ صفورہ بیگم کو کسی بھی قسم کی بات کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتی تھی جن کی زبان اس کیلیے فقط ذہر اگلتی تھی تبھی مسلسل اسے خود سے دور جھٹک رہی تھی۔

اچھا لسن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہارے گھر نہیں آؤں گا ویسے جس قدر تم لبرل لگتی ہو میرا نہیں" خیال کہ تمہارے گھر والے اس بات پہ کوئی مدعہ کھڑا کریں گے لیکن پھر بھی میں تمہاری حفاظت کیلیے کہہ رہا ہوں۔"

علایہ ماننا تو نہیں چاہتی تھی لیکن ناجانے کیوں اس کا لہجہ اسے اس کی بات ماننے پہ مجبور کر گیا تھا۔اس نے ناچاہتے ہوئے بھی ایک آخری امید کے تحت نگاہیں حسن کی تلاش میں اٹھائی تھی لیکن وہ ناجانے کہاں چلا گیا تھا۔اس کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا تھا۔وہ کیوں اس پہ یقین کر رہی تھی یہ اس کا ذہن و قلب سمجھنے سے قاصر تھا۔

وہ اسے لیے اپنی سیاہ مرسڈیز کی جانب بڑھا اور گاڑی کا اگلا دروازہ کھولتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر علایہ نے ایک ناگوار نگاہ اس پہ ڈالتے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا اور وہی براجمان ہوگئ۔معیز اس کی بیہودہ حرکت پہ دانت کچکچا کر رہ گیا۔وہ ہر بار اس کے فیصلے کو مسترد کرتے اسے نے وقعت کرتی تھی۔

چند ساعتوں بعد ان کی گاڑی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔وہ ونڈ سکرین سے باہر جھانکتی کسی گہری سوچ میں غلطاں تھی اور معیز اسے نظر بھر کر دیکھنے میں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

علایہ کے راستہ بتاتے ہی تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد ان کی گاڑی ملک ہاؤس کی حدود میں داخل ہوئی تو وہ جھپاک سے گاڑی سے باہر نکلی اور اسے جانے کا اشارہ کیا تھا۔

"دروازہ تو بند ہے وہاں تک چھوڑ کر آنے دو کہی گر گئی تو مزید زخم گہرا ہو گا۔"

معیز نے اس کی بات سے سرے سے نفی کرتے اس کا ہاتھ تھاما۔اس کے ہاتھ تھامتے ہی علایہ کو اپنے وجود میں چیونٹیاں سی رینگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔وہ اب اسے اپنے حصار میں لیے دروازے کی جانب بڑھ رہا تھا اور علایہ خالی الذہن کے ساتھ اس کے ساتھ چلتی جا رہی تھی۔ ہر قدم پہ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ موت کے دہانے پہ جا رہی ہو۔اس کے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔

اس سے پہلے کہ وہ گھر کے اندر داخل ہوتی سامنے کھڑی شعلے اگلتی صفورہ بیگم کو دیکھتے اس کی رہی سہی ہمت بھی جواب دے گئی۔

"کون ہے یہ۔"

انہوں نے خون آشام نگاہوں سے اسے گھورتے کڑے لہجے میں استفسار کیا۔علایہ کا رنگ سرخ سے سپید پڑا تھا۔

"دیکھیں اس کے پاؤں میں چوٹ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی اڑی اڑی رنگت دیکھ اس سے پہلے کہ معیز اس کے دفاع میں کچھ بولتا صفورہ بیگم نے کروفرانہ انداز میں ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے ٹوک دیا۔

"میں تم سے مخاطب ہوں لڑکی کون ہے یہ۔"

اب کی بار وہ حلق کے بل چلائی تھی۔ علایہ گڑبڑا کر ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی۔

میں کوئی وضاحت دینا تو نہیں چاہتی لیکن آپ کے اس گھٹیا دماغ کے فتور کی بدولت کہ رہی ہوں کہ آپ کا یہ "خناس بھرا دماغ جو سوچ رہا ہے وہ قطعی نہیں ہے۔

وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں ان سے بھی اونچی آواز میں چیخی تھی۔ صفورہ بیگم نے طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تو پھر اپنے اس یار۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی تمام حدیں پھلانگتے اس کی ذات کی دھجیاں ادھیڑتے کسی گناہ کا مرتکب ٹھہرتی وہ لہو چھلکاتی نگاہوں سمیت غرا اٹھی تھی۔ اپنے کردار پہ بات وہ کبھی نہیں برداشت کر سکتی تھی۔ اسے اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔ وہ اس کے زخم کریدنے میں کامیاب ثابت ہو رہی تھی مگر وہ بھی علایہ تھی جس نے کبھی ضبط کا دامن چھوٹنے نہیں دیا تھا۔

"بس مزید کچھ مت بولیے گا ورنہ آج آپ یا تو اس دنیا میں رہے گی یا پھر میں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بگڑے تنفس سمیت ہانپتے ہوئے تحکم بھرے لہجے میں بولی۔ سانس بری طرح پھولا ہوا تھا۔ آج جس قدر بے بس و بے کس وہ خود کو محسوس ہو رہی تھی کچھ عرصہ پہلے وہ بھی تو اسی مقام پہ تھا۔ نہ اپنے حق کیلیے بول پایا اور وہ بھی تو اپنے حق کیلیے نہیں بول پا رہی تھی۔ زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی۔ آنکھوں سوکھ کر گویا صحرا ہو چکی تھی مگر چاہ کر بھی ایک اذیت بھرا آنسو بھی اس کی آنکھ سے نہیں ٹپکا تھا۔

تم جیسی گھٹیا لڑکی کو اپنے گھر میں جگہ دینا میری سب سے بڑی بھول تھی۔ یہ بات میں کیسے فراموش کر گئی کہ "
"تم تو بھی تو اپنی ماں جیسی ہی نکلوں گی بدکرار۔

صفورہ بیگم اس کے ساتھ کھڑے معیز کو شرربار نگاہوں سے گھورتی سرد مہری سے گویا ہوئی۔ علایہ جو پہلے ہی پیر میں اٹھتی ٹیسوں کی بدولت نڈھال تھی ان کی بات پہ صدمے کی کیفیت میں انہیں دیکھنے لگی معاًماں والی بات پہ اس کی صبیح پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔ موت آلودہ مسکراہٹ نے اس کے بھینچے لبوں کو پھیلایا تھا۔

میرے کردار کے متعلق کچھ بھی کہیں لیکن میری ماں کے کردار پہ آپ نے اب مزید کوئی بات کی نہ میں آپ "
"کی عمر آپ کے رتبے کا لحاظ قطعی نہیں کروں گی صفورہ بیگم۔

وہ معیز کو خود سے دور جھٹکتی ایک تنفر بھری نگاہ صفورہ بیگم پہ ڈالتی انگلی اٹھاتے تنبیہہ کرنے والے انداز میں دھاڑی تو انہوں نے بدلے میں تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مجھے کوئی شوق بھی نہیں ہے تم جیسی گھٹیا غلیظ لڑکی سے بات کرنے کا جسے نہ پہلے کسی کا لحاظ تھا نہ اب ہے نا کبھی "ہو گا۔ اسی لیے میری نگاہوں کے سامنے سے دور ہو جاؤ۔"

وہ رعونت ذدہ لہجے میں کروفرانہ انداز میں اپنی لاٹھی کے سہارے چلتے ہوئے بولی ساتھ ہی اپنے سر پہ چادر درست کی تھی۔ علایہ نے ایک تلخ نگاہ ان پہ ڈالی جو اپنے مفاد کیلیے کسی بھی حد تک جا سکتی تھی آج یہ چیز مکمل طور پہ اس پہ واضح ہو چکی تھی۔ ان کی باتوں سے اس کا نے تحاشہ جی کڑا تھا۔

"جی بلکل آپ ہی کی تربیت ہے جیسی آپ ویسی میں۔"

وہ ایک بار پھر ان کی تلخ باتوں سے بے نیازی برتتے اپنے ازلی انداز میں سر جھٹکتے لڑکھڑاتے قدموں سمیت گھر کا داخلی دروازہ عبور کرتے اندر کی جانب بڑھی ہی تھی معاً اپنے بازو پہ کسی کا سخت دباؤ محسوس کرتے اس کی بے ساختہ سسکی سی نکلی۔ وہ جھٹکے سے رخ موڑتے انہیں دیکھنے پہ مجبور ہوئی تھی جو آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لیے اسی کی سمت متوجہ تھی۔ اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں انہیں اپنا بازو چھوڑنے کی تلقین کی تھی۔

اندر کہاں جا رہی ہو علایہ بی بی۔ میری نگاہوں سے دور ہو جانے کا مطلب کہ اس گھر سے کہی دور ہو جاؤ۔ "تم جیسی بے حیا لڑکی کو اپنے گھر میں رکھنے میں مجھے قطعاً دلچسپی نہیں ہے۔ یہاں سے جانے کے بعد جہاں جی چاہے "وہاں عیاشیاں کرنا اپنے اس عاشق کے ساتھ۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بے رحمی سے اسے باہر کی جانب دھکا دیتے سفاک لہجے میں پھنکاری۔ ان کے لفظوں کی تاثیر سے پہلی بار علایہ کا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا۔ لفظ تھے یا سیسہ جو اس کے کانوں میں بے رحمی سے انڈیلا گیا تھا۔ اس نے بے یقینی کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا جہاں نرمی کا کوئی تاثر نہیں موجود تھا جبکہ چہرے پہ کرختگی ہی چھائی ہوئی تھی۔ اسے فضا ایکدم گھٹن زدہ ہوتی محسوس ہوئی تھی۔

وہ اب اس کے چہرے کے عین سامنے دروازہ بند کر رہی تھی جبکہ وہ خالی خالی نگاہوں سے اپنے منہ پہ بند ہوتی اس دہلیز کو دیکھ رہی تھی جہاں کے چپے چپے سے اس کی ایک تلخ یاد جڑی تھی۔

ایکدم وہ لڑکھڑائی تھی اس سے پہلے کہ وہ اپنے حواس کھوتی ہونق زدہ کھڑے معیز نے بے ساختہ اسے سہارہ دیا تھا۔ وہ جو سکتے کی کیفیت میں اس صورتحال کو سمجھنے کی تگ ودو میں تھی اپنی کمر پہ گرد کسی کی انگلیاں محسوس کرتے تڑپ کر اسے دھکا دیتی پیچھے ہوئی تھی اور تیز قدموں سے باہر کی جانب چل دی کیونکہ اندر تو وہ کبھی نہیں جائے گی یہ سوچ چکی تھی۔ جس گھر سے اس کی عزت کو تار تار کر دیا گیا تھا اس گھر میں کس منہ سے جا سکتی تھی۔ وہ اپنی ہی بے بسی پہ پیچ و تاب کھاتی رہ گئی تھی۔ ہٹ دھرمی سے اس سے اول کوئی نہیں تھا پھر۔

وہ اس تاریک اندھیری رات میں ستاروں سے بھرے آسمان کو دیکھتی گم صم سی لڑکھڑاتے قدموں سمیت چلتی جا رہی تھی۔ تکلیف کی شدت سے آنکھوں کے سامنے بارہا بار تاریک سا سایہ لہرا رہا تھا پاؤں خون سے لتھڑا ہوا تھا لیکن وہ بے پرواہ بنی اپنی ہی دھن میں چلی جا رہی تھی۔ سڑک پہ جو اکا دکا لوگ تھے وہ عجیب مشکوک نگاہوں سے ان دونوں کو گھور رہے تھے جو ایک دوسرے کے آگے پیچھے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

علایہ میں کیا کہتا ہوں ہم دونوں کو نکاح کرلینا چاہیے یہاں کے لوگوں کی نگاہیں کس قدر وحشیانہ ہے اور مزید "کہوں تو ویسے بھی تمہارا کوئی ٹھکانہ تو ہے ہی نہیں اس سے بہتر۔"

اس سے پہلے کہ وہ اطراف میں نگاہیں دوڑاتے اس کے نزدیک ہوتے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا علایہ نے اسے سنبھلنے کا موقع دیے بغیر اس کے منہ پہ تھپڑ مارا تھا۔ اس اچانک افتاد نے ایک لمحے کیلیے اس کے چودہ طبق روشن کردیے تھے۔ پہلے پہل تو وہ اس کی جرأت پہ حیرت زدہ رہ گیا معاً اشتعال بھری لہر اس کے وجود میں کوندی تھی۔

"اس سب کے بعد یہ مت سمجھنا کہ علایہ کمزور پڑ گئی ہے۔ جو جو کچھ میں خود اپنی ذات پہ بیتتا دیکھ چکی ہوں نا یہ اس کے آگے ریت کے ذرے برابر بھی نہیں ہے البتہ علایہ چٹان کی مانند مضبوط ضرور ہو گئی ہے۔ اسی لیے کسی قسم کی کوتاہی مت سرانجام دینا۔"

وہ مشکل اپنے چکراتے سر کو سنبھالتی کینہ توز نگاہوں سے اسے گھورتی پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ اس کا مقصد اسے باور کرانا تھا تاکہ وہ آئندہ ایسی گھٹیا بات کرنے سے پہلے سوچے بھی نا لیکن چیخنے کی وجہ سے غوطہ لگنے کی بدولت وہ مسلسل کھانستے سرخ پڑ گئی۔ اس کے اطمینان پہ معیز کو ایک لمحے کیلیے رشک آیا تھا۔ معاً وہ اس کا لہو رنگ ہوتا چہرہ دیکھتے اچانک سے بوکھلا گیا اور اس کی بگڑتی حالت دیکھ پانی کی تلاش میں اطراف میں نگاہ دوڑائی تھی معاً اس کی نگاہ ایک منظر پہ ٹھٹھک کر رکی وہ اسے ایک نظر دیکھتا بھاگنے والے انداز میں بائیں جانب چل

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دیا جبکہ اس کے جاتے ہی علایہ کو اس ماحول سے باقاعدہ وحشت سی ہوئی تھی وہ بھی پوری شدت سے اسے یاد کرتے آنکھیں میچتی اپنے حواس بری طرح کھو کر پورے قد سے زمین بوس ہوئی تھی۔

سامنے سے آتی گاڑی کی ہیڈلائٹس نے اس کے وجود پہ مکمل طور پہ روشنی کی تھی۔وہ بروقت کسی کو زمین پہ گرا دیکھ بریک لگا گیا تھا ورنہ ضرور اس کی جان سے ہاتھ دھونا پڑتا۔کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد گاڑی کا اگلا دروازہ کھولتے ایک مردانہ وجود باہر نکلا تھا اور اپنی مخصوص پروقار چال چلتے مضبوط قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔باہر نکلتے ہی اسے اندازہ ہوا تھا کہ یہ کوئی نسوانی وجود ہے لیکن اس لڑکی کا چہرہ دوسری جانب ہونے کی بدولت وہ فلحال اس کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا۔وہ اپنی پینٹ اونچی کرتے پاؤں کی انگلیوں کے بل اس کے قریب بیٹھا تھا اور اس کے سر کے نیچے سے بازو حائل کرتے اس نے آرام سے اس کا چہرہ اپنے مدمقابل کیا تھا۔اتنی رات کو کسی لڑکی کی یہاں موجودگی اسے ایک لمحے کو مشکوک بھی کر گئی تھی۔اگلے ہی لمحے اس کے چہرے کا رخ اپنی جانب کرتے ہی اس کا وجود گویا زلزلوں کی ضد میں آ گیا تھا۔وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے رات کے اس پہر سڑک پہ دنیا مافیہا سے بیگانہ تک رہا تھا۔جس کا پاؤں بری طرح زخمی تھا۔اس کی آنکھوں میں ویرانی کا عنصر صاف نمایاں تھا۔

"علایہ۔"

وہ دھواں دھواں چہرے سمیت اس کا سرخ و سفید گال تھپتھپاتے ہوئے گھٹے گھٹے لہجے میں بولا۔اس کی تڑپتی ہوئی آواز اس تاریک گھٹن زدہ ماحول کا بھی وجود چیر گئی تھی۔فضا ایکدم سوگوار سی ہو گئی تھی۔اس نے بغور

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کا چہرہ دیکھا تھا صدیوں سے تھکا ہارا چہرہ۔ جینے کی جیسے کوئی امنگ نہیں بچی تھی۔ وہ تو بلکل مرجھا گئی تھی۔ اس کا دل گویا مٹھی میں جکڑا گیا۔

"دین بھائی آ بھی جائیں واپس۔"

حسن کی بیزار آواز پہ وہ جو کشمکش میں بیٹھا نم نگاہوں سے اس کا چہرہ تھپک رہا تھا حسن کی اکتائی ہوئی آواز پہ اپنے آنسو پونچھ گیا اور ایک بار پھر پریشانی سے اس کا گال تھپتھپانے لگا۔ اس نے ایسی تو کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اسے آدھی سنسنان رات میں یوں سڑک کے بیچ و بیچ ہوش و حواس سے بیگانہ ملے گی۔ اس نے شدت گریہ سے سرخ ہوتی آنکھوں کو سختی سے میچا تھا۔

"یہ کیا کر رہا ہے دین میری سمجھ سے باہر ہے۔"

عشب کی سخت آواز پہ حسن اس کے غصے کا گراف بڑھتا دیکھ سرعت سے گاڑی پچھلا دروازہ کھولتے باہر نکلا اور مضبوط قدم اٹھاتا اس کی جانب چل دیا۔ وہ لوگ لڑکی کو تو دیکھ چکے تھے لیکن دین اتنے وقت سے اس کے ساتھ

کیا کر رہا تھا یہ سمجھنے سے قاصر تھے۔وہ بھاگنے والے انداز میں جوں ہی اس کے نزدیک پہنچا اس کے سینے سے لگے وجود کو دیکھتے وہ بھونچکارہ گیا۔اس نے تحیر زدہ کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو مسلسل اس نسوانی وجود کے بالوں کو ہولے سے چھو رہا تھا۔اس لڑکی کا چہرہ اس کے سینے میں دبا ہونے کی بدولت وہ واضح دیکھ نہیں پایا تھا تبھی ہونق زدہ تھا۔

"دین بھائی۔"

اس نے دوزانوں بیٹھتے اس کا شانہ ہلایا۔فاردین جو ساکت و جامد بیٹھا صورتحال سمجھنے کی کوششوں میں تھا چونک کر اس کی سمت دیکھنے پہ مجبور ہوا تھا جبکہ اس کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ ایک لمحے کو حسن کو بھی خوف محسوس ہوا۔اس نے بے ساختہ اپنا ہاتھ اس کے شانے سے ہٹایا تھا۔

"دین بھائی سب ٹھیک ہے نا اور اس لڑکی کو کچھ ہوا تو نہیں۔"

اس نے تفکر زدہ لہجے میں استفسار کیا اور ساتھ ہی اس کے سینے سے لگی لڑکی کی جانب اشارہ کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تم یہ میرا موبائل تھاموا اپنے ہاتھ میں۔میں اسے گاڑی میں لے کر چلتا ہوں۔اسے فرسٹ ایڈ کی ضرورت "ہے۔"

دین نے افراتفری میں پلین ترتیب دیا تھا۔ حسن نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔بھلا وہ کیسے اور کیونکر ایک انجان لڑکی کو گھر میں لے کر جانے کی بات کر سکتا تھا جبکہ وہ جانتا تھا کہ یہ سب کسی صورت بھی ٹھیک نہیں تھا۔

"بھائی یہ کیسے ممکن ہے۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی تو دین نے سپاٹ چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا تھا۔

"آپ لوگ کون ہیں چھوڑیں اسے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معاً عقب سے آنے والی غصیلی آواز پہ جہاں حسن کا ماتھا ٹھنکا تھا وہی گاڑی میں بیٹھا عشب بھی اپنی مخصوص پر وقار چال چلتے قدم بہ قدم ان کے نزدیک آیا تھا۔ چہرے پہ معمول کے مطابق ماسک چڑھا یا ہوا تھا۔ حسن نے بھی سرعت سے اپنی چہرے پہ ماسک لگایا تھا۔ اسے ابھی بھی حیرت ہوئی تھی کہ معیز اس لڑکی کو چھوڑنے کا کیوں کہہ رہا ہے۔

"کہی یہ عفیفہ تو نہیں۔"

عشب نے سر گوشی کرنے والے انداز میں حسن سے سوال کیا تو وہ نا سمجھی سے کندھے اچکا گیا۔ اس کے بر عکس دین اس کے سوال پوچھنے کے انداز پہ ہی بپھر اٹھا تھا۔ بھلا وہ کون ہوتا تھا اس کی زندگی سے جڑے کسی بھی شخص کے متعلق سوال کرنے والا۔

"تم کون ہو اور اتنی رات کو یہاں کیا کر رہے ہو وہ بھی اس لڑکی کے ساتھ۔"

معاً اس جنگل کے وسط سے نکلتی سنسان سڑک میں دین کی سرد آواز گونجی تو معیز بھی ایک لمحے کو گڑبڑا گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"حسن اسے گاڑی میں ڈالو۔"

دین نے کھڑے ہوتے ہی حسن کو حکم صادر کیا تو حسن نے ایک نگاہ اس پہ ڈالتے عشب کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات بگڑتے جارہے تھے۔وہ ان دو کے درمیان میں پستے حلق تر کرتے رہ گیا۔

حسن تم نے شاید سنا نہیں کہ میں نے کیا کہا ہے۔

اب کی بار وہ اس معیز کی غلیظ نگاہیں علایہ کے چہرے کا اطراف کرتے محسوس کرتے حلق کے بل دھاڑا تو وہ اچھل کر رہ گیا معاً عشب کے سر ہلا کر اجازت دینے پہ وہ سر ہلاتے علایہ کی جانب بڑھا لیکن اس کا چہرہ اپنے سامنے کرتے ہی اسے فضا گھٹن ذدہ ہوتی محسوس ہوئی تھی۔اسے ایسا لگا گویا ساتوں آسمان اس کے سر پہ آگرے ہو۔اس کے گرد لپٹے ہاتھ ایک لمحے کو کپکپا کر رہ گئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"علایہ۔"

اس کی آواز بھی سرگوشی سے کم نہ تھی لیکن اتنی واضح ضرور تھی کہ ان سب کی سماعتوں تک آرام سے پہنچی۔وہ ان سب کے اپنی جانب متوجہ ہونے پہ اسے اپنی باہوں میں بھرتے گاڑی کی جانب چل دیا اور اس کا پچھلا دروازہ کھولتے لرزتے وجود سمیت اسے گاڑی میں ڈالا تھا۔وہ اس قدر بری طرح ٹروما میں تھی شاید کہ اس کے اٹھا کر لٹانے پہ بھی ٹس سے مس نہ ہوئی۔وہ گاڑی کا دروازہ بند کرتے ان کے نزدیک آیا۔

"تم اتنی رات گئے کیوں لے کر نکلے ہو اسے۔کون ہو تم اور اسے کیسے جانتے ہو۔"

دین اکھڑ مزاجی سے اس کے نزدیک آتے تند لہجے میں بولا۔ناجانے ان تینوں کی شخصیت میں ایسی کیا بات تھی کہ اس کے وجود میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

"وہ وہ دراصل ہم دونوں بھاگ کر شادی کرنے والے تھے۔محبت کرتے تھے ایک دوسرے سے جی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ہکلاتے لہجے میں جھوٹ کی آمیزش کرتے ہوئے بولا تو اس سارے قصے میں پہلی بار عشب کی پیشانی پہ بھی سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔ حسن نے باقاعدہ مٹھیاں سختی سے بھینچتے دانت پہ دانت جمائے۔ دین سے اس کی جھوٹی بات ضبط نہ ہوئی تبھی جارحانہ انداز میں اس کی سمت بڑھتے اس کے کالر کو مٹھیوں میں جکڑ کر جھٹکا دیا تھا۔

"سچ سچ سننا ہے مجھے۔ ورنہ تو ابھی واقف نہیں ہے مجھ سے۔ تیری شکل گواہی دے رہی ہے کہ تو جھوٹ بک رہا ہے۔"

وہ تنفر بھرے لہجے میں دھاڑا۔ معیز کی ٹانگیں باقاعدہ کپکپانے لگی۔ یہاں کوئی موجود بھی نہیں تھا جو اس کے دفاع کے خاطر آگے بڑھتا۔ سونے پہ سہاگہ یہ سنسان گنجان آباد علاقہ وہ تن تنہا یہاں کھڑا تھا وہ بھی ان چوڑے لوگوں کے سامنے۔

"میں جھوٹ نہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا اپنے منہ پہ پڑنے والے مکے نے اس کے چودہ طبق روشن کر دیے تھے۔ وہ منہ پہ ہاتھ رکھتے کراہ کر رہ گیا اور خون آشام نگاہوں سے حسن کی جانب دیکھا۔

"یہ جھوٹ ہی بول رہا ہے اور بے تحاشہ بول رہا ہے دین بھائی اس کی کسی بھی بات پہ یقین کرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بس موقع سے فائدہ اٹھاتے آپ کو ورغلا رہا ہے۔"

وہ سختی سے دانت پہ دانت جمائے بھینچے بھینچے لہجے میں بولا تو دین نے ایک اچٹتی مگر گہری نگاہ اس پہ ڈالتے اپنی نگاہوں کا زاویہ ایک بار پھر اس کی جانب بدلا تھا۔ عشب اس سارے معاملے میں خاموش تماشائی بنا کھڑا تھا۔ ٹھنڈی ہوا کے زور سے وقتاً فوقتاً ان کے وجود میں کپکپی سی طاری ہو رہی تھی۔

"جواب دے مجھے کیوں اتنی رات گئے اسے لے کر کہاں جا رہا تھا۔"

دین نے سرد مہری سے پوچھا۔ معیز نے اس کے انداز پہ اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کی دادی نے اسے گھر سے باہر نکال دیا ہے میں تو بس اس کے تعاقب میں آ رہا تھا کہ کہی کوئی نقصان نہ پہنچے مجھے معاف کریں آپ لوگ۔"

وہ یہ کہتے ساتھ ہی سہمے سہمے انداز میں اپنی گاڑی کی جانب بھاگا تھا نا جانے کیوں اسے یہ تینوں لڑکے مشکوک ترین لگے تھے مگر وہ فلحال انہیں کچھ کہ کر اپنی شامت نہیں بلوا سکتا تھا۔

اس کی بات پہ دین پورے قد سے زمین پہ آن گرا تھا۔وہ بری طرح لڑکھڑایا تھا اگر بروقت عشب اسے عقب سے نہ تھامتا تو وہ ضرور زمین بوس ہو جاتا۔

"کیا ہو گیا ہے دین سنبھالو خود کو۔کون ہے وہ جس کا درد تم اپنے دل پہ محسوس کر رہے ہو۔سب ٹھیک ہے نا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب تو اس کی حالت پہ ہی تشویش زدہ رہ گیا جو برے سے برے حالات میں مضبوط رہنا جانتا ہے وہ کیسے ٹوٹا بکھرا الگ رہا تھا۔

"دین بھائی عشب بھائی یہ وہی لڑکی ہے جس کے متعلق میں آپ دونوں کو بتاتا ہوں جو یونی میں ہمہ وقت میرے تعاقب میں رہتی ہے۔"

حسن کی آواز پہ دین نے جھٹکے سے رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا تھا۔ اس کا حال ایسا تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

"اس کی حالت نہیں ٹھیک ہمیں گھر چلنا چاہیے اسے فالوقت توجہ اور دیکھ بھال کی ضرورت ہے۔"

وہ پریشانی سے اپنا سر مسلتے بولا۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنے قدم گاڑی کی جانب بڑھاتا اپنے قریب سے آنے والی سنجیدہ آواز پہ اس نے اذیت سے عشب کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"دیکھو دین یہ بلکل درست فیصلہ نہیں ہے۔ جلد بازی میں لیے گئے فیصلے کبھی ٹھیک نہیں ہوتے۔ نہ تو تم تم دونوں کے مابین رشتے کے متعلق کچھ اطلاع دے رہے ہو بس ایک ہی بات لبوں پہ ہے کہ اسے گھر لے کر جانا ہے۔ یہ مت بھولو کہ ہمارا پروفیشن ہمیں یہ اجازت نہیں دیتا کہ ہم کسی بھی انجان شخص کو اٹھا کر وہاں لے جائے جہاں لے کر جانا سختی سے منع ہے۔"

عشب کی سنجیدہ بھاری لہجے پہ اس کے قدم زمین میں ہی جکڑے تھے۔ وہ یہ بات کیسے فراموش کر سکتا تھا۔ اس کیلیے بھی سب رشتوں سے اول اس کا کام تھا جس پہ عمل کرنا اس پہ فرض تھا اور وہ اپنے فرض سے کوتاہی کسی صورت نہیں برت سکتا تھا۔

"لیکن عشب ہمیں یہ پروفیشن اس چیز کی تو اجازت دیتا ہے نہ کہ ہم انسانیت کی مدد کر سکیں۔ ہم نے تو آج تک سب کی حفاظت کرنا سیکھا ہے پلیز انکار مت کرنا میں فلحال تمہارے بھروسے ہوں کیونکہ اتنی رات گئے سر سے بھی رابطہ نہیں ہو پائے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ جوڑتے بے بسی و بے کسی سے بولا۔ آنکھیں آنسو ضبط کرنے کے چکر میں بے تحاشہ سرخ ہو رہی تھی۔ عشب نے تڑپ کر اس کے بندھے ہوئے ہاتھ کھولے تھے اور پر سوچ نگاہوں سے حسن کی جانب دیکھا۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ ہوتے ہی عشب نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا۔

"لیکن ہم کسی قسم کا رسک بھی کیونکر لیں دین۔ ہمیں تو خبر نہیں ہے نہ کہ کیا پتہ اس لڑکی کا تعلق کسی مافیہ کے گینگ سے ہو۔"

اس کی بات پہ دین کو اپنے کان سائیں سائیں کرتے محسوس ہوئے۔ اس نے ماتھے پہ بل ڈالے بھسم کر دینے والی نگاہوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ کنپٹی کی رگیں بری برح پھولی ہوئی تھی۔

"تم جانتے ہو کہ تم کیا بات کر رہے ہو عشب۔ جب میرا اس سے رشتہ ہے وہ میرے سے منسلک ہے تو ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ کسی غلط کام میں ملوث ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بے یقینی کی کیفیت میں بولا۔ ان دونوں کو اس کی حالت پہ افسوس ہوا تھا جواب مسلسل نفی میں سر ہلا رہا تھا مگر اس لڑکی کی بابت جاننا بھی ضروری تھا کہ وہ کون ہے اور دین اس کے خاطر پاگل ہوا چلا جا رہا ہے۔

"لیکن دین ہمیں بھروسہ نہیں ہے کسی بھی انجان پہ۔"

اس کے حتمی انداز پہ دین کے وجود میں بھی غصے کے بھانبھڑ چلنے لگے۔

"کیا انجان انجان لگائی ہوئی ہے کون انجان نہیں ہے وہ انجان وہ جان ہے میری زندگی ہے میری جسے اپنے ہی ہاتھوں سے ختم کر دیا ہے میں نے اس کٹھن سفر میں اکیلا چھوڑتے۔ فاردین ملک کی جان سے عزیز بہن علایہ ملک۔ میری لایہ۔"

وہ اپنے ہاتھوں سے دکھتے سر کو تھامتے گھٹنوں کے بل زمین پہ گرا تھا۔ کیسا بدنصیب انسان تھا وہ اپنے کسی بھی رشتے کی حفاظت نہیں کر سکا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ چھوٹے بچوں کی طرح بلک بلک کر رو دیا جبکہ وہ دونوں سن ہوتے دماغ کے ساتھ اسے روتا ہوا دیکھ رہے تھے۔ حسن کا ہاتھ تو باقاعدہ لبوں پہ آن ٹھہرا۔ معاً وہ بھاگنے والے انداز میں گاڑی کی جانب بڑھا۔

اب اگر دل مانے تو پلیز میرے اس رشتے کو بچانا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس کی حالت بہت ابتر ہے۔"

اس کی خالی خالی زخمی سی آواز پہ عشنے بغیر کوئی وقت ضائع کیے گاڑی میں جگہ سنبھالتے انگیشن میں چابی گھمائی تھی۔ دین نے علایہ کو اپنی محبت بھری آغوش میں لیتے بے ساختہ اس کا ماتھا چوما تھا۔ اب وہ کسی دیوانے کی طرح اس کے بالوں کو چھو رہا تھا۔ وہ دونوں اگلی سیٹ پہ بیٹھے فق ہوتے چہرے سمیت اس کی کمزور کی حالت دیکھ رہے تھے۔ چند ساعتوں میں گاڑی ایک جھٹکے میں دھول اڑاتی اپنی منزل کی جانب گامزن تھی مگر اپنے سینے میں بہت سے مزید راز دفنائے۔

علایہ کو گھر لاتے ساتھ ہی دین نے پہلی فرصت میں اس کے پاؤں کا زخم صاف کیا تھا جہاں سے اچھا خاصا خون ابھی بھی رواں تھا۔ پاؤں میں مقید جو گرز بھی سرخ رنگ کے مادے سے لتھڑے تھے۔ اس کی حالت دیکھتے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین کو شدید تکلیف نے آن گھیرا تھا کہ وہ اتنے عرصے سے اس سے بے خبر کیوں تھا۔ اسے اس شہر میں پہنچتے ساتھ ہی پہلے اس کی خبر لینی چاہیے تھی مگر مشن پہ ہونے کی بدولت وہ یہ کام سرانجام نہیں دے سکتا تھا۔ ابھی بھی وہ اس کے زخم پہ ہولے سے مرہم لگا رہا تھا کہ وہ بیہوشی کی کیفیت میں ہی کراہتے آنکھیں میچ گئی۔ کمرے کے دروازے کے ساتھ منہ پہ ہاتھ رکھے کھڑے حسن نے اس کی تکلیف کو گویا اپنے دل پہ محسوس کیا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کب سے لیکن یہ لڑکی اس کے دل کے قریب تر ہوتی جا رہی تھی۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ جو بھی اس کی اس ابتر حالت کا ذمہ دار ہے اسے نیست و نابود کر دے۔ دونوں کے سینوں میں ایک شدید اشتعال کا طوفان تھا جو ان کے دلوں کو بھڑکا رہا تھا۔ وہ چاہتے تو ابھی گھر جا کر ان سے سوالات کر سکتے تھے لیکن وہ ایسی کسی قسم کی کوتاہی سرزد نہیں کر سکتے تھے جس کا اثر ان کے مشن پہ پڑتا۔ ویسے بھی ان کیلیے ازل سے ان سے جڑے رشتوں سے زیادہ یہ ملک ہی عزیز تھا تبھی سختی سے لبوں کو آپس میں سختی سے پیوست کر گیا۔

"مما بابا۔"

معاً اس کے لبوں سے اذیت ذدہ سسکی بر آمد ہوئی تو اس کے وجود میں حرکت محسوس کرتے وہ تیر کی سی تیزی سے اس کے قریب ہو کر بیٹھا تھا معاً موبائل پہ ہونے والی رنگ کی آواز پہ دین نے چونک کر موبائل جیب سے نکالتے دیکھا تو اس میں عشب کا لنگ جگمگا رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں تحیر کے بادباں کھلے کہ وہ میٹنگ روم میں ہوتے اسے کیوں کال کر رہا ہے یکایک اس نے دماغ میں جھماکہ سا ہوا۔

"کہی مشن سے متعلق کوئی اطلاع نہ ہو۔"

اس کے دماغ نے تیزی سے کام کرنا شروع کیا اور وہ حسن کو اسے دیکھنے کا کہتے تقریباً بھاگنے والے انداز میں میٹنگ روم کی جانب بڑھا تھا۔ اس کے جاتے ہی علایہ کے وجود میں مسلسل ہوتی ہلچل کو محسوس کرتے اس نے اپنے قدم نے ساختہ اس کی جانب بڑھائے تھے جہاں وہ درد سے بے حال ہوتی اپنا سر یہاں وہاں پٹخ رہی تھی۔

"مما بابا۔"

ایک بار پھر اس کے لبوں سے سسکی بر آمد ہوئی تھی جیسے وہ نیند میں بھی انہیں ہی دیکھ رہی ہو۔ وہ جوں ہی اس کے قریب آکر بیٹھا علایہ نے ہولے سے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولتے اپنے دکھتے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھاما تھا۔ کچھ لمحے تو وہ غائب دماغی کی کیفیت میں چھت کو گھورتی رہی تھی۔ کیا کیا نہیں یاد آیا اپنی بے قدری اپنی بے عزتی گھر سے نکالا جانا پھر معیز کا وہاں سے جانا مزید اس کے بعد کا اسے کچھ یاد نہیں تھا۔ ذہن پہ زور ڈالنے کے باوجود بھی ذہن کے پردوں پہ سب کچھ دھندلا دھندلا ہی تھا معاً چھت سے ہوتے ہوتے اس کی نگاہ اپنے بائیں جانب گئی تھی جہاں سب کچھ نیا نیا سا تھا۔ ایک نامانوس کا احساس اس کے رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔ دل میں ایک خوف سا جاگا تھا جانے وہ کہاں تھی اور کیوں تھی مزید اتنی دیر سے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ کیوں تھی۔ اس نے پورے کمرے میں نگاہ دوڑاتے ایک جھٹکے سے اپنے وجود سمیت اٹھنا چاہا تھا لیکن پیر میں اٹھتی ٹیسوں نے اسے گویا اجازت نہیں تھی۔ چند ساعتوں بعد وہ خود کو سنبھالتے بیڈ کراؤن سے سہارہ لیے اٹھنے کی تگ ودو میں تھی۔ اس دوران حسن خاموش تماشائی بنا اس کی کاروائی کا ملاحظہ کر رہا تھا۔ وہ خود آگے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں بڑھا تھا کیونکہ اس لڑکی سے کوئی بعید نہیں تھا کہ اسے غلط گردانتی۔ ابھی تو اسے اپنے مقابل دیکھ کر اس کا ردِ عمل جاننا باقی تھا۔

وہ بمشکل اپنے چکراتے سر کو سنبھالتے جوں ہی سیدھی ہو کر بیٹھی سامنے نگاہ پڑتے ہی ساکت رہ گئی۔ وہ ہنوز بے یقینی کی کیفیت میں یک ٹک اسے دیکھ کم گھور زیادہ رہی تھی۔

"تم۔"

اس کے لبوں سے گھٹی گھٹی سی آواز نکلی تو حسن نے دھیما سا مسکرا کر اس کی سمت دیکھا تھا۔ علایہ نے کینہ توز نگاہوں سے اس کے لبوں کو پھیلتے دیکھا تھا جب اسے اس کی ضرورت درپیش تھی اس وقت وہ دکھا نہیں اور سب کیسے اس کے سامنے کھڑا دانت نکوس رہا ہے۔

"ہاں کیسی ہو۔"

وہ جواباً ہلکا پھلکا لہجہ اپناتے ہوئے دوستانہ انداز میں بولا۔ علایہ کے تن بدن میں آگ سی جلنے لگی۔ وہ اس قدر پر سکون کیوں تھا اسے یہاں لا کر۔

میرے ساتھ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ نہ ہو کہ میرے تمہارا ہی حال بگاڑ دوں۔ مجھے یہ بتاؤ کہ "
"یہاں کیوں لائے ہو مجھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی ساتھ ہی اپنے قریب ہی رکھا کشن اٹھاتے اس کی سمت اچھالا تھا جسے وہ بروقت کیچ کر گیا ورنہ وہ ضرور اس کے چہرے کو سلامی پیش کرتا۔

"وہ تم وہاں بیہوش تھی نا اسی لیے ہم تمہیں یہاں لے آئے تمہاری حالت بہت خراب تھی۔"

اس نے بات سنبھالی چاہی لیکن وہ ٹھنڈا ہونے کی بجائے مزید بھڑک اٹھی تھی۔

"تو میں نے تمہیں کہا تھا کہ مجھے ہمدردیاں جتا کر یہاں لے کر آؤ۔ کہاں تھا میں نے۔"

وہ چیخ کر بولی۔ حسن اس غیر متوقع صورتِحال میں اچھا خاصہ بوکھلا گیا تھا۔

کس قدر احسان فراموش انسان ہو تم۔ ایک تو تمہاری جان بچائی اور اوپر سے تم کیسے مخاطب کر رہی ہو "تم۔ جب کوئی انسان آپ کیلیے کچھ کرتا ہے نا تو بدلے میں وہ بھی کسی اچھی چیز کی امید رکھتا ہے۔

وہ اسکی مسلسل ایک ہی ہوتی رٹ پر کھتا منہ بگاڑتے ہوئے گویا ہوا۔ علایہ نے ترچھی نگاہوں سے اس ڈرامے باز کو دیکھا جس کی کسی بھی بات پہ اسے یقین نہیں تھا۔

ہاں بتاؤ کیا چاہیے جواب میں۔ بہت بڑا احسان کیا ہے آپ کی ذات نے مجھ پہ۔ کیا آپ کے پیر دھو کر پی "لوں۔"

وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولتی آخر میں طنزیہ مسکراہٹ سمیت بولی۔ اس سے بات کے دوران ایک لمحے کیلیے وہ اپنے پیر کا زخم فراموش کر چکی تھی۔ سکون تھا تو بس ایک کہ وہ محفوظ ہاتھوں میں ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہ تو تمہیں آنے والوں وقتوں میں پتہ لگ جائے گا اس کیلیے پریشان مت ہو۔ خیر اس قدر رات کو تن تنہا کر کیا رہی تھی تم۔"

وہ بائیں آنکھ دباتے شرارت آمیز لہجے میں بولا جبکہ آخر میں اس کا لہجہ سنجیدہ ہوا تھا۔

"ناچ رہی تھی۔ فضول سوالات کروالو جتنے مرضی۔"

وہ اس کی باتوں سے زچ ہوتے تڑخ کر بولی۔ حسن نے مسکراہٹ دبانے کو چہرہ جھکایا تھا ورنہ اس کی باتوں پہ جی چاہ رہا تھا کہ قہقہے لگائے۔

"اچھا ویسے زمین پہ لیٹ کر کیا ناگن ڈانس کر رہی تھی۔"

اس نے پرسوچ نگاہوں سے اس کی سمت دیکھتے نچلا لب دانتوں تلے دبایا۔ علایہ عاجز آتے جھنجھلا کر رہ گئی۔

"بی سیریس حسن مجھے بتاؤ کہ یہ کیا ہے اور میں یہاں کیا کر رہی ہوں۔ یہاں تم مجھے کیوں لائے ہو۔"

وہ مشکوک ہوئی تھی اسے بھی لے کر۔ حسن نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

"میں اور میرے بھائی گھر آ رہے تھے واپس تو واپسی میں رستے میں تم زمین پہ گری نظر آئی۔ پہلے تو بہت حیرت ہوئی تمہیں دیکھ کر لیکن پھر میں تمہیں جانتا تھا تبھی تمہارے پاؤں کے زخم کی بدولت یہاں لے آئے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com

وہ سنجیدہ ہوتے رسانیت سے بولا تو علایہ نے اس کی بات پہ گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا معاً معیز کا خیال آتے ہی وہ ٹھٹھک کر تھمی۔

"اور وہ معیز۔"

اس نے تعجب سے استفسار کیا۔

اس کا نام بھی مت لو اپنی اس زبان سے گھٹیا انسان۔ جھوٹے الزامات لگا رہا تھا کہ تم دونوں آپس میں محبت" کرتے ہو اور شادی کرنے جا رہے ہو لیکن بھلا ہو دین میرا مطلب ہے تمہارے اس پاؤں کے زخم کا کہ ہمیں علم "ہو گیا تبھی یہی لے آئے۔

وہ تنفر سے بولتے دین کا نام لیتے لیتے رکا اور اس کے چہرے کے تاثرات جانچے کہ کہی اس نے سن تو نہیں لیا لیکن وہ تو اس کی بات پہ منہ پہ ہاتھ رکھے صدمے سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

چند لمحوں کی توقف کے بعد باہر سے آنے والی مردانہ آوازوں پہ علایہ نے چونک کر حسن کی سمت دیکھا جو اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دے رہا تھا۔ ابھی وہ اسے ہی دیکھنے میں محو تھی معاً کمرے میں ایک خوبرو جوان اپنی پر وقار شخصیت سمیت داخل ہوا۔ سیاہ شلوار قمیض پہ سیاہ ہی مردانہ شال ڈالے فوجی کٹ بال گھنی مونچھوں تلے کٹاؤ دار لب ہلکی ہلکی بئیرڈ وہ بے تحاشہ حسین تھا۔ ایک لمحے کیلیے علایہ کی نگاہیں بھی اسی پہ جم کر رہ گئی تھی۔

"السلام و علیکم! اب کیسی طبیعت ہے آپکی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے اپنے مخصوص گھمبیر لہجے میں اسے مخاطب کیا۔علایہ جو پوری آنکھیں پھاڑے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی اس کی آواز پہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

آپ کو کیوں بتاؤ۔

اس نے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے بھنویں اچکاتے سپاٹ تاثرات سمیت پوچھا تو عشب دل ہی دل میں اس کی ہٹ دھرمی پہ دانت پیس کر رہ گیا۔اس قدر ڈھیٹ بدتمیز اور اکھڑ مزاج لڑکی اور دین کی بہن اسے ناممکنات میں سے یہ ایک بات لگ رہی تھی۔

عشب نے ترچھی نگاہوں سے حسن کی جانب دیکھا تو وہ اس کی آنکھوں میں رقم تحریر پڑھتے گڑبڑا گیا۔

"علایہ یہ میرے بڑے بھائی عشب ہیں۔"

حسن نے دانت پیس کر مسکراتے ہوئے اس کا تعارف کروایا جیسے اسے باور کرانا چاہ رہا ہو۔علایہ نے لبوں کو گول کرتے آنکھیں چھوٹی کرتے سرتاپا اس کا جائزہ لیا اور سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"تو میں کیا کروں۔"

اس نے پیشانی پہ بل ڈالے تیکھے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔عشب نے ضبط کے مارے مٹھیاں بھینچی تھی جبکہ حسن اس کی بات پہ سٹپٹاتے دانت کچکچا کر رہ گیا۔

"مجھے مار دو تم ویسے بھی اس کام سے تو بخوبی واقف ہو۔خدا کی پناہ قسم سے نا جانے کس مٹی کی بنی ہوئی ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

حسن بے بسی و بے کسی سے دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑتے ہوئے روہانسے لہجے میں بولا تو علایہ نے سکون سے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے عشب کو دیکھتے براہ راست بھنویں اچکائی تھی۔اس کے بے باک انداز پہ ماتھے کی رگیں اشتعال کے مارے ابھر کر نمایاں ہوئی۔ناگواری کی شدید لہر اس کے وجود میں کوندی تھی۔وہ کس قدر سکون سے اس سے مخاطب تھا اور جواب میں اس کا رویہ کس قدر ہتک آمیز تھا۔

"محترمہ آپ کی کوئی کُل سیدھی بھی ہے۔"

عشب نے خون آشام نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔ حسن نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا تھا کیونکہ اس طرح کی لڑکیوں سے جس قدر یشب کو نفرت تھی وہ یہ بات سے بخوبی واقف تھے۔

"نہیں ہے آپ کر دیں۔میں تو ویسے بھی آپ کے انتظار میں تھی کہ کوئی آپ جیسا آئے اور میری کُل سیدھی کرے۔"

وہ مظلومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے گویا ہوئی اور حسن کو دیکھتے مسخرے پن سے دانت نکوسے۔ حسن اس کی حرکتوں پہ تلملا کر رہ گیا اور باقاعدہ دین کے آنے کی دعا مانگنے لگا ورنہ یہاں جنگ کا محاذ پکا تھا۔

"کبھی موقع ملے گا تو ضرور۔خود میں اپنا ہی پرانا وکس ڈھونڈتی رہ جائیں گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سپاٹ چہرے سمیت بولتا ایک ناگوار نگاہ اس پہ ڈالتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔علایہ نے بھنویں اچکاتے حسن کی جانب دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو کہ اسے کیا ہوا۔وہ اس کی جعلی معصومیت پہ حیرت سے لب واں کیے اسے دیکھتا رہ گیا۔

"ویسے ناجانے کیوں مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میں ان کی آواز کہی سن چکی ہوں۔"

اس کی پریشان آواز پہ حسن کا رنگ سرعت سے فق ہوا تھا۔اس نے اپنا خشک ہوتا حلق تر کرتے اس کی سمت دیکھا جو جواب طلب نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی یہ تو زیادہ عرصہ گھر میں ہی رہتے ہیں یا کام کے سلسلے میں ان کے دورے" دوسرے ممالک میں ہوتے ہیں۔اب باتیں بس کرو کچھ دیر آرام کر لو۔صبح ہوتے ہی تمہارا بندوبست کر دیں "گے کچھ۔

وہ مسکراتے ہوئے تسلی آمیز لہجے میں گویا ہوا۔علایہ اس کے انداز پہ بے نیازی سے کندھے اچکاتی اپنے موبائل کی تلاش میں نگاہیں دوڑانے لگی معاً یاد آنے پہ وہ کوفت سے سر جھٹک گئی تھی۔وہ فون کی حالت تو گرنے کی بدولت مزید ابتر ہوگئی تھی تبھی اس نے بیگ میں ڈال دیا تھا اور بیگ تو نجانے اب کہاں ہوگا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

حسن اس پہ ایک نگاہ ڈالتے مضبوط قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔علایہ نے اس کے کمرے سے نکلتے ہی اس کمرے میں طائرانہ نگاہ دوڑائی تھی جو کسی کے اعلیٰ ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔کشادہ ہوادار کمرہ جس میں ہیٹر لگا ہونے کی بدولت ذراسا گرمائش تھی۔دبیز قالین اور پردے جو کمرے کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے۔

وہ کمرے کی لائٹس بجھاتی سائیڈ لیمپ جلا گئی جس کی مدھم روشنی نے پورے کمرے میں بسیرا کر لیا تھا۔

بیڈ پہ چت لیٹتے وہ کسی گہری سوچ میں گم تھی۔

ایسی دادی کبھی کسی کی نہیں دیکھی جو اپنے ہی خون پہ الزام لگا کر گھر سے دھکے دے کر نکال دے۔مجھے ہی کیوں ایسے رشتے ملے اس دنیا میں جس نے ہمیشہ کسی نہ کسی طرح مجھے رسواہی کیا ہے۔

وہ ایک بار پھر صفورہ بیگم کی باتیں یاد کرتے آنکھوں کو سختی سے میچ گئی تھی۔وہ جی بھر کر رونا چاہتی تھی اپنے دل میں دبا غبار آنسوؤں کی صورت میں بہانا چاہتی تھی لیکن چاہ کر بھی آنکھیں نم ہی نہیں ہوتی تھی۔کس قدر لاچار تھی وہ اس معاملے میں۔وہ پاؤں کے درد کو برداشت کرتی بیڈ سے نیچے پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئی سوچوں کا محور ابھی بھی انہی کی ذات تھی۔بمشکل چپل پیروں میں اڑستی وہ دیوار کا سہارہ لیتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور قدم قدم چلتی ٹیرس کی جانب چل دی تاکہ تازہ ہوا میں خود کو سکون پہنچا سکے۔سینے میں ایک آگ سی جل رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اب آپ واپس بھی آئیں گے نا بھائی آپ کی لا یہ چاہ کر بھی آپ کو معاف نہیں کر سکے گی۔ اتنا عرصہ بہت ہوتا" ہے میں تو اپنے اس قدر قریبی رشتے ہونے کے باوجود بھی اس بھری دنیا میں تنہا ہوں۔ بس یہی دعا ہے کہ آپ جہاں بھی ہو بس سہی سلامت ہو۔ میں پھر بھی آپ سے بے تحاشہ محبت کرتی ہوں ویسی محبت جس کا کوئی پیمانہ "نہیں ہے۔

وہ تاروں سے بھرے آسمان پہ نگاہیں جمائے دل ہی دل میں اس کے تصور سے مخاطب تھی۔ اسے دیکھے بھی ایک عرصہ بیت گیا تھا نا جانے وہ کیسے ہونگے کہاں ہونگے ٹھیک ہونگے بھی یا نہیں۔

"بھائی آج آپ کی بہت یاد آرہی ہے پلیز آپ جہاں بھی ہیں مجھے اپنے پاس بلا لیں۔"

وہ تھکے تھکے اعصابوں سمیت بولتی ریلنگ سے سر ٹکا گئی۔ لہجے میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی جو عقب میں کھڑے دین کا وجود لہولہان کر گئی تھی۔ ایک درد سا ہلکورے کھا رہا تھا۔ اس نے اپنی ہمت متجمع کرتے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھنا چاہا تھا لیکن وہ بظاہر خود کو جتنا مرضی مضبوط ظاہر کرتا تھا تو وہ بھی رشتوں کے معاملے میں ترسا اور بکھرا ہوا شخص۔

علایہ سردی کی شدت بھرتے دیکھ گہرا سانس فضا کے سپرد کرتی جوں ہی واپس مڑی سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھتے اسے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس گھر کی عمارت اس پہ آن گری ہو۔ وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک سے احاطہ کیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے

وہ چمک سرعت سے ماند پڑ گئی تھی۔ وہ اس کے تصور کو ایک نظر جی بھر کر دیکھتی نگاہوں کا رخ پھیر گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ اس کا وہم ہو گا جو کچھ لمحے تو اسے خوشگمانیوں میں گھرے گا لیکن اگلے ہی لمحے آسمان سے زمین پہ پٹخ دے گا۔

وہ اسے نظر انداز کرتی اس کے ایک جانب سے ہوتے اس سے پہلے کمرے کے اندر جاتی اس کا بازو کسی کی آہنی گرفت میں آیا تھا۔ اندر جاتی علایہ کا دل دھک سے رہ گیا۔ اس نے جھٹکے سے رخ موڑتے ششدرہ ہوتے اس کی جانب دیکھا اور سرعت سے اس کے قریب ہوتے اس کا چہرہ چھوا تھا کہ کہی یہ اس کا وہم تو نہیں۔ وہ پاگلوں کی طرح اس کے چہرے کو چھو کر محسوس کر رہی تھی۔

"بھائی۔"

اس کے لبوں سے کپکپاتی ہوئی آواز نکلی تھی۔ کیسی تڑپ تھی اس کے لہجے میں جو دین کا دل چیر گئی۔

"بھائی کی جان۔"

وہ نم آنکھوں سمیت بولتے اسے اپنے سینے میں بھینچتے ماتھے کو لبوں سے چھو گیا۔ اتنے عرصے بعد کسی اپنے کا محبت بھرا لمس اور جملہ محسوس کرتے وہ آنکھوں کو سختی سے میچ گئی تھی مگر ابھی بھی اس نے دین کے اطراف میں حصار نہیں باندھا تھا شاید وہ ابھی بھی بے یقین تھی۔

"کہاں تھے آپ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی کھو کھلی سی آواز پیشانی کے بلوں کو دیکھتے دین نے بے ساختہ نگاہیں چرائی تھی۔

جواب دیں کہاں تھے آپ۔ آپ کو ذرا ترس نہیں آیا اپنی بہن پہ بھائی چھوڑ کر گئے تو پلٹ کر دیکھنا بھی گوارا" "نہیں کیا کہ مر گئی یا زندہ ہے۔

وہ بے بسی سے گویا ہوئی اس کی بات پہ دین کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا دل پہ کسی نے بھاری سل رکھ دی ہو۔ وہ تڑپ کر فاصلہ سمیٹتے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھر گیا۔

"نہیں میری جان میں نے سچ میں بہت تلاش کیا تھا آپکو لیکن میں کچھ پتہ نہیں لگوا سکا۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔ اس کی بات پہ وہ تلخی سے ہنس دی تھی جیسے خود کا ہی مذاق بنا رہی ہو۔

نہیں بھائی آپ نے ڈھونڈا ہی نہیں۔ علایہ کب سے کسی کیلیے اتنی اہم ہو گئی کہ کوئی اس کی بے مول رلتی ہوئی" "ذات کو تلاش کرتا۔ آپ نے تو شکر کیا ہو گا کہ اچھا ہے بوجھ اتر گیا سر سے۔

وہ تمسخرانہ انداز میں بولتے اپنے سر کے بالوں کو مٹھیوں میں بھینچ گئی تھی۔ وہ شاید کچھ زیادہ ہی بدگمان تھی اس کی ذات سے۔

نہیں بھائی کی جان پلیز لایہ ایسی باتیں مت کرو جو میرے دکھ کا سامان بنیں میں پہلے ہی بہت تھک چکا ہوں" "مزید کی سکت نہیں ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکاتے نم نگاہوں سمیت بولا اور اس کی خشک خالی خالی آنکھوں کو دیکھا تھا جہاں ڈھونڈنے سے بھی اسے نمی نہیں دکھی تھی۔اس کی آنکھوں کے خالی پن سے اسے بے ساختہ خوف سا محسوس ہوا۔

نہیں آپ دین بھائی نہیں ہے آپ ایک جھوٹے بھائی ہے آپ ایک غیر ذمہ دار بھائی ہے آپ بہت برے" بھائی ہیں۔کیوں مجھے ایک ایسی عورت کے پاس چھوڑا جس نے ہمہ وقت مجھے جوتے کی نوک پہ رکھا جس نے ذرا ذرا سی بات پہ مجھے میری اوقات واضح کی۔جس کیلیے میں جانتے ہیں کیسی تھی وہ جو گھر کے باہر کتا نہیں رکھا ہوتا جس کے ساتھ جب جی چاہا اچھا برتاؤ کر لیا اور جب جی چاہا ٹھوکروں پہ رکھ لیا۔سب مجھے ہی کیوں چھوڑ کر جاتے ہیں پہلے بابا پھر ماما اور پھر آپ۔کبھی سوچا آپ نے میرا کیا وجود تھا آپ سب کے بعد یا میں ایک ناگوار وجود تھی آپ سب کیلیے۔کم از کم مجھے بتا دیتے میں اپنے ہاتھوں سے ہی اپنی جان لے لیتی حرام موت کو گلے لگا لیتی۔اوپر جا کر اس ذات سے کہ دیتی کہ میرا دنیا میں کوئی نہیں تھا مجھے راتوں کو ڈر لگتا ہے میں بہت تنہا ہوں کوئی مجھے سینے سے نہیں لگاتا کوئی میرے ماتھے پہ پیار نہیں کرتا کسی کو میرے صبح جاگنے سے لے کر واپس آنے تک پریشانی نہیں ہوتی، کسی کو پرواہ نہیں ہوتی کہ میں کیا کھا رہی ہوں کیا نہیں کھا رہی ہوں۔میں جی رہی ہوں یا مر رہی ہوں کوئی نہیں پوچھتا تھا بھائی۔"

وہ چیختے ہوئے شکست خوردہ لہجے میں بولتی گھٹنوں کے بل زمین پہ بیٹھی تھی۔وہ آج اتنے عرصے بعد اپنا دکھ درد سب کچھ کھول کر اس کے سامنے آشکار کر گئی تھی لیکن آنکھیں پھر بھی خشک تھی جیسے صحرا۔دین سکتے کی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کیفیت میں کھڑا اس کی باتوں پہ غور و فکر کر رہا تھا۔ ذہن میں صرف اس کی چیختی چلاتی آوازیں ہی گونج رہی تھی۔ وہ بھی اس کے مقابل زمین پہ بیٹھا تو وہ زمین پہ آڑھی ترچھی لکیریں کھینچنے میں مصروف تھی یہاں تک کہ اس کے نزدیک بیٹھنے پہ بھی اس کی سمت متوجہ نہ ہوئی۔

"ایم سوری لایہ۔ میں سچ میں بہت برا بھائی ہوں۔ میں اپنے ہی ماضی سے خوفزدہ ہوں میں سچ میں بہت برا انسان ہوں۔ ایک برا انسان ایک برا بیٹا اور ایک برا بھائی۔ بس مجھے ایک بار معاف کردو یقین کرو آپکی ساری تکلیفوں کو مداوا کر دوں گا۔ جس جس نے آپ کو تکلیف پہنچائی ہے اس سے گن گن کر بدلے لوں گا کہ میری لایہ کو کیوں رولایا۔"

وہ اسے سینے سے لگائے ہولے ہولے اس کی سماعتوں میں سرگوشی کرتا پچکار رہا تھا اور وہ سکون سے اس کے سینے سے لگی بیٹھی تھی جیسے اس کے کہی جانے کا خوف ہو۔

"لیکن میں تو روتی ہی نہیں بھائی۔ آنسو ہی نہیں آتے آنکھوں میں۔ میں رونا چاہتی ہوں لیکن کیسے یہ سمجھ نہیں آتی۔ دل زخموں سے لدا پڑا ہے میرا پورا وجود لہولہان ہے۔ بہت تکلیف ہوتی ہے مگر یہ تکلیف آنکھوں کے راستے سے باہر نہیں آتی۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی بچوں کی سی معصومیت سے بول رہی تھی۔ اس کی یہی باتیں دین کا دل بند کر رہی تھی۔ اسے اپنے حواس مختل ہوتے محسوس ہوئے۔ فضا ایکدم گھٹن زدہ ہو گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے ہولے سے آگے ہوتے اس کی آنکھوں کو چھوا تھا۔ وہ درد سے بوجھل ہوتی آنکھیں موند گئی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا انشاآللہ۔"

وہ اپنے حواس بحال کرتا دھیمے لہجے میں بولا۔ دروازے کے پار کھڑے عشب اور حسن سن ہوتے ذہن کے ساتھ چہرہ جھکائے کھڑے تھے۔ جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔ زبانوں پہ گویا قفل لگا ہوا تھا۔

آپ کو پتا ہے میں بہت بد تمیز ہوں سب کی نگاہوں میں سب سے بری لگی۔ کچھ کو تو بے تحاشہ کھٹکتی ہوں کچھ کو" ناگوار بھی گزرتی ہوں۔ ایسے نفرت سے دیکھتے ہیں جیسے مجھے دکھ نہیں ہوتا لیکن میں بے نیازی میں سب کچھ فراموش کر جاتی ہوں۔ ابھی آج بھی یہی ہوا ابھی آپ سے پہلے بھی یہاں کوئی آیے تھے جو حسن کے ساتھ تھے وہ بھی ایسے ہی دیکھ کر گئے مجھے لیکن میں ہنس کر ٹال گئی تھی۔ میں بد تمیز ہوں منہ پھٹ ہو سب کو دکھتا ہے "لیکن میں کس وجہ سے ہوں یہ کسی کو کیوں نہیں دکھتا یا شاید میں نے کبھی دکھایا ہی نہیں۔

وہ ہنوز اس کے سینے سے لگی غنودگی کے عالم میں یہ سب کچھ بول رہی تھی۔ لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔ دین سختی سے آنکھوں کو میچے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیل رواں تھا۔ خود پہ شدید غصہ آرہا تھا کہ کیوں وہ بے خبر رہا اگر وقت پہ اسے تلاش کرتا تو آج وہ اس احساسِ کمتری میں تو نہ ہوتی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

باہر کھڑے عشب پہ گڑھوں پانی پڑا تھا۔وہ اپنی سرخ لہو چھلکاتی آنکھوں کو سختی سے میچ گیا۔ماتھے کی رگیں ابھرتے اس کے اشتعال کا پتہ دے رہی تھی۔

"نہیں گڑیا آپ غلط سمجھ رہی ہو وہ ایسا بلکل نہیں ہے بس وہ اجنبیوں سے ایسے ہی بات کرتا ہے یا لہجے کی بات کروں تو اس کا لہجہ ایسا ہی اکھڑ مزاج ہے۔"

وہ عشب کے معاملے میں کہاں کچھ برداشت کر سکتا تھا تبھی صفائی دینے والے انداز میں بولا۔

"وہ اجنبیوں سے بات نہیں کرتے تو میں کیا کر لیتی ہوں۔میں بھی کسی سے بلاوجہ فری ہونا پسند نہیں کرتی لیکن کوئی یہ بات سمجھتا ہی نہیں اور یہی سب پھر بد تمیزی کے زمرے میں آجاتا ہے۔"

وہ کندھے اچکا کر بولی۔موڈ اب قدرے بہتر تھا جیسے اتنے عرصے کا غبار نکل گیا ہو۔

"چلو اندر سردی بڑھ رہی ہے۔پاؤں کا زخم خراب نہ ہو جائے۔اور انہوں نے گھر سے باہر کیوں نکالا آپکو۔وجہ جان سکتا ہوں۔"

وہ اسے سہارہ دیتے بیڈ تک لایا اور اس کا ہاتھ تھامتے اسے اعتماد میں لیتے ہوئے بولا تاکہ وہ آسانی سے یہ بات بھی اس تک پہنچا دے۔

"بھائی پلیز فلحال ان کی کوئی بات مت کریں مجھے اتنے عرصے بعد کوئی خوشی نصیب ہوئی ہے میں اسے خراب نہیں کرنا چاہتی اس نام ونہاد دادی کے بارے میں بات کر کے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com

وہ اپنے لہجے میں بے پناہ نفرت لیے بولی۔ دین اس کے ناگوار لہجے پہ خاموشی سے لب بھینچ گیا۔

"اچھا آپ یہاں کیسے کب اور کیوں۔"

وہ متجسس سی بولی۔ ناراضگی وغیرہ تو جھاگ کی مانند فوراً بیٹھ گئی تھی۔ دین نے اس کی بات پہ مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

مجھے تو یہاں آئے ابھی ایک دن ہی گزرا ہے۔ زیادہ وقت نہیں بیتا ہم باقی باتیں کل کریں گے ابھی فلحال یہ "دوائی کھاؤ اور سکون سے سو جاؤ۔

وہ اس کا گال تھپتھپاتے محبت بھرے لہجے میں بولا تو اس نے منہ بسورا۔

"ابھی تو مجھے اتنی ساری باتیں کرنی تھی آپ سے۔"

وہ شکایتی انداز میں بولی۔ لہجہ ناراضگی لیے ہوئے تھا۔

"ابھی نیند آرہی ہے آپکو میں جانتا ہوں چلو شاباش جلدی سے لیٹو۔"

دین نے تحکم بھرے لہجے میں کہا تو اس نے اپنی نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں کو مشکل کھولا تھا نیند تو اسے سچ میں بے تحاشہ آرہی تھی لیکن اتنے عرصے بعد اس سے باتیں کرنے کا بھوت بھی سر پہ سوار تھا۔ وہ خاموشی سے دین کی گود میں سر رکھتے آنکھیں موند گئی تھی۔ دین نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور محبت سے اس کے بال سہلانے لگا۔ اسے یاد تھا کہ بچپن سے اس کے بال کافی لمبے تھے اس کی ماں کی طرح لیکن ناجانے ایسا کیا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہوا ہو گا اس کے جانے کے بعد جو اس کے بال کندھوں کو چھو رہے تھے۔ چند لمحوں کے ساعتوں کے بعد اس کی بھاری سانسوں کی آواز کمرے کی خاموش فضا میں محسوس کرتے اس نے آرام سے اس کا سر تکیے پہ رکھا تھا اور مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کو بغور دیکھا تھا جس کے نین نقش ہو بہو اس کی ماں جیسے تھے۔ وہ جھکتے اس کے ماتھے پہ لب رکھتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کا رخ میٹنگ روم کی جانب تھا کیونکہ کچھ لمحوں میں ان کی کرنل عاکف کے ساتھ ایک اہم میٹنگ تھی جس میں شرکت کرنا لازم تھا۔

ابھی اسے میٹنگ روم میں جگہ سنبھالے کچھ دیر ہی گزری تھی معاً سکرین پہ سر عاکف کا چہرہ نمودار ہوا۔ ان کی آمد پہ ان تینوں نے الرٹ ہوتے انہیں سلیوٹ کیا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ معمول کی نسبت خاموش تھے یا ان تینوں کو محسوس ہوئے یہ بات وہ سمجھنے سے قاصر تھے۔ ان کے چہرے پہ ہلکی سی بھی مسکراہٹ کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

"کیسے ہیں آپ سب۔"

ان کی سنجیدہ پر وقار آواز پہ ان تینوں نے بیک وقت جواب دیا۔

"ہم تو الحمد اللہ سر مگر آپ ٹھیک نہیں محسوس ہو رہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

حسن عادت کے مطابق غیر سنجیدگی سے بولا تو عشب نے ایک تیز نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔ وہ فورا لبوں پہ انگلی رکھتے خاموشی اختیار کر گیا ورنہ ابھی اچھی خاصی درگت بن جاتی۔

میجر عشب دین اینڈ کیپٹن حسن آپ سب کیلیے میرے پاس اس مشن سے جڑی ایک کڑی ہے۔ مجھے میرے" ریسارسز سے علم ہوا ہے کہ جو کالے دھندے یہاں سر عام ہو رہے ہیں ویسا ہی حال مظفر آباد کے کچھ مخصوص "علاقوں میں بھی ہے۔

انہوں نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم پھنسائے تفصیل ان کے گوش گزار دی۔ انکی بات پہ ان تینوں نے پرسوچ انداز میں ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ عشب کی پیشانی پہ شکنوں کا جال بچھا تھا۔

سر ہمیں اس بارے میں یہ تو علم تھا کہ یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے مظفر آباد میں ہی ہو رہا ہے۔ ہم تو اسے کوئی" "معمولی گینگ سمجھتے رہے مگر یہ بہت بڑا مافیہ ہے جو جگہ جگہ بکھرا ہوا ہے۔

اس نے پریشانی سے انہیں مزید اہم تفصیلات سے آگاہ کیا تھا۔ کرنل عاکف نے ان تینوں کے تاثرات جانچے جہاں سے بے چینی صاف چھلک رہی تھی۔

"اب آپ کا آگے کا کیا ارادہ ہے۔"

انہوں نے سوالیہ انداز میں بولتے بھنویں اچکائی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سر اوور نیکسٹ ٹارگٹ پلیس از مظفر آباد انشاآللہ۔ ہم میں سے کوئی اب وہاں جا کر وہاں کے حالات کی سنگینی کا" "ملاحظہ کرتے ہمیں بروقت اطلاع کرے گا۔

عشب نے سرد مہری سے بولتے انہیں سلیوٹ کیا تھا۔ پورے قصے میں پہلی بار ان کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ آئی تھی۔

ایز آلیڈر میجر عشب یہ آپ کی ذمہداری عائد ہوتی ہے کہ آپ کس انسان کا چنتے ہیں۔ اپنا خیال رکھیے" "گا۔ زندگی رہی تو پھر بات ہو گی انشاآللہ۔ اللہ حافظ۔

وہ یہ کہتے ساتھ ہی کال کاٹ چکے تھے۔ ان کے جاتے ہی کچھ لمحے تو کمرے کی خاموش فضا میں خاموشی چھائی رہی معاً چند ساعتوں بعد کمرے میں عشب کی بھاری گھمبیر آواز آواز گونجی۔

"میجر فاردین آپ مظفر آباد جا رہے ہیں جتنا جلدی ہو سکے۔"

بات کے دوران عشب کا لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔ حسن نے چونک کر دین کی سمت دیکھا جس کا چہرہ بے تاثر تھا۔ عشب کی بات کے جواب میں وہ خاموشی سے سر اثبات میں ہلا گیا۔ حسن نے ترحم آمیز

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جسے آج ہی تو اس کا ایک اہم رشتہ اسکی بہن ملی تھی اور کچھ بھی دیر میں وہ جانے کا ارادہ باندھ رہا تھا۔

"اینی پروبلم میجر۔"

میجر عشب نے رسانیت سے سوال کیا۔

"نو میجر مائی بیلووڈ کنٹری از آلویز فرسٹ فار می اینڈ نتھنگ ایلس۔"

وہ اپنی مفلوج ہوتی حسوں کو باور کراتے جتانے والے انداز میں بولا تو عشب نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔اسے اس کی دیدہ دلیری بہت بھائی تھی۔وہ جانتا تھا کہ یہ اس قدر آسان نہیں ہے لیکن اگر اپنے مشن کے اس موڑ پہ آتے وہ رشتوں کے معاملے میں کمزور پڑ جاتے تو کام بگڑ سکتا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پرسکون سانس فضا کے سپرد کرتے آسودگی سے مسکرادیا۔ شکر تھا کہ اس نے کسی قسم کا اختلاف نہیں برتا تھا۔

"چلیں آپ پھر فلحال آرام کریں۔ صبح سورج کی کرنوں کے اجاگر ہوتے ساتھ ہی نکلنا بھی ہو گا۔"

وہ متانت سے بولتے اس سے پہلے کمرے سے باہر قدم بڑھاتا اپنے عقب سے آنے والے بے تاثر آواز پہ اس کے باہر کی جانب بڑھتے قدم بے ساختہ ٹھٹھکے تھے۔

میجر عشب میں ابھی اور اسی وقت نکلنا چاہتا ہوں مظفر آباد کیلیے۔ میں نہیں چاہتا کہ صبح ہوتے ہی میں اس کا چہرہ" دیکھتے کمزور پڑ جاؤں۔"

وہ دل پہ بھاری سل رکھتے چہرہ جھکائے شکست خوردلہجے میں گویا ہوا۔ عشب نے اس کے شانے تھپتھپاتے اسے سینے میں بھینچا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو گا انشاآللہ۔"

وہ محبت سے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر بڑے بھائیوں کے مان سے بولا تو وہ بمشکل مسکراتے اثبات میں سر ہلا گیا معاً کچھ یاد آنے پہ چونک کر اس کی سمت دیکھا۔

"سر سے اس متعلق کوئی بات نہیں کی۔"

اس نے تفکر بھرے لہجے میں کہا۔

"میں خود کر لوں گا۔ ذہن کو پر سکون کرو اور اپنے کام پہ توجہ دو۔ پیچھے کے متعلق مت سوچنا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اسے ہدایات کر رہا تھا اور دین بنا پلک جھپکائے اس کی باتیں سن رہا تھا۔ اسی دوران حسن نے بھاری رائفل اٹھاتے اس کے سامان میں ہی رکھی تا کہ جاتے وقت کسی مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑے۔

کچھ ہی دیر میں وہ سب اپنے سامان سمیت گھر کے کشادہ لاؤنج میں موجود تھے۔ دین فلحال علایہ کے کمرے میں گیا تھا جو کہنے کو تو یشب کا کمرہ تھا لیکن اس کی طبیعت خرابی کی بدولت ایمر جنسی میں اسے وہی منتقل کیا گیا تھا۔

"اپنے بھائی کو معاف کر دینا ایک بار اور۔ میرا کوئی قصور نہیں ہے میں اپنے کام سے غداری نہیں کر سکتا۔ میں جانتا ہوں جاگتے ہی تم میرے متعلق استفسار کرو گی سب سے لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میری مضبوط بہن ان حالات سے بھی لڑ جائے گی۔ زندگی رہی تو بہت سی باتیں کریں گے۔"

وہ اس کی صبیح پیشانی کو لبوں سے چھوتے مشفقانہ لہجے میں گویا ہوا اور بنا کسی لمحے کی تاخیر کیے ایک الوداعی نگاہ اس پہ ڈالتے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

باہر لاؤنج میں پہنچتے ہی اس نے ایک خاموش نگاہ ان دونوں پہ ڈالی تھی۔ حسن اس کا سامان لیتے پورچ میں کھڑی گاڑی کی جانب بڑھا۔ عشب نے اس کے کندھے کے گرد بازو حائل کرتے اسے دلاسا دیا تھا۔ کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد وہ ان دونوں سے ملتے ایک نئی منزل کی جانب رواں ہو گیا جہاں ایک نئی زندگی اس کی منتظر تھی۔

اگلے دن کا سورج اپنے سنگ نئی امیدیں لیتے نمودار ہوا تھا۔ سورج کی کرنوں نے روئے زمین پہ پڑتے سکون فراہم کیا تھا اس ٹھٹھرتے ماحول میں۔ لیکن ایک وہ تھی جسے اس موسم میں بھی اپنی کوئی پرواہ نہیں تھی وہ آج بھی اپنی طبیعت خرابی کے ہوتے ہوئے بھی مکمل طور پہ لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے آج پھر سکول آئی ہوئی تھی۔

"مس جزاء آپ کلاس نہیں لے رہی خیریت ہے نا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میم کی آواز پہ وہ جو اپنا دکھتا سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھی تھی چونک کر ان کی سمت متوجہ ہوئی مگر انہیں سامنے کھڑا دیکھ وہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی جس کی بدولت اس کی گود سے بیگ چھوٹتے زمین پہ آن گرا۔

"جی میم بس وہ میں جا رہی تھی سر میں وہ بے تحاشہ درد تھی اسی لیے کچھ دیر سکون کیلیے بیٹھی تھی۔"

اس نے دھیمے لہجے میں جواب دیا اور زمین پہ گرا رجسٹر اٹھایا تھا اب وہ اپنا بیگ اٹھاتے ان کی ایک جانب سے ہوتے آگے کی جانب بڑھ رہی تھی۔

آپ کلاس میں جائیں میں چائے بھجواتی ہوں۔

وہ شفقت بھرے لہجے میں بولتی اپنے آفس کی سمت بڑھ گئی۔ وہ بھی اثبات میں سر ہلاتے زینوں کی سمت چل دی۔ وہاں سے اوپر کی جانب جاتے ہوئے بھی اس کا دھیان اس بند کمرے کی جانب ہی تھا جہاں سے آج پھر ہلکی ہلکی سسکیوں کی آوازیں آ رہی تھی۔ اس کا دل گویا کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔ وہ ہولاتے دل سمیت دروازے کے نزدیک ہوئی اور ایک چور نگاہ اطراف میں دوڑائی تھی۔ اردگرد کسی کی موجودگی محسوس نہ کرتے اس نے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ابھی اس دروازے کی ناب پہ ہاتھ رکھا ہی تھا معاً اپنے شانے پہ کسی کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کرتے وہ سہم کر پلٹی تھی مگر اپنے سامنے کھڑی حیران پریشان سی اقراء کو دیکھتے اس نے سکون بھرا سانس ہوا کے سپرد کیا تھا۔

"تم نے ڈرا دیا مجھے۔ پیچھے سے ہی کیوں حملہ آور ہوتی ہوں ہمیشہ بزدلوں کی طرح۔"

وہ دل کے ہاتھ رکھتے اپنے کپکپاتے لہجے پہ قابو پاتے ہوئے بولی تو اقراء نے اسے آنکھیں دکھائی تھی۔

"بزدل کو چھوڑو کبھی بھی تیز دماغ کے لوگ بھی عقب سے ہی چھرا گھونپتے ہیں۔"

اس نے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے گہرے مگر معنی خیز لہجے میں کہا تو جزاء کا حرکت کرتا ہاتھ بے ساختہ تھما تھا۔ اس نے چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات لیے اس کی سمت دیکھا۔

"ایسے مت دیکھو تمہیں سمجھا رہی ہوں اور مزید اس کمرے سے کیا عشق ہو گیا ہے جو یہی چپکی رہتی ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پیشانی پہ بل ڈالتے دونوں ہاتھ کمر پہ جما کر بولی۔

"نہیں بس کلاس میں ہی جا رہی تھی تو ویسی ہی بچوں کی آوازیں آئی اور بچوں کا رونا نا جانے کیوں مجھے وحشت میں مبتلا کر جاتا ہے۔ ایک عجیب سی گھبراہٹ ہوتی ہے۔ دل میں بہت درد ہوتا ہے۔ میں چاہ کر بھی کسی کے ساتھ برا ہوتا نہیں دیکھ سکتی۔ اور ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ بچوں کو ایک ہی وقت میں کچھ کہا جائے کیونکہ جب جب میں گزر یہاں سے ہوتا ہے کسی نہ کسی کے رونے کی آواز لازماً آتی ہے۔ ماں باپ اتنے سنگ دل نہیں ہوتے کہ اپنے ہی ہاتھوں سے بچوں پہ ستم ڈھائے وہ تو اولاد کی ڈھال ہوتے ہیں نہ۔ میرا دماغ چاہ کر بھی اس بات کو ماننے سے انکاری ہے۔ خیر میں چلتی کلاس کا وقت ہوا جا رہا ہے۔"

وہ تھکے تھکے اعصابوں سمیت بولتی اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی۔ جبکہ اقراء ٹھوڑی پہ ہاتھ جمائے اس کی بات میں پنہاں معنی اخذ کرنے کی کوششوں میں تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اگلے دن کا سورج ان سب کی زندگیوں میں ایک نئی قسم کی روشنیاں بکھیر گیا تھا۔ کھڑکی کے پٹ رات کو جلد بازی کی بدولت شاید بند کرنا بھول گئے تھے تبھی پردوں کی اوٹ سے پڑتی چلملاتی دھوپ نے اس کی نیند میں خلل ڈالا تھا۔ اس نے کوفت سے کھڑکی کی جانب دیکھتے آنکھیں گھمائی اور کسلمندی سے کروٹ بدلتے آنکھیں موند گئی۔ معاً جھماکے سے ہی اس کا ذہن بیدار ہوا۔ وہ لمحے کے اندر اندر خود سے کمفرٹر اتارتے اٹھ بیٹھی تھی اور ایک طائرانہ نگاہ پورے کمرے میں دوڑاتے اس نے تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا کہ وہ خواب نہیں تھا وہ سچ میں اپنے بھائی کے پاس اس کے قریب موجود ہے۔ اسے محسوس کر سکتی ہے۔ کل اتنے عرصے بعد اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے تو وہ ایک لمحے کیلیے سن رہ گئی تھی۔ اس کا ذہن ماؤف ہو چکا تھا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا گویا سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج ہو چکی تھی۔ ایکدم اس کے لبوں کی تراش پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔ دل ایک انوکھی خوشی سے دھڑک اٹھا تھا۔ وہ سرعت سے کمفرٹر پرے کرتی پاؤں بیڈ سے نیچے لٹکا کر بیٹھ گئی۔ معاً پاؤں میں اٹھتی ٹیس کی بدولت وہ کراہ کر رہ گئی۔ اس سب میں تو وہ اس زخم کو فراموش کر چکی تھی۔ وہ اپنے ہی اتاولے پن پہ ہولے سے ہنس دی تھی اور یہ پہلی شفاف محبت سے لبریز مسکراہٹ تھی جو اتنے عرصے بعد اس کے لبوں میں آئی تھی۔ وہ ہولے سے چپل پیروں میں اڑستے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی باہر کی جانب چل دی لیکن باہر خالی لاؤنج بھی اسے بری طرح منہ چڑھا رہا تھا۔

"دین بھائی۔"

اس نے بے ساختہ فاردین کی تلاش میں نگاہیں گھمائی لیکن ناکام واپس لوٹ آئی۔ وہ مزید دو قدم آگے بڑھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"دین بھائی کہاں ہیں آپ۔ آپ نے بولا تھا کہ ہم مزید باتیں صبح کریں گے۔"

وہ بیچارگی سے ارد گرد نگاہ دوڑاتے ہوئے مدھم لہجے میں گویا ہوئی۔ لہجے میں ایک آس سی تھی۔ معاً کسی کے قدموں کی چاپ پہ اس نے جوں ہی گردن ترچھی کرتے دائیں جانب دیکھا تو حسن فون کان سے لگائے سنجیدگی سے کسی سے بات کرنے کے دوران اسی کی جانب آرہا تھا۔ اس نے بے چینی سے اشاروں میں ہی دین کے متعلق استفسار کیا۔

"اب کیسی طبیعت ہے۔"

وہ اس کی پریشانی بھانپتے فون جیب میں رکھتے اسی کی جانب چلا آیا اور اس کے پاؤں کو دیکھتے اسے مخاطب کیا۔

"تم یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ کہ دین بھائی کہاں ہے۔ رات تک تو وہ یہی تھے ابھی کہی بھی دکھائی نہیں دے رہے۔"

اس نے سنجیدگی سے سوال کیا تو حسن کے چہرے پہ ایک تاریک سا سایہ لہرایا تھا۔ معاً اس نے بمشکل مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔ اسے تو سمجھ ہی نہیں لگ رہی تھی کہ کیسے یہ بات اس کے کانوں میں ڈالے کہ دین یہاں سے جا چکا ہے۔ وہ تو نا جانے کب تک لوٹے گا۔ اسے اب اس کے ردِ عمل سے خوفزدہ تھا۔ وہ دل ہی دل میں عشب کے آنے کی دعائیں مانگنے لگا تا کہ وہ سنجیدہ انداز سے اسے قائل کر سکے۔

"اسلام و علیکم۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معاً لاؤنج کی خاموش فضا میں دین کی سنجیدہ آواز گونجی تو ان دونوں نے چونک کر اس کی سمت دیکھا جو اب چائے کے کپ ٹیبل پہ رکھ رہا تھا۔علایہ نے تو اسے ایک نظر دیکھتے ہی نگاہوں کا زاویہ بدل لیا البتہ حسن نے باقاعدہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے کوئی اشارہ کیا۔

"آؤ علایہ ناشتہ کریں۔تم جانتی ہو کہ عشب بھائی بہت زبردست چائے بناتے ہیں۔"

وہ اس کا دھیان بٹانے کی خاطر دانت نکوستے ہوئے بولا تو علایہ کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔وہ اس سے کیا ہوچھ رہی تھی اور وہ جواب بلکل اس بات سے ہٹ کر کر رہا تھا۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں کہ دین بھائی کہاں ہیں۔مجھے کسی کی بھی بنائی ہوئی چائے میں کوئی دلچسپی نہیں "ہے تو خدارا مجھے میرے سوال کا جواب دو بس۔

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تو ایک لمحے کیلیے حسن بھی اس کے تیور دیکھتے بوکھلا گیا۔اس کے برعکس عشب نے ایک کڑی نگاہ اس پہ ڈالی تھی جو بکھرے بکھرے حلیے میں ہی ان کے سامنے موجود تھی۔

"محترمہ ذرا اپنی آواز ہلکی رکھیے مجھے عورتیں اونچے لہجے میں بات کرتی بلکل نہیں پسند۔"

عشب نے سپاٹ لہجے میں اسے مخاطب کیا تو اس نے جواباً طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

تو آپ سے مخاطب ہو بھی کون رہا ہے۔فضول میں ہی ٹیپیکل ٹائپ کے مردوں کی طرح اپنا رعب جھاڑنے "آجاتے ہیں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بد تمیزی کی تمام حدیں پھلانگتی رعونت سے بولی۔ ابھی اپنی کل ہی بے عزتی وہ چاہ کر بھی فراموش نہیں کرپا رہی تھی تبھی اس لمحے جو بھی جی میں آیا وہ بول گئی تھی۔ عشب نے گہرا سانس بھرتے اپنے اعصاب پر سکون کرنا چاہے۔

"اچھا اب آپ دونوں لڑنا مت شروع کر دیں پلیز۔ آؤ علایہ پہلے ناشتہ کر لو پھر ہم دین بھائی کے متعلق بات کرتے ہیں۔"

وہ متانت سے بولا تو علایہ نے خاموشی سے چہرہ جھکا لیا لیکن دین کے متعلق کی گئی ہر بات کو مظر انداز کرنا اسے بری طرح چبھا تھا۔ وہ تو صبح اٹھتے ساتھ ہی اسے دیکھنا چاہتی تھی لیکن اس کے علاوہ سب دکھ گئے تھے۔

ناشتے کے دوران اس کی نگاہیں وقتاً فوقتاً ان دونوں کی جانب اٹھتی جو سامنے ہی کرسیوں پہ بیٹھے خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔ حسن تو اس کے دیکھنے پہ ہلکا سا مسکرا دینا البتہ وہ کھڑوس کڑوا انسان اسے موبائل میں مصروف انتہائی کو ذہر لگ رہا تھا۔ وہ ایک ناگوار نگاہ اس پہ ڈالتے دوبارہ حسن کی جانب متوجہ ہوئی معاً اس کے کپڑوں کو دیکھتے اس کے چہرے پہ الجھن نمایاں ہوئی تھی۔ اس نے مشکوک نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھا جو اپنے معمول کے حلیے کے خلاف جاتے قمیض شلوار پہنے ہوئے تھے۔ وہ بعد میں اس متعلق بات کرنے کا سوچتے چائے پینے میں مشغول ہو گئی۔

"میری بات تو سنو تم نے یہ ایسا لباس پہننا کب سے شروع کر دیا ہے۔ کیا چکر ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے دونوں ہاتھ کمر میں جماتے چائے کے کپ ٹرے میں رکھنے میں مصروف حسن کو مخاطب کیا۔اس کی بات پہ حسن کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

تم بھی نہ ناجانے کیا کیا سوچتی ہو ویسے مجھے حیرت ہوتی ہے کہ اتنی آگے کی سوچ رکھنے والی لڑکی ابھی تک اسی "مقام پہ ہے قسم سے مجھے نہ تم کسی جاسوس کی جانشین لگتی ہو۔

وہ اس کی بات کو ہوا میں اڑا گیا البتہ اس کی شک بھری نگاہیں ابھی بھی حسن کے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔

"تمہاری حرکات ویسے بہت مشکوک ہے۔"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی خود کو یہ کہنے سے روک نہیں پائی تھی۔اس کی بات پہ حسن کے ساتھ ساتھ عقب میں صوفے میں بیٹھے عشب نے بھی ٹھٹھک کر اس کے چہرے کو دیکھا جہاں سے نے نیازی صاف چھلک رہی تھی۔ان دونوں نے بے ساختہ اطمینان بھرا سانس خارج کیا۔

"اچھا چلو اب بتاؤ کہ کہاں ہے دین بھائی۔"

وہ اس کے بازو جھنجھوڑتے ہوئے بولی۔

"تم ایسا کرو عشب بھائی سے پوچھو پلیز میں اس وقت تک کچن کا کام مکمل کر آؤ پھر مجھے اپنے کام پہ بھی جانا ہے۔"

وہ اپنے لہجے میں بیچارگی سموئے بولا۔علایہ نے اس کی ہٹ دھرمی پہ دانت کچکچائے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مجھ سے بکواس مت کرو صاف صاف بتاؤ کہاں ہے وہ۔ ان سے متعلق ہر بات کو ٹالی جا رہے ہو۔ اور جس سے "پوچھنے کا تم مجھے آرڈر لگا رہے ہو نا انہیں تو میں چاہ کر بھی مخاطب نہ کروں۔

وہ نحوست سے سر جھٹکتے غیض کے عالم میں چلائی تھی۔ حسن نے تفکر سے اس کی جانب دیکھا معاً اس کی نگاہ عقب میں بیٹھے عشب پہ پڑی جو اسے وہاں سے جانے کا اشارہ کر رہا تھا۔ وہ اس کی بات پہ عمل کرتے ایک بار پھر اسے نظر انداز کرتے کچن کی جانب بڑھ گیا۔

"حسن پلیز یہ مت کرو۔"

وہ خالی خالی نگاہوں سے اس کی پشت دیکھتے چلائی تھی لیکن وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکا تھا۔ عشب نے حسن کو اندر جاتا دیکھ سرعت سے نگاہیں جھکائی وہ جانتا تھا کہ اب توپوں کا رخ اس کی جانب ہی ہونے والا ہے اور ہوا بھی کچھ یوں ہی اگلے دو منٹوں میں وہ اس کے سر پہ پوری شان سے کھڑی تھی لیکن اس نے سر اٹھانے کی زحمت نہیں کی۔

"میری بات سنیں۔"

اس نے سختی سے دانت پہ دانت جماتے اسے مخاطب کیا مگر وہ خاموشی سے وہی بیٹھا رہا اور ایک چپ پہ غور و فکر کر رہا تھا۔

"میری آواز نہیں سنائی دے رہی کیا میں کچھ کہہ رہی ہوں آپ سے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے سو کالڈ ایٹیٹیوڈ پہ تف بھیجتی اشتعال کے مارے مٹھیاں بھینچتے غرائی۔عشب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"مجھ سے مخاطب ہیں آپ کیا محترمہ۔"

اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے استسفار کیا۔علایہ کو تو سکتہ ہی طاری ہو گیا اس کی بات پہ۔

"نہیں خود سے باتیں کر رہی ہوں پاگل جو ہوں ہے نا۔"

وہ قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے طنز کرنا نہ بھولی۔عشب نے اس کی بات پہ فقط آئبرو اچکانے پہ اکتفا کیا تھا۔

"اس میں کوئی شک نہیں ہے ویسے۔"

وہ دونوں ہاتھ اپنی جیبوں میں ڈالتے سنجیدگی سے بولتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

میری بات سنیں میں آپ سے گپیں ہانکنے نہیں آئی ہوں۔مجھے بس اتنی سی اطلاع دے دیں کہ میرے بھائی" "کہاں ہیں۔پلیز۔

وہ منت کرنے والے انداز میں بولتی اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ گئی۔عشب کو اس کی حالت دیکھتے مزید سنجیدہ ہونا پڑا تھا۔

"پہلے میری بات اطمینان سے سنیے گا پھر کوئی ردِ عمل ظاہر کیجیے گا۔"

وہ بالآخر گہرا سانس بھرتے رسانیت سے گویا ہوا تو علایہ کو نا جانے کیوں اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

"کیا مطلب ایسی بھی کیا بات ہے۔"

اس نے بچوں کی مانند سہمی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھتے سرسراتے لہجے میں کہا۔ عشب نے بے ساختہ اپنا ماتھا مسلا تھا اور اسے صوفے پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ خاموشی سے اس کی بات پہ عمل کرتے وہاں براجمان ہوگئی۔ اس کی بات مانتے وہ عشب کو کوئی بچی ہی لگی تھی۔ اس نے بغور اس کے آنکھوں میں تیرتے خوف کو دیکھا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اس سے نگاہیں پھیر لی تھی۔

"وہ دراصل دین یہاں نہیں ہے۔"

اس نے گلہ کھنکھارتے آخرکار بات کی تمہید باندھی۔ اس کی غیر متوقع بات پہ علایہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑا تھا۔ وہ ایک ہی رات میں اسے چھوڑتے کہاں جاسکتے تھے۔ وہ سانس روکے یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

اسے اپنی جاب کے کسی ریسرچ ورک کی بدولت شہر سے باہر مظفر آباد جانا پڑا ہے کچھ دنوں کیلیے یا شاید ہفتے یا"

"مہینے کچھ کہ نہیں سکتے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملائے دھیمے لہجے میں ساری بات اس کے گوش گزار دی۔ علایہ نے ایک خاموش نگاہ اس پہ ڈالی۔

"جھوٹے ہیں سب۔ نفرت کرتے ہیں سب مجھ سے تبھی کوئی مجھے اپنے پاس رکھنے کو رضامند نہیں ہوتا۔"

وہ احساسِ کمتری کے زیرِ اثر بڑبڑائی تھی۔ عشب کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا وہ اس کی بات کا غلط رخ دے رہی تھی۔

"ایسی بات نہیں ہے آپ میری بات سمجھیں۔ وہ سچ میں کسی کام کی بدولت گیا ہے۔"

اس نے دین کی بھرپور طرفداری کی تھی لیکن اس کی بات پہ وہ بری طرح پھٹ پڑی۔

کیوں دے رہے ہیں جھوٹے دلاسے۔ مت دیں میں نہیں آتی ان باتوں میں اس دل میں کچھ اثر نہیں" کرتا۔ مجھے ان کے سامنے کل اپنے دل کا حال رکھنا ہی نہیں چاہیے تھا انہوں نے خوب میری بے بسی کا فائدہ اٹھایا ہوگا کہ یہ تو ان کے بغیر رہ نہیں سکتی مگر میں رہ سکتی ہوں جب اس تلخ زندگی کے اتنے برس گزار آئی ہوں تو پھر آگے کی زندگی تو میرے خیال سے میرے پاس تھوڑی سی سی بچی ہے کیونکہ اب یہ وجود مزید زخم نہیں "برداشت کر سکتا۔ ختم ہو گئی ہوں اندر سے میں۔

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے چلائی تھی۔ وہ رونا چاہتی تھی جی بھر کر لیکن آنسو تھے کہ نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اللہ کی دی ہوئی زندگی سے یوں ناشکری سے رخ نہیں پھیرتے۔"

اس نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے اسے سمجھانا چاہا لیکن اس دوران اس کی نگاہیں جھکی ہوئی تھی۔

اللہ پھر زندگی جینے کی کوئی وجہ تو دیتا پھر میں مسکرا کر جیتی۔ ایسا لگتا ہے اس ناکارہ وجود کے ساتھ اکیلی ہی رہ"
"جاؤں گی اس ظالم دنیا میں میرے جنازے کو کندھا دینے والا بھی کوئی نہیں ہو گا۔

وہ زخموں سے چور لہجے میں بولی۔ اس کے انداز میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی۔

"آپ کے پاس آنسو ہیں۔"

وہ اپنی خالی شفاف ہتھیلی پہ نگاہیں ٹکائے بوجھل لہجے میں بولی۔ عشب نے ناسمجھی سے اس کی سمت دیکھا۔ اس کی بے تکی بات اس کی سمجھ سے باہر تھی لیکن فلحال وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔

وہ کس کے پاس نہیں ہوتے۔ اللہ پاک نے ہر ایک کو اپنی اس نعمت سے نوازا ہے تا کہ ہم جب تھک جائے تو"
"اس کے سامنے رو کر اپنا دل ہلکا کر لیں۔

اس نے سنجیدگی سے جواب دیتے بغور اس کا چہرہ دیکھا جو زردی مائل ہو رہا تھا۔ وہ اس وقت کس تکلیف سے گزر رہی تھی شاید اس کا اندازہ عشب کو نہیں تھا۔

نہیں مجھے نہیں نہ نوازا۔ یہ دیکھیں یہ آنکھیں بلکل خاموش ہے۔ کسی بھی قسم کا کوئی بھی جذبہ آپ کو اس میں" نہیں دکھے گا۔ خالی خالی ہیں نہ بلکل میری طرح۔ میں رونا چاہتی ہوں جی بھر کر رونا چاہتی ہوں چلا چلا کر اپنے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دل کا غبار نکالنا چاہتی ہوں سجدے میں گر کر بھی کوشش کی تھی کہ اس ذات کے سامنے جھک کر روؤں گی تو دل ہلکا ہو گا لیکن نا جانے یہ آنکھیں کس لیے خاموش ہیں۔

بظاہر تو یہ خشک ہے لیکن اندر درد کا ایک سمندر بھرا پڑا ہے جو باہر چھلکنے کو بے تاب تھے۔

"خیر یہ بہت گہری باتیں ہیں اور ان گہری باتوں کو سمجھنے کی خاطر ویسی ہی گہری چوٹیں کھانی پڑتی ہے۔

وہ اپنے ہاتھ مسلتے اذیت بھری مسکراہٹ سمیت بولی جبکہ عشب ساکت کھڑا اس کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ کو تک رہا تھا جن میں زندگی کی رمق تک باقی نہیں تھی۔

"میرا ویسے اب یہاں کوئی کام نہیں ہے مجھے یہاں سے چلنا چاہیے۔"

وہ اپنے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے زمین سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کی آواز جوں ہی عشب کی سماعتوں سے ٹکرائی اس نے الجھن آمیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا مطلب آپ کہاں جا رہی ہیں۔"

وہ حقیقتاً اس سر پھری لڑکی کی باتوں سے عاجز آ چکا تھا جو کبھی کبھی تو بہت گہری اور عقلمندانہ باتیں کرتی تھی اور کبھی بے تکی باتیں کرتے دماغ گھمانے کا بھی ہنر جانتی تھی۔

میں کہی بھی چلی جاؤں گی اللہ کی زمین بہت بڑی ہے کہی بھی پناہ مل جائے گی لیکن میرا نہیں خیال کہ میرا "یہاں رہنا مناسب ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ مدھم لہجے میں بولتی اس سے پہلے کمرے کی جانب بڑھتی اس کی آواز پہ ٹھٹھک کر رکی تھی جو خون آشام نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔

آپ کہی نہیں جارہی ہیں۔ یہ آپ کا کنسرن نہیں ہے کہ کون کیا سوچتا ہے یا مناسب نہیں ہے۔ اپنے بھائی کے "دوست ہونے کے ناطے آپ ہم پہ بھروسہ کر سکتی ہیں۔ ہم عزتوں کی حفاظت کرنا بخوبی جانتے ہیں۔

اس کا پرو قار انداز ایک لمحے کو علایہ کو بھی سن کر گیا معاً وہ ہلکا سا ہنستے سر جھٹک گئی تھی۔

"اور کس رشتے کے تحت آپ مجھے یہاں روک رہے ہیں۔"

وہ تلخی سے بولی۔ عشب نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

ضروری نہیں کسی کی مدد کیلیے کوئی رشتہ لازم ہو۔ مگر اگر آپ پھر بھی جاننا چاہتی ہیں تو میں اس رشتے کو انسانیت "کا رشتہ کہوں گا۔ دوستی کا رشتہ سوری ٹو سے بٹ میں لڑکیوں کو دوست نہیں بناتا۔

اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی

علایہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے یہ بولتے ہوئے اس کی آنکھیں مسکرائی تھی جو بائیں جانب دیوار پہ مبذول تھی۔ اسے حقیقتاً ماننا پڑا تھا کہ سامنے کھڑے شخص کی مسکراہٹ بے تحاشہ حسین تھی۔

"زیادہ بھاؤ کھانے کی ضرورت نہیں ہے میں بھی کسی ایرے غیرے لڑکے کو دوست نہیں بناتی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اپنے ازلی بے نیاز انداز مین منہ پھلا کر بولی تو عشب نے بھنویں اچکاتے اس کی جانب دیکھا جیسے اس کی بات پہ رتی برابر بھی یقین نہ ہو۔

"اچھا تو پھر حسن سے کس بات کی دوستی ہے۔"

وہ دونوں بازو پشت پہ باندھتے مشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولا۔

ہاں وہ واحد ہے جو میرے لیے بہت خاص ہے کیونکہ اپنی باتوں سے جانے انجانے میں ہی سہی اس نے مجھے "ہنسنا سکھایا ہے۔"

اس کے لہجے میں حسن کے متعلق بات کرتے ہوئے ایک الوہی سی چمک تھی۔ ساری بات میں پہلی بار عشب کھل کر مسکرایا تھا۔

"اہم اہم ویسے کیا یہاں میری تعریفیں چل رہی ہیں۔"

معاً عقب سے آنے والی شریر آواز پہ ان دونوں نے اس فسوں خیز ماحول سے باہر نکلتے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جو اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے شرارت سے مسکا رہا تھا۔

"پہلے کچھ ایسا کر کے دکھائیں جو تعریف کے قابل ہو محترم۔"

عشب سنجیدگی سے گویا ہوا۔ حسن کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پریشان کیوں ہوتے ہیں دیکھیے گا ایک دن ایسا کچھ کروں گا کہ آپ کو خود کو میرا بھائی کہتے ہوئے بھی فخر محسوس ہوگا۔"

وہ چمکتی آنکھوں سمیت مضبوط لہجے میں بولا تو عشب نے فقط اثبات میں سر ہلانے پہ اکتفا کیا جبکہ علایہ چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات سجائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"خیر آپ ابھی اسی وقت مجھے ملیے اور آپ اب آرام کریں میرے خیال سے پاؤں کا زخم ابھی کافی گہرا ہے۔"

وہ مخصوص الفاظ کا چناؤ کرتے حسن کو میٹنگ روم میں آنے کا کہتے اور علایہ کو ہدایت کرتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی علایہ نے بھی کمرے میں جانے میں ہی عافیت جانی۔ حسن اس کی پشت کو دیکھتے اسی کی تلقید میں زینوں کی جانب بڑھ گیا۔

"کیا صورت حال ہے۔ کچھ بولا اس لڑکے نے۔"

عشب نے اسے کرسی کھینچ کر بیٹھتے دیکھ سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"کچھ خاص نہیں بھائی بس اس متعلق تو بات پکی ہے کہ مظفر آباد سب سے مین جگہ ہے جہاں سے یہ کام شروع ہو رہا ہے اور کل رات کو ہی اس سب کے پیچھے جس کا ہاتھ ہے اس کا نام جاننے میں ہی کامیاب ہوا ہوں۔"

اس نے دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے اس کی جانب دیکھا تو عشب نے چپ ڈیوائس میں فٹ کرتے اسے آن کیا۔ حسن خاموشی سے اس کی کاروائی کا ملاحظہ کر رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیانام ہے اس کا۔"

اس نے سرسری سا پوچھا۔

"پاشا۔"

اس کی آواز پہ عشب کا حرکت کرتا ہاتھ ایک لمحے کو رکا تھا آنکھوں میں نا سمجھی تھی جو حسن کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی۔

"کیا ہوا اس نام پہ اتنی حیرت کیوں۔"

حسن نے تجسس کے مارے پوچھا۔

"نا جانے کیوں یہ نام کچھ جانا پہچانا سالگ رہا ہے۔"

وہ اپنی پیشانی مسلتے ہوئے تفکر بھرے لہجے میں گویا ہوا اور ساتھ ہی ریکارڈنگ آن کی تھی۔

"تمہیں یاد ہے نا آج تم نے مجھ سے ملنے آنا تھا۔"

کسے لڑکے کی آواز اس ڈیوائس سے ابھری۔ کمرے میں ایک لمحے کیلیے سناٹا چھا گیا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف ہونے کی بدولت یہاں کی آوازیں باہر جانے سے قاصر تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لیکن اس کیلیے ایک شرط تھی کہ مال بغیر کسی تگ ودو کے مظفر آباد پہنچ جائے۔اب باس سے اس قدر بے عزتی "کرانے کے بعد مجھ سے یہ امید مت رکھو کہ میں تم سے ملنے آسکوں گا۔

وہ شاید کچھ زیادہ ہی اکتایا ہوا تھا تبھی جھنجھلائے لہجے میں بولا۔

تم ایسا کیسے کرسکتے ہو۔ویسے ایک بات تو مجھے بخوبی سمجھ آگئی ہے کہ کسی کے ساتھ کام کرنا گھاٹے کا سودا "ہے۔اپنا کام کرو تو پر سکون رہو۔

عفیفہ کی پھاڑ کھانے والی آواز پہ دوسری جانب سے قہقہہ گونجا تھا۔وہ دونوں فلوقت ان کی بات سمجھنے سے قاصر تھے۔

ہاں اب تم کہو گی کہ تم میرے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتی تو میری ایک بات کان کھول کر سن لو پاشا گولیوں سے "بھون کر رکھ دے گا تمہاری لڑکی ہونے کا بھی لحاظ نہیں کرے گا۔

وہ شیطانی مسکراہٹ سمیت بولا تو عفیفہ کے رنگ ایک لمحے کو اڑے تھے۔

"ایسا کیوں بول رہے ہو تم یہ سب کچھ تو ڈیسائڈ نہیں ہوا تھا پہلے۔"

اس نے حلق تر کرتے سر سراتے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔

"کیونکہ پاشا کی دنیا میں آتے تو اپنی مرضی سے ہیں سب لیکن جاتے میری مرضی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسی دوران کسی تیسرے شخص کی آواز گونجی تھی ساتھ ہی بلند بانگ قہقہہ۔

"یہ آواز یہ کہی وہ پاشا تو نہیں۔"

عشب نے سرعت سے چپ نکالتے اسے اس ریکارڈر سے کنیکٹ کیا تھا تاکہ اس آواز کو اس میں محفوظ کر سکیں۔

ہو سکتا ہے کہ کانفرنس ملائی گئی ہو اس لڑکے نے جو عفیفہ کے ساتھ اس گھناؤنے کام میں ملوث ہے۔ خیر اب "دین بھائی ہی ہمیں اطلاع دے سکتے ہے اس متعلق مزید۔

وہ بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولا

"کون۔"

عفیفہ نے حلق تر کرتے لڑکے کو مخاطب کیا۔پہلے کبھی بھی براہ راست پاشا سے بات کرنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا تبھی وہ بھاری آواز سنتے بوکھلا گئی تھی۔

میں وہی ہوں جس سے تمہیں سب سے پہلے بات کرنی چاہیے تھی میں نے سنا ہے کہ تم بہت حسین ہو ان" لڑکیوں کی طرح جنہیں تم یہاں بھیجتی ہو۔اور خوبصورت لوگ پاشا کی نگاہوں سے محروم رہیں ایسا تو ممکن نہیں "ہے نا۔

اس کی خباثت سے بھرپور آواز پہ پہلے تو وہ ایکدم گھبرائی معاً اپنی تعریف پہ وہ جی جان سے مسکرائی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"جو مال وہاں بھیجا جاتا ہے پاشا صاحب اسی پہ گزارا کیجیے۔ ہم مفت میں نہیں ملتے۔"

وہ ایک ادا سے بال جھٹکتے ہوئے گویا ہوئی۔ عشب نے اپنے لب بھینچے تھے اس کی بکواس تھے۔ مانتا تھا کہ وہ بڑے گھرانے کی بیٹی ہے مگر کیا انسان امیر ہوتے پیسوں کے نشے میں دھت ہوتے اندھا ہو جاتا ہے کہ اس لڑکی کو اپنی عزت تک کی پرواہ نہیں تھی۔

کبھی ہمیں اپنی خدمت کا موقع تو دیجیے۔ وہ سب کچھ بھی لٹا دوں گا جو پاشا نے کسی خاص کیلیے محفوظ کر رکھا ہے۔"

وہ شیطانیت بھرے لہجے میں بولا۔ عفیفہ کو کیا چاہیے تھا وہ کھکھلا کر ہنس دی تھی۔ پاشا نے دل ہی دل میں اپنی تخریب کاری کو سراہا تھا۔

"یہ لڑکی کس مٹی سے بنی ہے۔"

حسن ان کی اس قدر والہانہ باتوں پہ ضبط ٹوٹتے ہی دھیمی آواز میں دھاڑا تھا۔

بس یہ سمجھ لو کہ یہ وہی لڑکیاں ہے جن کی بدولت بیٹیوں کو زندہ در گور کر دیا جاتا ہے۔ ہر لڑکی کو ایک ہی" پلڑے میں تولا جاتا ہے۔ سماج کی نگاہ میں ہر لڑکی ایک بکاؤ مال سمجھ لی جاتی ہے۔ لوگ بھیڑیے کی مانند کسی کی لڑکی کے شکار کو تیار ہوتے ہیں ہمہ وقت۔ اس عفیفہ کا بھی ضمیر مر چکا ہے۔ اتنی سی عمر میں ہر حد پار کر جانے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

والی لڑکی کچھ بھی کر سکتی ہے ہمیں جلد از جلد اس کے خلاف ایکشن لینا ہو گا ورنہ معاملہ خراب ہونے کا خدشہ ہو سکتا ہے۔ مجھے جلد از جلد دین سے رابطہ کرنا ہو گا۔"

پریشانی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔

"وہ تو ٹھیک ہے بھائی لیکن آپ نے سر عاکف سے اُس متعلق بات کی۔"

حسن کا اشارہ جس جانب تھا وہ عشب بخوبی سمجھ گیا تھا۔

نہیں فلحال سر کسی مشن کی بدولت آوٹ آف سٹی ہے۔ بات کرنے کا موقع نہیں ملا مگر بہت جلد کر لوں گا" "کیونکہ یہ بات کوئی چھوٹی نہیں ہے جو ان تک نہ پہنچائی جائے۔

وہ تھکے تھکے اعصابوں سمیت بولا تو حسن نے اس کا کندھا تھپتھپاتے اسے تسلی دی تھی۔

میرے خیال سے اس لڑکے کو آفیسرز کی نگرانی میں دے کر ہمیں مکمل طور پہ اپنے کیس پہ توجہ دینی چاہیے" اس طرح اس لڑکے کی بھی اچھی نشوونما ہو جائے گی۔ وہ اچھے برے میں فرق سیکھ جائے گا۔ اس کی عمر اتنی زیادہ نہیں ہے کہ ہم اس پہ مزید کس قسم کا ٹارچر کریں شاید اب وہ تاب بھی نہ لا پائیں۔ اصل مجرم تو ابھی بھی خاموشی سے کھلے عام گھوم رہے ہیں۔ ہمارا اصل مقصد ان کا پردہ فاش کرنا ہے۔ ان کم عمر بچوں کو تو وہی لوگ ان کالے دھندوں میں ملوث کرتے ہیں نا۔"

وہ سپاٹ چہرے سمیت بولا۔ لہجے میں نفرت صاف چھلک رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں اب نکلتا ہوں عشب بھائی۔"

معاً حسن اپنی کلائی میں بندھی گھڑی میں مخصوص الارم بجتا دیکھ افراتفری سے بولا تو عشب نے اس کی بات سمجھتے سر ہلایا۔ وہ دونوں آگے پیچھے ہی ایک دوسرے کی تقلید میں باہر کی جانب بڑھے تھے۔ ان دونوں نے ایک نظر علایہ کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا۔

"ویسے بھائی وہ محترمہ آپ کے کمرے کو شاید اپنا کمرہ سمجھ بیٹھی ہیں۔"

وہ شرارت بھرے انداز میں بولتے قہقہہ لگا اٹھا۔ عشب نے مسکراہٹ ضبط کرتے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا اور سر جھٹکتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ باہر نکلتے ہی ان کے چہروں پہ ہنسی کا شائبہ تک نہیں تھا۔

دین نے مظفر آباد کی سرزمین پہ قدم رکھتے ہی ایک پرسکون سانس فضا کے سپرد کی تھی۔ جو کچھ وہ پیچھے چھوڑ کر آیا تھا اس کے لیے دل ابھی بھی جکڑا جا رہا تھا لیکن پھر بھی اس کیلیے سب سے اوپری درجے پہ اس کا ملک ہی تھا۔ یہاں پہ عشب کی واقفیت ہونے کی بدولت اس کے ایک دوست کا فلیٹ تو اسے مل گیا تھا لیکن وہ ذرا سنسنان علاقے میں ہونے کی بدولت اسے عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔

ابھی بھی اسے یہاں پہنچے تین گھنٹے بیت چکے تھے اور وہ یہاں کے قریبی سکول کا ڈاٹا چھاننے میں محو تھا کیونکہ ریسارسز کے مطابق یہاں کے بچوں کو اپنی درندگی کا نشانہ بناتے یہ لوگ آگے بیچ کر اچھا خاصہ معاوضہ کما رہے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھے۔یہ مافیہ ہر جانب بری طرح اپنے کالے دھندوں سمیت پھیلا ہوا تھا۔ابھی بھی وہ کمرے کی کھڑکی کے عین پاس صوفے پہ بیٹھا لیپ ٹاپ گود میں رکھے سنجیدگی سے لیپ ٹاپ پہ انگلیاں چلا رہا تھا۔وقتاً فوقتاً چائے کا کپ لبوں سے لگاتے وہ گھونٹ بھرتا اور پھر سے اپنے کام میں محو ہو جاتا۔معاً موبائل کی چنگھاڑتی آواز پہ اس نے لیپ ٹاپ سے نگاہیں ہٹاتے موبائل اٹھاتے کان سے لگایا۔

"کیسے ہو دین بخیر و عافیت سے پہنچ گئے۔"

عشب کی محبت بھری آواز پہ اس کے لبوں کی تراش پہ خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

"ہاں الحمد اللہ تم بتاؤ وہاں سب ٹھیک رہا علایہ۔"

اس نے بے چینی سے استسفار کیا۔

"اب آگے کی جانب بڑھے ہو تو پیچھے کیلیے پریشان ہونا چھوڑ دو۔سب کچھ بہتر ہو گا۔اگر اسی طرح اس متعلق سوچتے رہے تو تمہارے لیے ہی مشکلات ہو نگی۔"

اس کے کرخت لہجے میں دین کو فوراً سے بیشتر اپنی کوتاہی کا احساس ہوا تو وہ خاموشی اختیار کر گیا تھا۔

"خیر کیا سوچا ہے آگے کے متعلق کہاں سے شروع لو گے۔"

عشب نے رسانیت سے سوال کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہاں میں نے سکول سے شروع کرنے کا سوچا ہے۔ وہ جگہیں بچوں کیلیے ہی ہے تو میرا خیال ہے اس جگہ کو زیادہ ٹارگٹ کیا جاتا ہو گا۔ ابھی بھی یہاں کے نچلے طبقے کے سکول کے متعلق کی چھان بین کر رہا تھا۔ جیسے ہی اس پہ کام شروع کرتا ہوں تو تمہیں اطلاع دوں گا۔"

اس نے کہتے ہی دو تین مزید کام کی باتیں کرتے سنجیدگی سے فون بند کرتے ٹیبل پہ رکھا۔ اب کی بار اس کی انگلیاں مزید تیزی سے لیپ ٹاپ پہ چلنے میں مصروف تھیں۔

"بات سنیں۔"

جزا جو ابھی کلاس لینے کی خاطر چھٹی کلاس میں آئی تھی۔ وہاں ہوتی بے چینی سے ایکدم اٹھتی کلاس سے باہر نکل آئی تاکہ ٹھنڈی ہوا میں سانس لیتے اندر جلتی آگ کو بجھا سکیں۔ معاً اس کی نگاہ دور کھڑے کسی سے فون میں مصروف چوکیدار پہ پڑی۔ اس کی آنکھیں مخصوص انداز میں چمک اٹھی تھی۔ وہ ٹھیک سے ڈوپٹہ سر پہ جماتے تیزی سے اس کی جانب قدم بڑھانے لگی۔ اس کے نزدیک پہنچتے ہی اس نے دھیمے سے اسے مخاطب کیا اور پریشانی سے انگلیاں مسلنے لگی۔

"جی مس آپ نے بلایا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے فون کان سے ہٹاتے رخ پھیرتے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے سے بے چینی صاف چھلک رہی تھی۔اسے حیرت ہوئی تھی۔

"وہ میں نے پوچھنا تھا کہ آج آپ چائے نہیں دیں گے کیا۔"

اس نے یہ بولتے ساتھ ہی اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری۔چوکیدار نے ٹھٹھک کر اس کی سمت دیکھا۔

جی میڈیم وہ جو چائے بناتا ہے ناوہ دراصل آج چھٹی پہ ہے اسی لیے نہیں مل سکے گی ویسے کیا آپ کا گزارا نہیں "ہو رہا اس کے بغیر۔"

وہ بغور اس کے تاثرات کا جائزہ لیتے سنجیدگی سے گویا ہوا۔

جی وہ دراصل اس کو پینے کی عادت ہوگئی ہے ناتو آج ملی نہیں تو عجیب سی گھبراہٹ ہو رہی ہے مجھے۔اسی لیے "پوچھ لیا۔حالانکہ چائے مجھے اتنی پسند بھی نہیں تھی۔"

وہ جھنجھلاہٹ سمیت بولی۔آنکھیں الگ سرخ پڑ رہی تھی۔وہ مسلسل اپنی انگلیوں کو مسل رہی تھی جیسے کوئی تکلیف ہوا سے۔

"چائے کی کیا بات ہے جی وہ میں ابھی بنا دیتا ہوں آپکو۔پریشان مت ہو آپ۔"

وہ مسکرا کر بولتے سٹاف روم کی جانب بڑھ گیا۔جزاء نے سکون بھرا سانس خارج کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ارے تو یہاں کیا کر رہی ہے۔"

جزاء نے ریلنگ سے جھانکتی اقراء کو اچانک سے مخاطب کیا تو اس کی چیخ بے ساختہ تھی۔ جزاء نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا جو اب لٹھے کی مانند سفید چہرے سمیت گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔

"میں وہ وہ کچھ نہیں۔ بس نیچے دیکھ رہی تھی۔"

بوکھلاہٹ میں جو اس کے منہ میں آیا وہ بول گئی۔ جزاء نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تیری حرکات بہت مشکوک ہے ویسے گھبرا تو ایسے رہی ہے جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔"

وہ شک بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے بظاہر مسکراتے ہوئے بولی تو وہ بھی جواباً قہقہہ لگا کر ہنس دی تھی مگر اس کے قہقہے میں بھی وہ بات نہیں تھی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے پاگل بس تو نے اچانک پیچھے سے پکارا نہ تبھی ڈر گئی تھی۔"

وہ اس کی بات کو ٹالتی ہوئی بولی۔ جزاء نے بغیر بات کو مزید طول دیے اثبات میں سر ہلایا اور اپنی کلاس کی جانب بڑھ گئی۔ کچھ ہی دیر میں چوکیدار ٹرے میں چائے کا کپ لیے اندر داخل ہوا تو جزاء کے چہرے پہ خوشی کی رمق دوڑ گئی۔

میڈیم جی کبھی بھی چائے پینے کا دل ہونا تو بس مجھے پکار لینا یا ایسا کریں کہ کبھی میں آپ کی پہنچ سے دور ہوں تو "اس نمبر پہ فون کر لینا۔ میں فوراً چائے کے ساتھ حاضر ہو جاؤں گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ مسکرا کر بولتے ایک چٹ اسے تھما گیا۔ جزاء نے بمشکل مسکرا کر اس کی جانب دیکھا اور بے نیازی سے وہ چٹ تھامتے اپنے بیگ میں ڈال لی۔

"ویسے صحیح کہتے ہیں چائے ایک نشہ ہے اور اس کا اندازہ مجھے آج بخوبی ہو رہا ہے۔"

اقراء معنی خیز انداز میں ہنس کر بولتی وہاں سے آگے کی جانب بڑھ گئی۔ جزاء نے الجھن آمیز نگاہوں سے اس کی پشت کو دیکھا۔

اس کے برعکس باہر کھڑے وجود کے لبوں پہ شاطرانہ مسکراہٹ رقصاں تھی۔

ناجانے کیا خاص بات ہے اس چائے میں کہ پچھلے مہینے سے اس کی اس قدر بری لت لگ گئی ہے۔ امی کے ہاتھ "کی چائے میں بھی ایسی بات نہیں۔"

وہ ہنس کر بولتی سکون سے وہ خالی کپ ٹیبل پہ رکھ کر وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

ملک ہاؤس میں معمول کے برعکس سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ہر جانب خاموشی کا راج ہے۔ خان بابا خاموشی سے اپنا کام کرنے میں محو تھے۔ ڈسٹ کلوتھ تھامے وہ کرسیوں کی ڈسٹنگ کر رہے تھے۔ مزید گھر میں کسی کا نام ونشان نہیں تھا۔ وہ پورے خالی گھر میں ایک طائرانہ نگاہ دوڑاتے اور ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ جاتے۔ انہیں باقاعدہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وحشت ہونے لگی تھی اس خاموشی سے۔معاًان کی نگاہ زینے اترتی صفورہ بیگم پہ پڑی۔وہ اپنا کام چھوڑتے سرعت سے ان کی جانب بڑھے تھے جواب لاؤنج میں موجود صوفے پہ جگہ سنبھال رہی تھی۔

"وہ دادی حضور آپ سے ایک بات پوچھوں۔"

انہوں نے ہچکچاتے ہوئے انہیں مخاطب کیا۔صفورہ بیگم نے ایک اچٹتی نگاہ ان پہ ڈالی جو سر جھکائے کھڑے تھے۔انہوں نے سر ہلاتے اجازت دی۔

وہ جی علایہ بی بی کے متعلق آپ نے کوئی معلومات نہیں دی سب ٹھیک ہے نا۔میرا مطلب ہے کہ وہ کہاں ہے"

"جب سے میں لوٹا ہوں وہ دکھی ہی نہیں۔

انہوں نے ان کی کڑی نگاہیں خود پہ محسوس کرتے گڑبڑاتے ہوئے بات مکمل کی۔صفورہ بیگم نے ناگواری سے سر جھٹکا تھا۔

آپ کو اس لڑکی کیلیے ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ویسے آپ کو پریشانی کیوں ہو رہی ہے اس کے جانے"

"سے۔

وہ جانچتی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔ان کی اس قدر عجیب بات پہ خان بابا کو برا تو بہت لگا لیکن وہ خاموشی اختیار کر گئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں وہ بس میری بیٹیوں کی مانند ہے۔مزید بیٹیاں تو گھر کی رونق ہوتی ہیں تبھی ان کے جانے سے گھر سونا سونا "لگ رہا ہے۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولے۔

"وہ دراصل وہ اپنی جامعہ کے ساتھ کسی ٹرپ پہ گئی ہے اسی لیے اب تک نہیں لوٹی۔"

انہوں نے بمشکل مسکراتے بات کو سنبھالا تو خان بابا نے اچھنبے سے ان کی جانب دیکھا کیونکہ انہوں نے کبھی اسے ایسا کوئی بھی ایونٹ یا ٹرپ جوائن کرنے کی اجازت نہیں دی تھی تو اب۔

"مگر دادی حضور اتنا لمبا ٹرپ آپ نے اجازت کیسے دے دی علایہ بی بی کو۔"

ان کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔وہ خود کو یہ کہنے سے روک نہیں پائے تھے۔

"وہ بہت ضد کر رہی تھی تو میں نے سوچا کیوں نا بھیج دوں بچی تو ہے۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنا نمبر چھاپنا چاہا تو خان بابا کے لبوں پہ بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔انہوں نے تشکر سے آسمان کی جانب دیکھا مطلب ان کی دعائیں رنگ لے آئی تھی۔اس ذات نے صفورہ بیگم کا دل علایہ کیلیے نرم کر دیا تھا۔اس کے برعکس صفورہ بیگم دل ہی دل میں ان کے بے وقوف بننے پہ رعونت سے ہنس دی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معاً قدموں کی چاپ نے ان دونوں نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے رضا اپنے مخصوص انداز میں چلتا انہی کی جانب آ رہا تھا۔ان دونوں کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی وہ بغیر کسی اجازت کے اندر کیسے گھس آیا تھا۔

"تم کس سے پوچھ کر اندر کی جانب چلے آ رہے ہو۔"

صفورہ بیگم کی چنگھارتی آواز لاؤنج میں گونجی۔خان بابا اس قدر جلد ردِ عمل پہ بوکھلا گئے البتہ وہ سکون سے مسکرا دیا تھا۔

"میں خود کی اجازت سے اندر آ رہا ہوں۔"

اس کی بھاری آواز لاؤنج میں گونجی تو ان دونوں نے بیک وقت نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جس کے آج طور اطوار ہی بدلے ہوئے تھے ساتھ ساتھ آواز بھی بدلی تھی۔

"تم کون ہو۔"

ان کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی تو رضا نے طنزیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

میں ویسے کاش میں کہہ سکتا آپکی موت لیکن شاید مجھے انسانیت کا خیال ہے آپ کے مجھ سے عمر میں بڑے" ہونے کا اور رتبے کا خیال ہے تبھی میں یہ نہیں کہوں گا میں مختصر کہوں تو آپ کا کرایے دار ہوں جسے آپ نے "اپنی انیکسی پہ جگہ دی تھی اپنی پوتی سے لڑ جھگڑ کر۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ایک شان سے بولا۔ صفورہ بیگم کو تو پتنگے ہی لگ گئے۔ وہ اس سے اس طرح کس لیے مخاطب ہو رہا تھا۔

"بکواس مت کرو اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے ہم مذاق کے موڈ میں نہیں ہے۔"

وہ دھیمی آواز میں دھاڑی تھی۔ ان کی آواز پہ رضا نے جھوٹ موٹ کی ڈرنے کی ناکام اداکاری کی معاً خود ہی اپنی حرکت پہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

میں بھی یہاں مذاق کرنے نہیں آیا بہت مزے کی بات کرنے آیا ہوں بلکل سنجیدہ۔ اب یہاں جو بھی بات" ہو گی وہ سنجیدہ ہو گی اور ڈنکے کی چوٹ پہ ہو گی۔ آپ جیسی عورت جو سب کی آنکھوں پہ پٹی باندھ کر عیاشیاں "کرتی پھر رہی ہے میں اسی کا تو پردہ فاش کرنے آیا ہوں صفورہ بیگم۔

وہ بھی مزاحیہ انداز میں بولتے آخر میں دبے دبے لہجے میں غرایا تھا۔ خان بابا کو کافی ناگوار گزرا تھا اس کا یہ انداز۔

"اے لڑکے تمہیں تمیز نہیں ہے بڑوں سے کیسے بات کی جاتی ہے۔"

وہ تند نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتے ہوئے بولے تو رضا نے بے ساختہ ان کا گال تھپتھپایا تھا۔

چچ چچ آپ خاموش رہیں خان بابا بہت بھولے ہیں آپ۔ آپ کو تو کوئی فیڈر پکڑا کر ایک جانب بٹھا دے تو آپ" "وہ بھی کر لیں گے۔

وہ طنز کرنے سے باز نہ آیا۔ خان بابا اس کی بات پہ تلملا کر رہ گئے۔ وہ سراسر ان کی بے عزتی کر رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"چلیں صفورہ بیگم اب ہم آپ کا امتحان شروع کرتے ہیں۔"

وہ پوری شان سے صوفے پہ براجمان ہوتا ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے بیٹھ گیا۔ صفورہ بیگم کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی اس کے اس قدر فری انداز میں مگر اس کی بات نے ٹھٹھکا بھی دیا تھا۔

"کیسا امتحان۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔

"آپ کی کوتاہیوں کا امتحان آپ کی بے حسی کا امتحان۔ ان کارناموں کا امتحان جو کچھ آپ سرانجام دے چکی ہیں بی بی۔"

وہ بھی جواباً تمام لحاظ بالائے طاق رکھتے ان سے اونچی آواز میں چلایا تھا۔

"کہاں ہے علایہ۔"

اس کی جتاتی آواز پہ صفورہ بیگم کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑا تھا۔ وہ ہونقوں کی مانند اس کی جانب دیکھ رہی تھی جو حق سے اس سے یہ سوال کر رہا تھا۔

"مجھے کیا پتا کہ اب تک وہ کیوں نہیں لوٹی میں نے تو اسے اجازت دے دی تھی بس۔ آگے کیا پتا اپنے کسی یار کے ساتھ بھاگ گئی ہو"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اپنی اس قدر واہیات بکواس بند کریں۔"

دروازے سے آنے والی دھاڑتی آواز پہ ماحول پہ چھایا سکوت ٹوٹا تھا۔ خان بابا صدمے کی سی کیفیت میں صفورہ بیگم کی جانب دیکھ رہے تھے جو ابھی بھی ویسی ہی تھی۔ وہ غلط فہمی کا شکار ہوئے تھے ان کی جانب سے۔ جبکہ صفورہ بیگم کی نگاہیں دروازے پہ ایستادہ وجود پہ جمی تھی جس کے ساتھ علایہ کھڑی خونخوار نگاہوں سے ان ہی کی جانب دیکھ رہی تھی جو اس کے کردار پہ کیچڑ اچھالنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ وہ عشب کے ساتھ قدم ملاتی دروازے سے اندر داخل ہوئی تو رضا نے بے ساختہ اپنا چہرہ چھپانا چاہا تھا لیکن علایہ نے دانت کچکچاتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تو وہ کھسیا سا گیا۔

"تمہاری تو میں تم مجھ سے آج بچ جاؤ بس۔"

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تو اس نے بیچارگی سے عشب کی جانب دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں لیکن وہ بھی تفکر سے اپنا سر مسل رہا تھا۔ اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ حسن وہاں موجود ہو گا رضا کے حلیے میں۔ وہ تو علایہ کے کہنے پہ اس کے ساتھ آیا تھا لیکن یہاں تو گویا کایا ہی پلٹ گئی تھی۔

"جی اب بولیں کیا بول رہی تھیں آپ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے سپاٹ چہرے سمیت ان سے بولی۔ صفورہ بیگم نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا جو دو دو لڑکوں کے وسط میں کس قدر سکون سے کھڑی تھی۔

"علایہ بیٹا کیسی ہو آپ کہاں تھی اتنے دنوں سے"

خان بابا اتنے دنوں بعد اسے اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ محبت بھرے انداز میں بولے تو علایہ نے مسکرا کر تسلی دینے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"یہ تو آپ ان سے پوچھتے کہ انہوں نے آپ کی غیر موجودگی میں میرے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔"

وہ تلخی سے بولی تھی۔

بی بی میری کیا حیثیت جو میں ان کے ساتھ کسی قسم کی تلخ کلامی کرتا بس ایک دوبار آپ کے متعلق پوچھا تو" انہوں نے ٹرپ پہ جانے والا بہانہ بنادیا۔ مجھے لگا شاید کہ ان کا دل آپ کی جانب سے نرم پڑ گیا ہے مگر یہاں کے "تو آثار ہی کچھ اور ہے۔

وہ دکھ اور شرمندگی کی ملی جلی کیفیت سمیت بولے تو علایہ نے اذیت سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

زیادہ کچھ تو نہیں بس اتنا کہوں گی کہ اب زندگی کے اس موڑ پہ کچھ کہنے کو نہیں بچا۔ آپ نے میرے راستوں" کو کانٹا بنانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ سب کچھ تو چھین لیا تھا اتنے سالوں پہلے آپ نے لیکن آپ نے مجھ سے مجھ کو بھی چھین لیا ہے۔ ماما بابا بھائی اور اب میں بھی سب آپ کی ان دھوکے بازیوں کے آگے ختم ہو گئے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہیں۔ دادی ایسی تو نہیں ہوتی۔ وہ تو بہت محبت کرنے والی ہوتی ہے مگر آپ۔ خیر میں جانتی تھی کہ آپ سب کو میرے خلاف یوں ہی بھڑکائے گی تبھی خود کی صفائی دینے کی خاطر یہاں آئی تھی۔ اچھا خان بابا اب میں چلتی ہوں۔"

وہ دھیمے پر درد لہجے میں بولتی خان بابا کی سمت متوجہ ہوئی جو سکتے کی کیفیت میں نڈھال سے کھڑے تھے۔ اس بچی کا بچپن ان کے سامنے گزرا تھا وہ اس کو دی گئی ہر ایک اذیت کے گواہ تھے لیکن بس وہ خاموش تھے تو اسی بدولت کہ وہ اس گھر میں نوکر کی حیثیت سے رہتے تھے اور ان کی اتنی اوقات نہیں تھی کہ اس کے حق کیلیے کچھ بول سکتے۔ تبھی خاموشی سے اپنی نم ہوتی نگاہوں کو چھپانے کی خاطر چہرہ جھکا گئے۔

وہ بھی ایک خاموش مگر تلخ نگاہ صفورہ بیگم پہ ڈالتے مڑی معاً رضا صاحب کی جانب جو نگاہ اٹھی اس میں کیا کچھ نہیں تھا۔ حسن کو تو باقاعدہ جھرجھری سی آئی تھی۔ وہ جوں ہی باہر نکلی عشب جو خاموشی سے کھڑا اس تمام کاروائی کا ملاحظہ کر رہا تھا وہ بھی اس کی تلقید میں چل دیا۔ البتہ حسن صفورہ بیگم کی شرربار نگاہوں سے خوفزدہ ہوتے بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلا تھا جن کا دباؤ ان کی لاٹھی پہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ ان سے کوئی بعید نہیں تھا کہ اس کی خاطر تواضع ہی کر دیتی۔

وہ ملک ہاؤس سے باہر نکلتے ہی گھٹنوں پہ ہاتھ رکھے گہرے گہرے سانس بھرنے لگا اسی دوران اپنی کمر پہ پڑنے والی زوردار کک سے وہ لڑکھڑاتے بمشکل گرتے گرتے بچا۔ عشب جو دین سے فون پہ محو گفتگو تھا منہ کھولے اس لڑکی کو دیکھتا رہ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تم گھٹیا بیہودہ انسان تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گی۔ آج تو مجھے بتا ہی دو تم کہ تم کون ہو ورنہ میں وہ کروں گی جو تم نے سوچا بھی نہیں ہو گا۔"

وہ اس کے چہرے سے داڑھی کھینچتی غیض کے عالم میں چلائی۔ حسن اچانک ڈاڑھی کھچ جانے پہ تکلیف کی شدت سے کراہ کر رہ گیا۔

"میں حسن ہوں۔ تم بھول گئی کیا۔"

وہ اپنی ٹھوڑی سہلاتے اپنے لہجے میں بیچارگی سموئے بولا تو علایہ کو اس کی فضول گوئی پہ مزید تپ چڑھی تھی۔

"تم حسن ہو یا کسی کے خصم مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے بس اتنا بتاؤ کہ تم اس اس قدر اچھے بھلے ہونے کے باوجود اس گھر میں کیا کر رہے تھے وہ بھی اپنا حلیہ بدل کر۔ اور دیکھو جھوٹ نہیں۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولتی اخر میں تنبیہی لہجے میں بولی۔ حسن نے عشب کو دیکھتے اپنا حلق تر کیا جو قہر آلود نگاہوں سے اسے ہی تک رہا تھا اور وہ اس بات سے بھی بخوبی واقف تھا کہ وہ کیوں اسے ایسے گھور رہا تھا۔

"وہ سچ بولوں گا تو تمہیں ہضم نہیں ہو گا۔"

وہ بھی وارن کرنے والے انداز میں بولا۔ اس دوران وہ اپنا حلیہ اچھا خاصہ بدل چکا تھا۔ اسے اپنے ازلی انداز میں واپس آتا دیکھ علایہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔ علایہ نے طیش کے عالم میں ارد گرد نگاہ دوڑاتے ایک لکڑی کا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ڈنڈا ہاتھ میں تھاما اور اشارے سے سے بہت کچھ باور کرایا تھا۔ عشب نے چہرہ جھکائے مشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"ارے بتاتا ہوں نا تیز گام کیوں بھری جوانی میں بیوہ کرنا چاہتی ہو مجھے۔"

وہ منت کرنے والے انداز میں بولا۔

"بیوہ نہیں رنڈوا۔"

اس نے بے ساختہ اس کی تصیح کی تو وہ خجل سا ہو گیا۔

"ہاں تو وہ میں کہہ رہا تھا کہ میں یہاں کیوں آیا تھا۔"

وہ اپنا سر کھجاتے دل ہی دل میں روہانسے لہجے میں بولا۔

ایک منٹ محترمہ پہلے مجھے آپ یہ بات بتائیں کہ آپ یہاں کیا کرنے آئی تھی کیونکہ جہاں تک مجھے یاد پڑتا" $ہے آپ نے تو یہ بات ٹھانی تھی نا کہ کبھی بھی اس گھر میں قدم نہیں رکھیں گی تو پھر یہاں آنے کا مطلب۔

عشب جو شروع سے لے کر آخر تک سوچتے اس کی ساری پلیننگ سمجھ چکا تھا ترچھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا اور سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی تو علایہ نے مشکل اپنی مسکراہٹ دبائی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ گنگناتے ہوئے کچن سے چائے کا کپ لیتے لاؤنج کی جانب بڑھ رہی تھی معاً کچھ سوچتے اس نے اپنے قدم بے ساختہ حسن کے کمرے کی جانب بڑھائے تاکہ یونی جانے کے متعلق بات چیت کر سکیں۔اس سے پہلے کہ وہ کمرے کے اندر داخل ہوتی اس کی نگاہ تھوڑے سے کھلے دروازے سے نظر آتے منظر کو دیکھتے ساکت رہ گئی۔وہ صدمے کی کیفیت میں اپنا ہاتھ منہ پہ جما گئی۔

"یہ حسن کا حلیہ اس رضا جیسا کیوں ہے۔"

وہ پریشانی سے بڑبڑانے والے انداز میں بولی۔اس نے ایک بار پھر اپنی تمام حسیں اندر چل رہے منظر کی جانب متوجہ کرائی جواب نقلی دانت لگاتے اس میں کچھ لگا رہا تھا۔اسے یاد آیا کہ انہیں دانتوں کو دیکھ کر اسے اس سے کراہیت محسوس ہوئی تھی۔داڑھی لگالینے کے بعد اس نے آئینے پہ خود پہ تنقیدی نگاہ دوڑائی اور کچھ یاد آنے پہ وارڈروب میں سے رومال نکالتے اپنے شانے پہ ڈالا تھا۔علایہ کا دل تو بہت کیا کہ اندر جا کر اس کا سر پھاڑ دے لیکن اس کی اس حرکت کا مطلب کیا تھا وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر تھی۔

"میں نکل رہا ہوں۔آج تو ایسا کوئی سراغ لے کر ہی نکلوں گا ہم اپنے مشن کے بہت قریب ہیں سر۔"

اس نے کان میں لگے ائیر پیس سے کسی کو اطلاع دی اور کھڑکی کا پٹ کھولتے باہر کی جانب کود گیا جبکہ علایہ حق دق وہی کھڑی رہ گئی۔وہ کن لوگوں کے گھر گھس آئی تھی اسے ایک لمحے کیلیے پریشانی ہوئی تھی مگر دین کے دوست ہونے کے ناطے وہ خاموشی اختیار کر گئی کہ دین تو کوئی غلط کام نہیں کر سکتا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"لیکن اگر بھائی بھی اس غلط کام میں ملوث ہوئے تو بھلا وہ اس گھر میں چوری کرنے کی تاک لگائے بیٹھا ہو۔"

وہ دانتوں میں انگلیاں دیتے یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہی تھی معاً دماغ میں جھماکہ ہوتے ہی اس نے اپنے قدم عشب کے کمرے کی جانب بڑھائے۔اس کے دروازے کی نزدیک پہنچتے ہی اس نے ایک دو بار دستک دی لیکن اندر سے جواب ندارد۔وہ جانتی تھی کہ حسن یہ حلیہ بنا کر کہاں کیا ہو گا تبھی وہ جلد از جلد اس کے تعاقب میں جانا چاہتی تھی۔

اس نے جوں ہی کمرے کا دروازہ کھولا وہ چڑ کی آواز سے کھلتا چلا گیا لیکن اندر کسی کو موجود نا پا کر وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔اندر خالی کمرہ اسے منہ چڑا رہا تھا۔کمرے کی صفائی کو وہ داد دیتی نگاہوں سے دیکھتی دروازہ بند کرتے باہر آگئی۔وہ تقریباً بھاگنے والے انداز میں لاؤنج میں پہنچی تو صوفے پہ بیٹھے عشب کو دیکھ کر اس کی آنکھیں تحیر کے مارے باہر کو ہی ابل پڑی۔

"سنیں۔"

اس نے ڈرتے ڈرتے اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا جو لیپ ٹاپ پہ کوئی کام کرنے میں محو تھا۔عشب نے ذرا سی نگاہیں اٹھاتے اس کی جانب دیکھا اور بھنویں اچکائی۔علایہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔

"وہ آپ ابھی تو یہاں نہیں تھے۔"

اس نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے استفسار کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہاں میں ابھی بھی فریش ہو کر اپنے کمرے سے آیا ہوں۔ کوئی کام تھا کیا۔"

اس نے سرسری سا جواب دیا۔ علایہ کا شک ان پہ مزید گہرا ہو گیا۔ وہ کیسے بھلا کمرے سے آیا اس کے کمرے سے تو وہ آرہی تھی لیکن بغیر کسی تصدیق کے کچھ کرنا بھی ٹھیک نہیں تھا۔

جی مجھے کام تھا ایک۔ حسن بھی گھر نہیں ہے ورنہ اسے کہ دیتی اگر آپ زیادہ مصروف نہیں ہیں تو میرے"
"ساتھ چل سکتے ہیں مجھے اپنے کمرے سے کچھ ضروری سامان لینا ہے۔

اس نے انگلیاں چٹخاتے اپنی بات مکمل کی اور ضروری سامان پہ خاص طور پہ زور دیا تھا۔ اس کی بات پہ عشب نے سرخ چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا جو معصومیت سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ عشب نے دل ہی دل میں لاحولہ پڑھی تھی۔

"کیسا ضروری سامان۔"

اس نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔

"اب میں آپ کو بتاتی ہوئی اچھی لگوں گی کیا۔" لڑکیوں سے ایسے سوال نہیں پوچھے جاتے خانزادہ صاحب۔

وہ شانِ بے نیازی سے بولی۔ اس کے خود کو خانزادہ کہے جانے پہ عشب نے تعجب سے اس کی سمت دیکھا جو اب مسکراہٹ دبائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اس کی نگاہیں اپنے موبائل پہ محسوس کرتے اس نے جوں ہی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

موبائل کی جانب دیکھا تو سکرین پہ خانزادہ لکھا ہوا آرہا تھا۔ وہ کٹیلی نگاہوں سے اسے دیکھتے ایک جھٹکے میں وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" چلیں آپ نے سکون سے بیٹھنے دینا تو ہے نہیں جس وقت تک خود کا کام مکمل نہ ہو جائے۔ "

وہ طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تو علایہ اس کی بات کا بغیر کوئی اثر لیے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ اس دوران عشب مکمل طور پہ فراموش کر چکا تھا کہ حسن ملک ہاؤس ہی گیا ہے۔

ساری بات بتاتے اب وہ خاموشی سے آنکھیں پٹپٹاتے ان دونوں کی جانب دیکھ رہی تھی۔

ایک لمحے کیلیے میرے دماغ میں یہ بات آئی کہ اس قدر جاسوس تم کیسے ہو سکتی ہو لیکن پھر مجھے یاد آیا کہ جس "کا۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا اپنی گردن پہ کسی کا دباؤ محسوس کرتے اس کی جانب دیکھا تو عشب قہر آلود نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔

حسن سر جھٹکتا منہ بسورتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

" ویسے ایک بات تو کہنی پڑے گی کہ بہت چیلنجنگ لڑکی ہیں آپ۔ "

عشب جو اس کی حرکت پہ ابھی تک تحیر زدہ تھا۔ پرشوق نگاہوں سے اس کا گلابی پڑتا چہرہ دیکھتے سنجیدگی سے بولا۔ علایہ کے لبوں پہ مسکراہٹ رینگی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خانزادہ صاحب خیال کیجیے گا یہ چیلنج آپکو مہنگا بھی پڑ سکتا ہے۔ پھر یہ مت کہیے گا کہ واردات ہو گئی اور ہمیں خبر بھی نہ ہوئی۔"

وہ شریر لہجے میں بولتے کھکھلا کر ہنستی گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔ عشب نے مدھم سا مسکراتے آسمان کی جانب دیکھا تھا۔

"ہائے اللہ مجھے تم نے ایک بار پھر باتوں میں پھنسا کر بات بدل ڈالی۔"

وہ حسن کو دیکھتی صدمے کی کیفیت میں بولی۔

علایہ اب مجھے آپکی آواز نہ آئے جب صحیح وقت آئے گا تو آپ کو ہر چیز کے بارے میں علم ہو جائے گا "اوکے۔"

عشب کی سخت آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ منہ بناتے ناراضگی سے ونڈ سکرین سے باہر دیکھنے لگی۔ حسن نے بیچارگی سے عشب کی جانب دیکھا جو ایک سخت نگاہ اس پہ ڈالتے اپنی توجہ ڈرائیونگ کی جانب مبذول کرا گیا تھا۔

وہ بارہا بار حسن کو آگاہ کر چکا تھا کہ اب علایہ بھی ان کے ساتھ اس گھر میں موجود ہے تو ایسی کوئی کوتاہی نہ کرے کہ گھر میں ہی اپنا حلیہ تبدیل کرے لیکن حسن نے اس کی ایک نہیں سنی تھی اس کے خیال میں علایہ اس وقت کمرے میں بند ہوتی تھی لیکن آج کام بگڑتے بگڑتے بچا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بھی آج فارغ اوقات میں بیٹھتے کرنل عاکف سے علایہ کی متعلق بات کرنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر اس کی بے جا ضد کی بدولت اسے علایہ کے ساتھ خان ہاؤس آنا پڑا تھا۔

"کیا صورتحال ہے وہاں کی۔"

دین نے ائیر پیس کان میں لگاتے عشب کو مخاطب کیا تو کافی پھینٹتا حسن بھی ان کی جانب ہی متوجہ ہوا تھا۔

عفیفہ اس پاشا سے ملنے کی بدولت جانے والی ہے۔اس کے ٹھکانہ مظفر آباد میں ہی ہے۔اس کی آواز کل میں" نے سنی بہت جانی پہچانی محسوس ہوئی اب بس اس شخص کا علم ہو جائے جس کے ساتھ عفیفہ ملی ہوئی ہے۔مزید ان لوگوں نے اگلے مہینے کی پہلی تاریخ دی ہوئی ہے جس دن ان سب چیزوں کو مافیہ نے باہر کے ممالک میں " بھیجنا ہے اور ہمیں اس سے پہلے ہی اس مشن کو پار لگانا ہے۔

عشب کی بھاری آواز پہ ان دونوں نے بیک وقت یس سر کہا تھا۔

"یس سر یس سر بعد میں کرنا پہلے کافی بنالو۔"

علایہ جو کچن کے دروازے پہ کھڑی اس کی کاروائی کا ملاحظہ کر رہی تھی اس کی آواز پہ دونوں ہاتھ کمر پہ جماتے اس کی نزدیک آئی اور اس کے کمر پہ ایک ہاتھ مارتی تیکھے چتونوں سے اسے گھورتے ہوئے بولی۔اس کی آواز

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ائیر پیس کے ذریعے ان دونوں تک بھی گئی تھی۔ دین نے تو حسرت سے اس کی آواز کو سنا تھا البتہ عشب کوفت سے گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔

"دین یہ تمہاری بہن کس مٹی سے بنی ہے۔"

عشب دانت پیستے ہوئے بولا تو دین کا خوشگوار قہقہ فضا میں گونجا تھا۔

"وہ بچپن سے ہی ایسی ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے۔"

وہ مدھم سا بولا۔ عشب نے اس کے لہجے میں چھپی اداسی کو بخوبی محسوس کیا تھا۔

"وہ چلی گئی ہے بھائی۔"

حسن کی بیچارگی بھری آواز پہ وہ دونوں ہنس دیے تھے۔

"میں اس وقت گاڑی میں ہی ہوں اور سکول کی جانب جا رہا ہوں۔ ایک سکول کے متعلق معلومات ملی ہیں کہ وہاں پہ دوبار پولیس کی ریڈ بھی ہو چکی ہے۔ مکمل طور پہ آگاہی نہیں مل سکی لیکن ذرا نچلے طبقے کا سکول ہے۔"

اس نے تفصیل بیان کی تو عشب کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔

"اتنی رات کو جانے کا مقصد۔ وہاں ہمیں کسی بھی چیز کے متعلق آگاہی نہیں ہے۔ ہم نہیں جانتے کیا پتہ دشمن ہماری طاق میں ہو۔ رائیفلز رکھی ہے نا ساتھ۔ اپنی حفاظت کا پورا سامان کا انتظام رکھو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے تنبیہہ کرنا ضروری سمجھا۔

"ہاں دیوار پھلانگ کر اندر جانے کا ارادہ ہے تم پریشان مت ہو۔ باقی ہر چیز کا بندوبست کر لیا ہے۔"

وہ بھی جواباً رسانیت سے گویا ہوا۔

سکول کے نزدیک پہنچتے ہی اس نے ان دونوں سے رابطہ منتطقع کیا اور ایک طائرانہ نگاہ اس بوسیدہ عمارت پہ ڈالی تھی۔ جس کے اطراف میں درختوں کا بسیرا تھا۔ وہ اپنے چہرے پہ ماسک چڑھاتے شانے پہ رائیفل لٹکاتے گاڑی سے اترا اور ایک چور نگاہ چاروں طرف گھماتے دبے پاؤں سکول کی پچھلی دیوار کی جانب چل دیا۔ جھاڑیوں اور درختوں کو ہولے سے خود سے دور کرتے وہ سانس روکے آگے کی جانب بڑھ رہا تھا چڑر کی آواز پہ وہ سرعت سے درخت کی اوٹ میں ہوا اور دائیں جانب دیکھا اور رائیفل سے نشانہ باندھا تھا جہاں سے اواز آرہی تھی مگر وہاں موجود بلی کو دیکھتے وہ اپنا سر پیٹ کر رہ گیا۔ اس نے دیوار ماپتے دونوں ہاتھ دیوار پہ جماتے اوپر کی جانب چھلانگ لگائی تھی۔

"امی آپ آرام کریں میں یہ سمیٹ لیتی ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جزاء ان کے ہاتھوں سے چائے کے برتن لیتے ہوئے بولی تو نادیہ بیگم نے تفکر سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں اب۔ پریشانی والی بات نہیں ہے۔ صبح سے تھکی ہوئی ہے تو سوجا میرا بچہ۔"

وہ اس کے گال پہ ہاتھ پھیرتی محبت بھرے لہجے میں بولی تو وہ بھی انکی اس قدر محبت پہ آبدیدہ سی ہو گئی۔

"آپ کیلیے میں کبھی نہیں تھکی ہوتی۔ چلیں آپ کمرے میں طبیعت خراب ہے آپکی سب پتہ ہے مجھے۔"

اس نے کچن میں جاتے جاتے انہیں کمرے میں جانے کا اشارہ کیا تو وہ بھی اس کی ہٹ دھرمی پہ تاسف میں سر ہلاتی کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ ان کے کمرے میں جاتے ہی جزاء نے چائے کپ میں انڈیلتے سرعت سے منہ کو لگائی تھی لیکن دل تھا کہ تیز تیز دھڑک رہا تھا۔ اسنے اپنے ماتھے سے چھلکتا پسینہ صاف کیا۔ آج سکول میں بھی وہ نہیں آیا تھا اس وقت سے اس کا دل بہت ذیادہ بے چین تھا۔ پورے وجود میں جیسے چیونٹیاں سی رینگ رہی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھی۔اس نے اگلے دس منٹ میں برتن سمیٹتے نادیہ بیگم کے کمرے کی جانب قدم بڑھائے تو وہ اطمینان سے سو چکی تھی۔وہ دروازہ بند کرتے باہر کی جانب چلی آئی اور منہ پہ ٹھنڈے پانی کے چھپاکے مارتے خود کو سکون دینے کی کوشش کرنے لگی لیکن یہ سب بے سود تھا۔اس نے ڈرتے ڈرتے دروازے کی جانب قدم بڑھائے اور کھولتے باہر کا جائزہ لیا۔جہاں ہر جانب ہو کا عالم تھا۔کچی آبادی ہونے کی بدولت یہاں کسی ذی روح کا نام ونشان تک نہیں تھا۔

رات کا سماہر سو چھایا ہوا تھا بادلوں نے اپنا بسیرا چاند کے گرد جمایا ہوا تھا ایسے میں موسم میں ہلکی ہلکی خنکی موجود تھی جہاں آدھر سے زیادہ دنیا سونے کا کام سرانجام دے رہی تھی ایسے میں وہ اپنے کمرے میں بستر پر بیٹھی کسی گہری سوچ کے زیر اثر تھی کہ اچانک جیسے کچھ یاد آنے پر جھٹکے سے اٹھ کر الماری کر جانب بڑھی اور وہاں کچھ ڈھونڈنے لگی مگر مطلوبہ چیز نہ ملنے پر اپنے بال مٹھیوں میں جکڑتے وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی جیسے اگر وہ چیز اسے نہ ملی تو وہ یونہی تکلیف سے مر جائے گی۔

"ہہ ہاں اس نے کہا تھا مجھے اسے کال کرنی ہوگی مم میرا فون۔"

اچانک ہی طلب بڑھنے پر جزاء وحشت زدہ ہوتی یہاں وہاں فون کی تلاش میں نگاہیں دوڑانے لگی جو کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اسے مل گیا۔اور اس نے فوراًا پنے مطلوبہ نمبر پر کال ملائی۔اس وقت جزاء کو اس ایک چیز کی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

طلب اس قدر تھی کے رات کے آدھے پہر بھی اس نے کال لگانے سے پہلے ایک لمحے کو نہیں سوچا تھا۔ پورے جسم میں کچھ چبھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

دوسری جانب مسلسل کال جا رہی تھی مگر فون نہیں اٹھایا جا رہا تھا جس پر اس نے بے بسی سے روتے ہوئے موبائل کو دیکھ کر دوبارہ کوشش کی مگر اب بھی جواب ندارد۔

یا اللہ یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے پلیز سب ٹھیک کر دے۔ میں مر جاؤں گی یا اللہ۔

وہ تکلیف سے روتے روتے بولی اور اشتعال کے عالم میں فون کو سائیڈ پر پٹختے کمرے سے باہر نکلی جہاں سناٹے کا راج تھا معاً بنا کچھ سوچے ہی اپنے لرزتے بدن کو چادر سے ڈھکتے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔ ایک دھڑکا تھا کہ کوئی دیکھ نہ لے لیکن وہ خود بھی بے بس ہو چکی تھی کہ یہ سب اس کی برداشت سے باہر تھا۔ دماغ کی شریانیں پھٹنے کے قریب تھی۔ یہ بھی شکر تھا کہ نادیہ بیگم سو رہی تھی ورنہ نا جانے وہ کیا سوچتی۔ وہ خوفزدہ نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیتی باقاعدہ ہولے ہولے کپکپا رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گھر پر ایک نگاہ ڈالتے اس نے قدم باہر کی جانب اٹھائے اس نے بس کچھ دوری پر ہی اس نے سکول جا کر اپنی مطلوبہ چیز حاصل کرنی تھی کیونکہ وہ وہی رہتا تھا۔ اسے یاد تھا جب اقراء نے اسے اس متعلق بتایا تھا کہ چوکیدار کا گھر سکول میں ہی ہے۔ وہ ہمت کرتی گلی کراس کرتی بائیں جانب مڑی اور اپنا چہرہ چادر سے ڈھکتے آگے کی جانب بڑھنے لگی کہ اچانک پیچھے قدموں کی چاپ سنتے گڑبڑا کر سیدھا جانے کی بجائے دوسری جانب سے روڈ کی جانب دوڑ لگا دی۔ کتوں کے بھونکنے کی آوازیں ماحول کو مزید خوفناک بنا رہی تھی۔

ابھی بھی وہ چلتے چلتے وہ کافی دور نکل آئی تھی کہ اب گھبراہٹ اور قدموں کی لڑکھڑاہٹ میں بھی مزید اضافہ ہوا تھا معاً اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتی وہ لڑکھڑا کر بری طرح زمین بوس ہوئی تھی۔ ارد گرد پتھر ہونے کی بدولت وہ تکلیف کی شدت سے آنکھوں کو میچ گئی۔ چند لمحوں کے توقف کے بعد وہ خود کو سنبھالتے کافی تگ و دو کے بعد دوبارہ اٹھ کر روڈ کراس کرتے سامنے کی جانب جانے لگی تھی کہ اس سے پہلے وہ سڑک پار کرتے ایک تیز رفتار گاڑی سے ٹکراتی اس گاڑی نے بروقت ہی ایک قدم کے فاصلے پر بریک لگایا تھا۔ اس اچانک صورتِحال پہ وہ بھی پریشان ہو گیا تھا۔ شکر تھا کہ وہ اپنی جگہ پہ ہی فریز ہو گئی تھی۔

گاڑی میں بیٹھا شخص اس سرپھری لڑکی کی حرکت پر منجمد ہوتا سٹیرئینگ پہ ہاتھ مارتا ضبط کرتا ہوا باہر نکلا جو آنکھوں پر ہاتھ رکھے گاڑی سے ایک قدم کے فاصلے پر کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ حلق میں کانٹے سے چبھ رہے تھے۔

"محترمہ کیا کر رہی ہیں زیادہ شوق ہو رہا ہے مرنے کا آپ کو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین نے غصے سے اس لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا جو رات کے اس پہر یوں اس کی گاڑی کے سامنے کھڑی بری طرح کانپ رہی تھی۔لب بری طرح کپکپا رہے تھے اور اس کی بے تحاشہ سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھتے وہ تعجب کا شکار ہوا تھا۔اب ایسا بھی کچھ نہیں کہا تھا اس نے اسے۔

اسے یوں لرزتے دیکھ وہ کچھ نرم ہوتا سامنے کی جانب آیا۔

"بچ گئی ہیں آپ اب ہوش میں آجائیں اور رات کے اس پہر یوں تنہا کہاں گھوم رہی ہیں۔"

اس نے ضبط سے کہتے مٹھیاں بھینچی۔جبکہ اس انجان آواز کے مسلسل سوالوں کو وہ بمشکل ڈرتے ہوئے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے سامنے کی جانب دیکھنے لگی اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری تھیں۔

اس نے اسے یونہی متھر کی مورت بنے دیکھ کر نرم لہجا اپنایا۔

دیکھیں آپ جو کوئی بھی ہیں اگر آپ کو میری کچھ مدد چاہیے تو بتائیں پر اس طرح آدھی رات کو یوں اس جگہ "آپ کی موجودگی اچھی بات نہیں ہے گھر کہاں ہے آپکا۔"

اس کے نرم لہجے کی بدولت اس نے بغور اس کے چہرے کو دیکھتے کچھ کہنا چاہا پر الفاظ کے ساتھ نہ دینے پر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔اسے اپنی حالت کبھی اتنی ابتر محسوس نہیں ہوئی تھی پر ان چند لوگوں نے اس سیدھی سی لڑکی کی زندگی تباہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی کہ اب اگر وہ چیز اس کے لئے لازم ہو چکی تھی اگر

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسے وہ بروقت نہ ملتی تو اس کا حال یہی ہوتا ابھی بھی اپنے سارے جسم پر چبھن محسوس کرتے جب برداشت ختم ہوگئی تو زندگی میں پہلی بار اس نے اس جانب قدم بڑھایا تھا۔

آ۔ آپ مجھے وہ چائے لادیں۔پلیز وورنہ می۔ میں مر جاؤنگی وہ اب نہیں د۔ دیتی پہلے زبردستی دیتی تھی پر اب" "مجھے لادیں و۔ ورنہ میں مر جاؤنگی۔

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے روتے ہوئے جانے کیا کچھ کہہ رہی تھی پر اس شخص کا سارا دھیان اس کی باتوں کی جانب تھا اب وہ اسے کچھ مشکوک معلوم ہورہی تھی۔

کیا کہہ رہی ہیں پاگل ہوگئی ہیں کیا گھر کہاں ہے آپکا اور یہ کس قسم کی چائے کی طلب ہے آپکو جو آدھی رات کو" منہ اٹھائے باہر نکل آئی ہے۔

اس نے غصے سے دھاڑتے ہوئے پوچھا اس کی دھاڑ پر وہ سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی۔ آنسو آنکھوں سے تواتر بہہ رہے تھے۔

و۔ وہاں سکول ہے پر مجھے وہ لینے جانا ہے آپ لادیں میں پھر چلی جاؤنگی گھر۔ میرے پورے جسم پہ چبھن" "ہورہی ہے میں بہت تکلیف میں ہوں۔

اس نے ہچکی بھرتے پھر سے وہی بات دہرائی جس پر اس نے دھیان نہ دیتے ہوئے اپنے فون پر آنے والی کال کی جانب دیکھا۔ اس طرح رات میں وہ اس اکیلی لڑکی کو چھوڑ کر بھی نہیں جاسکتا تھا مگر یہ کال بھی بہت اہم تھی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جس پر اس نے کچھ نہ سوچتے ہاں میں سر ہلاتے اسے زبردستی گاڑی میں بٹھایا گاڑی کا ڈور لاک کرتے باہر کال سننے کے لیے رک گیا جبکہ وہ اپنے آپ کو اس انجان شخص کی گاڑی میں پا کر مزید پھپھک کر رو دی کاش وہ کبھی اس سے نہ ملی ہوتی تو آج یہ سب اس کے ساتھ نہیں ہوتا جس وجہ سے وہ اس قدر بے بس ہو چکی تھی۔

دین نے سر مسلتے اس کی اشارے کی جانب نگاہیں اٹھائی تو اس کا ماتھا ٹھنکا تھا۔وہ لڑکی تو اسی سکول کی جانب اشارہ کر رہی تھی جہاں سے وہ ابھی لوٹا تھا۔مطلب یہ لڑکی بھی اسی کیس سے جڑی ہوئی تھی۔ کہی یہ کوئی دشمن۔

نہیں نہیں اگر دشمن ہوتی تو اس کی حالت اس قدر ابتر نہ ہوتی لیکم پھر بھی مکمل جانچ پڑتال کرنا لازم ہو گیا ہے" "اب۔اب یہ لڑکی اسے اس سکول کے متعلق معلومات دے گی۔

اس نے دل ہی دل میں تہیہ کرتے قدم گاڑی کی جانب بڑھائے تاکہ اسے اس کے گھر چھوڑ سکیں۔وہ سوچ چکا تھا کہ صبح اٹھتے ہی وہ اس لڑکی سے دوبارہ ملاقات کرے گا۔

"یہ آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com

وہ مسلسل رونے کی بدولت بھاری ہوتی آواز سمیت گویا ہوئی۔ وہ کافی دیر سے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے رو رہی تھی مگر جوں ہی گاڑی نے ایک جھٹکا کھایا وہ بھی چونک کر ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی تھی۔ اس نے جوں ہی ونڈ سکرین نے باہر جھانکا تو یہ کوئی پکی آبادی تھی۔ اسے بے ساختہ خوف نے آن گھیرا۔ اس نے خوفزدہ نگاہوں سے اپنے دائیں جانب بیٹھے ڈرائیونگ میں مبذول شخص کو دیکھا اور کپکپاتے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔ جواباً وہ سختی سے لب آپس میں پیوست کر گیا۔

میں آپ سے پوچھ رہی ہوں پلیز مجھے یہی اتار دیں۔ میں نہیں تو شور مچا دوں گی پلیز اتاریں مجھے کون ہیں "آپ۔"

وہ روتے روتے چلائی تھی۔ یہ شخص کچھ بول کیوں نہیں آرہا تھا بس چہرے کے عضلات تنی جا رہے تھے۔ اس کے چلانے پہ دین نے ایک جھٹکے سے گاڑی بیچ راستے میں روکی تھی اور خونخوار تیوروں سمیت اس کی جانب دیکھا۔

یہ بات اس وقت سمجھ میں نہیں آئی تھی محترمہ جب آدھی رات کو کسی ایک چیز کی بدولت گھوم رہی "تھی۔ جانتی ہیں یہ کس قدر رسکی کام ہے۔ یا دماغ خراب ہو گیا تھا آپ کا۔

وہ بھی جواباً اس سے اونچی آواز میں چلایا تھا۔ جزاء سہم کر گاڑی کے دروازے سے جا لگی اور تھر تھر کانپتے روتے ہوئے اس کی سمت دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"پلیز مجھے میرے گھر چھوڑ دیں میں اب کبھی بھی باہر نہیں نکلوں گی۔"

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے بے بسی سے گویا ہوئی تو دین کے تنے تنے عضلات ڈھیلے پڑے تھے۔اس نے ایک ناگوار نگاہ اس کے جھکے سر پہ ڈالی تھی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے اب تمہیں گھر جانے کی۔تم اب میرے ساتھ ہی جاؤ گی بس بات ختم۔آئندہ ایسی "حرکت کرنے سے پہلے ہزار بار سوچو گی۔

وہ انگیشن میں چابی گھماتے ہوئے بولا۔جزاء کا رنگ اس کی بات پہ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔اس نے زور و شور سے نفی میں گردن ہلائی تھی۔

نہیں میں آپ کے ساتھ کہی نہیں جاؤں گی۔میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔میری امی گھر میں اکیلی ہے پلیز" "جانے دیں مجھے مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی ہے۔

وہ خالی خالی لہجے میں بولتی ہچکیوں سمیت رو دی۔دین نے ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالی تھی لیکن وہ اتنی جلدی کسی پہ یقین بھی تو نہیں کر سکتا تھا۔اگر بعد میں وہ کسی دشمن کی ساتھی نکلتی تو یہ اس کیلیے منفی پوائنٹ تھا جو وہ اپنے کام میں کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"میں کیسے مان لوں کہ تم کوئی غلط لڑکی نہیں ہو۔"

وہ اپنے لہجے میں سختی سموئے بولا تو اس نے سرعت سے اپنی ہتھیلی سے اپنے سرخ پڑتے گال رگڑ ڈالے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آپ کی قسم میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔"

وہ دھندلی نگاہوں سے دین کو دیکھتی معصومیت سے گویا ہوئی تو دین اپنی قسم پہ بدک کر اس سے فاصلہ قائم کر گیا اور کینہ توز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"مجھے کیوں مارنا چاہتی ہو اپنی جھوٹی قسموں میں پاگل لڑکی۔"

وہ دبے دبے لہجے میں غرایا تھا۔ جزاء نے سہمی ہرنی جیسی نگاہوں سے اس پتھر دل انسان کو دیکھا جو نا جانے کہاں سے اس کے پلے پڑ گیا تھا اور اب اس کی جان نہیں بخش رہا تھا مزید اس کی کسی بھی بات کا بھروسہ کرنے کو تیار نہیں تھا۔

میں جھوٹ بولوں گی تو اپنے مریں گے نا۔ اپنے مرنے کی ٹینشن پڑ گئی ہے اور جو میں آدھے گھنٹے سے آپ کے "سامنے ہاتھ جوڑ کر منت سماجت کر رہی ہوں اس کا کوئی اثر نہیں ہے آپ پہ بے حس انسان۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اب کی بار تمام لحاظ بالائے طاق رکھتی روتے روتے چلائی تھی۔اس کے تیور دیکھ دین کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔اس نے طیش کے عالم میں اس کا بازو اپنی آہنی گرفت میں لیتے ایک جھٹکے میں اسے اپنی سمت کھینچا تھا۔وہ کسی لچکیلی ڈال کی مانند اس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔جزاء کا حال تو ایسا تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں جبکہ دین یک ٹک اس کی بھوری آنکھوں میں اپنی شرربار نگاہیں ڈالے کھڑا تھا۔اس کے بازو پہ گرفت سخت سے سخت ترین ہوتی جا رہی تھی۔معاً اس کی آنکھوں میں پنہاں تکلیف دیکھتے نا جانے اسے کیا ہوا اس کی گرفت خود بخود ڈھیلی پڑی تھی۔اس نے تعجب سے اس لڑکی کی سمت دیکھا جو اب گاڑی کا دروازہ کھولنے کی تگ ودو میں تھی۔وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے اپنا سر سٹیرئنگ پہ رکھتے گہرا سانس بھرتے اپنے اعصابوں پہ قابو پانے لگا۔

"گھر بتاؤ کس جانب ہے تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں۔"

اب کی بار جب وہ بولا تو اس کی آواز خاصی دھیمی تھی۔جزاء نے بے یقینی کی کیفیت میں جھٹکے سے رخ اس کی جانب کیا۔آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا تھا مگر باہر کے انجان راستوں کو دیکھتے اگلے ہی لمحے وہ چمک ماند پڑ گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اب کیا ہوا۔"

اس کی بجھتی آنکھوں میں دیکھتے وہ تفکر بھرے لہجے میں بولا۔ایک تو یہ لڑکی ناجانے کون تھی جو کسی آسیب کی طرح اس کی چمٹ ہی گئی تھی مگر اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ جو بھی ہے یہ لڑکی اس کیس سے لازماً جڑی ہوئی ہے تبھی اپنے برتاؤ میں نرمی لایا تھا۔

"وہ یہاں سے مجھے راستے کا نہیں علم آپ پلیز وہی لے چلیں یہاں میں آپ کو ملی تھی۔"

وہ شرمندگی کی کیفیت سمیت بولی تو دین نے ایک قہر آلود نگاہ اس پہ ڈالتے گاڑی کا گئیر بدلتے رخ کچی آبادی کی جانب کیا تھا۔اب اس کی گاڑی اس جانب گامزن تھی۔اس دوران جزاء اس چیز کو بلکل فراموش کر چکی تھی جس نے اتنی رات کو اسے باہر نکلنے پہ مجبور کر دیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد اس کی گاڑی اس آبادی کی حدود میں داخل ہوئی تو جزاء کے راستہ بتانے پہ اس کے گھر کے قریب ہی گاڑی روک گیا۔وہ سرعت سے گاڑی کا دروازہ کھولتے باہر نکلی تھی۔

"رکو ادھر ہی میرے ساتھ زیادہ ہوشیاری دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ اسے بھاگنے کو پر تولتا دیکھ ناگواری سے بولا تو جزاء کو شرمندگی نے آن گھیرا تھا۔اب جزاء آگے آگے جبکہ وہ اس سے تین قدم کے فاصلے پہ پیچھے پیچھے چل رہا تھا گھر کے دروازے پہ پہنچتے ہی اس نے اپنے کپکپاتے ہاتھوں کا دروازہ کھولا تو سامنے نگاہ پڑتے ہی وہ ساکت رہ گئی۔چونک تو دین بھی گیا تھا سامنے کھڑی عورت کو دیکھ کر جو بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"امی آپ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جزاء کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔نادیہ بیگم نے روتے روتے اس کی سمت دیکھا۔اس سے پہلے وہ کچھ بولتی اپنے منہ پہ پڑنے والے تھپڑ سے جہاں کی تہاں رہ گئی۔اس نے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھے حیرت سے ان کی جانب دیکھا جواب آنکھوں میں نفرت لیے اس کی سمت دیکھ رہی تھی۔

"امی۔"

اس کی صدمے سے بھری آواز گھر کی خاموش فضا میں گونجی۔

"نکلی نا تم بھی اپنے باپ جیسی۔"

الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ۔جزاء کا وجود ایک لمحے میں لہولہان ہوا تھا۔اس نے سن ہوتے دماغ سمیت اس کی جانب دیکھا۔دین نے حالات خراب ہوتے دیکھ اس لڑکی کے دفاع میں کچھ بولنا چاہا تھا لیکن اس کی ماں کی نفرت بھری نگاہیں خود پہ محسوس کرتے وہ سختی سے لب بھینچ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تمہیں پالا پوسا اس انسان کے سائے سے دور لے آئی کہ ایسا کچھ نہ ہو میری بیٹی پہ برا اثر نہ پڑے لیکن ایسا تو "کچھ بھی نہیں ہوا خون تو اپنا رنگ دکھاتا ہے نا۔"

وہ اس سے پہلے کہ جزاء کے منہ پہ تھپڑوں کی بارش کرتی دین نے بیچ راستے میں ہی انہیں تھاما تھا۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو کسی کی ذات پہ کیچڑ اچھالنے سے پہلے کم از کم سوچیں تو سہی۔ آپ ہی کی بیٹی ہے یقین" رکھیں اس پہ۔ رہی بات میری تو میرے کردار پہ بات کرنے سے پہلے سو بار سوچیے گا۔ ابھی تک آپ کی عمر کا "لحاظ کر رہا ہوں۔

وہ سپاٹ چہرے سمیت بولا۔ اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔ جزاء نے ایک خالی نگاہ اس پہ ڈالی تھی جو نا جانے کون تھا کہاں سے آیا تھا اور اس کے حق کی خاطر بول رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تو بولیں پھر یہ کہ اتنی رات کو اکیلی گھر سے باہر کیا کر رہی تھی لڑکی ذات ہے ہزار باتیں ہو گی۔ ہم غریب "لوگ یہاں ہماری فریاد سننے کیلیے کوئی نہیں ہو گا لیکن نہیں یہ لڑکی میری نہیں سنتی۔"

وہ ڈوپٹہ منہ پہ رکھتے ہچکیوں سمیت رو دی تھی۔ جزاء نے تڑپ کر ان کی سمت دیکھا اور بھاگنے والے انداز میں ان کے قریب آئی تھی۔

امی مجھے ماردیں آپ۔ آج آپ مجھے ماردیں۔ مجھے میرے ہی باپ کا طعنہ دے کر آپ نے ختم کر دیا ہے "امی۔ کیا کر دیا تھا ایسا میرے باپ نے جو آپ نے آج میری ہستی کو ہی مٹا دیا امی۔"

وہ ان کے ہاتھ تھامتے اپنے گلے پہ رکھتی دباؤ ڈالتے ہوئے بولی۔ نادیہ بیگم نے بے تاثر نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا اس کے برعکس دین اس اچانک صورتحال پہ اچھا خاصہ بوکھلا گیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کیا ہو گیا آپ دونوں کو وہ آپ کی دوائیاں لینے کی خاطر اتنی رات کو باہر نکلی تھی۔ آپ کی طبیعت اسے خراب" لگی تو وہ اپنا خیال کیے بغیر اس قدر رات کے اندھیرے میں اپنی عزت کی پرواہ کیے بغیر یہ قدم اٹھانے پہ مجبور "ہوئی تھی۔

دین نے جھنجھلاتے ہوئے زندگی میں پہلی بار جھوٹ کا سہارہ لیا تھا۔ جزاء نے اچھنبے سے اس کی سمت دیکھا جو پلکیں جھپکتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ جزاء نے اس وقت خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا تھا۔ وہ انسان اس کی مدد کیوں کر رہا تھا وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر تھی۔

"میری دوائیاں۔"

ان کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی تھی۔ انہوں نے فق ہوتے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا جو بے تاثر نگاہیں کسی نادیدہ نقطے پہ جمائے کھڑی تھی۔ وہ پشیمان ہوتے جھٹکے سے اسے اپنے سینے میں بھینچ گئی تھی لیکن اس دوران اس کا چہرہ بلکل سپاٹ ہو چکا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے یہ بیچ راستے پہ روتے ہوئے ملی تو میں بس انہیں چھوڑنے آیا تھا۔اب میں نکلتا ہوں۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولتے اس سے پہلے باہر نکلتا ان کی آواز پہ اس کے قدم بے ساختہ تھمے تھے۔

مجھے معاف کر دینا بچے۔میں بہت تھکی ہاری ماں ہوں۔اب ایسا کچھ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی تبھی غصے "
"میں جو منہ میں آیا بول دیا۔

وہ شرمندگی سے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تو دین نے بے ساختہ ان کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو تھاما تھا۔

"آپ میرے لیے میری ماں کے برابر ہیں۔پلیز ایسے کر کے مجھے شرمندہ مت کریں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کے جھڑیوں ذدہ ہاتھوں کو اپنی آنکھوں سے لگاتا مودب لہجے میں بولا اور ایک نظر ان دونوں پہ ڈالتے بمشکل مسکراتا باہر کی جانب چل دیا مگر نا جانے کیوں دل انہی کی جانب کھینچا چلا جا رہا تھا۔ اس نے نا جانے کیوں دل کی مانتے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھتی ہاتھ ہلا رہی تھی۔ دین کی آنکھوں میں بچپن کا ایک عکس لہرایا تھا۔ وہ مسکراتا ہوا گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اس کے جاتے ہی جزاء خشک ہوتی آنکھوں سمیت کرسی پہ ڈھے سی گئی تھی۔ آج زندگی میں پہلی بار اس کی ماں نے اس پہ ہاتھ اٹھایا تھا مگر اس کی بھی تو غلطی تھی اس سب میں۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کچھ بہت غلط تھا جو اس کی زندگی میں ہو رہا تھا جسے وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

"جزاء میری بچی۔"

وہ اسے خالی الذہن کرسی پہ بیٹھا دیکھ اسی کے نزدیک چلی آئی۔ جزاء نے سرعت سے اپنی آنکھیں صاف کی تھی اور اذیت سے مسکراتے ان کی سمت دیکھا۔

"امی آپ آرام کریں اور پلیز مجھے معاف کر دیجیے گا۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کے گلے سے لگتے تھکے تھکے اعصابوں سمیت بولی تو نادیہ بیگم نے اس کے سر کو چوما تھا۔ جزاء اسے لیتے کمرے کی جانب چل دی۔ انہیں بیڈ پہ لٹاتے وہ بھی ان کے برابر میں لیٹتے کروٹ بدل گئی۔ نادیہ بیگم ایک بار پھر ماضی کے پنوں میں کھو گئی تھی جبکہ جزاء کی آنکھوں سے نیند آج کوسوں دور تھی۔ اس کا باپ کون تھا اس کی ماں نے کبھی بھی اس متعلق اسے آگاہی نہیں دی تھی لیکن آج اس کو اس کے باپ سے تشبیہہ دی جانے پہ وہ ساکت رہ گئی تھی۔ اس کے باپ نے ایسا بھی کیا کیا تھا جو اس کی ماں اس قدر نالاں تھی۔ وہ سختی سے آنکھوں کو میچتے اپنے تواتر بہتے آنسوؤں پہ قابو پانے لگی۔

"علایہ کہاں ہے۔"

حسن نے چائے کی ٹرے میز پہ رکھتے اس ریکارڈر ڈیوائس میں مصروف عشب کو مخاطب کیا تو اس نے نگاہیں واں کرتے اس کی سمت دیکھا۔

"ہاں وہ شاید سو رہی ہے۔ ابھی تک باہر تو نہیں آئی۔"

وہ جواب دیتے دوبارہ سے اپنے کام میں مبذول ہو گیا۔ حسن نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا جو کچھ پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

"کیا ہوا بھائی سب خیریت ہے نا۔"

اس نے قریب ہی جگہ سنبھالتے استفسار کیا۔

ہاں بس اس دن سے دماغ میں اس شخص کی آواز ہی سٹک ہے سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ کہاں سننے پہ اتفاق ہوا "ہے۔ تم نے وہ دماغ سی ڈیز چیک کی ہیں یا نہیں۔

وہ بالآخر اپنے ذہن سے وہ باتیں جھٹکتے اس کی سمت متوجہ ہوا تو حسن نے اثبات میں سر ہلایا۔ عشب نے تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

معاً اس ریکارڈر کی گرین لائٹ آن ہوتے ہی ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔ حسن نے بغیر کوئی وقت ضائع کیے اس چھوٹی سی سم کے میموری کارڈ کے سائز کی چپ کو اس ریکارڈر میں فٹ کیا تھا۔

اس بار لڑکیوں کا ٹارگٹ کسی بھی صورت پورا کرنا ہے ورنہ باس ناراضگی کا اظہار کرتے ہمارے چیتھڑے "چیتھڑے اڑا دے گا۔"

اسی لڑکے کی آواز پہ ان دونوں کا ماتھا ٹھنکا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مجھے تو وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں سکتے۔جو شخص بنا دیکھے ہی مجھ پہ فدا ہے سوچو جب دیکھیں گا اس وقت تو قیامت "برپا ہو گی۔"

اس کی بے باک آواز پہ عشب کا جی چاہا اس بے حیا لڑکی کا منہ نوچ ڈالے جو خود ہی اپنی ذات کو جہنم میں دھکیل رہی تھی۔

فلحال اپنا منہ بند کرو تمہیں تو بس پیسوں کا مطلب ہے چاہے اس کیلیے اپنی عزت ہی کیوں نا داؤ پہ لگانی پڑے" "لیکن مجھے اس وقت اپنی جان بے حد پیاری ہے۔

اس کی اشتعال سے بھرپور آواز کے جواب میں عفیفہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

تو اور اس زندگی کو ایک بار ہی جینا ہے۔ماں باپ تو اپنی عیاشیوں میں گم ہے مجھ جیسے وجود کو دنیا میں لا کر تو" انہوں نے میری ہی ذات پہ کوئی احسان کیا ہے نا جیسے۔میرا بھی کچھ حق بنتا ہے کہ اپنی زندگی اپنے حساب سے "جیو۔اس کام کا معاوضہ جتنا ملے میرے لیے وہ کم ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ شوخ لہجہ اپناتے ہوئے بولی۔

"میں کیا سوچ رہا ہوں اس بار تو ہاسٹل میں کنسٹرکشن کی بدولت کافی کم لڑکیوں کا بندوبست ہوا ہے تو کیوں نا یونی میں فائرنگ کرتے کچھ لڑکیوں کا پتہ صاف کیا جائے۔"

اس نے ایک لمحے میں پلین ترتیب کیا تھا۔عشب کے ماتھے کی رگیں اشتعال میں مارے نمایاں ہوئی تھی۔وہ تفکر سے اپنا سر مسل کر رہ گیا۔

"جو کرنا ہے جلدی کرنا میں بس یونی کیلیے نکل رہی ہوں۔تم جوں ہی فائرنگ کرو گے میں کچھ لڑکیوں کو بچانے کی خاطر اس کمرے میں سپرے کر دوں گی جہاں سے انہیں بچا کر باہر لے جانا ہو گا اس کے بعد اس سپرے کا اثر اس قدر جلدی ہو گا کہ کچھ تو بیہوش ہو جائے گی اور اسی وقت ہمارا ٹارگٹ پورا ہو جائے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے تیزی سے کہتے کال کاٹی تھی۔اس ریکارڈر کی سرخ بتی جلتے ہی کنیکشن کٹا۔اب وہ دونوں سرہاتھوں میں گرائے کسی گہری سوچ میں محو تھے۔عشب نے کچھ سوچ کر کرنل عاکف کو کال ملائی تھی جو دو تین بیل کے فوراًبعد اٹھالی گئی تھی۔

"!السلام و علیکم سر"

اس کی بھاری گھمبیر آواز پہ جواباًانہوں نے خوشدلی سے جواب دیا۔

"کیسے ہو میجر عشب۔"

ان کی سنجیدہ آواز پہ عشب نے ابھی ہوئی بات کو شروع سے آخر تک ان کے گوش گزار دیا تھا۔

"سر ویسے آپ اتنے عرصے سے کہاں غائب تھے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی تجسس بھری آواز پہ کرنل عاکف نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

"میں ایک مشن کے لیے ناردن ایریاز کی جانب گیا تھا جانے سے پہلے بتانا ٹھیک نہیں تھا بس اسی لیے خاموشی اختیار کی ہوئی تھی۔اب کچھ دیر میں پھر نکلنا ہے ایک کام کی بدولت۔ میس میں ہر جانب افراتفری چھائی ہوئی ہے۔"

ان کی تفکر بھری آواز پہ اس نے سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"سر آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی ایک۔"

اس نے علایہ کے متعلق بتانے کا سوچا تھا تبھی بات کی تمہید باندھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سوری ینگ مین ابھی ٹائم بہت شارٹ ہے۔یہ باتیں بعد میں ہوتی رہیں گی۔ابھی اپنے مشن پہ خاص توجہ دیں۔میری بہت سی امیدیں آپ سے وابستہ ہے آپ ہر مشن کی طرح اس کو بھی فتح کر کے ہی لوٹو گے۔"

ان کے پریقین لہجے پہ عشب کا سیروں خون بڑھا تھا۔اس کی آنکھیں مخصوص انداز میں چمک اٹھی۔

"انشاءاللہ سر ہم سب آپ کی امیدوں پہ پورا اتریں گے۔"

وہ پر عزم لہجے میں بولا۔اس کے بعد اگلے ہی لمحے دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔وہ موبائل میز پہ رکھتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

علایہ تو آج یونی جانے والی تھی ہمیں اسے کسی بھی طرح روکنا ہو گا ورنہ ہمارے کام میں الجھن پیدا ہو سکتی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب کی پر سوچ آواز پہ حسن نے اس کی جانب دیکھا۔

"ایسا کرتا ہوں میں کسی طرح سے اسے روکنے کی کوشش کرتا ہوں۔ آپ اپنا کام کر لیں۔"

وہ لیپ ٹاپ کی جانب اشارہ کرتے خود لمبے لمبے ڈگ بھرتا علایہ کے کمرے کی جانب چل دیا۔ اس کے کمرے کے باہر پہنچتے ہی اس نے جوں ہی دروازہ کھٹکھٹایا لیکن دوسری جانب سے جواب ندارد۔ اس نے دروازے کی ناب کو ہولے سے گھمایا تو دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اسے حیرت ہوئی تھی کیونکہ اس کے کمرے کا دروازہ ہمہ وقت بند ہی پایا جاتا تھا۔ اس نے دروازے کی ناب گھماتے جوں ہی دروازہ کھولتے اندر قدم رکھا خالی کمرہ اسے منہ چڑھا رہا تھا۔ بیڈ پہ اس کی تمام چیزیں بکھری ہوئی تھی۔ حسن کو حقیقتاً پریشانی نے آن گھیرا۔ اس نے بے ساختہ سٹڈی ٹیبل پہ اس کے بیگ کی تلاش میں نگاہیں گھمائی تو وہ بھی وہاں سے غائب تھا۔ اس کا دل کسی انہونی کے خیال سے دھڑک اٹھا تھا۔ وہ تقریباً بھاگنے والے انداز میں لاؤنج کی جانب بڑھا جہاں وہ سی ڈی کو لیپ ٹاپ میں ڈالے ائیر پیس سے کچھ سننے میں مصروف تھا۔

"عشب بھائی۔"

اس کی ہانپتی ہوئی آواز پہ عشب نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا لیکن اس کے اڑی اڑی رنگت دیکھ اس کو غیر معمولی پن کا احساس ہوا تھا۔وہ لیپ ٹاپ صوفے پہ رکھتے سرعت سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا۔"

وہ بے چینی سے گویا ہوا۔

بھائی علایہ اپنے کمرے میں نہیں ہے اور نا ہی اس کا بیگ۔میرے خیال میں وہ یونی جا چکی ہے بغیر کسی کو بتائے۔"

وہ بے بسی و بے کسی سے بولا۔ایک لمحے کیلیے توعشب کو اپنے حواس مختل ہوتے محسوس ہوئے تھے۔معاً اس کے وجود میں غصے کے بھانپڑ جلنے لگے۔وہ دانت پہ دانت جماتے مٹھیاں سختی سے بھینچ گیا۔اس لڑکی کی انہی حرکتوں کی بدولت وہ اس سے عاجز آچکا تھا۔

انہیں کہا بھی تھا کہ وہ کسی کے بغیر اس گھر سے باہر قدم نہیں نکالے گی۔یونی میں آپ کے ساتھ جانے کا حکم" "دیا تھا میں نے لیکن مجال ہے جو یہ لڑکی کسی کی سن لے۔ حسن یونی چلنے کی تیاری کرو۔

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولتے اپنے کمرے کی سمت بڑھ گیا۔کچھ ساعتوں کے بعد ان کی سیاہ مرسڈیز گھر کی حدود کو پار کر گئی تھی۔وہ جہاز کی تیزی سے گاڑی کو آگے بڑھا رہے تھے۔ایک علایہ کی لاپرواہی دوسری جانب عفیفہ کا پلین دونوں کا دماغ علایہ پہ اٹکا ہوا تھا۔اس کے علاوہ وہ دونوں کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کی بات رد کرتے لاپرواہی سے یونی آ تو گئی تھی لیکن اب یہاں آ کر اس قدر بوریت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا کیونکہ عفیفہ اسے کب سے دکھائی نہیں دی تھی۔ کل رات کو اس کے بابت سوچنے کے بعد اس کا دماغ ایک بار پھر عفیفہ کی جانب چلا گیا تھا۔ وہ حسن اور عشب کو بتانا چاہتی تھی مگر اس میں نا جانے کیوں اس قدر گھناؤنی حقیقت بتانے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی۔ ابھی نوٹس بورڈ پڑھتے ہی اسے اندازہ ہوا تھا کہ ہوسٹل میں ہو رہے کام کی بدولت کچھ دنوں کیلیے وہاں کی رہائش کو بند کر دیا گیا ہے۔ وہ یہ خبر سنتے خوش تو بہت ہوئی تھی کہ اب عفیفہ چاہ کر بھی کسی لڑکی کی زندگی کے ساتھ نہیں کھیل سکتی تھی۔

"علایہ چلو سر آ گئے ہیں کلاس میں لیکچر کا ٹائم ہو گیا ہے۔"

اس کی ایک کلاس فیلو نے اسے یوں ہی پلر سے پشت ٹکائے کھڑا دیکھ ٹھوکا مارتے ہوئے کہا تو وہ خیالوں کی دنیا سے باہر نکلی تھی اور خاموشی سے کلاس کی سمت چل دی۔ ذہن اب عشب اور حسن پہ الجھ چکا تھا اب تک تو انہیں علم ہو چکا ہو گا کہ وہ یونی آ گئی ہے۔ وہ بے تحاشہ غصہ ہونگے اس سے اسے اس بات کا بھی اندازہ تھا لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ انہیں اپنی ہی باتوں میں الجھاتے سمجھا دے گی مگر اب جو اس کے ساتھ ہو چکا تھا یہ بات اس کی سوچ سے ہی باہر تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہائے علایہ۔"

معیز کی خوشگوار آواز پہ وہ ایک ناگوار نگاہ اس پہ ڈالتے اسے نظر انداز کرتے کلاس میں داخل ہوگئی۔معیز نے دانت کچکچاتے ہوئے اس کا بے نیاز انداز دیکھا۔اندر داخل ہوتے ہی سر کاظم کو دیکھتے اس کے لبوں پہ شریر مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔کاظم کی نگاہ جوں ہی اس پہ پڑی اس نے جواب میں بائیں آنکھ دبائی تھی۔وہ اس لڑکی کی حرکتوں پہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے بورڈ کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔

"حسن کیوں نہیں آیا اب تک۔"

ابھی وہ موبائل میں مصروف انہی سوچوں میں غلطاں تھی معاً باہر سے آنے والی غیر معمولی شور شرابے والی آواز پہ ایکدم پورے ماحول میں بھگدڑ مچی تھی۔اس نے حیرت سے سب لڑکیوں کو چیختے چلاتے دیکھا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

فائرنگ کی آواز اونچی ہوتی دیکھ اسے تجسس سے آن گھیرا۔ سب کرسیوں کے نیچے گھستے چھپ رہے تھے لیکن وہ اپنے تجسس کے ہاتھوں کو مجبور ہوتے دبے پاؤں کھڑکی سے کودتے کلاس سے باہر کی جانب کود گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ گراؤنڈ کی طرف جاتی کسی نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی سمت کھینچا تھا۔

"چھوڑو میرا ہاتھ خبیث انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی۔"

وہ اس کا ہاتھ زور سے جھٹکتے طیش کے عالم میں غرائی۔ معیز نے کوفت سے اس کی جانب دیکھا جس کی غنڈہ گردی ابھی بھی زور و شور سے جاری تھی۔

منہ بند کرو باہر کے حالات نہیں ٹھیک۔ کہنی دو تین آدمیوں نے ڈین کے آفس میں حملہ کر دیا ہے۔ تمہیں"
"اس وقت اپنی جان پیاری ہے یا نہیں۔

وہ دانت پیستے ہوئے بولا جیسے دانتوں کے نیچے علایہ ہو لیکن وہ علایہ ہی کیا جو اس کی بات سمجھ جائے۔ وہ مسلسل اس سے اپنی کلائی چھڑوانے کی تگ و دو میں تھی۔ اس سے پہلے کہ معیز اسے لیتے کسی خوفیہ جگہ پہ جاتا اپنے ہاتھ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پہ کسی کی مضبوط گرفت محسوس کرتے معیز نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جہاں حسن کھڑا خونخوار تیوروں سے اسے ہی گھورنے کا فریضہ سر انجام دے رہا تھا۔علایہ کے لبوں پہ فاتحانہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

"اے کون ہو تم ہاتھ چھوڑو میرا۔ چلو تم علایہ۔"

وہ اس کی گرفت مضبوط ہوتی دیکھ تڑخ کر بولا لیکن حسن نے ایک جھٹکے میں اس کی کلائی مڑوڑ کر اس کی پشت سے لگاتے علایہ کی کلائی تھامی تھی۔اس لڑکے سے اسے بے تحاشہ نفرت محسوس ہوئی تھی۔معیز تکلیف کی شدت سے آنکھیں میچ گیا۔اس نے ایک جھٹکے سے اپنی کلائی اس کی مضبوط گرفت سے چھڑواتے اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔حسن کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

"تم ٹھیک ہو۔کہی چوٹ تو نہیں آئی۔"

اس کے جاتے ہی وہ بے چینی سے علایہ کی سمت متوجہ ہوا جو مسکراتے ہوئے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں تو بلکل ٹھیک ہوں البتہ مجھے تم ٹھیک نہیں لگ رہے۔"

وہ بدستور ہوتی فائرنگ کو نظر انداز کرتی سرگوشی کرنے والے انداز میں بولی تو حسن اسے لیتے دوسری جانب بڑھ گیا جہاں سے باہر نکلنا آسان تھا۔

"یار تم کیوں نہیں کسی کی سنتی ہو۔جب ایک بات بار بار سمجھائی گئی ہے تو کیوں بات پہ عمل نہیں کرتی۔"

وہ بے بسی سے بولا۔اس کے لہجے میں ایک تڑپ تھی جسے علایہ نے تو نہیں البتہ عقب میں کھڑے عشب نے بری طرح محسوس کی تھی۔اس کا دل حسن کی صورت دیکھ بے ساختہ ڈوب کر ابھرا تھا۔وہ اپنے قدم بے ساختہ پیچھے کی جانب لے گیا تھا۔چہرہ جو کچھ لمحے پہلے بے چین تھا وہ ایک بار پھر سپاٹ ہو چکا تھا۔

"کیپٹن حسن گو انسائن ڈین آفس کو ئک۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی تحکم بھری آواز ائیر پیس پہ ابھرتے ہی حسن نے بے ساختہ اس کی کلائی چھوڑی تھی۔اسی دوران کاظم کو اپنے قریب آتا دیکھ حسن نے بے ساختہ سکون بھرا سانس خارج کیا۔

"چلیں علایہ۔"

وہ افراتفری میں بولا۔علایہ نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کدھر بھئی۔"

وہ بھنویں اچکاتے بے نیازی سے گویا ہوئی۔

"وہ ابھی جہاں بھی لے کر جا رہے ہیں جاؤ علایہ خود ہی سب پتہ لگ جائے گا۔"

حسن نے منت کرنے والے انداز میں اس سے کہا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلا گئی۔کاظم نے ایک جھٹکے میں اس کی کلائی اپنی آہنی گرفت میں لی اور اس کمرے کی جانب بڑھ گیا۔حسن نے ان دونوں کو دیکھتے اپنے قدم تیزی سے ڈین افس کی جانب بڑھائے تھے۔عشب کے کہنے پہ وہ اس سپرے کے تبادل میں جعلی سپرے کر دیے تھے تاکہ وہ پوری طرح اپنے پلین میں کامیاب نہ ہو سکیں۔ابھی بھی آدھا کام تو ان کا ہو چکا تھا۔

کاظم جوں ہی اسے لیے باہر کی جانب بڑھا اب کسی حد تک اندر سے فائرنگ کی آوازیں آنا بند ہو گئی تھیں۔اس نے دور کھڑے گارڈ کو پلکیں جھپکاتے اشارہ کیا جس کی بدولت آج عفیفہ یونی نہیں آ سکی تھی اور حسن کو ائیر

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پیس کے زریعے آگاہ کرتے وہ گاڑی کی ٹیک سے پشت ٹکاتے آنکھیں موند گیا۔اس کے برعکس علایہ کا حال ایسا تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔اس نے سن ہوتے دماغ کے ساتھ کاظم کی جانب دیکھا جس کی آواز تو عشب کی تھی لیکن چہرہ ایک الگ ہی روپ لیے ہوئے تھا۔گاڑی میں غیر معمولی خاموشی محسوس کرتے عشب نے جوں ہی بائیں جانب دیکھا تو وہ حیرت سے پوری آنکھیں کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔کاظم نے ایک قہر آلود نگاہ اس پہ ڈالتے ایک جھٹکے میں اپنے چہرے سے ماسک اتارا تھا۔علایہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"ہم لوگ یہاں بیٹھے پاگل بول رہے ہوتے ہیں یا آپ نے بات نہ ماننے کی قسم کھائی ہے علایہ بی بی۔"

وہ جو کب سے خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے بیٹھا تھا اس کی شکل دیکھ ایک بار پھر اشتعال امنڈ آیا تبھی خود پہ ضبط نہیں کر پایا۔اس کی سخت آواز پہ وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی۔

"آپ کاظم۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com

اس کی بات کے جواب میں علایہ کے لبوں سے بس یہی لفظ ادا ہوئے تھے۔عشب دانت پیس کر رہ گیا اس کی سوئی اپنے نام پہ اڑی دیکھ۔

ہاں سن لیں کاظم ہی ہوں میں عشب کاظم خانزادہ۔ہو گیا سکون۔پڑ گئی ٹھنڈک۔کہا تھا نہ میں نے کہ جب بھی "یونی جائیں گی حسن کے ساتھ ہی جائیں گی تو اکیلے جانے کی کیا تک تھی۔"

وہ سرد مہری سے بولا تو علایہ جسے اس کے کاظم ہونے والی بات ہی ہضم نہیں ہو رہی تھی اسے دوسری بات پلٹتا دیکھ جھنجھلا کر رہ گئی۔وہ اسے اس کی بات کا جواب تو دے نہیں رہا تھا اپنی ہی باتیں کری جا رہا تھا۔

"بھائی ہم ایسا کرتے ہیں گھر چلتے ہیں اس بابت گھر جا کر ہی بات کرتے ہیں۔"

حسن جو ابھی ابھی گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا تھا اس کا سخت لہجہ محسوس کرتے متانت سے بولا تو عشب نے سر جھٹکتے گاڑی ایک جھٹکے میں گھر کی جانب بڑھائی تھی۔حسن نے بے ساختہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے اشارے میں ہی خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد ان کی گاڑی جوں ہی پورچ میں رکی۔ وہ ان دونوں کی تلقید میں اندر کی جانب بڑھی تھی۔ اس نے بیچارگی سے حسن کی جانب دیکھا تھا کیونکہ عشب کے تیور بہت خطرناک محسوس ہو رہے تھے۔

بھگتو اب خود ہی۔ میں پہلے بھی یہ بات تمہیں باور کرا چکا ہوں کہ بھائی غصے کے بہت تیز ہیں۔ اپنے کام میں "
"کوتاہی انہیں کسی صورت برداشت نہیں ہے لیکن تم نے ہمیشہ ان کی بات کو رد ہی کیا ہے۔

وہ اپنا سر کھجاتے عام سے لہجے میں بولا تو علایہ نے منہ بنایا تھا۔ اندر لاونج میں پہنچتے ہی ان دونوں نے عشب کو لاؤنج میں ٹہلتے ہوئے پایا تھا۔

"کس سے پوچھ کر یونی گئی تھی اکیلی۔"

اس نے پتھریلے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔ علایہ کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔

"وہ میں ایک ضروری لیکچر تھا اسی لیے۔"

اس نے اپنی جانب سے بات بنانی چاہی۔ عشب نے تمسخرانہ انداز میں اسکی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کونسا ضروری لیکچر تھا محترمہ صبح کا پاگل کر چھوڑا ہے۔ہمارا پروفیشن ہی اس طرح کا ہے کہ ہمیں ہمہ وقت "دھڑ کا لگا رہتا ہے لیکن آپ نے تو نہ سننے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔"

اس کے انداز پہ علایہ نے کھسیاتے چہرہ جھکایا تھا معاً اسکی پروفیشن والی بات پہ اس نے شک بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

کونسا پروفیشن بھئی۔یہ چہرے پہ چہرہ لگا کر گھومنا۔دوسروں کو بے وقوف بنانا۔ان کے جذبات کے ساتھ "کھیلنا۔"

وہ ناگواری سے بولی۔حسن نے اس کے تڑخ کر بولنے پہ اپنا سر پیٹا تھا۔عشب کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔

میں نے اپنی خوبیاں نہیں پوچھی آپ سے مجھے جواب چاہیے کہ یونی کس لیے گئی تھی وہ بھی بغیر کسی کو اطلاع "دیے۔"

وہ اسے تیکھے چتونوں سے گھورتا ہوا اپنی بات پہ زور دے کر بولا۔

"وہ میں عفیفہ کا پیچھا کرنے گئی تھی آج۔"

اس نے اپنی تمام ہمت متجمع کرتے اس دن والی ساری بات اس کے گوش گزار دی۔

"کس خوشی میں محترمہ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دھیمے لہجے میں غرایا۔اس لڑکی کو شاید اپنی جان پیاری نہیں تھی۔علایہ نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا کیونکہ اب جو وہ اسے بتانے والی تھی وہ ضرور اس کو جان سے مار ڈالتا۔

وہ میں نے کل آپ دونوں کی باتیں سن لی تھی۔پلیز سوری ہاں۔ایسے کوئی ارادہ تو نہیں تھا میرا۔ہاں شک تو ہوا تھا آپ پہ لیکن میں نظر انداز کر گئی تھی لیکن کل وہ باتیں سن کر میرا شک یقین میں بدل گیا تھا کہ آپ لوگ "میرے بابا کی طرح کی فوج میں کام کرتے ہیں اور یہاں آپ کسی مشن کی بدولت آئیں ہیں۔

اس نے چہرہ جھکائے دھیمے لہجے میں بولتے گویا اپنی غلطی کا اعتراف کیا تھا۔عشب اور حسن نے بھرپور سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا جو دین سے بھی دس ہاتھ آگے تھی۔

آپ جانتی ہیں کہ ہمیں یہ الاؤنہں میں کہ خود کے متعلق کسی کو بھی بھنک بھی پڑنے دیں یہ ہمارے اصولوں" کے خلاف ہے یہاں تک کہ ہمارے کسی فیملی میمبر کو بھی اس بات کا علم نہیں ہوتا۔ہم لوگوں کیلیے سب سے پہلے ہمارا جان سے عزیز ملک ہے۔خیر اب آپ جان گئی ہے تو یہ بات آپ تک ہی رہنی چاہیے ہم اس معاملے میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرتے ہیں۔اتنا تو اپنے بابا سے آپ نے سیکھا ہی ہوگا۔اور محترمہ اسے جذبات سے کھلوار کرنا نہیں اسے پروفیشن کہتے ہیں۔ہم کوئی عام انسان نہیں ہیں بلکہ ہم فوج میں ہونے کے "ساتھ ساتھ خوفیہ ایجنسی سے تعلق رکھتے ہیں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے تھک ہار کر بالآخر اس کی سماعتوں پہ بم پھوڑا تھا۔ وہ ہونقوں کی طرح منہ کھولے ان دونوں کا چہرہ دیکھ رہی تھی جواب قدرے پر سکون تھا۔ اس نے بغور ان دونوں کے حلیے کا جائزہ لیا تھا۔ فوجی کٹ بالوں کو دیکھتے اس کی آنکھوں کی مخصوص چمک میں اضافہ ہوا تھا۔

"کاش میں بھی فوج میں ہوتی۔"

اس کی حسرت آمیز آواز پہ وہ دونوں اسے دیکھ کر رہ گئے جو ابھی بھی اپنے متعلق ہی سوچ رہی تھی۔

"ویسے کیا میری ہائیٹ اور میر افگر ایسا ہے کہ میں فوج میں آرام سے جوائن کر سکوں۔"

وہ چمکتی نگاہوں سمیت عشب کو دیکھتے ہوئے بولی۔ حسن نے عشب کے تاثرات دیکھتے بمشکل مسکراہٹ چھپائی تھی۔

"محترمہ آپ خود کو سنبھال لیں پلیز۔ مزید آپ کی کسی مہربانی کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑتے عاجزانہ لہجے میں بولا۔ علایہ کے لبوں سے مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔ وہ سراسر اس کا مذاق اڑا رہا تھا کھڑوس انسان۔

وہ تقریباً پندرہ منٹ کی ریش ڈرائیونگ کے بعد اس سکول کے باہر کھڑا اجزاء کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ تھی کہ نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ وہ اپنی آنکھوں پہ سیاہ رنگ کی گاگلز لگاتے گاڑی سے باہر نکل آیا اور نا جانے کیا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سوچتے سکول کی جانب چل دیا۔ سکول کی بوسیدہ عمارت کو دیکھتے اسے حیرت ہوئی تھی کہ بچے ایسی جگہ پہ تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ سونے پہ سہاگہ وہ لڑکی بھی اس جگہ پہ تعلیم حاصل کررہی ہے۔ ناجانے کیا سوچتے ہوئے وہ سکول کی جانب چل دیا تاکہ اندر جاکر معلومات حاصل کرسکے۔

"ہاں جی بھائی صاحب کدھر۔"

سکول کے گیٹ پہ کھڑا گارڈ اسے پوری شان سے اندر جاتا دیکھ سختی سے بولا۔ دین نے آنکھوں سے گاگلز اتارتے اس کی سمت سنجیدگی سے دیکھا۔ اس کی آنکھوں سے نکلتی شعلوں کو دیکھتے وہ گارڈ بھی ایک لمحے کیلیے بوکھلا گیا۔ اس نے کھسیاتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"صاحب جی میں پوچھ رہا تھا کہ اس بوسیدہ سے سکول میں آپ جیسے شاندار شخص کا کیا کام۔"""

وہ اس کی شرربار نگاہیں اپنے چہرے پہ محسوس کرتے فوراً سے پہلے بات بناتے ہوئے بولا تو دین نے ناگواری سے سر جھٹکا تھا۔

"اندر میری ایک کزن پڑھاتی ہیں انہیں لینے جانا ہے اور پرنسپل سے بھی کچھ ضروری بات کرنی ہے۔"

اس کے بولنے کے انداز سے قائل ہوتے اس گارڈ نے فوراً سے بیشتر اسے اندر جانے کی اجازت دی تھی۔ وہ ایک گہری نگاہ اس گارڈ پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اندر پہنچتے ہی اس نے ایک طائرانہ نگاہ پورے سکول پہ دوڑائی تھی۔ایک ناگواری سی اس کے تن بدن میں دوڑ گئی۔شکر تھا کہ کل اس لڑکی نے اس سکول کے بابت ذکر کر دیا تھا ورنہ اسے ڈھونڈنا بے تحاشہ مشکل ہو جاتا۔اسے ان کے گھر جانا بلکل مناسب نہیں لگا تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس لڑکی کی ماں مزید کچھ غلط اخذ کریں تبھی خود کو باز رکھ گیا تھا۔اپنی وہ دونوں ہاتھ جیب میں اڑستے انہی سوچوں میں غلطاں تھا معاً نسوانی آواز پہ وہ اپنے حواس بحال کرتے چونک کر دائیں جانب متوجہ ہوا جہاں ایک لڑکی تجسس بھری نگاہوں سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔اس نے فقط بھنویں اچکانے پہ اکتفا کیا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ کیا ہوا وہ لڑکی اس کے یوں متوجہ ہو جانے پہ ایک لمحے کیلیے سٹپٹا کر رہ گئی۔

"وہ آپ کو کس سے ملنا ہے۔"

اقراء نے دھیمے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔دین کو سمجھ نہ آئی کہ عین اسی لمحے اسے کیا جواب دے۔

"وہ مجھے پرنسپل سے ملنا ہے۔"

اگلے ہی لمحے جو اس میں دماغ میں آیا اس نے بول دیا۔اقراء نے کسی بچے کے گارڈئین ہونے کا سوچتے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور اسے اپنی تلقید میں آنے کا اشارہ کیا۔راہداری عبور کرتے ہی اس نے ایک چھوٹے سے کمرے کی جانب اشارہ کیا جس کے باہر پرنسپل کے نام کی تختی بھی لٹکی ہوئی تھی۔اس نے پلکیں جھپکتے اس کا شکریہ ادا کیا تو وہ ایک گہری پر تپش نگاہ سر تا پا اس پہ ڈالتے مسکراتے ہوئے وہاں سے آگے کی جانب بڑھ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گئی۔اس کے جاتے ہی دین کو پریشانی ہونے لگی کیونکہ اسے تو پرنسپل کا نام لے کر چکما دے دیا تھا لیکن اب اندر جا کر ان سے کیا بات کرے گا نا ہی اسے اس لڑکی کا نام ٹھیک سے یاد تھا۔ہاں کل اس کی ماں نے سرگوشی میں اس کا نام لیا تھا لیکن فلحال اس کے دماغ میں بلکل نہیں آ رہا تھا۔وہ گہرا سانس بھرتے اپنے حواس پر سکون کرتے دروازہ ناک کر گیا۔اندر سے آنے والی کم ان کی آواز نے اس نے دروازے کی ناب گھماتے جوں ہی اندر قدم رکھے وہ سامنے ہی کرسی پہ بیٹھی کسی سے باتوں میں محو تھی۔وہ ان کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔اپنے آپ پہ تف بھیجنے کو جی چاہ رہا تھا اس کو۔

"جی مسٹر۔"

پرنسپل کی آواز پہ وہ جو پورے کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھا چونک کر ان کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوا۔

"وہ مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔"

اس کے بات کرنے کے انداز سونے پہ سہاگہ اس کی شاندار شخصیت سے مرعوب ہوتے انہوں نے افراتفری میں سامنے بیٹھی لڑکی کو اٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔

"چلیں مس جزاء اب آپ جا سکتی ہیں لیکن خیال کیجیے گا کہ اب آئندہ کسی کی کمپلین نہ آئے۔"

وہ گہری سنجیدگی سے گویا ہوئی شاید وہ اس پہ اپنا اچھا امپریشن چاہ رہی تھی۔جزاء ان کی بات پہ اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی مگر مڑتے ہی جوں ہی اس کی نگاہ دروازے پہ ایستادہ شخص پہ پڑی اس کا رنگ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سرعت سے فق ہوا تھا۔ مقابل کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا وہ بھی آنکھوں میں شناسائی کی رمق لیے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"مس جزاء۔"

میڈیم نے دانت کچکچاتے ہوئے اسے پکارا جو اس شخص کو دیکھتے زمین پہ ہی جم گئی تھی۔ جزاء ان کی بات پہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی تھی۔

"جی آپ بتایئے کس سے ملنا ہے آپ کو۔"

میڈیم نے جزاء کو فلحال نظر انداز کرتے براہ راست اسے مخاطب کیا تو دین نے ایک گہری نگاہ جزاء پہ ڈالی تھی جو خالی الذہن سے زمین کو گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہی تھی۔

وہ دراصل میں جزاء کو لینے آیا ہوں۔ یہ میری کزن لگتی ہیں رشتے میں۔ ان کی والدہ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں" "ہے اسی بدولت۔

وہ شائستگی سے گویا ہوا۔ اس کے بولتے ہی جزاء کو ایسا محسوس ہوا جیسے ساتوں آسمان اس کے سر پہ آن گرے ہو۔ اس نے ایک جھٹکے سے رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا۔ اس کے برعکس میڈیم حیرت سے جزاء کی جانب دیکھ رہی تھی جس کا رہن سہن لباس کسی طرح بھی کسی امیر گھرانے کی جانب اشارہ نہیں کر رہا تھا انہیں اس

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بات کی بھی حیرت تھی کہ اگر وہ کھاتے پیتے گھرانے سے ہے تو پھر وہ اس سکول میں کیوں پڑھا رہی تھی اقراء نے تو انہیں جزاء کے متعلق کچھ اور ہی بتایا تھا۔

"کیا ہوا امی کو۔"

وہ بے چینی سے اس کی جانب لپکی اور اس کا بازو اپنی گرفت میں لیتے رندھے لہجے میں بولی۔ دین نے دل ہی دل میں اپنی ہمت کو داد دی تھی کیونکہ وہ اب باقاعدہ طور پہ بری طرح رونا شروع ہو چکی تھی۔ اس نے پریشانی سے میڈیم کی جانب دیکھا جو خود حیرت سے جزاء کی جانب دیکھ رہی تھی کہ کیسے وہ بے تکلفی سے اس کا بازو تھامے کھڑی ہے۔ اس کی ابتر حالت دیکھتے انہوں نے گھر جانے کی اجازت دینا ہی بہتر سمجھا تھا معاً کمرے کی دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ انہوں نے اندر آنے کی اجازت دی تو چوکیدار ہاتھ میں چائے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوا۔

"یہ لیں جی جزاء میڈیم آپ کی گرما گرم چائے۔"

اس کی آواز پہ دین نے ماتھے پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا۔ جزاء نے بھی ایک پل کو ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا اور دوسرے ہی پل دین کی جانب دیکھا جو حیرت سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا۔ جزاء کو سمجھ نہیں آئی کہ اس اچانک صورتِحال میں کیا کریں۔

"میں کل پی لوں گی۔ آپ پلیز مجھے امی کے پاس لے چلیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دو منٹ کچھ سوچنے کے بعد اسے انکار کرتی دین سے منت کرنے والے انداز میں بولی۔ دین نے پر سوچ نگاہوں سے اس چوکیدار کا اترتا چہرہ دیکھا تھا۔

"میڈیم جی خاص آپ کیلیے بنائی تھی۔ آپ خود ہی تو کہتی ہیں کہ آپ کا دن نہیں گزرتا چائے کے بغیر۔"

اس کی بسورتی آواز پہ جہاں جزاء کا رنگ اڑا تھا وہی دین کا ماتھا ٹھنکا تھا۔ اس نے جھٹکے سے جزاء کی جانب دیکھا جو خود اس اچانک صورتِحال پہ کپکپا رہی تھی۔ اس کی کل والی حالت یاد کرتے دین نے کچھ غلط ہونے کا احساس پہ بے ساختہ اپنا ماتھا مسلا تھا اور ایک قہر برساتی نگاہ اس چوکیدار پہ ڈالی تھی۔

"چلیں مس جزاء۔"

وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔ جزاء نے اس کے سخت لہجے پہ بے ساختہ جھر جھری لی تھی۔ اس نے آنکھوں میں پانی لیے اس کی جانب دیکھا جو اب لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب جا رہا تھا اس کے برعکس چہرہ سپاٹ تھا۔ وہ بھی شرمندگی سے چہرہ جھکائے اسی کی تلقید میں باہر کی جانب چل دی کیونکہ ابھی اسے نادیہ بیگم سے ملنا زیادہ ضروری تھا۔ اوپر والے پورشن میں کھڑی اقراء نے صدمے کی کیفیت میں ان دونوں کو ایک ساتھ قدم سے قدم ملاتے باہر کی جانب جاتے دیکھا تھا۔ اس کی تجسس بھری نگاہیں انہی کی پشت پہ جمی تھی جبکہ وجود میں غصے کے بھانبھڑ جل رہے تھے۔ اس نے اشتعال کے عالم میں مٹھیاں بھینچی تھی۔

وہ لڑکا کون تھا اور جزاء اس کے ساتھ کیوں گئی تھی ایک یہی بات اسے آگ لگانے کو کافی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

باہر نکلتے ساتھ ہی دین نے نگاہیں دوسری جانب کیے ہی اس کے لیے گاڑی کا اگلا دروازہ کھولا تو وہ حلق تر کرتے خاموشی سے بیٹھ گئی۔ آنسو تواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ دین نے اپنی جگہ سنبھالتے ہی گاڑی کا گئیر بدلا تھا اور گاڑی جہاز کی سی تیزی سے دھول اڑاتی وہاں سے نکلی تھی۔

جزاء نے انگلیاں چٹخاتے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک سپاٹ تھے۔ اسے پریشانی ہونے لگی اگر اس نے نادیہ بیگم کو اس متعلق کچھ بتا دیا تو ان کی طبیعت مزید خراب ہو گی لیکن وہ ابھی اسے روکنے کی بھی کوتاہی سرزد نہیں کر سکتی تھی۔

معاًاس کی نگاہ ونڈ سکرین سے باہر دوڑتے انجان مناظر پہ پڑی اس کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا تھا۔وہ اسے کہاں لے جا رہا تھا۔

"بات سنیں۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی تھی۔ دین نے سختی سے لب آپس میں پیوست کیے۔

"کچھ نہیں سننا میں نے۔ اپنا منہ بند رکھیں بس۔"

اس نے جارحانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا تو وہ گاڑی سے لگی سہمتے تھر تھر کانپنے لگی۔ دین کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیوں اس قدر غصہ دکھا رہا ہے مگر جب جب وہ اس کی معصوم صورت دیکھ رہا تھا اشتعال نئے سرے

سے امنڈ کر باہر آرہا تھا۔ جزاء نے مشکل اپنی سسکی روکی تھی۔ ایک تو وہ نا جانے کہاں جا رہی تھی اوپر سے وہ اسے کچھ بولنے کا موقع بھی نہیں دے رہا تھا۔

کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اس کی گاڑی ایک شاندار طرز کے فلیٹ کے سامنے رکی تھی۔ جزاء کی آنکھوں میں خوف لہرایا تھا۔ اس نے ترچھی نگاہوں سے دین کی جانب دیکھا جو شاید کسی کا نمبر ڈائل کر رہا تھا۔ اس کے گاڑی سے نکلتے ہی جزاء کے ذہن میں کچھ کوندا تھا۔ اس نے سرعت سے گاڑی کا دروازہ کھولتے وہاں سے بھاگنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی دین برق رفتاری سے عقب سے ہی اس کی کلائی اپنی مضبوط گرفت میں لیتے اس کی کوشش کو ناکام بنا چکا تھا۔

"پلیز مجھے جانے دیں کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔ دین نے جبڑے بھینچتے اس کی جانب دیکھا جو شاید اسے ہی کل کا غلط گردان رہی تھی تبھی بار بار اسے اپنے اچھا ہونا باور کرا رہی تھی۔

محترمہ میں بھی ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں نا ہی تم جیسی لڑکیوں میں کوئی دلچسپی ہے اسی لیے بہتر ہے کہ مجھے سختی" کرنے پہ مجبور مت کرو اور چپ چاپ اندر چلو۔ کچھ سوالات کرونگا اگر سچ سچ جواب دے دیا تو اگلے گھنٹے میں تم "اپنے گھر ہو گی لیکن اگر ذرا سی بھی ہوشیاری دکھائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کی ایک ہی بات سے اکتاتے اس کے وجود کو جھٹکا دیتے دھیمے لہجے میں غرایا۔ جزاء کے حلق سے چیخ بے ساختہ تھی جو دین نے اس کے لبوں پہ ہاتھ جماتے اس کی چیخ کو حلق میں ہی دبا دیا تھا۔

اور اسے کھینچتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ جزاء سرخ چہرے سمیت اس کے ساتھ ہی کھنچتی چلی جا رہی تھی۔

"ادھر بیٹھو۔"

اس نے سرد مہری سے اسے مخاطب کیا تو جزاء نے خاموشی سے وہی پاس رکھے صوفے پہ جگہ سنبھالی تھی۔ دین نے سامنے ہی بنے اعلیٰ پائے کے اوپن کچن میں جاتے ڈسپنسر سے پانی گلاس میں انڈیلتے دوبارہ اس کی طرف آیا اور اس کی جانب گلاس بڑھایا تھا۔ جزاء نے سرخ ہوتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور بے رخی سے چہرہ پھیر لیا۔

"محترمہ میں یہاں تمہارے نخرے اٹھانے کی بدولت نہیں لایا۔ پینا ہے تو پیو نہیں تو میری بلا سے بھاڑ میں جاؤ۔"

وہ اس کے ایٹیٹیوڈ دکھانے پہ جی بھر کر تلملایا تھا تبھی گلاس سینٹر ٹیبل پہ پٹختے غصے میں بولا۔ جزاء اس کے لہجے پہ بدک کر صوفے سے جا لگی۔

دین نے گہرا سانس بھرتے اپنے اعصابوں پہ قابو پایا تھا نا جانے کیوں اس لڑکی کو دیکھتے اس کا غصہ نئے سرے سے عود آتا تھا۔

"چلو شروع کرو اب۔"

اس نے تحکم بھرے لہجے میں صوفے سے پشت ٹکاتے کہا۔ جزاء نے ہونقوں کی طرح اس کی سمت دیکھا۔

"کیا شروع کرو۔"

اس نے حلق تر کرتے استفسار کیا۔ دین نے اکتا کر اس کی جانب دیکھا جو کس قدر بھولی لگ رہی تھی۔

"ڈانس۔"

اس نے گہری نگاہوں سے اسے دیکھتے یک لفظی جواب دیا۔ جزاء کی رنگت ایک لمحے میں اڑی تھی۔ دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا تھا۔

"پلیز مجھے گھر جانے دیں پلیز۔ آپ یہاں کیوں لے آئیں ہیں مجھے امی پریشان ہو جائیں گی۔"

وہ روتے روتے اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ گئی۔

چلو شروع ہو گیا تمہارا میلوڈرامہ۔ خدارا یہ ٹسوے بہانا بند کرو اور شروع سے آخر تک اپنی زندگی کے متعلق" بتاؤ۔ کہاں سے آئی ہو تمہارا باپ کہاں ہے اس سکول میں جاب کب سے کر رہی ہو۔ اور اس چائے کا کیا سین "ہے۔

اس نے ساری بات سنجیدگی سے بتاتے آخر میں چائے کا ذکر کرتے جتاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ جزاء خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کہاں سے شروع کریں۔ اسے اپنے بچپن کا زیادہ کچھ یاد نہیں تھا بس اس حادثے کے علاوہ۔ جس نے اس کی پوری زندگی بدل کر رکھ دی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے میں اپنے ماموں کے گھر رہتی تھی ماما کے ساتھ۔باپ کی شفقت تو کبھی محسوس ہی نہیں تھی۔نا ہی امی نے اس متعلق کبھی ذکر کیا ہے۔"

اس نے یہ بتاتے اپنی سسکی روکی تھی۔دین نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو بے دردی سے اپنی انگلیاں مسل رہی تھی۔

"ماموں کی وفات کے بعد مامی نے ہمیں گھر سے نکال دیا تھا۔اس کے بعد در بدر کی ٹھوکریں تھی اور ہم۔"

وہ تلخ لہجے میں بولی۔دین نے ہاتھ کی مٹھی بناتے لبوں پہ جمائی تھی۔

"پھر امی کی ایک دوست نے اپنے گھر میں پناہ دی تھی۔کچھ دیر تو سکون سے رہے پھر ان کے ہسبینڈ کی گندی نگاہیں ہمہ وقت طواف کرتی رہتی تھی امی کے۔وہ بہت گندے انکل تھے آتے جاتے ماما کو چھیڑنا۔ان کو پاپا کے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

طعنے دینا۔ میں چھوٹی تھی کچھ بول نہیں سکتی تھی اس حق میں۔ امی نے سلائی کا کام شروع کیا تھا پھر اس سے جو جمع پونجی اکٹھی ہوئی تھی ہم نے یہ چھوٹا سا گھر خریدا تھا اور وہ دن گیا اور آج کا دن ہم اسی گھر میں رہ رہے ہیں۔ آسائشیں کیا ہیں بلکل اندازہ نہیں ہے۔"

وہ تفصیل بتاتے ساتھ ہی دونوں ہاتھ منہ پہ جماتے ہچکیوں سے رو دی تھی۔ دین نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔ کچھ دیر تو لاونج میں خاموشی چھائی تھی معاًدین کی بھاری آواز لاؤنج کی فضا میں گونجی تو روتی ہوئی جزاء نے چہرہ اٹھاتے اس کی سمت دیکھا اور دوبارہ نگاہیں سامنے دیوار پہ جمالی تھی۔

"اس سکول میں جاب کب سے شروع کی تھی۔"

اس کے بھاری لہجے میں جزاء کا خون خشک ہوا۔

"گھر میں پیسوں کی فراوانی تو تھی نہیں تو ظاہر کی بات ہے کہ اسی بدولت کی تھی نا۔ کھانے پینے تک کی قلت تھی۔ مجھے اپنے کھانے پینے کا کچھ نہیں مجھے بس امی کی دوائیوں کیلیے پیسوں کی ضرورت تھی۔ وہ بہت بیمار رہتی

ہیں اور میرے سر پہ واحد سہارہ وہی ہے میں انہیں کسی قیمت میں نہیں چھوڑنا چاہتی۔ میرا قیمتی سرمایہ وہی ہیں۔ اسی لیے پہلے جاب کی تلاش میں بہت گھن چکر بنی تھی لیکن ہم جیسے غریبوں کا بھلا کون ہونے دیتا ہے۔ کسی نے مدد نہیں کی۔ میری پڑھائی کسی کام نہیں آئی میری پھر اپنی ایک دوست کے توسط سے اس سکول "میں جاب شروع کی تھی تاکہ امی کا چیک اپ وقت رہتے ہو جائے۔

وہ بوجھل لہجے میں مزید بولی۔ دین کو حیرت ہوئی تھی اتنا سب سہنے کے باوجود وہ بظاہر تو مضبوط دکھتی ہے۔ جزاء نے ایک نظر پورے گھر میں دوڑائی۔ نا جانے کیوں ایک دم سے پورے جسم میں بے چینی شروع ہو گئی تھی۔ اس نے بے چینی سے دین کی جانب دیکھا جو گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنے بازو سہلاتے سامنے رکھی میز سے پانی کا گلاس اٹھاتے لبوں سے لگایا تھا۔ یہ کرتے ہاتھ بری طرح کپکپا رہے تھے۔ دین نے بغور اس کی حرکت کو محسوس کیا تھا۔ وہ ایکدم صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اور وہ چائے۔"

وہ مضبوط قدم اٹھاتا اس کے نزدیک آیا اور دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے سرد مہری سے بولا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"وہ ککک۔کچھ نہیں۔"

اس نے ہکلاتے لہجے میں جواب دیا۔ آنسو ایک بار پھر باہر نکلنے کو بے تاب تھے۔دین نے افسوس بھری نگاہ اس پہ ڈالی تھی جس کی حالت ابتر سے ابتر ہوتی جارہی تھی۔

"مجھے جواب چاہیے کیوں اس چائے کی اس قدر طلب ہوتی ہے تمہیں۔"

وہ اب کی بار سختی سے اس کا بازو جکڑتے غرایا۔جزاء نے آنکھیں سختی سے میچیں تھی۔

مجھے کچھ نہیں معلوم کیوں میں اس چائے کو لے کر اتنی پاگل ہوتی جارہی ہوں۔مجھے وہ ایک دن بھی نہ ملیں تو" "میں پاگل سی ہونے لگتی ہوں۔ جسم میں کانٹے سے چبھنے لگتے ہیں۔بہت درد ہوتی ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے بولی۔ڈوپٹہ سر سے اترتے شانوں پہ ڈھلک آیا تھا۔دین نے مشکل اپنے اشتعال پہ قابو پایا تھا۔

"کون دیتا تھا وہ چائے تمہیں۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولا۔بظاہر نرم لہجے میں بھی سختی پنہاں تھی۔جزاء نے ہاتھوں کو مسلتے اس کی سمت دیکھا۔

"وہ۔وہی چوکیدار۔"

اس نے حلق تر کرتے جواب دیا۔دین نے سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا تھا۔ماتھے کی رگیں بری طرح ابھری ہوئی تھی۔چہرہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جانتی ہو کس مرض میں مبتلا ہو گئی ہو تم۔نشے کی لت میں۔نشے کا عادی بنا دیا ہے ان لوگوں نے تمہیں۔تمہارا" "تو سکول میں بند کرواتا ہوں۔عمر دیکھو اپنی۔اتنی چھوٹی عمر میں یہ سب۔اف یا خدایا۔

وہ بے بسی و بے کسی سے بولا۔جزاء نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا تھا۔

دین نے اس کے جواب کو کسی کھاتے میں نالاتے باہر کے جانب قدم بڑھائے تھے۔گاڑی میں جگہ سنبھالتے ہی دین نے گاڑی کو اس کے گھر کی جانب بڑھایا تھا۔تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد گاڑی کچے علاقے میں داخل ہوئی تو دین نے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا تھا۔وہاں کے لوگ حیرت سے اس شاندار شخصیت کے عالم انسان کو دیکھ رہے تھے جو جزاء کے عین پیچھے ناک کی سیدھ میں اس کے گھر کی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔

"ارے آگئی میری بچی۔بیٹا آپ۔"

نادیہ بیگم نے جزاء کو دیکھتے اپنی باہیں واں کی تھی مگر اس کے عقب میں آتے دین کو دیکھتے انہوں نے تحیر زدہ نگاہوں سے اسے دیکھتے استسفار کیا۔انہوں نے ایک نظر جزاء کو دیکھا جس کا چہرہ رونے کی بدولت بے تحاشہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سرخ ہو رہا تھا۔ وجود ابھی بھی ہچکولے بھر رہا تھا۔ انہیں باقاعدہ پریشانی ہونے لگی اس کے یوں برے طریقے سے رونے سے۔

"اسے کیا ہوا بیٹا۔"

انہوں نے تفکر زدہ نگاہوں سے جزاء کو دیکھتے دین کو مخاطب کیا۔ دین نے پیشانی مسلتے نفی میں سر ہلایا۔

آنٹی اب آپ کو انہیں سکول بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ راستے میں کچھ غنڈے بدمعاش لوگ تھے جو " انہیں چھیڑ رہے تھے۔ آگر میں آج وہاں نہیں پہنچتا تو خدانخواستہ کچھ غلط ہو جاتا۔ بس اپ نے ایک بات کا خیال "کرنا ہے کہ کچھ بھی ہو جائے انہیں باہر نہیں نکلنے دینا ورنہ ان کے حق میں بہت برا ہو گا۔

وہ سختی سے انہیں تاکید کرتا ہوا بولا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ سچ ان تک کیسے پہنچائے۔ اگر وہ ابھی سنبھل جاتی تو نادیہ بیگم کو کچھ بتانے کی ضرورت ہی نہیں پڑنی تھی تبھی انہیں جھوٹ کا سہارہ لیتے آگاہ کیا تھا۔ جبکہ جزاء

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تعجب سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جو اس کی کوتاہیوں پہ کیسے پردہ ڈالے ہوئے تھا۔ وہ منہ پہ ہاتھ جماتے بھاگنے والے انداز میں اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔ نادیہ بیگم نے روتے ہوئے اس کی سمت دیکھا۔

بہت شکریہ بیٹا جی۔ بہت بڑی مشکل سے بچایا ہے اج آپ نے ورنہ ناجانے کیا ہوجاتا۔

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔ دین نے بے ساختہ آگے بڑھتے انہیں اپنے حصار میں لیتے ان کا ماتھا چوما تھا۔

پلیز بار بار مجھے ایسے شرمندہ مت کیا کریں۔ آپ میں مجھے اپنی ماں دکھائی دیتی ہے۔ اور ویسے بھی میری ماما کہا کرتی تھی کہ جب آپ دوسروں پہ مہربان ہوتے ہو ناتو اللہ آپ پہ مہربان ہوتا ہے۔ آپ بس یہ دعا کیجیے گا کہ ہم "جس کام کو کرنے کیلیے کوشاں ہیں اس میں کسی بھی قیمت میں سرخرو ہو جائیں۔"

وہ ان کے جھریوں ذدہ ہاتھ تھامتا ہوا بولا۔ نادیہ بیگم کی نگاہوں میں ماضی کا ایک جملہ گونجا تھا۔ معاًوہ نم مسکراہٹ سمیت اس کا ماتھا چوم گئی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"وہ ذات آپکو کامیابی عطا کریں۔میری دعائیں ،ہمیزہ آپ کے ساتھ ہیں۔"

وہ نم نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کپکپاتے لہجے میں بولی۔دین نے حیرت سے ان کے بالوں میں اترتی چاندی کو دیکھا تھا کیونکہ جزاء کو دیکھتے ان کی عمر اتنی زیادہ بلکل نہیں لگتی تھی۔پھر نا جانے اسے کیا ہوا وہ ایک الوداعی نگاہ ان پہ ڈالتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔چہرہ ایک بار پھر سپاٹ ہو چکا تھا۔اب اس کا رخ ایک بار سکول کی جانب تھا۔

بجلی گرانے میں ہوں آئی۔

کہتے ہیں مجھ کو ہوا ہوائی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ کچن میں کھڑی اپنے لیے کافی بناتے ساتھ ساتھ زور و شور سے گنگنانے میں بھی مصروف تھی۔عشب جو کسی کام کے سلسلے میں میٹنگ روم کی جانب جا رہا تھا گلہ پھاڑتی آواز پہ اس نے تعجب سے کچن میں جھانکا جہاں وہ کھلی سی ٹی شرٹ ساتھ ٹراؤزر پہنے کانوں میں ہینڈ فری لگائے گنگنانے میں مصروف تھی۔عشب اس کی حرکتوں اور پہناوے پہ دانت کچکچا کر رہ گیا۔اس لڑکی کا واقعی کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

اوئی اوئی اوئی اوئی۔

عشب نے جارحانہ انداز میں اس کی جانب قدم بڑھاتے اس کے کانوں سے ہینڈ فری کھینچ کر اتاری تھی۔علایہ جو کپ میں کافی پھینٹ رہی تھی اس اچانک ہوئی افتاد پہ چونک کر عقب میں دیکھنے پہ مجبور ہوئی جہاں وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھے کینہ توز نگاہوں سے اسے ہی گھورنے میں مصروف تھا۔

"کیا ہوا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے ہونق پن سے استفسار کیا۔عشب اس کی بے نیازی پہ عش عش کر اٹھا۔اس لڑکی نے اس کا ضبط آزمانے کی ٹھانی ہوئی تھی۔

"کچھ ارد گرد کا ہوش رہتا ہے یا نہیں آپکو۔"

وہ سختی سے بولا۔علایہ نے منہ بسوا تھا اس کی بات پہ۔بھلا وہ کیوں ارد گرد کا ہوش رکھیں۔

"لو میں بھلا کیوں ارد گرد کا ہوش رکھنے لگی۔کونسا یہاں پہ دس بارہ لڑکیاں رکھی ہوئی ہیں۔ایک تو اللہ کی گائے نا جانے کونسی دنیا میں گم ہے اور دوسرا یہ سانڈ۔"

اس نے حسن کو دل ہی دل میں لتاڑتے آخر میں اس کی جانب اشارہ کیا۔عشب خود کیلیے سانڈ لفظ سن کر دانت کچکچا کر رہ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس سے تو میں پنگا خود ہی نہیں لیتی مجھے تو یہ ہی ڈر ہوتا ہے کہ کہی غصے میں ٹھڈا ہی نا مار دیں۔ وہ کیا ہے نازک "سی جان ہوا اتنا تشدد اپنی جان پہ برداشت نہیں کر سکتی۔"

وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔ عشب نے گہرا سانس بھرتے اس کی سمت دیکھا۔ چہرے پہ افسوس پنہاں تھا۔ یہ لڑکی اس کی سمجھ سے ہی باہر تھی۔

"میرا بس نہ چلیں آپکو ٹھڈا تو دور اٹھا کر چھت سے ہی چھینک دوں۔ قصہ ہی تمام ایک ہی دفعہ میں۔"

وہ شرربار نگاہوں سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔ علایہ نے اس کی بات پہ بلند بانگ قہقہہ لگایا تھا۔

"اتنی ہمت ہے کہ آپ مجھے چھت سے چھینک دیں خانزادہ صاحب۔ ویسے ہمت ہے تبھی تو مجھے یہ دھمکی دینے کی جرأت کی ہے۔ خیر کوئی نہیں اس گھر میں پناہ دی ہے مجھے تو اتنا تو آپ کا حق بنتا ہے۔ معاف کیا جائیں کیا یاد کریں گے کہ ایک پرنسز علایہ تھی جس نے آپکو معاف بخشی تھی جو وہ کسی کو بخشتی نہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ایک ادا سے بال جھٹکتی اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں ڈالتے مسکاتے لہجے میں بولی۔ عشب کی نگاہیں اس کے گلابی پڑتے چہرے پہ جم کر رہ گئی تھی۔ اس نے بمشکل اپنے دغا دیتے دل کو سنبھالتے خود کو سرزنش کی تھی۔

"ایک کپ چائے میرے لیے بھی۔"

اس نے سنجیدگی سے کہتے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔ علایہ اس کے حکم چلانے پہ مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی۔

"آرڈر تو ایسے چلا رہے ہیں جیسے بڑے کوئی میرے شوہر لگے ہو۔"

وہ ماتھے پہ شکنیں سجائے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ عشب نے سٹپٹاتے سرعت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"پلیز کچھ تو سوچ سمجھ کر بولا کریں علایہ بی بی۔"

وہ دانت پیستے ہوئے اپنی بات پہ زور دے کر بولا۔علایہ نے اس کی بات کو گویا ہوا میں اڑایا تھا۔

کونسا میرے کہنے سے آپ نے بن جانا ہے۔ کبھی کبھی ہنس لینا چاہیے ہر وقت یہ سڑی ہوئی شکل دیکھ کر میرا "خون سڑ گیا ہے۔ آپ کا نہیں سڑا کیا اب تک۔

وہ بھولپن سے بولی۔عشب نے اپنا سر پیٹا تھا کہ کس آفت کی پڑیا کو بلانے کی غلطی کر لی تھی سونے پہ سہاگہ اس کی جعلی معصومیت وہ جل بھن کر رہ گیا معاً ایک بار پھر اس کا حلیہ دیکھتے وہ جی بھر کر تلملایا تھا۔

آئندہ آپ مجھے اس گھر میں ایسے حلیے میں نظر نہ آئیں۔اپنے گھر کی بات اور ہوتی ہے لیکن یہاں خیال کیا "کریں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے دھیمے لہجے میں باز پرس کی۔ علایہ نے حیرت سے منہ واں کیے اس کی جانب دیکھا اور پر سوچ نگاہیں اس کی جانب دوڑائی معاً کچھ سمجھ آنے پہ اس نے چمکتی نگاہوں سمیت مسکراہٹ دبائی۔

"کیوں ایمان ڈگمگاتا ہے کیا مجھے دیکھ کر۔"

وہ قہقہہ لگا کر مزے سے بولی۔ عشب کے کانوں سے باقاعدہ دھواں نکلنے لگا اس کے بے باک انداز پہ۔ اس نے ایک قہر آلود نگاہ اس پہ ڈالی جو اب اپنے دھیان میں چولہے پہ چائے چڑھانے میں مصروف تھی۔ وہ سرخ چہرے سمیت خود پہ ہی ہزار بار تف بھیجتا تن فن کرتا باہر کی سمت بڑھ گیا۔

یہ ایک تاریک بوسیدہ سا کمرہ تھا جہاں ہر جانب ہو کا عالم تھا۔ کمرے میں کسی بھی قسم کی روشنی کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ آدھ کھلی کھڑکی سے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سیدھا اندر آتے اس شخص کی سماعتوں میں اتر رہی تھی جو اسے مزید وحشت زدہ کر رہی تھی۔ وہ مسلسل کرسی کو ہلاتے اپنا رسیوں میں بندھا وجود آزاد کرانے کی تگ و دو میں تھا لیکن اس کی کوشش مسلسل ناکام ہوتی جا رہی تھی۔ معاً چڑر کی آواز کے ساتھ کمرے کا دروازہ ہولے سے کھلا اور ناک کی سیدھ میں ہلکی سی روشنی نے کمرے میں احاطہ کیا تھا۔ کرسی پہ بندھے شخص نے اندر

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آنے کو دیکھنا چاہا تھا لیکن آنکھوں میں پڑتی روشنی کی بدولت وہ آنکھیں میچ گیا۔ وہ شخص اب اس کے عین مقابل آتے سامنے کرسی رکھتے اس پہ براجمان ہو رہا تھا لیکن وہ اس کی شکل دیکھنے سے قاصر تھا ایک تو تاریکی سونے پہ سہاگہ اس شخص کے منہ پہ لگا سیاہ رنگ کا ماسک۔ اس کے وجود میں کپکپی سی دوڑ گئی۔

"تم کون ہو اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔"

وہ وحشت زدہ سا چلایا تھا۔ دین نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"اگر تو سچ بتاؤ گے تو تمہاری زندگی نہیں تو تمہاری موت۔"

اس نے موت آلودہ مسکراہٹ سمیت چمکتی نگاہوں سے اس کے قریب جھکتے سرگوشی کی تھی۔ اس چوکیدار نے سہم کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جو اسے مسکراتی ہوئی دکھائی دی۔ وہ بدک کر پیچھے کرسی سے جالگا۔ مسلسل ہاتھ ہلانے کی بدولت وہ بھی اچھے خاصے زخمی ہو چکے تھے تبھی ان میں سے ٹیسیں اٹھ رہی تھی۔

"کیسا سچ۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔ اس کا آواز کا بھیگا پن نا جانے کیوں دین کو شدت سے محسوس ہوا تھا۔ اس نے ماتھے پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا جسے اس قدر زندگیاں برباد کرتے ان کی بے بسی پہ رونا نہیں آتا تھا لیکن اب اپنی باری پہ وہ کس قدر کمزور ثابت ہوا تھا۔ وہ تلملا کر رہ گیا۔

"اس سکول میں کیا کام کرتے ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے سختی سے چوکیدار کا جبڑا اپنی گرفت میں لیتے استفسار کیا۔اس کی آنکھیں دین کی بات پہ تحیر زدہ سی پھیلی۔

"میں چوکیدار کا کام کر رہا ہوں اور وہ بھی کافی عرصے سے۔"

اس نے ہچکی بھرتے بتلایا۔دین نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس کے لہجے میں دین کو نا جانے کیوں جھوٹ کی آمیزش لگی۔

مجھے کیا چھوٹا سا بچہ سمجھ رکھا ہے جس کے ہاتھ میں لالی پاپ تھماؤ گے تو وہ خاموشی سے ایک کونے میں جا کر بیٹھ " جائے گا۔میرے سوالات کا جواب دو مجھے وہ بھی بلکل سچ اگر ذرا بھی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تو یہ کھولتا "پانی تمہارے منہ پہ ہو گا۔

وہ سرد مہری سے بولتے آخر میں دھاڑا۔وہ تکلیف کی شدت سے آنکھیں میچتے پھپھک پھپھک کر رو دیا۔

"میرا قصور کیا ہے۔کیوں مجھے لایا گیا ہے یہاں اور تم کون ہو۔"

وہ بے بسی و بے کسی سے گویا ہوا۔

"اس سکول میں چوکیداری کے علاوہ کن غلط کاموں ملوث ہو۔"

اس نے اس کے قریب ہی جگہ سنبھالتے خود پہ قابو پاتے اپنا لہجہ حتی الامکان سنجیدہ ہی رکھا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

غلط کام۔میں کوئی غلط کام نہیں کر تا سچ میں۔میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں مجھے ان کیلیے بہت ڈر لگتا ہے میں" "اپنے کام میں کوئی بے ایمانی نہیں کر تا سچ میں۔

وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے روتے روتے بولا۔دین کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔اس نے گہرا سانس بھرتے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اب خاموشی سے چہرہ جھکائے بیٹھا تھا۔

اس نے سیدھا مدعے کی بات کرنے کا سوچتے قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔

"کس کس ٹیچر کو اس نشے کا عادی بنایا ہے تم نے۔"

اس نے سپاٹ چہرے سمیت اسے مخاطب کیا۔چوکیدار نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا جو اس پہ اس قدر گھناؤنا الزام لگا رہا تھا۔

دیکھیں اب آپ جو بھی ہیں میرے پہ الزام تراشی کر رہے ہیں۔میں آپ کو ایک بار آگاہ کر چکا ہوں کہ میں" ان کاموں میں ملوث نہیں ہو تو بار بار ایک ہی بات دہرا کر کیوں میری ہی ذات کو میری ہی نگاہوں میں گرا رہے "ہیں آپ۔

وہ بھی اب پوری قوت سے چیخا تھا۔دین نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

تو پھر وہ جو چائے پلاتے پھرتے ہو ٹیچرز کو۔اس کا کیا۔جن کی زندگیاں اس میں گھلی نشہ آور ادویات کی" "بدولت خراب ہو رہی ہیں اس کا ذمہدار کون ہے۔جواب دو مجھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے اس کے منہ پہ غرایا۔وہ ایکدم کراہ کر رہ گیا۔

نہیں نہیں کبھی نہیں میں تو بس چائے دیتا ہوں۔کافی عرصے سے چائے بناتا ہوں تو سب کو بہت پسند ہے" میرے ہاتھ کی چائے۔مجھے تو بس خود کی تعریف سنتے خوشی محسوس ہوتی ہے تبھی خوشی یہ کام کرتا ہوں۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولا۔دین نے اس کے بالوں میں گرفت ڈھیلی کرتے تفکر زدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کا ایک ایک لفظ سچ ہونے کی گواہی دے رہا تھا۔آج کل اتنے دشمنوں سے سامنا ہوا تھا لیکن کسی بھی ایسی حالت نہیں ہوئی تھی جس طرح اس چوکیدار کی کچھ لمحوں میں ہی ہو گئی تھی۔شدت سے عشب کی بات اس کی سماعتوں میں گونجی تھی۔

اگر مجرم کا پتہ لگوانا ہے تو سب سے پہلے یہ محسوس کرو کہ آپ سے بات کرتے ہوئے اس کی زبان کسی قیمت پہ" نا لڑکھڑائے مگر پھر بھی احتیاط ہمیں ہی برتنی ہے کیونکہ ہر کیس میں ایسا نہیں ہوتا۔"

وہ اپنی پیشانی مسلتے کمرے میں ہی ٹہلنے لگا تھا۔اس چوکیدار نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کی گہری نگاہیں کسی نادیدہ نقطے پہ جمی تھی معاً ذہن میں جھماکہ ہوتے ہی وہ تقریباً بھاگنے والے انداز میں اس کے نزدیک آیا تھا۔

"چائے بنا کر سیدھا ٹیچرز کو دیتے تھے یا کوئی اور کام بھی کرتے تھے مطلب کسی کے پاس حاضری لگوانا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے متانت سے سوال کیا۔

"میں چائے سارے کپوں میں انڈیلتے پہلے میڈیم کے آفس جاتا ہوں پھر باقی ٹیچرز کے پاس۔اور ہاں تمام کپ پہ ٹیچرز کے نام کی چٹ بھی ہوتی ہے اور اس چیز کو چیک کرنے کی ذمہ داری مس اقراء کی ہے۔"

اس نے تفصیل سے جواب دیا۔دین نے پرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"یہ اقراء کون ہے۔"

اس نے چونک کر استسفار کیا۔چوکیدار نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

"وہ بھی سکول کی ایک ٹیچر ہیں کافی عرصے سے بچوں کو پڑھا رہی ہیں۔"

اس نے چہرہ جھکاتے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔دین اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلاتے اس سے پہلے کہ باہر کی جانب بڑھتا اس کی آواز پہ دین کے قدم بے ساختہ زمین پہ ہی تھمے تھے۔

"مجھے تو چھوڑ دیں اب۔میری بیوی بچے گھر پہ میرا انتظار کر رہے ہونگے۔"

وہ گڑگڑایا تھا۔دین نے سختی سے اس کی بات رد کی تھی۔

"ابھی کسی صورت تمہاری جان کی خلاصی ممکن نہیں ہے جب تک میں تمام سچ تک نہیں پہنچ جاتا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پتھریلے لہجے میں بولتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ آج جو بھی تھا اسے کچھ بھی کرتے عشب کو اطلاع دینی تھی۔

"باس کیا حکم ہے۔"

پاشا کا خاص ملازم اس کے بلاوے پہ دونوں ہاتھ کمر پہ باندھے چہرہ جھکائے اس کے حکم کا منتظر تھا۔ پاشا نے چمکتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ آج اس کے چہرے سے سرشادی صاف طور پہ چھلک رہی تھی۔ اس کے ملازم نے بغور اس کے تاثرات کا جائزہ لیا تھا۔

"آج ایک خاص مہمان آرہا ہے یہاں۔"

اس نے معنی خیزی سے بولتے بائیں آنکھ دبائی۔ اس کے ملازم کے لبوں پہ بھی شیطانی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"وہ خاص مہمان لڑکا ہے یا لڑکی۔"

وہ آنکھوں میں الوہی سی چمک لیے بولا۔ اس کے لہجے سے ہی رال ٹپک رہی تھی۔ پاشا کا بلند بانگ قہقہہ اس سناٹے زدہ ہال میں گونجتے ارتعاش پیدا کر گیا۔ وہ پاشا کے یوں بے ہنگم انداز پہ ہنسنے پہ خجل سا ہوتے چہرہ جھکائے ہنس دیا۔

"وہ لڑکا ہو یا لڑکی تجھے اس سے کیا مطلب آ تو وہ میرے لیے ہی رہا ہے۔"

وہ پراسرایت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔وہ اس کی بات پہ منہ بسور کر رہ گیا۔اس کے چہرے پہ چھائی اداسی کو محسوس کرتے ایک بار وہ قہقہہ لگا اٹھا۔

"تو کیوں اداس ہوتا ہے میں جانتا ہوں تیرے وجود میں بھی ایک آگ سی لگی ہے جسے بروقت نہ بجھایا گیا تو وہ مزید پھیلتے نقصان پہنچائے گی اسی لیے ایک ڈیل ڈن کرتے ہیں۔"

پاشا کے سنجیدہ لہجے پہ اس نے تجسس بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیسی ڈیل باس۔"

اس نے بے چینی سے استسفار کیا۔

"آج کے دن میں روزی کو تیرے حوالے کرتا ہوں۔"

وہ معنی خیزی سے بولتے سگار سلگاتے لبوں میں دباتے گہرا کش لے اٹھا۔اس کے ملازم کی آنکھیں اس کی بات پہ خطرناک حد تک پھیل گئی۔اس نے پہلے تو بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا معاً حوش و حواس ٹھکانے لگتے ہی وہ خباثت سے مسکراتے پاشا کے قدموں میں بیٹھ گیا۔پاشا اس کا والہانہ پن دیکھتے مشروب کا گلاس لبوں سے لگاتے ایک ہی گھونٹ میں پی گیا۔

"ڈارلنگ ہم کب نکل رہے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معاًروزی کی مترنم آواز پہ ان دونوں نے بیک وقت اس کی جانب دیکھا جو ڈیپ ریڈ کلر کی ساڑھی میں جس کا گلہ خطرناک حد تک گہرا تھا۔لبوں پہ گہرے سرخ رنگ کی لپ سٹک لگاتے وہ کسی کا بھی ایمان ڈگمگا سکتی تھی۔ان دونوں نے شیطانی مسکراہٹ سمیت ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

وہ ایک اداسے مسکراتی ہوئی پاشا کے ساتھ ہی صوفے پہ جڑ کر بیٹھ گئی۔

"سوری روزی ڈارلنگ مجھے اپنے کسی کام کی بدولت کہی جانا پڑ رہا ہے ایمر جنسی میں۔رہی بات باہر گھمانے لے کر جانے کی تو میرا یہ وفادار غلام ہے نا یہ تمہیں آج ایک نئ دنیا کی سیر کروائے گا۔"

وہ بیچارگی سے بولتے آخر میں سنجیدگی سے بولا۔پہلے تو روزی کا منہ بنا اس کے انکار کرنے پہ معاًباہر جانے کا سوچتے وہ سرعت سے حامی بھر گئی۔اس کے ملازم نے گہری نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا تھا۔

پاشا کو انہیں یہاں سے بھیجنے کی جلدی تھی تاکہ وہ جلد از جلد اس لڑکی سے مل سکیں جس سے ملنے کی طلب اس میں بڑھتی ہی جارہی تھی۔اس کے حسن کے قصیدے تو بہت پڑھے تھے لیکن اب اس کے حسن کو خراج پہنچانے کا وقت تھا۔

"اوکے بےبی لیکن نیکسٹ ٹائم پکا تمہارے ساتھ۔"

وہ بےباک انداز میں اس کے گال کو لبوں سے چھوتے ہوئے بائیں آنکھ دبا گئی۔پاشا نے جان چھڑانے کی خاطر اثبات میں سر ہلایا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معاً کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد وہ دونوں ایک دوسرے کی تلقید میں باہر کی جانب چل دیے۔ پاشا نے اس کے جاتے ہی تشکر بھرا سانس خارج کیا تھا حلق سے کانٹا اترنے پہ۔ اب بس اسے اس حیسنہ کا انتظار تھا۔ اگلے ہی پل اس کے حکم پہ پورے گھر کی لائٹس بند ہوئی تھی کیونکہ اس کا اصل پلین ہی یہی تھا۔

معاً اڈے کے عین باہر گاڑی رکنے کی آواز پہ پاشا نے فاتحانہ نگاہوں سے دروازے کی سمت دیکھا تھا اور اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

"یہ یہاں اس قدر اندھیرا کیوں ہے۔"

اس نے حیرت سے استسفار کیا۔

"مجھے کیا علم۔ باس کی کوئی نئی کارستانی ہو گی۔"

وہ لڑکا بھی دل ہی دل میں بھناتے ہوئے بولا۔ عفیفہ نے کاٹ دار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

کیا مطلب تم کیسے نہیں جانتے۔ تم تو بہت خاص بندے ہو ان کے۔ اگر ایسا ہی کوئی گھٹیا قسم کی حرکت کرنی"
"تھی تو پھر مجھے یہاں لانے کا مقصد مجھے تو کچھ دکھ بھی نہیں رہا۔

وہ کاٹ دار لہجے میں بولی۔ ساتھ کھڑے شخص نے بے باک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

عفیفہ اس کی نگاہیں اپنے سراپے میں الجھتی دیکھ ایک ادا سے بالوں کو جھٹک گئی۔ سیاہ رنگ کی چمکدار میکسی جس کا گھر اگلہ اس کے وجود کے نشیب و فراز کو نمایاں کر رہا تھا۔ آستینیں نہ ہونے کے برابر تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تم بس ان کے سامنے اپنی یہ چونچ بند کرنا ایسے دھندوں میں جلد ہی کسی کو اعتبار میں نہیں لیا جاتا۔ انہیں اپنے اعتماد میں لینے کی کوشش کرنا اپنی ان اداؤں کے ساتھ۔"

وہ بائیں آنکھ دباتے خباثت سے بولا تو وہ نڈر ہوتے قہقہہ لگا اٹھی۔ اس نے ایک نظر اس اڈے کو دیکھا۔ ایک تو اس قدر مشکل سے وہ یہاں پہنچی تھی سونے پہ سہاگہ یہاں اندھیرا ہی اس قدر چھایا ہوا تھا۔ وہ دل ہی دل میں تلملا کر رہ گئی۔

"چلیں دیکھتے ہیں کیسے ہوتے ہیں یہ انڈرورلڈ کے بندے۔"

وہ دل ہی دل میں محفوظ ہوتے ہوئے بولی۔ ڈر بھی لگ رہا تھا لیکن بظاہر وہ خود کو نڈر ثابت کر رہی تھی معاً اڈے کے اندر قدم رکھتے ہی اس نے جوں ہی پیچھے مڑ کر اپنے عقب میں دیکھنا چاہا وہ وہاں سے غائب تھا۔ عفیفہ کا دل لرز کر رہ گیا۔ اس نے خوفزدہ نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا اور ہولے ہولے قدم آگے بڑھانے لگی۔ ہیل کی مخصوص ٹک ٹک پورے ہال میں گونج رہی تھی۔

"ویلکم ویلکم تمہارا ہی انتظار تھا۔"

پورے ہال میں مائیک کی آواز گونجی تو عفیفہ کا پور پور لرز اٹھا۔ اس نے اپنا حلق تر کرتے بولنے والے کے تعاقب میں نگاہیں دوڑائی۔

"یہاں سے دائیں جانب۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اب وہ صرف اس غائبی شخص کے رحم و کرم پہ تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ ایک کھلے کشادہ کمرے میں داخل ہوئی۔ جہاں ایک ہیولے کے علاوہ کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس نے اپنی میکسی کو مٹھیوں میں جکڑ لیا۔ دل سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔

"کوئی ہے۔"

کمرے میں چھائی معنی خیز خاموشی کو محسوس کرتے اس نے اپنے لبوں پہ زبان پھیرتے استسفار کیا۔

"بلکل ہے ہم آپ کیلیے ہی یہاں ہیں۔"

ایک بھاری کرخت آواز پہ عفیفہ کے چھکے چھوٹے تھے وہی یک گونہ سکون بھی ہوا تھا کہ یہاں کسی کی موجودگی یقینی ہے۔

"یہ اس قدر اندھیرا کیوں ہے یہاں۔"

اس نے اپنی تمام ہمت متجمع کرتے استسفار کیا تھا۔

تا" کہ آپ کی اس خوبصورتی کو کسی کی بھی نظر نہ لگے حتی کے میری بھی۔ ویسے ماننا پڑے گا اس قدر حسین "لوگ ابھی بھی اس دنیا میں موجود ہیں ہمارا ایمان تو بری طرح ڈگمگانے لگا ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی پشت پہ کسی کی انگلیوں کا لمس تھا۔وہ ایک لمحے کیلیے کپکپا کر رہ گئی معاً اسی انگلیوں کو اپنے لبوں پہ محسوس کرتے اس سے پہلے کہ وہ اس کا ہاتھ چھوتی وہ ایک جھٹکے سے اس کا بازو اپنی آہنی گرفت میں لیتے اس کی پشت سے لگا چکا تھا۔

"چھوڑیں مجھے۔"

وہ اس کی گرفت میں کسمساتے ہوئے بولی۔

"ارے چھوڑنے کیلیے تھوڑی پکڑا ہے اب تو تم میری ہی قید میں ہو گی۔"

وہ خباثت سے قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔عفیفہ نے نا سمجھی سے اس کی بات کو سنا تھا۔وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا۔

"کیا مطلب۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔اس سے پہلے کہ وہ چوری چھپے اپنے کلچ سے موبائل نکالتی پاشا نے ایک ہی جست میں اس سے موبائل لیتے صوفے پہ پھینکا تھا۔عفیفہ کا دل کسی انہونی کے خیال سے دھڑک اٹھا۔

"نا نا بے بی یہ ہوشیاری نہیں۔میں ایک سیکنڈ نہیں لگاتا کسی کو اوپر پہنچانے میں۔بتایا ہو گا نہ تیرے یار نے۔"

وہ اس کے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے بولا۔عفیفہ کی تکلیف کے مارے چیخ بے ساختہ تھی۔وہ تو یہاں پاشا کو اپنے بس میں کرنے آئی تھی مگر یہاں پہ تو اسے اس کی ہی چال الٹی خود پہ پڑتی دکھائی دے رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خیر مشروب پیو گی۔ تمہارے لیے خاص بندوبست کیا ہے پاشا نے۔ ایسی امپورٹنس وہ کسی کو دیتا ہے جس "
"نے اسے کوئی معاوضہ دینا ہوتا ہے اور ابھی تو تم بھی میرے جلتے دل پہ پھوار بن کر برسوں گی۔

وہ بظاہر نرم لہجے میں بولا مگر اس کے لہجے میں چھپی سرد مہری کو عفیفہ نے بخوبی محسوس کیا تھا۔ وہ اب اسے چھوڑتے الماری کی جانب بڑھ رہا تھا۔ اس نے کوشش کرتے ہلکی سی جھلک اس کی دیکھنی چاہی تھی لیکن سوا سائے کے کچھ بھی بن نہیں پڑ رہا تھا۔

وہ ہیولا اب قدم بقدم چلتا اس کے نزدیک آ رہا تھا۔ وہ جوں ہی صوفے پہ بیٹھا اس نے ایک جھٹکے سے اسے خود پہ گرایا تھا۔ وہ جو کوئی بھی کافی لمبا اور چوڑے ڈیل ڈول کا حامل شخص تھا۔

"میں واپس کب لوٹوں گی۔"

اس نے اس کے گال پہ ہاتھ پھیرتے سنجیدگی سے استفسار کیا۔ پاشا نے تمسخرانہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کبھی نہیں۔"

دو لفظی جواب دیتے پورے کمرے میں خاموشی چھا گئی البتہ عفیفہ کے دل کی دھڑکن رکی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اب سے تم میری خاص رکھیل ہو۔ جس سے جب چاہے میں جی بہلا سکتا ہوں اور جب جی چاہے اسے کسی کے" بھی حوالے کرتے اچھا معاوضہ کما سکتا ہوں۔ آخر کو تمہاری یہ آتش فشاں حسن کس کام کا جب پاشا اس سے فائدہ ہی نا اٹھا سکے۔"

اس کی سخت آواز کے ساتھ ہی عفیفہ کی کمر پہ گرفت مضبوط ہوئی تھی۔ عفیفہ اس کی بڑھتی ہوئی ہمت کی بدولت چیخ بھی نہیں پائی تھی مگر دل خون کے آنسو رو رہا تھا کہ آخر وہ یہاں آئی ہی کیوں۔

عشب نے جو تمام حساس سینسرز عفیفہ کے موبائل میں فٹ کیے تھے اس بدولت وہ دونوں تمام باتیں باآسانی سن سکتے تھے۔ ریکارڈر بھی اس ڈیوائس سے کنیکٹ تھا تا کہ بعد میں ضرورت پڑے تو وہ بار بار سن سکیں۔ پاشا اور عفیفہ کی پوری ملاقات ان سب سے تفصیل سے سنی تھی اور مشکل سے ہی خود پہ ضبط کیا تھا۔

دوسری جانب سے چھائی گہری خاموشی کو محسوس کرتے حسن نے سرعت سے ڈیوائس کو ڈس کنیکٹ کیا تھا تا کہ اس چپ کی بدولت کسی کو بھی اندازہ نہ ہو سکے کہ کوئی ان کے متعلق پوری جانچ پڑتال رکھ رہا ہے۔ ان کے ڈس کنیکٹ کرتے ہی دوسری جانب موجود چپ ناکارہ ہو جانی تھی۔ ابھی بھی وہ دونوں میٹنگ روم میں خاموش بیٹھے گہری سوچ میں غلطاں تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عفیفہ اس کے شکنجے میں بری طرح پھنس چکی ہے اور یہ کسی صورت بھی درست نہیں ہے ہماری آنکھوں کے سامنے ہی ایک لڑکی اپنی عصمت گنوانے خود اپنے قدموں پہ چل کر پاشا تک گئی ہے۔

عشب نے پریشانی سے اپنا سر مسلا۔ حسن نے تائیدی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"ریکارڈنگ کرلی ہے نا آپ نے ساری۔"

اس نے چونک کر حسن کو مخاطب کیا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

اب بس جلد از جلد دین اس متعلق تمام تفصیلات دے دے کیونکہ اتنا تو ہم سب کو بخوبی علم ہے کہ جو بھی یہ" کالے دھندے سرانجام دیے جا رہے ہیں وہ مظفر آباد میں ہی ہے لیکن بس اب اس کے اڈے تک پہنچنا لازم ہے۔ ٹریسر ہم نے سیو کرلیا ہے کچھ مدد وہاں سے ہو جائے گی۔ عفیفہ ان کے قبضے میں ہے تو ظاہر ہے کہ فلحال ہاسٹل سے کوئی لڑکی نہیں اٹھوائی جائے گی۔ ہم نے بس آخری بار جامعہ کے ڈین آفس میں ریڈ کرتے وہاں سے تمام نشہ آور ادویات اٹھوانی ہیں۔ بہت ضبط کرلیا خود پہ۔ ناجانے اس تمام عرصے میں کتنی معصوم لڑکیاں برباد ہوئی ہیں کس قدر ماں باپ رسواں ہوئے ہیں۔ اسے ایک ایک پل کا حساب دینا ہو گا۔ اس گروہ کا پتہ لگتے ہی میں نے اس پاشا کو چوک میں لاتے نا اس کا سینہ بری طرح گولیوں سے چھلنی کیا تو میرا نام بھی میجر عشب خانزادہ "نہیں۔ اس کے بعد اگلا لائحہ عمل پھر مظفر آباد میں جا کر ہی طے ہو گا۔

عشب نے سپاٹ نگاہوں سے حسن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بلکل۔ مقابل چاہے جس قدر مرضی برائیوں کے دلدل میں ہو اچھائی کے ہاتھوں ہمیشہ اسے مات ہی ہو گی۔"

حسن نے دانت کچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے ہاں عشب بھائی میرے پاس ایک بہت ضروری خبر ہے۔"

حسن کی تشویش زدہ آواز پہ عشب نے بیک وقت اس کی جانب دیکھا تھا جو کچھ پریشان دکھائی دے رہا تھا۔

"ہاں بولو سب خیریت ہے۔"

وہ اسے اپنے چہرے سے ماسک اتارتا دیکھ کر گویا ہوا۔ حسن نے یونیورسٹی میں ہونے والے ہنگامے کی مکمل تفصیل من و عن اسے سنانا شروع کر دی۔ اس کے خاموش ہوتے ہی عشب نے اس کی جانب دیکھا اور گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

ہمم ہم کسی حد تک ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ سب کچھ سیٹل ہو گیا ہے۔ اس پاشا کے خاص گرگوں کو" انڈر گراؤنڈ کروادیا ہے لیکن اس کا ایک خاص بندہ ابھی تک ہماری پہنچ سے دور ہے لیکن بہت جلد اس تک بھی "پہنچ جائیں گے۔

اس کی بات پہ حسن نے بھی تائید کی معاًوہ کچھ یاد آنے پہ چونک اٹھا۔

بھائی ایک لڑکا ہے یونی میں جو علایہ کے پیچھے بھی تھا ہاں معیز نام ہے اسکا۔ اسکا مجھے علم میں آیا ہے کہ وہ" جماعت میں ہے مگر علایہ کے مطابق اس نے علایہ کے ذہن میں میرے خلاف یہ باتیں بھرنے کی کوشش کی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھی کہ میں جماعت کا بندہ ہوں اور غلط کاموں میں ملوث ہوں۔ مگر ایک منٹ میں آپ کو ایک ثبوت دیتا ہوں۔"

وہ بولتے ایکدم اپنی جگہ سے اٹھا اور تمام سی ڈیز میں سے مطلوبہ سی ڈی نکالتے پلٹے کی تھی۔

"یہ دیکھیں بھائی اس دن اس آواز کو سن کر دماغ میں کچھ نہیں آیا تھا لیکن اس دن یونی میں جو ہنگامہ ہوا تھا اس دن میری براہ راست اس معیز نامی بلا سے ملاقات ہوئی تھی اور اس قدر خوشگوار نہیں تھی۔ مگر وہ وہی آواز تھی جو یہاں ریکارڈ کی گئی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ معیز پاشا کا ہی بندہ ہے اور آخری حد تک ان غلط کاموں میں ملوث ہے۔"

اس نے سنجیدگی سے بولتے اپنی بات مکمل کی۔ عشب کے ذہن میں بھی اس معیز نامی شخص کا عکس نمودار ہوا جس کو وہ کافی بار علایہ کے ساتھ دیکھ چکا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملاتے پر سوچ نگاہوں سے حسن کی جانب دیکھا۔

"چلو اب آخری پڑاؤ ہی پار کرنا ہے۔ اس کے بعد انشاءاللہ جیت ہماری ہو گی۔ ایسی دہشتناک اور بدتر موت ان سب کے نصیب میں ہے کہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا۔ ابھی شاید یہ لوگ واقف نہیں ہے کہ ہم اگر اپنے ملک کیلیے جان دے سکتے ہیں تو جان نکالنے میں بھی دیری نہیں کرتے۔"

وہ سرد مہری سے بولا۔ حسن ایسے لوگوں کی حرکت پہ جبڑے بھینچ کر رہ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"دین بھائی سے کوئی رابطہ ہوا۔"

حسن نے اب کی بار دین کے متعلق استفسار کیا۔ عشب نے افسردگی سے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں فلحال اس سے کوئی رابطہ ممکن نہیں ہوا لیکن امید ہے آج رات یا کل تک ہو جائے۔ پریشان مت ہو۔"

وہ گہری سنجیدگی سے بولا۔ حسن نے اثبات میں سر ہلاتے کرسی پہ جگہ سنبھالی تھی۔

وہ صوفے پہ آلتی پالتی مار کر بیٹھی مکمل طور پہ محو ہوتے لیپ ٹاپ پہ مووی دیکھنے پہ مصروف تھی۔ یہ لیپ ٹاپ بھی اس نے منت کرتے حسن سے لیا تھا اسی شرط پہ کہ وہ اسکی چیزوں میں دخل اندازی نہیں کرے گی۔ عشب کے ہزار بار منت کرنے کے باوجود بھی اس نے سختی سے انکار کیا تھا تبھی سے اس نے اسے بلانا گوارا نہیں کیا تھا۔ اس کے مطابق یونی جانے سے بھی اس نے انکار کیا تھا اور اب گھر میں بھی کوئی خاص ایکٹیویٹ نہیں تھی جس سے وہ لطف اندوز ہو سکے۔ ابھی بھی وہ جان بوجھ کر دھیان دوسری جانب لگانے کی کوششوں میں تھی معاً موبائل کی چنگارتی آواز پہ اس نے کوفت سے دور رکھے موبائل کو دیکھا تھا۔ اب وہ کہاں اتنی دور جا کر موبائل پکڑتی مگر مسلسل ہوتی بیل سے اکتاتے وہ چپل پیروں میں اڑستے وہ صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی اور جھپٹنے والے انداز میں فون اٹھایا تھا۔ عشب کا فون دیکھتے اس کے وجود میں کرنٹ سا دوڑا تھا کیونکہ وہ اپنی چیزوں کے معاملے میں کس قدر ٹچی ہے اس بات کا اسے بخوبی اندازہ تھا۔ اس کی ڈانٹ کا سوچتے وہ فون دوبارہ ٹیبل پہ رکھتے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس سے پہلے کہ دوبارہ اپنی جگہ پہ جاتی ایک بار پھر اس کی آواز نے علایہ کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی تھی۔ سکرین پہ ڈیڈ کالنگ دیکھ اس نے ایک چور نگاہ پورے لاؤنج میں دوڑاتے کال پک کی تھی۔

"کہاں غائب تھے یار کبھی اپنے ڈیڈ کو بھی یاد کر لیا کرو۔ یاد ہے آخری بار ہماری بات کتنا عرصہ پہلے ہوئی تھی۔"

ان کے نان سٹاپ شکوے شکایات سن علایہ کے لبوں پہ دھیمی سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

"ہیلو کوئی ہے۔"

ان کی بھاری آواز پہ علایہ سٹپٹاتے ہوئے ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی۔ معاً کچھ سوچتے اس کی آنکھیں شرارت سے چمک اٹھی۔

"آپ کون۔"

نسوانی آواز پہ انہوں نے تعجب سے فون کان سے ہٹاتے دیکھا جہاں نام تو عشب کا ہی جگمگا رہا تھا لیکن آواز لڑکی کی۔

"یہی سوال میں اگر آپ سے پوچھوں تو۔ میرے بیٹے کا موبائل آپ کے پاس کیا کر رہا ہے۔"

انہوں نے سخت لہجے میں استفسار کیا۔ دل میں خدشات وہم لینے لگے تھے۔

"آپ خود سوچیں کون لڑکی اس قدر حق سے ایک لڑکے کا فون اٹھا سکتی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ آنکھیں پٹپٹاتے بظاہر سنجیدگی سے بولی لیکن ہنسی روکنے کے چکر میں ضبط سے چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔ کاظم صاحب کو حیرت ہوئی تھی۔ وہ لڑکی کس قدر ڈھٹائی سے ان سے مخاطب تھی۔

"نہیں میں نہیں جانتا کہ کون لڑکی کسی لڑکے کا حق سے یوں فون اٹھا سکتی ہے۔"

وہ تلملاتے ہوئے بولے اس لڑکی کی پہیلیوں پہ۔ علایہ نے اس کے جل بھن کر بولنے پہ بمشکل قہقہہ ضبط کیا۔

"ارے ارے آپ کو بہت بھولے نکلے سسر جی۔"

اس کی چہکتی آواز پہ کاظم صاحب کے ہاتھوں "# سے فون چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔ انہوں نے ہونق پن سے اس لڑکی کی باتیں سنی جو کچھ زیادہ ہی چہک رہی تھی۔

"سسر جی۔ استغفار میری تو کوئی بہو ہی نہیں ہے۔"

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولے۔ عشب پہ انہیں شدید قسم کا تاؤ آرہا تھا۔

ویری بیڈ مجھے جیتے جی مار دیا آپ نے۔ ان کے تو دو بچے بھی ہیں۔ اب وہ کیسے بن ماں کے جیئے گے۔ آپ نے "ان بچوں کے متعلق بھی نہیں سوچا۔"

وہ مصنوعی آنسو صاف کرتے ڈرامائی لہجے میں بولی۔ کاظم صاحب کو گویا سکتہ طاری ہو گیا۔ عشب ان کو بتائے بغیر ایسی حرکت کیسے کر سکتا ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اینی ویز نائز تو میٹ یو سسر جی۔"

وہ کسی کے قدموں کی چاپ پہ گھبراتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولتی کال کاٹ گئی۔ اور موبائل میز پہ رکھتے دوبارہ اپنی جگہ پہ براجمان ہوئی۔ اسے دوران اس سے ایسا محسوس کرایا جیسے یہاں سے اٹھی ہی نا ہو۔

"کیا آپ کسی سے بات کر رہی تھی۔"

عشب جو کسی کی ہلکی پھلکی باتوں کی آواز پہ چلتا ہوا لاؤنج تک آیا تھا اسے صوفے پہ پسارے مووی میں مگن دیکھ مخاطب کر بیٹھا جوابا وہ بغیر کوئی جواب دیے پوری محویت سے مووی میں ہی مگن رہی۔ عشب نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔ معاً اپنے موبائل پہ آنے والی کال پہ اس نے چونک کر فون اٹھایا۔ سکرین پہ لکھے الفاظ پڑھتے اس کے لبوں کے گوشوں پہ خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ فون کان سے لگاتے کچھ بولتا دوسری جانب سے آتی آواز نے پہ وہ بھونچکا رہ گیا۔

"کہاں ہے میرے پوتا یا پوتی۔"

کاظم صاحب کی بے تاب آواز پہ وہ ہونق زدہ رہ گیا۔

"ڈیڈ کونسے پوتا پوتی۔"

وہ انہیں سرزنش کرتا ہوا بولا اور کچن کی جانب دیا تاکہ علایہ کے کانوں تک اس کی آواز نہ پہنچ پائے البتہ علایہ اس کی پشت کو دیکھتے دل ہی دل میں قہقہہ لگا کر ہنس دی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تم ناہجار اولاد میری۔ شادی کرلی مجھے بتانا بھی گوارا نہیں کیا۔ ارے صرف شادی کرتے تو الگ بات تھی لیکن" بچے کی پیدا کر لیے وہ بھی اکیلے۔ مجھے دکھانا تو دور بتانا تک گوارا نہیں کیا۔ کیا میری ذات اس قدر سستی ہے تمہارے لیے جس کے ہونے نا ہونے سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میرے بیٹے نے نہیں البتہ بہو فون اٹھا کر "بتا رہی ہے کہ وہ اس کے بیٹے کے بچوں کی ماں ہے۔ تم نے مجھے کہی کا نہیں چھوڑا۔

وہ بولتے بولتے اچھا خاصہ آبدیدہ ہو چکے تھے۔ عشب اس اچانک ہوتی صورتحال دیکھ اچھا خاصہ پریشان ہو چکا تھا۔

"ڈیڈ میری بات سنیں۔"

اس نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

چپ کرو تم۔ سوچا تھا تمہارے بچوں کو اپنی گود میں کھلاؤں گا۔ میرے گھر بھی رونق آئے گی۔ کہاں کمی رہ" "جانے دی میں نے اپنی محبت میں۔

وہ شکایتی انداز میں بول رہے تھے اور وہ بے بسی سے سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھا تھا۔

"کس نے بتایا ہے آپ کو یہ سب۔"

اس نے ان کے تمام شکوے شکایات سنتے آخر میں بس یہی سوال کیا۔ لہجہ سرد ہو چکا تھا

"میری بہو نے اور کس نے۔ اگر آج وہ نہ بتاتی تو تم تو اپنے بچوں کی لائن ہی لگا دیتے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ایک بار پھر سے شروع ہو چکے تھے جبکہ عشب دانت پہ دانت جمائے پردے کی اوٹ سے دکھائی دیتی علایہ کو شرربار نگاہوں سے گھور رہا تھا جس نے اس کو بے عزت کرانے میں کوئی کمی نہیں جانے دی تھی۔

"ڈیڈیار بس کریں وہ دین کی بہن ہے مزاق کر رہی تھی آپ کے ساتھ۔اس کی نیچر ہی ایسی ہے۔آپ ان کی باتوں کو باتوں کو سنجیدہ لے رہے ہیں۔اپنے بیٹے پہ بھروسہ نہیں ہے آپ کو۔"

وہ اب کی بار شکایتی لہجے میں بولا تو ان کی مسلسل چلتی زبان کو بریک لگا۔انہوں نے ماتھے پہ شکنیں سجائے اس کی بات کو سنا تھا۔

"دین کی بہن اب یہ کہاں سے پیدا ہو گئی۔"

انہوں نے سر جھٹکتے ہوئے پوچھا۔عشب ان کے انداز پہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دیا تھا۔

"یہ میں آپ کو پھر کبھی بتاؤں گا اگر موقع ملا تو۔"

وہ مدھم سی مسکراہٹ سمیت بولا۔

"کیا پیاری ہے وہ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان کے لہجے میں تجسس تھا۔عشب نے اسے پیاری کہے جانے پہ قہقہہ لگایا تھا۔

"پوری توپ چیز ہے۔فائٹر کہ سکتے ہیں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا لیکن اس کی کلاس لگانے کے بابت تو وہ سوچ چکا تھا۔

"اچھا کہوں تو رشتے کی بات چلاؤں۔"

انہوں نے چہکتے ہوئے سوال کیا۔عشب نے ان کی بات پہ بے ساختہ اپنا سر پیٹا تھا۔

ڈیڈ بس کر دیں۔آپ تو رشتہ کروانے والی خالہ ہی بن جاتے ہیں اور ویسے بھی دین کسی کام کے سلسلے میں" دوسرے شہر گیا ہے جیسے ہی لوٹے گا میں نے علایہ اور حسن کے رشتے کی بابت بات کرنی ہے۔اور کیا پتہ وہ آپکو حسن سے رشتے کی بدولت سسر جی کہہ رہی ہو۔وہ بھی تو آپکا چھوٹا بیٹا ہے۔حسن اسے پسند کرتا ہے۔ویسے بھی یہ شادی وادی میں کبھی نہیں کروں گا کیونکہ میری زندگی کا بس ایک ہی مقصد ہے اپنے ملک کیلیے آخری حد تک "لڑتے اپنی جان کا نظرانہ پیش کرنا اور شہید کا خطاب پانا ہے۔

اس نے گہری سنجیدگی سے جواب دیا۔چہرے پہ کسی قسم کا تاثر نہیں تھا۔کاظم صاحب جو ابھی اس کی پہلی والی بات پہ ٹھیک سے خوش بھی نہیں ہو پائے تھے اس کی آخری بات پہ ان کی مسکراہٹ جیسے کسی نے ان کے لبوں سے نوچ لی تھی۔

"تم جانتے ہو کتنا عرصہ بیت گیا ہے تمہیں مجھ سے ملے۔ترس گیا ہوں تمہیں دیکھنے کیلیے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولے۔ عشب نے مٹھیاں بھینچتے خود پہ ضبط کیا تھا۔

"ڈیڈ سمپل سی بات ہے اگر زندگی رہی تو میں آپ سے ملنے آؤں گا نہیں رہی تو آپ مجھ سے ملنے آجایئے گا۔ میرے جنازے کو سہارہ دینے کو آئیں گے نا۔"

وہ محبت سے گویا ہوا۔ کاظم نے مشکل اپنے آنسو روکے تھے۔

"عشب بس کرو مت کرو ایسی باتیں میرا کلیجہ پھٹتا ہے۔"

وہ تکلیف سے بولے تو عشب نے فلحال خاموش ہو جانا ہی بہتر سمجھا تھا۔

"اوکے ڈیڈ چینج دی ٹاپک۔ آپ خود کو سنبھالیں میں آپ سے کچھ دیر میں بات کرتا ہوں۔ اپنا خیال رکھیے گا آئی لو یو الاٹ۔"

وہ محبت سے بولتے کال کاٹ گیا۔ کاظم صاحب نے مشکل اپنے آنسو روکے تھے۔ ناجانے وہ کن لوگوں کے جگرے ہوتے ہیں جو وہ اپنی جوان اولاد کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اتارتے ہیں۔

وہ یہ اذیت ذدہ باتیں سوچتے آنکھیں میچتے کرسی سے پشت ٹکا گئے۔ ایک آنسو ان کی آنکھ سے نکلتے کنپٹی پہ بہہ گیا تھا۔

فون بند کرتے ہی وہ تن فن کرتا اس کے سر پہ پہنچا جو محویت سے فلم دیکھنے میں مصروف تھی۔ یہاں تک کہ اس کی موجودگی محسوس کرتے بھی سر نہیں اٹھایا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"علایہ بی بی۔"

اس نے دانت پیستے اس کے سر پہ انگلی بجائی۔

"کیا ہوا۔"

اس نے بھرپور معصومیت سے سوال کیا۔

"ذرا مجھے بھی تو دکھائیں ہمارے بچے۔"

وہ قہر آلود نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے سختی سے بولا۔علایہ نے دونوں ہاتھ صدمے کی کیفیت میں منہ پہ جمائے تھے۔

"استغفر اللہ نعوذ باللہ توبہ کریں کسی لڑکی کو ایسے پرپوز کرتے ہیں کیا۔"

وہ ڈرامائی لہجے میں بولی۔عشب کا جی چاہا کہ اس کا سر کسی دیوار میں مار دے۔

"بکواس بند کریں اور یہ بتائیں کہ میرے ڈیڈ کا کیا کہا ہے آپ نے کہ آپ رشتے میں میری بیوی لگتی ہیں۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔اس کے انداز پہ اب کی بار علایہ کے سچ مچ چھکے چھوٹے تھے۔اس نے اسے جارحانہ انداز میں اپنی جانب بڑھتا دیکھ قدم پیچھے کی جانب بڑھائے تھے۔

"بیوی وہ کیا ہوتی ہے میں نے بیوی تو نہیں کہا ہاں سچ میں نے کہا تھا کہ میں ان کی رشتے میں بہن لگتی ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سر کھجاتے ہوئے چہرے پہ مسکینیت طاری کرتے ہوئے بولی۔

"لاحولہ ولا قوۃ"

وہ اس کی حرکتوں سے عاجز آتے جھنجھلا کر بولا۔

عشب نے مشکل اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ آج اس کا قتل کر ڈالیں۔

عقب سے آنے والی قہقہے کی آواز پہ ان دونوں نے بیک وقت حسن کی جانب دیکھا۔علایہ تو بھاگنے والے انداز میں جاتے اس کی پشت میں چھپ گئی تھی البتہ عشب اسے ایک زبردست گھوری سے نوازنا نہیں بھولا تھا۔

"ان کی حرکتیں درست کروالو ورنہ تو پھر یہ میرے ہاتھوں ضائع ہو جائے گی۔"

وہ کینہ توز نگاہوں سے اسکی پشت سے جھانکتی علایہ کو دیکھتے حسن کو تنبیہہ کرتا پیر پٹختے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔حسن جو کب سے کھڑا اس تماشے سے لطف اندوز ہو رہا تھا ایک بار پھر قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔علایہ اس کے مسلسل ہنسنے پہ جلتے ایک دھموکا اس کی کمر پہ جڑتے لعن طعن کرتی دوبارہ صوفے پہ بیٹھ گئی۔حسن نے چمکتی نگاہوں سے اس کا غصے سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھا تھا۔

اس نے ایک نگاہ کچن میں کھانا بناتی نادیہ بیگم کی جانب ڈالی جو اپنے کام میں بری طرح غرق تھی۔اس شخص کے کہے کے مطابق نادیہ بیگم نے اسے بلکل بھی باہر نکلنے نہیں دیا تھا۔ان دنوں میں اس کی حالت بے تحاشہ بری

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہوئی تھی مگر وہ خود کو کمرے میں بند کرتے یہاں سے کسی طرح باہر نکلنے کی تدبیریں سوچ رہی تھی۔ ابھی بھی اس کا ذہن بری طرح ان سوچوں میں الجھا ہوا تھا۔ معاً دماغ میں ایک کوندا آتے ہی وہ ہمت متجمع کرتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے کی جانب چل دی۔ وہاں سے سکول کا رجسٹر اٹھاتے اس نے قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے۔ کچن کے نزدیک پہنچتے اس نے گلہ کھنکھارتے نادیہ بیگم کو اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا لیکن وہ ہنوز ہنڈیا میں چمچ ہلانے میں مصروف تھی۔ جزاء نے بے چینی سے اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ پونچھا۔ دل کی حالت ابتر ہوتی جارہی تھی۔

"امی۔"

اس نے دھیمے لہجے میں انہیں مخاطب کیا۔ نادیہ بیگم نے اس کی آواز پہ جوں ہی گردن ترچھی کرتے اس کی جانب دیکھا نک سک سی تیار جزاء کو دیکھتے ان کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔

"یہ تم کہاں جارہی ہو۔"

انہوں نے تعجب سے سر تا پا اس کا جائزہ لیتے سخت لہجے میں استفسار کیا۔ جزاء کی ہمت باقاعدہ جواب دینے لگی۔

"امی وہ میں بس یہی تک جارہی ہوں اقراء نے کسی کام کے سلسلے میں بلایا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کے لہجے میں درخواست کی سی آمیزش تھی۔نادیہ بیگم کو ترس تو بہت آیا کیونکہ کل سے ہی اس کا اترا چہرہ وہ بخوبی محسوس کر رہی تھی لیکن وہ رسک کسی صورت میں نہیں لے سکتی تھی۔ان کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔جزاء نے بمشکل اپنے اشتعال پہ قابو پاتے ان کی جانب دیکھا۔

دیکھو جزاء مجھے وہ بچہ منع کر کے گیا ہے میں کسی صورت میں اس کی بات کے خلاف نہیں جاؤں گی مجھے کوئی نئ" "سر درد نہیں چاہیے۔اگر اس سے باہر نکلنے سے انکار کیا ہے تو ضرور کوئی بڑی بات ہو گی۔

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی لیکن جزاء نے کوفت سے ان کی جانب دیکھا تھا جو اس کل کے آئے لڑکے کی بات مان کر اسے کہی آنے جانے نہیں دے رہی تھی۔

امی بس کر دیں میں آپ کی اولاد ہوں نا کہ وہ جو آپ ان کی باتوں کو اس قدر اہمیت دے رہی ہیں۔میری بھی" سن لیں وہ بس آپ کو اپنی باتوں میں پھنسا کر گئے ہیں مزید کوئی بات نہیں ہے اس دن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا "تھا۔

وہ تھک ہار کر ایک گہری نگاہ ان پہ ڈالتے تلخی سے گویا ہوئی۔اپنی ماں کے لبوں سے اس انجان شخص کی بات بھی اسے بے تحاشہ چبھ رہی تھی۔اب کیا وہ اپنی سگی اولاد پہ اس شخص کو فوقیت دیں گی۔اس نے سوچتے ہی ناگواری سے سر جھٹکا تھا اور بے ساختہ اپنے بازوؤں کو سہلایا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جزاء میری جان۔ میری جتنی عمر ہے اس سے اتنا تو اندازہ ہے کہ وہ لڑکا جھوٹ تو ہرگز نہیں بول رہا تھا کہیں نہ "

" کہیں اس کی بات بجا تھی کہ تمہارا یوں اب باہر نکلنا تمہارے حق میں بہتر نہیں ہے۔

وہ اس کا چہرہ تھپتھپاتے محبت سے بولی لیکن جزاء نے بے چین ہوتے اپنا حلق تر کرتے ان کا ہاتھ جھٹکا تھا اور اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑا تھا۔ نادیہ بیگم رنج وملال کی کیفیت میں اسے دیکھ کر رہ گئی۔

امی بس یہ اقراء کی طرف ہی تو جانا ہے۔ سامنے ہی گھر ہے میں بس ابھی لوٹ آؤں گی آپ پریشان مت "

"ہو۔ اجازت دے دیں مجھے۔

وہ ان کے دونوں ہاتھ تھامتے بے قراری سے بولی۔ نادیہ بیگم کو اس کی حالت دیکھتے پریشانی ہونے لگی۔ وہ تو دیوانوں جیسی حرکتیں کر رہی تھی جو ان کا دل ہلکان کر رہی تھی۔

"اچھا چلو میں دروازے پہ کھڑی ہوتی ہوں تم ہو آؤ وہاں سے۔"

انہوں نے ایکدم کچھ سوچتے سے مشورہ دیا۔ جزاء کے چہرے کا رنگ اگلے ہی لمحے اڑا تھا کیونکہ وہ اقراء کے گھر جانے کے بہانے سے سکول جانے کا سوچ رہی تھی۔ ان کی بات پہ اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔

"کیوں اب نہیں جانا کیا۔"

نادیہ بیگم نے جانچتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ جزاء ان کے انداز پہ بوکھلا کر رہ گئی۔ اس نے کچھ نہ سوجھتے اثبات میں سر ہلایا اور بجھے دل کے ساتھ خود کو گھسیٹتی باہر کی جانب چل دی۔ نادیہ بیگم بھی اس کے عقب میں

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہی تھی۔ پھر جب تک وہ اقراء کے گھر کی دہلیز پار نہیں کر گئی نادیہ بیگم دروازے سے نہیں ہٹی تھی۔ اس کے گھر کے اندر جانے کا یقین کرتے ہی وہ اسے آیت الکرسی کے حصار میں دیتی گہرا سانس بھرتے اندر آ گئی۔

"چھوٹو اقراء کہاں ہے۔"

اس نے فائل دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے اس کے چھوٹے بھائی کو مخاطب کیا۔

"وہ اقراء باجی تو اپنے کمرے میں ہیں۔"

وہ بتا کر جا چکا تھا۔ جزاء نے بھی کچھ سوچتے قدم اس کے کمرے کی جانب بڑھائے تھے۔ اس کے گھر میں صرف اقراء اس کے ابو اور ایک چھوٹا بھائی ہی رہائش پذیر تھے۔ وہ جوں ہی اس کے کمرے کے باہر پہنچی اندر سے آنے والی سرگوشی نما آوازوں سے اس کے قدم بے ساختہ زمین پہ گڑے تھے۔ اس نے نا سمجھی سے اسے کسی سے فون پہ لڑتے دیکھا تھا۔

میری بات کا یقین کریں میں نے کسی حد تک اسے اس کام میں ملوث کر دیا تھا لیکن نا جانے اب کیا ہوا ہے کہ وہ"
"سکول ہی نہیں آ رہی۔

وہ فون پہ کسی کی منت سماجت کرنے میں مصروف تھی۔ جزاء کو حیرت ہوئی تھی کہ وہ کس کے متعلق بات کر رہی ہے۔

"نہیں آپ باس کو مت بتایئے گا میں اپنا کام مکمل کروں گی آپ جانتے ہیں ایک بار پہلے بھی انہوں نے میرا معاوضہ روکا تھا مجھے پیسوں کی اشد ضرورت ہے۔"

وہ اب رونے کے درپے تھی۔ جزاء نے پریشانی سے اس کی باتوں کو سنتے نتیجہ اخذ کرنا چاہا۔ پہلے تو جی چاہا کہ اندر جاتے اسے دلاسا دے لیکن کس بات پہ وہ یہ سوچتے گہرا سانس فضا کے سپرد کر گئی۔

"نہیں میں آج ہی جاتی ہوں اس کے گھر اور اس کی امی کو راضی کرتی ہوں وہ لڑکی آپ کو جلد ہی مل جائے گی۔"

وہ گھبرائے لہجے میں گویا ہوئی۔ اس کی بات پہ جزاء کا ماتھا ایک لمحے کو ٹھٹھکا تھا۔ وہ اب کال کاٹتے آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے بال سنوار رہی تھی کہی جانے کو نک سک سی تیار تھی۔

"مجھے جلد سے جلد نادیہ آنٹی سے بات کرتے جزاء کو سکول دوبارہ بلوانا ہو گا۔ اپنے مقصد میں آخری حد تک کامیاب ہونے کے بعد بھی میں اتنی آسانی سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔ وہ اب اس نشے کی عادی ہو گئی ہے اور میں جانتی ہوں کہ وہ چیز نہ ملنے کی بدولت وہ کس طرح تڑپ رہی ہو گی۔"

اس کی باتوں پہ دروازے پہ کھڑی جزاء بری طرح لڑکھڑائی تھی۔ اس کے چہرے پہ ایک سایہ لہرایا تھا۔ وہ فق چہرے سمیت اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی جسے اس نے اپنی دوست کم بہن زیادہ مانا تھا اور اسی نے ہی اس کی زندگی برباد کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ وہ اس سے پہلے کہ الٹے قدموں وہاں سے بھاگتی اس کے کمرے کے باہر

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پڑا گلدان بری طرح زمین بوس ہوا تھا۔ اس نے بمشکل اپنی چیخ روکتے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔ چہرہ کسی بھی قسم کے تاثر سے پاک تھا۔ آنکھیں بار بار دھندلا رہی تھی۔ اس کے برعکس اقراء جو آئینے میں اپنا عکس دیکھنے میں مگن تھی باہر سے آنے والے غیر معمولی شور پہ وہ ایکدم گھبراتے باہر کی جانب بھاگی تھی۔ زمین پہ گرے گلدان کو دیکھتے اس کے حواس جھنجھنا اٹھے تھے معاً دیوار کے پار چلتی بلی کو دیکھتے اس نے دل ہی دل میں اسے لعن طعن کرتے سر جھٹکا تھا۔ وہ تو ڈر ہی گئی تھی کہ کسی نے سن نہ لیا ہو۔ اگر کسی کو بھنک بھی پڑ جاتی اس کے گھر میں سے تو نا جانے اس کے ساتھ کیا برتاؤ کیا جاتا۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے دراز سے سفید رنگ کا پاؤڈر نکالتے چمکتی نگاہوں سمیت مسکا دی تھی۔

وہ اقراء کے گھر سے بھاگتے ہوئے جوں ہی گھر میں داخل ہوئی اس کا سانس بری طرح پھولا ہوا تھا۔

نادیہ بیگم اسے بری طرح ہانپتا دیکھ گھبراتے اس کے نزدیک آئی تھی اور اسے تھامنا چاہا لیکن وہ ان کا ہاتھ بری طرح جھٹک گئی۔

مت چھوئے مجھے۔ گندی ہوں میں صحیح کہتی ہیں آپ شاید میں اپنے باپ پہ ہی چلی گئی ہوں جو ایسے غلط کاموں" "میں ملوث ہے۔

وہ زمین پہ گرنے والے انداز میں بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ انہوں نے روتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیتے خاموش کرانے لگی لیکن اس کی حالت ابتر سے ابتر ہوتی جا رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

امی چھوڑیں مجھے مر جانے دیں مجھے۔ مجھے نہیں جینا امی۔ مجھ سے نہیں جیا جارہا۔ مجھے بار بار اس چیز کی طلب ہوتی ہے وہ چاہیے ہوتی ہے لیکن ملتا نہیں ہے مجھے بہت چبھن ہوتی ہے امی میں کیا کروں۔"

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے شدت گریہ سے چیخ و پکار کررہی تھی۔نادیہ بیگم کے تو حواس ہی جھنجھنا اٹھے اس کی باتوں پہ جو اس کی سمجھ سے بالاتر تھے۔

"ادھر دیکھو جزاء میری جان۔ کیا ہوا ہے کیا چاہیے میری بیٹی کو مجھے بتائیں میں لا کر دوں گی۔"

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے محبت سے پچکارتے ہوئے بولی مگر وہ سختی سے نفی میں سر ہلا گئی۔

امی پلیز وہ اقراء کو کہیں کہ مجھے وہ دے دیں پلیز آپ کی بیٹی مر جائے گی امی۔ پلیز اگر وہ مجھے نہ ملی تو میں مر جاؤں گی امی۔"

اس نے سرخ ہوتی آنکھوں سے انہیں تنبیہہ کی تھی۔نادیہ بیگم کی نگاہیں بار ہا بار دروازے کی جانب اٹھ چکی تھی جیسے کسی کے آنے کا انتظار کررہی ہو۔ جزاء ان کی نگاہیں دروازے پہ مرکوز دیکھتے انہیں کپکپاتے ہاتھوں سے پیچھے دکھیلتی بھاگنے والے انداز میں کچن کی جانب بڑھی اور سٹینڈ سے چھری لیتی اپنی کلائی پہ رکھ گئی۔ اس کی حرکت پہ نادیہ بیگم کی چیخ بے ساختہ تھی وہ حواس باختہ سی اس کے قریب قدم بڑھانے لگی معاً اس کا دباؤ اپنی کلائی پہ بڑھتا محسوس کرتے وہ ہانپتے ہوئے وہی قدم روک گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

امی میرے قریب مت آیئے گا۔ میں اپنی جان لے لوں گی۔ میں کہ رہی ہوں مجھے پلیز ایک بار وہ لا دیں مجھے "
"بہت الجھن ہوتی ہے امی۔ مجھ سے رہا نہیں جاتا پلیز امی۔

وہ تکلیف سے سسک اٹھی تھی۔ نادیہ بیگم اس کی حالت دیکھتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ وہ کس چیز کے متعلق مطالبہ کر رہی ہے اور اس قدر شدت سے۔

"اچھا جزاء اپنی امی کی بات نہیں سنو گی۔"

انہوں نے منت کرنے والے انداز میں کہا لیکن وہ حلق تر کرتے سرخ متورم آنکھوں سمیت نفی میں سر ہلا گئی تھی۔ ایک تو یہ جو سب اس کے ساتھ ہو رہا تھا وہ اس کی دوست کر رہی تھی یہ بات اس کیلیے ناقابلِ یقین تھی اور دوسرا وہ خود کو سنبھال بھی نہیں پا رہی تھی۔

"امی میں مار لوں گی مجھے لا دیں پلیز امی۔"

وہ سختی سے بولتے آخر میں چیخی تھی اسی دوران دروازے پہ ہونے والی دستک پہ انہوں نے اپنی آنکھیں پونچھتے قدم دروازے کی جانب بڑھائے تھے اور ایک نظر خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھنا نہ بھولی۔

"آنٹی کیا ہوا سب ٹھیک ہے۔"

انہوں نے جوں ہی دروازہ کھولا تو سامنے سے دین کا چہرہ نمودار ہوا۔ اس نے نادیہ بیگم کے وجود کو ہچکولے بھرتا دیکھ پریشانی سے استفسار کیا۔ وہ اس کے پوچھنے پہ مزید پھپھک پھپھک کر رو دی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین کو حقیقتاً جھنجھلاہٹ ہونے لگی ان کی خاموشی سے معاً اس کی نگاہیں جوں ہی کچن میں فرش پہ گری جزاء پہ پڑی اس کی آنکھوں تحیر سے پھیلی تھی جبکہ حواس جھنجھنا اٹھے۔ وہ انہیں ایک جانب کرتے تقریباً بھاگنے والے انداز میں اس تک پہنچا اور دوزانوں بیٹھتے اس کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔

"جزاء میری بچی۔"

نادیہ بیگم اسے ہوش و حواس سے بیگانہ دیکھ بھاگنے والے انداز میں اس کے قریب آئی۔

اس کے جاتے ہی وہ اپنے موبائل میں محفوظ دین کے نمبر پہ نجانے کیا سوچتے کال ملا چکی تھی جو وہ کسی ایمرجنسی ہونے کی بدولت انہیں تھما گیا تھا۔ جزاء کے جانے کا انہوں نے دین کو اطلاع دی تھی اور جب سے انہوں نے اسے اقراء کے گھر جانے کا بتایا تھا وہ تو سختی سے دانت پہ دانت جماتے ریش ڈرائیونگ کرتے ان کے گھر پہنچا تھا لیکن یہاں کی صورتحال ہی بلکل غیر متوقع تھی۔ اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ حالات اس قدر بگڑ جائیں گے۔

"کیا ہوا اسے آنٹی۔"

اس نے اس کی حالت کے پیشِ نظر استفسار کیا۔

صبح سے ہی بے چین تھی پہلے تو میں نے نظر انداز کیا تھا لیکن جب سے اقراء کے گھر سے آئی ہے ایسے ہی برتاؤ" کررہی ہے اور ایک ہی چیز کی رٹ لگائی ہوئی ہے۔ وہ لا دیں میرے پورے وجود میں گھٹن ہورہی ہے میں "بے بس لاچار ماں مجھے کچھ سمجھ بھی نہیں آرہی اس کی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اپنے منہ پہ ڈوپٹہ رکھتے ہچکیوں سے رودی۔ دین نے ایک نگاہ جزاء کے زرد پڑتے چہرے پہ ڈالی اور بغیر کوئی وقت ضائع کیے اسے اپنی باہوں میں بھرتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ نادیہ بیگم نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"ہمیں جلد از جلد ہسپتال لے کر جانا ہو گا اسے اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے۔ آپ آیئے میرے ساتھ۔"

وہ اسے لیتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ نادیہ بیگم نے بھی چادر ڈھنگ سے اوڑھتے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔ شکر تھا کہ کوئی گلی میں نہیں تھا ورنہ تو ہنگامہ کھڑا ہو جاتا۔ دین نے اسے لاتے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولتے بٹھایا نادیہ بیگم نے اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھالتے اسے حصار میں لیتے مشکور نگاہوں سے دین کی جانب دیکھا جس نے ہر مشکل میں ان کی مدد کی تھی ناجانے کون سی نیکی کے صلے میں۔ ان کے بیٹھتے ہی دین نے دروازہ بند کرتے گاڑی کا اگلا دروازہ کھولتے جگہ سنبھالی اور ایک ہی جھٹکے میں گاڑی دھول اڑاتی اس کچی بستی کی حدود سے دور نکلتی چلی گئی۔ پورے راستے بھی نادیہ بیگم خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی تھی جو ہو بہو اپنے باپ پہ تھی اس کے نین نقش رنگت حتیٰ کے اس کے چہرے پہ کھلتی مسکراہٹ بھی ان جیسی تھی لیکن نصیب شاید اپنی ماں کی طرح سیاہ تھے۔ ناجانے کیا ہو گیا تھا ان کی بیٹی کو گزرے کچھ دنوں میں وہ خاموش ہی پڑتی جارہی تھی۔ انہوں نے نم نگاہوں سے اسے تکتے اس کے سر پہ ہولے سے لب رکھے تھے۔ دین فرنٹ مرر سے انہیں ایک نظر دیکھتے سختی سے لب بھینچ گیا۔

گاڑی ہسپتال کی حدود میں جوں ہی داخل ہوئی تو دین اب کی بار اسے تھامنے سے پہلے ہچکچا گیا تھا کیونکہ پہلے تو نادیہ بیگم پریشان تھی تو وہ بھی بے دھیانی میں اسے باہوں میں بھر گیا تھا۔اس نے ایک نگاہ نادیہ بیگم پہ ڈالی تو انہوں نے ایک جانب ہوتے چہرہ جھکایا تھا۔دین نے سپاٹ نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھتے اسے لیتے قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔راہداری عبور کرتے ہی اسے سٹریچر میں ڈالتے ایمرجنسی میں لے جایا گیا اور وہ دونوں خود باہر کھڑے ہوتے انتظار کرنے لگے معاً دین اپنے موبائل پہ آنے والے کال کی سمت متوجہ ہوا جہاں عشب کالنگ جگمگا رہا تھا۔وہ نادیہ بیگم کو تسلی دیتے اس نے سرعت سے کال پک کی تھی۔

"اندر موجود مریض کے ساتھ کون ہے۔"

لیڈی ڈاکٹر کے باہر آتے ہی نادیہ بیگم عجلت سے ان کی جانب بڑھی جب انہوں نے استسفار کیا۔

"جی میں اس کی امی۔"

انہوں نے بھرائے لہجے میں کہا۔ڈاکٹر نے تاسف سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

لاپرواہی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے آپ کی بیٹی کی حالت کیا ہے آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے۔ آپ سوچ بھی" نہیں سکتی وہ خود کے ساتھ کس قدر ظلم کر چکی ہیں۔"

وہ شدید غصے کے عالم میں بول رہی تھی جبکہ نادیہ بیگم شرمندگی اور غم کی ملی جلی کیفیت میں ان کی بات سمجھنے کی تگ ودو میں تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں سمجھی نہیں ڈاکٹر۔"

انہوں نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

آپ کی بیٹی اتنی ہیوی مقدار میں نشہ لے رہی ہیں۔ان کا اندر اس حد تک اتنا عادی ہو چکا ہے کہ وہ چاہ کر بھی "
"اس چیز سے باہر جلد نہیں نکل پائے گی۔

وہ مزید بھی کچھ بول رہی تھی لیکن ان کا حال تو ایسا تھا گویا کاٹو تو جسم میں لہو نہیں۔وہ وحشت زدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جو اتنی بڑی بات کس قدر آرام سے انہیں کہ رہی تھی اور وہ جانتی تک نہیں تھی مطلب ان کی بیٹی صبح اسی متعلق بات کر رہی تھی۔اس کی حالت کس قدر خراب تھی۔یہی سب سوچتے وہ اپنی سر میں اٹھنے والی ٹیسوں کی بدولت آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے کی بدولت لڑکھڑائی تھی معاً عقب سے ہی دین نے انہیں اپنے حصار میں لیا تھا۔

ڈاکٹر بھی ان کی بگڑتی حالت دیکھتے بوکھلا گئی۔انہوں نے تفکر بھری نگاہوں سے دین کی جانب دیکھا جو پیشانی پہ شکنیں سجائے اسے ہی گھور رہا تھا۔

"کیا کہا ہے آپ نے انہیں۔"

اس نے سرد مہری سے استفسار کیا۔ڈاکٹر اس اچانک صورتِحال پہ بوکھلا گئی۔

"وہ میں نے تو صرف ان کی بیٹی کی حالت کے متعلق آگاہ کیا ہے کہ ایسی کیوں ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے اس کے تیور دیکھتے سہمے ہوئے لہجے میں بتایا تو دین نے قہر برساتی نگاہ اس پہ ڈالی تھی اور ایک نظر ساکت کھڑی نادیہ بیگم کی جانب دیکھا۔ وہ ڈاکٹر تو موقع ملتے ہی بھاگنے والے انداز میں وہاں سے اپنے کیبن کی جانب بڑھ گئی کیونکہ اس سے کوئی بعید نہیں تھا کہ کچھ کر دیتا۔

"آنٹی آپ پریشان۔"

اس سے پہلے کہ وہ جزاء کی حمایت میں کچھ بولتے انہیں پرسکون کرتا نادیہ بیگم درمیان میں ہی اس کی بات اچکتے چیخ اٹھی تھی۔

میری بیٹی نے مجھے کہی منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑا اور آپ مجھے کہہ رہے ہو کہ میں پریشان مت ہو۔ کیا کچھ " نہیں کیا میں نے اس کیلیے اور اس نے میرے ہی چہرے پہ کالک مل دی ہے۔ میرے نصیب ہی پھوٹے ہیں کسی کا جتنا مرضی کرلو کوئی بھی اپنا نہیں بنتا میرا۔ سب مجھے دھوکے میں رکھتے میری ہی پیٹھ میں چھڑا گھونپ دیتے "ہیں۔ اب کیسے ٹھیک ہو گی میں۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے اس کیلیے اس کا علاج کروانے کیلیے میں کیا کروں۔

وہ بے بسی و بے کسی سے بولتے اس کے سینے میں سر رکھ گئی تھی۔ دین نے تھکے تھکے اعصابوں سمیت اپنی پیشانی مسلی تھی مگر اس میں تو جزاء کا بھی کوئی قصور نہیں تھا وہ بھی کسی کی سازش کا ہی شکار ہوئی تھی لیکن اس وقت وہ بھی کچھ سوچنے سمجھنے کی حالت میں نہیں تھی کیونکہ دھچکا ہی اس قدر بڑا تھا تبھی وہ خاموشی اختیار کر گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معاً اندر سے آنے والے غیر معمولی شور پہ دین کا ماتھا ٹھنکا تھا۔وہ ایک نظر نادیہ بیگم کو دیکھتے جن کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ چکا تھا اندر کی جانب بڑھا جہاں وہ شاید اپنے حوش و حواس میں نہیں لگ رہی تھی۔بال بری طرح بکھرے ہوئے تھے۔دائیں ہاتھ کی پشت سے سرخ رنگ کا مادہ نکل رہا تھا۔وہ پاگلوں کی آہ و پکار کر رہی تھی۔آنکھوں میں گویا لہو اتر آیا تھا۔نادیہ بیگم اس کی حالت دیکھ مزید رو دی۔دین نے دانت کچکچاتے ہوئے اس کی جانب دیکھا جو نرس کے قابو میں بھی نہیں آ رہی تھی۔

"یہ مریضہ آپ کے ساتھ ہیں یہ تو قابو میں نہیں آ رہی۔ڈاکٹر نے ان کی حالت کے پیشِ نظر انہیں سکون کا انجیکشن دینے کا کہا ہے لیکن یہ تو کچھ سننے کو ہی تیار نہیں ہے۔"

نرس نے دین کو دیکھتے ہی وضاحت پیش کی دین بمشکل اثبات میں سر ہلا گیا۔

"آپ لوگ جائیں میں دیکھ لیتا ہوں۔"

وہ خاموشی سے انہیں باہر جانے کا اشارہ کرتے ایک جانب ہو گیا۔وہ جانتا تھا کہ اتنی آسانی سے جزاء کسی کے قابو میں نہیں آئے گی۔کل ہی اس نے اس متعلق ریسرچ کی تھی تو اسے جان کر افسوس ہوا تھا کہ لوگوں کو ماہ و سال لگ جاتے ہیں اس چیز سے باہر نکلنے میں لیکن اس دوران انہیں مکمل توجہ اور کاؤنسلنگ کی ضرورت در پیش ہوتی ہے۔وہ یہ بھی سمجھ چکا تھا کہ وہ پیار محبت سے گندھی لڑکی ہے جلد ہی اس سب سے باہر نکل آئے گی کیونکہ اس دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"جزاء میری بات سنو۔"

اس نے نرس کے جاتے ہی دھیمے سے اسے مخاطب کیا جو دیوار سے لگی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ دین کو وہ اس وقت کافی سہمی ہوئی بے چین لگی تھی۔ تبھی اس کی حالت کی پیشِ نظر اسے نرمی سے مخاطب کیا۔

میں نہیں سنوں گی۔ مجھے بس وہ لا دیں وہ دے گے تو میں پھر آپ کی ساری باتیں سنوں گی۔ مجھے سکون نہیں" مل رہا میں کیا کروں۔ مجھے بس ایک بار دے دیں وہ یہاں پہ تکلیف ہوتی ہے۔ مجھے نہیں سمجھ آتا کہ میں کیا "کر رہی ہوں۔

وہ اپنا مدعا اس کے سامنے رکھتی بے بسی سے بولی۔ دین نے ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"اچھا میں لا کر دیتا ہوں تمہیں مگر تم جانتی ہو گی نا کہ کہاں سے ملے گا وہ۔"

دین نے کسی خیال کے تحت اس سے استفسار کیا تاکہ وہ نارمل ہوتے اپنی دلی کیفیت اس تک پہنچائے۔ جزاء نے مسکراتے ہوئے سرعت سے اثبات میں سر ہلایا تھا معاً کچھ سوچتے اس کے چہرے سے مسکراہٹ سمٹی تھی۔

نہیں آپ جھوٹ بول رہے ہیں میں جانتی ہوں آپ کبھی مجھے وہ نہیں لا کر دیں گے۔ آپ چاہتے ہی نہیں ہے" "کہ میں کبھی سکون سے رہو۔

وہ خالی خالی لہجے میں بولی۔ نادیہ بیگم نے مشکل اپنی سسکی روکی تھی اس کے برعکس دین نے ضبط سے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ قریب رکھے میز پہ سے قینچی اٹھاتے خود کو کچھ نقصان پہنچاتی دین خود پہ

ضبط کھوتے ہی ایک جست میں اس کے نزدیک پہنچا اور اسے جھنجھوڑتے غصے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔ وہ اس کی اشتعال بھری نگاہیں خود پہ محسوس کرتے سہم گئی۔ قینچی اس کے ہاتھ سے چھوٹتے اس کے پیروں میں جا گری تھی۔ نادیہ بیگم بھی سختی سے اپنے دونوں ہاتھ منہ پہ جما گئی۔

"بلکل خاموش اب مجھے تمہاری آواز بلکل نہ آئے۔"

وہ غیض کے عالم میں دھاڑا تو وہ پھپھک کر رو دی۔ دین نے اس کا بازو جکڑتے اسے بیڈ پہ بٹھایا اور نادیہ بیگم کے ساتھ کھڑی نرس کو قریب آنے کا اشارہ کیا تھا۔ نرس نے قریب آتے انجیکشن اس کے بازو میں لگایا تو وہ کراہ کر رہ گئی اور شکوہ کناں نگاہوں سے دین کی جانب دیکھا جو سخت نگاہوں سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا اس دوران نادیہ بیگم خاموش تماشائی بنی ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔ وہ نرس خاموشی سے اپنا کام سرانجام دیتے باہر نکل گئی۔ دین نے خاموشی سے اس کے نزدیک جگہ سنبھالی تھی۔ جزاء نے نگاہوں کا زاویہ بدلتے نادیہ بیگم کی جانب دیکھا تو وہ بے رخی سے نگاہیں پھیر گئی۔ جزاء ان کی بے رخی پہ تڑپ کر رہ گئی۔

"امی پلیز ایسے مت کریں۔"

وہ روتے ہوئے اذیت سے بولی۔

"تم نے کچھ کرنے لائق چھوڑا کہاں ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تلخ لہجے میں بولی۔ جزاء خاموشی سے چہرہ جھکائے آنسو پی گئی تھی۔ اس کا وجود خود خالی ہو گیا تھا۔ وہ بھی تو انجانے میں ہی اس سب میں گم ہوئی تھی اس جھوٹی تسکین سے خود کو سکون پہنچاتی تھی۔ دین نے ایک اچٹتی نگاہ جزاء پہ ڈالی جو خاموشی سے اپنے ناخن کھرچ رہی تھی۔

"کیوں کر رہی ہو ایسا جانتی ہو کہ یہ کس قدر غلط ہے۔ جب انسان جانے انجانے میں کوئی کوتاہی کرے یا خود کے ساتھ برا کرے تو سمجھ بھی آتا ہے لیکن جب سب کچھ جانتے بوجھتے وہ خود کو شیطان کے وسوسے میں ڈال کر حرام کاموں میں گم ہو جائے تو سمجھ نہیں آتا۔ وہ آپ خود ہی خود کے ساتھ غلط کر رہے ہوتے ہیں ہم خود ہی اپنے مجرم بن جاتے ہیں۔ اپنے آپ سے نگاہیں ملانے کو جی نہیں چاہتا۔"

دین خاموش بیٹھی جزاء کو نا جانے کیا سوچتے مخاطب کر بیٹھا تو اس نے چونک کر بھاری ہوتی آنکھوں کو دباتے اس کی جانب دیکھا۔ چہرہ کسی بھی قسم کے تاثر سے پاک تھا لیکن اس کی باتوں سے اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

"لیکن میں کیا کروں میں خود پہ ضبط کرنا چاہتی ہوں میں ایسی نہیں بننا چاہتی تھی مگر مجھ سے برداشت نہیں ہوتا ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے پورے وجود پہ کچھ کاٹ رہا ہے جلن کا احساس شدت اختیار کر جاتا ہے اب اس سب میں میرا کیا قصور ہوا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ منہ پھلاتے معصومیت سے بولی۔ مسلسل چیخنے کی بدولت گلہ بھی بری طرح بیٹھ چکا تھا تبھی اسے بولنے میں دقت پیش آرہی تھی۔ دین نے بغور اس کی جانب دیکھا جو خود سے ہی اکتائی ہوئی لگ رہی تھی۔

نہیں غلط بات بلکل غلط بات آپ خود پہ ضبط نہیں کررہی بلکہ آپ خود پہ ظلم کررہی ہیں۔میں نے آپ کو واضح" لفظوں میں بتلایا تھا کہ آپ کو اس حد تک نشے کی لت لگ چکی ہے کہ جب تک آپ خود کو اس دلدل سے نکالنا نہیں چاہے گی چاہ کر بھی نہیں نکل پائے گی۔ڈاکٹر کے مطابق یہ آپ کے وجود میں ایک خطرناک حد تک پھیل چکا ہے تبھی آپ اس کی اس قدر عادی ہو چکی ہیں۔یہ بہت خطرناک کام ہے۔خود کے بارے میں نہیں سوچا جاتا تو کم از کم اس عورت کے بارے میں سوچے جس نے نا جانے کس طرح کس مشکلات سے سامنا کر کے آپ کو اس قابل بنایا پڑھایا لکھایا لیکن آپ انہیں جواب میں کیا دے رہی ہیں۔یہ ہم جیسے لوگوں کیلیے نہیں ہے یہ ان لوگوں کیلیے ہیں جو ہر قسم کے حرام کاموں کو خد کیلیے حلال سمجھتے ہیں خود کو جھوٹی تسکین دیتے ہیں۔مگر ہمیں جھوٹی تسکین دینے کی ضرورت نہیں ہے خود کو۔چبھن ہوتی ہے جب اس کی طلب بڑھتی ہے تو آپ ایک کام کیا کرو اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جایا کرو اس ذات کے سامنے جھکا کرو اس کے مانگا کرو سکون وہاں سے جھوٹا سکون سے ملتا وہاں سے مستقل سکون ملتا ہے راحت نصیب ہوتی ہے وہ ہمیں دھتکارتا بھی نہیں ہے۔ہمیں برائیوں سے بچانے کے بہت سے طریقے پیش پیش ہیں تو کیوں نا ہم اس سے نیکی کی راہ تلاش کریں۔

لیکن نہیں پہلے ہم خود ہی خود کو ایسی راہ کے مسافر بناتے ہیں پھر بعد میں کہتے ہیں کہ ہم نے کوشش کی لیکن کوشش ناکام ہو گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جب آپ کسی کام کو انجام تک پہنچانے کے خاطر پوری طرح جت جاتے ہیں تو وہی ذات آپ کو کامیاب ٹھہراتی ہے بس اس میں آپ کی دلی رضامندی لازم ہے ناکہ فقط جھوٹے دلاسے۔"

وہ پریقین مسحور کن لہجے میں بول رہا تھا اور نادیہ بیگم اور جزاء یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی جس کے لہجے ایک ایک حرف سے سچائی ٹپک رہی تھی۔

"میں کوشش کروں گی۔"

وہ آنکھیں میچتے ہوئے دل پہ پتھر رکھ کر بولی اور نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔ دین بھی ایک نظر ان دونوں کو دیکھتے خاموشی سے ریسپشن کی جانب بڑھ گیا تاکہ ڈسچارج پیپر ریڈی کروا سکے۔ اس دوران اس کا دماغ مسلسل اگلا لائحہ عمل طے کرنے میں مصروف تھا وہ جانتا تھا کہ اس کے بعد ان دونوں کا ردِعمل کیا ہوگا لیکن وہ بھی اپنی سوچ پہ عمل پیرا ہونے کے بارے میں سوچ چکا تھا۔

اس کے جانے کے بعد بھی کافی لمحے پورے کمرے میں خاموشی چھائی رہی معاً جزاء کی مدھم آواز کمرے میں گونجی۔

"امی۔"

اس نے اذیت ذدہ لہجے میں خاموش بیٹھی نادیہ بیگم کو مخاطب کیا مگر وہ خاموش بیٹھی رہی۔ ان کی ناراضگی پہ جزاء کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔ چند ساعتوں بعد دین ہاتھ میں چند سفید رنگ کے پیپرز لیے جوں ہی اندر

داخل ہوا وہ دونوں ابھی بھی اسی زاویے پہ بیٹھی تھی۔ اسے اندازہ ہوا کہ نادیہ بیگم اپنی ناراضگی کی کس قدر پکی ہے۔

"چلیں چھٹی مل گئی ہے انہیں۔"

دین نے براہ راست نادیہ بیگم کو مخاطب کیا تو وہ چونک کر اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ جزاء بھی ایک نظر انہیں دیکھتے اپنی تمام ہمت متجمع کرتے بیڈ کا سہارہ لیتے اس سے پہلے کھڑی ہوتی بری طرح لڑکھڑائی تھی۔ نادیہ بیگم نے سرعت سے اسے کے گرد بازو حائل کرتے دین کی تلقید میں قدم باہر کی جانب بڑھائے۔ کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد گاڑی جہاز کی سی تیزی سے ہسپتال کی حدود کو پار کر گئی۔ گاڑی کو تقریباً دس منٹ سے پکی سڑک پہ گامزن دیکھ نادیہ بیگم نے چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات سجائے اس کی جانب دیکھا جو ہنوز سپاٹ چہرے سمیت ڈرائیونگ میں مگن تھا۔

"بیٹا یہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔"

انہوں نے سنجیدگی سے استسفار کیا۔ دین نے گلہ کھنکھارتے خود کو ان کے سوالوں کیلیے تیار کیا۔

آنٹی دراصل آپ میرے ساتھ میرے گھر جا رہی ہیں۔ آپ دونوں کا اب وہاں تنہا رہنا بلکل درست نہیں ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے وضاحت پیش کی۔ان دونوں نے سکتے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جو کس قدر پر سکون تھا اپنی خود ساختہ حرکت پہ۔

"بچے ہم کافی عرصے سے تنہا ہی رہتے آ رہے ہیں اس سارے عرصے میں ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہوا اور اگر ہوا بھی ہے تو ہمارے وہاں ہمسائے بہت اچھے ہیں کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی۔"

انہوں نے اس کی بات پہ عذر پیش کیا۔ہمسائے کے نام پہ جزاء کے ذہن کے دریچوں پہ اقراء کا چہرہ لہرایا تو وہ سختی سے لب آپس میں پیوست کر گئی۔دین کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا لیکن وہ یہ بات بھی موقع کی مناسبت دیکھ کر ہی کرنا چاہتا تھا۔

"آنٹی ان کی حالت سے آپ بخوبی واقف ہیں وہ جو کوئی بھی ہے جو ان کی اس حالت کا ذمہدار ہے وہ انہیں اس کام سے پیچھے ہٹتا محسوس کر کسی دوسرے طریقے سے ایک بار پھر اس میں ملوث کرنا چاہے گا جو آپ کی بیٹی کیلیے درست نہیں ہے۔امید ہے آپ میری بات کو سمجھے گی. میں جو بھی بات کر رہا ہوں ان کی بہتری کی خاطر ہی کر رہا ہوں۔"

اب کی بار نادیہ بیگم کے ساتھ ساتھ جزاء کے لبوں پہ بھی قفل لگا تھا۔وہ ٹھیک تو کہہ رہا تھا اقراء جس سے بھی بات کر رہی تھی بلکل یہی تو الفاظ تھے اس کے بھی۔وہ اس کے ساتھ کچھ بہت برا کرنے کا سوچے ہوئے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھی۔ ایک آنسو جزاء کی آنکھ سے ٹوٹتے گال پہ بہا جسے وہ اپنی لامبی انگلیوں سے پونچھ گئی تھی۔ بھیگی پلکیں مسلسل لرز رہی تھی جیسے آنسو ضبط کرنے کی کوششوں میں ہو۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد گاڑی ایک شاندار سے فلیٹ کے سامنے رکی تھی۔ نادیہ بیگم نے جزاء کو سہارہ دے کر باہر نکالا۔ اس فلیٹ کو دیکھتے ان دونوں کی نگاہیں بے اختیاری میں ایک دوسرے کی جانب اٹھی تھی وہ دونوں کی نگاہیں پھیر گئے تھے۔

"چلیں آنٹی۔"

دین ان کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے بول اٹھا۔ انہوں نے خاموشی سے قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔ دین بھی ان کے پیچھے پیچھے ہی تھا۔

"ایسا کریں آپ دونوں کچھ دیر آرام کر لیں مجھے کسی کام کی بدولت باہر جانا ہے۔"

اس نے کہتے ہوئے سامنے بنے کمروں کی جانب اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے سر جھکا گئی تھی۔ وہ ان دونوں کو ایک نظر دیکھتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب چل دیا۔ اب اس کا رخ اسی گھر کی جانب تھا جہاں اس چوکیدار کو قید کیا ہوا تھا اب وہ گھر ایک اور وجود سے بھر گیا تھا جس سے ملاقات اس کی باقی تھی۔

وہ جوں ہی دروازہ ہولے سے واں کرتے اندر داخل ہوا تو سامنے کرسی پہ بندھا وجود خون آشام نگاہوں سے اسے ہی گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کون ہو تم اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔"

وہ کسی کو اپنے قریب آتا دیکھ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ وہ کسی زخمی شیرنی کی مانند دھاڑ دہی تھی۔ دین نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

بہت جلد سب جان جاؤ گی۔ میرے سامنے تو زبان کھولنے کی ہمت نہیں ہوئی لیکن بہت جلد اس کے سامنے " تمہاری زبان تو کیا سب کچھ چلے گا کیونکہ اس کا دشمن چاہے کسی بھی طرز کا ہو مرد ہو یا عورت وہ بخشتا کسی کو نہیں۔ میری یہ بات ذہن نشین کر لو۔"

وہ اس کی کان کے قریب جھکتے سرد مہری سے بولا۔ اس کی سرگوشی پہ اقراء کا پور پور کانپ اٹھا۔ اس نے سہمی ہوئی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور ایک ہی جست میں اس کے چہرے سے نقاب ہٹانا چاہا تھا لیکن عین راستے میں ہی اس نے سختی سے اس کی کلائی جکڑتے مڑورتے پشت پہ لگائی تھی۔ اس قدر تکلیف پہ اس کی چیخ بے ساختہ تھی۔ اب وہ اس کے کھلے ہوئے ہاتھ بے دردی سے اسی کی پشت پہ باندھ رہا تھا۔ اور اقراء یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ اس کے ساتھ یہ سب کیوں ہو رہا ہے۔

اس پہ ایک کاٹ دار نگاہ ڈالتے دین دروازہ زور سے بند کرتے باہر کی سمت بڑھ گیا۔ اس کے ذہن میں وہی منظر لہرایا جب وہ نادیہ بیگم کے بلوانے پہ جزاء کے گھر کی جانب جا رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کے بلاوے پہ جوں ہی جہاز کی سی تیزی سے ان کے گھر پہنچا جزاء کو سپید چہرے سمیت کانپتے ہوئے کسی کے گھر سے باہر نکلتا دیکھ اس کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتا اس نے اپنا دماغ پہلے تیزی سے چلانا شروع کیا سب سے پہلے شک تو اس کا اسی چیز کی جانب کیا کہ وہ اس نشے کی پریا کیلیے ماری ماری پھر رہی تھی معاً اسی گھر کے دروازے سے ایک لڑکی کو باہر نکلتا دیکھ اس کا ماتھا بری طرح ٹھنکا تھا۔اس نے تیزی سے گاڑی کے عقب میں ہوتے صورتحال کا جائزہ لینا چاہا پہلے تو اس کی نگاہ اس لڑکی کی جانب پڑی جو گلابی رنگ کے کرتے کے ساتھ سیاہ رنگ کی جینز پہنے گلے میں ڈوپٹہ مفلر کی طرح لپٹا ہوا تھا۔اب وہ گلی میں ایک طائرانہ نگاہ دوڑا رہی تھی۔اس کے تاثرات دیکھ دین سمجھ چکا تھا کہ وہ چوری چھپے کہی جانے کی تیاری میں ہے مگر اس لڑکی کے نام کی ابھی تک اسے تصدیق نہیں ہوئی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ لڑکی چاروں اطراف میں نگاہیں دوڑاتے تصدیق کرتے آگے کی جانب بڑھتی عقب سے آنے والی بچے کی آواز پہ وہ مٹھیاں بھینچتے اپنے قدم وہی پہ روک گئی تھی۔

"تم کہاں جارہی ہو اقراء آپی۔"

وہ بچہ شاید اس کی جان پہچان کا تھا تبھی اس کے اپنے لبوں پہ زبردستی کی مسکراہٹ سجائی تھی۔اس کے برعکس دین کی آنکھوں میں ایک چمک لہرائی تھی اس کے نام پہ۔مطلب جس کی اسے تلاش تھی وہ اس کے سامنے ہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں وہ تم نے ریموٹ کنٹرول گاڑی کی فرمائش کی تھی نہ بس وہی لینے جارہی ہوں ابا پوچھے تو اسے مت بتلانا کہ" کہاں گئی ہو بس یہ بتانا کہ اپنی کسی دوست کے ہاں گئی ہے تو جانتا ہے نا کہ وہ فضول خرچ بلکل نہیں کرنے دیتا اور اگر اسے معلوم پڑ گیا تو تجھے گاڑی کبھی نہیں لینے دے گا۔"

وہ اسے اپنے مکمل اعتماد میں لیتے آگے کی جانب بڑھ گئی جبکہ اس بچے نے کھلکھلاتے ہوئے قدم دوبارہ گھر میں بڑھائے تھے۔

وہ جوں ہی گلی کا نکر پار کرتے باہر نکلی دین نے جزاء کے گھر جانے کے بجائے قدم اس کے تعاقب میں بڑھائے تھے۔وہ جلد از جلد اس تک پہنچتے اسے اپنے شکنجے میں لینا چاہتا تھا۔معاً کچھ سوچتے دین نے ماسک اپنے چہرے پہ چڑھایا اور ایک ہی جست میں اس کے منہ پہ اپنا بھاری ہاتھ جماتے اسے روکنا چاہا معاً جوں ہی اس کے ہاتھ پہ لگی دوائی اس کے نتھنوں سے ٹکرائی اقراء نے کب حواس چھوڑے اسے علم ہی نہیں ہوا۔اس نے بند ہوتی آنکھوں سے اس شخص کا چہرہ دیکھنا چاہا لیکن اس کے حواس بری طرح کام کرنا چھوڑ چکے تھے۔دین نے ایک پتھریلی نگاہ اس پہ ڈالی جس کا سانس بہت دھیرے سے چل رہا تھا۔وہ اسے بھی اسی بوسیدہ کھنڈر زدہ گھر میں لے آیا تھا جہاں اس نے چوکیدار کو قید کیا ہوا تھا۔

وہاں لاتے ساتھ ہی اسے کرسی پہ پٹخنے والے انداز میں بٹھاتے اس نے ایک تنفر بھری نگاہ اس پہ ڈالتے سختی سے اس کا گال تھپتھپایا تھا۔اس دوائی کا دورانیہ اتنا ہی تھا۔دین کے متوجہ کرتے پہ اس کے حواس بحال ہونا شروع ہوئے تھے۔اس نے مشکل اپنی مندی مندی کھولی اور اطراف کا جائزہ لینا چاہا معاً اپنے اوپر ایک نقاب

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پوش کو جھکا دیکھ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔اس نے چلانا چاہا لیکن دین نے اس کے منہ پہ بھاری ہاتھ رکھتے اس کی کوشش کو ناکام بنادیا اور نفی میں سر ہلایا تھا۔

"کک کون ہو تم۔"

اس نے ہکلاتے لہجے میں استفسار کیا۔

مجھے جاننا تمہارے بس کی بات نہیں ہے لیکن تمہیں جاننا بہت ضروری ہے اسی لیے جو بھی میں اب تم سے "
"پوچھوں اس کا سچ سچ جواب دینا ورنہ میں تمہارے لڑکی ہونے کا بھی لحاظ نہیں کروں گا۔

وہ طیش کے عالم میں اس کی کرسی کو جھٹکا دیتے غرایا۔اقراء نے بے ساختہ اپنا حلق تر کیا۔

"کیا مطلب۔"

اس نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ناجانے کون اجنبی تھا۔

سارے مطلب واضح ہونگے سب سے پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ کون ہے تمہارا باس جس کے ساتھ مل کر معصوم "
"جانوں سے کھلوار کر رہی ہو۔

وہ سختی سے گویا ہوا۔اقراء کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔وہ چاہ کر بھی اس کے خلاف نہیں بول سکتی تھی۔وہ لب بری طرح دانتوں تلے چباتے سوچ میں غلطاں تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کون باس کس باس کی بات کر رہے ہیں آپ میں کسی کو نہیں جانتی۔"

اس نے اپنے لہجے پہ حتی الامکان قابو پایا تاکہ اسے شک نہ ہو۔ دین نے داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور سرعت سے اپنی جیب سے لائٹر برآمد کرتے اس کی آنکھوں کے نزدیک کیا تھا۔ اقراء کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ اس نے سہمی پانی سے بھری ہوئی نگاہوں سے جلتے ہوئے لائٹر کو خود کے قریب تر ہوتے دیکھا تھا۔

"جس کے ساتھ مل کر لوگوں کو نشے کا عادی بنا رہی ہو۔ معصوم لوگوں کا جینا حرام کر رہی ہو۔"

وہ یہ بولتے لائٹر اس کی دائیں آنکھ کے عین نزدیک کر گیا۔ اقراء نے سختی سے آنکھوں کو میچتے لب آپس میں سختی سے پیوست کر لیے جیسے کچھ نہ بولنے کی قسم کھائی ہو۔ دین نے سپاٹ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اپنے موقف پہ ڈٹی ہوئی تھی مجال ہے کہ کچھ بھی بولی ہو۔

تمہارے پاس صرف ایک دن کا وقت ہے پھر جو تمہارے ساتھ ہو گا اس کی زمہدار سراسر تم خود ہی ہو گی۔ کچھ دیر میں پھر لوٹوں گا ذہن مانے تو منہ کھول دینا کیونکہ کل تو تمہارا منہ تو کیا سب کچھ کھلے گا کیونکہ وہ ظالموں کیلیے بہت برا ہے۔"

وہ اس کے وجود میں سرد سی لہر دوڑاتا اسے مزید خوف میں مبتلا کر گیا۔ وہ کس کی متعلق بات کر رہا تھا۔ اقراء کا دل خوف سے بڑھ گیا۔ دین اس کی ہنوز خاموشی کو محسوس کرتے اس کی کرسی کو ٹھوکر مارتا وہاں سے نکلتا چلا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گیا۔ پیچھے وہ چیختی چلاتی رہی لیکن یہاں اس سناٹے زدہ ماحول میں اس کی سننے والا کوئی نہیں تھا۔ وہ اپنے گھر والوں کو سوچتے ایک خوفزدہ نگاہ اس خوفناک گھر کے ڈالتے پھٹتے دل سمیت چیخ چیخ کر رو دی تھی۔

موبائل پہ آنے والی کال سے اس کی بے لگام سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تھا۔ اس نے سرعت سے فون کان سے لگایا۔

"کچھ بولی وہ لڑکی۔"

عشب کی سنجیدہ آواز پہ دین نے ایک شرربار نگاہ اس گھر پہ ڈالی۔

"کچھ بھی نہیں۔ شاید وہ پکی کھلاڑی ہے یا اسے مکمل طور پہ خوفزدہ کیا گیا ہے کیونکہ اس کے گھر کے حالات کو دیکھتے ٹارگٹ بنایا گیا ہے ہو سکتا ہے اسے دھمکی دی گئی ہو۔"

اس نے سنجیدگی سے ساری بات اس کے گوش گزار دی۔ عشب نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔ ساتھ ساتھ وہ دونوں اسلحہ وغیرہ اور ضروری سامان پیک کرنے میں بھی مصروف تھے کیونکہ اتنا تو وہ جان گئے تھے کہ وہ سب اپنے مشن کے بہت قریب ہیں۔

"چلو ہم ویسے بھی پہنچ ہی رہے ہیں وہاں دشمنوں کا خاتمہ کرنے۔ کب تک خیر منائے گے وہ اپنی۔ انڈرورلڈ کا سب سے بڑا آدمی پاشا اس کا کھیل اب تمام ہو گا۔ تم اپنی تیاری مکمل رکھنا ہم آدھی رات کو ہی یہاں سے نکلے گے اور صبح تمہارے پاس۔"

اس نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔ دین نے اس کی بات پہ فقط سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہاں سچ علایہ کا کیا کرنا ہے۔"

عشب کی آواز پہ دین جو جزاء کے متعلق سوچ رہا تھا چونک اٹھا۔

اسے بھی ساتھ ہی لے آنا۔ میرے ساتھ ایک آنٹی رہتی ہیں ان کی ایک بیٹی بھی ہے تمہیں جس لڑکی کے "

"متعلق بتایا تھا یہ اسی کیس کی ایک کڑی ہے۔ تفصیل تم لوگوں کے یہاں پہنچتے ہی بتاؤں گا۔

اس نے عام سے لہجے میں جواب دیا۔ دین کی بات پہ عشب کو حیرت تو بہت ہوئی لیکن وہ اپنی حیرت پہ قابو پا گیا تھا۔ اسی طرح چند ایک باتوں کے بعد عشب نے کال کاٹی اور اپنے قدم حسن کے کمرے کی جانب بڑھائے۔

"تمہاری تیاری مکمل ہو گئی۔"

اس نے وارڈروب میں گھسے حسن کو مخاطب کیا۔

"جی بھائی بس ہو گئی۔ آپ نے بتایا نہیں کہ علایہ کا کیا کرنا ہے۔"

اس نے اپنے بیگ کی زپ بند کرتے علایہ کے بارے میں بازبرس کی۔

"اسے بھی ساتھ لے کر چلنا ہے۔"

عشب نے مختصر جواب دیا۔ حسن کی انکھیں حیرت کی زیادتی سے کھلی کی کھلی رہ گئی۔

"بھائی کیا سچ میں اسے وہاں لے جانا ٹھیک رہے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

حسن نے پریشانی سے پوچھا۔عشب نے اسے تسلی دینے کی خاطر اس کا شانہ تھپتھپایا۔

"جاؤ اسے کہو کہ اپنی پیکنگ کرلے مجھے ایک ضروری کام ہے اسے نپٹا کر آتا ہوں۔"

وہ سپاٹ ذدہ لہجے میں بولتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جاتے ہی حسن نے بھی کندھے اچکاتے علایہ کے کمرے کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

اسے گھر لوٹتے شام پڑ گئی تھی۔آسمان پہ آج کالی گھٹائیں چھائی ہوئی تھی۔ٹھٹھرا دینے والی سردی تھی۔تاروں کا کہی نام و نشان تک نہیں تھا۔ایسے موسم میں وہ گھر کے لان کے کھڑی آسمان پہ نگاہیں جمائے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھی۔ایکدم ہوا کی ایک سرد لہر دوڑتی تو پورے وجود میں کپکپاہٹ سی دوڑ جاتی۔دین نے اسے اس قدر ٹھنڈے موسم میں بغیر کسی شال یا سویٹر کے کھڑے دیکھا تو اس کی لاپرواہی پہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے اسی کی جانب چلا آیا۔اس کے قریب آنے پہ بھی نا وہ چونکی اور نا ہی اس کی جانب متوجہ ہوئی شاید وہ اپنی سوچوں میں اس قدر غلطاں تھی۔دین نے ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالی تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ رو رہی ہے۔سرخ متورم آنکھیں جو سرخ ہو رہی تھی جس پہ سایہ فگن ہوتی لامبی پلکیں،گلابی ناک جو سردی کی بدولت مزید گلابی ہو رہا تھا سردی سے کپکپاتے لب۔وہ انتہا کی پرکشش تھی۔سرخ و سفید رنگت کی حامل لڑکی اسے حقیقتاً اس لڑکی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کی قسمت پہ دکھ ہوا تھا کہ وہ کیا سے کیا بن گئی تھی۔اس کی محویت آسمان پہ محسوس کرتے اس نے ماتھے پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا اور گلہ کھنکھارتے اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہا۔وہ چونک کر اس کی سمت دیکھتے سرعت سے اپنے آنسو صاف کر گئی۔

"آپ یہاں۔"

اس نے دھیمے لہجے میں بولتے اپنے سر پہ ڈوپٹہ درست کیا۔دین نے دونوں ہاتھ جیکٹ کی جیبوں میں اڑستے طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اب اپنے لب چبا رہی تھی۔

"بہت جلدی ہوش نہیں آ گیا آپکو۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔ناجانے کیوں اس کا یوں اس کی جانب متوجہ نہ ہونا اس کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا تبھی ناچاہتے ہوئے بھی طنز کر بیٹھا۔جزاء نے ذرا سی پلکیں واں کرتے حیرت سے اس کی جانب دیکھا معاً اس کی نگاہیں اپنے چہرے پہ محسوس کرتے وہ سٹپٹاتے ہوئے نگاہیں جھکا گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا کر رہی تھی یہاں۔"

اب کی بار وہ مطلب کی بات پہ آیا۔

وہ مجھے نیند نہیں آ رہی تھی تو یہاں آ گئی۔ اگر آپ کہتے ہیں تو اب نہیں آؤں گی۔ وہ امی بھی نہیں بات کر رہی "میرے سے میں اکیلی بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی تھی۔ وہ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہی ہیں۔

وہ معصومیت سے بولتے آخر میں بے بسی کے مارے رو دی تھی۔ دین چاہتا بھی یہی تھا کہ وہ اپنے دل کا غبار ہلکا کر لے تبھی خاموشی سے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے اسے دیکھتا رہا۔

نہیں برداشت ہو رہی ہے نا ان کی بے رخی تو مناؤ انہیں جا کر۔ ان کا دل تو ازل سے موم ہوتا ہے پگھل جائے" "گی وہ پریشانی میں یہ سب کہہ گئی تھی۔ ورنہ جو آج انہیں پتہ چلا ہے وہ کسی دھچکے سے کم نہیں ہے جزاء۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے محبت سے اسے سمجھایا۔

"لیکن اس میں میرا کیا قصور۔"

اس نے بھاری لہجے میں استفسار کیا۔ دین نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"کبھی کبھی قصور کسی کا بھی نہیں ہوتا بس حالات ہی ایسے ہو جاتے ہیں۔ خود کو مضبوط کرو اور آنٹی سے بات کرو۔ جاؤ شاباش۔"

اس نے دھیمے لہجے میں اسے تسلی دی۔ جزاء نے حلق تر کرتے اس کی سمت دیکھا۔

"لیکن اگر وہ نہیں مانی اور انہوں نے ڈانٹا تو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے کسی خدشے کے تحت استسفار کیا۔اس کے چہرے پہ پھیلے خوف کے سائے محسوس کرتے وہ نا چاہتے ہوئے بھی دھیمے سے ہنس دیا تھا۔

"نہیں کرتی غصہ اور اگر کریں گی بھی تو اولاد سے بہتر کون جانتا ہے کہ انہیں کیسے سنبھالنا ہے۔جب ہمارے والدین ہمارا کہا سنا برداشت کر جاتے ہیں تو ہم کیوں نہیں۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا۔اس کے ہاتھوں کا لمس اپنے گال پہ محسوس کرتے جزاء تڑپ کر اس سے فاصلہ قائم کر گئی۔دل بے ساختہ تیز تیز دھڑکنے لگا۔دین بے اختیاری کی کیفیت میں یہ کر تو چکا تھا مگر اب دل ہی دل میں خود کو کوسنے میں مصروف تھا۔اس کے چہرے کا سرخ رنگ دیکھتے دین کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔

"ایم سو سوری۔میں چلتا ہوں آپ بھی جاؤ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اسے انگلیاں چٹخاتے دیکھ شرمندگی کی کیفیت میں معذرت کرتے اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ جزاء نے اس کی پشت کو بغور دیکھا تھا جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔

وہ سب تقریباً پانچ گھنٹوں کے سفر کے بعد مظفر آباد پہنچ چکے تھے۔وہاں کا موسم لاہور کی نسبت سرد تھا تبھی انہوں نے خود کو اچھے سے ڈھانپا ہوا تھا۔علایہ تو پرشوق نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لے رہی تھی کیونکہ وہ اپنے ہوش و حواس میں یوں پہلی بار کہی باہر آئی تھی البتہ وہ دونوں بلکل سنجیدہ تھے کیونکہ جس کام کی بدولت وہ جارہے تھے اس بارے میں سوچتے انہیں حوصلے اور ہمت سے کام لینا تھا۔علایہ کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ وہ دین کے پاس جارہے ہیں ورنہ وہ ضرور ہنگامہ برپا کرتی اور وہ لوگ کسی صورت بھی اس چیز کو فلحال برداشت نہیں کرسکتے تھے تبھی اسے اس بات سے بے خبر رکھا تھا۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد دین کی بھیجی گئی لوکیشن کو فولو کرتے وہ تینوں گاڑی میں اس کے فلیٹ کی جانب روانہ ہوئے تھے۔تقریباً آدھے گھنٹے کے سفر کے بعد ان کی گاڑی ایک چھوٹے سے مگر خوبصورت سے فلیٹ کے سامنے رکی تھی۔علایہ نے ناسمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھا البتہ وہ دونوں پرسکون تھے۔

"یہ کس کا فلیٹ ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے ہونق ذدہ ہوتے استسفار کیا۔ حسن نے آنکھیں دکھاتے اسے کچھ دیر مزید خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو وہ منہ بناتے خاموشی سے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھ گئی۔ چند ساعتوں بعد ہی جزاء نے دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے لڑکوں کو دیکھتی وہ ایکدم بوکھلا گئی تھی۔ حسن اور عشب نے سرعت سے ایک دوسرے کی جانب دیکھتے نگاہیں پھیری البتہ علایہ نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"ارے تم لوگ آ گئے۔"

معاذ دین کی آمد سے جہاں علایہ کا رنگ اڑا تھا وہی اس نے بے یقینی سے ان دونوں کی جانب دیکھا جنہوں نے اسے بتانا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔ اس نے اپنے قدم بے اختیار پیچھے کی جانب لیے تھے۔ سر ابھی تک بے یقینی سے نفی میں ہل رہا تھا۔

"اتنا بڑا دھوکا۔"

اس نے خالی خالی نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھتے کہا۔ دین کو معاملہ سنگین محسوس ہوا تو وہ ان دونوں کو اندر جانے کا اشارہ کرتے خود علایہ کی جانب متوجہ ہوا جو نفرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔ دین کا دل گویا کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔

"علایہ میرا بچہ میری بات نہیں سنے گا۔"

وہ اسے دھیمے سے پچکارتے ہوئے بولا لیکن وہ تو اس کے اس قدر حلاوت ذدہ لہجے پہ ہی چیخ اٹھی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں سنوں گی کوئی بات آپکی۔یہی تو کرتے ہیں آپ سب لوگ اپنی سنا کر چلے جاتے ہیں میری آج تک سنی کس نے ہے۔میں تو ایک کٹھ پتلی ہوں نا جس کو سر راہ جس جانب بھی رکھ دو گے وہ آپ کے اشارے پہ وہی ٹکی رہے گی اس کی تو کوئی زندگی ہی نہیں ہے نا۔ہے نا یہی کریں گے نا اب بھی آپ۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ضبط کے کڑے پہرے جو کافی عرصے سے اس نے خود پہ بٹھائے ہوئے تھے وہ بری طرح ٹوٹ گئے تھے۔

"علایہ اندر چلو یہاں بات کرنا مناسب نہیں ہے۔"

عشب اس کی اونچی ہوتی آوازوں کو محسوس کرتے دوبارہ باہر آتے دھیمے لہجے میں بولا لیکن اس کے لہجے میں بھی سختی پنہاں تھی۔

مجھے اپنا یہ سخت رویہ دکھا کر گمراہ کرنے کی کوشش مت کریں کیا سمجھتے ہیں آپ خود کو۔نہیں آنا تھا مجھے یہاں کسی نے پوچھنا تو دور بتانا بھی گوارا نہیں کیا۔"

وہ ایکدم زخمی شیرنی کی مانند اس کا گریبان جکڑ گئی۔دین نے سرعت سے اسے عقب سے اپنے حصار میں لیتے سنبھالا جو کسی کے قابو نہیں آرہی تھی۔عشب ایک سرد نگاہ اس پہ ڈالتے اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ شدت گریہ سے سرخ ہوتی آنکھوں کو سختی سے میچ گئی۔دین اسے اپنے حصار میں لیتے جوں ہی اندر داخل ہوا وہ صوفے پہ بیٹھے دو انجان وجود کو دیکھتے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں ایک منٹ آتا ہوں۔"

وہ ان سب سے معذرت کرتا علایہ کو اپنے ساتھ لیتے اپنے کمرے کی جانب چل دیا تاکہ کھل کر اس سے بات کر سکے۔ جزاء کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

"وہ ان کی بہن ہے۔"

معاً اپنے قریب سے آنے والی شریر آواز پہ وہ اڑی اڑی رنگت سمیت بدک کر پیچھے ہوئی تو حسن سرعت سے مسکراہٹ چھپا گیا۔ جزاء نے شرمندہ ہوتے دل ہی دل میں خود کو اپنی حرکت پہ کوسا تھا کیا ضرورت تھی اس قدر محو ہو کر دیکھنے کی۔

دین نے اسے کمرے میں لاتے بیڈ پہ بٹھایا اور خود دوزانوں اس کے نزدیک بیٹھا تھا۔ وہ مسلسل اپنی ٹانگ ہلاتے خود پہ ضبط کر رہی تھی۔ دین نے ایک نظر جی بھر کر اس کی جانب دیکھا جو دنیا میں اس کا سگا واحد رشتہ تھا۔

"علایہ میری طرف نہیں دیکھو گی۔"

دین کے لہجے میں ایک التجا سی تھی۔ علایہ نے اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔

"نہیں دیکھوں گی۔"

وہ خالی خالی لہجے میں ہٹ دھرمی سموئے بولی۔ دین نے بے بسی سے اس کی جانب دیکھا جو اپنے موقف پہ ڈٹی ہوئی تھی۔ دین نے افسردگی سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیوں نہیں دیکھو گی ایک بار دیکھ لونا۔بھائی توکب سے ترسے ہوئے ہیں۔"

وہ بے چینی سے گویا ہوا۔علایہ نے ایک شکوہ کناں نگاہ اس پہ ڈالتے نگاہیں پھیر لی۔دین کے لبوں پ ایک بھولی بھسری مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

نہیں دیکھوں گی اس دن بھی دیکھا تھا لیکن اگلے دن آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے اس بار بھی چلے جائیں گے میں "جانتی ہوں۔سب ایسے ہی مجھے دھوکا دے کر اکیلا کر جاتے ہیں۔

وہ تلخ لہجے میں بولی۔دین نے اس کے دونوں ہاتھ تھامتے سختی سے اس کی بات کی نفی کی۔

نہیں میری جان کم از کم اپنے بھائی کو تو ان لوگوں میں شمار کر کے اس کے دل کو ٹیس پہنچاؤ میں تو اپنی لایہ سے " بہت پیار کرتا ہوں بس کچھ مجبور تھا میں۔ابھی بھی مزید باتیں نہیں کروں گا لیکن جیسے ہی ہمارا یہ مشن پورا ہوا "اس کے بعد سے بھائی پکا پکا آپکے اوکے۔کہی نہیں جائیں گے بھائی۔

وہ اس کی بے تاثر نگاہیں دیکھتے اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔علایہ نے بھی بغیر کسی تردد کے اس کے گرد بازو حائل کرتے اس کے سینے میں چہرہ چھپایا تھا۔وہ بھی تو زندگی سے تھکی اور دکھوں کی ماری تھی جسے بس محبت چاہیے تھی اب جب وہ اسے مل رہی تھی تو وہ کیونکر اس سے منہ موڑتی۔دین نے محبت سے اس کے بال سنوارتے اس کے ماتھے پہ ہولے سے لب رکھے تھے۔اس نے مسکراتے ہوئے دین کی جانب دیکھا۔

"چلیں اب باہر۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے مسکراتے ہوئے گویا تصدیق چاہی۔علایہ نے اس کے گال پہ محبت بھرا بوسہ دیتے اثبات پہ سر ہلایا تھا جوابًاوہ اس کے بال بکھیر گیا۔اس کی ہمیشہ والی حرکت پہ وہ کھکھلا کر ہنس دی تھی۔باہر بیٹھے حسن اور عشب نے ایک دوسرے کی جانب دیکھتے تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

وہ دونوں جوں ہی باہر نکلے دین نے ان سب کو نادیہ بیگم اور جزاء کا تعارف کرایا۔عشب تو ایک نظر اسے دیکھتے سپاٹ چہرے سمیت نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔اس کی کچھ دیر پہلے والی حرکت ابھی تک اس کے ذہن میں تازہ تھی۔جزاء ایک نظر ان سب پہ ڈالتے ہچکچاتے ہوئے وہاں سے اٹھی اور انگلیاں چٹخاتے کچن کی جانب چل دی۔نادیہ بیگم کو تو وہ سب بہت پسند آئے تھے خاص طور پہ حسن جو جب سے آیا تھا اپنی باتوں اور حرکتوں سے سب کے چہروں پہ مسکان بکھیر رہا تھا۔

"دین میرے خیال سے ہمیں مزید وقت کا ضیاع کیے بغیر اب نکلنا چاہیے۔"

معًالاؤنج کی خاموش فضا میں عشب کی بھاری سنجیدہ آواز گونجی۔علایہ نے ٹھٹھک کر اس کی سمت دیکھا اور خوفزدہ نگاہوں سے دین کی جانب دیکھا جو آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دے رہا تھا۔علایہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔اب بھلا وہ اس کے آگے کیا کہتی تبھی خاموشی اختیار کر گئی۔

"کہاں جا رہے ہو بیٹا۔"

نادیہ بیگم نا جانے کیا سوچتے بے اختیاری کے عالم میں پوچھ بیٹھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آنٹی بس سمجھ لے اپنی زندگی کا مقصد پورا کرنے جا رہے ہیں اگر آپ کی دعائیں ساتھ ہوئی تو انشاآللہ کامیاب "
"ہو کر لوٹیں گے۔

اس نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔نادیہ بیگم نے ان تینوں کے سر پہ دستِ شفقت رکھا تھا۔وہ تینوں ہی ان کی محبت پہ فقط مسکرا دیے۔اس کے بعد وہ سب باہر دروازے کی جانب چل دیے۔باہر جاتے دین نے ناجانے کیا سوچتے ٹھٹھک کر کچن کے دروازے کی جانب دیکھا تھا جہاں جزاء کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اس کے دیکھنے پہ وہ اس نے خاموشی سے نگاہیں پھیر لی تھی۔دین کچھ سوچتے اس کی جانب چل دیا۔جزاء کا دل اسے قریب آتا دیکھ زوروں سے دھڑکنے لگا جس کا اندازہ اس کے چہرے پہ پھیلے رنگوں کو دیکھتے بخوبی ہو رہا تھا۔

میں جا تو رہا ہوں یہاں سے لیکن آپ کو اس زات کے سپرد کر کے۔میں نہیں جانتا کہ واپسی کب ممکن ہو یا نہ "
ہو لیکن آپ کا معاملہ اب اس ذات پہ چھوڑ دیا ہے نا اگر آپ نے بے ایمانی کرنے کی کوشش کی تو حساب میں
"نہیں وہ ذات لے گی۔

وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا اور جزاء دم سادھے اسے سن رہی تھی۔اس کی آنکھوں میں باقاعدہ نمی سی چھلکی۔اس سے پہلے کہ وہ واپسی کیلیے قدم موڑتا بھیگی مترنم آواز پہ اس کے دروازے کی جانب بڑھتے قدم باقاعدہ ٹھٹھکے تھے۔

"اپنا خیال رکھیے گا۔میں آپ کیلیے دعا کروں گی اور آپ کا انتظار بھی کروں گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بھیگی نگاہوں سے اس کی پشت تکتے مدھم لہجے میں بولی۔ دین کے لبوں پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔ اس نے ایک اچٹتی نگاہ اس لڑکی پہ ڈالی جو کوئی رشتہ نہ ہوتے ہوئے بھی اسے پہلی ہی نظر میں اپنی اپنی سی لگی تھی۔

اب تو ضرور وقت پہ لوٹا ہو گا مجھے کیونکہ کوئی میرا انتظار جو کر رہا ہو گا اور کسی کو زیادہ انتظار کرانا غلط ہوتا ہے۔"

وہ ایک بھرپور مگر گہری نگاہ جزاء پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ جزاء نم نگاہوں سے اس مہرباں شخص کی پشت دیکھتی رہ گئی۔

"دین بھائی اچھے ہیں نا۔"

حسن جو نا جانے کب وہاں آیا تھا اسے چھیڑنے والے انداز میں بولا۔ جزاء اس کے انداز پہ اچھا خاصہ بوکھلا گئی۔

"نہیں تو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کے منہ سے بے اختیار پھسلا۔ حسن نے آنکھیں سکیڑتے اس کی جانب دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ ایسا کیوں۔

"اتنے اچھے تو ہے ہمیشہ اس قدر پیار سے مخاطب کرتے ہیں سب سے اتنی محبت کرتے ہیں۔"

وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے سب پہ زور دیتا ہوا بولا تو جزاء کے چہرے پہ گلال بکھر گیا۔

"نہیں تو مجھے تو بس ڈانٹتے رہتے ہیں۔"

وہ منہ بناتے ہوئے بولی مگر حسن کے قہقہے پہ اسے احساس ہوا کہ وہ جانے انجانے میں ہی سہی کچھ غلط کہہ چکی ہے۔ تبھی کھسیاتے ہوئے وہاں سے کھسک گئی جبکہ حسن قہقہہ لگاتے باہر علایہ کی جانب چل دیا جس کا چہرہ اداس سا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا ہو گیا ایسا پھولا ہوا منہ کیوں بنایا ہوا ہے۔"

حسن اس کے چہرے پہ چھائی افسردگی کو مٹانے کی خاطر اس کی ناک ہولے سے دباتا ہوا بولا۔ علایہ نے خونخوار تیوروں سمیت اس کی جانب دیکھا تھا۔

"تمہارے جانے کے غم میں۔"

وہ جل کر بولی۔ حسن اس کی بات پہ خوشگوار انداز میں قہقہہ لگا اٹھا۔ اس کی بات پہ عشب جو گاڑی میں سامان رکھوا رہا تھا اس کے حرکت کرتے ہاتھ تھمے تھے جبکہ چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔ وہ سر جھٹکتے ایک بار پھر اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"ہائے میرے جانے کا اتنا غم۔ کہو تو جاتا ہی نہیں ہوں۔"

وہ چمکتی نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھتے شریر لہجے میں گویا ہوا۔ علایہ نے ناگواری سے سر جھٹکا تھا۔ بول تو ایسے رہا تھا جیسے ابھی وہ سب کو کہے گی کہ یہاں سے کوئی مت جائے اور کوئی سچ میں نہیں جائے گا۔

حسن ایک مسکراتی نگاہ اس پہ ڈالتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ اب وہاں پہ صرف علایہ اور عشب ہی موجود تھے۔ علایہ کتنے وقت سے اس کے چہرے پہ چھائے اتار چڑھاؤ کا ملاحظہ کر رہی تھی جو ہمیشہ کی طرح بے تاثر تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بول لیں آپ بھی یا منہ میں سپاری ڈالی ہوئی ہے۔"

علایہ اسے تنگ کرنے کی خاطر بولی لیکن جواب میں وہ خاموش ہی رہا علایہ نے تنک کر اس کی جانب دیکھا جو کچھ زیادہ ہی بھاؤ کھا رہا تھا۔

"میں آپ سے بات کر رہی ہوں۔"

وہ اس کے کان کے قریب چیختے جتانے والے انداز میں بولی۔عشب نے ایک غصیلی نگاہ اس پہ ڈالی تھی جواب آنکھیں پٹپٹاتے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"لیکن میں آپ سے بات نہیں کر رہا۔"

اس نے بھی جواباً اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے جتایا تھا۔علایہ اس قدر بے عزتی پہ خون کے آنسو رو کر رہ گئی۔

"اچھا مت کریں مجھے آپ سے کچھ چاہیے بھی نہیں بس جلدی لوٹیے گا۔"

وہ کندھے اچکاتے بے نیازی سے بولی۔عشب نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔دل خوش گمانیوں میں گھرنے لگا تھا۔

"میرے بھائی اور حسن کو ساتھ لے کر۔اب اتنی ذمہداری تو آپ لے ہی سکتے ہیں ہے نا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بھنویں اچکاتے ہوئے بولی۔عشب کے چہرے کا رنگ ایک لمحے میں اڑا تھا۔اس کے دل کی خوش گمانیوں کو اس نے ایک لمحے میں ہی کچل ڈالا تھا۔وہ خالی اثبات میں سر ہلا کر رہ گیا معاً کچھ سوچتے اس نے ایک بار پھر اس کی جانب دیکھا۔

"اور اگر میں ہی نا لوٹوں۔"

اس نے بے ساختہ پوچھا۔اس کے سوال پہ علایہ کے دل کی دھڑکن ایک لمحے کو رکی تھی۔

"آپ کو لوٹنا ہوگا۔اگر آپ نہیں آئیں گے تو وہ دونوں کیسے آئیں گے۔اسی لیے مجھے تینوں ایک ساتھ واپس چاہیے۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔عشب اسے دیکھ کر رہ گیا جو اب مسکراتی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لے رہی تھی۔

"اور آپ ہی تو کہتے ہیں کہ نا امیدی کی باتیں کرنی چاہیے۔مجھے کچھ سکھا کر اس پہ خود عمل پیرا نہیں ہونگے تو فائدہ۔پر سکون رہیں میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔"

وہ ہنستے ہوئے شریر انداز میں بولی۔عشب اس کی بات پہ مدھم سا مسکراتے گاڑی کے اگلے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔کچھ ہی لمحوں میں وہ دونوں بھی باہر آ گئے۔

"اپنا خیال رکھنا۔"

دین اس کے سر پہ محبت بھرا بوسہ دیتے ہوئے بولا تو وہ ہولے سے مسکرا دی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں تمہیں بہت یاد کروں گی۔"

وہ حسن کو دیکھتے افسردگی سے گویا ہوئی تو وہ اس کے بال کھینچتے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا جبکہ وہ اس کی حرکت پہ دانت کچکچاتے کراہ کر رہ گئی۔ گاڑی ایک جھٹکے سے آگے کی جانب بڑھی تھی اور گھر کی حدود پار کر گئی۔ علایہ اور جزاء نے خالی خالی نگاہوں سے گاڑی کو اپنی نگاہوں سے اوجھل ہوتے دیکھا تھا۔ کچھ دیر پہلے چہرے پہ جو مسکراہٹ تھی وہ ماند پڑ چکی تھی۔

"میں نے آپ کے سپرد کیا انہیں۔ مجھے ہمیشہ کی طرح خالی ہاتھ مت لوٹائیے گا۔"

وہ آنکھیں میچتے آسمان کی جانب سر اٹھاتے دل ہی دل میں بولی۔ جزاء اس کی حالت کے پیشِ نظر اس کے نزدیک آئی اور اس کے شانے پہ ہاتھ رکھا۔ اپنے کندھے پہ کسی کا دباؤ محسوس کرتے اس نے بائیں جانب دیکھا جہاں جزاء مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"پریشان مت ہو روتی نہیں ہوں میں۔"

وہ پر درد لہجے میں بولی۔ جزاء کے لبوں کی مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی تھی۔

وہ بھی ایک مسکراہٹ اسے پاس کرتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔ جزاء نے بھی اس کی تلقید میں اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کچھ لمحوں کی مسافت کے بعد ان کی گاڑی ایک بوسیدہ سے گھر کے باہر رکی تھی۔ دین نے اندر کی جانب اشارہ کیا تو عشب اثبات میں سر ہلاتا گاڑی سے باہر نکلا۔ وہ دونوں بھی اس کے ساتھ ہی ہمقدم ہوتے اندر کی جانب بڑھ گئے۔

"کچھ بولی تھی وہ لڑکی۔"

عشب نے اپنے چہرے پہ ماسک چڑھاتے مصروف سے انداز میں پوچھا۔ دین نے سپاٹ چہرے سمیت نفی میں سر ہلایا۔

تم لوگ دوسرے کمرے میں ٹھہرتے بس جو جو وہ لڑکی بولے ریکارڈر میں ریکارڈ کرتے جانا اب میں اندر چلتا"

"ہوں۔"

وہ پتھریلے تاثرات چہرے پہ سجائے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر کی جانب چل دیا۔ اس نے جوں ہی کمرے کا دروازہ ہولے سے واں کیا سامنے کرسی پہ بیٹھے وجود کو دیکھتے تنفر بھری نگاہ اس پہ ڈالتے سر جھٹک گیا۔ اقراء جو پیاس کی شدت سے نڈھال بیٹھی ہوئی تھی اندر آتے وجود کو دیکھتے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ اس نے بے اختیار اس کا چہرہ دیکھنا چاہا لیکن مقابل کے چہرے پہ ایک ماسک چڑھا ہوا تھا۔ وہ بے بسی کے مارے کرسی سے پشت ٹکاتے گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے اندر آتے ہی کرسی کھینچتے اس کے مقابل رکھی اور اس پہ براجمان ہوتے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر بیٹھ گیا۔اقراء نے اس شخص کو دیکھتے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری تھی۔

"شروع سے لے کر آخر تک سب کچھ بولتی جاؤ اور میری ایک بات کان کھول کر سن لو۔اگر تمہاری کسی بھی بات میں جھوٹ کی آمیزش محسوس ہوئی تو یہ جو خوبصورت چہرہ ہے اسے جلا کر راکھ کرنے میں ایک لمحہ نہیں لگاؤں گا میں۔"

وہ اس کی جانب جھکتے سخت لہجے میں دھاڑا۔اقراء کا پور پور کانپنے لگا اس کے لہجے پہ۔

"پپ۔پانی۔"

اس نے ہکلاتے لہجے میں بولتے اپنا حلق تر کیا جس میں خشک پڑتے کانٹے چبھ رہے تھے۔

"پانی چاہیے تمہیں۔"

وہ اس کی جانب دیکھتے سوالیہ انداز میں بولا۔اقراء نے سرعت سے اثبات میں سر ہلایا۔عشب اس کی گردن ہلانے پہ تمسخرانہ انداز میں قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"کوئی پانی نہیں ملے گا۔جب تک ایک ایک بات تم بتا نہیں دیتی۔مجھ سے کسی رعایت کی امید مت رکھنا۔"

وہ اس کی کرسی کو ٹھوکر مارتے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا۔اقراء نے سہمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔اس سے پہلے کہ وہ اپنے عقب سے چھری نکالتے اس پہ حملہ کرتی عشب نے ایک ہی جست میں اس کے ہاتھ سے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

چھڑی لیتے اس کی نوک اقراء کی شہہ رگ پہ رکھی تھی۔وہ خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھتے چیخ اٹھی۔عشب نے نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔

میں نے کیا کہا تھا کہ میرے سے کسی قسم کی چالاکی مت کرنا۔میری نگاہیں ہر جانب گھومتی ہیں تم جیسے "بے حس لوگوں کے اردگرد تو خاص طور پہ۔ سمجھی میری بات۔"

وہ سرد مہری سے بولتے اس کے بال اپنہ سخت گرفت میں لیتے چلایا۔اقراء اپنی کوشش ناکام ہوتے دیکھ بے بسی سے پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔

پلیز مجھے جانے دو۔تم جو کوئی بھی ہو میرے گھر میں ابا پریشان ہو رہے ہونگے۔محلے والے انہیں باتیں سنائیں "گے۔"

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے منت کرتے ہوئے بولی۔عشب نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

"اگر تمہارے ابا کو یہ معلوم پڑے کہ اس کی بیٹی باہر رہتے کیا گل کھلا رہی ہے تو جانتی ہو اس کا انجام کیا ہو گا۔"

وہ سوالیہ نگاہیں اس کے چہرے پہ مرکوز کیے پوچھ رہا تھا۔اقراء نے ڈرتے ڈرتے نفی میں سر ہلایا۔عشب اس کے بال ایک جھٹکے سے چھوڑتے تلخی سے ہنس دیا۔اقراء مزید پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی کیونکہ اب بچاؤ کی کوئی راہ نہیں دکھ رہی تھی۔

اب اگر تم نہیں بولی تو جانتی ہو میں کیا کروں گا گرم گرم کھولتا پانی تمہارے چہرے پہ ڈالوں گا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بے حسی سے بولا۔ اقراء کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔

"نہیں نہیں میں بتاتی ہوں۔"

وہ کانپتے ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرتے بھیگے لہجے میں بولی۔ عشب نے داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ خاموشی سے دوبارہ وہی جگہ سنبھال گئی۔

ہم دو بہن بھائی ہیں۔ بھائی چھوٹا ہے تو وہ کچھ کر نہیں سکتا دوسرا اس کے پاؤں میں کوئی خرابی ہے تبھی لڑ کھڑا کر چلتا ہے۔ میں نے بی_اے کیا تھا اس کے بعد نوکری کیلیے بہت گھومی لیکن ملی ہی نہیں پھر میری کسی دوست نے اس سکول کے متعلق بتایا جہاں میں پڑھا رہی تھی۔ ابا طبیعت خرابی کی وجہ سے گھر ہی رہتے تھے کھانے پینے میں بہت مشکل آتی تھی۔ ایک دن انہیں ہسپتال میں داخل کروانا پڑا ایمر جنسی میں۔ ڈاکٹرز نے بائی پاس بتایا تھا میرے پاس کوئی پیسہ نہیں تھا میرے ابا کی طبیعت آخری حد تک خراب تھی مجھے سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا کہ میں کیا کروں۔"

"چھوٹے تو ابا کے پاس ہی رہ میں کچھ کرتی ہوں۔"

وہ اپنے چھوٹے بھائی کا گال تھپتھپاتی روتے روتے بولی۔ اس کے بھائی نے اثبات میں سر ہلاتے وہی بینچ پہ جگہ سنبھالی تھی۔ وہ اپنے گرد لپٹی چادر کو اچھے سے لپیٹتی بغیر آدھی رات کی پرواہ کیے باہر کی جانب چل دی۔ وہ اپنی دوست کے گھر مدد کیلیے جا رہی تھی کیونکہ جزاء کے حالات سے بھی وہ بخوبی واقف تھی۔ کچھ ہی دور کا سفر طے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کرتے وہ ہانپتے ہانپتے اپنے کسی دوست کے گھر کے قریب پہنچی جس کا گھر اچھا خاصہ بڑا تھا۔وہ خاصی امید سے یہاں آئی تھی۔

اس نے ڈور بیل بجاتے اپنے حلق تر کیا۔چند ساعتوں بعد اندر سے ایک مرد باہر آیا جس کے ماتھے پہ سلوٹیں پڑی ہوئی تھی۔اقراء کو خوف تو بہت آیا لیکن اس نے اپنی دوست کے متعلق استسفار کیا۔

"کون ہو تم۔"

انہوں نے سختی سے استسفار کیا۔

"میں مریم کی دوست ہو پلیز آپ اسے بلا دیں مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے۔"

وہ روتے روتے بولی۔اس آدمی سے نحوست سے اس کی جانب دیکھا۔

یہاں کوئی مریم نہیں رہتی چلو جاؤ یہاں سے۔"نا جانے کہاں کہاں سے آجاتے ہیں۔"

وہ تنفر بھرے لہجے میں بولتے اس سے پہلے کہ دروازہ بند کرتا اقراء نے ان کے دروازے پہ باقاعدہ ہاتھ رکھ دیے۔

پلیز خدا کا واسطہ ہے ایک بار میری بات سن لیں۔مریم کو بلا دیں میرے ابا کی طبیعت بہت خراب ہے مجھے ان "کے علاج کیلیے تھوڑے سے پیسے چاہیے میں بہت جلد کما کر لٹا دوں گی پلیز کچھ مدد کریں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کے سامنے اپنی چادر پھیلاتے روتے روتے بولی۔

اس شخص نے اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتے سرد مہری سے اس کی جانب دیکھا۔

بس تم جیسے بھکاریوں کا یہی کام ہوتا ہے پیسے ہتھیاؤ اور عیش و عشرت سے کھاؤ لیکن میں تم جیسے غریب"

"لوگوں کے جال میں نہیں آنے والا اس کیلیے بہتر ہے کہ یہاں سے دفعہ ہو جاؤ۔

وہ پھار کھانے والے انداز میں بولتے اس کے منہ پہ دروازہ بند کر گیا۔اقراء لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔

"کون تھا بھائی۔"

وہ خالی خالی نگاہوں سے دروازے کو تک رہی تھی معاًاسے اندر سے مریم کی آواز سنائی دی۔

تمہاری کوئی دوست بتا رہی تھی خود کو۔پیسے چاہیے تھے بس ان لوگوں کو کوئی کام نہیں ہوتا۔"

"وہ طیش کے عالم میں بول رہا تھا۔

ہاں اقراء ہو گی میری دوستوں میں صرف وہی اس قدر غریب ہے چھوڑیں آپ اپنا موڈ مت خراب کریں۔

اس کی آواز پہ اقراء سختی سے آنکھوں کو میچ گئی۔اس قدر ہتک آمیز لہجہ اس قدر نفرت اس کے لہجے میں اس کیلیے گھلی ہوئی تھی۔وہ تکلیف سے آنکھیں میچ گئی۔دوستی کی آڑ میں کس قدر تلخ تجربہ دیا ہے تم نے مجھے مریم۔

وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ڈھلکے شانوں سمیت اس گھنے جنگل کے بیچ و بیچ چلتی جا رہی تھی۔ آنکھوں کے پردے میں اپنے باپ کا چہرہ گھوم رہا تھا۔

"یا اللہ جب کوئی وسیلہ نہیں بنانا تھا تو اتنے مشکل حالات کیوں یا اللہ۔"

وہ اس تاریکی بھرے جنگل میں زمین پہ بیٹھی روتے روتے اپنے رب سے شکوہ کناں تھی۔ معاً اپنے عقب سے آنے والی تیز روشنی پہ اس نے جوں ہی گردن ترچھی کرتے دیکھا تو گاڑی سے کوئی وجود نکلتا اسی کی جانب آ رہا تھا۔ اس کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔ اس نے خوفزدہ نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا جہاں کوئی بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا بس ہر جانب سناٹے کا راج تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ ڈر کے مارے وہاں سے بھاگتی اس شخص کی آواز پہ اقراء کے آگے کو بڑھتے قدم رکے تھے۔

"اے لڑکی تمہیں کوئی مدد درکار ہے کیا۔

اس نے کرخت لہجے میں استفسار کیا۔ اقراء نے سرخ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ ماسک سے ڈھکا ہوا تھا۔

"نہیں مجھے کوئی مدد نہیں چاہیے۔"

اسے وہ شخص ٹھیک نہیں لگا تبھی اسے دھتکار کر جانے لگی۔

"ایک بار پھر سوچ لو تمہیں سچ میں کچھ نہیں چاہیے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سخت لہجے میں جتا رہا تھا۔ اقراء نے بغور اس کی جانب دیکھا جو نا جانے اس سے کیا چاہ رہا تھا۔ چاہیے تو تھا اسے اپنے باپ کے علاج کیلیے پیسے لیکن وہ کیسے کہتی کس کے پاس جاتی اس کا تو کوئی تھا بھی نہیں۔

اس نے یہ سب سوچتے اپنی ہچکی روکی لیکن وہ ایسے کسی انجان کی مدد بھی تو نہیں لے سکتی تھی تبھی سرعت سے انکار کر دیا۔ اس شخص کی آنکھوں میں چمک کا اضافہ ہوا تھا۔

یہ نہ ہو کہ کچھ ہاتھ سے پھسل جائے۔ جلدی بتا دو اور ویسے بھی اگر تمہیں یہ لگ رہا ہے کہ میں مفت میں دوں" "گا جو تم مانگو گی تو تم غلط ثابت ہوئی ہو میں معاوضے کے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں دیتا۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ اقراء کے اعصاب ٹھنکے تھے۔

"کیسا معاوضہ۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں بولتے اپنی انگلیاں مسلنے لگی۔ اس کے ڈر پہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی خباثت سے قہقہ لگا اٹھا۔

"ایسا ویسا کچھ نہیں جو تم سمجھ رہی ہو۔ چلو اب بتاؤ۔"

وہ ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولا۔ اقراء کو یک گونہ سکون ملا تبھی کچھ سوچتے اس نے امید بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مجھے تھوڑے سے پیسے چاہیے اپنے ابا کے علاج کیلیے وہ اس وقت ہسپتال میں بیڈ پہ پڑے ہیں۔ ان کی جان بچانے کیلیے پیسوں کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹرز نے بائی پاس آپریشن بتایا ہے۔ پلیز اگر آپ میری مدد کریں گے تو میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں گی۔"

وہ اس کے عین سامنے زمین پہ بیٹھتے گڑ گڑائی۔ اس شخص نے پر سوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اپنی گاڑی کا اگلا دروازہ کھولتے وہاں سے کچھ کاغذ نکالتے اس کے قریب آیا۔

"اچھا اس پہ سائن کر دو۔ تم جیسے ہی سائن کرو گی تمہارے باپ کا علاج بغیر کسی تگ و دو کے ہو جائے گا۔"

اس نے اس کی جانب کاغذ اور پین پڑھایا۔ روتی ہوئی اقراء نے حیرت سے سر اٹھاتے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"میرے خیال سے تمہارے باپ کے علاج میں دیری بلکل نہیں ہونی چاہیے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دانت پہ دانت جماتے سخت لہجے میں بولا۔ اقراء نے سرعت سے اس کے ہاتھ سے کاغذات جھپٹتے اس پہ سائن کیے اور امید بھری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا۔

جاؤ ہسپتال پہنچو تمہارے باپ کا علاج ہو جائے گا۔"

وہ قہقہہ لگاتے فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا۔ اقراء نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں کیسے مان لوں کہ آپ سچ بول رہے ہیں۔

وہ حلق تر کرتے ہوئے بولی۔ اس آدمی نے کوفت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"اگر ایسا کچھ نہ ہوا تو وہ دیکھ رہی ہو جہاں سے روشنی آرہی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے دور جنگل سے دکھائی دیتی ہلکی ہلکی روشنی کی جانب اشارہ کیا۔اقراء نے اس کے اشارے کے تعاقب میں دیکھا اور ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"جاؤ اب۔بہت جلد دوبارہ ملوں گا تم سے۔پھر تفصیل سے ملاقات ہو گی۔"

وہ سپاٹ چہرے سمیت بولتے ایک آخری نگاہ اس پہ ڈالتے گاڑی میں بیٹھتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اقراء نے بھی اپنے آنسو پونچھتے قدم ہسپتال کی جانب بڑھائے تھے۔چلتے چلتے ٹانگیں دکھنے لگی تھی لیکن وہ ضبط سے کام لیتے آخری حد تک چلنا چاہتی تھی تاکہ اپنے جان سے پیارے ابا کی زندگی بچا سکے۔

وہ بھیگے لہجے میں بولتی آخر میں خاموش ہوئی۔عشب نے خاموشی سے اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑ رہا تھا مسلسل رونے کی بدولت اس کی آنکھیں شدت گریہ سے سرخ پڑتے سوجھی ہوئی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"پھر جیسا اس نے کہا ہوا یا نہیں اور کون تھا وہ شخص۔"

اس نے سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا لیکن اپنا لہجہ حتی الامکان نرم ہی رکھا۔

"سب کچھ ہوا تھا میں جوں ہی ہسپتال پہنچی ابا کا آپریشن دوائیوں ہر چیز کا انتظام ہوا تھا۔"

وہ بس اتنا بتا کر خاموش ہو گئی۔عشب نے گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کا سر شرمندگی کے مارے جھکا ہوا تھا۔

"پھر اس سے ملاقات کب اور کہاں ہوئی۔"

عشب نے اب کی بار سرد مہری سے اسے مخاطب کیا۔اقراء اس کے دھوپ چھاؤں سے مزاج سے اچھا خاصہ الجھ چکی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں کچھ دن بعد جوں ہی سکول پہنچی تو وہاں سے واپسی پہ اس نقاب پوش سے۔"

وہ سکول کے تمام کاموں سے فراغت حاصل کرتے وہ خاموشی سے گھر کی جانب جارہی تھی معاً کچھ دور کی مسافت پہ اپنے قریب ہی گاڑی رکنے پہ اس کے بڑھتے قدموں کو بریک لگی تھی۔اس گاڑی سے اسی شخص کو نکلتے دیکھ اس کے حواس جھنجھنا اٹھے۔اس سے پہلے کہ وہ الٹے قدموں دوڑتی اس کے ساتھیوں نے اس کی کلائی جکڑتے گاڑی میں پٹخا تھا۔

"مجھ سے چالاکی بہت بھاری پڑ سکتی ہے لڑکی۔"

وہ کرخت لہجے میں بولا۔اقراءاس کے انداز پہ ہی سہم گئی۔

"یہ کاغذات یاد ہے نا۔اس کے مطابق جو کام ہم تمہیں کہے گے وہ تمہیں کرنا پڑے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اسے سمجھا رہا تھا۔ اقراء نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیسا کام۔"

وہ مشکل اپنے کپکپاتے لہجے پہ قابو پاتے ہوئے بولی۔

تمہیں اس کانٹریکٹ کے مطابق کچھ لڑکیوں کو نشے جیسے کالے دھندے میں ملوث کرتے انہیں ہمارے "حوالے کرنا ہے۔"

اس کی بات پہ اقراء کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔ اس نے ہونق زدہ ہوتے اس کی جانب دیکھا اور سختی سے انکار کیا تھا۔ مقابل شخص نے تنفر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں یہ کام نہیں کروں گی۔ کیوں مجھے ان کاموں میں ملوث کرتے گناہ گار کر رہے ہیں۔ میں آپ کے پیسے تھوڑے تھوڑے کر کے آپ کو لٹادوں گی لیکن یہ کام قطعی نہیں کروں گی۔"

اس نے سختی سے اس کی بات کی نفی کی۔ آنسو تواتر آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ اس شخص نے افسوس سے اقراء کی جانب دیکھا۔

"اگر تونے اس کام سے انکار کیا تو میری بات یادر کھی اپنے اس کند ذہن میں بٹھالے میں تیرے باپ بھائی کو اوپر پہنچانے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا۔"

وہ اس کے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے سخت لہجے میں بولا۔ اقراء کے دل کی دھڑکن باقاعدہ سست پڑی۔ وہ بلکل ڈھے کر گاڑی کے دروازے سے پشت ٹکا گئی۔

"پلیز میرے ابا بھائی کو کچھ مت کرنا میں جو تم کہو گے کرنے کو تیار ہوں لیکن انہیں کچھ مت کرنا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ روتے روتے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔اس شخص کے لبوں پہ شیطانی مسکراہٹ رقصاں تھی۔اس نے خاموشی سے ایک چھوٹی سی تھیلی نکالتے اقراء کے حوالے کی جسے اس نے خاموشی سے تھام لی تھی۔

"کوئی ہوشیاری مت کرنا ورنہ بہت مشکل ہو گی تمہارے لیے کیونکہ تمہارے ایک ایک فعل پہ میری نظر ہے۔"

اس نے سختی سے باور کرایا تو وہ اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھتے اثبات میں سر ہلاتے جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی اور روتے روتے گھر کی جانب بھاگ گئی۔

وہ یہ سب بتاتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تم ان سب حرکتوں سے پہلے کسی پولیس کی بھی مدد لے سکتی تھی۔"

عشب نے اسے سمجھانا ضروری سمجھا۔

نہیں لے سکتی تھی ایک بار گئی تھی لیکن ناجانے اسے کیسے علم ہو گیا اور اس نے میرے چھوٹے بھائی پہ بندوق تان لی تھی اب اس سے زیادہ میں برداشت نہیں کر سکتی تھی تبھی اس گناہوں کی دلدل میں اپنا پاؤں پھنسا لیا تھا۔"

وہ سپاٹ چہرے سمیت گویا ہوئی۔ عشب سختی سے لبوں کو بھینچ گیا۔ وہ کیسے اس بات کو فراموش کر سکتا تھا کہ اتنے بڑے مافیہ گینگ کا سربراہ کیسے کسی کو اتنی آسانی سے جانے دے سکتا تھا۔

وہ گہرا سانس فضا میں سپرد کرتے اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ گیا۔

"اگر تمہیں ابھی اور اسی وقت اس جنگل کے آس پاس لے جایا جائے تو اس جگہ کو پہچان جاؤ گی۔"

عشب نے کسی سوچ کے تحت سوال کیا تو وہ کچھ سوچتے اثبات میں سر ہلا گئی۔ عشب نے اسے ایک نظر دیکھتے اپنی تلقید میں آنے کا اشارہ کیا۔

چند ساعتوں بعد ان سب کی گاڑی جہاز کی سی تیزی سے وہاں سے نکلی تھی۔ میپ پہ لوکیشن ٹریس کرتے تقریباً بیس منٹ میں وہ جنگل کے قریب پہنچے تھے جس کے دونوں جانب اونچے اونچے پہاڑ تھے البتہ ایک جانب لمبی سڑک تعمیر کی گئی تھی۔ اقراء نے پریشانی سے اطراف کا جائزہ لیا اور اس بندوق والے مجسمے کی تلاش میں نگاہیں گھمائی تھی معاً ایک جیسے چار مجسمے دیکھ اس کی آنکھیں تحیر سے پھیل گئی۔ اس وقت رات کی روشنی میں ایک جانب ہی روشنی تھی جبکہ اب ہلکی ہلکی تاریکی کی بدولت سب کچھ دکھائی دے رہا تھا ابھی پوری طرح اندھیرا نہیں چھایا تھا۔

"کیا دیکھ رہی ہو ایسے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا تو وہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی جو تین لوگ تھے لیکن اس نے کسی ایک کی بھی صورت نہیں دیکھی تھی کیونکہ وہ تینوں نقاب پوش تھے۔

"وہ اس دن ایک جانب روشنی تھی بس اور اس روشنی میں ایک مجسمہ ہی واضح دکھ رہا تھا لیکن اب تو چار دکھ رہے ہیں اور جنگل کا نقشہ ہر جانب سے ایک جیسا ہی ہے تو یہ سمجھ سے باہر ہے۔"

اس نے اپنی پریشانی ان سب پہ واضح کر دی۔ حسن نے بے ساختہ اپنا سر مسلا معاً دماغ میں جھماکہ ہوتے ہی اس نے چونک کر ان سب کی جانب دیکھا۔

"بھائی پہلے تو ایسا کرتے ہیں اس لڑکی کو اسی جگہ پہ واپس چھوڑتے ہیں ابھی یہ ہماری حراست میں ہی رہے گی کیونکہ اگر ہم نے اسے چھوڑ دیا تو یہ ہمارے لیے نقصان دہ ہو گا۔ پھر ہم اس متعلق کچھ سوچتے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی بات کافی حد تک ٹھیک تھی تبھی وہ دونوں تائیدی انداز میں اثبات میں سر ہلا گئے۔اس کے برعکس اقراء خاموشی سے اپنے آنسو پونچھ گئی۔ابھی بھی مسلسل رونے کی بدولت اس کا وجود لرز رہا تھا۔ان تینوں نے اپنے پلین پہ عمل کرتے جوں ہی اسے اس گھر میں اتارا اس وقت تک اچھا خاصہ اندھیرا چھا چکا تھا۔

"یہ کام بہت رسکی ہے لیکن ہمیں کسی بھی صورت میں سر انجام دینا ہے۔آپ دونوں اپنی اپنی رائفلز اور دوسرا سامان اپنے ساتھ رکھیں۔"

عشب اس وقت انہیں بطور لیڈر سمجھا رہا تھا۔

"یہاں تک تو ہم ساتھ تھے لیکن آگے ہمیں ایک دوسرے سے جدا ہوتے اکیلے ہی یہ سفر طے کرنا ہے ایک مقام پہ ہم ملیں گے جو یہی ہو گا لیکن فلحال اس پاشا کا ٹھکانہ ڈھونڈنے کی خاطر ہمیں رینگتے ہوئے تاکہ کسی کو بھی ہماری موجودگی کا احساس تک نہ ہو۔اتنا خوفیہ ٹھکانہ ہے اتنا ہی خوفیہ کیمرے ہونگے جو کہی بھی ہوسکتے ہیں خیال ہمیں ہی کرنا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے سنجیدگی سے ان دونوں کو سمجھایا۔

"کیا آپ دونوں تیار ہیں۔"

اس کی سخت آواز پہ ان دونوں نے بیک وقت یس سر کہا تھا۔

اگر اس وطن کی عزت اور حرمت کی خاطر ہمیں اپنی جان بھی قربان کرنی پڑے تو ہم دریغ نہیں کریں گے۔ دشمن چاہے کس قدر طاقت ور ہو گا جس قدر مرضی ظلم ڈھالے ہمارے منہ پہ فقل ہونا چاہیے۔ ہمیں کسی بھی صورت اپنے اس پیارے وطن سے غداری نہیں کرنی۔ اگر کسی کی ہمت کم پڑ رہی ہے تو وہ خاموشی سے اپنی راہ بدل سکتا ہے۔"

وہ سخت لہجے میں بول رہا تھا اور وہ دونوں خاموشی سے اس کی تمام باتوں کو اپنے ذہنوں میں بٹھا رہے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان دونوں نے یک زبان ہو کر نہیں کہا۔ان تینوں نے فضا میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور ایک دوسرے کی تلقید میں آگے کی جانب چل دیے۔اس وقت وہ تینوں اس پاک ملک کے جانثار تھے جن کیلیے ان کے رشتے وغیرہ اس ملک کے آگے بے معنی تھے۔ان سب کا ذہن اس وقت صرف اس مشن پہ اٹکا ہوا تھا جنہیں انہوں نے کسی بھی صورت میں کامیابی سے ہمکنار کرنا تھا۔

"آج ان تمام لڑکیوں اور بچوں کو اس جیم کے حوالے کرتے تاکہ وہ اسے دوسرے ممالک میں سمگل کر سکے ہم یہاں جشن منائیں گے اور پھر میں یورب کیلیے فلائے کر جاؤں گا۔"

پاشا صوفے پہ پوری شان سے براجمان اپنے سامنے چہرہ جھکائے تمام ملازم کو سختی سے تاکید کر رہا تھا۔وہ سب جو خاموشی سے اس کی بات سن رہے تھے اس کی آخری بات پہ ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لیکن باس آپ جانتے ہیں آپ جیسے انڈرورلڈ کے ڈان کا یہاں سے نکلنا کس قدر مشکل ہے تبھی تو ہم اتنے" دنوں سے ان اونچے اونچے پہاڑوں کے درمیان پھنسے ہوئے ہیں۔ آج کل کے ناکوں نے اچھا خاصہ پریشان کیا "ہوا ہے۔ ہر جانب فوج پھیلی ہوئی ہے اور ان کی سزا سے کوئی نہیں بچ سکتا۔

ڈاکٹر آصف شاید اس سب سے کچھ زیادہ ہی خوفزدہ تھا تبھی ہکلاتے لہجے میں بولا۔ پاشا نے تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور ایک نگاہ اپنے ہاتھ میں موجود مشروب کے گلاس پہ ڈالی۔ اگلے ہی لمحے اس نے وہ گلاس کھینچ کر اس کے سر پہ دے مارا تھا۔ اس اچانک ہوئی افتاد پہ سب کی وحشت ناک چیخیں پورے ماحول میں گونجی جبکہ آصف کانچ اپنے سر پہ لگنے کی بدولت وہاں ہاتھ رکھتے کراہتے ہوئے زمین پہ بیٹھتا چلا گیا۔ سرخ مادہ اس کے سر سے نکلتے اس کے چہرے پہ لکیر بنا رہا تھا۔

تم جیسے بزدل انسان کی میرے گینگ میں کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور میری ایک بات کان کھول کر سن لو ذرا" سا بھی منہ سے کچھ پھوٹنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ میں جیسے ہی بارڈر کراس کرتے یہاں "سے نکلوں گا ویسے ہی تم سب کا یہاں سے صفایا ہو جانا چاہیے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سب کو سختی سے وارن کر رہا تھا۔

یہ سب بولتے وہ یہ بات سرے سے فراموش کر چکا تھا کہ برائی جس قدر مرضی طاقت ور ہو اس کا خاتمہ یقینی ہے اور اللہ کے بہترین بندے اس کام میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ اپنے اندر غلاظت بڑھتے ان جیسے لوگ یہ بات بھول جاتے ہیں کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے جب ایک انسان پہ پڑتی ہے تو پھر وہ کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل بھی نہیں رہتا۔ ان زنگ آلود دلوں میں کسی کا خوف نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ اس پاک ذات کو بھی فراموش کر جاتے ہیں جس کے آگے قیامت کے روز کھڑے ہوتے اپنے اعمال لیے کھڑے ہونگے۔ لیکن اب وہ ایسی دلدل میں خود کو دھکیل چکے تھے جہاں سے واپسی ناممکن تھی۔

حسن تم اس جانب جاؤ گے۔ دین تم اس اور میں اس جانب۔ ہم تینوں کان میں لگے اس ائیر فون سے آپس میں "رابطے میں رہیں گے۔ کسی بھی قسم کی مشکوک سرگرمی کی صورت میں کچھ بولنے کی ضرورت نہیں بس اپنے جیب میں لگے اس بٹن کو دبانا ہے۔ واپسی یہی پہ ملیں گے ہم۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب ان دونوں کو تاکید کرتے خاموشی سے زمین پہ لیٹتے اس ڈھلوان میں اتر گیا۔ان دونوں نے بھی اپنے راستے ناپے تھے۔وہ تینوں خاموشی سے اپنی عقاب جیسی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیتے آگے کی جانب بڑھ رہے تھے۔عشب جوں ہی تھک ہار کر اس مجسمے کے قریب پہنچا لیکن وہاں موجود گھنے درختوں کو دیکھتے اس نے اشتعال کے عالم میں اپنے ہتھیلی پہ مکہ مارا تھا اور ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے وہ نقشے کو دیکھتے دوسری جانب چل دیا۔

"بائیں جانب کو مجسمہ ہے وہاں کچھ بھی مشکوک نہیں ہے۔باقیوں پہ اچھی خاصی نظر ثانی کریں۔"

عشب نے ان دونوں کو اطلاع دیتے قدم آگے کی جانب بڑھائے۔دین نے اس کی بات پہ گہرا سانس بھرتے زمین پہ رینگتے جھاڑیوں کو پیچھے چھوڑتے وہ جوں ہی مجسمے کے قریب پہنچا وہاں موجود روشنی اور ایک چھوٹے سے گھر کو دیکھتا اس کے اعصاب ٹھنکے تھے۔اس نے سرعت سے ایک گھنے درخت تلے پناہ لی اور کپکپاتے ہاتھوں سے ائیر پیس اپنے کان کے نزدیک کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں لوکیشن بھیج رہا ہوں یہاں پہ کچھ مشکوک ہے۔"

اتنی سی بات کہتے اس نے ڈیوائس نکالتے لوکیشن ان دونوں کو بھیجی اور ساتھ ہی وہ بٹن دبایا تھا۔عشب ڈیوائس سے آواز آتے ہی چوکنا ہوا اور دین کی بات سنی۔اب اس کا رخ دین کی بتائی گئی لوکیشن کی جانب تھا جو ڈیوائس کے ذریعے انہیں بھیجی گئی تھی۔

"حسن اب تک نہیں پہنچا۔"

دین نے سرگوشی میں سوال کیا۔اس کی بات پہ عشب نے دین سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام ہوتے دیکھ پہلے تو ان کے رنگ اڑے لیکن پھر عشب نے ان تینوں سے کنیکٹڈ ڈیوائس کی لائٹ جلتی دیکھ پر سکون ہوتے سانس بھرا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ محفوظ ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ وہاں رابطہ نہ ممکن ہو رہا ہو کیونکہ ابھی تک یہ لائٹ جل رہی ہے جب تک یہ لائٹ جلتی رہے گی ہمیں ایک دوسرے کے محفوظ ہونے کا اندازہ ہوتا رہے گا۔ لیکن ابھی ہم یہاں کھڑے نہیں رہ سکتے ورنہ ہمارے لیے خطرہ ہو سکتا ہے۔"

عشب نے بھی جواباً سر گوشی میں جواب دیا۔ دین نے تائیدی انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"اندر جاتے ساتھ ہی ہمیں جو بھی ہے اسے جکڑتے حملہ کرنا ہے۔ یہاں کی ڈھلوان اونچی ہے تو ہمیں احتیاط سے کام لینا ہے۔ سب سے پہلے تو اوپر چلنے کیلیے ہمیں رسی سے اسے وہاں اٹکانا ہو گا پھر کھینچتے ہوئے اوپر جانا ہے۔"

اس کی بات پہ دین نے عشب کے کندھوں پہ دباؤ ڈالتے وہاں لگے ایک چھوٹی سی نوکدار چٹان پہ رسی باندھی اور ایک دوسرے کے مدد سے وہ جوں ہی اس ڈھلوان کے اوپر پہنچے کھڑکی سے اندر بیٹھے وجود کو دیکھتے ان کی آنکھوں سے شعلے سے نکلنے لگے۔ عشب نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے کوئی اشارہ کیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے دور سے آتے حسن کو دیکھتے ان دونوں نے مسکراہٹ کا تبادلہ کرتے حسن کو انگوٹھا دکھایا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اٹیک۔"

عشب کی آواز پہ دین نے اپنی ٹانگ دروازے پہ مارا۔ دروازہ ایک لمحے میں کھلا۔ دروازہ کھلتے ہی انہوں نے دروازے کے اس پار کھڑے آدمی کو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر اس کے بازو پہ ٹانگ ماری جس کی بدولت اس کی گن زمین بوس ہوئی۔ دین نے ایک جھٹکے سے اس کی کلائی مروڑتے پشت سے لگائی۔ کڑک کی آواز کے ساتھ ہی ہڈی ٹوٹی تھی۔ اس سے پہلے کہ پاشا کا خاص ملازم آگے آتے اس پہ حملہ آور ہوتا عشب نے ایک ہی جست میں اس کے ہاتھ میں انگلیوں میں انگلیاں پھنساتے مروڑی تھی۔ ساتھ ہی اسے زمین پہ دھکا دیتے اس کے چہرے پہ پاؤں رکھا تھا۔ وہ تکلیف کی شدت سے کراہ کر رہ گیا۔

اس سے پہلے کہ عشب مزید کوئی حرکت کرتا پاشا کے ملازم نے زمین پہ لگے خفیہ بٹن کو بغیر کسی کی نظروں میں آئے ہلکے سے دبایا تھا اور مذاق اڑاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین نے اس آدمی کو ٹھکانے لگاتے عشب کے ساتھ اس خاص ملازم کو کرسی پہ باندھا۔ عشب نے اسے مسلسل مسکراتا دیکھ اس کے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے اس کے منہ پہ بندوق ماری تھی۔

معاًاپنے جیب پہ لگے بزر کو بجتا دیکھ ان دونوں نے سرعت سے اپنی ڈیوائس کی جانب دیکھا جہاں کی لائٹ بند ہو چکی تھی مطلب۔

"حسن۔"

ان کے لبوں سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔ رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ چکا تھا۔ پاشا کا ملازم ان دونوں کے اڑے اڑے حواس دیکھتے بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگا اٹھا۔ ناجانے اب قسمت کیا موڑ لینے والی تھی۔ ان کا دل درد سے بڑھنے لگا معاًوہ خود پہ قابو پاتے دوبارہ اس کی جانب متوجہ ہوئے جو مذاق اڑاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔ عشب نے ایک ٹانگ اس کے سینے پہ مارتے اس کی کرسی کو نیچے کی جانب پھینکا تھا۔ دین کا حال بھی مختلف نہیں تھا۔

"کیا کیا تو نے بول۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب اس کے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے اشتعال میں عالم میں دھاڑا۔ مقابل بیٹھا شخص ابھی بھی بے ہنگم انداز میں قہقہے لگا رہا تھا۔ عشب نے ایک ہی جست میں اس کے چہرے پہ اپنی بھاری ٹانگ ماری تھی۔ وہ تکلیف کی شدت سے زرد پڑتے چلا اٹھا۔ دین نے اس کا بازو اپنی مضبوط گرفت میں لیتے پشت پہ لگاتے مڑورا تھا۔

"ایک سیکنڈ لگے تیرا یہ منہ کھلنے میں۔ جلدی بول کیا کیا تو نے ایک لمحے میں۔"

عشب اس کی انگلیوں پہ دباؤ ڈالتا ہوا بولا۔ اس شخص نے مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔ دین نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی۔ دین نے اپنی جیب سے چھڑی نکالتے اس کی نگاہوں کے عین سامنے کی تو اس شخص کا رنگ ایک لمحے کیلیے اڑا تھا۔

"تم مجھے چاہے جس مرضی چیز کا ڈراوا دو میں اپنے موقف سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔"

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان سخت بناتے ہوئے بولا۔ لہجہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔ عشب نے اس کی بات پہ سختی سے دانت پہ دانت جماتے اس کے چہرے پہ چھڑی ماری تھی۔ خون کی ایک تیز دھار اس کے چہرے سے نکلتی گردن کو بھگو گئی۔ اس کی وحشت ناک چیخیں پہاڑوں میں گونج رہی تھی لیکن وہ دونوں کسی بھی قسم کا ترس کھانے کی حالت میں نہیں تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

حسن کا سوچتے ان دونوں کے دل کی دھڑکن سست پڑ رہی تھی مگر وہ یوں اس شخص کو یہاں چھوڑ کر اس کی تلاش میں نہیں جاسکتے تھے یہ ان سب کیلیے خطرے کا کام کر سکتا تھا تبھی وہ دونوں ہمت سے کام لیتے وہی ڈٹے ہوئے تھے۔

"تجھے کیا لگا کہ ہم میں سے ایک ساتھی کو کم کرے گا تو ہم کمزور پڑتے تجھے چھوڑ دیں گے اس ڈر سے کہ تم ہم میں سے کسی کو نقصان نہ پہنچادو تو یہ تم لوگوں کی سب سے بڑی بھول ہے یا شاید تم ہم سے ابھی واقف نہیں۔اب یہاں سے ہم لوٹے گے تو تم سب درندوں کو جہنم واصل کروانے کے بعد ورنہ خود اس ملک کیلیے جان کا نظرانہ پیش کر دیں گے۔"

دین اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے پر عزم لہجے میں بولا۔اس شخص کے لبوں کی تراش پہ ایک تلخ مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

"جواب دے پاشا کہاں ہے ورنہ تیرا وہ حشر کریں گے کہ آئندہ کسی انسان کی ایسا کام کرنے سے قبل روح تک کانپے گی۔"

وہ اس کے چہرے کے بائیں جانب بھی کٹ مارتا ہوا چیخا۔وہ تکلیف سے تڑپ رہا تھا لیکن اس کے لبوں پہ قفل لگا ہوا تھا۔وہ دونوں اس کے لبوں کو سختی سے آپس میں پیوست دیکھ سختی سے مٹھیاں بھینچ گئے۔دین ایک زناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پہ مارتے اپنے فون کی جانب متوجہ ہوا جبکہ عشب کی پر سوچ نگاہیں بھی اسی کی جانب مرکوز

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھی معاًان دونوں سے نظر بچاتے اس شخص نے اپنی جیب سے ایک گولی بر آمد کرتے اپنے زبان تلے رکھی تھی۔عشب نے اس کی کرسی کو پیچھے کی جانب دھکا دیا تھا۔تکلیف سے اس کی حالت بگڑتی جارہی تھی۔

تم لوگ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔اسے تلاش کر سکتے ہو تو کرلو نہیں تو اس کی لاش ہی تم تک پہنچے گی لیکن پاشا"
"تک تم لوگ کبھی نہیں پہنچ پاؤ گے نا خود اور نہ ہی میرے ذریعے۔

وہ مذاق اڑانے والے انداز میں بولا اور ایک ہی جھٹکے میں زبان کے نیچے سے گولی نکالتے اپنی دانتوں میں دبالی۔اسے مسلسل ہنستا دیکھ ان دونوں کے دماغ میں جھما کہ ہوا تھا۔ان دونوں نے عجلت میں اس کا منہ کھولنے کی کوشش کی کیونکہ پاشا تک پہنچنے کیلیے اس شخص کا زندہ رہنا بہت ضروری تھا لیکن کچھ ہی دیر میں اس کی گردن ایک جانب کو لڑھکتی دیکھ انہیں اندازہ ہوا کہ وہ اس کام میں بہت تاخیر کر چکے ہیں۔بے یقینی کی کیفیت میں وہ دونوں بلکل ڈھے سے گئے۔

"ہی از نو مور۔"

دین نے اس کی کلائی کی نبض چیک کرتے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔عشب نے تفکر سے اپنی پیشانی مسلی تھی۔یہ کیس وہ آج جس قدر آسان سمجھ کر یہاں پہنچا تھا وہ اتنا ہی پیچیدہ ہو گیا تھا۔یہاں تک کہ وہ اپنے جان سے پیارے چھوٹے بھائی کو ہی کھو چکے تھے۔ناجانے وہ کہاں ہو گا۔یہی سوچ ہی ان کی جان نکالنے کو کافی تھی۔

"عشب حسن۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین کی بھاری آواز پہ عشب نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کاش اس کی جگہ میں ہوتا۔"

انہیں بخوبی اندازہ تھا کہ آرمی کے ہر قابل آفیسر کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اس عزیز وطن کیلیے اپنی جان پیش کرتے شہید کہلائے لیکن اس کا درد ابھی بھی دل پہ محسوس کرتے ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ضبط ہارتے ایک دوسرے کے سینے سے لگ جائے لیکن وہ دونوں مضبوط اعصابوں کے مالک تھے۔بظاہر تو وہ بے انتہا مضبوط دکھائی دے رہے تھے لیکن ان دونوں کے دل درد سے بھرے ہوئے تھے۔انہوں نے کچھ سوچتے باہر کی جانب قدم بڑھائے اور ڈھلوان سے پھسلتے نیچے اترے۔وہ دونوں ہی بھاگنے والے انداز میں آگے کی جانب بڑھ رہے تھے کہ حسن کے متعلق ہی کوئی سراغ مل جائے۔اس سے پہلے کہ دین مزید آگے بڑھتا اپنے پیروں تلے کسی سخت چیز کو محسوس کرتے اس نے ٹارچ اس جانب مارتے دیکھا تو وہاں وہی ڈیوائس ٹوٹی بکھری پڑی تھی۔دین کا دل بند ہونے لگا۔اس نے ہارے ہوئے لہجے میں عشب کو پکارا تو وہ بھی لڑکھڑاتی چال چلتے اس کی جانب آیا مگر اس کے ہاتھ میں ٹوٹی ہوئی ڈیوائس کو دیکھتے وہ بے یقینی سے نفی میں سر ہلا گیا۔دونوں کی آنکھوں میں موجود سمندر باہر نکلنے کو بے تاب تھا۔

"وہ ہمارے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔"

عشب دھیمے سے بڑبڑایا تھا۔دین نے بے بسی سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میرا دل بے تحاشہ گھبرا رہا ہے عشب۔"

دین نے بے ساختہ اپنا سینہ مسلا۔ دل کا درد چہرے پہ صاف دکھ رہا تھا۔

"یہ وقت گھبرانے کا بلکل نہیں ہے دین۔ ہو نا ہو اس پاشا کا سراغ بھی ہمیں یہی سے ملے گا۔ وہ مجھ سے اب بلکل نہیں بچ سکتا۔ بہت بری موت نصیب ہو گی اسے۔"

وہ چہرے پہ پتھریلے تاثرات سجائے بولا۔ دین نے بھی خود کو مضبوط کرتے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔ عشب نے اپنے کندھے پہ لٹکتا بیگ اتارتے اس میں سے نقشہ نکالا اور دین کو بھی اپنے ساتھ ہی نیچے جھکنے کا اشارہ کیا۔

"اس دن عفیفہ جب پاشا کے پاس گئی تھی تو لوکیشن ٹریس کی گئی تھی وہ کہی پہاڑوں کی جانب کی آرہی تھی اور مظفر آباد کا تو ہمیں علم ہے یہ ہمارے لیے پلس پوائنٹ ہے۔ اور رہی پہاڑوں کی بات تو وہ دیکھوں سامنے ابھی بھی ہم ہلکی ہلکی اونچائی پہ ہیں۔ مزید اوپر جائیں تو ہم پہاڑوں کے نزدیک ہونگے۔ اب ہمیں ایک ایماندار آفیسرز ہونے کی حیثیت سے اس مشن کو کامیاب ٹھہرانا ہے۔"

عشب نے سختی سے اسے تاکید کی۔ اب وہ دونوں ایک دوسرے کے ہمقدم ہوتے آگے کی جانب بڑھ رہے تھے۔ تقریباً بیس منٹ گزر چکے تھے ان دونوں کو چلتے چلتے حسن کی تلاش میں لیکن یہ راستہ لمبا ہی پڑتا جارہا تھا۔ مسلسل چلنے کی بدولت ان کی ٹانگیں شل گئی تھی لیکن وہ ہمت کرتے آگے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

"ویسے یہ کچھ عجیب نہیں پاشا کا اڈا اس قدر دور اور اپنے ملازم کو اس نے جنگل کے بیچ و بیچ ٹھہرایا ہوا تھا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین نے ناگواری سے استفسار کیا۔ عشب نے اس کی بات پہ نفی میں سر ہلایا۔

"عجیب تو بلکل نہیں اس خبیث انسان نے اپنی جانب سے اپنی مکمل سکیوریٹی رکھی ہوئی ہے تاکہ کوئی بھی اس کی تلاش میں یا ایسے ہی اس جانب بھٹک جائے تو اس کو ایک لمحے میں خبر پہنچ جائے اور تمہیں کیا لگتا ہے حسن کیوں غائب ہوا ہو گا۔ اس شخص نے لازماً کوئی ایسی خوفیہ حرکت کی ہے تبھی اسے علم ہوا ہے کہ کوئی اس کے تعاقب میں ہے۔ عجیب تو نہیں البتہ یہ سب بہت سوچ سمجھ کر کیا گیا ہے۔ اتنا بڑا مافیہ کا گینگ ہے اس نے بہت ترکیبیں لگا رکھی ہو گی اپنی بچاؤ کیلیے لیکن آج کی رات اس کی اس دنیا میں آخری رات ہو گی کیونکہ اس بار وہ نہیں جانتا شاید کہ اس کا پالا کس سے پڑا ہے۔"

وہ تنفر بھرے لہجے میں بولتے دین کو اپنے ساتھ لیتے آگے کی جانب بڑھ گیا۔ ابھی دو قدم ہی چلے ہونگے معاً عشب کا پاؤں ایک چیز سے اڑا تھا۔ اس نے بے ساختہ دوازنو بیٹھتے اس چیز کو دیکھنا چاہا لیکن جو چیز اسے دکھی عشب اور دین دونوں کے حواس جھنجھنا اٹھے۔ ان دونوں نے بے یقینی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

"یہ تو حسن کی ماما کا۔"

دین کی سرسراتی آواز نکلی۔ عشب نے سرعت سے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہونا ہو یہ حسن نے ہمیں کوئی اشارہ دینے کی کوشش کی ہے۔ رابطہ تو اس کا پہلے ہی ہم سے منطقع ہو چکا تھا یہ چیز لوکیٹ اس نے پھینکتے ہمیں کسی چیز کی جانب اشارہ دیا ہے لیکن کس جانب بس یہ پتا لگوانا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس لوکیٹ کو اپنی شرٹ کے آگے والی پوکٹ میں ڈالتے اسے تھپتھپاتے ہوئے بولا۔

وہ خاموشی سے اس جگہ کی تلاش میں آگے کی جانب بڑھ رہا تھا۔اس کا رابطہ ان دونوں کے ساتھ تھا معاًدین کی پرجوش آواز پہ وہ اس سے پہلے کہ اس جانب بڑھتا اس کا پاؤں کسی چیز میں بری طرح پھنسا تھا۔تکلیف کی شدت سے چہرہ ذرد پڑ گیا اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ کوئی لوہے کی چیز ہے جس میں وہ پھنس چکا ہے۔تکلیف کی شدت بڑھتی ہی جارہی تھی کیونکہ اس راڈ کا دباؤ اس کے پیر میں بڑھتا ہی چلا جارہا تھا۔اس نے اپنی تمام ہمت متجمع کرتے کھینچ کر وہاں سے پیر نکالا۔ کھینچنے کی بدولت اس کا ناخن بری طرح اکھڑ چکا تھا لیکن وہ اس سب سے بے نیاز آگے کی جانب بڑھتے ان دونوں کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ مزید ایک قدم بھی آگے بڑھاتا اپنے اردگرد عجیب کا سائرن بجنے کی آواز پہ وہ چوکنا ہوا تھا۔اس نے حیرت بھری نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا معاًاپنے عقب میں عجیب سا شور محسوس کرتے اس سے پہلے کہ وہ کوئی پیش قدمی کرتا کسی نے ایک جھٹکے سے اس کے منہ پہ کچھ چڑھاتے اپنی جانب کھینچا تھا۔حسن کا دل کانپ اٹھا اس اچانک ہوئی افتاد پہ۔اس بدولت کان میں لگا ائیر پیس اترتے زمین پہ گر چکا تھا۔اس نے بے ساختہ رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی کوشش ناکام ہو گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اب وہ لوگ اسے بری طرح کھینچتے آگے کی جانب بڑھ رہے تھے۔اس نے ان سب کو رکتا محسوس کر اپنی حسیات بیدار رکھی کیونکہ یہ وقت ڈرنے کا یا ہمت ہارنے کا تو بلکل بھی نہیں تھا۔اب ان میں سے کوئی ایک بری طرح اپنا پیر کسی جگہ پہ مار رہا تھا۔

حسن نے عجلت میں اپنا ہاتھ وردی کی جیب میں ڈالا تھا اور وہاں کچھ پا کر سکون بھرا سانس خارج کیا۔

"پاسورڈ ڈال اس میں۔"

ایک شخص نے حکم صادر کیا۔حسن کا ماتھا ٹھنکا تھا۔اس نے دل پہ پتھر رکھتے اپنی جیب سے وہ لاکٹ نکالتے خاموشی سے وہاں گرا دیا تھا تاکہ اگر کوئی اس کی تلاش میں اس جانب آئے تو اس چیز سے اسے اندازہ ہو جائے۔اب وہ لوگ اس خوفیہ دروازے کے کھلتے ہی زینے اترتے اسے نیچے کی جانب لے جا رہے تھے لیکن وہ خاموشی سے ساتھ گھسیٹتا چلا جا رہا تھا۔اس نے زبان سے کچھ بھی کہنے کی جرأت نہیں کی تھی۔ایک جگہ عجیب سی بدبو محسوس کرتے اس کے بڑھتے قدم بے ساختہ رکے تھے۔اس نے بند آنکھوں سے ہی تمام صورتِحال کا جائزہ لینا چاہا۔اس کا بازو اپنی مضبوط گرفت میں جکڑے شخص نے ایک ہنٹر نکالتے اس کی پشت پہ مارا تھا۔حسن کی چیخ بے ساختہ تھی اس اچانک ہوئی افتاد پہ۔تکلیف کا احساس اس کی رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔اب ایک بار پھر وہ اسے اندر کی جانب لے کر بڑھ رہے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

باس یہ لے آئیں ہیں ہم اسے۔ مجھے لگتا ہے اس نے اسی بدولت وہ بزر بجایا ہو گا تاکہ ہمیں علم ہو جائے کہ کوئی "یہاں اس جانب نکل آیا ہے۔"

وہ سامنے والے کو صفائی پیش کر رہا تھا۔

"اسے لے چلو اس ٹارچر روم میں۔ اچھی طرح خاطر تواضع کی جائے کی اس کی۔"

اس شخص کی کرخت آواز گونجی۔ حسن کو ایک لمحے میں سمجھ آگئی تھی کہ سامنے بیٹھا شخص کوئی اور نہیں مافیا گینگ کا سربراہ انڈرورلڈ کا خطرناک ترین انسان پاشا ہی ہے۔ نفرت کی ایک تیز لہر اس کے وجود میں کوندی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک جھٹکے سے اپنے چہرے سے ماسک ہٹاتے مقابل انسان کے چیتڑے چیتڑے بکھیر دے۔ اب وہی لوگ دوبارہ اسے کھینچتے کسی کمرے کی جانب لے جا رہے تھے۔ اندر لاتے ساتھ ہی اسے ایک کرسی پہ باندھا گیا تھا۔ اس نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی لیکن کچھ نہ دیکھنے کی بدولت اس کی آنکھیں درد کرنے لگی تھی مگر اس کے چہرے سے وہ ماسک نہیں ہٹایا گیا تھا۔ کسی کے قدموں کی چاپ اپنے نزدیک محسوس کرتے اس نے اپنی مزاحمت ترک کی۔ اب کوئی اس کا بازو تھامتے اس میں کچھ لگا رہا تھا۔ حسن نے بے چینی سے آنکھیں میچیں تھی۔

"ان لڑکیوں اور بچوں کو ایک جانب اکٹھا کر دیا یا نہیں۔ جیمز پہنچنے ہی والا ہو گا بس۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پاشا کی آواز پہ حسن نے کرسی کے گرد اپنی گرفت مضبوط کی مطلب اس کی نگاہوں کے عین سامنے یہ کام ہونے والا تھا۔ اس کا دل تڑپنے لگا ان سب کے بارے میں سوچتے۔

"اس کے چہرے سے ماسک ہٹا دو۔"

پاشا نے ایک شخص کو حکم دیا۔ اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہی اس آدمی نے حسن کے چہرے سے جوں ہی ماسک ہٹایا اس نے اپنے مندی مندی آنکھیں کھولی تھی کمرے میں ہلکی ہلکی تاریکی ہونے کی بدولت اسے آنکھیں کھولنے میں زیادہ دقت پیش نہیں آئی تھی معاً اپنے عین سامنے شخص کو بیٹھا دیکھ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے والی ہو گئی جبکہ دل دھک سا رہ گیا اس کے چہرے پہ اتنا لمبا اور گہرا کٹ دیکھ کر جو بہت ہی عجیب سا منظر پیش کر رہا تھا۔ حسن کو بے ساختہ اس سے کراہیت سی محسوس ہوئی۔ اس نے سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدلا تھا۔ معاً جلن کے احساس سے اس کی آنکھیں پھیلی تھی اس نے حیرت سے گردن موڑتے اپنی پشت پہ دیکھنا چاہا لیکن پاشا نے اس کی ٹھوڑی جکڑتے اس کا چہرہ اپنے عین سامنے کیا۔ حسن کی حالت جلن کے احساس سے خراب ہونے لگی۔ کچھ بے تحاشہ گرم تھا جو اس کی پشت کو جلا رہا تھا۔ اس کی حالت خراب ہونے لگی۔

"جانتا ہے ابھی تو یہ کچھ نہیں۔ جلدی بتا یہاں کیا کرنے آیا تھا اور تیرے ساتھ کون کون ہے۔"

اس نے کرخت لہجے میں بولتے اس کا جبڑا دبوچا تھا۔ حسن نے تکلیف کی شدت سے آنکھیں میچی تھی لیکن لب آپس میں سختی سے پیوست تھے۔ اس کی پشت بری طرح جھلس رہی تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وجود کو کسی نے جلتے ہوئے تندور کے اوپر رکھ دیا ہو۔ آنکھیں بے تحاشہ سرخ پڑ رہی تھی لیکن اسے یہ سب برداشت کرنا تھا کیونکہ اسے اپنے ملک کی جان مال اور عزت کی حفاظت کا ذمہ سونپا گیا تھا۔

پاشا اس کی خاموشی پہ سختی سے لب بھینچ گیا۔ معاً کمرے کی فضا میں ایک ذناٹے دار تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔ جس کی بدولت اس کا چہرہ نڈھال ہوتے کرسی کی سائیڈ سے جا ٹکرایا۔ خون کی ایک لکیر اس کے لبوں سے نکلتے گردن پہ بہہ گئی۔ ایک تو سب کچھ جل رہا تھا اس پہ اس کی پشت کو کرسی سے جوڑا ہوا تھا۔ وہ چیخنا چلانا چاہتا تھا لیکن پھر کچھ سوچتے اپنی چیخ لبوں میں ہی دبالیتا۔ وہ اس قدر تکلیف سے بلکل ڈھے سا گیا۔ پاشا نے اس کے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے کرسی کی پشت سے لگایا تھا۔ ایک ہلکی سی کراہ اس کے لبوں سے نکلی۔

جواب دو مجھے۔ اگر سب کچھ سچ سچ بتا دو گے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے تمہاری جان کی خلاصی بھی ہو جائے "گی۔"

وہ اس کو ایک آفر پیش کر رہا تھا۔ حسن کے لبوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ ابھری تھی جس نے پاشا کو سلگا کر رکھ دیا۔ اس نے پے درپے حسن کے چہرے پہ تھپڑوں کی بوچھاڑ کر دی لیکن وہ پھر بھی خاموش پڑا رہا۔ پاشا کو ایسا محسوس ہوا جیسی اس کی مسکراہٹ میں اس کا مزاق اڑایا جا رہا ہو۔ اسے سراسر اپنی بے عزتی محسوس ہوئی تھی تبھی اپنے حواس کھو بیٹھا۔ حسن نے مضبوطی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں کیا کچھ نہ تھا کچھ کر دکھانے کا جنون، ہمت جو اس پاک ملک کے آرمی کے ہر جوان میں دکھائی دیتی ہے۔ وہ بھی پر سکون تھا خوش تھا۔ تکلیف تھی لیکن اس تکلیف سے کم جوان جیسے درندوں کی بدولت آئے روز اتنے لوگ اتنی لڑکیاں

چھوٹے چھوٹے معصوم بچے جھیلتے تھے۔وہ ان سب کیلیے اپنی آخری سانسوں تک لڑنا چاہتا تھا تبھی بے بس ہوتے بگڑے تنفس سمیت گہرے گہرے سانس بھرنے لگا۔

کیا ہوا بس اتنے میں ہی ہمت نے جواب دے دیا۔دیکھو میری پیشکش قبول کر لو۔میں اس کے بدلے سب کچھ " بخش دوں گا۔میں ان لڑکیوں اور بچوں کو کسی بھی صورت یہاں سے نکالنا چاہتا ہوں اگر تم نے نہیں بتایا کہ باہر آرمی کے کتنے جوان موجود ہیں تو میں تمہارے جسم کے پرزے پرزے کر دوں گا اس قدر تکلیف سے تمہارا "سامنا کرواؤں گا کہ اپنے اس دنیا پہ آنے پہ افسوس کروگے۔

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔اسے بس ایک ہی پریشانی تھی کہ جیمز پہنچنے والا ہو گا اگر اس نے رسک لیتے ان سب کو یہاں سے باہر نکال بھی دیا تو کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ باہر آرمی کے جوان موجود ہو یا نہ ہو۔اس طرح تو ان سب کو علم ہو جاتا پاشا کے ارادوں کا جو وہ قطعی نہیں چاہتا تھا تبھی سختی سے اس جھنجھوڑتے جواب طلبی کر رہا تھا۔حسن نے محفوظ مسکراہٹ سمیت نفی میں سر ہلایا تھا۔پاشا کو اس کی مسکراہٹ سراسر چڑانے والی لگی تھی۔وہ شاید اس بات کو فراموش کر چکا تھا کہ وہ مضبوط جوان ہے جو اس وطن کے خاطر کچھ بھی کر جانے کو ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

تم مجھے مار مار کر ادھ موا کر کے اپنی برتری دکھاؤ میں یہاں اپنی ہمت کا امتحان دیتے اپنی برتری دکھاتا"

"ہوں۔دیکھتے ہیں کون جیت حاصل کرتا ہے اس سب میں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ درد کی شدت سے کراہتے ہکلاتے لہجے میں بولا۔لبوں پہ ابھی بھی ایک مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہوا تھا۔وہ جنونی ہو رہا تھا۔اب اسے کسی بھی قیمت پہ یہ مشن مکمل کرتے پاشا کو اس کے گندے ارادوں میں ناکام کرنا تھا چاہے اس کے بدلے اس کی اپنی جان چلی جاتی۔

"تمہیں اتنی تکلیف اٹھا کر کچھ نہیں ملے گا اس عوام کیلیے۔یہ عوام تمہیں کچھ نہیں سمجھتی تم ان کیلیے اپنی جان کا نظرانہ پیش کرتے ہو لیکن ایک دن تمہارے جانے کا سوگ مناتے یہی عوام اگلے دن اپنی خوشیوں میں گم ہوتے ہیں۔جن کو یہ تک علم نہیں ہے کہ آج انہی کی بدولت تم یہاں بیٹھے تکلیف سے تڑپ رہے ہو۔آج بھی وہ اس سب سے بے خبر ہیں یا مختصر کہوں تو انہیں تمہارے ہونے نا ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

پاشا سراسر اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔حسن نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ عوام کچھ بھی سمجھے لیکن پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی۔کچھ مائیں کچھ بیٹیاں آج بھی ہم جیسے جوانوں کے انتظار میں ہیں کہ ہم جیسے آفیسرز آئیں اور ان کی مدد کریں انہیں تم جیسے درندوں سے آزادی دلائیں جن کے ساتھ ناجانے تم لوگ کس کس قسم کی حرکات سرانجام دے چکے ہو۔جن کے ساتھ ظلم کرتے تم جیسے درندوں کے ہاتھ نہیں کانپتے۔وہ مائیں وہ باپ وہ سب لوگ دل میں اس درد کو چھپائے خود کے ساتھ جنگ لڑ رہے ہوتے ہیں۔اس ملک کے ایک ایک جوان کو تم جیسوں نء مضبوط بنایا ہے۔آج بھی کچھ بچے ابھی سے ضد کی آڑ میں ہوتے ہیں جو ہم جیسوں سے انسپائریشن لیتے آرمی میں آتے ہیں پھر بھی ہم ناکارہ ہیں اس عوام کیلیے تمہارے کہے کے مطابق۔مجھے گمراہ کرنے کے کوئی اور طریقے سوچو یہ ناکام ہو گیا۔مجھے اپنے ملک پہ فخر ہے تبھی اس کی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

محبت اپنے سینے میں دبائے ہوئے ہوں۔اس قوم کے ہر فرد کے اندر اپنے اس پیارے وطن کیلیے محبت لہو بن کر دوڑتی ہے۔"

وہ بھی جواباً مضبوط لہجے میں بولا۔تکلیف کی بدولت بولنے میں بے تحاشہ دقت محسوس ہو رہی تھی لیکن ان جیسے حیوانوں کا منہ بند کرنا بھی ضروری تھا۔پاشا نے سختی سے لبوں کو آپس میں پیوست کیا تھا۔

"میں تم سے آخری بار پوچھ رہا ہوں وقت گزرتا جا رہا ہے مجھے بتادو کہ باہر تمہارے کون کونسے ساتھی موجود ہے۔مجھے اپنا مال باہر بھجوانا ہے اگر زرا سا بھی میرے معاوضے میں کمی آئی میں تمہارے جسم سے خون کا آخری قطرہ بھی نچوڑ لوں گا۔"

وہ اس کی کمر کو کرسی کی پشت سے جوڑتا ہوا بولا۔وہ جانتا تھا کہ اس کی کمر میں ٹیسیں اٹھ رہی ہیں تبھی بار ہا بار اس پہ یہ ظلم ڈھا چکا تھا۔

"باس یہ شخص بہت مضبوط ہے یہ ایسے نہیں مانے گا کچھ اور سوچنا پڑے گا۔"

وہاں موجود ایک شخص ایک قہر برساتی نگاہ نڈھال پڑے حسن پہ ڈالتے پاشا سے بولا۔تو اس نے سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہنٹر تھام لو تم دونوں ہاتھوں میں جب تک یہ کچھ بول نہیں دیتا تب تک اسے مارتے ہو۔ لیکن اس بات کا خیال کرنا کہ مرے نا پائے کیونکہ میں اس کی دردناک چیخیں سننا چاہتا ہوں قسم سے بہت لطف حاصل ہوتا ہے دیکھنا چاہتا ہوں میں کہ آرمی کے نوجوان کس قدر اور کس حد تک مضبوط ہوتے ہیں۔"

ان کی بات پہ حسن نے مندی مندی آنکھیں کھولتے اس کی جانب دیکھا۔ ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی اس کی بات پہ کیونکہ کمر پہلے ہی جلنے کی بدولت بری طرح جھلس چکی تھی اب اس پہ ہنٹر اس نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا تھا۔ پورے جسم میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھی لیکن درد تھا کہ حد سے سوا تھا۔

ان دونوں نے پاشا کے حکم کی تکمیل کرتے اسے کرسی سے اٹھایا تو وہ آنکھوں کے سامنے تاریکی چھانے کی بدولت بری طرح لڑکھڑایا تھا لیکن بروقت پاشا نے اس کی ٹانگ پہ زور سے اپنی لات ماری تھی۔ حسن نے ذرا سی گردن موڑتے اس کی جانب دیکھا۔ اپنی پشت پہ بہتے مادے کو وہ بری طرح محسوس کر رہا تھا جو اس کی پشت سے ہوتے ٹانگوں پہ بہہ رہا تھا۔ ان دونوں شخص نے اس کے بازو اونچے کرتے رسیوں سے باندھے اب وہ بلکل نڈھال سا کھڑا تھا۔ ان دونوں نے ہنٹر تھامتے زور سے اس کی پشت پہ مارے تھے۔ وہ پوری شدت سے چلایا تھا۔ اس کی چیخ نے کمرے کی خاموش فضا میں ارتعاش سا پیدا کیا تھا۔ اب وہ لگاتار اس پہ ہنٹر برسا رہے تھے جب جب وہ درد کے مارے چیختا پاشا بے ہنگم انداز میں قہقہ لگا اٹھتا۔ اس کے خیال میں اب تو وہ لازم بول دے گا۔ اس کے قہقہے پہ غنودگی میں جاتا حسن ایک نظر اسے دیکھتے دوبارہ خود میں ہمت متجمع کر لیتا۔ تقریباً دس

منٹ مسلسل مارنے کے بعد انہوں نے کھینچ کر اس کے بازو سے رسی کھینچی تھی حسن بے دم سا ہو تا زمین پہ گر سا گیا۔ جسم نے جلد اترتے اکھڑ گئی تھی وہاں سے بے تحاشہ خون رس رہا تھا۔

"چل جلدی بول کون کون ہے تیرے ساتھ۔"

پاشا دوازنو اس کے قریب بیٹھتے اس کے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے اونچا کرتے ہوئے دھاڑا لیکن جواباً حسن قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔ اس کی ہنسی میں بھی ایک درد سا تھا جو پاشا کو سلگا گیا۔

نہیں بتاوں گا نہیں بتاوں گا تم مجھے جان سے بھی مار دو گے تو نہیں بتاوں گا اس وقت تمہیں اندازہ ہو گا کہ ہم" کس مٹی سے بنے ہوتے ہیں۔ ہمارے دل میں جانتے ہو صرف ایک ہی چیز ہر احساس سے بڑھ کر ہے اور وہ اپنے "وطن سے محبت ہے۔

اس کا لہجہ اپنے وطن کی محبت سے سرشار تھا۔

اس نے کھڑے ہوتے پے درپے اس کی جلی پشت پہ لاتیں برسانا شروع کر دی یہاں تک کہ وہ بلکل نڈھال ہوتے اپنے ہوش و حواس کھوتا چلا گیا۔ پاشا نے اس کا چہرہ تھپتھپایا لیکن بے سود۔ اس نے اس کی کلائی تھامتے اس کی نبض چیک کی جو بہت آہستہ چل رہی تھی۔ پاشا نے اشتعال کے عالم میں ایک ٹھوکر اس کے سر کو ماری تو اس کی گردن بائیں جانب لڑکھتے زمین پہ پڑے لوہے کی راڈ سے جا ٹکرائی وہ ان سب کو حکم دیتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اب ساری صورتِحال کا اسے خود ہی ملاحظہ کرنا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

حسن نے بھاری آنکھوں کو کھولتے اسے قدم بقدم باہر جاتے دیکھا تھا۔

"بھائی میں نے آپ سے کہا تھا نہ کہ ایک دن حسن ایسا کچھ کرے گا کہ آپ کو اس کے ہونے پہ فخر ہو گا۔"

وہ وجود میں اٹھتی ٹیسوں کو دباتے دل ہی دل میں عشب اور دین سے مخاطب تھا۔

"میں تمہیں پسند کرتا ہوں علایہ لیکن شاید عشب بھائی سے زیادہ نہیں۔ میں جانتا ہوں میرے جانے کے بعد تم ان کے ساتھ جینا سیکھ جاؤ گی مگر میرے دل کا ایک حصہ پھر بھی تمہارے لیے دھڑکے گا شاید۔"

اس کے ذہن میں علایہ کا عکس لہرایا تبھی اس سے مخاطب ہوا جو اب وہ نفی میں سر ہلا گئی تھی۔

"تم جانتے ہو کہ تم پہلے وہ شخص ہو جس کی بدولت علایہ نے پھر سے مسکرانا سیکھا ہے ورنہ تو وہ ہنسی کے معنی ہی بھول چکی تھی۔ تم میرے وہ واحد دوست ہو جسے میں نے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھنا ہے۔"

اس کی محبت بھری سرگوشی پہ ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹا تھا۔

"میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم صرف ایک دوست کی حیثیت سے مجھے پسند کرتی ہو۔"

اس کے لبوں سے ناجانے کس درد سے یہ لفظ ادا ہوئے تھے۔ منہ سے بے تحاشہ خون نکلتے فرش پہ گرتا چلا گیا۔ تنفس بری طرح بگڑتا چلا گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آپ میرے باپ بھی ہے دوست بھی ہے اور ایک آئیڈیل بھی جنہوں نے مجھے ایک نئی زندگی دی ہے جن کی شفقت تلے میں پلا ہوں۔ایک دن آپ کا نام ضرور روشن کروں گا پھر آپ مجھے اپنا بیٹا بتاتے ایک عجیب سا فخر محسوس کریں گے۔"

اس کی ذہن کے دریچوں میں کرنل عاکف کے ساتھ اکا ایک لمحہ لہرایا جب وہ اسے اپنے سینے میں بھینچتے اس کی پشت تھپتھپا رہے تھے۔

میں دعا کروں گا علایہ تمہارے لیے کہ ساری دنیا کی خوشیاں تمہارے نصیب میں ہو۔مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کوئی میرے وجود سے جان نکال رہا ہو۔"

اس کی آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہو رہی تھی۔

"اللہ حافظ۔"

اس کے لبوں نے مدھم سی سرگوشی کی تھی اور اس کی گردن ایک جانب کو لڑکھتی چلی گئی۔ہر جانب تاریکی چھا گئی تھی۔خوشیوں بھرا ایک وجود شاید اپنی جان کی بازی ہارتے اپنی زندگی کے آخری مراحل طے کر رہا تھا۔ہر سوں سناٹا چھا گیا۔اس کے لبوں پہ مدھم سی مسکراہٹ رقصاں تھی۔

"کچھ علم پڑا جیمز کہاں تک پہنچا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے باہر نکلتے ہی آصف سے استفسار کیا تو اس نے سہم کر اس کے ہاتھوں میں لگے خون کی جانب دیکھا جس کے ہاتھ بری طرح خون سے لدے ہوئے تھے۔

کچھ آدمی باہر گئے ہیں تمام صورتِحال کا ملاحظہ کرنے۔ کوشش یہی ہے کہ باہر ہی ان سب کا صفایا ہو جائے۔

معیز نے ڈرتے ڈرتے اسے اطلاع دی ورنہ حسن کی حالت کا سوچتے اس کی روح فنا ہو رہی تھی۔ اب خود بھی اپنے گناہوں کا سوچتے اس کا دل عبرت ناک سزا کا سوچتے کپکپا رہا تھا۔ پہلے ایسے گناہ کرتے وقت ایسے لوگ سب کچھ فراموش کر جاتے ہیں لیکن جوں ہی نتیجے کی باری آتی ہے اس وقت اس کے ذہن و دل میں اپنی سزا کا سوچتے دل گھبرا اتا ہے۔ یہاں تک کہ اس پاک ذات کا خوف بھی دل و دماغ سے نکل جاتا ہے جس کے سامنے جاتے اپنی زندگی کا سب سے بڑا حساب دینا ہے۔

دین میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔ نا جانے وہ کیسی حالت میں ہو گا۔ کہاں ہو گا۔ اگر اسے کچھ ہوا تو میں جیتے جی" "مر جاؤں گا۔

وہ دونوں ہاتھوں میں سر گرائے تھکے تھکے لہجے میں بولا۔ دین نے اسے تسلی دینے کی خاطر اس کا شانہ تھپتھپایا تھا۔ اس سناٹے زدہ ماحول میں کسی ذی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ کرنل عاکف کو وہ پہلے ہی اطلاع دے چکے تھے حسن کی گمشدگی کی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"عشب حوصلہ کرو ہم ہمت نہیں ہار سکتے کسی بھی حال میں۔"

وہ پر درد لہجے میں بولا۔عشب نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

وہ میری کمزوری ہے دین۔ہم نے اسے ہمیشہ بچوں کی طرح پالا ہے اس پہ آئی ہر تکلیف کو اپنے سر لینے کی" کوشش کی ہے کیسے برداشت کروں یہ بات ان دشمنوں نے تو ہماری کمزوری پہ ہی وار کر دیا۔وہ کیسے برداشت "کر رہا ہو گا وہ سب۔وہ کچھ بھی کرنے سے دریغ نہیں کریں گے دین۔

وہ تکلیف سے پھٹتے سر کا دباتے بول رہا تھا۔اس کے منہ سے نکلا ایک ایک لفظ اس کے اندر چھائے طوفان کی ترجمانی کر رہا تھا لیکن وہ کچھ بھی کرنے سے قاصر تھے۔ان دونوں کی آنکھیں نم تھی لیکن لب ساکت۔

دور کہی فجر کی آذانوں کی آواز ان دونوں نے بیگ سے پانی نکالتے وضو کیا اور وہی کھڑے ہوتے ایک دوسرے کے آگے پیچھے نماز ادا کی تھی۔ان کا دل صرف فلحال ایک ہی شخص کی سلامتی کیلیے دعا گو تھا۔

"ہم اسے کچھ نہیں ہونے دیں گے حوصلہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

دعا مانگتے ہی ان دونوں کے لبوں سے بیک وقت نکلا تھا۔ان دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھتے اثبات میں سر ہلایا۔ان دونوں کے آنکھون کے کنارے بھیگے ہوئے تھے لیکن لبوں پہ ایک مدھم سی مسکراہٹ تھی۔تبھی ان دونوں کی ڈیوائس نے سائرن دیا تھا مطلب کے آس پاس کوئی تھا۔دین نے موبائل پہ آنے میسج کی جانب اپنی توجہ مبذول کرائی جہاں کرنل آصف کا نام جگمگا رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے لگتا ہے وہاں کوئی ہے۔"

عشب نے ایک جانب اشارہ کیا۔وہ دونوں سرعت سے جھاڑیوں میں چھپے تھے اور اپنی سانسوں کو حلق میں ہی دبالیا۔وہ دو آدمی تھے جو ٹارچ کی مدد سے یہاں کا چپہ چپہ چھان رہے تھے۔ان دونوں کو کسی حد تک اندازہ ہو چکا تھا تبھی ان کے واپس مڑتے ہی خود میں ہمت پیدا کرتے رینگنے والے انداز میں ان کی تعاقب میں جانے لگے۔شکر تھا کہ جھاڑیاں لمبی لمبی تھی تبھی وہ چھپے ہوئے تھے۔

"کھولو اسے۔"

ایک نے دوسرے کو حکم دیا۔اس نے اس کے کہے کے مطابق وہاں پاسورڈ لگانا چاہا لیکن ناکامی کی وجہ سے اس نے پریشانی سے دوسرے شخص کی جانب دیکھا۔

مجھے لگتا ہے یہاں کوئی آیا تھا تبھی یہ خفیہ دروازہ نہیں کھل رہا ہمیں دوسرے راستے سے جانا ہو گا اور باس کو"

اطلاع دینی ہو گی۔"

ان کی آوازیں صاف صاف ان دونوں تک پہنچ رہی تھی معاً ان دونوں کے ذہن میں جھماکہ ساہوا مطلب حسن اسی لیے اس جگہ پہ وہ لاکٹ پھینک کر گیا تھا۔ذہن اب چلنا شروع ہوا تھا۔وہ ابھی بھی ان کی تلقید میں آگے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کچھ دور جاتے ایک غار کے قریب وہ رکے تھے۔اس سے انہیں اندازہ ہوا تھا کہ وہ پہاڑ کے اچھا خاصا اوپر آچکے ہیں۔انہوں نے کوئی بٹن دبایا تھا شاید کہ اگلے ہی لمحے وہ دروازہ کھلتا چلا گیا۔ان دونوں کی آنکھیں یہ سب دیکھتے چمک اٹھی تھی۔اب وہ دونوں اندر کی جانب بڑھ رہے تھے ان کے جاتے ہی ایک بار پھر وہ دروازہ سرعت سے بند ہو گیا۔وہاں سے آتی روشنی بھی اب تاریکی میں بدل چکی تھی۔عشب نے تنفر بھری نگاہوں سے اس بند دروازے کو دیکھا اور سرعت سے لوکیشن ڈیوایس نکالتے لوکیشن کرنل آصف کو بھیجی تھی اور خود ایک پتھر کی اوٹ میں ہوتے چھپ کر بیٹھ گئے۔اب یہاں تک پہنچتے انہیں بہت احتیاط سے کام لینا تھا۔وہ لوگ تو ٹارگٹ ایریا پہ پہنچ چکے تھے اب بس کرنل عاکف اور ٹیم کے آنے کا انتظار تھا تاکہ وہ اس پہ آپریشن سرانجام دے سکیں۔

"تم یہی ٹھہرو میں احتیاط سے اوپر جاتا ہوں اور چیک کرتا ہوں یا وہ بٹن دکھ جائے یا کوئی اور راستہ۔"

دین اسے وہی بیٹھنے کا کہتے خود دبے پاؤں اوپر کی جانب چل دیا۔ان لوگوں کے ہاتھ میں کسی چیز کی موجودگی نہ ہوتے ان لوگوں کو اس بات کا اندازہ تو ہو چکا تھا کہ لازماً بٹن یہی کہی ہے۔معاً کچھ نہ ملنے پہ اس نے زور سے زمین پہ پیر مارا تھا معاً سامنے کا دروازہ ہلکا سا کھلا تھا۔اس نے جوں ہی پیر ہٹایا وہ پھر سے بند ہو گیا۔دین کی آنکھیں تحیر سے پھیلی تھی۔اس نے سرعت سے نیچے جھکتے وہاں سے چھوٹے چھوٹے کنکر ہٹائے تو نیچے بلکل زمین سے جڑے بٹن کو دیکھ اس کی آنکھوں میں موجود چمک کا اضافہ ہوا تھا۔اس نے دور سے ہی پتھر کی اوٹ میں بیٹھے عشب کو تھمبز اپ کا اشارہ کیا۔عشب بھی نم نگاہوں سمیت مسکرا دیا تھا اب بس انہیں ٹیم کا انتظار تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیم ٹارگٹ ایریا میں پہنچ چکی تھی۔ ہر جانب سے اس جگہ کو گھیر لیا گیا تھا کیونکہ ان سب کو کسی بھی طرح مال کی ترسیلی کو ناکام بنانا تھا۔ کرنل عاکف کے حکم پہ دین نے وہاں سے کنکر ہٹاتے وہ بٹن دبایا تو اگلے ہی لمحے میں وہ دروازہ کھلتا چلا گیا۔ ان سب نے دبے پاؤں ایک دوسرے کی تلقید میں اندر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔ اندر پہنچتے ہی ہر جانب گولیوں کی بوچھاڑ کر دی ان لوگوں نے۔ دستی بم پھٹنے سے نکلتا دھواں ہر جانب پھیل چکا تھا۔ وہ لوگ جوں جوں آگے بڑھتے جا رہے تھے جو جو دکھتا انہیں گولیوں سے اڑاتے جاتے۔ عشب اور دین تو حسن کی تلاش میں اپنے کندھے پہ رائفل لٹکائے دوسری جانب نکل آئے تھے جبکہ کرنل عاکف ایک جانب کونے پہ کھڑے ان سب کو ہدایات کرنے میں مصروف تھے۔ وہ ان سب کو ان کے آخری مقام تک پہنچانا چاہتے تھے انہیں ایسی دردناک موت سے متعارف کرانا چاہتے تھے جیسی موت وہ آئے روز ملک کے نوجوانوں کو دیتے تھے۔ پاشا کا ابھی تک کہی بھی سراغ نہیں ملا تھا۔ کرنل عاکف وہی کھڑے ساری صورتحال کا ملاحظہ کر رہے تھے۔ جبکہ پوری ٹیم آگ کی طرح ہر جانب بکھری ہوئی تھی۔ معاً کرنل عاکف کی نگاہ ایک جانب ٹھٹھک کر رکی تھی وہی ان کے دل کے دھڑکن بھی تھمی تھی۔ ان کا ہاتھ بے ساختہ اپنے دل پہ گیا تھا۔

"میجر عشب میجر دین کیپٹن حسن کوریڈر کے بائیں جانب موجود کمرے میں ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان کی آواز پہ عشب اور دین کے بڑھتے قدم ایک پل کو رکے۔ ان کے لہجے میں کیا کچھ نہیں تھا۔ ان کا شکست خوردہ لہجہ ایک پل میں ہی ان دونوں کو لہولہان کر گیا۔ ان دونوں نے بھاگنے والے انداز میں قدم اس مطلوبہ کمرے کی جانب بڑھائے تھے وہ دونوں جوں ہی دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئے مدھم سی روشنی میں اس کا زخموں سے چور وجود دیکھتے وہ دونوں بے ساختہ لڑکھڑائے تھے۔

"میں نہیں دیکھ پاؤں گا اسے ایسے۔"

دین نم نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔ عشب نے اپنا دل مضبوط کرتے قدم حسن کی جانب بڑھائے تھے جس کا پورا وجود زخموں سے چور اور خون سے لت پت تھا۔ عشب نے دوزانو بیٹھتے اسے سیدھا کیا تو چہرے پہ ہر جانب خون ہی خون لگا ہوا تھا۔ اس کی پشت دیکھتے اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے حسن کے چہرے پہ گرا تھا۔

"حسن اٹھو۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بھاری لہجے میں بولا لیکن جواب ندارد۔ اس نے جوں ہی اس کی کلائی جکڑتے چیک کی سانسیں نا چلنے کے برابر تھی۔ عشب کا دل دھک سے رہ گیا۔

"دین یہ ہمت ہار رہا ہے حسن ہمت ہار رہا ہے جس نے اتنے مشکل حالات میں ہمارے ہمت بندھائی ہے۔"

وہ دین کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ بھی اب کی بار بھاگنے والے انداز میں اس کی نزدیک آیا تھا اور کپکپاتے ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھاما تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اسے جلد از جلد میڈیکل ٹریٹمنٹ کیلیے بھیجنا ہو گا۔"

کرنل عاکف کی سپاٹ آواز پہ ان دونوں نے بھیگی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا جو نگاہیں چڑاتے خود کو مضبوط ظاہر کرنے کی کوششوں میں تھے۔

"حسن کو سٹریچر میں لٹاتے عجلت میں ہسپتال بھیجا گیا تھا تا کہ جلد از جلد علاج ہو سکے۔"

عشب اور دین نے بھیگی نگاہوں سے اسے جاتا دیکھ اس کے جاتے ہی دوبارہ ایک نئے سرے سے خود میں ہمت متجمع کی تھی۔

"اس پاشا کا پتہ چلا۔"

دین نے سپاٹ چہرے سمیت کرنل عاکف کو مخاطب کیا تو عشب کی سماعتیں بھی انہی کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"زیر حراست ہے وہ۔اب صرف اسی کا صفایا کرنا باقی ہے۔"

جواب عشب کی جانب سے آیا تھا۔

"میں حسن کے پاس جاتا ہوں۔"

کرنل عاکف ان دونوں کی پشت تھپتھپاتے ڈھیلے ڈھالے قدموں سے باہر کی جانب چل دیے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دونوں بھی لمبے لمبے ڈگ بھرتے باہر ہال کی جانب چل دیے جہاں پاشا کو قید کیا گیا تھا۔وہ جوں ہی اس کے نزدیک پہنچے اس لمحے دونوں کو ہی اس سے بے تحاشہ نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ایک اس شخص کی بدولت لوگ گناہوں کی دلدل میں بھنستے چلے گئے تھے۔اس کے برعکس دین کا رنگ اگلے ہی لمحے اڑتا چلا گیا تھا۔اس کے قدم اس شخص کی شکل دیکھتے لڑکھڑائے تھے۔

اس کی اڑتی رنگت دین نے شدت سے محسوس کی تھی تبھی نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات بدلتے جا رہے تھے۔

"مجھے لگا تھا تم مر گئے ہو لیکن تم تو آج بھی اس سے بھی گھناؤنے روپ میں میرے سامنے موجود ہو۔"

اس کی سرسراتی آواز نے ماحول پہ چھایا سکوت توڑا تھا۔پاشا جو نڈھال ہوتے زمین پہ گرا ہوا تھا اتنے افسر کے وسط میں۔اس کی بات پہ دین کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوا جو قدم بقدم اسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔عشب خاموش کھڑا تمام صورتِحال سمجھنے کی تگ و دو میں تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دوازنو اس کے قریب بیٹھا اور اس کا چہرہ اپنی مضبوط گرفت میں لیتے اس نشان کو بغور دیکھا تھا۔

"عشب جانتے ہو یہ نشان کیسا ہے۔"

اس نے براہ راست عشب کو مخاطب کیا تو اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

یہ میرا ہی دیا گیا نشان ہے لیکن مجھے لگا تھا کہ اس مار کے بعد تم بدل جاؤ گے لیکن تم تو مزید گھناؤنے روپ میں "میرے سامنے آئے۔"

وہ تلخ لہجے میں گویا ہوا۔عشب کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی جبکہ پاشا کا ذہن میں ایک بچے کی شبیہہ لہرائی تو اس کا رنگ اگلے ہی لمحے پھیکا پڑا۔

"تت۔تم۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی لڑکھڑاتی ہوئی آواز نکلی۔دین نے کھڑے ہوتے اس کے چہرے پہ پاؤں رکھتے دبایا تھا۔پورے ہال میں اس کی چیخ گونجی تھی۔وہ جو ساری دنیا کو اپنے اشاروں پہ چلانا چاہتا تھا آج خود بے بس سا زمین پہ پڑا تھا۔

"ہاں میں وہی بچہ جس کے ساتھ تم نے غلط کرنے کی کوشش کی تھی جسے تم غلط انداز میں چھوتے تھے جس کا بچپن اس سے تم نے چھین لیا تھا۔یاد ہے میں نے کیا کہا تھا تم سے۔میں اپنے اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا تم ایک برائی ہو تو برائی کا خاتمہ اللہ کے نیک اور پسندیدہ بندوں کے ہاتھوں ہی ہوتا ہے۔تو تیار رہو تمہارا خاتمہ بھی ہمارے ہاتھوں ہی لکھا ہے۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی اس کے سینے پہ اپنا پاؤں رکھا تھا۔آنکھیں بلکل خشک تھی۔اس نے اپنے کندھے سے رائفل اتارتے اس کے سینے میں ایک گولی ماری تھی۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھتے زمین پہ گرا تھا۔

"یہ میری معصومیت ختم کرنے کیلیے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے آگے آتے دوسری گولی اس کے سینے میں اتاری تھی۔

"یہ ہمارے دل کے ٹکڑے کو اس حال میں پہنچانے کی۔"

دین نے اس کے سینے میں بیک وقت دو گولیاں اتارتے شرربار نگاہوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو کھلی آنکھوں سمیت پڑا تھا۔

"یہ ان تمام بچوں پہ ظلم ڈھانے کی جو تو نے ان پہ قہر ڈھایا بغیر ان کی عمر کا خیال کیے۔"

اب کی بار عشب نے بھی وہی عمل دہرایا۔

"یہ ان تمام لڑکیوں کی معصومیت ختم کرتے انہیں غلط کاموں میں ملوث کرنے لگی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"سر وہ مر چکا ہے۔"

لیفٹیننٹ اسد نے آگے بڑھتے ان دونوں کو ہوش دلایا تو ان دونوں کی آنکھ سے آنسو ٹوٹتے گال پہ گرا تھا۔ وہ دونوں حسن کے متعلق سوچتے باہر کی جانب بڑھے تھے معاً دین کی نگاہ دور پڑے آصف پہ پڑی تھی۔ وہ ہسپتال والا قصہ یاد کرتے تلخی سے ہنس دیا اور اس کے وجود کو ایک ٹھوکر مارتے وہاں سے باہر کی جانب بھاگے۔

"دین۔"

عشب نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو وہ اس کے کندھے سے لگتا پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔

سب ختم کر دیا تھا اس شخص نے۔ مجھ سے سب کچھ چھین لیا تھا سب چھین لیا تھا۔ میں بلکل تنہا ہو گیا تھا اگر وہ مسیحا بن کر میرے زندگی میں نا آتے تو شاید آج میں اس دنیا مین نا ہوتا عشب۔ سب کہتے ہیں کہ آرمی کے نوجوانوں کے دل بہت مضبوط ہوتے ہیں تو کوئی یہ کیوں نہیں سوچتا کہ احساسات ان کے اندر بھی ہوتے ہیں ان کو بھی تکلیف ہوتی ہے وہ بھی رو سکتے ہیں وہ کمزور نہیں ہوتے بس حالات کبھی کبھی انہیں اندر ہی اندر ختم

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کر دیتے ہیں ہم بھی انسان ہیں۔ دیکھو عشب آج میں نے اپنے گنہگار کو اپنے ہی ہاتھوں ختم کر ڈالا۔ میں جیت گیا

"میں نے وہ مقصد پالیا۔ ہم نے بازی مار لی عشب۔ ہمارا حسن۔

وہ روتے روتے بول رہا تھا اور عشب اس کی باتین سنتے سکتے کی کیفیت میں اسے تسلی دینے والے انداز میں اس کی پشت سہلا رہا تھا۔ یہ دونوں بہن بھائی تو بلکل ٹوٹے ہوئے تھے۔ ان کی شخصیت اتنی ادھوری کیوں تھی یہ بات عشب سمجھنے سے قاصر تھا۔

"علایہ علایہ۔"

علایہ جو کھڑکی کے پاس کھڑی ان سب کے متعلق سوچ رہی تھی جزاء کی آواز پہ موبائل صوفے سے پکڑتی بھاگنے والے انداز میں جزاء کے کمرے میں داخل ہوئی جہاں نادیہ بیگم بیڈ پہ لیٹی بے سدھ سی گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔ علایہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ ان کی جانب قدم بڑھائے۔

"کیا ہوا جزاء آنٹی کو۔"

اس نے نادیہ بیگم کا چہرہ تھپتھپاتے استفسار کیا۔

"علایہ امی کو دیکھو یہ اٹھ کیوں نہیں رہی۔ پلیز انہیں کہو اٹھیں۔ امی پلیز میں مر جاؤں گی امی۔"

وہ انہیں جھنجھوڑتے روتے ہوئے بولی۔ علایہ نے ایک کڑی نگاہ اس پہ ڈالتے اس کے آنسو پونچھے۔

"تم رونا بند کرو ہم ابھی آنٹی کو ہسپتال لے چلتے ہیں۔ ٹھیک ہو گی وہ۔ کچھ نہیں ہوا انہیں۔"

وہ اسے ڈپٹنے والے انداز میں بولی تو جزاء نے سرعت سے آنسو صاف کرتے اثبات میں سر ہلایا۔ علایہ ایک نظر انہیں دیکھتے ہی ڈوپٹہ مفرل کی طرح گلے میں ڈالتی بھاگنے والے انداز میں باہر کا دروازہ کھولتے باہر کی جانب بھاگی۔ ماضی کے لمحات اس کے ذہن میں ابھر رہے تھے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے کی بدولت وہ لڑکھڑائی تھی معاً دور ہی رکشے کو روکتے اس نے جلدی سے اس میں سوار ہوتے گھر کے قریب رکشہ روکا اور جزاء کی مدد سے انہیں رکشے میں بٹھاتی دروازہ بند کرتی قریبی ہسپتال کی جانب چل دی۔ علایہ نے خالی خالی نگاہوں سے جزاء کی جانب دیکھا۔ آنکھیں بلکل خشک تھی۔

ماما آئی مس یو ماما۔ آپکی لایہ آپ کو بہت یاد کر رہی ہے آج اتنا کے میرا شدت سے دل چاہ رہا ہے کہ میں آپ "کے پاس آتے آپ کے سینے سے لگتے سارے آنسو بہا دوں۔"

وہ درد بھرے لہجے میں بولتی آنکھیں میچ گئی جبکہ جزاء بار بار نادیہ بیگم کو دیکھتے انہیں ہوش دلانے کی کوششوں میں تھی۔

نادیہ بیگم کو ہسپتال لاتے ساتھ ہی ایمر جنسی میں لے جایا گیا تھا۔ راستے میں ہی ان کی حالت بہت بری طرح بگڑ چکی تھی۔ جزاء تو سارے راستے روتی آئی تھی۔ علایہ نے خود میں ہمت متجمع کرتے ان دونوں کو سنبھالا تھا۔ ابھی بھی جزاء کو اپنے حصار میں لیتے بینچ تک لائی اور محبت سے اس کا گال تھپتھپاتے تسلی دی تھی۔

"جزاء خود کو سنبھالو۔ مضبوط بنو آنٹی ٹھیک ہو جائیں گی ویسے بھی ابھی ان کا علاج تو چل ہی رہا ہے۔"

وہ تسلی دیتے ہوئے بولی۔ جزاء نے اس کی بات پہ بھیگی آنکھوں سمیت اسے دیکھتے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔ وہ اسے کیسے بتاتی اس کی زندگی کا قیمتی سرمایہ صرف وہی ہے۔ بچپن سے اب تک وہ ان میں ہی ہر رشتہ محسوس کرتی آئی ہے۔ اس کا تو نادیہ بیگم کے سوا اس دنیا میں بھی کوئی نہیں تھا۔ وہ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں غلطاں تھی معاً چند ساعتوں بعد جوں ہی ڈاکٹر کمرے سے باہر نکلی تھی۔ علایہ نے انہیں باہر آتا دیکھ سرعت سے ان کی جانب رخ کیا کیونکہ جزاء کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ کسی سے بات کر سکتی۔

"آپ اندر موجود مریضہ کے ساتھ ہیں۔"

انہوں نے کچھ توقف کے بعد پوچھا۔ علایہ نے ایک نظر جزاء کو دیکھتے اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ میرے ساتھ آئیں ذرا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ علایہ کو اپنی تلقید میں آنے کا اشارہ کرتے خود اپنے کیبن کی جانب بڑھ گئی۔علایہ جزاء کو اندر جانے کا اشارہ کرتی خود ڈاکٹر کے تعاقب میں چل دی۔ کیبن میں داخل ہوتے ہی ڈاکٹر نے اسے اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ ہچکچاتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"آپ کا ان سے رشتہ کیا ہے۔"

ڈاکٹر نے بغور علایہ کی جانب دیکھا جو سیاہ جینز پہ کتھئی رنگ کا ٹاپ پہنے ڈوپٹے کو مفرل کی طرح گلے میں لٹکایا ہوا تھا۔

"وہ میری دوست کی امی ہے۔سب ٹھیک ہے ناڈاکٹر۔"

اس نے سوچ سمجھ کر جواب دیا ساتھ ہی تفتیشی انداز میں ان کی جانب دیکھا۔

دیکھیں بیٹا اب آپ دونوں کے ساتھ ہی کوئی بڑا نہیں ہے تو مجھے مجبوراً آپ کو ہی بتانا پڑے گا لیکن خیال کیجیے "گا زیادہ ہائپر مت ہو جائیے گا۔"

انہوں نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملاتے اپنی کہنیاں میز پہ ٹکاتے بات کی تہمید باندھی۔علایہ نے ناسمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"آپ مجھے بتایئے جو بھی بات ہے اس طرح پہیلیاں مت بجھوائیں۔"

اس نے تنگ آتے بے چینی سے استسفار کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دراصل آپ کی پیشنٹ کو کینسر ہے جو کہ آخری حد تک پھیل چکا ہے شاید ان کا علاج وقت پہ نہیں کروایا گیا" اور اس کا علاج وقت پہ ہی لازمی ہوتا ہے۔ ہم اپنی جانب سے پوری کوشش کر رہے ہیں لیکن ان کی حالت ابتر ہوتی جا رہی ہے۔"

انہوں نے مدھم لہجے میں ساری بات علایہ کے گوش گزار دی۔ علایہ دم بخود بیٹھی ان کی باتیں سن رہی تھی۔ دل میں اچانک ٹیس سے اٹھی تھی۔ ماں کو کھونے کا درد تو وہ بخوبی جانتی تھی۔ اس نے اپنی پیشانی مسلتے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا۔

"اس کا کوئی حل۔"

اس نے کپکپاتے لہجے میں سوال کیا۔ ڈاکٹر نے اس کی اڑی اڑی رنگت بخوبی محسوس کی تھی جو اب بے چینی سے اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی۔

اس کا حل زیادہ تو نہیں لیکن کوشش کی جاسکتی ہے۔ میں یقین کے ساتھ تو نہیں بس آپ کو تسلی دینے کی خاطر" ہی کہہ سکتی ہوں کہ یہ بیماری یا تو پوری طرح ہٹ جائے گی یا پھر آپریشن کا کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آگے یہ آپ پہ منحصر ہے کہ آپ لوگ کیا چاہتے ہیں۔"

وہ اپنی بات مکمل کرتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ علایہ بے دم سی ہوتی کرسی سے اپنی پشت ٹکا گئی۔

"میں آپ کو اطلاع دے دوں گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے ہارے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ڈاکٹر اس کی اس کا شانہ تھپتھپاتے اثبات میں سر ہلایا۔

لیکن زیادہ تاخیر مت کیجیے گا۔یہ نا ہو سب کچھ ہاتھ سے پھسلتا چلا جائے اور اس بات کا بھی خیال کیجیے گا کہ" انہیں فلحال کسی بھی صورت اس بیماری کا علم نہ ہو کیونکہ اس کی وجہ سے پھر وہ سٹریس لے گی اور کام مزید بگڑ سکتا ہے دماغ پہ اثر پڑے کی صورت میں۔"

وہ اسے تاکید کرتے کیبن کا دروازہ کھولتے باہر نکل گئی۔ان کے جاتے ہی وہ بھی اپنے قدموں کو گھسیٹتے باہر کی جانب چل دی۔اس کی سماعتوں میں بس ڈاکٹر کی باتیں گردش کررہی تھی۔وہ جزاء کو اس متعلق کیسے بتائے گی اس کا تو کوئی اس دنیا میں بھی نہیں تھا۔وہ تو بلکل ٹوٹ جائے گی۔

اس نے سختی سے اپنے لب بھینچے تھے۔وہ اپنے ہی دھیان میں آگے کی جانب بڑھتی جارہی تھی معاً اس کی نگاہ ایک سٹریچر پہ لیٹے خون سے آلودہ شخص پہ پڑی جو بلکل بے سدھ سا پڑا تھا۔اس نے جھرجھری سے خوف سے بے ساختہ اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلا تھا۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتی جزاء کی جانب چل دی۔کمرے کا دروازہ کھولتے وہ جوں ہی اندر داخل ہوئی نادیہ بیگم کو تکیوں کے سہارے بیٹھا دیکھ وہ بمشکل مسکرائی تھی۔جزاء ان کے قریب ہی بیٹھی خاموشی سے ان کا چہرہ تک رہی تھی۔

"کیسی طبیعت ہے اب آپ کی۔"

اس نے مسکراتے لہجے میں استفسار کیا۔نادیہ بیگم نے اذیت سے مسکراتے فقط اثبات میں سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا کہا ڈاکٹر نے علایہ تم گئی تھی نہ ان کے ساتھ۔"

جزاء نے بے چینی سے پوچھا۔علایہ کے چہرے کا رنگ ایک لمحے کیلیے اڑا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ اپنے تاثرات نارمل کرتی آنکھیں میچ گئی۔

کچھ بھی نہیں بس یہی کہا کہ کمزوری کے باعث چکر آ گئے۔کھاتی پیتی نہیں نا آنٹی ٹھیک سے۔اب سے تم ان کی "ڈائیٹ کا خیال کرنا بس۔زیادہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔اب تم رو کر مزید انہیں پریشان مت کرو۔

وہ ڈپٹنے والے انداز میں بولی۔جزاء نے اس کی بات پہ بجھے بجھے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"بس میرا بچہ میں ٹھیک ہوں۔کیوں رو رہی ہو اب۔"

نادیہ بیگم نے اس کی پیشانی چومتے نقاہت زدہ لہجے میں اسے تسلی دی۔جزاء نے بھیگی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔علایہ نے حسرت سے یہ منظر تکا تھا۔دل میں کہی درد سا اٹھا تھا۔معاًوہ اپنا دھیان بٹانے کی خاطر ان کی دوائیاں چیک کرنے لگی۔

آپ ٹھیک نہیں ہے امی۔میں جانتی ہوں آپ بس خود کو میرے سامنے ایسا ظاہر کرتی ہیں۔آپ نے خود کو" ختم کر لیا ہے آہستہ آہستہ لیکن آپ نے یہ نہیں سوچا کہ اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا۔میں اس بھری دنیا "میں تن تنہا رہ جاؤں گی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔ماضی کا ایک منظر علایہ کے ذہن کے دریچوں میں چلا تھا۔اس نے آنکھوں کو سختی سے میچتے گہرا سانس بھرا۔اس سے پہلے کہ وہ انہیں ٹوکتی اندر داخل ہوتی ڈاکٹر کو دیکھتے اس نے سکون بھرا سانس خارج کیا۔

"اب کیسی طبیعت ہے آپکی۔"

انہوں نے نادیہ بیگم کی کلائی جکڑ کر ان کی نبض ٹٹولتے ہلکے پھلکے لہجے میں پوچھا۔

ارے انجیکشن تو یہاں ہے ہی نہیں۔بچے میں آپکو ایک انجیکشن لکھ کر دیتی ہوں آپ ذرا ڈسپنسری سے جا کر"

"وہ لے آئیں۔

انہوں نے ایک کاغذ علایہ کی جانب بڑھایا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے باہر کی جانب چل دی۔

وہ ناک کی سیدھ میں چلتی ڈسپنسری کی جانب بڑھ رہی تھی معاً سامنے سے گزرتے اسے سٹریچر پہ ایک لمحے کیلیے حسن کا گمان ہوا تھا۔اس نے دل ہی دل میں لاحولہ پڑھتے اپنے خیال کو جھٹکا تھا۔

وہ یہاں کیسے ہو سکتا ہے۔وہ تو مشن کی خاطر کہی گیا ہے۔علایہ تو بھی نا نا جانے کیا کیا سوچتی ہے۔

وہ خود کو سرزنش کرتے ہوئے بولی۔اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتی دیوار سے ٹیک لگائے روتے ہوئے آدمی کو دیکھتے اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔وہ نا چاہتے ہوئے بھی ان کی جانب قدم بڑھانے پہ مجبور ہوئی تھی۔ان کے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نزدیک پہنچتے ہی علایہ نے ایک نظر انہیں دیکھا جو گم صم سے آپریشن تھیٹر کے دروازے کو دیکھنے میں محو تھے جبکہ آنسو گالوں پہ تواتر بہہ رہے تھے۔اسے اس اونچے لمبے مرد کو یوں روتا دیکھ حیرت ہوئی تھی۔

"انکل سب ٹھیک ہے نا۔"

اس نے دھیمے لہجے میں کسی خدشے کے تحت پوچھا۔کرنل عاکف نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا جو انہی سے مخاطب تھی۔انہوں نے سرعت سے اپنے آنسو پونچھے تھے اور سپاٹ چہرے سمیت نفی میں سر ہلایا۔

"ایسے کیسے کچھ نہیں ہوا آپکو۔میں نے آپکو روتے ہوئے دیکھا ہے۔"

وہ عجیب سے لہجے میں بولی۔کرنل عاکف نے تھکے تھکے اعصابوں سمیت نفی میں سر ہلایا۔

"آپ کا کوئی خاص اندر ہے کیا۔"

اس نے دکھی دل سے پوچھا۔انہوں نے بے تاثر انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"کون ہے اندر۔"

اس نے ایک نظر آپریشن تھیٹر کے بند دروازے پہ ڈالتے افسردگی سے سوال کیا۔

"میرا بیٹا ہی سمجھ لو۔"

انہوں نے ہارے ہوئے لہجے میں بتایا۔علایہ کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بیٹے جیسا مطلب۔"

اس نے نا سمجھی سے استفسار کیا۔

دعا کرنا اس کیلیے کہ وہ ٹھیک ہو جائے ورنہ ہم سب مر جائیں گے۔ اس کے بغیر ہم بہت خالی ہے۔ ہماری ہنسی کھو کھلی ہے۔ ہم اسے اس حال میں نہیں دیکھ سکتے بیٹا۔"

وہ ایک بار پھر ضبط کھوتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیے تھے۔ علایہ کے دل کو کچھ ہوا تھا۔

انکل آپ روئے مت۔ میں دعا کروں گی کہ اسے کچھ نہ ہو حالانکہ میری دعائیں قبول نہیں ہوتی پھر بھی آپ کے خاطر ایک بار ٹرائے کروں گی۔"

وہ اذیت سے مسکراتے ہوئے بولی۔ کرنل عاکف نے ایک نا سمجھ نگاہ اس پہ ڈالی۔

ارے ایسے مت دیکھیں۔ میں تو اپنی زندگی کا تلخ تجربہ آپ سے بیان کر رہی ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان کی دعائیں کبھی رائیگاں نہیں جاتی لیکن میں کہتی ہوں کہ میری دعائیں کبھی قبول نہیں ہوتی۔

آپ نے کہا کہ میں اسے آپ کے بیٹے جیسا سمجھ لوں میں نے سمجھ لیا انکل۔ مگر کیا ماں جیسا کوئی ہوتا ہے باپ جیسا کوئی ہوتا ہے نہیں نا پھر بھی دیکھیں زندہ ہوں جی رہی ہوں کبھی کبھی ہنس بھی لیتی ہوں صرف ایک ذات کی بدولت۔ وہ بہت پیارا انسان ہے سب کے چہرے پہ جب جب خوشی دکھتی ہے نہ اسی کی بدولت دکھتی ہے موقع ملا تو میں ضرور اسے آپ سے ملواؤں گی۔ اس وقت آپ کا جی چاہے گا کہ کاش وہ آپ کا بیٹا ہوتا اور ایک

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مزید بات بتاؤ اس کا بھی اس دنیا میں کوئی رشتہ نہیں ہے انکل۔ پھر بھی وہ ہنستا ہے سب کو ہنساتا ہے۔ میں پہلے سوچتی تھی کہ شاید اس کی زندگی میں کوئی غم نہیں ہے لیکن وہ تو ہم سب سے زیادہ تھکا ہوا انسان ہے لیکن ظاہر نہیں کرتا۔"

وہ ہنس رہی تھی اس کی ہنسی میں بھی ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی۔ انہیں تو فالوقت ایسا ہی محسوس ہوا۔

"اس سے محبت کرتی ہوں۔"

انہوں نے کسی سوچ کے تحت پوچھا۔ علایہ ایکدم ان کی جانب دیکھتے سرخ چہرے سمیت ہنس دی تھی۔

"نہیں محبت نہیں کرتی۔ بس وہ مجھے بے تحاشہ عزیز ہے۔ اس کیلیے زندگی میں کبھی کچھ کرنے کا موقع ملا نہ مجھے تو ہر حد سے گزر جاؤں گی ایسا رشتہ ہے اس کا میرے ساتھ۔"

وہ اپنے لہجے میں محبت سموئے بولی۔ کرنل عاکف نے نا جانے کیا سوچتے اس کا سر تھپتھپایا تھا۔

"خیر اب میں چلتی ہوں۔ میں بھی کیا آپ کے سامنے اپنے قصے کہانیاں کھول کر بیٹھ گئی ہوں۔ روئیے مت کیا معلوم اندر موجود شخص کو آپ کے رونے سے تکلیف ہوتی ہو۔"

وہ مدھم لہجے میں بولتے وہاں سے مڑی تھی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ وہ راہداری سے گزرتے ہوئے بھی انہی کی متعلق سوچ رہی تھی معاً اس کی نگاہ اندر کی جانب بھاگم بھاگ آتے عشب اور دین کی جانب پڑی جن کے چہرے کا رنگ بری طرح اڑا ہوا تھا۔ کپڑے خون سے بھرے ہوئے تھے۔ علایہ کا دل

بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔اس نے بے ساختہ حسن کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی تھی مگر وہ کہی دکھائی نہیں دیا۔اب وہ دونوں اس کے سامنے سے ہی ہوتے بائیں جانب جارہے تھے۔علایہ نے بغیر کسی لمحے کی تاخیر کیے اس کی تعاقب میں قدم بڑھائے تھے اور دین کو آواز دیتے پکارا تھا۔اس کی آواز پہ اندر کی جانب بڑھتے عشب اور دین کے قدم باقاعدہ تھمے تھے۔انہوں نے رخ پھیرتے اس کی جانب دیکھا۔آنکھوں میں نمی واضح تھی جو وہ شاید علایہ سے چھپانا چاہتے تھے۔

"حسن کہاں ہے۔"

اس نے ان دونوں کو اپنے نزدیک آتا دیکھ بے چینی سے استسفار کیا۔دین اور عشب کے قدموں کو بے ساختہ بریک لگی تھی۔انہوں نے خاموشی سے نگاہوں کا تبادلہ کیا تھا۔علایہ کا دل ان کی خاموشی پہ کٹ کر رہ گیا۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں حسن کہاں ہے۔وہ آپ لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں آیا۔"

اب کی بار وہ سخت لہجہ اپناتے ہوئے بولی۔دین نے ہوش میں آتے اسے سنبھالنا چاہا لیکن وہ بے دردی سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی تھی۔

"علایہ میری جان میری بات۔"

دین نے اسے جھنجھوڑتے پیشانی پہ بل ڈالتے کہا۔وہ خود بھی اس وقت پورے طرح ٹوٹے بکھرے ہوئے تھے لیکن وہ چاہ کر بھی کچھ کر نہیں سکتے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں سننی مجھے آپ کی کوئی بھی بات مجھے بس میری بات کا جواب دیں کہ آپ کہ حسن کہاں ہے وہ آپ کے "ساتھ کیوں نہیں آیا۔"

وہ اس کا کالر جکڑتے بیچارگی سے بولی۔ چہرے پہ ایک درد کی تحریر رقم تھی۔ دین نے اسے اپنے سینے میں بھینچتے اس کے سر کے بالوں کو ہولے سے چھوا تھا۔ کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ اس کے سینے سے سر اٹھاتے خاموش کھڑے عشب کی جانب متوجہ ہوئی اور شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

کہاں ہے حسن۔ میں نے آپ سے کہا تھا نہ کہ سب کو لے کر لوٹیے گا واپس۔ مجھ سے کسی ایک کی بھی غیر" موجودگی برداشت نہیں ہو گی۔ آپ نہیں لے کر آئے نا اسے۔ آپ نے وعدہ کیوں توڑا مجھے بتائیں جواب دیں۔ میں اتنا انتظار کر رہی تھی۔ میں نے کہا تھا کہ اب میں کسی کو نہیں کھونا چاہتی کسی کو بھی نہیں اپنے قریبی میں سے ایک بھی شخص کو نہیں۔ پلیز بتائیں نا حسن کہاں یے مجھے اس سے باتیں کرنی ہے۔ مجھے اس کی باتوں پہ "ہنسنا ہے تین دنوں میں اداس تھی بلکل بھی نہیں مسکرائی بتائیں نا کہ وہ کہاں ہے۔

وہ اس کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں جکڑتے منت کرنے والے انداز میں بولی۔ عشب نے سپاٹ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ دل درد سے پھٹا جا رہا تھا لیکن لبوں پہ قفل لگا ہوا تھا۔

"سہی کہتے تھے میں شروع سے تنہا ہوں اور آخر میں ہی تنہا ہی رہوں گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پھیکے لہجے میں بولتی عشب کے سینے پہ سر ٹکاتے گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔عشب نے مٹھیاں سختی سے بھینچی تھی۔اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے علایہ کے بالوں میں جذب ہوا تھا۔

"کیوں نہیں بول رہے آپ دونوں کچھ۔"

اب کی بار وہ بے بسی کی کیفیت میں چلائی تھی۔ان دونوں کے لبوں پہ لگا قفل ابھی بھی نہیں کھلا تھا۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گا۔"

عشب کی دھیمی سے سرگوشی پہ علایہ نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔چہرے کا رنگ سرعت سے پھیکا پڑا۔

"کیا مطلب اسے کیا ہوا ہے۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔

"نہیں بھائی ایسا کچھ مت کہیے جو میں برداشت نہ کر پاؤں بھائی۔کہہ دیں کہ وہ ٹھیک ہے بلکل۔"

وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ گئی۔دین نے نم نگاہوں سے اسے دیکھتے اس کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو تھاما تھا اور اسے لیتے آپریشن تھیٹر کی جانب بڑھا۔ان سب کو اپنے قدم وہاں پہنچتے من من بھاری محسوس ہوئے تھے۔

"تم دونوں آگئے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کرنل آصف نے ان دونوں کو دیکھتے بوجھل لہجے میں پوچھا مگر اس کے ساتھ کھڑی علایہ کو دیکھتے ان کا ماتھا ٹھنکا تھا۔ پریشان تو علایہ بھی ہو چکی تھی۔ وہ دونوں بنا پلک جھپکائے ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"یہ دین۔"

انہوں نے بے ساختہ کسی خیال کے تحت علایہ کی جانب اشارہ کیا تو وہ نگاہیں چرا گیا۔

"یہ علایہ ہے میری بہن۔"

اس کی بات پہ کرنل عاکف کو ایسا محسوس ہوا جیسے ہسپتال کی عمارت ان کے سر پہ آن گری ہو۔ وہ بے ساختہ لڑکھڑائے تھے اور بے یقینی سے ان دونوں کی جانب دیکھا جو اب نظریں جھکائے کھڑے تھے۔

"تم لوگوں نے مجھے بتانا بھی گوارا نہیں کی اتنی بڑی بات۔"

انہوں نے شکوہ کیا۔ دین شرمندگی سے چہرہ جھکا گیا۔ البتہ عشب نے سپاٹ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔

"سر میں نے بارہا بار آپ کو اطلاع دینے کی کوشش کی تھی مگر آپ نے ہر بار ٹال دیا تھا۔"

دین نے بھینچے لہجے میں جواب دیا۔ کرنل عاکف بے دم سے ہوتے بینچ پہ بیٹھے تھے۔

"وہ کیسا ہے اب۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے تڑپتے دل کے ساتھ سوال کیا۔ کرنل عاکف اس کی بات پہ دونوں ہاتھوں میں سر کے بالوں کو بھینچتے بے بسی سے رو دیے تھے۔ علایہ ساکت نگاہوں سے ان سب کو دیکھتے ان کی بات سمجھنے کی تگ و دو میں تھی۔

"وہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میں کیسے اس یہاں تک لایا ہوں۔"

وہ تکلیف سے بولے۔ عشب نے ان کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے انہیں تسلی دینی چاہی۔ علایہ کا سر بے یقینی کی کیفیت میں نفی میں ہلا تھا۔ وہ دیوانہ وار بھاگتی ہوئی آپریشن تھیٹر کے دروازے پہ پہنچی اور اندر دیکھنا چاہا لیکن کچھ بھی نہیں دکھ رہا تھا۔

نہیں۔ نہیں اللہ جی اس بار نہیں۔ پلیز اب نہیں سہہ پاؤں گی۔ کیوں اللہ میں ہی کیوں ملتی ہوں آپکو۔ پہلے بابا" پھر ماما اب وہ بھی۔ کیا ساری تکلیفیں میرے مقدر میں ہی کیوں۔ میں بھی آپ کی ہی ادنٰی سی بندی ہو

"یا اللہ۔ مجھے اٹھالے پلیز کیونکہ کسی کا جانا میں برداشت نہیں کر پاؤں گی۔

وہ وحشیانہ انداز میں اپنے بال نوچتی بول رہی تھی۔ وہ سب اس کی حالت دیکھتے گھبرا گئے جو وہی زمین پہ بیٹھی سجدہ ریز تھی۔ وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔ دین نے اس کے قریب جاتے اسے سنبھالنے کی کوشش کی لیکن وہ اس کے ہاتھ کو بے دردی سے جھٹک گئی۔

"قریب مت آئیں میرے۔ دور رہیں میرے سے۔ میرے قریب کوئی نا آئے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پاگلوں کی طرح بڑبڑانے والے انداز میں بول رہی تھی۔ عشب نے سختی سے لب بھینچتے خود کو کچھ کہنے سے باز رکھا تھا۔

"ایکسکیوزمی پیشنٹ کی حالت بہت خراب ہے۔ ان کا بچنا ممکنات میں سے ایک ہے۔ ابھی بھی وہ ہلکا ہلکا ہوش میں آئے تھے ہم انہیں کمرے میں شفٹ کر رہے ہیں۔ دعا کیجیے کیا پتہ کوئی معجزا ہو جائے۔"

ڈاکٹر ان سب کے کانوں میں صور پھونکتے عجلت میں بھاگنے والے انداز میں اپنے کیبن کی سمت بڑھی تھی۔ علایہ بھاگنے والے انداز میں اس سے پہلے کہ اندر کی جانب بڑھتی دین نے عقب سے ہی اسے جکڑتے اپنے حصار میں لیا تھا جو بلکل چپ ہو گئی تھی۔ چہرہ کسی بھی قسم کے تاثر سے پاک تھا۔

کچھ لمحوں کی توقف کے بعد اس کے کمرے میں شفٹ ہوتے ہی عشب ڈھیلے ڈھالے قدموں سے اندر کمرے کی جانب بڑھا تھا معاً اس کا مشینوں میں جکڑا وجود دیکھ اس کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔ وہ اپنی آنکھیں پونچھتے اس کے نزدیک پہنچا۔

"اتنے جلدی ہار مان گئے ہو تم۔ تم نے تو کہا تھا کہ میرے جیسے مضبوط بنو گے میرے نقشِ قدم پہ چلنا ہے ابھی تمہیں میرے شانہ بشانہ کام کرنا ہے۔ اتنی آسانی سے اپنی باتوں سے مکر گئے ایک لمحے میں سب کو آئینہ دکھا دیا تم نے۔"

وہ اس کے بال سہلاتے تکلیف کی شدت سے بولا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے جھنجھوڑ ڈالے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بھ۔بھائی۔"

اس کی درد بھری آواز پہ عشب نے سرعت سے چہرہ اوپر کرتے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا۔حسن نے آہستگی سے آنکھیں موند کر کھولی۔

"بھائی ہم جیت گئے۔ہم نے اس مشن کو کامیاب ٹھہرا دیا۔بھائی آپ کے حسن نے ہمت نہیں ہاری۔"

وہ ہکلاتے ہوئے بول رہا تھا۔عشب نے اس کی پیشانی چومی تھی۔

ہم نے کچھ نہیں کیا صرف تم نے کیا ہے۔صرف تم نے۔جانتے تھے نا کہ تمہارے بغیر کسی کا گزارا نہیں ہے"

"پھر کیوں سب کو اس تکلیف سے دوچار کروا رہے ہو۔

وہ اذیت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔حسن نے نم دھندلی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

بھائی اب آپ جب جب میرا نام لیں گے کسی کے بھی سامنے تو آپ کو فخر محسوس ہو گا اور آپکے فخر کو دیکھتے"

"میں فخر محسوس کیا کروں گا۔

وہ آنکھوں میں چمک لیے بول رہا تھا۔بولتے ہوئے اس کے چہرے پہ تکلیف کے آثار عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھے۔

"میں تم سے کیا بکواس کر رہا ہوں اور تم کیا بول رہے ہو مجھ سے مار کھاؤ گے اب تم۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کی باتوں سے تنگ آتے چڑ کر بولا۔ حسن نے آنکھیں موندتے گہرا سانس بھرا تھا۔

"مار دیں بھائی پھر نہیں نصیب ہو گا آپکو۔"

وہ نقاہت ذدہ لہجے میں بولا۔ عشب نے اسے آنکھیں موندا دیکھ تکلیف سے آنکھیں بند کر کے کھولی اور باہر نکل آیا کیونکہ ایک وقت میں ایک ہی انسان کو ملنے کی اجازت تھی۔ وہ مزید اسے بلواتے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس کے باہر آتے ہی دین نے ناجانے کیا سوچتے علایہ کو اندر جانے کا اشارہ کیا تھا لیکن وہ بلکل نڈھال ہوتے اس کے شانے پہ سر ٹکا گئی۔ دین اسے سہارا دیتے جوں ہی اندر لے کر آیا اندر اسے اس قدر تکلیف میں دیکھ اس کا کئی سالوں کا ضبط ٹوٹا تھا اور وہی دین کے گلے لگے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ دین نے اسے پچکارتے قدم اندر کی جانب بڑھائے۔

"اوئے میرے شیر۔"

یہ کہتے دین کی آواز بھرا گئی تھی۔ ذہن کے دریچوں میں وہ منظر شدت سے لہرایا۔ کیا وہ ہنستا کھیلتا شخص آج اس خاموشی کی نذر ہو گیا تھا۔ اس کی حالت پہ ان سب کا دل کٹا تھا۔

"ویسے بھائی بتائیں نا کب کریں گے شادی جب آپ کی بیوی اور میری بھابھی آئے گی اور پھر چھوٹے چھوٹے گولو مولو سے بے بیز۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے قیاس آرائی کی تو عشب نے اس کی حرکت پہ بے ساختہ اسے آنکھیں دکھائی تھی جبکہ دین کا ضبط جو کافی دنوں پہ خود پہ کیے بیٹھا تھا وہ ٹوٹ گیا تھا۔

حسن کین یو پلیز شٹ اپ۔ ہر وقت مذاق اچھا نہیں ہوتا۔ یہاں انسان پریشانی سے گھلے جارہا ہو اور آپ کو" ایک ہی بات سوجھ رہی ہے اور وہ بھی میری شادی کی کبھی سنجیدہ بھی ہو جایا کریں اور اگر نہیں ہو سکتے تو اپنی "زبان کو لگام دے لیا کریں۔

وہ مٹھیاں بھینچتے سختی سے اسے باور کرانے والے انداز میں دھاڑا۔اس کے لہجے پہ حسن کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے تھے۔

حسن پلیز ایک بار بس ایک بار یہ بہت مشکل ہے۔ہم برداشت نہیں کر پا رہے۔ میں جانتا ہوں کہ ہر فوجی کا یہ" خواب ہوتا ہے کہ وہ ملک کیلیے جان پیش کر دے لیکن تیرا جانا برداشت سے باہر ہے۔ تمہیں چائے بنا کر دینا نہیں ناپسند۔ تم کہتے تھے کہ اپنی بیویاں لے کر آئیں میں لے آؤں گا۔ سب کچھ کروں گا تمہاری خوشی کی خاطر "بس ایک بار۔ بس ایک بار میرے سینے سے لگتے یہ کہہ دے کہ تو ٹھیک ہے ہمارے پاس ہے۔

وہ اس کے بال سنوارتا ہوا مدھم لہجے میں بولا۔ مسلسل رونے کی بدولت آواز بھاری ہو چکی تھی۔علایہ ابھی بھی ساکت نگاہوں سے اس کے چہرے کو تک رہی تھی جو آنکھیں موندے سکون سے لیٹا ہوا تھا۔اس کا چہرہ اس

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

قدر پر سکون کیوں تھا۔وہ لڑکھڑاتی چال چلتی اس کے نزدیک آئی اور کھوئے کھوئے انداز میں اس کے چہرے کو تک رہی تھی۔

دین سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے باہر چلا گیا۔

وہ وہی اس کے قریب ہی کرسی پہ ڈھے گئی اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھاما جو ٹھنڈا یخ ہو رہا تھا۔

"حسن۔تم میرے دوست ہو نا۔تم نے کہا تھا کہ میرا حکم تمہاری سر آنکھوں پہ۔میں تم سے کہ رہی ہوں کہ اب یہ مذاق ختم کرو اور اٹھ جاؤ پلیز۔ایک بار میرے عقب سے آتے مجھے کہ دو کہ میں تو مذاق کر رہا تھا تم سچ میں بے وقوف بن گئی۔"

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولی لیکن جواب ندارد۔اس نے اپنی سسکی دبائی تھی۔

"حسن میں تم سے بات کر رہی ہو سن رہے ہو نا۔تم تو ہمیشہ میری ایک ہی پکار پہ چلے آتے تھے نا۔تم کہتے تھے کہ تمہاری سماعتیں ترستی ہے میری آواز سننے کو لو دیکھو اب میں بول رہی ہوں خود کیوں خاموش ہو اب۔کیوں میری بات کا جواب نہیں دے رہے۔میں تمہیں کہتی تھی نہ مجھے اپنی اس قدر عادت مت ڈالو یہ بہت جان لیوا ہوتی ہے اب تم کیوں بیگانوں کی طرح منہ پھیر رہے ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے سینے پہ سر رکھے پھپھک پھپھک کر رو دی۔ آنسو گالوں پہ بہتے خشک ہو چکے تھے۔ مسلسل چیخنے کی بدولت گلہ بھی بیٹھ چکا تھا۔

تم مجھے مسکرانا سکھا کر یہ ساری عمر کا رونا دے کر نہیں جا سکتے حسن۔ ایک ہنسی لٹانے والا شخص بھلا آنسو دے" سکتا ہے۔ میں نہیں مانتی پلیز اٹھ جاؤ دیکھو میں تم سے بات کر رہی ہوں اور تم مجھے جواب نہیں دے "رہے۔ کیوں مجھے یہ احساس دلا رہے ہو کہ میں تمہارے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔

وہ دیوانوں کی طرح اس کا بازو جھنجھوڑتے بول رہی تھی۔ آنسو تواتر اس کے گالوں پہ بہہ رہے تھے۔ اس کی ایک آواز سننے کو وہ بے تاب تھی۔ اس کی ایک کھکھلاتی ہنسی جس پہ سب سب کچھ وار دینے کو بے تاب رہتے تھے۔ حسن نے اس کی باتوں پہ ڈھلکی گردن سمیت لب بھینچے تھے۔

"علایہ۔"

اس کی بھاری آواز پہ علایہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا اور اس کا ہاتھ سختی سے تھاما تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے یہ الزام مت دو کہ میں تمہیں دکھ دے سکتا ہوں۔بس خاموش ہوں تمہیں سن رہا ہوں۔میری جان نکل رہی ہے علایہ۔میں ختم ہو رہا ہوں۔جانتی ہو بہت تکلیف ہوئی تھی جب انہوں نے مارا تھا لیکن میرے سر پہ ایک ہی جنون سوار تھا کہ مجھے اپنے وطن کیلیے کچھ بھی کر گزرنا ہے۔اگر میں تمہارے یا میں کسی کے متعلق بھی سوچتا اس وقت تو میں ناکام ٹھہرتا"

"میں تمہیں رلانا نہیں چاہتا لیکن میں بے بس ہوں یہ تکلیف میری شدت سے باہر ہوتی جارہی ہے۔مجھے اس چیز سے نجات دلا دو۔ایک بار میری پیشانی پہ ہاتھ رکھتے آیت الکرسی پڑھ دو میں سکون لینا چاہتا ہوں۔میں تمہیں کل بھی چاہتا تھا آج بھی چاہتا ہوں اور شاید ہمیشہ چاہتا رہوں گا۔حسن رضا نے اپنی زندگی میں فقط ایک رشتے کو اپنا بنانا چاہا تھا دوست کی صورت میں ہمسفر کی صورت میں مگر شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور ہے۔مجھے ایسے الفاظ کہہ کر تکلیف مت دو۔تم بہت کچھ ہو میرے لیے مگر میرے ملک سے بڑھ کر نہیں۔میرا ملک ہمیشہ سے اول پہ تھا ہے اور رہے گا۔

بس ایک احسان کرنا مجھ پہ میرے جانے کے بعد مجھے بھلا دینا۔سمجھ لینا جیسے ہیر رانجھا کی کہانی میں ہیر مر جاتی ہے ویسے اس کہانی میں رانجھا مر گیا۔"

اس نے سرخ چہرے سمیت تکلیف کی شدت سے گہرا سانس بھرا۔علایہ جو ابھی تک اس کے اعتراف پہ بے یقین سی تھی اس کی بگڑتی حالت دیکھ پاگلوں کی طرح نفی میں سر ہلاتی ڈاکٹر کو بلانے لگی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تم ابھی کچھ مت بولو پلیز تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔"

وہ ڈوپٹہ سر پہ اوڑھتی اس کی پیشانی پہ اپنا ٹھٹھرتا ہاتھ رکھتے آیت الکرسی پڑھ رہی تھی۔ وہ بگڑے تنفس سمیت الوداعی مسکراتے ہوئے اسے ہی تک رہا تھا۔ آیت الکرسی کے اختتام پہ حسن کے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔

کچھ لمحوں بعد جوں ہی ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوئے وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ ایک ہی جگہ ساکت کھڑی تھی۔ دین عشب اور کرنل عاکف ان تینوں کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔ کرنل عاکف نے آگے بڑھتے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے وہ انہیں ہی دیکھ کر مسکرا رہا ہو۔ جیسے انہیں خوش آمدید کہہ رہا ہو۔

جانتے ہیں جتنی آسانی سے آپ میری بات مانتے ہیں نا مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں آپ کا باپ ہوں اور "آپ میری اولاد۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کا زندگی سے بھرپور قہقہہ اس کی سماعتوں میں گونجا۔وہ مسکرائے تھے نم مسکراہٹ۔انہوں نے بے ساختہ ڈاکٹر کی جانب دیکھا جو بے بسی سے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

ہم نے انہیں بچانے کی بہت کوشش کی مگر زخم اس قدر بڑھتے پورے وجود میں پھیل چکے تھے کہ ان کا بچنا" "ناممکن ہو گیا تھا اسی لیے اپنی جان کی بازی ہار گئے۔

ان کی بات پہ عشب بری طرح لڑکھڑایا تھا۔اگر دین اسے بروقت نا سنبھالتا تو شاید وہ زمین بوس ہو جاتا۔وہ قدم بڑھاتے اس کے نزدیک آیا۔آج اس نے سب کچھ کھو دیا تھا۔ایک دوست ایک چھوٹا بھائی اپنا بیٹا اپنا ایک کندھا سب کچھ۔

میرے لیے آپ میرے آئیڈیل ہیں میں ہمیشہ آپ کے پیروں کی دھول کو چھوتے آگے بڑھنا چاہتا ہوں اور" "جانتے ہیں میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میرے جنازہ دینے والوں میں سب سے پہلے آپ ہو۔

اس کی محبت بھری سرگوشی عشب کے دل کو ریزہ ریزہ کر گئی۔اس نے اس کی کھلی آنکھوں کو بند کیا تھا۔آنکھوں کے بند ہوتے ہی ان سب کو ایسا محسوس ہوا جیسے ان کے دل بھی ساتھ ہی بند ہو گئے ہو۔سانسوں کی ڈور کٹنا کسے کہتے ہیں یہ ان سب سے کوئی پوچھتا۔

"تم میرے ہاتھوں مرو گے آج۔"

دین نے سخت لہجے میں بولتے اسکے کان مروڑے۔وہ مصنوعی ناراضگی سے اسے دیکھتے رخ پھیر گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اتنی جلدی نہیں مرنے والا۔جب تک آپکے بیوی بچے نہیں دیکھ لیتا آخر کو ان کے باپ کے بدلے جو اتارنے "

ہیں۔"

اس کی کھکھلاہٹ کے معدوم ہوتے ہی دین کی لڑکھڑاتی آواز کمرے کی خاموش فضا میں گونجی تھی۔

"اناللہ وانا الیہ راجعون۔"

اس کی بھرائی آواز پہ جہاں سب کا ضبط ٹوٹا تھا وہی علایہ کی چیخیں کمرے کی فضا میں گونجی تھی۔وہ سب کے چہرے پہ رونقیں بکھیرنے آج سب کے چہروں کے رنگ نوچ لے گیا تھا۔وہ سو چکا تھا ابدی نیند۔اس کے چہرے پہ ایک پر سکون مسکراہٹ تھی جیسے صدیوں کا تھکا انسان گہری نیند سو رہا ہو۔

جب سب رشتوں پہ ساتھ چلنے کی قسم کھائی تھی ہم سب نے تو اس راہ میں اکیلے ہی کیوں مسافر بن کر چل "

دیے۔"

وہ اپنے آنسو بے دردی سے پونچھتے ہوئے چلائی تھی۔

تم نے سب کچھ ختم کر دیا۔نہیں تم نے سب کو ختم کر دیا حسن۔شاید ہی علایہ اب کبھی مسکرا پائے۔کہتے ہیں "

"جو زیادہ ہنساتے ہیں وہی زیادہ رلاتے ہیں آج دیکھ بھی لیا۔

وہ اپنے سینے پہ ہاتھ رکھتے گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ کہی نہیں گیا علایہ وہ یہی ہے ہمارے آس پاس۔ ہمارے ساتھ وہ شہادت نصیب ہوئی ہے اور شہید کبھی مرتے نہیں ہے میری جان۔ ہمت کرو۔"

دین نے اسے سرعت سے تھاما جس کا پورا جسم ٹھنڈا پڑ رہا تھا۔ عشب کا حال ایسا تھا مانو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ علایہ یہ سب برداشت کرتے اس کے بازوؤں میں ہی جھول گئی تھی۔ دوسری جانب جزاء اس کی یوں اچانک غائب ہونے پہ بے چینی سے پورے ہسپتال میں اسے ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔ دین جو ہوش وحواس سے بیگانہ علایہ کو لیتے ایمرجنسی کی جانب بڑھ رہا تھا سامنے سے آتی جزاء کو دیکھتے ٹھٹھک کر رکا۔ صدمے کی کیفیت میں تو جزاء بھی رہ گئی تھی اس کی یہاں موجودگی پہ سونے پہ سہاگہ اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھتے جزاء کے دل کی دھڑکن سست پڑی تھی۔

"آپ یہاں سب ٹھیک ہے نا اور یہ علایہ کو کیا ہوا۔"

اس نے اس کے ساتھ ہی قدم ملاتے سنجیدگی سے استسفار کیا۔ دین نے سپاٹ چہرے سمیت اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں سب ٹھیک ہے آپ یہاں کیا کر رہی ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین کے پوچھنے پہ جزاء نے اسے صبح والی تمام صورتِحال سے آگاہ کیا تو وہ اپنی مضبوط بہن کو دیکھتے نم نگاہوں سمیت اس کی پیشانی پہ لب رکھ گیا تھا۔ وہ جزاء کو علایہ کے پاس چھوڑتے خود عشب سے بات کرنے باہر کی جانب چل دیا۔ اب ان سب کو ہی مضبوط ہوتے ایک دوسرے کا سہارا بننا تھا۔ دین نے باہر نکلتے ساتھ ہی کھلی فضا میں گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا۔

حسن کو بائے ائیر اسلام آباد لے جانے کا سوچ رہے ہیں۔ سر نے ایمر جنسی کی ٹکٹس بھی بک کروالی ہیں۔ "تم بس جزاء اور آنٹی کی بھی تیاری کا حکم دو ہم سب ساتھ ہی چلیں گے تاکہ حسن کی تدفین وقت پہ ہو سکے اور وہی "سے ہو سکے جہاں سے وہ چاہتا تھا۔

یہ سب بولتے اس کی آواز بھرائی تھی لیکن وہ کمال ضبط کا مظاہرہ کرتے آنکھوں کو انگوٹھے کی مدد سے دباتے خاموش ہو گیا۔

اگلے ایک گھنٹے میں ہی وہ سب اپنا چند ایک سامان لیتے لاہور سے اسلام آباد فلائی کر گئے تھے۔ دین نے جزاء کو حسن کے متعلق بتایا تو اس کے پیروں تلے زمین کھسک گئی تھی لیکن ان سب کو مضبوط دیکھتے وہ علایہ کی حالت کے پیشِ نظر خود کو مضبوط بنا گئی تھی۔ وہ لڑکی جو صبح سے اسے حوصلہ دے رہی تھی اب خود ٹوٹی بکھری پڑی تھی۔ عشب کاظم صاحب کو اپنی واپسی کی اطلاع پہلے ہی دے چکا تھا۔ کرنل عاکف ابھی تک جزاء اور نادیہ بیگم سے بے خبر تھے۔ وہ پرائیوٹ جیٹ میں حسن کے ساتھ موجود تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آسمان پہ تاریکی نے اپناڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ ہر سوں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ آسمان پہ چاند بادلوں میں اوٹ میں چھپ دکھلا کر غائب ہو جاتا۔ ننھے ننھے تارے آسمان پہ جگمگا رہے تھے۔ ٹھنڈ تو ویسے ہی تھی مگر اسلام آباد ہونے کی بدولت ٹھنڈ میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ ہر جانب جسم کو ٹھٹھرا دینے والی سرد ہوائیں چل رہی تھی جو وجود میں سنسناہٹ سی دوڑا دیتی۔ ایسے موسم میں وہ ٹیرس پہ کھڑی خالی خالی نگاہوں سے آسمان کو تک رہی تھی۔ حسن کی وفات کو ہفتہ بیت چکا تھا۔ اس کی تدفین کے وقت سب کی آنکھیں تم تھی وہ شخص جو ہمیشہ ہنسانا جانتا تھا سب کی آنکھوں میں آنسو دے گیا تھا۔ اس وقت علایہ جزاء اور نادیہ بیگم دین کے اسلام آباد والے فلیٹ میں موجود تھے۔ کرنل عاکف بھی اسی کے ساتھ ہی رہتے تھے لیکن گزرے ہفتے سے میس میں کسی ایمر جنسی کی بدولت وہ گھر نہیں آپا رہے تھے۔ کاظم صاحب نے جب اس کا چہرہ دیکھا تھا وہ تو وہی بے دم سے ہوتے گرے تھے عشب نے انہیں سنبھالا تھا ابھی بھی وہ ان کی طبیعت خرابی کی بدولت خانزادہ مینشن میں رہائش پذیر تھا کیونکہ ڈاکٹرز کے مطابق کاظم صاحب کی طبیعت ایسی نہیں تھی کہ انہیں ایسے حالات میں اکیلا کیا جاتا۔ ابھی بھی اس کے بال ٹھنڈی ہوا میں اٹھکیلیاں کرنے میں محو تھے لیکن وہ اس بڑھتی سردی سے بے نیاز ساکت سی کھڑی تھی۔ اس وقت اس کی سوچ کا محور فقط حسن کی ذات تھی۔ آنکھوں میں جیسے جینے کی کوئی رمق ہی نہیں تھی۔ معاًذہن کے دریچوں میں اس دن کا منظر لہرایا۔

"میں جارہا ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے علایہ کو دیکھتے اس کے کان کے قریب جھکتے چلانے والے انداز میں کہا تو وہ خطرناک تیوروں سمیت اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"تو جاؤ میں نے کون سا تمہاری ٹانگیں پکڑی ہوئی ہیں۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ ایک تو ویسے بھی اکیلے رہنے کی خبر سنتے اس کی حالت ابتر ہو رہی تھی سونے پہ سہاگہ وہ اسے چڑانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

"میں واپس نہیں لوٹوں گا۔"

وہ جتانے والے انداز میں بولا۔ علایہ نے اسکی بات کو گویا ہوا میں اڑایا تھا۔

"تم نہ لوٹوں ہاں کھینچ کر تمہیں واپس لے کر آؤں گی۔ اتنی آسانی سے تھوڑی نہ بخشوں گی۔"

وہ کندھے اچکاتے مزے سے بولی۔ حسن نے شرربار نگاہوں سے اس کا پرسکون انداز دیکھا تھا۔

"کیسی احسان فراموش عورت ہو تم۔ یہ نہیں کہ ایک بار جھوٹے منہ صلح ہی مار لو کہ تم نہ جاؤ آج ہم پوری بات باتیں کریں گے لیکن نہیں تم جب بھی کرنا میرے ارمانوں کا قتل ہی کرنا۔"

وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔ علایہ نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور داد دینے والی انداز میں بھنویں اچکائی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"فلحال جانتے ہو میرا کیا جی چاہ رہا ہے کہ تمہارا ابھی قتل کر دوں پھٹو انسان۔"

وہ اس کے کمر پہ جھانپڑ رسید کرتے ہوئے بولی تو وہ اسے چڑانے کی خاطر مصنوعی کراہ اٹھا۔اس کی توقع کے عین مطابق وہ چڑ بھی گئی تھی تبھی اپنا سر پیٹ گئی۔

کیا زنانہ حرکتیں کر رہے ہو تم لڑکی ہو کیا۔آرمی کے افسر ہو اتنے مضبوط تگڑے جوان لیکن حرکتیں تمہاری "خاصی عورتوں کی مانند ہے۔تم سے ذیادہ مضبوط تو میں ہوں۔"

وہ اسے اپنے مسلز دکھاتی مصنوعی تفاخر سے بولی۔اس کے لہجے میں ایک عجیب سی خوشی تھی۔حسن نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

اور میں یہی چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ مضبوطی میں مجھ سے اوپر ہی رہو۔میں تمہیں ہمیشہ مضبوط دیکھنا چاہتا "ہوں۔"

وہ اس کے بال ہولے سے کھینچتا ہوا بولا تو وہ غصے میں اس کے شانے پہ دھموکا جڑ گئی۔

ویسے ایک بات تو میں کہنا بھول ہی گیا تم مجھے جتنی مرضی عزیز سہی لیکن قتل تو میں پھر بھی نہیں ہونگا مجھے بس" اپنی ایک خواہش پوری ہونے کا شدت سے انتظار ہے کہ میں اس وطن کیلیے شہید ہونے کا رتبہ حاصل "کر سکوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

حسن کا پر عزم لہجہ اس کی سماعتوں میں گونجا تو اس کے لبوں سے ایک سسکی بر آمد ہوئی تھی۔نا چاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹا گال پہ بہہ گیا۔

تم نے کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر اپنی خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچالیا لیکن ہم سب کو پیچھے گہرے زخم دے گئے" حسن۔میں رونا نہیں چاہتی لیکن اب اتنے عرصے کا غبار تھا جو چاہتے ہوئے بھی نہیں میں تمہیں بہت یاد کر رہی "ہوں۔یقین نہیں ہوتا تم اپنی ایک الگ دنیا میں جا چکے ہو جہاں سے واپسی نا ممکن ہے۔

وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے ہچکیوں سے رو دی تھی۔خاموش اور سرد فضا میں اس کی ہچکیوں کی آوازیں گونج رہی تھی جو نیچے کھڑے دین کا وجود لہولہان کر گیا تھا۔

وہ بے دم سا ہوتے لان میں کرسی پہ بیٹھتے انگلیوں سے اپنی پیشانی مسلنے لگا تھا۔

آہ!حسن یہ تم نے کیا کر دیا۔تمہارے وجود سے سب کی زندگیوں میں جو رونق تھی جو تمہارے جاتے ہی ماند" پڑ چکی ہیں۔حسن کس قدر گہرا گھاؤ دے گئے تم جس گھاؤ سے خون رسنا ہی بند نہیں ہو رہا اور اب تو ایسا محسوس "ہوتا ہے اس کی خلش تا عمر اب ہم سب کی زندگیوں میں رہے گی۔

وہ دل ہی دل میں حسن سے مخاطب تھا۔وہ وجود جو نا ہوتے ہوئے بھی ان کے ساتھ تھا۔وہ وجود جو ان سب کیلیے کس قدر اہمیت کا حامل تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ گرائے بیٹھا تھا معاً کسی کی قدموں کی چاپ پہ اس نے دھیرے سے اپنا چہرہ اوپر کیا تو جزاء اس کے قریب کھڑی ہچکچاتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ دین نے اسے دیکھتے سنجیدگی سے بھنویں اچکائی تو وہ ہولے سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"وہ میں نے پوچھنا تھا کہ آپ ٹھیک ہے نا۔"

اس نے مدھم لہجے میں استسفار کیا۔ دین اس کی بات پہ اپنے کپڑے درست کرتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ اس کی ہچکچاہٹ اچھے سے سمجھ چکا تھا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے۔"

اس نے خالی خالی نگاہوں سے خلا کو تکتے افسردگی سے اسے مخاطب کیا۔ جزاء کے دل کو بے ساختہ کچھ ہوا۔ ناجانے کیوں اسے تکلیف ہوئی تھی۔

"مجھے آپ ٹھیک نہیں لگ رہے اسی لیے پوچھ رہی ہوں۔"

اس کی مترنم آواز پہ وہ اذیت سے مسکرایا تھا۔ جزاء نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"ان باتوں کو چھوڑیں۔ آنٹی کی طبیعت کیسی ہے اب۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے نادیہ بیگم کی متعلق سوال کیا کیونکہ جب سے انہیں حسن کی وفات کا علم ہوا تھا وہ خود بھی ٹوٹ گئی تھی۔ وہ بچہ تو پہلی نظر میں ہی بہت بھایا تھا لیکن انہیں یہ علم نہیں تھا کہ وہ اسے آخری بار دیکھ رہی ہے۔ اس دن بھی جزاء ان کی طبیعت کا خیال کرتے اندر لے آئی تھی انہیں کیونکہ ان کا سانس مسلسل پھول رہا تھا۔

"وہ بس ٹھیک ہے ابھی بھی آرام کر رہی ہیں۔"

اس نے ہلکی سی آواز میں جواب دیا۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اسے کپکپانے پہ مجبور کر دیا۔ دین نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جو بغیر کسی سویٹر یا شال کے ایک ہلکا سا ڈوپٹہ لپیٹے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"تم اندر چلی جاؤ باہر بہت ٹھنڈی ہوا ہے۔"

دین نے ایک نظر سیاہ بادلوں کو دیکھتے اسے سرزنش کی تو وہ شرمندہ سی ہوتے نظریں جھکا گئی معاً اس کی نگاہ دین پہ پڑی جو خود بھی موسم کی پرواہ کیے بغیر ایسے ہی کھڑا تھا۔

"آپ بھی تو ایسے ہی کھڑے ہیں۔"

اس نے برجستہ جواب دیا۔ دین نے مدھم سی مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"ہم ایسے موسموں کے عادی ہوتے ہیں۔ میرے خیال سے آپ برداشت نہیں کر پائیں گی۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے اس کے وجود کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔ اس کی آر پار ہوتی نگاہیں اپنے وجود پہ محسوس کرتے وہ کان کی لوؤں تک سرخ پڑی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آپ پریشان ہیں کیا کسی بات پہ۔"

اس نے تفکر بھرے لہجے میں سوال کیا۔ دین نے نگاہیں اوپر ٹیرس پہ کھڑی علایہ کی جانب اٹھائی جو بلکل خاموش ہو گئی تھی۔ جزاء کے لبوں پہ بھی قفل لگا تھا اس کی حالت سے وہ بخوبی واقف تھی۔

ہاں علایہ کیلیے یہ سب اس کیلیے بلکل درست نہیں ہے۔ نا جانے کب وہ بہتر ہو گی میں اسے ایسے نہیں دیکھ سکتا۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔ جزاء کو تکلیف ہوئی اس کے انداز پہ۔

"میں بات کرتی ہوں اس سے۔ آپ پریشان مت ہو۔ چائے پیئے گے آپ۔"

اس نے اسے اپنی پیشانی مسلتے دیکھ تسلی دی ساتھ ہی چائے کے متعلق پوچھا۔ دین اس کی بات پہ چونک کر اثبات میں سر ہلا گیا۔ جزاء ایک نظر اسے دیکھ کر مسکرا کر پلٹی اور اندھیرے میں گم ہو گئی۔ دین کی نگاہوں نے اس وقت تک اس کا پیچھا کیا جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو گئی وہ اس کے جاتے ہی سر جھٹکتے اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔ جزاء نے کچن میں آتے کھانے کی ٹرے سجاتے سب سے پہلے علایہ کے کمرے کا رخ کیا تھا۔ اس نے جوں ہی اس کے کمرے کا دروازہ ناک کیا اندر سے کسی قسم کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اس نے ٹرے ایک ہاتھ میں مشکل سے کمرے کا ناب گھماتے کھولا تو وہ چرر کی آواز سے کھلتا چلا گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے اندر قدم رکھتے ہی ایک طائرانہ نگاہ پورے کمرے میں ڈالی اور تاسف سے نفی میں سر ہلاتے ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے باہر ٹیرس کی جانب چل دی جہاں وہ گم صم سی کھڑی تھی۔

"علایہ۔"

جزاء کی آواز نے ماحول پہ چھائے سکوت کو توڑا تھا۔علایہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور اپنا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ سرعت سے صاف کر گئی۔

"کیا کر رہی تھی۔"

اس نے ہلکے پھلکے انداز میں استفسار کیا۔

"کچھ بھی نہیں ایسے ہی بس تازہ ہوا لے رہی تھی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے بمشکل مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ جزاء نے اس کی حالت پہ افسوس سے اسے دیکھا۔

"محترمہ یہ تازہ ہوا نہیں ٹھنڈی ہوا ہے جو آپ کو بیمار بھی کر سکتی ہے اسی لیے بہتر ہے کہ اندر چلیں۔"

اس نے ڈپٹنے والے انداز میں جواب دیا تو وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلاتے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ جزاء نے سوچا تھا کہ اس کی بات پہ وہ ضرور کوئی نا کوئی جواب دے گی لیکن اس کا خاموشی اختیار کرنا اسے کھٹکا تھا۔

"چلو آؤ کھانا کھا لو۔"

اس نے دوستانہ لہجہ اپنایا۔ علایہ نے ایک نظر رک کر اس کا چہرہ دیکھا تھا جو بظاہر خود کو ہشاش بشاش بنانے کی تگ و دو کر رہی تھی۔ وہ تلخی سے ہنستے سر جھٹک گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے بھوک نہیں ہے جزاء۔ تم اسے واپس لے جاؤ۔"

وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔ جزاء نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

چپ کر کے یہاں آؤ علایہ۔ کافی دنوں سے برداشت کر رہی ہوں میں کیوں طبیعت خراب کرنے پہ تلی ہوئی ہو اپنی۔"

وہ اپنے لہجے میں حتی الامکان سختی سموئے بولی تو علایہ نے بے نیازی سے سر جھٹکا۔ جزاء نے بے بسی سے اس کا لاپرواہ انداز دیکھا جو اب آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو جوڑے میں مقید کر رہی تھی۔

"آخر کیا چاہتی ہو تم۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جزاء نے تھک ہار کر پوچھا۔علایہ نے آئینے سے نظر آتے اس کے عکس کو دیکھا جواب اپنے سینے پہ ہاتھ باندھے سوالیہ نگاہیں اس کی جانب اٹھائے کھڑی تھی۔

"حسن کو چاہتی ہوں اسے واپس لے آؤ۔لا سکتی ہو کیا۔"

اس کا اذیت سے بھرپور لہجہ جزاء کے دل کو لہولہان کر گیا۔اس نے بے اختیار آگے بڑھتے اسے سینے میں بھینچا تھا۔علایہ اس کے کندھے پہ سر رکھے ہچکیوں سے رو دی تھی۔جزاء کو اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔اتنے دن بیت گئے تھے لیکن اس نے کسی کے کندھے پہ سر رکھتے یوں رو کر اپنا غم ہلکا نہیں کیا تھا لیکن نا جانے کیوں جزاء کو سامنے دیکھ اس کا ضبط ٹوٹا تھا تبھی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔

جزاء اسے اپنے حصار میں لیتے بیڈ تک لائی اور گلاس میں پانی انڈیلتے اس کے لبوں سے لگایا۔

"کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہو۔جانے والا تھا چلا گیا وہ۔تمہارے رونے سے بھی نہیں لوٹے گا لیکن تمہارے رونے سے تکلیف میں ضرور ہو گا اگر وہ جیتے جی تمہاری خوشیوں کا سبب تھا تو تم اس کے مرنے کے بعد اس کی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خوشیوں کا سبب کیوں نہیں بن سکتی۔اب تم بھی تو اس کی دوستی کا حق ادا کرو اس کے جانے کے بعد اسے تکلیف سے دوچار مت کرو میری جان۔"

وہ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولی علایہ کے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔

"وہ اتنی جلدی کیسے جاسکتا ہے۔"

اس کے لبوں سے شکوہ ادا ہوا تھا۔جزاء نے بمشکل اپنے آنسو روکے تھے اگر وہ بھی رونے بیٹھ جاتی تو علایہ کو سنبھالنا مزید مشکل ہو جاتا۔

"موت تو برحق ہے نا علایہ کسی کو آج آئے گی کسی کو کل لیکن جانا سبھی نے ہے۔ویسے بھی وہ گیا تھوڑی ہے وہ تو ہمارے آس پاس ہی ہے۔شہید مرتے تھوڑی ہے وہ تو زندہ ہوتے ہیں ہمیشہ۔تم اب بھی یہ سمجھو کہ وہ تمہارے مسکراتے دیکھنا چاہتا ہے۔وہ اچھا تھا نا اور اچھے لوگوں کو وہ ذات اپنے پاس جلد ہی بلا لیتی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اپنے آنکھیں پونچھتے مدھم لہجے میں سمجھانے والے انداز میں بولی۔ علایہ نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا۔

"مجھ سے برداشت نہیں ہوتا میں جب بھی یہ سوچتی ہوں کہ وہ اب ہمارے درمیان نہیں ہے تو میرا دل پھٹ جاتا ہے۔ کیسے سہوں اس چیز کو جس کو میں پیار کرتی ہوں جو میرے لیے عزیز ہوتا ہے اللہ اسے ہی کیوں اپنے پاس بلاتا ہے۔ مجھے ہی بلالیتا اسکی جگہ کم از کم آج اس کے جانے کے بعد تکلیف میں تو نہیں ہوتی میں۔"

وہ پر درد لہجے میں بولی۔ جزاء نے شکایتی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"اس ذات سے شکایت نہیں کرتے۔ وہ جو بھی کرتی ہے اس میں کچھ نہ کچھ بھلائی لازم ہوتی ہے یہ ہمیں اس وقت سمجھ نہیں آتی لیکن انشااللہ بعد میں ضرور آجائے گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے محبت سے بولی اور ساتھ ہی چاولوں سے بھرا چمچ اس کے لبوں سے قریب کیا۔علایہ نے خاموشی سے منہ کھولتے کھایا تھا۔جزاء نے ایک نظر مسکرا کر اسکی جانب دیکھا۔

بمشکل تین چار نوالے زہر مار کرنے کے بعد اس نے جزاء کو ٹوک دیا تھا۔جزاء کیلیے یہی بہت تھا کہ اس نے کچھ کھایا تو۔

اب رونا مت جب بھی اس کی یاد آئے تو خاموشی سے کچھ پڑھ کر اسے ایصالِ ثواب کرنا۔"

اور مزید ایک بات اپنے ارد گرد موجود رشتوں کا بھی خیال کرو کہ وہ تمہارے دکھی ہونے سے کس قدر دکھی ہے۔ہمیشہ خوش رہو۔"

وہ اس کے سر پہ ہولے سے لب رکھتی وہاں سے باہر کی جانب چل دی۔وہ ابھی تک اس کے محبت بھرے لہجے کے حصار میں مقید تھی معاً کمرے کے دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ اس نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے دین اندر داخل ہو رہا تھا۔اس نے پل بھر میں اپنے آنسوؤں کو اندر اتارا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیسی ہے میری جان۔"

وہ اس کے قریب ہی جگہ سنبھالتے محبت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔علایہ نے بھی جواباً مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا تھا ایک بھیگی مسکراہٹ۔

"میں تو بلکل ٹھیک ہوں لیکن آپ کو کیوں بخار ہو رہا ہے۔"

وہ جو اس کے سینے سے لگی تھی اس کے وجود میں حرارت محسوس کرتے اچھنبے سے بولی۔دین نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیونکہ میری اکلوتی بہن مجھے گزرے کچھ دنوں سے بلکل بھول گئی تھی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔علایہ اس کی بات پہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"میں آپ کو کبھی نہیں بھول سکتی بھائی آپ ایسا سوچیے گا بھی مت۔"

وہ مدھم لہجے میں بولی۔دین نے اس کا سر چوما تھا۔

"میں آپ کیلیے چائے یا کافی بناؤں دوائی لے لیجیے گا ساتھ۔"

اس نے تفکر بھرے لہجے میں استسفار کیا۔دین نے اسے اپنے ساتھ بٹھاتے انکار کیا تھا۔علایہ کو بے تحاشہ حیرت ہوئی۔

"جزاء بنا رہی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کے جواب پہ پہلے تو وہ بے انتہا کھٹکی معاً اس کے لبوں پہ مدھم سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

"بھائی ابھی سے ہی۔"

وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی۔ دین نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا تھا معاً اس کی بات سمجھ آنے پہ اس نے بے ساختہ علایہ کو آنکھیں دکھائی تھی۔

"بری بات بھائی وہ بھلا یہ سوچ کر انکار کر دے کہ پہلے ہی حکم چلاتا ہے میرے پہ بعد میں کیا کرے گا۔"

اس کی بات پہ دین نے ہلکا سا مسکراتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"پہلے حسن بناتا تھا اسے تو بلا جھجک۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کے چہرے سے غائب ہوتی مسکراہٹ کو دیکھتے دین نے دل ہی دل میں خود کو بے تحاشہ کوسا تھا۔

"بھائی آپ کریں بات میں اب نہیں روؤں گی۔"

وہ بمشکل بے نیاز انداز میں بولی لیکن اس کی باتوں میں بھی ایک خالی پن سا تھا۔چند لمحے تو کمرے کے ماحول میں خاموشی چھائی رہی معاً فون کی چنگھارتی آواز نے کمرے کے ماحول میں ارتعاش پیدا کیا تھا۔علایہ نے چونک کر دین کے پاس رکھے موبائل کو دیکھا جس پہ چاچو کالنگ لکھا ہوا تھا۔علایہ کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔دین نے اس کے تاثرات دیکھتے سرعت سے کال کاٹتے موبائل جیب میں رکھا۔

"چاچو۔"

علایہ نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا جس کا رنگ پھیکا پڑا ہوا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں وہ ویسے ہی عاکف سر کو کبھی کبھار ہم سب چاچو کہ دیا کرتے تھے تبھی ان کا نمبر اس نام سے سیو کیا ہوا "ہے۔"

اس نے وضاحت دی۔ علایہ کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے تھے۔ وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی۔

"ویسے ہم یہ کس کے گھر میں رہ رہے ہیں بھائی۔"

اس نے پورے کمرے میں طائرانہ نگاہیں دوڑاتے سوال کیا۔ دین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو معصومیت سے اس سے یہ سوال کر رہی تھی۔

"یہ گھر سر عاکف کا ہی ہے میں ان کے ساتھ ہی رہتا تھا پہلے بھی۔"

اس نے مختصر بتایا۔ علایہ کی نگاہوں میں کرنل عاکف کا چہرہ گھوما۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"لیکن وہ خود تو یہاں ہوتے نہیں۔ اب اس دن کے بعد میں نے انہیں یہاں نہیں دیکھا۔"

اس نے تفشیشی انداز میں سوال کیا۔ دین نے دل ہی دل میں خود کو کوسنا شروع کر دیا۔ بھلا کیا ضرورت تھی یہ موضوع شروع کرنے کی۔

معاً ایک بار پھر اس کے موبائل کی بیل رنگ ہوئی تو وہ علایہ سے ایکسکیوز کرتا باہر کی جانب بڑھا اور سرعت سے فون اٹھاتے کان سے لگایا تھا۔

"کب سے کال کر رہا ہوں فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔"

انہوں نے کال اٹھاتے ساتھ ہی اسے جھڑکنا ضروری سمجھا۔ دین نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"وہ علایہ کے سامنے پھنس گیا تھا آپ کو چاچو کہے جانے پہ۔"

اس نے مختصر ساری بات ان تک پہنچائی تو وہ پریشانی سے سر مسلتے گلہ کھنکار گئے۔

"کیا سوچا ہے اس متعلق اسے کب بتانا ہے۔"

کچھ لمحوں کی توقف کے بعد ان کی سنجیدہ آواز دین کی سماعتوں میں گونجی۔

"ابھی تو فلحال بلکل نہیں وہ ایک بار پھر سے ٹوٹ جائے گی جو میں فلحال قطعی برداشت نہیں کر سکتا۔"

وہ تکلیف کی شدت سے آنکھیں میچتا ہوا بولا۔ کرنل عاکف اس کی بات پہ خاموشی سے ہنکارہ بھر گئے۔

"اور تم اپنے اگلے مشن سے بخوبی واقف ہو نا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہوں نے کسی خدشے کے تحت استسفار کیا۔ دین نے ان کے لہجے میں ایک تڑپ محسوس کی تھی۔

"جی آپ بلکل بھی پریشان مت ہو مجھے اچھے سے یاد ہے چاچو لیکن اس سے پہلے میں نے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی تھی۔"

اس نے انہیں تسلی دیتے آخر میں اپنی بات کی تمہید باندھی۔ کرنل عاکف اس کی بات پہ ٹھٹھک گئے تبھی ہمم کہتے اسے اجازت دی۔

"وہ دراصل اس مشن پہ جانے سے قبل میں ایک بہت ہی ضروری بات کہنا چاہتا ہوں اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ آپ میری بات پہ عمل کریں میں جانتا ہوں کہ یہ بہت جلدی ہے مگر چاہے سادگی سے ہی سہی مجھے یہ نکاح کرنا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے التجائیہ انداز میں انہیں آگاہ کیا۔ کرنل عاکف کی کشادہ پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔

"کونسا نکاح اور کس سے نکاح کرنا ہے تمہیں۔"

انہوں نے خطرناک تیوروں سمیت پوچھا۔ دین ان کا اچانک سخت ہوتا لہجہ دیکھ ہڑبڑا گیا۔

وہ میں نے آپ کو ایک لڑکی کے متعلق بتایا تھا جزاء اسی سے۔ میں پہلے ہی یہ بات کرنا چاہتا تھا لیکن یہ بات "

"میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھی کہ حالات ایسے ہو جائیں گے۔

اس نے تفصیل سے جواب دیا۔ لہجہ کافی حد تک مضبوط تھا۔

"لیکن تمہارا یہ نکاح قطعی نہیں ہو سکتا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہوں نے سپاٹ انداز میں جواب دیا۔ دین کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں تلے زمین کسی نے کھینچ لی ہو۔ یہ بات اس کے مضبوط اعصابوں پہ بجلی کی مانند گری تھی کہ انہوں نے اس کی کسی بات کو ٹالا ہے۔

"لیکن چاچو کیوں۔"

اس نے احتجاج کیا۔ کرنل عاکف نے تصور میں ہی اسے سوچتے شرربار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا جو نجانے کون سے راز سے پردہ اٹھانے کی کوششوں میں تھا۔

مجھ سے اس قسم کے سوالات آئندہ مت کرنا۔ فلحال اپنے مشن پہ توجہ دو اور ان شادی وادی کے چکروں میں "پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آئی سمجھ میری بات۔"

وہ سرد مہری سے بولتے کال کاٹتے اپنا سر ہاتھوں میں گرا گئے جبکہ دوسری جانب دین ان کے لہجے اور انداز پہ جہاں کا تہاں کھڑا رہ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں بھی اسی سے نکاح کروں گا دیکھتا ہوں کون روکتا ہے مجھے۔"

وہ پر عزم لہجے میں بولتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔ کمرے کے نزدیک پہنچتے ہی اس نے ایک جھٹکے میں دروازہ کھولا تھا کہ دوسری جانب باہر نکلتی جزاء کی اس اچانک ہوئی افتاد پہ فضا میں ایک چیخ بلند ہوئی تھی۔ دین نے اس کے لبوں پہ سختی سے ہاتھ جمایا تھا۔ جزاء نے سہمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"ہاتھ ہٹا رہا ہوں میں چیخنا مت اب۔"

وہ سرد لہجے میں بولا۔ جزاء نے فوراً فرمانبرداری سے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہاں کیا کر رہی ہے میرے کمرے میں اور وہ بھی رات کے اس پہر۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سختی سے گویا ہوا معاً عقب میں نگاہ پڑتے ہی اسے یکایک شرمندگی سے آن گھیرا تھا۔ جزاء کی آنکھیں پل بھر میں آنسوؤں سے بھیگی تھی۔

"ایم سوری میں بلکل بھول گیا تھا کہ تم چائے بنا کر لائی ہو۔ ایم رئیلی سوری میں نے ویسے بس صرف ہلکا سا ڈانٹا ہی ہے یہ اتنے موٹے موٹے آنسو کہاں سے آ گئے۔"

وہ اس کے سرخ و سفید گال پہ گرتے آنسوؤں کو دیکھتے ہونق زدہ رہ گیا تبھی صدمے کی کیفیت میں بولا۔

"آپ نے اتنا اونچا ڈانٹا ہے۔"

وہ بھیگے لہجے میں بولی۔ دین نے مسکراہٹ دبائی تھی۔ اتنے مشکل وقت میں بھی یہ لڑکی اس کیلیے مسکرانے کا ذریعہ بن رہی تھی تو کیسے نا پھر وہ اس کیلیے آگے جا کر سکون کا ذریعہ بنتی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اوکے اب میں ہلکا سا ڈانٹوں گا۔"

وہ اس کے گال پہ بہتے آنسوؤں کو انگلی کے پوروں پہ چنتا ہوا محبت بھرے لہجے میں بولا۔اس کی عنایت پہ جزاء کا چہرہ پل میں سرخ پڑا تھا۔

"ویسے اس قدر ہر بڑی میں کیوں تھی اب تو تمہیں اسی کمرے میں آنا ہے۔"

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے معنی خیزی سے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔جزاء نے پل بھر میں اپنی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گاڑھی تھی جو اپنی آنکھوں میں محبت کا ایک جہان لیے اسے ہی تک رہا تھا۔وہ جھجھکتے ہوئے نگاہیں چرا گئی۔

"چلیں گی نا میری دنیا میں میرے سنگ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین نے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے آس بھرے لہجے میں استسفار کیا۔

"مم۔میں اس لائق۔"

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی دین نے اس کے بھرے بھرے لبوں پہ اپنی بھاری انگلی رکھی تھی۔

تم یہ مت سوچوں کہ تم کس لائق ہو یا نہیں بس یہ سوچوں کہ تم میجر فاردین احمد کے دل کے رہتی ہو اس کی" آتی جاتی سانسوں میں بستی ہو اب بس اسے اس کمرے تک اور اپنی زندگی تک لانا باقی ہے تاکہ وہ معمول سے میرے لیے یوں ہی چائے بنا کر مجھے پلایا کرے جو میرے سکون کا ذریعہ بنے جو مجھے اپنی اس معصومیت سے "مزید دیوانہ کرے جو فقط میری ہو۔بولو بنو گی نہ میری روح کا سکون۔

وہ اس کی لامبی گھنی پلکوں کو انگلی کے پوروں سے چھوتے اس کی آنکھوں میں پھونک مار گیا۔جزاء کے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔دین اب اس کے جواب کا منتظر تھا جو خاموشی سے یک ٹک اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔اس نے اقرار میں گردن ہلاتے سرعت سے دروازہ کھولتے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔دل کانوں

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں دھڑک رہا تھا اس کی باتوں پہ۔ چہرہ سرخ اناری ہو رہا تھا۔ دین نے اس کے جاتے ہی سکون سے آنکھیں موندتے اس ذات کا شکر ادا کیا اور میز پہ رکھا چائے کا کپ اٹھاتے اپنے لبوں سے لگا یا تھا۔

"دیکھو حسن جو تم چاہتے تھے وہ ہو رہا ہے لیکن اسے محسوس کرنے کیلیے تم یہاں نہیں ہو۔"

وہ چائے کا گھونٹ بھرتا اذیت سے مسکراتے ہوئے بولا۔

"کہاں جا رہے ہو تم۔"

کاظم صاحب نے اسے عجلت میں سیڑھیاں اترتا دیکھ سنجیدگی سے استفسار کیا۔ اس کی سرخ ہوتی آنکھیں اس کی رات بھر جاگنے کی گواہ تھی۔ وہ ان کی بولتی نگاہوں سے نگاہیں چرا گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں ذرا عاکف سر سے ملاقات کیلیے جا رہا ہوں وہ وہی گھر پہ جا رہے ہیں مجھے ابھی اطلاع ملی ہے۔"

اس نے سنجیدگی سے جواب دیا اور اپنے بال درست کرتے اپنے قدم خارجی دروازے کی جانب بڑھائے تھے۔

"چلو پھر خیر خیریت سے جاؤ۔ جلدی لوٹنا ویسے کچھ کھا جاتے تو بہتر ہوتا۔"

وہ جانتے تھے کہ ان کے ٹوکنے پہ بھی وہ نہیں رکے گا تبھی خاموشی سے اجازت دیتے ساتھ ناشتے کے متعلق بھی التجا کی۔ عشب نے مدھم سا مسکراتے ان کی جانب دیکھا جو اپنی طبیعت خرابی میں بھی اسی کیلیے پریشان ہو رہے تھے۔

"آپ پریشان مت ہو۔ مجھے بھوک نہیں ہے بلکل بھی۔ میں واپس لوٹ کر کھالوں گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کی بات کو ہوا میں اڑاتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جاتے ہی انہوں نے دیوار پہ پسپاں دین عشب اور حسن کی تصویر کو دیکھا تھا جہاں وہ سب ہنستے مسکراتے چہرے سمیت کھڑے تھے۔

"مجھے تم پہ فخر ہے میری جان۔"

وہ اس کی تصویر کو دھندلی نگاہوں سے تکتے مسکراتے لہجے میں بولے۔انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے ان کی بات پہ حسن کا قہقہہ فضا میں گونجا ہو۔وہ آج بھی ویسے بھی عشب کی ڈانٹ سے بچنے کی خاطر بھاگتا ہوا انہیں زینے اترتا دکھائی دیا۔وہ نم نگاہوں سے اس منظر کو دیکھتے ہنس دیے تھے۔

عشب پندرہ بیس منٹ کی ریش ڈرائیونگ کے بعد جوں ہی گھر کے قریب پہنچا اس نے گاڑی پورچ میں پارک کرتے ہی قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔اندر خلاف معمول خاموشی طاری تھی۔اس نے جوں ہی لاؤنج میں قدم رکھا دین عاکف کے آگے چہرہ جھکائے بیٹھا تھا جبکہ وہ اسے کسی بات پہ جھڑک رہے تھے۔اس نے بھی سلام کرتے دین کے قریب ہی جگہ سنبھالی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا ہوا سب خیریت ہے نا۔"

اس نے انہیں ہانپتا دیکھ سرسری سا پوچھا۔

"اسے تم ہی کچھ سمجھاؤ میں تو تھک گیا ہو کہ رہا ہے کہ نکاح کرنا ہے میں کیسے اس کا نکاح کروادوں۔"

وہ تھک ہار کر بولے۔ان دونوں نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا جو بہت پریشان دکھائی دے رہے تھے

"تو سر اس میں کیا مضائقہ ہے ویسے دین کس سے کرنا چاہتے ہو تم نکاح اور وہ بھی اس قدر ایمرجنسی میں۔"

اس نے عاکف کو کہتے آخر میں دین کو شرربار نگاہوں سے گھورتے کڑے لہجے میں مخاطب کیا۔دین نے سرگوشی کرنے والے انداز میں جزاء کا نام لیا۔عشب نے اس کی بات پہ جوں ہی نگاہیں اٹھاتے عاکف کو دیکھنا چاہا اس کی نگاہیں ایک منظر پہ ٹھٹھک کر رکی جہاں وہ بائیں جانب صوفے پہ ٹانگیں اوپر کیے گھٹنوں میں سر دیے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بیٹھی تھی۔پہلے تو عشب کا دل کیا کہ اس کا حال احوال دریافت کرے معاً کچھ سوچتے اس کا چہرہ سپاٹ ہو اتھا۔وہ خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا لیکن دھیاں بار بار بھٹک کر اسی کی جانب جا رہا تھا جس کا دھیان نا جانے کس جانب تھا۔

"میں جا رہا ہوں جو بھی کرنا ہو کر لینا مجھے بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ ان دونوں کی مسلسل خاموشی سے چڑتے سختی سے بولتے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے معاً ان کی نگاہ ایک منظر پہ ٹھٹھک کر رکی جہاں ایک لڑکی کھڑی کسی وجود کو باہر سہارے سے لا رہی تھی۔اس نحیف وجود کا چہرہ جھکا ہونے کی بدولت انہیں ٹھیک سے دکھائی نہیں دیا تھا مگر چہرے پہ نا قابلِ فہم تاثرات دیکھتے عشب نے دین کی جانب دیکھا۔

"چاچو یہ وہی ہیں جزاء اور اسکی امی جس کے متعلق میں نے آپکو تفصیل سے بتایا تھا کہ مجھے مظفر آباد میں ملی تھی۔"

اس کی مدھم سی سرگوشی پہ وہ چونک اٹھے تھے۔

وہ اثبات میں سر ہلاتے مڑے تھے۔

"امی دھیان سے۔"

جزاء نے انہیں لڑکھڑاتا دیکھ بے ساختہ سنبھالا تو انہوں نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں میرا بازو چھوڑو میں ابھی تمہیں چل کر دکھاتی ہوں۔"

ان کی نقاہت ذدہ آواز پہ عاکف کے باہر کی جانب بڑھتے قدم بے ساختہ تھمے تھے۔ ذہن کے دریچوں میں ماضی کا ایک خوبصورت منظر لہرایا تو دل کی دھڑکن بے ساختہ سست پڑی تھی۔ انہوں نے کسی خدشے کے تحت جھٹکے سے گردن ترچھی کرتے کمرے کے دروازے کی جانب دیکھا لیکن وہاں کھڑے وجود کو دیکھتے انہیں ایسا محسوس

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہوا جیسے ساتوں آسمان اس کے سر پہ آن گرے ہو۔ ان کے چہرے پہ ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جارہا تھا۔ سامنے کھڑا وجود اسکا تو نہیں تھا جو کبھی ان کی زندگی میں وہ مقام رکھتی تھی جو کسی کو حاصل نہیں تھا بلکہ وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا جو شاید چند سانسوں کے سہارے زندگی جی رہا ہو۔ وہ بے ساختہ لڑکھڑائے تھے۔ عشب نے بروقت انہیں سنبھالا۔ علایہ بھی اپنی جگہ سے خاموشی سے کھڑی ہوگئی تھی یہاں سے صورتحال دیکھ۔ نادیہ بیگم نے جوں ہی نظریں اٹھاتے قدم آگے کی جانب بڑھانے چاہے سامنے کھڑے وجود کو دیکھتے ان کے چہرے کا رنگ بے ساختہ اڑا تھا۔ انہوں نے دیوار کا سہارا لیتے گہرا سانس بھرا تھا۔ دونوں کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے کھلی ہوئی تھی۔ باقی سب خاموشی سے ان کے تاثرات کا جائزہ لے رہے تھے۔

"نادیہ۔"

ان کے لبوں سے مدھم سی سرگوشی نکلی۔ اس سرگوشی میں بھی کس قدر تڑپ تھی یہ ان سے کوئی پوچھتا۔ دین نے ان کے لبوں سے ادا ہوتے نام کو سنتے ٹھٹھک کر نادیہ بیگم کی جانب دیکھا جو نڈھال سی کھڑی تھی۔ عاکف ایک بار پھر لڑکھڑائے معاً دین نے انہیں تھاما تھا جو اب خالی خالی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"چاچو حوصلہ کریں پلیز۔"

دین کی آواز پہ علایہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو کس قدر حق سے انہیں چاچو مخاطب کر رہا تھا۔

دین یہ دیکھو یہ تمہاری چاچی جس کی تلاش میں میں کس قدر رلا ہوں کس قدر مارا مارا پھرا ہو جس نے مجھے "
"میرے ایک ایسے گناہ کی سزا دی جو میں نے کیا ہی نہیں دین۔

وہ اس کے دونوں بازوؤں کو جھنجھوڑتے ہوئے بولے۔ ان کے یوں نادیہ بیگم کو چاچی کہنے پہ علایہ نے بے یقینی سے ان سب کی جانب دیکھا۔ چاچی لفظ پہ اس کے ذہن کے دریچوں پہ ایک ہولناک منظر گزرا تھا۔ اس نے ایک نگاہ نادیہ بیگم کو دیکھا اب اسے سمجھ آئی تھی کہ کیوں ان کا چہرہ اسے اس قدر جانا پہچانا لگا تھا۔ اس کی آنکھوں میں نفرت کی چنگاریاں سی چلنے لگی۔ اس نے تنفر بھری نگاہوں سے نادیہ بیگم کی جانب دیکھا۔ مٹھیاں سختی سے بھینچی ہوئی تھی۔

"چلو جزاء یہاں سے فوراً۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نادیہ بیگم اشتعال کے عالم میں ہانپتے ہوئے بولی۔ جزاء نے ناسمجھی سے پہلے عاکف اور ایک نظر اپنی امی کو دیکھا جو نجانے کیوں ایک لمحے میں اس قدر غصے میں آگئی تھی۔

تم آج پھر ایک ناکردہ گناہ کی سزا دینے جا رہی ہو مجھے نادیہ۔ کیوں اس قدر تکلیف میں مبتلا کر رہی ہو" "مجھے۔ ناجانے کیسے اتنے سال سہا ہے یہ سب۔

انہوں نے تڑپ کر کہا۔ نادیہ بیگم نے اذیت زدہ مسکراہٹ سے ان کی جانب دیکھا۔

آپ نے سہا ہے عاکف۔ نہیں بلکل نہیں آپ نے نہیں میں نے ناجانے کیسے یہ اذیت بھری ہجر کی راتیں کاٹی" ہے۔ اور ویسے بھی آنکھوں دیکھا جھوٹ نہیں ہوتا یہ میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں اور آج بھی کہہ رہی ہوں۔ چلو "جزاء۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سخت لہجے میں بولتے جزاء کا ہاتھ تھامتے اس سے پہلے مڑتی زوردار تالیوں کی آواز پہ سب نے چونک کر اپنے عقب میں دیکھا جہاں علایہ زخمی نگاہوں سے سب کو دیکھتی بے ہنگم انداز میں قہقہے لگا رہی تھی۔ عشب کو اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہوا۔ وہ قدم قدم چلتے نادیہ بیگم کے قریب آئی اور خالی خالی نگاہوں سے انکی جانب دیکھا۔

"اچھا تو آپ کی زات تکلیف میں تھی۔"

وہ پر سوچ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔ پھر سرعت سے نفی میں سر ہلا گئی اور رخ موڑتے عاکف کے نزدیک آئی اور ان کے سینے پہ انگلی رکھی۔ وہ سب دم سادھے اس کی بات کو سن رہے تھے۔

"نہیں آپ کی زات تکلیف میں تھی۔"

وہ تلخی سے ہنستے ہوئے بولی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تکلیف تکلیف تکلیف۔ اس تکلیف کے ت سے بھی آپ لوگ ابھی واقف نہیں ہے۔ نہیں تھا کوئی تکلیف میں" سب خوش تھے۔ سب خوش۔ صرف میں تکلیف میں تھی جس کی تکلیف کو آپ لوگوں نے ایک مٹی کا ڈھیر سمجھتے جھاڑ دیا۔ جانتے ہیں تکلیف کیا ہوتی ہے۔ نہیں کوئی نہیں جانتا میں بتاتی ہوں تکلیف کیا ہوتی ہے یہ دیکھیں میرے ہاتھ غور سے دیکھیں یہ انہیں ہاتھوں میں میں نے اپنی ماں کو کھویا ہوا اسی گود میں سر رکھے انہوں نے آخری ہچکی لی تھی۔ یہی وہ بدنصیب بیٹی ہے جس کی ماں تکلیف سے تڑپتی رہ گئی اس کی آنکھوں کے سامنے لیکن اس کے پاس کوئی نہیں تھا۔ وہ چیختی رہی چلاتی رہی لیکن پھر بھی کوئی نہیں آیا۔ میں ہی اس بدنصیب ماں کی بیٹی ہوں جو آج تک اس عورت سے بدکردار ہونے کا لقب سنتی رہی۔ جسے سب نے تنہا چھوڑ دیا تھا جو شروع سے اکیلی تھی۔ آپ کہتی ہیں آپ تکلیف میں تھی نہیں آپ ہو ہی نہیں سکتی آپ کی اولاد آپ کے ساتھ تھی اتنا بڑا سہارا۔

اور آپ آپ نے تو میرے بھائی کو پالا ناانہیں اپنے ساتھ رکھا تو آپ کیسے اکیلے ہوئے۔ میری ذات کو سب نے فراموش کر دیا زندہ درگور کر دیا مار دیا ختم کر دیا لیکن ابھی بھی سب سے زیادہ تکلیف میں آپ ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میری ماں کی آہیں سسکیاں تڑپ میں بہت بری بیٹی ہوں اپنی ماں کو نہیں بچا پائی۔ جس کا باپ کیا چھوڑ کر گیا اس کا بھائی بھی چلا گیا۔ سب چلے گئے۔ اب وہ بھی چلا گیا۔

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے پاگلوں کی طرح چیخ چلا رہی تھی زمین پہ اپنے پاؤں زور زور سے مارتے وہ کوئی دیوانی ہی معلوم ہو رہی تھی۔ دین لڑکھڑاتے قدموں سے زمین پہ گرا تھا باقی سب بھی سست پڑتی دھڑکنوں سمیت اسے سن رہےتھے جسے اکیلے پن نے اس قدر پاگل کر دیا تھا کہ وہ اس تاریکی میں اپنا آپ ہی کھو بیٹھی تھی۔ علایہ کے ہاتھوں کی حرکت اس کے بالوں میں باقاعدہ ڈھیلی سی پڑی اس سے پہلے کہ وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتے زمین بوس ہوتی عشب نے عقب سے ہی اسے اپنے حصار میں لیتے اس کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھا تھا۔

"کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا۔"

یہ آخری الفاظ تھے جو اس نے علایہ کے لبوں سے سنے تھے اس کے بعد اس کی گردن بائیں جانب لڑھک گئی تھی۔ گھر کی خاموش فضا میں ایک بار چیخیں گونجی تھی کہ آسمان تک کانپ اٹھا تھا۔ عشب کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کی آنکھ پہ گرا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ماضی:

یہ منظر ہے ملک ہاؤس کا جہاں دھوپ نے چاروں اطراف میں بسیرا کیا ہوا تھا۔ سورج کی کرنیں گھر کے لان پہ گرتی نہایت خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی۔ پورا گھر کسی کے اعلیٰ زوق کا منہ بولتا ثبوت تھا جو بہت ہی خوبصورت انداز میں بنا ہوا تھا۔ اس گھر کے اندر رہنے والے مکین بھی ہنسی خوشی زندگی گزار رہے تھے۔ گھر کے عین باہر بنا بڑا سا لان جس کے ایک جانب بنے چھوٹے سے باغ جس میں ہر طرح کے پھول لگے ہوئے تھے سب کو اپنی جانب کھینچتا تھا۔ اس خوبصورت گھر میں سرفراز ملک اپنی من پسند بیوی کے ساتھ رہائش پذیر پرسکون زندگی گزار رہے تھے۔ نگینہ جن سے ان کی پسند کی شادی تھی۔ یونی میں ساتھ رہتے محبت نے ان کے دل پہ یوں پنجے گاڑھے تھے کہ انہوں نے گھر والوں کی ناراضگی مول لیتے انہیں اپنی زندگی میں من پسند اہلیہ کے طور پہ شمولیت دی تھی۔ ان کے گھر والوں کی بھرپور مخالفت کے باوجود انہوں نے کبھی بھی ان کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا۔ چاہے کسی بھی قسم کے حالات ہو انہوں نے ان کا ہاتھ تھامے رکھا تھا۔ نگینہ بھی ان کا ساتھ پا کر بے تحاشہ خوش تھی۔ پہلے پہل تو ان کے گھر والوں نے سرفراز سے ناراضگی کا اظہار کیا مگر جلد ہی انہیں نگینہ کی اچھائی نے اپنا گرویدہ کر لیا تھا۔ سب کچھ ٹھیک ہوتے ہی ایک بار پھر گھر میں ہر جانب خوشیوں کی کھکھلاہٹیں گونجنے لگی تھی۔ جو گھر والے گزرے کچھ دنوں سے شدید اشتعال میں تھے اب نگینہ کی اہمیت جانتے ہی گھر کا ماحول یکسر تبدیل ہو گیا تھا۔ شادی کے دو مہینوں بعد ہی اللہ کے فضل و کرم سے سرفراز کو جب یہ خبر ملی کہ وہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

باپ بننے والا ہے تو گلی گلی میں مٹھائیوں کے ٹوکرے تقسیم کئے گئے تھے کیونکہ ان کی اکلوتی اولاد کے ہاں ننھا مہمان آنے والا تھا۔ ملک ہاؤس کا پہلا سپوت آنے والا تھا سب کی خوشیاں ہی دوبالا تھی۔ سب بے تحاشہ خوش تھے معاً ایک دن ان کی زندگی میں ایسا طوفان برپا ہوا جو سب کچھ اپنے ساتھ ہی بہا کر لے گیا تھا۔ اب جہاں سب کے چہروں پہ مسکراہٹ رنگ دکھاتی تھی وہ کسی نے نوچ لی ہو۔ ایسے میں ان کی خوشیوں کی نظر اس دن لگی جب اچانک ہی سرفراز کے چچا کے ہسپتال میں ایڈمٹ ہونے کی بدولت انہیں اچانک سے ہسپتال کا رخ کرنا پڑا تھا۔ فون آتے ہی سرفراز کے باپ نے اسے عجلت میں ہسپتال چلنے کا حکم صادر کیا وہ جو نگینہ کے ساتھ کہی جانے کیلیے تیار آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے بال کنگھی کر رہا تھا چونک اٹھا اور سب کاموں کو ذہن سے جھٹکتے ہسپتال جانے کی تیاری پکڑنے لگا معاً اپنے عقب سے آنے والی آواز پہ انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنی پشت پہ دیکھا جہاں نگینہ پریشانی سے انہی کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں رقم خوف پڑھتے اس نے بے ساختہ ان کی آنکھیں چومی تھی۔

"آپ کیوں پریشان ہو رہی ہو۔ میں بس ہسپتال ان سے ملنے کی خاطر جا رہا ہوں جلد ہی واپس لوٹوں گا اس وقت تک آپ اپنا اور ہمارے بے بی کا خیال رکھنا اوکے۔"

وہ محبت سے ان کی پیشانی پہ بوسہ دیتے ہوئے بولا تو نگینہ بے ساختہ اس کے سینے سے جا لگی تھی۔ سرفراز نے پریشانی سے ان کا سر سہلایا جن کے حواس نجانے کیوں اڑے ہوئے تھے۔ سرفراز کو کسی غیر معمولی پن کا احسا ہوا۔ انہوں نے اس کا گال سہلاتے ان کے ہاتھ کو لبوں سے لگایا تو وہ شرمندگی سے چہرہ جھکا گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے نجانے کیوں بہت خوف آرہا ہے فراز۔ آپ بس جلدی سے لوٹیے گا۔ ایسا لگ رہا ہے کہ کچھ غلط ہونے جارہا ہے۔ میرا دل نجانے کیوں بہت تیزی سے دھڑک رہا ہے۔"

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ بولی۔ سر فراز نے ان کا چہرہ اپنے روبرو کرتے ان کے گال پہ بہنے والے آنسو صاف کیے اور ان کی ناک ہولے سے کھینچی تھی۔

"جانتی ہو وہ کیا کہہ رہا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے کہ خود کو تیار کرو کیونکہ آج کی رات سر فراز آپ کو بلکل نہیں بخشنے والا۔"

وہ معنی خیز مسکراہٹ سمیت بولا۔ نگینہ اس کی بے باک بات پہ کان کی لوؤں تک سرخ پڑی۔ وہ اس کی کیفیت سے حظ اٹھاتا قہقہہ لگا اٹھا۔

"اچھا اچھا بس اب میرے حواس بھی قابو میں رہنے دیں یہ نا ہو میں ایسے گلابی چہرے کو دیکھتے اپنے آپ پہ قابو نہ رکھ پاؤں۔ میں بس گھنٹے بھر میں واپس لوٹ رہا ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ایک بار پھر شدت سے اس کا گال چومتے باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ بھیگی آنکھوں سمیت اسے جاتا دیکھتی رہی۔ وہ بھی اس کے جاتے ہی بمشکل زینے اترتی نیچے آئی جہاں اس کی ساس صوفے پہ بیٹھی اسی کے بچے کیلیے سویٹر بننے میں مصروف تھی۔ اس نے خاموشی سے ان کے قریب ہی جگہ سنبھالی۔

"نیچے کیوں اتر آئی آرام کر لیتی۔"

انہوں نے اسے لتاڑا تو وہ خجل سی ہو گئی۔

"امی جی بس وہ گھبراہٹ سی ہو رہی تھی اسی لیے نیچے آگئی آپ کے پاس۔"

اس نے انہیں تسلی دی تو وہ سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلا گئی۔ پھر وہ دونوں وہی بیٹھی باتوں میں مصروف ہو گئی۔ باتوں میں مصروف انہیں پتہ ہی نہیں لگا کہ اتنا وقت کب بیت گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تقریباً دو گھنٹوں بعد سر فراز کی واپسی ہوئی تھی۔ لیکن اس وقت وہ اکیلے نہیں تھے بلکہ ان کے ساتھ ایک اور نسوانی وجود تھا جو خاموش کھڑا تھا۔ نگینہ نے اپنی ساس کے اڑے اڑے حواسوں کو دیکھتے ایک نظر مڑ کر دیکھا لیکن اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کو دیکھتے ان کے اعصابوں کا جھٹکا سا لگا تھا۔ وہ سر فراز کے ڈھلکے شانے دیکھ اس سے پہلے کہ لڑکھڑا کر زمین بوس ہوتی اس کی ساس نے اسے تھام کر سہارہ دیا تھا۔ وہ تو صفورہ کو اچھے سے پہچان چکی تھی لیکن نگینہ کی نئی شادی ہونے کی بدولت وہ کسی سے اتنا ملی نہیں تھی تبھی صفورہ سے بھی انجان تھی۔ مگر ابھی سر فراز کی حالت دیکھ وہ جو نتیجہ اخذ کر پائی وہ اسے زندہ در گود کرنے کو کافی تھا۔

"سر فراز یہ کون ہے۔"

نگینہ اس کے قریب جاتے ان کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے بولی لیکن وہ خاموش رہے۔ وہ اسے کیا بتاتا کہ اس کا دل جاتے ہوئے کس بات پہ گھبرا رہا تھا۔ اسے حیرت ہوئی تھی کہ کیسے اس کے دل نے اتنی بڑی گواہی دی نہیں اسے کہ اس کے ساتھ کچھ غلط ہونے والا ہے۔

"سر فراز میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ یہ کون ہے۔"

اب کی بار وہ روتے روتے مزید اونچی آواز میں چیخی۔ سر فراز نے بے ساختہ اسے اس کی حالت کے پیشِ نظر اپنے ساتھ لگایا تھا لیکن وہ بے دردی سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی اور سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آپ میرے ساتھ اوپر چلو میں آپ کو سب بتاتا ہوں نگینہ۔ ایسے برتاؤ مت کرو میرے سینے میں چھڑیاں سی چلنے لگتی ہے۔"

وہ التجائی لہجے میں بولا مگر وہ اس کی بات پہ سختی سے انکار کر گئی تھی۔ وہ تھک ہار کر اپنی پیشانی مسلتے ایک زہریلی نگاہ صفورہ پہ ڈال کر رہ گئے جو بظاہر کو گھبرائی ہوئی کھڑی تھی لیکن اندر سے جس قدر وہ خوش تھی اس سب پہ اس سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا کیونکہ وہ اپنے لیے اس کی پسندیدگی سے بخوبی واقف تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ صفورہ کو دھکے دے کر اس گھر سے نکال دے۔

مجھے دھوکے میں مت رکھیے گا فراز۔ مہربانی کر کے بتائیں یہ کون ہے جو اس قدر حق سے آپ کے ساتھ کھڑی ہے۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ بھلا وہ ایک عورت ہوتے اپنے شوہر کے ساتھ دوسری عورت کیسے برداشت کیسے کر سکتی تھی وہ بھی محبوب شوہر جس نے نجانے اس سے کیسے کیسے وعدے وعید کئے تھے مگر ایک ہی لمحے میں وہ ہر وعدے کو لات مارتے چکنا چوڑ بھی کر گیا تھا۔

"نکاح کیا ہے میں نے اس کے ساتھ۔"

ان کی سپاٹ آواز پہ نگینہ کا ہاتھ اس کے مضبوط بازو سے لڑکھڑاتے اس کے پہلو میں گرا تھا۔ اس نے ساکت نگاہوں سے ایک نگاہ ان دونوں پہ ڈالتے قدم پیچھے کی جانب بڑھائے تھے پھر نجانے کیا ہوا کہ بھاگتے ہوئے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔ بے یقینی ہی بے یقینی تھی ہر جانب۔ ماحول اگلے ہی لمحے سوگوار ہو چکا تھا۔ اس کی ماں نے بھی ایک ناراض نگاہ اپنے شوہر اور بیٹے پہ ڈالی۔

"یا اللہ رحم اس کی حالت بلکل ٹھیک نہیں تھی تم نے یہ کیا کر دیا سرفراز۔ محبت کرتے تھے نا اس سے۔ عورتیں تو گھر والوں کے فیصلے کے مطابق جو شادی کریں پھر بھی دوسری عورت کو برداشت نہیں کرتی یہ تو پھر محبت کی شادی تھی۔"

اپنی ماں کی سرزنشی آواز پہ وہ بھی تھکے تھکے قدموں کو گھسیٹتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تاکہ نگینہ تو مکمل بات سے آگاہی دے سکے۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ مزید اس سے بدگمان ہو۔

"نگینہ دروازہ کھولو پلیز۔"

اس کی التجائی آواز پہ نگینہ نے دروازے کے پار آنسو رگڑتے لب بھینچے تھے۔ سرفراز اس کی بے رخی پہ کٹ کر رہ گیا۔ وہ اسے کیا بتاتا کہ اسے کس طرح مجبور کیا گیا تھا۔

"نگینہ ایک بار میری بات سن لو۔ سچ میں میں اس نکاح کے حق میں نہیں تھا یہ نکاح زبردستی کرایا گیا ہے چاچو کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی اور انہیں اپنی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں تھا اسی لیے انہیں اپنی بیٹی کیلیے ایک مضبوط

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سہارہ چاہیے تھا۔ میں نے بہت انکار کیا لیکن انہوں نے آخری داؤ کھیلتے مجھے میرے ہونے والے بچے کی قسم دے دی تھی۔ میری بات کا یقین کرو میں ابھی بھی آپ کا ہی ہوں اور مرتے دم تک آپ کا ہی رہوں گا۔ میں نے صرف آپ کو اپنی جیون ساتھی کے طور پہ دیکھا ہے میری زندگی میں جو مقام آپ کو حاصل ہے وہ چاہ کر بھی کوئی دوسرا حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ فقط ایک مجبوری تھی دلی رضامندی دور دور تک نہیں ہے اس میں۔ پلیز میری بات کا یقین کرو۔ میں یوں اس بے اعتنائی سے مر جاؤں گا۔"

اس کی بات پہ کھٹکے کی آواز پہ دروازہ کھلا اس نے سرعت سے دروازہ کھولتے اندر قدم رکھا اور بیڈ پہ بیٹھی روتی ہوئی نگینہ کے قریب جگہ سنبھالتے ان کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولے تو انہوں نے شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں اسی لیے میرا دل صبح سے گھبرا رہا تھا آپ نے کیسے ایک ہی لمحے میں میرے سر پہ سوتن لا کر بٹھا دی فراز۔

جو بھی ہے لیکن اب وہ بھی آپ کی زندگی میں وہی مقام رکھتی ہے فراز جو میرا ہے۔ میں کیسے اپنے مقابل کسی کو دیکھوں گی۔ مجھ سے نہیں سہا جائے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ فراز نے اسے سینے میں بھینچتے اس کے سر پہ ہولے سے لب مس کیے تھے۔ اس وقت اس سے زیادہ بے بس کوئی نہیں ہو گا۔

"اگر آپ کہتی ہو تو ہم علیحدہ گھر۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا نگینہ نے سرعت سے اپنا ہاتھ اس کے لبوں پہ رکھتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

مجھے اس گھر سے کہی نہیں جانا۔ مجھے یہی سب کے ساتھ رہنا ہے۔ آپ پریشان مت ہو میں ٹھیک ہوں۔ اب" وہ بھی آپ کی بیوی کے درجے پہ فائز ہے اسے بھی وہی عزت اور محبت ملنی چاہیے جس کی وہ حقدار ہے۔ میں "صبر کر لوں گی مشکل سے ہی سہی لیکن کرنا تو پڑے گا نا۔ آخر آپ سے وفا بھی تو نبھانی ہے۔

وہ سپاٹ چہرے سمیت بولتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ سرفراز نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا جو پل میں تولہ تو پل میں ماشہ تھی۔ پہلے جس بات پہ ان سے ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی اب اسی بات پہ انہیں سمجھانے کا فریضہ سرانجام دے رہی تھی۔

"میں اسے کبھی بیوی نہیں مانوں گا نگینہ بس مجھے یہ بتاؤ کہ اب آپ تو ناراض نہیں۔"

اس نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ناراضگی کا کیا حق۔ مرد کو تو چار شادیوں کی اجازت ہے عورت کی کیا مجال کہ وہ اسے روک سکے اس میں اتنی" سکت نہیں ہوتی خیر میں ٹھیک ہو بس دل بہت زیادہ دکھا ہے لیکن آپ پریشان مت ہو آپ جانتے ہیں میں "زیادہ دیر آپ سے ناراض رہ سکتی۔ میں سنبھل جاؤں گی۔

وہ اذیت سے مسکراتی اپنے کپڑے لیتے واشروم کی جانب چل دی۔ سرفراز نے آنکھوں کو سختی سے میچتے کھولا تھا۔ وہ ایسا قطعی نہیں چاہتا تھا وہ چاہ کر بھی نگینہ کی جگہ کسی کو نہیں سے سکتا تھا لیکن چاچو کی قسم نے اسے مجبور کر دیا تھا مزید ان کی حالت اس قدر تشویشناک تھی کہ وہ انکار نہیں کر سکا اور ایک انچاہے وجود کو ہمیشہ کیلیے اپنی زندگی میں شامل کر بیٹھا۔ ابھی بھی وہ بیڈ پہ چت لیٹا انہی سب سوچوں میں غلطاں تھا معاً نگینہ کی آواز پہ وہ چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوا جو اس کے قریب ہی بیٹھتے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کچھ پڑھ کر اس کے پھونک رہی تھی۔ سرفراز اس کی ہمت کی داد دیتا رہ گیا جواب ہولے ہولے اس کا سر دبا رہی تھی۔ وہ شرمندگی کی اتھاں گہرائیوں میں ڈوب گیا۔

"ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا۔"

وہ اس کی گود میں سر رکھے شرمندہ شرمندہ سا بولا۔ نگینہ نے جھکتے اس کے سر پہ ہولے سے لب مس کیے تھے۔ ایک خاموش آنسو اس کی آنکھ سے نکلتا سرفراز کے بالوں میں جذب ہوا تھا۔ وہ چاہ کر بھی اس کے خلاف نہیں جا پائی تھی وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا ایک بار بھی اسے اس نکاح کے دوران اس کا چہرہ دکھائی نہیں دیا کیا ایک بار پھر ان کے محبت بھرے لمحے اس کی آنکھوں میں نہیں گھومے کیا وہ اتنی جلدی سب بھول گیا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لیکن اس کی ابتر حالت دیکھ وہ صبر سے کام لیتے خاموشی اختیار کر گئی تھی یا شاید اس کی زبان ہی سل گئی تھی۔ کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد جوں ہی اس کی آنکھ لگی وہ اس کا سر تکیے پہ رکھتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور خود خاموشی سے صوفے پہ جگہ سنبھالتے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ زندگی نے اسے کس دوراہے پہ لا کر کھڑا کر دیا تھا کہ وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہی تھی محبت نے اس کے پیروں میں زنجیریں ڈال دی تھی۔ وہ کیونکر اس قسم کے سخت حالات میں اپنے شوہر کو چھوڑ کر اپنے گھر واپس جاتی۔ اس طرح تو وہ کسی لحاظ سے بھی اچھی بیوی نہ کہلاتی اور وہ ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے اس کے کردار پہ بات آتی۔ ہاں اسے اب ایک اچھی بیوی ہونے کا ثبوت دینا تھا اور ایک اچھی ماں ہونے کا بھی۔

اس نے اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے سوچا۔ دل خون کے آنسو رو رہا تھا مگر لبوں پہ قفل لگا تھا۔

دن اسی طرح سبق رفتاری سے گزر رہے تھے۔ گھر کا ماحول میں کچھ بہتری آئی تھی۔ نگینہ کے ساس سسر کا رویہ بھی اس کے ساتھ بلکل ویسا ہی تھا لیکن وہ صفورہ کے حقوق میں کوئی کمی نہیں آنے دیتے تھے۔ صفورہ ان کے سامنے تو بظاہر خوش دکھائی دیتی لیکن سرفراز کی اپنی جانب سے لاپرواہی پہ وہ کڑھ کر رہ جاتی تھی۔ وہ بھی چاہتی تھی کہ سرفراز اس کے ساتھ بھی وقت گزارے اس کے ساتھ وہ اپنا دل ہلکا کرے لیکن انہوں نے صفورہ کو بلکل ہی نظر انداز کیا ہوا تھا۔ جس کی بدولت اس کا رویہ نگینہ کے ساتھ بھی تلخ ہی ہوتا تھا۔ نگینہ نے جب جب دل مضبوط کرتے اس سے بات کرنے کی کوشش کی وہ سختی سے اسے جھٹک دیتی تھی وہ دکھی تو ہوتی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھی لیکن پھر اس کی عادت سمجھتے اپنے دل کو سمجھالیتی مگر نگینہ نے بھی ہمت نہیں ہاری تھی وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر تھی کہ سرفراز کی پہلی بیوی تو وہ ہے جس کی بدولت رویہ اس کا صفورہ سے ابتر ہونا چاہیے تھا مگر صفورہ کے انتہائی خراب رویے پہ وہ دل مسوم کر رہ جاتی تھی۔ یہ بھی انہی دنوں کا ذکر ہے۔ نگینہ کو آٹھواں مہینہ لگ چکا تھا وہ اپنی ساس کی بات کو نظر انداز کیے کہ اس کا اب اتنا کام کرنا درست نہیں کچن میں کھڑی سرفراز کے لیے کھانا تیار کر رہی تھی کہ اسی دوران صفورہ کچن میں داخل ہوئی۔ نگینہ اسے ایک نظر دیکھتے ہلکا سا مسکرائی جیسے اسے خوش آمدید کہا ہو۔ وہ ایسی ہی تھی دل میں درد رکھنے کے باوجود بھی مسکرانا شاید اسی کی خوبی تھی۔ اس کے مسکرانے پہ وہ ایک رعونت ذدہ نگاہ اس پہ ڈالتے فریج کی جانب بڑھ گئی اور فریج سے پانی کی بوتل نکالتے گلاس میں انڈیلتے پانی کا گلاس لبوں سے لگا گئی۔ پانی پیتے ہی وہ گلاس شیلف پہ رکھتے کسی چیز کی تلاش میں نگاہیں دوڑانے لگی۔ نگینہ نے اس کی متلاشی نگاہیں اپنے اطراف میں محسوس کرتے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کچھ چاہیے تھا کیا تمہیں۔"

اس کی میٹھی آواز پہ صفورہ کے ہاتھوں کی حرکت تھمی اس نے ایک زہر آلود نگاہ اس پہ ڈالی تھی جیسے اپنے کام میں اس کی مداخلت بلکل بھی نہ بھائی ہو۔

"تمہیں کسی نے مخاطب کیا نہیں نا تو اپنے کام سے کام رکھو فضول میں میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بدتمیزی کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے چیخی۔ یہ وجود ہی تو اسے اس گھر میں بہت چبھتا تھا۔اسی کی بدولت تو وہ کٹی کٹی رہتی تھی۔

"صفورہ کیا ہو گیا ہے میں نے بس اتنا ہی پوچھا ہے میرا نہیں خیال کہ اس بات پہ اس قدر اونچا چیخنے کی ضرورت ہے اور ویسے بھی ہمیں اب ایک ساتھ اس گھر میں رہنا ہے اگر ہم آپسی تعلقات سنوار لیں گے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے ہم ہی پر سکون رہیں گے۔"

اس نے اپنے عادت کے عین مطابق مدھم لہجے میں اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔صفورہ نے نخوست سے سر جھٹکا اور تمسخر اڑاتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کا بھولپن ہی اسے اس سے مزید نفرت کرنے کا مجبور کرتا تھا۔

"کس نے کہا کہ ہم دونوں اس گھر میں رہیں گے اور وہ بھی ایک ساتھ۔ میری بات کان کھول کر سن لو اس گھر میں میرا تمہارے ساتھ گزارا تو قطعی نہیں ہے۔ نفرت ہے مجھے تم سے اور تم سے جڑے ہر احساس سے سمجھی میری بات۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی اور ایک سرد نگاہ اس کے ہلکی وجود پہ ڈالی۔ نگینہ کا رنگ سرعت سے پھیکا پڑا تھا۔اس نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا جس کے ایک ایک لفظ سے نفرت جھلک رہی تھی اور یہ بات اس کی سمجھ سے باہر تھی کہ ایسا کیوں ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دیکھو میں خود پہ ہر بات برداشت کرلوں گی لیکن اپنی اولاد پہ بلکل نہیں۔ میں تم سے نرمی سے مخاطب ہو تو"
"بہتر ہو گا کہ تم بھی اپنا رویہ میرے ساتھ درست رکھو ورنہ زبان میرے منہ میں بھی ہے۔

وہ سنجیدگی سے انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں بولی لیکن لہجہ ابھی بھی گستاخانہ نہیں ہوا تھا۔ صفورہ نے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جیسے اس سے اس قدر ہمت کی توقع نہ ہو۔

یہ انگلی مجھے مت دکھانا بخوبی واقف ہو تم سے بھی اور تمہاری حرکات سے بھی یہ آج جس مقام پہ تم کھڑی ہو" میرے سے ہی چھینا ہے تم نے۔ جانتی ہوں یونی میں اپنی ان معصوم اداؤں کے جال میں سرفراز کو پھنسایا ہو گا
"اس کی دولت دیکھ کر اور بھی ناجانے کتنے مردوں کو بہکا چکی ہو گی۔

اس کی بات پہ نگینہ سے مزید برداشت نہ ہوا تو کچن میں ایک زناٹے دار تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔ صفورہ نے صدمے کی کیفیت میں اپنے گال پہ ہاتھ رکھے اس کی جانب دیکھا جو غصے سے ہانپتے ہوئے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں سے چنگاڑیاں سی نکل رہی تھی۔ ایک لمحے کیلیے صفورہ بھی گھبرا گئی اس کی بدلتی حالت دیکھ۔

کچھ بھی کرو لیکن میرے کردار پہ بات کرو گی تو ایسے ہی ناجانے کتنے تھپڑ تم مجھ سے کھاؤ گی اور یقین کرو مجھے " اپنی حرکت پہ بلکل بھی افسوس نہیں ہو گا۔ تم نے سوچا ہو گا کہ بھولی سی ہے کچھ بولتی نہیں ہے کسی کے اگے زبان نہیں چلاتی میں اس کے کردار پہ بات کروں گی تو خاموشی سے روتی دھوتی نکل جائے گی اور اپنے حق کیلیے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آواز نہیں اٹھائے گی تو یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی تھی میں اپنے کردار پہ کیچڑ اچھالنے والوں کا منہ توڑنے سے بھی اچھے سے واقف ہوں۔"

وہ شرربار نگاہوں سے اسے گھورتے سختی سے اسے ایک لفظ باور کرا گئی۔ماتھے کی رگیں بے تحاشہ پھولی ہوئی تھی۔چہرہ شدت گریہ سے سرخ پڑرہا تھا۔اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا اس قدر گھٹیا بات پہ۔ مگر اگر وہ ابھی روتی تو شاید وہ اس کی ذات پہ مزید کیچڑ اچھالنے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔

"تم نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا مجھ پہ۔ یہ مت بھولو کہ اگر آج تم یہاں نہ ہوتی تو میں یہاں ہوتی اس مقام پہ سرفراز کی زندگی میں۔ تم نے ایک جھٹکے میں میرے خواب چکنا چور کیے ہیں مجھ سے میری محبت کو چھینا ہے۔ میں بھی تمہارے پاس کچھ نہیں رہنے دوں گی سب کچھ چھین لوں گی تم سے۔ ایسی گہری چوٹ دوں گی تو تڑپتی رہ جاؤ گی لیکن مرہم لگانے کوئی بھی نہیں آسکے گا۔"

وہ پاگلوں کی طرح ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولی۔ نگینہ کا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔اس کی آنکھوں کے سامنے بے ساختہ اندھیرا سا چھایا اس نے بروقت کاؤنٹر کو تھامتے خود کو گرنے سے بچایا تھا۔ صفورہ بولتے ہوئے کوئی دیوانی ہی محسوس ہو رہی تھی۔اس کے دل میں نگینہ کیلیے کس قدر زہر بھرا ہوا تھا اس کا دل تڑپنے لگا۔اس نے تو کبھی کسی کے ساتھ غلط بھی نہیں کیا تھا تو پھر وہ کیوں اس سے نفرت کرتی تھی لیکن آج وہ یہ بات اچھے سے سمجھ چکی تھی کہ صفورہ ایسا کیوں کر رہی ہے کیونکہ کہی نہ کہی اس کے ذہن میں شروع سے ہی سرفراز کا عکس تھا۔اس نے مشکل اپنے حواس بحال کرتے اس کی جانب دیکھا جس کی آنکھوں سے تواتر آنسو بہہ رہے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دیکھو میری بات سنو صفورہ۔ جو ہونا تھا وہ تو اب ہو چکا ہے چاہ کر بھی وہ بدلا نہیں جا سکتا لیکن اب اگر ہو چکا ہے" تو ہم ان ساز گار حالات کو بہتر کر سکتے ہیں ہم بھی تو آپس میں مل کر رہ سکتے ہیں ہم دونوں کو ان حالات سے لڑنا ہے نا۔ ہم بہنوں کی طرح رہیں گے سب ٹھیک ہو جائے گا۔ پلیز ایسی باتیں مت کرو جو درد کا سبب بنیں۔"

وہ اس کے ہاتھ تھامتی عاجزانہ لہجہ اپناتے ہوئے بولی۔ صفورہ کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

اس نے بے دردی سے اس کا بازو جھٹکا۔

ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔ مل بانٹ کر رہیں گے میرے نکاح کو کتنا عرصہ بیت چکا ہے چار ماہ کا عرصہ بیت چکا ہے" لیکن ایک بار پھر انہوں نے مجھے اس نگاہ سے نہیں دیکھا جیسے ایک شوہر اپنی بیوی کو دیکھتا ہے۔ گزرے ماہ میں کس کرب تکلیف سے گزری ہوں ایک ہی کمرے میں بند رہ کر شادی شدہ ہوتے ہوئے بھی میرے شوہر نا ہونے کے برابر ہیں۔ میرا بھی جی چاہتا ہے کہ وہ محبت سے مجھے مخاطب کریں لیکن نہیں انہیں تو تمہارے سوا کوئی دکھتا نہیں ہے ان کیلیے سب کچھ بس نگینہ ہی ہے. اور تم ابھی بھی یہ کہہ رہی ہو کہ ہم مل بانٹ کر رہیں۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ تم ایک چالاک مکار اور گھٹیا لڑکی ہو بس۔ تم تو میرے ساتھ اس گھر میں گزارا کر لو گی لیکن میں تم جیسے ناقابلِ برداشت وجود کے ساتھ اس گھر میں ایک لمحہ بھی نہ ٹھہروں۔"

اس سے پہلے کہ وہ چلاتے ہوئے اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتی کسی نے عقب سے ہی نگینہ کو اپنے حصار میں لیا تھا۔ وہ جو سمجھ رہی تھی کہ ابھی سب ختم ہو جائے گا خود کو سرفراز کے حصار میں مقید دیکھ اس نے اس کی شرٹ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کو مٹھیوں میں جکڑتے اپنی ہچکی دبائی تھی۔ اس کے برعکس سرفراز قہر آلود نگاہوں سے صفورہ کو گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہا تھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیوی سے اس طریقے سے بات کرنے کی۔ تمہارا تو میں یہاں سایہ بھی نہ رہنے دوں تم میری زندگی میں رہنے کی بات کر رہی ہو۔"

وہ بری طرح اس پہ جھپٹا تھا۔ نگینہ نے سرعت سے اسے قابو کیا اور سسکیاں بھرتے نفی میں سر ہلایا وہ بے بسی سے ایک کڑی نگاہ نگینہ پہ ڈالتے مٹھیاں بھینچ گیا۔

"نہیں برداشت نہ یہ وجود تمہیں گھر میں تو اس میں اس کا نہیں بلکہ سراسر تمہارا قصور ہے اسی لیے بہتر یہی ہے کہ اپنی یہ شکل لو اور یہاں سے دفعہ ہو جاؤ۔ میں تمہیں طلاق دے کر یہاں سے فارغ کرتا ہوں۔ مگر خبردار جو آئندہ میرے بیوی کے ساتھ ایسے مخاطب ہونے کی کوشش کی تمہارا حشر بگاڑ کر رکھ دوں گا۔"

وہ اس کے وجود کو جھٹکا دیتے پتھریلے لہجے میں اس کی سماعتوں میں صور پھونکتا ہوا دھاڑا۔ صفورہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا۔ ہل تو نگینہ بھی گئی تھی اس کے الفاظ پہ۔ اس سے پہلے کہ سرفراز مزید کچھ بولتا نگینہ عجلت میں اس کا بازو جکڑتے اسے اپنی جانب متوجہ کر گئی۔ اس نے التجائی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ خاموشی سے ایک تنفر بھری نگاہ صفورہ پہ ڈالتے نگینہ کو اپنے حصار میں لیتے کمرے کی جانب چل دیا۔ پہلے تو کمرے میں آتے ساتھ ہی اس نے مسلسل چکر کاٹتے اپنے اشتعال میں قابو پاتا رہا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسے ایک جھٹکے میں طلاق دے کر فارغ کرے اگر وہ آج وقت پہ نہ پہنچتا تو نا جانے کیا ہو جاتا اس کی بیوی اور بچے کو۔

بولنے کیوں نہیں دیا مجھے۔ ایک سیکنڈ میں فارغ کر دیتا اسے میں۔ دماغ گھما کر رکھ دیا ہے میرا نا جانے چاچو بھی" "کس مصیبت میں ڈال گئے مجھے۔

وہ اچانک نگینہ پہ ہی پھٹ پڑا۔ اس نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے اپنا حلق تر کیا۔

"فراز لیکن وہ جو بھی کہہ رہی وہ غلط تو نہیں ہے۔"

اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ سرفراز کا پارہ ایک لمحے میں چڑھا تھا وہ تن فن کرتا اس کے سر پہ پہنچا۔

"تو اس میں درست کیا تھا یہ بتانا پسند کریں گی آپ محترمہ۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے چیخ کر بولا۔ نگینہ نے ایک نظر اس کا چہرہ دیکھا جو انتہائی سرخ پڑ رہا تھا۔ جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔

فراز آپ جو بھی کہیں لیکن بھولیں مت اسے اس گھر میں بیوی کی حیثیت سے لانے والے آپ ہی ہیں۔ اگر" اسے اپنی بیوی بنایا ہے تو اس کے حقوق میں کوتاہی مت کریں یہ درست نہیں ہے۔ ایسے مراحل میں ہر عورت چڑچڑی ہو جاتی ہے جب اس کا شوہر اس پہ دھیان نہ دے۔ شاید میں اس کی جگہ ہوتی تو یہی کرتی مجھ سے بھی یہ سب برداشت نہیں ہوتا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"س کے حقوق کا خیال کریں اگر اس میں کوتاہی برتیں گے تو بہت گناہ ملے گا اللہ پاک ناراض ہوتے ہیں۔

وہ سمجھانے والے انداز میں بولی۔ اندر ایک آگ سی جل رہی تھی۔ آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے باہر آنے کو بے تاب تھے لیکن وہ خود کو مضبوط ظاہر کیے کھڑی تھی۔ سر فراز نے حسرت سے اس کی جانب دیکھا جسے وہ دکھ دینے کی سب کی بڑی وجہ بن چکے تھے۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ خود کو ہی ختم کر لیں۔ زندگی نے نا جانے کیسے دوراہے پہ لا کر کھڑا کر دیا تھا اسے۔ وہ سختی سے اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑ گیا۔

نہیں آپ اس کی جگہ ہوتی تو ایسا بلکل نہیں کرتی آپ ایسی ہو ہی نہیں تبھی تو اس دل نے آپ کو اپنا بنانے کی "رضامندی دی تھی۔ میں چاہ کر بھی اس کے ساتھ انصاف نہیں کر پا رہا ہوں۔ میں مجبور ہوں۔

وہ بے بسی سے بولتے دونوں ہاتھوں میں سر گرا گئے۔ نگینہ نے خاموشی سے اس کی جانب دیکھا جن کا چہرہ ان کی حالت کا گواہ تھا۔

جو بھی ہے مگر یہ سب آپ کا ہی کیا دھرا ہے۔ اسے آپ ہی ٹھیک کر سکتے ہیں۔ یوں اسے نکاح میں لا کر طلاق" "کی بات کریں گے تو بزدل کہلائیں گے آپ۔

وہ سپاٹ چہرے سمیت بولی۔ سر فراز اسے دیکھ کر رہ گیا۔ اس کی ہاتھوں کی کپکپاہٹ اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی۔ وہ جان چکا تھا کہ وہ اسے خود سے بدگمان کرنا چاہتی ہے۔ وہ سختی سے لبوں کو آپس میں پیوست کر گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اب میں کیا کروں جو یہ سب ٹھیک ہو سکے۔"

اس کی سرسراتی آواز پہ نگینہ نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا کیونکہ اب جو وہ بولنے والی تھی وہ جانتی تھی اسے ناگوار گزرے گا لیکن وہ ضروری تھا۔

اب آپ اس کے کمرے میں جائیں۔ میں اب سونا چاہتی ہوں۔ اسے خاموش کرائیں اسے تسلی دیں کیونکہ " اس کا بھی آپ پر اتنا ہی حق ہے جتنا میرا لیکن شاید میں یہ حق زیادہ ہی استعمال کر چکی ہوں میں نہیں چاہتی کہ امی ابو کی روح کو کوئی بے سکونی ہو۔"(جو دو مہینوں پہلے ہی ایک روڈ ایکسیڈینٹ میں وفات پا چکے تھے)۔

وہ تھک ہار کر بولی۔ سرفراز خاموشی سے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ نگینہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے گال پہ بہا تھا۔

جب برداشت نہیں ہے یہ سب کچھ تو کیوں کر رہی ہو۔ میں جانتا ہوں کہ کس دل سے یہ سب آپکے لبوں سے " ادا ہوا ہے۔"

وہ اک آس سے بولا کہ وہ اسے یہی روک لے۔ نگینہ مزید خود پہ ضبط نہ کر پائی تبھی اس کے شانے میں سر دیے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ سرفراز نے اسے اپنے سینے میں بھینچا تھا۔

مم۔ میں اپنی ذات پہ تو بددعائیں برداشت کر لوں گی لیکن اپنی اولاد پہ نہیں۔ میں مر جاؤں گی فراز۔ اس کا حق " اگر مارا گیا تو وہ ضرور کوئی ایسی بات کرے گی جو میری اولاد کے حق میں بہتر نہیں ہو گی۔ میرا بچہ ہے یہ۔ میں اس کی ماں میں مر جاؤں گی اگر اسے کچھ ہوا تو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کے سینے سے سر اٹھاتے بھیگے لہجے میں بولی۔ اس نے جواباً اس کی بھیگی آنکھوں پہ اپنا لمس چھوڑا تھا۔ اس کے لمس پہ نگینہ نے اکون محسوس کرتے اپنی آنکھیں موندی معاً خود ہی وقت کا احساس کرتے وہ ایک نظر اسے دیکھتی بے رخی سے وارڈروب کی جانب بڑھی اور اپنے کپڑے لیتی واشروم کی جانب چل دی۔ سر فراز بھی ڈھیلے ڈھالے قدموں سے باہر کی جانب چل دیا تھا۔

نگینہ کے ڈلیوری کے دن جوں جوں نزدیک آرہے تھے ویسے ہی سر فراز کا دھیان زیادہ سے زیادہ اس کی جانب مبذول ہوتا جارہا تھا۔ وہ اس کا بے تحاشہ خیال رکھتا۔ صفورہ کے ساتھ بھی اس کا رویہ نگینہ کی بدولت ہی کافی بہتر ہوچکا تھا۔ مگر پھر بھی جب بھی وہ نگینہ اور سر فراز کو ساتھ دیکھتی جل کڑھ کر رہ جاتی تھی اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ نگینہ کو جان سے ہی مار دے جس نے اس کا حق ہی مار لیا تھا لیکن بظاہر وہ سر فراز کے موڈ کو دیکھتے ہنستی مسکراتی رہتی تھی تا کہ اسے اس پہ کسی قسم کا شک نہ ہو کہ اس کا رویہ نگینہ کے ساتھ کیسا ہے۔ نگینہ بھی اس دن کے واقعے کے بعد اسے زیادہ مخاطب نہیں کرتی تھی بس خاموش خاموش رہتی تھی۔ مگر اس سب سے صفورہ کو تو کوئی خاص فرق نہیں پڑتا تھا۔ ابھی بھی وہ لاونج میں صوفے پہ بیٹھی فروٹس کھانے میں مصروف تھی جو سر فراز نے ہی کاٹ کر اس کی پلیٹ میں رکھے تھے۔ اس کا کھانے کو بلکل دل نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ ضد کرتے اسے کھانے پہ مجبور کر رہا تھا۔ یہ محبت بھرا منظر دیکھتے کچن کے دروازے میں کھڑی صفورہ کی آنکھوں سے چنگاڑیاں سی نکلنے لگی۔ بدلے کی آگ اس کے سینے میں جل رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معاًلاؤنج میں سرفراز کے فون کی آواز گونجی اس نے فون اٹھاتے کان سے لگایا تو اس کے سیکرٹری کی کال تھی جو اسے عجلت میں آفس آنے کا کہہ رہا تھا۔ وہ اس کی بات سنتے لب بھینچ گیا۔

"اوکے میں پہنچ رہا ہوں۔"

وہ سرعت سے بولتے کال کاٹ گیا۔ نگینہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

مجھے کسی کام کی بدولت ایمرجنسی میں آفس جانا ہو گا۔ اپنا خیال رکھنا اوکے۔ میں صفورہ سے بھی بول جاتا'

"ہوں۔

وہ اس کے گال پہ لب رکھتے محبت سے بولا جبکہ نگینہ صفورہ کے نام پہ لب بھینچ گئی۔ وہ اسے ٹوکنا چاہتی تھی کہ آپ صفورہ کو مت کہیں اس کے دل میں مزید بدگمانی جنم لے گی لیکن ناجانے کیا سوچتے وہ خاموشی اختیار کر گئی۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کچن کی جانب چل دیا تاکہ صفورہ کو بھی اطلاع دے سکے۔

"میں کچھ وقت کیلیے آفس جا رہا ہوں جلد ہی کام نپٹا کر لوٹوں گا پلیز اگر ہو سکے تو اس کا خیال رکھنا۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے گزارش کرنے والے انداز میں بولا۔ صفورہ نے بمشکل مسکراتے ناچاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلایا تو وہ بھی ہلکا پھلکا ہوتے آفس کی جانب چل دیا۔ اس کو خود سے دور جاتا دیکھ صفورہ نے نفرت سے سر جھٹکا تھا اور سختی سے دانت پہ دانت جمائے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ جوں ہی کچن سے باہر نکلی وہ باہر لاؤنج میں نہیں تھی۔ وہ بے نیازی سے کندھے اچکاتی صوفے پہ بیٹھتی صوفے پہ رکھے لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گئی جس پہ کوئی پنجابی مووی چل رہی تھی۔

سرفراز کو گئے ڈیڑھ گھنٹہ بیت چکا تھا اور وہ اپنے کمرے میں بیٹھی ابھی بھی اسی کے محو انتظار تھی۔ اس کے جانے کے دس منٹ بعد بھی اسے ہلکی ہلکی سی درد محسوس ہوئی تھی لیکن وہ اس وقت اپنا وہم سمجھتے جھٹک گئی تھی اور اپنے کمرے میں آ گئی تھی مگر اب جسم میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھی۔ وہ صفورہ کے پاس جانا نہیں چاہتی تھی۔ سرفراز نے اس کی آسانی کیلیے نیچے والا کمرہ خود کیلیے تیار کروالیا تھا تاکہ اسے سیڑھیاں اترنے چڑھنے میں زیادہ دقت نہ پیش آئے۔ جسم میں اٹھتی درد ناقابلِ برداشت ہوتے ہی وہ سختی سے آنکھیں میچتے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر کی جانب چل دی۔ لاؤنج میں قدم رکھتے ہی اس نے صفورہ کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی جو اسے کہی دکھائی نہیں دی۔

"صفورہ۔

وہ کراہتے ہوئے وہی صوفے پہ بیٹھ گئی لیکن نا جانے وہ اسے تنہا چھوڑتے کہاں غائب تھی۔

"صفورہ۔

اس کی بے ساختہ چیخ پہ صفورہ اپنے کمرے سے آنکھیں مسلتی پیشانی پہ سلوٹیں لیے باہر نکلی اور اس کی پشت دیکھتے دانت کچکچا گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا مسئلہ ہے کیوں چلا رہی ہو۔"

اس کی جھنجھلاتی آواز پہ نگینہ نے تکلیف سے چور بدن کو گھسیٹتے اس کی جانب رخ پھیرا اس کا سپید پڑتا چہرہ دیکھ صفورہ کو شدت سے کسی غیر معمولی پن کا احساس ہوا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے نزدیک پہنچی جو تکلیف سے کراہ رہی تھی۔ معاً اس کے ذہن میں جھماکہ سا ہوا اس سے پہلے کہ وہ اسے تھامتی شیطان اس پہ حاوی آ گیا تھا۔ اس کے لبوں کی تراش پہ شیطانی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔ اس نے تلخی سے اس کی جانب دیکھا اور سکون سے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتی اسے دیکھے گئی۔

"صفورہ پلیز سرفراز کو فون کرو مجھ سے سانس نہیں لیا جا رہا پلیز صفورہ۔"

وہ اس کا ہاتھ پکڑنے کے چکر میں کمر کے بل بری طرح زمین بوس ہوئی۔ ایک ہولناک چیخ لاؤنج میں گونجی تھی جو اس گھر کے درو دیوار کو بھی ہلا کر رکھ گئی تھی۔ صفورہ کے دل نے اسے ایک لمحے کیلیے کچوکا لگایا لیکن پھر اپنے حق کا سوچتے وہ مٹھیاں بھینچ گئی۔

تھوڑی دیر صبر کرو۔ آنے والے ہونگے وہ۔ اس طرح کی حرکتیں کرتے زیادہ ڈرامے لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ اسے جھوٹی امید دلاتے ہوئے بولی۔ نگینہ کا پورا چہرہ پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔ وہ بن پانی کی مچھلی کی مانند تڑپ رہی تھی لیکن اسے اس کی حالت پہ زرا سا بھی رحم نہیں آ رہا تھا معاً باہر پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز پہ صفورہ

نے حلق تر کرتے سرعت سے اس کی جانب قدم بڑھائے اور اسے سہارہ دیا۔ نگینہ کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیلی تھی۔ وہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی کہ سرفراز کو اندر آتا دیکھ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا تھا۔ وہ اندر چھائی افتاد پہ تقریباً بھاگتا ہوا اس کے نزدیک آیا اور اسے صفورہ سے چھڑواتے سرعت سے اپنی باہوں میں بھرا اور باہر کی جانب بھاگا۔ صفورہ اس کی اتنی فکر پہ جل بھن کر راکھ ہو گئی۔ وہ جتنا ان دونوں کو دور کرنا چاہتی تھی وہ اتنا ہی نزدیک آتے جا رہے تھے۔ سرفراز کے چہرے سے صاف پریشانی چھلک رہی تھی۔

"ہم بس پہنچ رہے ہیں نگینہ میری جان حوصلہ کرو۔"

وہ اس کے بال سنوارتے پچکارتے ہوئے بولا تو وہ اس کا ہاتھ سختی سے تھام گئی۔

وہ اسے لیے جوں ہی ہسپتال میں داخل ہوا اسے فوراً ایمرجنسی میں لیجایا گیا تھا۔ وہ دل ہی دل میں مختلف دعاؤں کا ورد کرتے اپنی بیوی اور بچے کیلیے دعا گو تھا۔ اس کی بگڑتی حالت دیکھ اس کے دل کو دھچکا سا لگا جو صرف اس کی اولاد کی بدولت آج زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔ معاً تقریباً دو گھنٹوں کے جان لیوا انتظار کے بعد اندر سے ڈاکٹر باہر نکلی تو ان کے ساتھ ایک نرس بھی تھی جس کی گود میں نیلے کمبل میں لپٹا ایک ننھا سا وجود بھی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھا۔نرس نے اس کے قریب آتے بچے کو اس کی جانب بڑھایا تو اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے اس بچے کو گود میں بڑھا تھا۔وہ بچہ اس کی باہوں میں آتے ہلکا سا کسمسایا تو وہ نم نگاہوں سمیت جھک کر اس کی پیشانی پہ لب رکھ گیا۔

"مبارک ہو مسٹر سرفراز آپ کا بیٹا ہوا ہے مگر آپ کی بیوی کی حالت بہت تشویشناک ہے۔ان کی حالت سنبھلنے سے بھی نہیں سنبھل رہی۔ہم نے بہت کوشش کی ہے اپنی جانب سے کہ وہ ٹھیک ہو جائے لیکن وہ ٹھیک سے سانس بھی نہیں لے پا رہی۔آپ نے انہیں یہاں لانے میں بہت دیری کر دی۔دعا ہی اب انہیں ٹھیک کر سکتی ہے۔"

ڈاکٹر پیشہ وارانہ مسکراہٹ سمیت بولتی اپنے کیبن کی جانب چل دی جبکہ وہ بلکل ڈھے جانے والے انداز میں بینچ پہ گرا تھا۔نرس بچے کو علاج کیلیے نرسری میں لے جا چکی تھی۔وہ نڈھال سا بینچ پہ بیٹھا تھا معاً نرس کی عجلت بھری آواز پہ اس کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوا۔

"آپ ان کے شوہر ہے نا۔ان سے مل لیں وہ بار بار آپ کا نام لے رہی ہیں۔ان کی حالت بہت خراب ہے۔"

وہ عجلت میں بولتی وہاں سے ڈاکٹر کے کیبن کی جانب بڑھی تھی۔سرفراز نے لڑکھڑاتے قدموں سمیت اندر قدم رکھا تو اسے مصنوعی سانسیں فراہم کی جا رہی تھی۔

"نگینہ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے بھرائے لہجے میں اسے پکارا جو یک ٹک اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ وہ جوں ہی اس کے پاس بیٹھا نگینہ نے اپنا لرزتا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا تھا۔

فراز۔ میرے شاہ زین کا خیال رکھیے گا۔ اس صفورہ سے دد۔ دور بب۔ بہت دد۔ دور۔ میں آپ سس۔ ے"

"بہت محب۔ بت کرتی ہوں میری اول۔ لار سے بے نیازی مم۔ ت برتیے گا۔

اس نے اپنا کپکپاتا ہاتھ سرفراز کے ہاتھ پہ رکھا اور ہلکلاتے لہجے میں اپنے لبوں سے آخری الفاظ ادا کیے تھے۔ یہ بولتے ہی اس نے ایک گہرا سانس بھرا اور اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔ سرفراز کا سانس سینے میں ہی اٹک گیا۔

"نگینہ نہیں نگینہ اٹھو تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاسکتی بیچ راستے میں۔"

وہ اس کے بازو پہ سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔ پہلے ماں باپ اور اب محبوب بیوی جس نے اس کا قدم قدم پہ ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا تھا۔ نرس نے اس کی جانب وہ ننھا وجود بڑھایا تو وہ اسے سینے میں بھینچتے ایک بار

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پھر ضبط کھو بیٹھا کیونکہ وہ مکمل طور پہ اپنی ماں کا پر تو تھا۔ زندگی نے اتنے کم عرصے میں ہی اس قدر گہرے زخم دیے تھے جن کا بھرنا اسے ناممکن لگ رہا تھا۔ وہ اس بھری دنیا میں خود کو تنہا محسوس کر رہا تھا۔

"شاہ زین لسن ٹومی۔"

سرفراز نے دور سے ہی اسے اشارے سے قریب آنے کا کہا تو وہ منہ بسورتے ہوئے ان کے قریب آیا۔

"ڈیڈ آئی وانٹ ٹو پلی مور۔ میں وہ دیوار پھلانگنا چاہتا ہوں دیکھیں وہ لڑکے بھی تو کر رہے ہیں۔"

وہ دور سے ہی دیوار پہ چڑھے لڑکوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔ اتنی دیر میں عاکف بھی ہانپتا ہانپتا ان کے نزدیک ہی آچکا تھا۔ سرفراز نے ایک نظر شاہ زین کو دیکھا پندرہ سال کا تھا لیکن عام بچوں کے جیسا بلکل نہیں تھا۔ اس کے شوق دیکھتے وہ بھی کبھی کبھی حیران رہ جاتا تھا۔ ان کی بانسبت عاکف جو پہلے ذرا اس سے مختلف تھا وہ بھی شاہ زین کے پیچھے لگتے ایسی ضد کرنا شروع ہو چکا تھا۔ نگینہ کی وفات کے بعد اس کے لیے وقت کاٹنا بہت مشکل تھا لیکن اسے جینا تھا اپنے بیٹے کیلیے اس کی ڈھال بن کر۔ شاہ زین کے تقریباً چار سالوں بعد اللہ نے اسے صفورہ سے ایک اولاد سے نوازا تھا جس کا نام انہوں نے عاکف رکھا تھا۔ سرفراز کا صفورہ سے رویہ لیا دیا ہی تھا کیونکہ انہیں آج تک یہ بات کیوں کھٹکتی تھی کہ نگینہ نے جاتے جاتے شاہ زین کو اس سے دور رکھنے کا کیوں کہاں تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بیٹا یہ لڑکے بڑے ہیں نا اور ویسے بھی وہ تو آرمی میں جانے کی پریکٹس لے رہے ہیں۔ آپ تھوڑی نا آرمی میں جاؤ گے۔"

انہوں نے سرزنش کی۔ شاہ زین نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"بٹ ڈیڈیو آر ٹوٹلی رانگ آئی وانٹ ٹو جوائن آرمی۔"

وہ پر عزم لہجے میں گویا ہوا۔ سرفراز نے داد دیتی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا۔

"آئی آلسو وانٹ ٹو جوائن آرمی بھائی۔"

عاکف نے بھی ہمیشہ کی طرح اس کی بات پہ اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔ سرفراز اپنی اس چھوٹی سی جنت کو دیکھتے قہقہہ لگا اٹھے اور دونوں کا ماتھا چوم لیا۔

"وائے ناٹ چھوٹے ہم دونوں ساتھ جائیں گے ملٹری میں اور اس ملک کا نام روشن کریں گے۔"

وہ اسے اپنے بازو کے گھیرے میں لیتا ہوا بولا تو وہ جواباً کھکھلا کر ہنس دیا۔ سرفراز نے نم نگاہوں سمیت شاہ زین کی جانب دیکھا جو بلکل اپنی ماں کے جیسا تھا ہنس مکھ ملنسار سب سے محبت کرنے والا۔ ایک آنسو خاموشی سے بہتا ان کی داڑھی میں جذب ہو گیا۔

"چلو گھر چلیں کافی دیر ہو گئی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سرفراز آسمان پہ چھار ہی تاریکی کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ دونوں ان کے ہمقدم ہوتے گھر کی جانب چل دیے۔ یہ وسیع پارک ان کے گھر سے کچھ دور کی ہی مسافت پہ تھا جہاں وہ روز پیدل چل کر آتے تھے۔ ایک وقت مخصوص تھا سرفراز کا جو وہ ان کے ساتھ بیتاتا تھا۔

گھر پہنچتے ہی عاکف تو صفورہ کے گلے سے لگا جو اس کا انتظار کر رہی تھی جبکہ شاہ زین سپاٹ چہرے سمیت اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ سرفراز نے ایک خاموش نگاہ صفورہ پہ ڈالی جو بے نیازی سے عاکف کو لیتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔ اسے آج بھی یاد تھا کہ جب نگینہ کی موت کے بعد اسے گھر لایا گیا تھا تو وہ بلکل دیوانہ سا ہو گیا تھا۔ اس کی اولاد کو تو اس نے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا البتہ سرفراز کو سنبھالنے کی پوری کوشش کی تھی مگر وہ تھا کہ نگینہ کے جانے کے بعد بھی اسی کے نام کی مالا جپتا تھا۔ صفورہ کا دل تو بہت کٹتا تھا لیکن پہلے پہل تو وہ ضبط سے کام لیتی رہی مگر اپنی اولاد کے آنے کے بعد وہ خود ہی خاموشی سے پیچھے ہٹ گئی تھی البتہ نگینہ کی موت پہ اسے ایک کمینی سی خوشی ضرور ہوئی تھی۔

ایسے ہی ایک دن وہ عاکف کو سبق پڑھانے کے ساتھ ساتھ اسے غصے میں ڈپٹنے میں بھی مصروف تھی۔ شاہ زین خود ہی فلور کشن پہ بیٹھا پڑھائی کرنے میں مصروف تھا۔ کبھی کبھی اسے اپنی ماما کی کمی بہت محسوس ہوتی تھی لیکن پھر وہ ان کی تصویر کو سینے سے لگاتے تصور میں ہی انہیں مخاطب کر لیا کرتا تھا۔ صفورہ کا رویہ ازل سے ہی اس کے ساتھ درست نہیں تھا۔

"ماما آپ شاہ زین بھائی کو کیوں نہیں پڑھاتی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کے معصومانہ سوال پہ جہاں صفورہ نے تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا وہی چونک تو پندرہ سالہ شاہ زین بھی گیا تھا۔

"تم اپنے کام سے کام رکھو اور نیچے منہ کرو۔ بڑے آئے شاہ زین بھائی کے چمچے۔"

وہ نفرت بھرے لہجے میں اسے نیچے آنکھیں کرنے کا بولی لیکن وہ جواباً ناراضگی سے انہیں دیکھے گیا۔ شاہ زین ان کے جواب پہ خاموشی سے لب بھینچ گیا۔ صفورہ نے اسے خود کو گھورتا پا کر منہ پہ تھپڑ مارا تو وہ گلہ پھاڑ کر رونے لگا۔ شاہ زین سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ تن فن کرتا اس کے نزدیک پہنچا اور عاکف کو کھینچ کر اپنے گلے سے لگایا تھا۔

"اس نے ایک سوال ہی پوچھا تھا آپ نے جواب میں اس کے منہ پہ تھپڑ ہی مار دیا۔ میں آپ کو مخاطب نہیں کرتا اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کچھ بھی کریں میں حق کیلیے آواز اٹھانا جانتا ہوں۔"

اس کی کٹیلی آواز پہ صفورہ کے ذہن کے دریچوں پہ ماضی کا وہی منظر لہرایا جب نگینہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ڈٹ کر کھڑی تھی۔ وہ دم بخود رہ گئی۔ اسے آج شاہ زین میں نگینہ کا عکس واضح دکھا تھا۔ وہ اس کے بازوؤں کے حصار میں مقید عاکف کو کھینچتی تن فن کرتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ دروازے پہ ایستادہ سرفراز اپنی نڈر اولاد کو دیکھتے مدھم سا مسکرا دیے تھے۔

"بابا آپ جانتے ہیں مجھے آرمی جوائن کرنے کا کتنا شوق ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

رات کو وہ سرفراز کے بازو پہ ہی لیٹا ہوا تھا جب نا جانے کیا سوچتے وہ چمکتی نگاہوں سمیت اسے مخاطب کر بیٹھا۔ سرفراز نے مسکراتی نگاہوں سے اسے تکتے اس کا ماتھا چوما۔

اچھا اور وہ کیوں ذرا ہمیں بھی تو پتہ چلے کہ ہمارے صاجزادے صاحب اس قدر اتاولے ہو رہے ہیں آرمی میں "جانے کیلیے۔

وہ اپنی تمام تر سماعتوں کو اس کی جانب متوجہ کر گئے۔ شاہ زین نے بھی ان کی جانب رخ موڑا۔

بابا یونو میں جس سکول جاتا ہوں وہاں پہ آرمی کی ٹریننگ بھی دی جاتی ہے مگر جب اس کے لیکچرز ہوتے " ہیں اور ہمارے ٹیچرز آرمی کے متعلق ہمیں معلومات فراہم کرتی ہیں نا تو ہمارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کیسے ایک آدمی آفیسر سب کچھ داؤ پہ لگا کر اس ملک کی خاطر اپنی جان قربان کر دیتا یے اور سب سے بڑھ کر وہ ایک شہید کہلاتا ہے۔ بس میں ایک ایسا ٹیگ اپنے سینے پہ بھی لگوانا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد بھی سب مجھے شہید شاہ زین ملک کہ کر پکارے۔ میں نے تو یہ بھی سوچ لیا ہے میرا بیٹا ہو یا بیٹی میں "دونوں کو آرمی میں لازمی بھیجوں گا۔

اسے اپنی عمر سے بڑی باتیں کرتا دیکھ ایک لمحے کیلیے تو وہ سن رہ گئے مگر اس کی شہادت کی بات پہ ان کی آنکھیں پل بھر میں بھیگی تھی معاً اس کے بچوں والی بات پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی قہقہہ لگا اٹھے۔

"اچھا تو ملک صاحب آپ نے ابھی سے ہی اتنی تیاری کی ہوئی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ شریر لہجہ اپناتے ہوئے بولے۔شاہ زین نے ان کی بات پہ بے نیازی سے کندھے اچکائے تھے۔

"پورا ہونا یا ہونا ہمارے بس میں نہیں نا ہمیں علم ہے لیکن سوچنے میں تو کوئی پابندی نہیں نا۔انسان سوچ کر ہی خود کو تسلی دے دے۔"

وہ بائیں آنکھ دباتے ہوئے بولا۔سرفراز نے اسے مصنوعی آنکھیں دکھائی تھی۔وہ جواباً کھکھلا کر ہنس دیا۔

"میں اندر آجاؤں۔"

معاً عاکف اپنا ننھا سا سر اندر گھساتے ہوئے سرگوشی میں بولا تو دور سے ہی سرفراز نے اس کی جانب باہیں پھیلائی تھی وہ بھی مسکراتے ہوئے بیڈ پہ چڑھتے ان کی باہوں میں آسمایا۔

"ماما سو گئی تو میں چپکے سے یہاں آگیا۔"

وہ سرگوشی والے انداز میں اپنے کارنامے اسے بتا رہا تھا۔شاہ زین نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا جو ان کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا لیکن صفورہ نے کبھی اسے گھلنے ملنے نہیں دیا تھا۔ابھی بھی وہ جوں کھل کر اس سے مخاطب ہو لیا کرتا تھا وہ بھی شاہ زین کی بدولت ہی تھا۔

"بھائی مجھے بہت گندا لگتا ہے جب ماما آپ کو ہمارے روم میں نہیں آنے دیتی اور آپ بلکل اکیلے ہوتے ہو پھر میرا دل کرتا ہے کہ میں بھی یہاں نہ آؤ۔"

وہ معصومیت بھرے لہجے میں بولتے شاہ زین کو اس قدر پیارا لگا کہ وہ بے ساختہ اس کا ماتھا چوم گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بھائی کی جان۔ آج کے بعد جب بھی جی چاہے چپ کر کے میرے پاس آجانا۔ باقی میں ہینڈل کرلوں گا۔ تم تو میری جان ہو۔"

وہ ایک بار پھر اس کے ماتھے پہ لب رکھتے محبت بھرے لہجے میں بولا۔ عاکف نے سرفراز کے سینے پہ سر رکھا تھا۔ اب سرفراز ان دونوں کو آرمی کی کوئی کہانی سنا رہا تھا اور ان دونوں کی آنکھیں کسی خیال کے تحت چمک رہی تھی۔

"ڈیڈ آپ سے ایک بات پوچھوں۔"

اس نے آئینے کے سامنے کھڑے سرفراز کو مخاطب کیا جو اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرنے میں مصروف تھا۔ شاہ زین کی بات پہ سرفراز نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ اس کے چہرے پہ سوچ کی پرچھائیاں دیکھ اس کے دماغ میں کچھ کھٹکا ہوا۔ وہ مضبوط قدم اٹھاتا اس کے نزدیک آیا اور اسے اپنے حصار میں لیا۔

"جی پوچھیں آپ کو کب سے مجھ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت پڑ گئی۔"

وہ مدھم سا مسکرا کر بولا۔ شاہ زین نے تفاخر سے اس کی جانب دیکھا جنہوں نے اس کی خواہشات کو کہنے سے پہلے ہی پورا کیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ڈیڈ ماما کو کیا ہوا تھا وہ کیوں نہیں ہے ہمارے ساتھ میں نے آج تک آپ سے نہیں پوچھا لیکن اب میں جب بھی" صفورہ ماما کو دیکھتا ہوں تو مجھے اپنی ماما کی بھی یاد آتی ہے۔ جب وہ محبت سے عاکف کو کھانا کھلاتی ہیں اپنے ہاتھوں "سے میرا ابھی جی چاہتا ہے کہ کوئی مجھے بھی کھلائے۔

وہ آج پہلی بار ان سے اپنے دل کی کوئی بات کر رہا تھا۔ سرفراز کی رنگت ایک لمحے میں متغیر ہوئی۔ اس نے مشکل اپنے حواس بحال کرتے اس کی جانب دیکھا اور مسکراتے ہوئے اس کا سر تھپتھپایا۔

آپ کی ماما طبیعت خرابی کی بدولت اس دنیا سے جا چکی ہے اور جانتے ہو انہوں نے جاتے جاتے مجھے کیا کہا تھا کہ" "ہمارے بیٹے کا خیال رکھنا کیا آپ ڈیڈ سے خوش نہیں ہو۔

انہوں نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔ شاہ زین نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا تھا اور ان کے سینے سے لگتے ان کا گال چوما۔

"آپ تو ورلڈ کے بیسٹ ڈیڈ ہیں۔ مجھے آپ کے سوا کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ ہیں تو میں ہوں۔"

وہ سمجھداری کا مظاہرہ کرتے محبت سے بولا۔ سرفراز نے اس کی بات پہ نم نگاہوں سمیت اسے سینے میں بھینچا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور رہی صفورہ ماما کی بات تو اگر وہ آپ سے بات نہیں کرتی تو میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ بھی ان سے بات مت کیا کرو۔ اگر کبھی کسی وجہ سے کبھی آپ کو کسی نے کچھ کہا کہ تم اپنی ماما کو کیوں نہیں بلاتے تو آپ بلا جھجک میرا نام لے سکتے ہو کہ میرے ڈیڈ نے منع کیا ہے اوکے۔"

وہ سمجھانے والے انداز میں بولا۔ صفورہ کے طور اطوار سے بھی وہ بخوبی واقف تھا تبھی اسے پہلے ہی تنبیہہ کر رہا تھا۔ شاہ زین نے اس کی بات پہ بغیر کوئی سوال کیے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

وقت مزید پر لگا کر اڑا تھا۔ بارہ سال کا عرصہ کس طرح گزرا پتہ ہی نہیں چلا۔ زندگی ابھی بھی اسی ڈگر پہ چل رہی تھی۔ صفورہ بیگم کا رویہ ابھی بھی شاہ زین کے ساتھ جوں کا توں ہی تھا۔ ان کے نزدیک وہ ابھی بھی اسی نگینہ کی اولاد تھی جس نے اس کا حق مارا تھا یہاں تک کہ وہ اس سے لڑتے لڑتے زندگی کی بازی ہار گئی تھی۔ انہوں نے کبھی بھی شاہ زین کو اپنے بیٹے کی طرح سمجھ کر پیار نہیں کیا تھا۔ پہلے پہل تو ایک بار مرتبہ سرفراز نے انہیں سمجھانے کی کوشش بھی کی تھی کہ وہ ان کی اولاد کی مانند ہے تو وہ اس سے بھی اچھے سے پیش آیا کریں لیکن وہ جواباً انہیں بھی بری طرح جھڑک دیتی تھی۔

"صفورہ میری بات سنو اور خاموشی سے سنا میں کوئی غلط بات نہیں کروں گا۔ امید ہے تم سمجھو گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہوں نے اپنے موبائل میں مصروف صفورہ کو مخاطب کیا اور بات کی تمہید باندھی۔ صفورہ نے ان کی بات پہ منہ بگاڑتے لٹھ مار انداز میں ان کی جانب دیکھا۔ سرفراز کا تاؤ تو بہت آیا لیکن وہ خاموشی اختیار کر گیا۔

"تم جیسے عاکف کو اپنا بیٹا مانتی ہو اسے اچھے سے ٹریٹ کرتی ہو اسی طرح شاہ زین کو بھی ذرا سی توجہ دیا کرو تم خود بھی ایک بچے کی ماں ہو تمہارا دل کیوں نہیں اس کی جانب سے پگھلتا۔"

انہوں نے سنجیدگی سے بات مکمل کرتے اس کی جانب دیکھا جو ان کی بات پہ ناک منہ چڑھاتے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"پہلی بات کہ شاہ زین میری اولاد نہیں بلکہ نگینہ کی اولاد ہے اور اس کی اولاد مجھے چاہ کر بھی اچھی نہیں لگ سکتی اور دوسری بات عاکف کی تو وہ مجھے جان سے بھی پیارا ہے کیونکہ وہ میری سگی اولاد ہے۔"

وہ جتانے والے انداز میں گویا ہوئی۔ سرفراز نے تلخی سے اس کی جانب دیکھا اور اپنے کپڑے جھاڑتے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ اب انہیں کچھ بھی کہنا فضول تھا تبھی خاموشی اختیار کر گئے۔

"اگر زیادہ ہی اپنے بیٹے کے اکیلے پن کا احساس ہے تو تیسری شادی کر لیں اس کام میں تو آپ ماہر ہیں۔ ایک نئی نگینہ لے آئیں آپ کے بچے کو بھی سنبھال لے گی اور آپ کو بھی صفورہ تو ویسے بھی آپ کو ایک آنکھ نہیں بھاتی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تمسخرانہ انداز میں بولتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ سرفراز نے ان کی بات کے پیچھے چھپے طنز کو بخوبی محسوس کیا تبھی سختی سے دانت پہ دانت جماتے اس کی جانب مڑے۔

"تم اپنی بکواس بند رکھو۔ زندگی میں تمہاری کوئی اہمیت تھی تبھی آج ہماری نشانی اس گھر میں موجود ہے عاکف کی صورت میں لیکن تم ہمیشہ بدلے کی آگ میں ہی جلتی رہنا۔ تم ایک بے حس انسان ہو جسے اپنے سوا کچھ نہیں دکھتا حتیٰ کہ اپنی اولاد بھی صفورہ بی بی۔ اتنی آس سے التجا لے کر آیا تھا تمہارے پاس لیکن تم اچھے کے لائق ہی نہیں ہو۔"

وہ غصے سے دھاڑتے ایک قہر آلود نگاہ اس پہ ڈالتے تن فن کرتے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ صفورہ نے رعونت سے سر جھٹکا تھا معاً ان کی نگاہ دروازے پہ ایستادہ شاہ زین پہ پڑی جو شرربار نگاہوں سے انہیں ہی گھور رہا تھا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی اس کے نزدیک پہنچی اور اس کا بازو غصے سے جھٹکا تھا۔

"میرے سامنے اپنی یہ نگاہیں نیچی رکھنا ورنہ آنکھیں نکال کر تمہارے ہاتھوں میں تھما دوں گی۔"

وہ اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتی نخوست سے بولی۔ شاہ زین نے سرخ چہرے سمیت ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھی۔

"آپ میرے ڈیڈ سے ایسے بات مت کیا کریں۔"

وہ ماتھے پہ بل ڈالتے غصے سے بولا۔ صفورہ نے اس کی ہمت پہ ستائشی انداز میں بھنویں اچکائی اور بے نیازی سے نگاہوں کا زاویہ بدلتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ شاہ زین ان کی حرکت پہ جبڑے بھینچ کر رہ گیا۔ سرفراز جو اپنے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کمرے میں چابیاں لینے کی بدولت اندر ہی آرہے تھے اس کی بات سماعتوں تک پہنچتے ہی وہ اذیت سے آنکھیں میچ کر رہ گیا۔

معاً کرسی پہ بال لگنے کی بدولت ان کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تھا۔انہوں نے ٹھٹھک کر بائیں جانب دیکھا شاید باہر سے بال آئی تھی۔وہ اضطراب کے عالم میں گہرا سانس بھر کر رہ گئے اور اخبار سامنے رکھے میز پہ رکھا۔

ذہن ایک بار پھر پرانی یادوں میں الجھ چکا تھا اس اکیلے پن نے ان کو وقت سے پہلے ہی بوڑھا دکھانا شروع کر دیا تھا۔ابھی بھی وہ لان پہ بیٹھتے آنکھوں پہ نظر کا چشمہ لگائے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھے۔سوچوں کا محور ان کا فلحال کا اکیلا پن تھا۔ذہن کے دریچوں میں ماضی کا ایک منظر پوری شدت سے لہرایا تھا۔

"کدھر چلی بیگم ابھی تو ہماری شادی ہوئی ہے اتنی جلدی جا بھی رہی ہو۔"

نگینہ جو آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بھرے بھرے لبوں کو گلابی رنگ سے رنگ رہی تھی اس کی بات پہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"فراز بس کچھ دنوں کی ہی بات ہے رہنے جا رہی ہو بابا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ جانتے ہیں ورنہ کبھی نہ جاتی اور آپ تو ایسے ری ایکٹ کر رہے ہیں جیسے میں ہمیشہ کیلیے جا رہی ہوں۔"

وہ اس کی بات پہ ہولے سے ہنستے نفی میں سر ہلاتے اپنے بیگ میں چیزیں رکھنے لگی۔

"آج آپ نے یہ بات کہہ دی آئندہ مت کہنا کہ ہمیشہ کیلیے جا رہی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بولی۔ نگینہ اس کی ناراضگی کا سنتے سرعت سے سیدھی ہوئی اور اس کے سینے سے جا لگی۔ وہ جاتے جاتے اسے ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"اچھا بابا سوری اور ویسے بھی آپ مجھے کہی جانے دے سکتے ہیں وہ بھی خود سے دور۔"

وہ اس کی گردن میں بازو حائل کرتے محبت سے اس کی ناک سے ناک سہلاتے ہوئے بولی جواباً وہ پوری شدت سے اس کے گال پہ جھک گیا۔ نگینہ اس کی حرکت پہ کھکھلا کر ہنس دی۔

"کہی بھی نہیں کبھی بھی نہیں مجھے مرتے دم تک آپ میری نگاہوں کے سامنے چاہیے ہو۔ ان ہاتھوں میں مجھے آپکا ہاتھ چاہیے چاہے یہ ہاتھ زندگی کا سفر طے کرتے بوڑھے کیوں نہ ہو جائے مجھے آپ کے ساتھ ہی ہر لمحہ پار کرنا ہے۔"

وہ اس کے ہاتھ کو لبوں سے چھوتے محبت سے بولے تو مارے تشکر سے اس کی آنکھوں میں نمی سی جا گی۔

"میں جانتی ہوں بلکل کہ آپ مجھے کبھی بھی کچھ نہیں ہونے دیں گے۔ ابھی بہت لمبی زندگی ہے جو میں نے آپ کے ہم قدم ہوتے گزارنی ہے۔"

وہ عقیدت سے اس کے دونوں ہاتھ چومتے انہیں لبوں سے لگاتے ہوئے بولی۔ سرفراز نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

"جب وعدہ نبھانا نہیں تھا نگینہ تو کیا ہی کیوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ایک بار پھر ان کی یاد میں کھوتے اپنے آنسو پہ بند نہ رکھ پائے تھے۔ اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی ان کے سینے میں نگینہ کے جانے کا غم تازہ تھا۔

صفورہ کسی کام کے بدولت اپنی کسی دوست کے گھر گئی ہوئی تھی البتہ باقی پورا گھر خالی تھا۔ وہ بھی ایک نگاہ پورے گھر پہ دوڑاتے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اندر کی جانب بڑھ گئے لیکن اندر بیٹھی صفورہ کو دیکھتے ان کی پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھی۔ وہ آج خوش تھے بے تحاشہ خوش کیونکہ شاہ زین اتنے عرصے بعد گھر لوٹ رہا تھا ان کی جینے کی واحد امنگ۔ وہ ایک بار اپنی زندگی ہارنے سے پہلے اس سے ملنا چاہتے تھے تبھی کچھ سوچتے صفورہ کے پاس چلے گئے۔ نیل پینٹ لگاتی صفورہ نے چونک کر ایک نظر اسے دیکھا اور اس سے مکمل طور پہ بے نیازی برتتے خاموشی سے نگاہیں جھکا لی۔

کہیے کیا عرض کرنے والے ہیں۔ ضرور اپنے بیٹے کی متعلق ہی کچھ کہنے آئے ہونگے ورنہ کہاں آپ کو میری یاد آتی۔"

وہ تلخی سے گویا ہوئی۔ سرفراز نے اس کی بات کو سرے سے ہی نظر انداز کرتے اپنی بات کی تمہید باندھی کیونکہ اس کی بابت ایک بات تو وہ اچھے سے سمجھ چکے تھے کہ وہ کوئی بہت ہی ناشکری عورت ہے جنہیں ہر چیز بڑھا کر چاہیے ہوتی ہے۔ جتنا مل جائے اس پہ خوش ہونا اسے نہیں آتا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں کوئی فضول بات کرنے نہیں آیا بس اتنا کہنے آیا ہوں کہ میرا بیٹا آج اتنے عرصے بعد لوٹ رہا ہے تو مہربانی" کر کے یا تو اس سے اچھا سلوک رواں رکھنا یا پھر اسے اپنی شکل ہی مت دکھانا۔"

وہ براہ راست اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔ صفورہ شر ربار نگاہوں سے اسے گھورتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیا آپ میرا بیٹا میرا بیٹا کرتے رہتے ہیں عاکف بھی آپ ہی کی اولاد ہے لیکن نہیں کبھی اس کیلیے تو آپ کے $ منہ سے پھول نہیں جڑے اتنے۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز سے بولی۔ اس کے ایک ایک لفظ سے اندازہ ہو رہا تھا کہ اسے سرفراز کی بات کس قدر لگی ہے۔

دیکھو صفورہ یہ لڑائی جھگڑے کا وقت نہیں ہے۔ میں نے کبھی ان دونوں میں فرق نہیں کیا۔ اگر مجھے شاہ زین" ہی عزیز ہوتا صرف تو عاکف کو کیوں آرمی میں بھیجتا میں اسے کبھی بھی شاہ زین کے پیچھے نہیں بھیجتا مگر نہیں میں نے ان دونوں میں کبھی فرق نہیں کیا تم ہی بس ایک سطحی سوچ کی مالک ہو جو تمہارا دل کرتا ہے وہ سوچتی ہو جو دل کرتا ہے کرتی ہو میری بلا سے تم بھاڑ میں جاؤ۔"

وہ غصے کی حالت میں ہانپتے ہوئے بولے۔ صفورہ نے ناگواری سے سر جھٹکا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تو میں بھی نہیں چاہتی تھی کہ عاکف آپ کی اس نام ونہار اولاد کے پیچھے چلے لیکن نہیں ایک میری اولاد کو بھی "صرف وہی نظر آتا ہے۔"

وہ جھنجھلا کر بولی۔ان کے لہجے میں شاہ زین کیلیے فقط ایک ہی جذبہ تھا فقط حقارت کا۔اس کی بات پہ سرفراز کے لبوں کی تراش پہ ایک تمسخرانہ مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"تم مانو یا نا مانو عاکف میں بھی کہی نہ کہی نگینہ کا عکس ہے۔وہ تم جیسا نہیں ہے وہ اپنے بھائی جیسا ہے۔"

اس کا ایک جملہ ایک لمحے میں صفورہ کو جلا کر راکھ کر گیا۔وہ غصے سے مٹھیاں بھینچتی اس کے نزدیک آئی۔

"ڈیڈ۔"

اس سے پہلے کہ وہ کوئی رد عمل ظاہر کرتی اپنے قریب سے آنے والی آواز پہ ان کے بڑھتے قدم بے ساختہ ٹھٹھکے تھے۔اس نے جوں ہی اپنی ترستی نگاہیں دروازے کی جانب گھمائی وہاں شاہ زین اپنی بھرپور مردانہ وجاہت سمیت کھڑا مسکراتے ہوئے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔اس کے چہرے پہ پھیلی مسکراہٹ کو دیکھتے ان کے لب خوبصورت مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔صفورہ بیگم نے عاکف کی تلاش میں نگاہیں گھمائی لیکن وہ کہی دکھائی نہیں دیا۔وہ ضبط سے گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"اوہ میرے شیر۔میجر شاہ زین ملک کیسے ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اسے سینے میں بھینچتے ہوئے اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے بولے تو وہ ان کے طرزِ مخاطب پہ ہولے سے ہنس دیا تھا۔

"آپ کا یہ میجر بلکل ٹھیک ہے۔ کیسا لگ رہا ہو ڈیڈ۔"

سرفراز اسے لیتے جوں ہی صوفے پہ بیٹھے وہ شریر لہجہ اپناتے ہوئے بولا۔ اس دوران اس نے صفورہ بیگم کو بلکل نظر انداز کیا تھا۔ وہ اس کی بے نیازی پہ کڑھ کر رہ گئی۔

آپ کو ہمیشہ سے ہی حسین ہے ماشاآللہ اپنی ماما کی طرح۔ خیر اگر عاکف بھی آتا تو زیادہ خوشی ہوتی اس کی کمی "ابھی بہت فیل ہو گی۔"

ان کی بات پہ صفورہ بیگم کا ماتھا ٹھنکا تھا مطلب عاکف آیا ہی نہیں تھا۔ وہ یہ سنتے لب بھینچ گئی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی شاہزین کی آواز پہ وہ خاموشی سے سامنے صوفے پہ جگہ سنبھال گئی۔

ڈیڈ میں نے بہت کوشش کی لیکن میس سے چھٹی نہیں مل سکی ورنہ آپ جانتے ہیں میں ضرور اسے ساتھ لے "کر آتا۔"

وہ چہرے پہ افسردگی طاری کرتے ہوئے بولا۔ سرفراز نے اس کی بات پہ سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔ وہ دونوں عاکف کے نا آنے پہ خاموشی اختیار کر گئے تھے۔ نا جانے کیوں سرفراز کو اپنی طنیعت آج کل ڈل ڈل لگنے لگی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ اپنی زندگی میں ہی ایک بار دونوں کو ایک ساتھ دیکھ لیتے ورنہ تو آنکھوں میں

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

حسرت ہی رہ جاتی۔اس سے پہلے کہ وہ مزید افسردہ ہوتے فضامیں دلکش قہقہہ گونجنے کی آواز پہ ان سب نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں عاکف کھڑا پیٹ پہ ہاتھ رکھے مسلسل ہنس رہا تھا۔اس کی حالت سے حظ اٹھاتا شاہ زین بھی مزید خود پہ ضبط نہ رکھ پایا تبھی قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔صفورہ بیگم تو بے چین دل سمیت اس کے نزدیک گئی اور بے تابی سے اس کا منہ چومنے لگی۔ممتا کے احساس سے ان کی آنکھیں بھیگ گئی تھی۔وہ کبھی اس کی آنکھیں چومتی کبھی گال کبھی ماتھا۔عاکف نے انہیں محبت سے سینے سے لگایا تھا۔اس منظر کو دیکھتے شاہ زین کا رنگ سرعت سے پھیکا پڑا تھا۔وہ خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔اس کی آنکھوں کی بجھتی جوت سرفراز نے بخوبی محسوس کی تھی۔ان کے دیکھنے پہ شاہ زین نے بمشکل مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی تھی۔

"ڈیڈ یونو یہ سب بھائی کی بدولت ممکن ہوا ہے ورنہ مجھے تو وہ میرے جانی دشمن کبھی نہ بھیجتے۔لیکن بھائی کی ریسورسز یہاں بھی کام آگئی۔"

وہ اب سرفراز کے گلے لگتے انہیں بتا رہا تھا۔انہوں نے مسکراتے ہوئے شاہ زین کی جانب دیکھا جو خشمگین نگاہوں سے عاکف کو گھور رہا تھا۔

"ڈیڈ ویسے ایسا ممکن ہے کہ میں وہاں سے آؤ اور اسے وہی چھوڑ آؤں۔میں وہاں تم سے جیسا مرضی رویہ برقرار رکھوں لیکن رہو گے تو تم میرے چھوٹے بھائی ہی نا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اب اپنا قہقہہ ضبط کرتے اس کے بال بگاڑتا ہوا بولا۔عاکف نے اس کی بات پہ منہ بنایا تھا۔صفورہ ان تینوں کو ایک نظر دیکھتی غصے سے وہاں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی کیونکہ انہیں صاف صاف یہ اپنی بے عزتی معلوم ہو رہی تھی کہ وہ یہاں اکیلی کھڑی ہے اور کوئی ان کی جانب متوجہ ہی نہیں تھا لیکن فلحال وہ یہ بات سمجھنے سے قاصر تھی کہ یہ دوریاں اور اختلاف بھی انہی کا پیدا کیا گیا ہے۔

ڈیڈ ایک بات تو میں آپکو بتانا بھول ہی گیا یہ جو ہمارے بھائی صاحب ہے نا یہ کسی لڑکی کو اپنا دل دے بیٹھے ہیں"

"اور میرا خیال ہے کہ اب ہمیں اس لڑکی کو بھائی کو دے دینا چاہیے اتنا انتظار نہیں کرانا چاہیے۔

اس کے معنی خیز بات شروع کرتے ہی شاہ زین نے اسے باقاعدہ آنکھیں دکھائی لیکن وہ بائیں آنکھ دباتے اپنی بات جادی رکھے ہوئے تھا۔سرفراز صاحب نے اس کی بات پہ حیرت سے شاہ زین کی جانب دیکھا جو آج خاموش بیٹھا سر کھجا رہا تھا۔انہیں حیرت ہوئی تھی کہ یہ ان کی وہی اولاد ہے جو لڑکیوں سے چڑ کھاتا تھا اور آج خود بھی اس سب میں پھنس چکا تھا۔وہ اس کی حالت کا سوچتے قہقہہ لگا اٹھے۔

"کیا یہ سچ بول رہا ہے زین۔"

ان کی آواز پہ شاہ زین نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔عاکف کا یاہووووو لاؤنج کی فضا میں گونجا۔شاہ زین نے اس کی گردن کو سختی سے جکڑتے دانت کچکچائے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تم اب مجھ سے بچو۔ پہنچو ذرا ڈیوٹی پہ ایسی سزا دوں گا نہ کہ دوبارہ ایسی کوئی حرکت کرنے سے پہلے ہزار بار سوچو گے۔"

وہ اس کی گردن پہ دباؤ بڑھاتا ہوا بولا۔ وہ اس کی پکڑ میں کراہ کر رہ گیا۔ تکلیف کی شدت سے آنکھیں باہر کو ابلی ہوئی تھی۔

چھوڑو میرے بیٹے کو چہرہ دیکھو اس کا کیسے سرخ پڑ رہا ہے اور تم کیسے جکڑ کر بیٹھے ہوا سے۔ کونسے بدلے اتار رہے ہو۔"

وہ سختی سے اس کا ہاتھ پیچھے جھٹکتی سرد مہری سے بولی۔ شاہ زین کی گرفت اس کی گردن پہ ڈھیلی پڑی تھی۔ چہرے پہ تکلیف کے اثار نمایاں ہوئے۔ مسکراتے لب سکڑ گئے۔

"لیکن میں صرف۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا صفورہ نے ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے ٹوک دیا۔

ماں بس کر دیں وہ صرف میرے ساتھ مزاق کر رہے تھے۔ خود تو آپ کے کسی سے اچھے تعلقات استوار ہیں" نہیں اور آپ میرے اتنے مخلص رشتوں کو بھی ختم کرنا چاہتی تھی یہ انہی کا ظرف ہے کہ آپ کے اس قدر برے برتاؤ کے بعد بھی وہ میری کسی چیز میں کمی واقع نہیں ہونے دیتے اور آپ ہیں کہ انہیں ہی باتیں سنا رہی ہیں۔"

عاکف بھی آج ان کی حرکتوں سے عاجز آتے ضبط کھوتے چیخ اٹھا۔ صفورہ بیگم نے صدمے کی کیفیت میں اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا۔ شاہ زین نے اس کا بازو غصے میں جکڑتے آنکھیں دکھائی تھی۔ اس دوران سرفراز کا چہرے پہ ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔

"تم ان کی بدولت میرے سے زبان لڑا رہے ہو۔"

ان کی خالی خالی آواز پہ عاکف نے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔

"میں تم سے مخاطب ہوں کہ تم ان لوگوں کی بدولت اپنی ماں سے زبان لڑا رہے ہو۔"

وہ اب اونچی آواز میں چلائی تھی۔ عاکف کا بھی ضبط کا دامن ہاتھ سے چھوٹا تھا۔

جی ہاں ماما میں ان کے لیے آج آپ کے سامنے کھڑا ہوں صرف آپ کی بدولت کیونکہ جو محبت اپنائیت مجھے "

"ان رشتوں میں ملی ہے وہ میں آپ میں بھی محسوس نہیں کر پایا ماما۔

وہ اذیت سے بولتے شرمندگی سے شاہ زین سے نگاہیں چراتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔ اس کے جاتے ہی صفورہ بیگم نے اپنی پیشانی مسلتے تنفر بھری نگاہوں سے شاہ زین کو دیکھا۔

کر لی تم نے اپنی منمانی۔ چھین لیا نہ میری اولاد کو مجھ سے۔ میں بھی تمہارے پاس کچھ نہیں رہنے دوں گی "

"میری بات یاد رکھنا۔

وہ اس کو سختی سے باور کراتے غصے سے تن فن کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ شاہ زین نے اذیت سے آنکھیں میچی تھی۔ معاً اس کی نگاہ سرفراز پہ پڑی جو خاموش بیٹھے خالی خالی نگاہوں سے زمین کو تک رہے تھے۔ وہ عجلت میں ان کے پاس بیٹھا۔ سرفراز نے اپنے کپکپاتے ہاتھ اس کے سامنے جوڑے تھے۔

مجھے معاف کر دو تمہارا باپ بہت برا ہے۔ اپنے کسی بھی رشتے میں انصاف نہیں کر پایا۔ تمہاری ماں کو اتنے" چاہوں سے اس گھر میں لایا اسے دنیا بھر کی خوشیاں دیکھانا چاہتا تھا لیکن دنیا بھر کی اذیتیں اس کی قسمت میں لکھ دی۔ وہ صابر عورت صبر کرتے کرتے اس دنیا سے چلی گئی میں اسے کچھ نہیں دے سکا۔ اس عورت کو پہلے اپنی بیوی کے سر پہ لا کر بٹھایا اور تمہارا بچپن سب کچھ تباہ و برباد کر دیا۔ میں بہت برا باپ ہوں بہت برا۔ مجھے معاف "کر دینا پلیز۔ اپنے دل میں میرے لیے کوئی بدگمانی مت لانا پلیز۔

وہ زندگی میں پہلی بار اپنی اولاد کے سامنے جھکتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیے تھے۔ شاہ زین پہلے تو ان کی بات پہ ساکت سا رہ گیا معاً ان کی حالت کے پیشِ نظر انہیں اپنے ساتھ لگاتے کمرے کی جانب چل دیا۔

آپ نے آج یہ بات کر لی ہے لیکن آئندہ مت کہیے گا کہ آپ نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ مجھے اتنا اچھا باپ ملا جس" "نے اپنا آپ ختم کر لیا لیکن مجھے مکمل کر دیا پھر بھی آپ کہ رہے ہیں کہ آپ نے کچھ نہیں کیا۔

وہ ان کے ماتھے پہ لب رکھتا ہوا بولا۔ ان کا چہرہ دیکھتے شاہ زین کا دل ہولانے لگا جو برسوں کا بیمار دکھ رہا تھا۔ ڈھونڈنے سے بھی ان کے چہرے پہ کوئی رونق نہیں تھی بس خاموشی اور خالی پن تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اچھا مجھے یہ بتاؤ کہ وہ لڑکی کون ہے کہاں رہتی ہے مجھے بتاؤ میں اپنے بیٹے کے سر پہ سہرہ سجاؤں گا۔"

وہ مشفقانہ انداز میں بولے۔شاہ زین نے مسکرا کر ان کی جانب دیکھا جو تجسس بھری نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

ڈیڈ وہ اسلام آباد میں رہتی ہے اور مجھ سے چھوٹی ہے۔بہت باتونی ہے۔بس ہر وقت بولتی ہی رہتی ہے۔کرنل "افتخار کی سب سے چھوٹی بیٹی ہے۔اس کا نام عائشہ ہے۔"

اس نے مسکراتے لہجے میں جواب دیا۔عائشہ کا ذکر کرتے اس کے لہجے میں ایک چاشنی سی گھل گئی تھی جو انہوں نے بخوبی محسوس کی تھی۔انہوں نے دل ہی دل میں اس کی خوشیوں کی دعا کی تھی۔

تو اس میں تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے میں کل ہی افتخار (کرنل) سے بات کرتا ہوں۔میرا تو یار ہے جلدی سے "رخصت کر دے گا اپنی بیٹی کو میری جان کیلیے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولے تو شاہ زین نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا۔اس کے بعد وہ دونوں دوسری باتوں میں مصروف ہو گئے۔

اگلے دن ہی سرفراز نے اپنے کہے کے مطابق افتخار سے بات کی تو انہوں نے بھی اس رشتے سے دلی رضامندی ظاہر کی تھی۔وہ شاہ زین سے بخوبی واقف تھے۔اس کی کارکردگی ان کی نگاہوں کے سامنے تھی اس قدر قابل افسر انہیں یہ رشتہ نہایت ہی مناسب لگا تھا۔اسی طرح دونوں فیملیز کے ملتے ہی آناً فاناً رشتہ طے ہوا تھا۔شاہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

زین کے کہے کے مطابق وہ صرف ہی نکاح سادگی سے چاہتا تھا۔اس کی بات پہ عائشہ نے منہ بناتے اختلاف بھی بہت کیا تھا کہ ایک ایک ہی شادی ہوتی ہے وہ بھی دھوم دھام سے نہ ہو تو فائدہ اس کے مطابق شاہ زین ایک سڑا ہوا اکڑو انسان تھا جس کو اپنی شادی کی تقریب میں ہی دلچسپی نہیں تھی۔وہ فلحال شاہ زین کی اپنے لیے پسندیدگی سے ناواقف تھی۔صفورہ بیگم کو جب اس نکاح کے بارے میں علم ہوا تو انہوں نے دل ہی دل میں کچھ سوچتے ناگواری سے سر جھٹکا تھا البتہ عاکف اس رشتے سے بہت خوش دکھائی دے رہا تھا۔

تقریباً دو ہفتوں کے انتظار کے بعد وہ دن بھی آ پہنچا تھا جس کا شاہ زین کو بے صبری سے انتظار تھا۔نکاح نامے پہ دستخط ہوتے ہی اس نے نا جانے کتنی بار اس پاک ذات کا شکر ادا کیا تھا۔وہ لڑکی جسے اس نے چاہا تھا وہ اس کی زندگی میں شامل ہونے جا رہی تھی ہمسفر کی صورت میں اس سے زیادہ اسے کیا چاہیے تھا۔

"ایک بات میری ہمیشہ یاد رکھنا کبھی بھی اپنی زندگی کو کسی غلط فیصلے کی نذر مت کرنا۔ایک لڑکی اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر صرف تمہارے لیے یہاں آتی ہے اسے زمانے بھر کی خوشیاں دینا تمہارا اولین فرض اور ترجیح ہونی چاہیے۔اپنے باپ جیسا مت بننا تم ایک اچھے شوہر ہونے کی نئی مثال قائم کرنا۔"

یہ وہ الفاظ تھے جو سرفراز نے نکاح ہونے کے فوراً بعد اس سے کہے تھے اور اس نے ان الفاظ کو اپنے دل میں درج کر لیے تھے۔

وہ جوں ہی کمرے کا دروازہ ہلکے سے واں کرتے اندر داخل ہوا تو وہ غصے کے عالم میں دائیں بائیں چکر کاٹ رہی تھی اور وہ جانتا تھا کہ یہ سب ایمر جنسی رخصتی کی بدولت ہی ہوا ہے۔ وہ اپنا دل مضبوط کرتے اس کے نزدیک ہوا اور گلہ کھنکھارتے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔ وہ جو نا جانے کتنے وقت سے اسی کے درشن کرنے کے انتظار میں تھی اس کے گلہ کھنکھارتے ہی سرعت سے اس کی جانب پلٹی اور خونخوار تیور لیے اس کی جانب دیکھا۔

"السلام و علیکم۔"

شاہ زین نے اس کے تیور دیکھتے دھیمے سے سلام کیا۔

السلام و علیکم گیا بھاڑ میں پہلے مجھے یہ بتائیں کہ یہ کیا حرکت تھی۔ پہلے میری شادی جو گرینڈ کرنے کا شوق تھا وہ" ختم کروا دی اس کی جگہ یہ سادہ سا نکاح اس کے بعد رخصتی میری پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ہونی تھی وہ بھی ختم کر دی اور رخصتی آج کر لی۔ یہ کیا بات ہوئی مجھے ابھی آپ جیسے کھڑوس کے پاس نہیں آنا تھا مجھے ابھی پڑھنا "تھا۔ میرے خوابوں کو ملیا میٹ کر دیا ہے آپ نے۔

وہ بغیر سٹاپ لگائے مسلسل بول رہی تھی جبکہ شاہ زین مسکراتی نگاہوں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا جو پور پور اس کے لیے سجائی گئی تھی۔ ناک میں پہنی نتھ اس کے بولنے کی بدولت جب لبوں کو چھوتی ایک لمحے کیلیے اس کا ایمان ڈگمگا جاتا۔ وہ تک ٹک لو دیتی نگاہوں سے اس کے نین نقش دیکھ رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کہاں کھو گئے ملک صاحب کہیں میری خوبصورتی کے آگے ڈگمگا تو نہیں گئے۔"

وہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھتے شاکی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔اس کی بات پہ شاہ زین کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔عائشہ نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچا تھا۔

"آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔"

وہ اسے مسلسل ہنستا پا کر تنک کر بولی۔شاہ زین نے ایک ہی جست میں فاصلہ مٹاتے اسے اپنی جانب کھینچا۔

جب اس ذات نے آپ جیسی من موجی اور من موہنی صورت میرے نصیب میں لکھ دی ہے تو مسکرانا تو مجھ "

"پہ واجب ہے نا۔

وہ اس کی پیشانی کو ہولے سے لبوں سے چھوتا ہوا گھمبیر لہجے میں بولا۔عائشہ کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ پلکوں کی جھالر اٹھاتے اس کی جانب دیکھا جو پر شوق نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔وہ گڑبڑا کر اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔شاہ زین نے اس کے گالوں کو اپنے لبوں سے چھوا تو وہ خود میں سمٹ کر رہ گئی۔

"میری ذات بہت تنہا ہے۔بے رنگ ہے میں اس میں رنگ بھرنا چاہتا ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے کان کی لو کو ہولے سے چھوتے مدھم سی سرگوشی کرنے والے انداز میں گویا ہوا۔ اس کے لہجے میں ایک خالی پن سا تھا۔ عائشہ کے دل کی دھڑکن بے ساختہ رکی۔ اس نے اس کی پل پل بڑھتی جسارتوں پہ سرخ چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"لائیں دیں مجھے رنگ بھروں۔"

وہ ان گزرے فسوں خیز لمحات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولی۔ شاہ زین نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا اور ایک نظر اس کی پھیلی ہوئی شفاف ہتھیلی کو۔

"کیا دوں۔"

وہ ہونق پن سے گویا ہوا اور اس کی ہتھیلی پہ اپنا لمس چھوڑا۔ اس کا پور پور سنسنا اٹھا۔

"کلرنگ کٹ۔ میری ٹیچر کہتی تھی کہ میں رنگ بہت اچھے بھرتی ہوں۔"

وہ آنکھیں جھپکاتے بھولپن سے بولی۔ شاہ زین اس کی بات پہ ایک بار پھر ضبط کے باوجود قہقہہ لگا اٹھا۔ عائشہ نے مدھم سا مسکراتے چہرہ جھکایا تھا اور دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری تھی کیونکہ وہ ہنستے ہوئے بے تحاشہ پیارا لگ رہا تھا۔

"لیکن مجھے تو یہ رنگ برنگی تتلی چاہیے جو اپنے پروں میں مجھے سمیٹ لے جو صرف میری بن کر رہیں جو اپنے ان خوبصورت رنگوں میں مجھے رنگ دے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کی گال سے ناک سہلاتا ہوا بوجھل لہجے میں بولا۔اس کا انداز بھی بہکا بہکا تھا۔عائشہ نے اس کی گرم سانسوں کی تپش اپنی گردن پہ محسوس کرتے آنکھوں کو سختی سے میچ کر کھولا۔شاہ زین اس کی حالت سے حظ اٹھاتے مدھم سا ہنس دیا۔یہ لڑکی پل پل اپنے بدلتے رنگوں سے اسے دیوانا کر رہی تھی۔

"آپ اتنا فرینک کیسے ہیں پہلے مجھے یہ بتائیں کیونکہ میرا نہیں خیال کہ ہم پہلے کبھی ملے ہو۔"

وہ اپنے دل کی بات زبان پہ لے ہی آئی۔شاہ زین نے سمجھنے والے انداز میں ٹھوڑی کھجائی اور قدم پیچھے کی جانب بڑھانے لگا۔عائشہ نے سہم کر اس کی جانب دیکھا اور اپنے قدم بھی پیچھے لینے لگی معاً اپنی پشت دیوار سے لگتے دیکھ وہ سانس روک گئی۔

"میں تو پہلے مل چکا ہوں آپ سے۔آپ شاید جان کر بھی انجان بن رہی ہیں محترمہ۔"

اس نے اس کا ڈوپٹہ درست کرتے اس پہ انکشاف کیا۔وہ اس کی بات پہ بھونچکارہ گئی۔اس نے اپنے دماغ پہ زور ڈالا لیکن چاہنے کے باوجود بھی کچھ ذہن میں نہیں آیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ویسے اتنی زبردست اداکاری کہاں سے سیکھی ڈارلنگ۔"

وہ اس کی آنکھوں کو چھوتا مدھم لہجے میں بولا اور اس کے دونوں اطراف میں دیوار پہ ہاتھ جماتے اس کے نزدیک ہوتے معمولی سا فاصلہ بھی سمیٹ گیا۔

"اتنی جلدی ڈر گئی محترمہ ہوا پھس ہو گئی کیا۔ چلو بتاؤ ہم کہاں ملیں تھے اس سے پہلے۔"

وہ اس کا مذاق اڑانے والے انداز میں بولا تا کہ وہ چڑ جائے اور ہوا بھی کچھ یوں ہی وہ اس کی توقع کے عین مطابق چڑ بھی گئی تبھی کسمسا کر خود کو اس کے حصار سے چھڑوانے لگی۔ شاہ زین نے اپنی گرفت اس کی کمر کے گرد مزید مضبوط کر دی۔

آپ سے ڈرتی ورتی نہیں میں۔ بس ترس کھا رہی تھی آپ پہ اور ہم میس میں پارٹی پہ ملیں تھے لیکن آپ کیسے " جان گئے کہ میں ڈرامہ کر رہی۔"

وہ اس کی بات کو ہوا میں اڑاتے منہ بناتے ہوئے آخر میں ناسمجھی سے بولی۔ شاہ زین نے داد دیتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کا ہولے ہولے لرزتا سراپا اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ترس ہی کھالو محترمہ مجھ پہ مجھے وہ بھی منظور ہے لیکن بس اپنا آپ مجھے سونپ کر میرے دل میں اٹھتے طوفان کو دبادو جو مچل مچل کر تمہیں اپنا بنانے کی گزارش کر بیٹھا تھا اور اب جب تم میری نگاہوں کے عین سامنے میرے کمرے میں موجود ہو تو میں کیسے اپنی نگاہوں کو بھٹکنے سے باز رکھ سکتا ہوں۔ اسی لیے تم ترس کھالو پوری طرح مجھ پہ مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔"

وہ اس کی گردن میں چہرہ چھپاتے خمار آلود لہجے میں بولا۔ عائشہ نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچا تھا مگر اس کی ترس والی بات پہ تڑپ کر اس کی جانب دیکھا۔

"اللہ نہ کرے کبھی ایسا ہو کہ میں آپ پہ ترس کھاؤں آپ تو میرے مجازی خدا ہے۔ میں تو بس ایسے ہی ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی لیکن جب سامنے کھڑا شوہر آپ کے جیسا حسین ہو تو پھر ساری ناراضگی ہوا ہو جاتی ہے جیسے میری ہو گئی تھی۔ مجھے آپ کے سکون کیلیے اتارا گیا ہے تو میں آپ کو سکون فراہم کرنے کا ذریعہ بنوں گی یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔"

وہ شریر لہجے میں بولتی آخر میں شرماتے اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔ شاہ زین نے تشکر سے آسمان کی جانب دیکھتے اس کے بالوں پہ ہولے سے لب رکھے تھے۔ عائشہ اس کے حصار میں خود کو پر سکون محسوس کرتے آسودگی سے آنکھیں موند گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اگلے دن سب ناشتے کی ٹیبل پہ خاموشی سے ناشتہ کرنے میں مصروف تھے معاًشاہ زین کو سرفراز کی کمی شدت سے محسوس ہوئی اس نے ان کی تلاش میں نگاہیں گھمائی لیکن وہ کہی دکھائی نہیں دیے۔صفورہ خاموشی سے ناشتہ کرنے کے دوران موبائل استعمال کرنے میں مصروف تھی۔عائشہ انہیں ایک نظر دیکھتی ناک منہ چڑھاگئی۔عاکف نے اسے آنکھیں دکھائی تو وہ بے نیازی سے سر جھٹک گئی۔

"عاکف ڈیڈ کہاں ہے۔"

اس نے براہ راست عاکف کو مخاطب کیا۔

"بھائی میں گیا تھا ان کے پاس ان کی بدولت کچھ ٹھیک نہیں تھی سو رہے تھے تبھی واپس لوٹ آیا۔"

اس نے تفصیل سے جواب دیا۔شاہ زین خاموشی سے اثبات میں سر ہلاتے کرسی کھینچتے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں دیکھتا ہوں ڈیڈ کو۔"

اس سے پہلے کہ وہ ان کے کمرے میں جاتا اپنے مضبوط ہاتھ پہ کسی کی نرم نرم گرفت محسوس کرتے اس نے چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں عائشہ اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بھی ایک نگاہ صفورہ پہ ڈالتے اٹھ کھڑی ہوئی۔اس نے محسوس کیا تھا کہ وہ جب سے یہاں آکر بیٹھی تھی اس وقت سے انہوں نے ایک تو ٹھیک طرح سے سے مخاطب نہیں کیا تھا اور دوسرا ان کی نگاہیں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اسے۔شاہ زین نے اس کے نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا اور مسکراتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لیتا سرفراز کے کمرے کی جانب چل دیا۔عائشہ نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا جو اس کی بات بنا کہے ہی جان گیا تھا۔کمرے میں قدم رکھتے ہی شاہ زین کو کسی غیر معمولی پن کا احساس ہوا۔اس نے سرعت سے سوئچ بورڈ سے لائٹ جلاتے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے جہاں وہ چت لیٹے سو رہے تھے۔

"ڈیڈ۔"

شاہ زین نے انہیں پکارا لیکن جواب میں وہ خاموش رہے۔اس نے بے ساختہ ان کا بازو ہلایا لیکن وہ بے جان سا ہوتے بائیں جانب لڑھک گیا۔شاہ زین کا دل ایک لمحے کو سکڑ کر پھیلا۔اس نے خالی خالی نگاہوں سے عائشہ کی جانب دیکھا جو اس کے شانے پہ ہاتھ رکھے تفکر سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"ڈیڈ اٹھیں آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔"

وہ انہیں مسلسل ہلاتے بول رہا تھا جیسے وہ ابھی اٹھتے اسے سینے سے لگائیں گے۔

"ڈیڈ مت کریں ایسا مذاق پلیز۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کی نبض ٹٹولتے بھرائے لہجے میں گویا ہوا لیکن دوسری جانب سے صرف خاموشی تھی جامد خاموشی۔ اس کا رنگ پیلا پڑتے جسم ٹھنڈا یخ ہو رہا تھا۔ اس نے جوں ہی ان کی نبض چیک کی جو بلکل خاموش تھی وہ بے دم سا ہوتے گھٹنوں کے بل ان کے پاس بیٹھا تھا۔

"عاشی یہ دیکھو یہ جاگ نہیں رہے۔ یہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔"

اس اچانک صورتِحال پہ وہ بھی بوکھلا گئی تھی تبھی روتے روتے اس کے گال پہ بہنے والے آنسو پونچھنے لگی۔ شاہ زین نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔ وہ ان کے بیڈ کے قریب بیٹھتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ اس سے پہلے کہ عائشہ اس کے قریب بیٹھتے اسے سنبھالتی اس کا ڈوپٹہ لگنے کی بدولت ایک کاغذ سائیڈ ٹیبل سے کارپیٹ پہ گرا تھا۔ اس نے سسکی بھرتے کاغذ نجانے کیا سوچتے کھولا لیکن اسے پڑھتے اس پہ لکھی تحریر اس کا دل زخموں سے بھر گئی تھی۔

"میں جانتا ہوں کہ اب میرے بیٹے کی زندگی میں اس کی زندگی آگئی ہے۔ بس میں اس سے ایک ہی التجا کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بیٹے کا بہت سارا خیال کرنا۔ اسے زمانے بھر کی خوشیاں دینا وہ شروع سے ہی بہت تنہا رہا ہے۔ وہ کسی کو کچھ نہیں کہتا لیکن میں باپ ہوں نا اس کے دل پہ رقم تحریر اس کی آنکھوں کے ذریعے پڑھ لیتا تھا۔ کل سے عجیب سی گھٹن تھی وجود میں لیکن میں نے اسے نہیں بتایا میں نہیں چاہتا تھا کہ اسے میرے بارے میں علم ہوتا اور اس کی زندگی کا سب سے بڑا دن خراب ہو جاتا۔ اب میں سکون سے جا سکتا ہوں کیونکہ میری بیٹی ہے میرے بیٹے کا خیال کرنے کیلیے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ایک بدنصیب باپ۔

وہ تحریر پڑھتے اس کاغذ کو مٹھی میں بھینچتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔اس کی آواز پہ شاہ زین نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔عائشہ گھٹنوں کے بل چلتی اس کے نزدیک آئی اور اسے اپنے سینے میں بھینچ گئی تھی۔وہ بھی ضبط کھوتے مزید بری طرح رو دیا تھا۔اتنی دیر میں ان کی چیخیں سنتے صفورہ اور عاکف بھی اندر آچکے تھے۔اندر کی صورتِحال دیکھتے وہ دونوں بھی ایک لمحے کو کنگ رہ گئے۔عاکف تو انہیں جھنجھوڑتے اٹھا رہا تھا اس کے برعکس صفورہ بیگم کی اگ برساتی نگاہیں عائشہ پہ جمی تھی۔

"آگئی ناگن ڈس لیا میرے شوہر کو منحوس نے۔ختم کر دیا سب کچھ اس نے۔"

اس سے پہلے کہ وہ عائشہ پہ جھپٹا مارتی شاہ زین نے ایک ہی جست میں انہیں پیچھے کی جانب دھکیلا تھا۔وہ بری طرح لڑکھڑائی تھی۔

بس مزید ایک لفظ بھی اپنی زبان سے نکالا نہ تو یہ جو لحاظ اتنے برس کا میں رکھ کر بیٹھا ہوں نا چکنا چور ہو جائے گا۔یہ نہیں ہے ذمہ دار ڈیڈ کے جانے کی بلکہ آپ ہیں۔آپ ہیں ناگن جس نے پہلے میری ماں کو ڈسا پھر میرے باپ کو اور اب میری بیوی پہ پھن پھیلائے بیٹھی ہیں۔سب کی باری میں خاموشی اختیار کر کے بیٹھ گیا لیکن اب اپنے سے جڑے اس واحد رشتے سے دست بردار میں کسی صورت نہیں ہونگا میری بات یاد رکھیے گا صفورہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بیگم۔ آج آپ کی بے حسیوں نے ہم سب کو اس مقام پہ لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ صرف آپ کی بدولت۔ میری بیوی پہ اٹھنے والی ہر بری نگاہ والے کی میں آنکھیں نوچ لوں گا سمجھی۔"

وہ ان کی جانب انگلی اٹھاتے پتھریلے لہجے میں بولا۔ آنکھیں حد درجہ سرخ پڑ رہی تھی۔ عائشہ نے کانپتے ہوئے اس کا مضبوط بازو جکڑا۔ شاہ زین نے اس کے گرد حصار قائم کیا اور ایک نم نگاہ سرفراز پہ ڈالی جو اپنی زندگی کا مقصد پورا کرتے جا چکے تھے۔ عاکف بھی آج خاموش تھا بلکل ساکت کیونکہ شاہ زین کی ایک ایک بات بجا تھی۔

اس نے جوں ہی نیم واں کمرے میں قدم رکھا۔ کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ ایک نظر بیڈ پہ بیٹھے وجود کو دیکھتے اندر داخل ہوئی اور دروازہ بند کرتے بیڈ کے قریب آتے ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے اسے دیکھے گئی جو بیڈ پہ نیم دراز آنکھوں پہ بازو رکھے بیٹھا تھا۔ اس نے خاموشی سے اس کے نزدیک ہی جگہ سنبھالی۔

زین۔

اس نے ہولے سے اس کا شانہ ہلایا لیکن وہ ہنوز ویسے ہی پڑا رہا۔ عائشہ نے ترحم بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ آنکھوں میں آنسو نے ڈیرہ جمایا تھا لیکن وہ ہمت متجمع کرتے اپنے آنسوؤں پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے رہی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

زین پلیز یہ کھانا کھالیں۔ آپ نے پرسوں رات سے ٹھیک سے کچھ نہیں کھایا۔

وہ اس کے چہرے سے بازو ہٹاتی منت کرنے والے انداز میں گویا ہوئی۔ شاہ زین نے اس کی حرکت پہ چونک کر اس کی جانب دیکھا اور خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔ اس کے برعکس عائشہ اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔

شاہ زین۔

اس کی بھرائی آواز پہ شاہ زین نے تڑپ کر اس کی جانب دیکھا جو ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا۔

اس نے بھاری لہجے میں اسے مخاطب کیا۔

پلیز خود کو سنبھالیں۔ کیوں اپنی طبیعت پہ کومپرومائز کر رہے ہیں۔ میں یہاں کس کیلیے لائی گئی ہوں زین۔ آپ اب مجھ پہ بھی دھیان نہیں دے رہے۔

اب وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتے بول رہی تھی۔ شاہ زین نے نرمی سے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے کسی خدشے کے تحت پوچھا۔اس دن کے بعد سے صفورہ نے کسی متعلق کوئی بات نہیں کی تھی مگر عائشہ نے جیسے پورے گھر کو سنبھالا تھا جو سراسر قابلِ تعریف تھا۔سرفراز کے جانے کے غم سے تو گویا سب نچڑ کر رہ گئے تھے۔سب نے خود کو کمرے کی حد تک محدود کر لیا تھا۔شاہ زین نے مسکراتے ہوئے اسکی جانب دیکھا اور اس کی پیشانی کو ہولے سے چھوا تھا۔

کل امی آئی تھی تو ان کے ساتھ گئی کیوں نہیں۔میں نے کہا تھا نہ کہ چلی جانا۔یہاں کا ماحول ایسا رہے گا مجھے بلکل بھی اچھا نہیں لگے گا ایسے عاشی۔

اس نے عائشہ کے بال سنوارتے استفسار کیا جواباً اس نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

آپ کو میں ایسی لگتی ہوں کہ یہاں آپ تکلیف میں ہیں اور میں منہ اٹھا کر اپنے گھر چلی جاؤں۔

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔شاہ زین نا چاہتے ہوئے بھی دھیما سا مسکرایا تھا۔

یہ تکلیف اب کی تھوڑی ہے برسوں کی ہے گزارا ہو ہی رہا تھا نا اب بھی ہو جائے گا اس میں کیا مسئلہ ہے۔

وہ اس کا گال سہلاتے ہوئے درد بھرے لہجے میں بولا۔عائشہ اس کی حالت کے پیشِ نظر اس کے سینے سے جا لگی۔شاہ زین نے ایک نظر اپنے سینے سے لگی شریکِ حیات کو دیکھا اور اسے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

میں ہوں نا آپ کا درد تکلیف بانٹنے کی خاطر تو کیوں خود کو اکیلا گردان رہے ہیں آپ۔میں آج بھی آپ کے پاس ہوں اور ہمیشہ آپ کے پاس ہی رہوں گی زین۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی اپنائیت بھرے لہجے میں بولی۔ زین نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

سب یہی کہتے ہیں لیکن عمل کوئی نہیں کرتا دیکھا نہیں ڈیڈ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ اور یہاں مجھے اکیلا کر گئے۔ انہوں نے ایک بار بھی نہیں سوچا کہ میں ان کے بغیر کیسے رہوں گا بہت ہی قیمتی سرمایہ تھا میرا وہ۔

وہ اس کی گود میں سر رکھتے ہوئے بولا۔ عائشہ نے ہولے سے اس کے بال سہلائے تھے لیکن اس کی بات پہ اسے خفگی سے گھورنا نہ بھولی۔

آپ نے ابھی تک اس بات کو سمجھا ہی نہیں زین وہ آپ کو اکیلا کر کے نہیں گئے بلکہ آپ کو میرے سے باندھ کر گئے ہیں۔ آپ کو مجھے سونپ کر گئے ہیں میں کیسے اس چیز سے دستبردار ہو سکتی ہوں۔

شاہ زین اس کی بات پہ کئی لمحے تو یک ٹک اسے دیکھتا رہا جو اسے پہلی نظر میں کس قدر لاابالی سی لگی تھی لیکن وہ اس قدر سمجھداری کا مظاہرہ کرے گی یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

عاشی ہم اپنے بچوں کو بہت سارا پیار دیں گے ہم ان سے ایک ایک لمحہ بانٹیں گے۔ ہم کھل کر ان لمحات کو جیئے گے۔ تم ایک بہت اچھی ماں بن کر انہیں پالنا اور میں اپنے بیٹے کو تو لازماً اس وطن کے سپرد کروں گا تاکہ اسے اس ملک سے محبت کا اندازہ ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ حسرت بھرے لہجے میں بولتے ایک لمحے کو اسے بھی ساکت کر گیا۔اس نے بھیگی نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھا جس کا ایک ایک لفظ اس کے احساسات کی ترجمانی کر رہا تھا کہ وہ گزرے دنوں میں کس قدر تنہا تھا۔وہ بے ساختہ جھکی تھی اور اس کی بھیگی آنکھوں کو چوم گئی۔

انشاآللہ ہم سب کچھ ایک ساتھ کریں گے انہیں کسی کی بھی شفقت سے محروم نہیں ہونے دیں گے۔

وہ پریقین لہجے میں بولتے اس کے لبوں پہ ایک مسکراہٹ دوڑا گئی تھی۔عائشہ کی صورت دیکھتے کئی آنسو شاہ زین کی آنکھ سے نکلتے گال پہ بہہ گئے۔

دن اسی طرح سبق رفتاری سے گزر رہے تھے۔صفورہ بیگم اپنے کام سے کام رکھنا پسند کرتی تھی۔عاکف اور شاہ زین یونٹ سے ایمرجنسی بلاوے کی صورت میں واپس جا چکے تھے۔اب ان کو گئے بھی سات ماہ کا عرصہ بیت چکا تھا۔اس کے جانے سے قبل ہی ان دونوں کو ماں باپ بننے کی خوشخبری ملی تھی۔شاہ زین تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر عائشہ کے گھٹنوں سے لگ کر بیٹھ جائے۔عاکف کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔گھر کا پہلا پہلا بچہ تھا تبھی سب نے اسے ہاتھوں کا چھالہ بنایا ہوا تھا ماسوائے صفورہ کے۔وہ اج بھی اس سے اتنی ہی نفرت کرتی تھی جیسے پہلے دن کرتی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ کہی نہ جاؤ میں اس احساسات کو محسوس کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ وطن کی محبت میرے لیے سب سے اوپر ہے اسی لیے جانا پڑ رہا ہے۔

وہ اسے اپنے حصار میں لیے محبت بھرے لہجے میں بولا۔عایشہ کے چہرے پہ گلال سا بکھرا۔اس نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا۔

جلدی کریں عاکف تیار کھڑا ہو گا۔

وہ اس کا بیگ بند کرتے تحکم بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔شاہ زین نے بھنویں اچکاتے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ رونق ہی الگ تھی۔یہ سب کچھ اسی کی محبت کی بدولت تھا کہ وہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نکھرتی چلی جا رہی تھی۔

میں تمہیں ساتھ لے جاتا لیکن اس کنڈیشن میں سفر ممکن نہیں ہے۔ویسے بھی تمہاری ماما آجائیں گی میرے جانے کے بعد تو اپنا اور ہمارے بچے کا پورا پورا خیال رکھنا۔اچھی سے اچھی ڈائیٹ لینا تاکہ وہ شروع سے ہی صحت مند ہو۔کبھی بھی کسی بھی وقت کسی بھی قسم کی پریشانی ہو تو بلا جھجک مجھے فون کرنا اگر تو میں ڈیوٹی پہ نہ ہوا تو ضرور فون اٹھاؤں گا۔

وہ اس کا گال سہلاتے اپنائیت بھرے لہجے میں بول رہا تھا جبکہ وہ مسکراتے ہوئے بنا پلک جھپکائے اس کی روز والی باتیں سن رہی تھی۔اس کے جانے کی خبر سے دل تو بہت اداس تھا لیکن وہ خود کو مضبوط کر گئی تھی تبھی لبوں

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کے ساتھ ساتھ آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی۔چند گھنٹے بعد ہی وہ اس سے ملتے وہاں سے چلا گیا تھا۔عائشہ کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

بھابھی۔

معاًعاکف کی آواز پہ اس نے چونک کر کھڑکی سے نگاہیں ہٹاتے اس کی جانب دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹنے والی ہو گئی جبکہ ہاتھ بے یقینی کی کیفیت میں لبوں پہ آن ٹھہرے۔اس کی غیر متوقع آمد پہ عائشہ کا دل خوش گمانیوں میں گھرنے لگا تھا۔

عاکف تم کب آئے اور کیسے۔کیا شاہ زین بھی آئے ہیں۔

اس نے اپنے بھرے بھرے وجود پہ ڈوپٹہ اچھے سے لپیٹتے بے چینی سے اتنے سارے سوالات کر ڈالے تو عاکف اس کی حالت کے پیشِ نظر نفی میں سر ہلا گیا۔عائشہ کا سارا جوش جھاگ کی مانند بیٹھ گیا جبکہ وہ اس کی آمد پہ نم نگاہوں سمیت ہنس دی تھی۔البتہ صفورہ ابھی عاکف کی آمد سے پوری طرح بے خبر تھی۔اگر انہیں اندازہ ہوتا کہ عاکف ان سے ملے بغیر ہی عائشہ سے ملنے کی خاطر چلا گیا ہے تو وہ قیامت برپا کر دیتی۔

یہ دیکھیں بھائی نے آپ کیلیے کیا بھیجا ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بیڈ پہ رکھے بیگ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔عائشہ کی آنکھیں اس کی بات پہ چمک اٹھی تھی۔اب وہ بیڈ پہ بیٹھتے عاکف کے ساتھ وہ سارا سامان دیکھنے میں مصروف تھی جو اس نے نہایت ہی محبت سے اپنے آنے والے بچے کیلیے خریدا تھا۔

آپ کو معلوم ہے بھابھی اتنی ٹف روٹین میں بھی بھائی جب موقع ملتا تھا وہاں سے شاپنگ کرنے نکل پڑتے تھے۔بھائی بے تحاشہ خوش ہیں اور وہ یہ بھی کہہ رہے تھے کہ جیسے بھی وہ فری ہوئے وہ انشاآللہ جلد ہی آپ سے ملنے آئیں گے۔

وہ سنجیدگی سے اسے اطلاع دے رہا تھا اور عائشہ بھیگی مسکراہٹ سمیت اسے سننے کا فریضہ سرانجام دے رہی تھی۔کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد وہ صفورہ سے ملنے کی خاطر کمرے سے نکل گیا جبکہ وہ اس کی بھیجی گئی ایک ایک چیز کو چھوکر محسوس کررہی تھی جیسے اس میں اس نے اپنا احساس بھیجا ہو۔

مل گیا تمہیں خیال اپنی ماں سے ملنے گا یا بس اس فاحشہ کے پلو سے بندھے آئے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

صفورہ اسے زینے اترتا دیکھ نہایت ہی ناگواری سے چیخ کر بولی۔عاکف نے ان کی بات پہ تڑپ کر ان کی جانب دیکھا جن کی زبان ابھی بھی عائشہ کیلیے زہر ہی اگل رہی تھی۔

ماما پلیز الفاظ کا چناؤ درست کریں اور مجھے کوئی انتہائی قدم اٹھانے پہ مجبور مت کریں۔

وہ سختی سے انہیں ٹوک اٹھا جبکہ اس کے تعاقب میں ہی زینے اترتی عائشہ کا رنگ فاحشہ لفظ پہ سرعت سے پھیکا پڑا تھا۔عاکف اس کی بدلتی رنگت دیکھ گھبرا گیا۔

تو اور کیا کہوں اور تم اپنی ماں کو کیوں دھمکیاں دے رہے ہو۔میری اولاد ہوتے تو سیدھا اپنی ماں کے پاس آتے ناکہ اس لڑکی کے پاس جس نے پہلے اس لڑکے کو اور اب اس کی غیر موجودگی میں تمہیں قابو کیا ہوا ہے۔

ان کی بات پہ عائشہ کے وجود میں درد کی ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔وہ اپنے وجود پہ ہاتھ رکھتے لڑکھڑائی تھی۔عاکف نے سرعت سے اس کے قریب پہنچتے عائشہ کو سہارا دیا ورنہ ناجانے کیا ہو جاتا۔صفورہ ایک سرد نگاہ ان دونوں پہ ڈالتے تن فن کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی جبکہ عائشہ کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں۔وہ فق چہرے سمیت عاکف کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔آنسو آنکھوں سے کب رواں ہوئے اسے خبر ہی نہ ہوئی۔

زین۔

اس کے لبوں سے ایک اذیت سے بھرپور سسکی نکلی تھی۔عاکف نے آنکھیں میچتے نگاہوں کا زاویہ بدلا تھا وہ اسے اپنی بہن مانتا تھا اور یہاں اسی کی سگی ماں نے ان دونوں پہ اتنا غلط الزام لگانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی بغیر اس کی حالت کی پرواہ کیے۔اس کی بگڑتی حالت دیکھ عاکف نے اسے ہسپتال لے جانا ہی بہتر سمجھا۔

بھابھی آپ خود کو اچھے سے کور کریں ہم ابھی ہسپتال چلتے ہیں۔

وہ اسے ہدایت کرتے اپنے کمرے کی جانب بھاگا تھا۔عائشہ نے تکلیف سے اسے دیکھتے خود کو بڑی سی چادر میں اچھے سے لپیٹا۔وہ جوں ہی واپس آیا عائشہ نے بے چینی سے اس کی جانب دیکھا جو اب اسے سہارہ دیتے اٹھانے کی تگ ودو میں تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عاکف شاہ زین۔

اس کی سرسراتی آواز پہ عاکف کے باہر کی جانب بڑھتے قدم بے ساختہ ٹھٹھکے تھے معاًوہ کوئی جواب دیے بغیر اسے لیتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔چند ساعتوں بعد اس کی گاڑی ہوا سے باتیں کر رہی تھی۔وہ ذرا ذرا سی دیر بعد ایک نظر عائشہ پہ ڈالنا نہ بھولتا جو تکلیف سے کراہ رہی تھی۔ہسپتال پہنچتے ہی اسے ایمرجنسی وارڈ میں لے جایا گیا۔عاکف نے اپنی نگاہیں پریشانی سے بند کمرے کے باہر ٹکادی۔شاہ زین بھی یہاں نہیں تھا جو سب سنبھال لیتا اس لمحے اسے اس کی کمی شدت سے محسوس ہوئی تھی۔

ایکسکیوزمی آپ پیشنٹ کے ساتھ ہیں۔

ایک نرس نے قریب آتے سوال کیا۔عاکف نے سرعت سے اثبات میں سر ہلایا۔

دیکھیں ویسے تو ان کا ساتواں مہینہ ہے لیکن ان کی بگڑتی حالت دیکھ ہمیں ابھی اسی وقت آپریشن کرنا ہو گا۔

وہ اسے اطلاع دیتی دوبارہ اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ وہ بے دم سا بیٹھا دل ہی دل میں ان دونوں کی سلامتی کیلیے دعا گو تھا۔

تقریباً گھنٹے کے جان لیوا انتظار کے بعد ڈاکٹر نے ایک ننھا سا مہمان آنے کی نوید سنائی تھی اور نیلے کمبل میں لپٹا وجود اس کی جانب بڑھایا تھا۔اس نے جوں ہی اس کے چہرے سے کمبل ہٹاتے اس کا چہرہ دیکھا وہ ہو بہو اپنی ماں پہ گیا تھا۔جلدی پیدائش کی بدولت اس کی گروتھ ابھی زیادہ نہیں تھی وہ بلکل ننھا سا وجود تھا۔

ڈاکٹر بھابھی۔

اس نے چونک کر عائشہ کے متعلق استفسار کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جی وہ بھی بلکل ٹھیک ہے ابھی کچھ دیر میں کمرے میں شفٹ کر دیں گے انہیں پھر آپ مل سکتے ہیں۔

وہ پیشہ وارانہ انداز میں مسکرا کر بولتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔کچھ لمحوں کی توقف کے بعد عاکف جوں ہی کمرے میں اس سے ملنے کی خاطر گیا وہ نقاہت سے زرد چہرہ لیے آنکھیں موندے لیٹی تھی۔کسی کی قدموں کی آہٹ پہ اس نے موندی موندی آنکھیں کھولی تو عاکف اپنے ہاتھوں میں ایک وجود لیے اسی کا منتظر تھا۔اس کے بولنے پہ نرس نے اسے سہارہ دیتے تکیے کے ساتھ لگا کر بٹھایا وہ نیم دراز ہوتے عاکف کی جانب ہاتھ پھیلا گئی۔اس دوران اس کی آنکھوں سے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔عاکف نے نم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو نا جانے صبر کے کن مراحل سے گزر رہی تھی جس وقت ایک عورت کو شوہر کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس وقت میں وہ لڑکی اکیلی ہی یہ جنگ لڑ رہی تھی بغیر ماتھے پہ شکنیں لائے۔وہ چپکے سے اپنی آنکھ سے نکلتا آنسو پونچھ گیا۔وہ کرنل افتخار کو پہلے ہی اطلاع دے چکا تھا تبھی عائشہ کی امی افراتفری میں یہی آنے والی تھی۔شاہ زین نے ڈیوٹی پہ ہونے کی بدولت فون نہیں اٹھایا تھا۔

عائشہ بار بار اس کے ننھے منھے ہاتھوں کو چومتے اس احساس کو محسوس کرتے ہولے سے ہنس دیتی۔

دو دن ہسپتال میں رکھنے کے بعد اسے چھٹی دے دی گئی تھی مگر اس بار وہ اکیلی نہیں تھی اس کی ماں بھی اس کے ساتھ تھی۔عاکف جو صرف تین دنوں کی چھٹیوں پہ آیا تھا اب واپس جانے کی تیاریوں میں تھا۔

بھابھی آپ ماما کی باتوں کو دل پہ مت لیجیے گا نا جانے ان کے ذہن میں ایسا کونسا خناس بھرا ہوا ہے جو ہم سب کی سمجھ سے باہر ہے۔پہلے ہی انہوں نے مجھے میری ہی نگاہوں میں گرا دیا ہے اب آپ پلیز بھائی کے سامنے اس بابت ذکر کرتے مجھے مزید میری نگاہوں میں مت گرائیے گا۔

جاتے جاتے وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے درد بھرے لہجے میں بول رہا تھا۔

عاکف بھائی آپ پریشان مت ہو۔میں ان باتوں کو دل پہ نہیں لیتی جس کی میری نگاہوں میں کوئی اہمیت نہ ہو۔آپ اپنا موڈ فریش کرتے واپس جائیے اور ہو سکے تو شاہ زین سے میری بات کروا دیجیے گا۔

وہ بولتے بولتے آخر میں شدت جذبات سے رو پڑی۔عاکف اسے تسلی دیتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور بچے کو پیار کرتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ماما آپ اب تک کیسے پاپا کے جانے کے بعد رہ لیتی ہیں مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اتنا عرصہ دور رہنا اب دیکھیں نا اسے پیدا ہوئے بھی ہفتہ ہو گیا ہے لیکن وہ ابھی تک نہیں آئے اور نہ ہی کوئی فون کیا۔

وہ اپنی ماں کے شانے سے لگی روتے روتے بول رہی تھی۔انہوں نے اس کے شانے کے گرد حصار باندھتے اس کی پیشانی کو ممتا بھرے انداز میں چوما۔

شروع شروع میں میں بھی بہت رویا کرتی تھی لیکن پھر جانتی ہو مجھے تمہارے پاپا نے کیا سمجھایا کہ میں ایک آرمی آفیسر کی بیوی ہوں اور وہ اس قدر مضبوط ہوتی ہیں کہ ان چھوٹی موٹی باتوں پہ رویا نہیں کرتی بلکہ خود کو مضبوط بناتی ہیں۔

وہ اس کا سر سہلاتے سمجھا رہی تھی معاً بچے کے رونے کی آواز پہ وہ گھبرا کر اٹھی اور اسے گود میں لیتے جھلانے لگی لیکن اس کے رونے میں کوئی کمی واقع نہیں ہو رہی تھی۔وہ مسلسل گلہ پھاڑ کر رو رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ماما یہ خاموش کیوں نہیں ہو رہا۔

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔اس کی ماں اس کی پریشانی پہ ہولے سے ہنس دی۔

اس کو علم ہو گیا ہے کہ اسکی ماں بھی رو رہی ہے تبھی وہ بھی رونا شروع ہو گیا۔وہ بھی تو اپنی ماما سے اپنے باپ کی طرح محبت کرتا ہے۔

ان کی شریر آواز پہ وہ نم نگاہوں سمیت ہنس دی تھی اور بے ساختہ اس کا گال چوم گئی۔

رکو میں اس کا پانی گرم کر کے لاتی ہوں۔

وہ سائیڈ ٹیبل سے تھرمس لیتی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔عائشہ نے بے ساختہ انہیں ٹوکا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ماما آپ نہ جائیں وہ کوئی بات نہ کر دیں۔

وہ ان کا ہاتھ تھامتے التجائیہ لہجے میں بولی البتہ صفورہ کا نام لینے سے گریز برتا۔

پریشان مت ہو بس اس کا خیال کرو۔

وہ اس کی توجہ اپنے بچے کی جانب کراتے کمرے کا دروازہ عبور کر گئی۔

آپ جانتے ہو آپ کے بابا آپ سے کتنی محبت کرتے ہیں۔انہیں آپ کے آنے کا کس قدر انتظار تھا مگر وہ تو اپنے بے بی کو دیکھنے آہی نہیں رہے۔

وہ اس کی ناک سے ناک ملاتے مسکراتے ہوئے بول رہی تھی معاً کمرے کی کھڑکی پہ کھٹکے کی آواز وہ چونک اٹھی۔اس نے پیشانی پہ شکنیں سجائے کھڑکی کی جانب دیکھا جو مسلسل ہل رہی تھی۔وہ اسے بیڈ پہ لٹاتے خود

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کھڑکی کی جانب چل دی اور اس کی چٹخنی گراتے ایک جھٹکے سے کھڑکی کھولی مگر باہر کسی کو بھی موجود نہ دیکھ اس نے متلاشی نگاہیں ارد گرد دوڑائی اور کندھے اچکاتے واپس پلٹی ہی تھی معاً کسی نے عقب سے ہی اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔اس نے پہلے کہ وہ گھبرا کر پلٹتی مقابل نے اپنی گرفت اس پہ مضبوط کی تھی۔

تھینکیو سو مچ مائی بے بی ماما۔

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا اور محبت سے اس کی کان کی لو کو چھو گیا۔اس کے محبت بھرے لمس پہ اس کی آنکھیں پل بھر میں بھیگی تھی۔وہ سرعت سے پلٹتے اس کا چہرہ چھو کر محسوس کرنے لگی۔

شاہ زین آپ آ گئے۔آپ نے اتنی دیر کیوں کر دی۔

وہ اس کے سینے سے لگتے شکایتی انداز میں بولی۔شاہ زین نے آسودگی اسے کسی قیمتی متاع حیات کی مانند اپنے سینے میں بھینچا تھا۔

کہاں ہے میرا بچہ۔

اب وہ اسے علیحدہ کرتے اشتیاق سے اپنے بچے کی متعلق پوچھ رہا تھا۔

اچھا مطلب اب میری کوئی اہمیت نہیں۔

وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔شاہ زین فرحت کے باعث قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

سب سے اونچے درجے پہ ابھی بھی تم ہو کیونکہ اگر تم نہ ہوتی تو یہ کہاں سے آتا۔سو ظاہری سی بات ہے ماما کمز فرسٹ۔

وہ اس کے دونوں گالوں کو چومتا ہوا مسرت سے بولا۔عائشہ اس کی بات پہ کھکھلا کر ہنس دی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اب وہ بیڈ پہ اس کے قریب ہی جگہ سنبھالتے غور سے بچے کو دیکھ رہا تھا جو بلکل اپنی ماں کا پر تو تھا۔ اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے اسے اپنی گود میں بھرا اور اپنے چہرے کے قریب کرتے اس کے ماتھے کو نرمی سے چھوا تھا۔ وہ اس کے لمس پہ کسمسایا تھا۔

عاشی یہ سچ میں ہمارا بیٹا ہے مجھے یقین کیوں نہیں آرہا۔

وہ آنکھوں میں آنسو لیے بول رہا تھا اور وہ یک ٹک محبت بھری نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

عاشی یہ دیکھو اس کے ہاتھ کس قدر چھوٹے چھوٹے ہیں ناک بھی ہونٹ بھی یہ بلکل تمہارے جیسا ہے اور مجھے بے حد عزیز ہے۔

وہ اس کے ایک ایک نقش کو شدت سے چومتے بولا۔ اس کی بات پہ عائشہ کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

زین وہ بچہ ہے اور بچے چھوٹے ہی ہوتے ہیں۔

اس کی ہنسی پہ وہ نثار ہوتے اسے اپنی جانب کھینچ گیا۔اس کی ہنسی کو بے ساختہ بریک لگی۔

چھوڑیں امی آنے والی ہو گی۔

وہ اس کے حصار میں کسمساتے ہوئے بولی۔شاہ زین نے ہٹ دھرمی سے اسکے گرد گرفت مضبوط کی تھی۔عائشہ نے تاسف سے اس کی جانب دیکھا۔

صفورہ ماما ملی اس سے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ناجانے کیا سوچتے یہ الفاظ اسکے لبوں سے ادا ہوئے تھے۔عائشہ کے لبوں سے مسکراہٹ جیسے کسی نے نوچ لی تھی۔

نہیں انہوں نے ایک بار دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔

وہ یہ بولتے ہی لب بھینچ گئی۔شاہ زین کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا تھاوہ سر جھٹکتے مشکل ہنس دیا۔

کوئی بات نہیں شاید اس کی قسمت میں دادی کا پیار ہیں ہو گا۔

وہ اذیت بھرے لہجے میں بولا۔عائشہ نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے تھپتھپایا۔

کوئی بات نہیں اس کی قسمت میں اس کے ماں بال دونوں کا پیار ہو گا۔ہے نا میرا بچہ۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بچے کے ماتھے کو چھوتے محبت سے بولی جواباً وہ کھکھلا کر ہنس دیا۔

دیکھنا اسے بھی میں آرمی میں ہی بھیجوں گا۔ میرا بیٹا میرا غرور بنے گا۔

وہ فخریہ لہجے میں بولا۔ عائشہ اس کی آنکھوں کی چمک کو دیکھتی رہ گئی۔ وہ اسے ٹوکنا چاہتی تھی کہ نہیں وہ آرمی میں نہیں بھیج سکتی اسے مگر شاہزین کے چہرے سے چھلکتی خوشی نے اسے یہ بولنے سے روک دیا۔ وہ لبوں کو سختی سے آپس میں پیوست کرتے فقط مسکرا دی تھی معاً کچھ یاد آنے پہ اس نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا۔

آرمی میں بعد میں بھیجیے گا پہلے اس کا نام تو بتائیں کہ کیا رکھنا ہے۔ اتنے دنوں سے بغیر نام کے ہے میرا بچہ۔

وہ مصنوعی آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی۔

ہم اس کا نام فاردین ملک رکھیں گے۔ فاردین شاہزین ملک۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ مغرورانہ لہجے میں گویا ہوا۔عائشہ نے دل ہی دل میں اس کی پسند کو خوب سراہا۔اسی دوران دین کے رونے کی آواز پہ شاہزین نے اسے خاموش کرانا چاہا لیکن وہ مسلسل روئے جارہا تھا۔عائشہ نے اس کے ہاتھوں سے دین کو لیا تو وہ اسی لمحے خاموشی اختیار کر گیا۔شاہزین کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

یہ کیا تھا بدید اولاد۔ابھی پیدا ہوئی اور ماں کو ہتھیا بھی لیا۔تم اب جلدی سے مجھے ایک پیاری سی گڑیا دینے کی تیاری پکڑو میں اس کے ساتھ ٹیم بناؤں گا۔

وہ ناراض لہجے میں بولا۔عائشہ کا چہرہ اس کی فرمائش پہ خون چھلکانے لگا۔اس نے شاہزین کو گھورنے کی کوشش کی لیکن اس کی جذبے لٹاتی نگاہوں سے خود کو بچاتے اسی کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گیارہ سالوں بعد۔

جزاء جزاء میری بات سنو بیٹا بس یہ کھالو۔

نادیہ جھنجھلاتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے گھومتی اونچا اونچا چیخ رہی تھی جبکہ وہ تھی کہ کسی کے ہاتھ بھی نہیں آرہی تھی۔

چاچی چاچی میں نے پکڑ لیا۔

گیارہ سالہ دین اسے عقب سے ہی جکڑتے جوش سے بولا۔ نادیہ نے تو ان دونوں کو ساتھ دیکھتے نا جانے کتنی ہی بالائیں لے ڈالی۔ اب جزاء منہ بناتے ہوئے دین کی جانب دیکھ رہی تھی جبکہ وہ مسلسل اسے ہی دیکھتے مسکرا رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دادو۔

جزاء صفورہ بیگم کو اپنے کمرے سے باہر آتا دیکھ بھاگتے ہوئے اس کے نزدیک گئی تو وہ بے ساختہ اس کا ماتھا چوم گئی۔ دین نے مسکراتے ہوئے یہ منظر دیکھا تھا۔

دین یہ علایہ کہاں ہے۔

کچن سے ہی عائشہ کی اونچی آواز پہ اس نے بے ساختہ علایہ کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی لیکن وہ منظر سے ہی غائب تھی۔ جزاء جڑ کر صفورہ بیگم کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ دین وہاں سے اٹھتے علایہ کی تلاش میں گھر کے لان کی جانب چل دیا۔

معاً اسی دوران سات سالہ علایہ بھاگتی ہوئی اندر آئی سفید رنگ کے فراک پہ جہاں جگہ جگہ کیچڑ لگا ہوا تھا۔ ہاتھ بھی مٹی سے اٹے ہوئے تھے وہ قالین سے پاؤں اڑنے کی بدولت بری طرح لڑکھڑائی تھی اور مٹی سے اٹے

ہوئے ہاتھ جزاء کے کپڑوں کو داغدار کر گئے۔ صفورہ بیگم نے بے ساختہ روتی ہوئی جزاء کو اپنے سینے سے لگایا اور ایک زوردار تھپڑ علایہ کے پھول سے گال پہ جڑ دیا۔ تکلیف کی شدت سے وہ گلہ پھاڑ پھاڑ کر رونے لگی۔

امی کیا ہو گیا ہے غلطی سے گری تھی وہ۔

نادیہ اپنی ساس کی حرکت پہ انہیں ٹوکتے ناگواری سے گویا ہوئی۔ صفورہ بیگم نے تند نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھا اور روتی ہوئی جزاء کے کپڑے صاف کرنے لگی۔ نادیہ بیگم نے جوں ہی علایہ کو تھاما اسی دوران عائشہ کچن سے بھاگتے ہوئے اس کے نزدیک آئی اور اسے پچکارتے اس کا سر سہلانے لگی۔

کیا ہوا میری جان کو۔

دین بھی دوڑتا دوڑتا اس کے نزدیک آیا اور اسے روتا دیکھ پریشانی سے بولا لیکن وہ منہ بناتے بھاگتے ہوئے کمرے کی جانب چل دی۔ صفورہ بیگم بھی جزاء کو لیتے اپنے کمرے کی سمت بڑھ گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بھابھی وہ ایم سوری۔

اس سے پہلے کہ وہ معذرت کرتی عائشہ سختی سے اسے ٹوک گئی۔

اونہوں۔میں جانتی ہو تم پریشان مت ہو میں اسے دیکھ لیتی ہوں۔

وہ.اسے تسلی دیتے دین کو لیتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ نادیہ وہی بیٹھی عاکف کے لوٹنے کا انتظار کرنے لگی۔

عاکف کی شادی آٹھ سال پہلے ہی صفورہ بیگم کی کسی دوست کی بھانجی کے ساتھ انجام پائی تھی۔نادیہ بہت ہی ملنسار لڑکی تھی جو عاکف کو پہلی ہی نظر میں بہت بھائی تھی۔شادی کے ایک سال بعد اللہ نے انہیں اولاد جیسی رحمت سے نوازا تھا۔جس کا نام انہوں نے جزاء رکھا تھا۔جزاء کی پیدائش کے کچھ ماہ بعد ہی شاہزین اور عائشہ کو

اللہ نے بیٹی جیسی رحمت سے نوازا جن کا نام انہوں نے علایہ رکھا تھا۔شاہ زین تو بیٹی کی پیدائش پہ ہوا میں اڑتا پھر رہا تھا۔

ماماڈیڈا کب آئیں گے۔

علایہ عائشہ کے سینے سے لگی سوں سوں کرتے ہوئے بولی۔عائشہ اس کی بات پہ اندر تک تڑپ تو گئی لیکن خاموش رہی کیونکہ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔عاکف بھی کچھ دن پہلے ہی لوٹا تھا۔

بس میرا بچہ جلدی آجائیں گے۔

وہ اس کا سر سہلاتے محبت سے بولی۔دین خاموشی سے ان دونوں کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین سپارہ پڑھنے جا رہے ہو نا آپ۔

عاکف کی آواز پہ ناشتہ کرتے دین نے خوفزدہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔ کچھ دن پہلے ہی قریبی جگہ پہ عاکف نے اسے سپارہ پڑھنے ڈالا تھا۔ وہ مشکل مسکراتے اثبات میں سر ہلا گیا۔

جی بابا جارہا ہوں لیکن آج نہیں جاؤں گا۔

وہ ضدی لہجے میں بولا۔ جزاء کی دیکھا دیکھی وہ عاکف کو بھی کبھی کبھار بابا کہہ دیا کرتے تھے۔ اس کے برعکس باقی سب خاموشی سے کھانے سے مستفید ہو رہے تھے۔

نو بلکل بھی چھٹی نہیں۔ آج میں آپ کو چھوڑنے جاؤں گا یہ ضد آپ کی روز کی ہو گئی ہے اب۔ اینڈ ناؤ نو مور ایکسکیوز۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سختی سے باور کرانے والے انداز میں بولا تو وہ بے دلی سے خاموشی سے چہرہ جھکا گیا۔ناشتے سے فراغت حاصل کرتے ہی وہ دین اور جزاء کو لیتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

عاکف بھائی آج علایہ نہیں جائے گی رات بھی بہت مشکلوں سے سوئی ہے شاہزین کو یاد کرتے کرتے۔

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی۔عاکف نے ایک خاموش نگاہ اس پہ ڈالی جبکہ صفورہ اس کی بات پہ ناک منہ چڑھا گئی جیسے شاہزین کا ذکر انہیں بلکل بھی پسند نہ آیا ہو۔

"بابا مجھے نہیں جانا یہاں مجھے یہاں بہت ڈر لگتا ہے۔"

معمول کے مطابق آج پھر دین عاکف کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے بولا لیکن وہ بے نیاز بنا اسے کھینچنے والے انداز میں اسے کسی جانب لے کر جا رہا تھا۔ارد گرد سے گزرتے لوگ حیران پریشان کھڑے اس صورتِحال کو سمجھنے کی تگ و دو میں تھے کیونکہ ایک ہفتہ ہو چلا تھا اور یہی چیز وہ روز دیکھتے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیوں ڈر لگ رہا ہے آپکو۔ یہ آپ کا روز کا معمول ہے لیکن آپ کچھ بتاتے بھی نہیں ہو۔"

وہ اس کی بات پہ زمین پہ بیٹھتے اس کے دونوں بازو جکڑتے سنجیدگی سے گویا ہوا تو اس نے دھندلی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔ روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی تھی۔ اب وہ انہیں کیا بتاتا کہ وہ کس لیے ڈرتا ہے یہاں آنے کیلیے۔ اسے خوف آتا تھا کہ یہ سب جاننے کے بعد اس کے بابا اس سے ناراض ہو گئے تو۔

"وہ مجھے نہیں اچھا لگتا یہاں آ کر میں آپ کے پاس پڑھ لوں گا پلیز۔ میں بہت گندا گندا فیل کرتا ہوں۔"

وہ ایک بار پھر لب پھیلاتے منت کرنے والے انداز میں بولا اور ساتھ ہی اپنے چھوٹی چھوٹی ہتھیلیوں سے چہرہ رگڑا تھا۔ اس کے باپ کو اب حقیقتاً پریشانی ہونے لگی تھی لیکن اتنی مشکلات کے بعد کسی اچھے انسان کا انتظام ہوا تھا جو انہیں قرآن پاک کی تعلیم دے سکے۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کرے تبھی اس معاملے میں کسی قسم ک حرج نہیں کرنا چاہتے تھے۔ ابھی بھی وہ اس کی دلیلوں کو نظر انداز کرتے اس کا ہاتھ تھامتے اندر کی جانب چل دیے۔ ڈر تو جزاء بھی رہی تھی لیکن وہ اس سب سے انجان تھی۔

"ارے یہ پیارا بچہ رو کیوں رہا ہے۔"

وہ جوں ہی اندر داخل ہوئے اس شخص نے اس کا آنسوؤں سے بھیگا چہرہ دیکھتے نرمی سے پچکارا تو عاکف ان کی محبت پہ فقط مسکرا دیا تھا۔ اسے حیرت ہوئی تھی اتنے اچھے انسان کے پاس آنے سے گھبرا رہا ہے دین۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"شاید آپ سے ڈرتا ہے یہ تبھی آنے سے گھبراتا ہے۔بہت جلد اس ماحول سے مانوس ہو جائے گا۔"

وہ اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ایک مسکراتی نگاہ ان پہ ڈالتے باہر کی جانب بڑھ گئے۔اس بچے نے رخ موڑتے حسرت سے انہیں خود سے لمحہ بہ لمحہ دور ہوتے دیکھا تھا۔یہاں پہ ہونے والی ہر چیز اس کے اعصابوں پہ برا اثر ڈال رہی تھی لیکن سب اس سب سے بے نیاز تھے۔اس نے اپنی آنکھیں صاف کرتے رخ اس شخص کی جانب موڑا تو وہ نرمی سے مسکراتے اسی کی جانب دیکھ رہے تھے۔یکلخت ان کے چہرے سے نرمی کا عنصر زائل ہوا اور اگلے ہی لمحے وہاں ایک عجیب سی چمک نے احاطہ کیا تھا۔وہاں موجود چار بچے بھی لبوں پہ قفل لگائے ایک جانب کھڑے تھے۔

آج ایک بار پھر وہ اسی مقام پہ کھڑا تھا جہاں سے وہ روز گزرتے تکلیف محسوس کرتا تھا۔چہرے پہ ایک واضح ڈر رقم تھا۔چھوٹے سے دل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر چل رہی تھی معاً کمرے کی خاموش فضا میں سامنے کرسی پہ براجمان اس قاری صاحب کے روپ میں شیطان کی بھاری آواز گونجی تو دین کی ٹانگیں تھر تھر کانپنے لگی۔

"ادھر آؤ شہزادے۔"

انہوں نے اپنا بازو صوفے پہ پھیلاتے بری شان نے اسے قریب آنے کا اشارہ کیا تو وہ سہمی نگاہوں سے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلا گیا۔وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کا انجام کیا ہو گا لیکن وہ مزید ایسا کچھ محسوس نہیں کرنا چاہتا تھا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جو اسے گندا لگتا تھا۔ان کی آنکھوں میں اسے مخصوص شیطانی چمک دکھائی دیتی تھی۔اس کے جواب پہ اس آدمی کا چہرہ سرعت سے سپاٹ ہوا تھا اس نے شر ربار نگاہوں سے اس معصوم کی جانب دیکھا جسے وہ مزید معصوم رہنے دینا چاہتا نہیں تھا۔

"نہیں انکل میں نہیں آؤں گا آپ بیڈ ٹچ کرتے ہیں۔"

وہ آنکھوں میں نمی لیے منہ بسورتے ہوئے گویا ہوا۔وہ اپنی عمر کے بچوں کی نسبت تیز تھا تبھی ایسی عقلمندانہ باتیں کر جاتا تھا۔اس کی بات پہ اس آدمی نے اپنی داڑھی سہلاتے شیطانی مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا تھا۔جزاء نے اس کی عقب میں پناہ تلاش کرنے کی کوشش کی تھی۔

بیٹا میں نے پہلے بھی کیا کہا تھا کہ اسے بیڈ ٹچ "نہیں کہتے ہیں۔آپ کے ساتھ ساتھ یہ بھی تو بچے ہیں۔انہیں تو "کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔

وہ خباثت سے مسکراتا پاس کھڑے تھر تھر کانپتے بچوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے گویا ہوا تو اس بچے نے حلق تر کرتے ان کی جانب دیکھا۔

"وہ آپ سے ڈرتے ہیں نا اس لیے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے اپنی جانب سے بہت سمجھداری والی بات کی تھی لیکن اس کی بات پہ اس شخص نے گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو آئے روز کسی نئے بچے کو اپنے انہی حرکتوں کا نشانہ بناتا تھا لیکن بچے چھوٹے ہونے کے باوجود کچھ بول نہیں پاتے تھے۔

"تو کیا تجھے ڈر نہیں لگتا۔"

ایکدم وہ کرسی سے کھڑے ہوتے دھیمے لہجے میں دھاڑا تو بچوں کے رونے کی آواز مزید اونچی ہو گئی جب کہ دین نڈر انداز میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے نفی میں گردن ہلا گیا۔اس کے انداز پہ اس شخص کا وجود مزید انگاروں کی ضد میں چلا گیا تھا۔

میں اپنے اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا آپ ایک برائی ہیں تو برائی کا خاتمہ اللہ کے نیک اور پسندیدہ بندوں کے" ہاتھوں ہی ہوتا ہے۔مجھے گندا لگتا ہے جب آپ ایسے چھوتے ہیں غلط غلط جگھوں پہ۔ہم تو یہاں سپارہ پڑھنے "آتے ہیں نا اتنا اچھا کام کرنے تو آپ یہ غلط کام کیوں کرتے ہیں۔

یہ بات کرتے ہوئے بھی دین کے چہرے پہ معصومیت رقم تھی۔اس کی بات پہ وہ شخص اپنی داڑھی کو مٹھی میں بڑھتا حیوانیت سے قہقہہ لگا اٹھا۔باقی بچے مزید دیوار کے ساتھ لگتے لرز رہے تھے۔نہ جانے آج کس کی شامت لانے والا تھا یہ حیوان جسے ان سب کے گھر والے فرشتہ گردانتے تھے۔

"تو اسی لیے تو ایسی جگہ پہ بلاتا ہوں تا کہ کسی کو مجھ پہ شک بھی نہ ہو اور کام کا کام بھی ہو جائے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ شیطانی مسکراہٹ سمیت بڑبڑانے والے انداز میں بولا۔اس شخص نے محلے کے بچوں کو ایک ہی جگہ اکٹھا کرتے سپارہ پڑھانے کی ذمہداری سنبھالی ہوئی تھی۔شکل سے تو درویش کی مانند دکھائی دینے والا انسان اندر سے کس قدر حیوان تھا اس چیز کا بخوبی اندازہ ان سب بچوں کو وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا تھا۔

"چل اب باقی باتیں چھوڑ ادھر آجا چپ کر کے۔"

وہ اس کی بے لگام باتوں سے تھک ہارتے اکتا کر گویا ہوا۔اس کی بات پہ جزاء نے سہم کر دین کو جکڑنا چاہا تھا۔شاید وہ بھی نڈر تھی اور اس سب کے خلاف آواز اٹھانا چاہتی تھی تبھی اس خبیث انسان کی نگاہوں سے بچتے اپنے چھوٹے چھوٹے قدم اس کی سمت اٹھانے لگی۔

اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتی اس شخص نے ایک ہی جست میں اسے عقب سے جکڑا تھا۔سب بچوں کی چیخیں اس اچانک ہوئی افتاد پہ نکلی تھی جب کہ دین بے خوف نگاہیں اس کی نگاہوں میں ڈالے کھڑا تھا۔جزاء بھی مسلسل تردد کر رہی تھی خود کو اس کے غلیظ حصار سے چھڑوانے کی لیکن وہ تو جیسے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے اس ننھی کلی کو وحشیانہ نگاہوں سے تک رہا تھا۔

اس نے اپنا ہاتھ بڑھاتے اس کے وجود کو چھونا چاہا تھا لیکن جزاء مسلسل مزاحمت کرتے چیخ رہی تھی۔اس بچے کی بھی اب حد ٹوٹ گئی تبھی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے ان کی جانب بڑھا تھا اور کچھ قدم کی دوری پہ ٹھہر

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گیا۔اس کی نگاہیں اس دل دہلانے والے منظر پہ ٹکی تھی جہاں وہ غلیظ شخص اپنی عمر کا لحاظ کیے بغیر اسے غلط طریقے سے چھو رہا تھا۔

"جزاء کو چھوڑو ورنہ میں سب گھر والوں کو چلا کر بلالوں گا پھر وہ آپکو ماریں گے۔"

وہ اپنی عمر کے مطابق مضطرب انداز میں اسے دھمکاتا ہوا گویا ہوا تو وہ انسان اس کی بات پہ سرخ چہرے سمیت قہقہہ لگا اٹھا اور ایک قہر آلود نگاہ اس چھٹانک بھر کے لڑکے پہ ڈالی جس کا قد جتنا چھوٹا تھا عقل اتنی ہی بری تھی۔

"اگر تو نے ایسی کوئی بھی حرکت کرنے کی کوشش کی تو یہ بچی اس کو میں ماردوں گا اس چاقو سے۔"

معاًوہ دین کی حرکت سے ذرا سا گھبرا ابھی گیا تھا تبھی اپنی جیب سے چاقو نکالتے اس بچی کی گردن پہ رکھتا ہوا بولا تو وہ بچی سہم کر چلانے لگی تھی۔ چھوٹا سا دل سہمتے پسلیاں توڑ کر باہر آنے کی تگ ودو میں تھا۔

"انکل چھوڑیں مجھے آپ گندے ہیں۔"

اس کی انگلیاں اپنی کمر پہ سرسراتی محسوس کرتے جزاء تڑپ کر اس کے حصار میں مزاحمت کرنے لگ تھی۔ دین نے سرخ ہوتی نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔ مٹھیاں ضبط سے بھینچی ہوئی تھی۔ آنکھوں سے زاروقطار آنسو بہہ رہے تھے۔ اس کی نگاہ جوں ہی ایک جانب زمین پہ رکھی لوہے کی راڈ پہ پڑی وہ حلق تر کرتے بھاگنے والے انداز میں اس تک پہنچا اور اسے اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن تھوڑی بھاری ہونے کی بدولت دقت پیش آرہی تھی۔ اس نے ایک نظر اس وحشی آدمی کو دیکھا جس کی منمانیاں بڑھتی ہی جارہی تھی جبکہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جزاء جیسے روتے روتے تھک ہار کر نیم غنودگی میں جا رہی تھی۔ نا جانے اس میں اس قدر ہمت کہاں سے آئی تھی اس نے ایک ہی جست میں وہ بھاری راڈ اٹھاتے اس دھیمے دھیمے قدم اس کی جانب بڑھائے تھے۔ اس شخص کا دھیان ابھی اس بچے کی جانب نہیں گیا تھا۔ اس نے پر عزم نگاہوں سے اس برے شخص کی جانب دیکھتے اس کے سر پہ راڈ سے ایک ہی وار کیا تھا اگلے ہی لمحے اس کی گرفت اس بچی پہ ڈھیلی پڑی تھی وہ بچی حصار کھلتے ہی جھٹکے سے نیچے گری تھی۔ سرخ مادہ اس کے سر کے بالوں سے نکلتا چہرے پہ بہہ رہا تھا۔ خون کی لکیریں ناک سے ہوتے لبوں کو تر کر رہی تھی۔ اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے راڈ وہی پھینکی اور خوفزدہ نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھا جو اب اپنا سر پکڑے درد سے کراہ رہا تھا۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے ان سب بچوں کو باہر کی جانب بھاگنے کا اشارہ کیا اور خود زمین پہ گری جزاء کو اٹھانے میں مدد کرنے لگا تا کہ یہاں سے فرار حاصل کر سکے۔

"خون۔"

جزاء نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے زمین پہ تڑپتے اس شخص کو دیکھا جو شاید اب اپنے حواس کھو رہا تھا۔ اس کی بات پہ دین نے اس کی جانب دیکھا جو روتے روتے سرخ چہرے سمیت مزید گول مٹول سی لگ رہی تھی اس نے لبوں پہ انگلی رکھتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا ان انکل کو میں نے آپکو بچایا ہے۔ ہم چلتے ہیں یہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ آپ نے کسی کو نہیں بتانا کچھ بھی"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ڈرتے ڈرتے وضاحت دینے والے انداز میں مخاطب ہوا اور ساتھ ہی اس کی کلائی اپنی مضبوط گرفت میں جکڑتے باہر کی جانب دوڑ لگائی تھی۔ دروازے سے باہر نکلتے نکلتے اس نے پلٹ کر ایک نگاہ اس شخص پہ ڈالی تھی معاًوہ ایک دھندلی مگر تنفر بھری نگاہ اس شخص پہ ڈالتے وہاں سے بھاگتا چلا گیا تھا۔

رات تک یہ خبر پورے محلے میں آگ کی سی تیزی کی طرح پھیلی تھی۔ جزاء تو گھر آکر خاموش رہی مگر ڈرنے کی بدولت وہ بخار میں تپ رہی تھی۔ عاکف بھی بے حد ہریشان تھا کہ صبح تک تو وہ بلکل ٹھیک تھا لیکن رات کو اس حالت میں وہ ہسپتال کیسے پہنچا۔ پولیس کی تفشیش جاری تھی اور دین کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔

عاکف بھائی شاہزین کب تک لوٹے گے۔

عاکف جوں ہی سوتی ہوئی علایہ کو اندر کمرے میں چھوڑنے آیا عائشہ نے اس سے استسفار کیا۔ عاکف نے جواب میں خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا تھا۔

بھابھی جلد ہی لوٹ آئیں گے وہ آپ پریشان مت ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ عائشہ کا سر تھپتھپاتے ہوئے بولا تو وہ نم نگاہوں سمیت مشکل مسکرا دی تھی۔عاکف ان دونوں بچوں کے سر پہ ہولے سے لب رکھتا ایک مسکراتی نگاہ عائشہ پہ ڈالتے باہر کی جانب چل دیا۔باہر کھڑی دو حیران کن آنکھوں سے اس منظر کو حلق سے نیچے اتارا تھا۔

اگلے دن ایک خبر نے پورے ملک ہاؤس کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔زندگی جیسے ان سے روٹھ گئی تھی جب عاکف نے ان سب کو شاہزین کی گمشدگی کی خبر دی تھی۔عائشہ کی نگاہوں کے سامنے تو بے ساختہ اندھیرا سا چھایا۔

بھابھی سنبھالیں خود کو۔

عاکف نے بے ساختہ اسے سہارا دیا لیکن وہ اس کی شرٹ دونوں ہاتھوں میں جکڑ گئی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عاکف بھائی ایسا نہیں ہو سکتا نا۔

وہ روتے روتے بولی۔عاکف نے اس کا سر ہولے سے سہلایا تھا۔

بھابھی دراصل بھائی جس مشن پہ گئے تھے وہی سے یہ گمشدگی کی خبر آئی ہے کافی عرصے سے وہ لاپتہ تھے لیکن کل انہیں اسی مقام سے ایک لاش ملی ہے جس سے انہیں اندازہ ہوا ہے کہ شاید بھائی اب اس دنیا میں نہیں رہے۔

اس کی بات پہ وہ دیوانوں کی طرح روتے ہوئے اس کی بات پہ نفی میں سر ہلا رہی تھی۔عاکف نے اسے سہارہ دیا تو وہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔ابھی وہ اسے خاموش کروانے میں ہی مصروف تھا معاً اسی دوران عائشہ کے کمرے کا ادھ کھلا دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا تھا۔ان دونوں نے چونک کر آنے. والے کو دیکھا جہاں صفورہ بیگم تند نگاہوں سے عائشہ کو گھور رہی تھی جبکہ نادیہ صدمے کی کیفیت میں ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تو فاحشہ عورت۔ میرے بیٹے کو بھی اپنے چنگل میں پھنسا لیا۔

وہ عائشہ کے قریب آتے اس کے چہرے پہ پے در پے تھپڑوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے بولی تو اس نے سکتے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا جبکہ عاکف نے ایک جست میں انہیں عائشہ سے دور دھکیلا تھا۔

عاکف بھابھی آپ دونوں ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔

اس کی بھرائی آواز پہ عاکف نے بے ساختہ اس کے قریب جانا چاہا لیکن وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے روک گئی۔

نادیہ میری بات۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا اپنے دفاع میں مزید بھڑک اٹھی تھی۔عائشہ پتھرائی نگاہوں سے ان سب کی جانب دیکھ رہی تھی۔

مجھے امی نے بارہا بار سمجھایا لیکن میں ان کی بات کو جھوٹ سمجھتی رہی لیکن یہاں تو بند کمرے کے پیچھے۔مجھے تو بولتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے میں کیسے بولوں۔بھابھی آپ کو اپنے شوہر کا خیال نہیں آیا میرے نزدیک آپ ایک انتہائی پاکباز عورت تھی لیکن آج آپ نے اپنا سارا بنا بنایا امیج چکنا چور کر دیا۔آپ تو ایک نمبر کی چالباز عورت نکلی جو مردوں کو اپنے جال میں۔

چٹاخ۔

اس سے پہلے کہ وہ ضبط کھوتے مزید بولتی کمرے کی فضا میں زناٹے دار تھپڑ کی آواز گونجی تھی۔نادیہ نے صدمے کی کیفیت میں عاکف کی جانب دیکھا جس نے شادی کے اتنے عرصے میں اسے اونچی آواز میں بات کرنا پسند نہیں کی تھی اور آج عائشہ کی بدولت اس پہ ہاتھ تک اٹھا دیا۔اس دوران صفورہ بیگم چمکتی نگاہوں سے اس

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سارے منظر کو دیکھ رہی تھی۔نادیہ نے ایک تنفر بھری نگاہ ان سب پہ ڈالی اور تن فن کرتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔عاکف نے بھی اس کے پیچھے جانا ہی بہتر سمجھا۔

اگر تیری بدولت میرے بچوں کے درمیان کوئی دراڑ آئی تو میں تیرا جینا حرام کر دوں گی۔

وہ اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتے ہوئے رعونت ذدہ لہجے میں بولی۔وہ بیڈ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی۔دروازے پہ ایستادہ علایہ بھاگ کر ان کے نزدیک آئی تھی۔

شاہزین کہاں چلے گئے مجھے چھوڑ کر اس گندی دنیا میں۔

وہ علایہ کو اپنے سینے میں بھینچتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔علایہ نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کے آنسو پونچھے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ماما اس قدر ذہر اس قدر خدارا سب کی زندگیاں ختم کر دی۔ آپ کی اس لگائی آگ نے ہم سب کی زندگیوں کو اجاڑ دیا ماما۔ آپ کا بیٹا تک اجڑ گیا۔ جانتی ہیں ان کے پاس کیا کر رہا تھا ان کے شوہر کی موت کی اطلاع دے رہا تھا اس عظیم عورت کو جس پہ آپ نے اس قدر گھناؤنا الزام لگا دیا۔ آپ نے تو انہیں برباد کر دیا شاہزین بھائی آپ کی کالی بدعاؤں کی بدولت نہیں رہے۔ نادیہ چلی گئی اب میں بھی یہاں سے جا رہا ہوں آپ آج کے بعد یہ سمجھیے گا کہ آپ کا اکلوتا بیٹا بھی مر گیا جس کے ہونے پہ آپ کو بے تحاشہ غرور تھا۔

وہ چیخ کر بولتے انہیں ایک لمحے میں آسمان سے زمین پہ پٹختے روتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی صفورہ بیگم نے خالی خالی نگاہوں سے اس کی پشت کو دیکھا تھا جو اس بڑھاپے میں اسے چھوڑ کر نا جانے کس راہ کا مسافر بننے جا رہا تھا۔ دین جو دروازے پہ ایستادہ یہ سب سن رہا تھا سن کر تڑپ اٹھا معاً گھر کے دروازے سے اندر آتی پولیس کو دیکھتے دین کی آنکھوں میں خوف کا عنصر نمایاں ہوا۔ وہ بھاگنے والے انداز میں اپنے کمرے کی جانب دوڑا۔

ماما مجھے چھپا لیں پولیس انکل آئی ہے نیچے مجھے لے جائے گی وہ۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ عائشہ کے وجود میں پناہ تلاش کرتے روتے روتے بولا۔عائشہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔اس کے پوچھنے پہ دین نے جو اسے بتایا وہ اس کے پیروں تلے زمیں کھسکانے کو کافی تھا۔اس نے بے ساختہ عاکف کو کال ملانی چاہی لیکن دوسری جانب سے کال موصول نہ ہوئی۔آنسو آنکھوں سے تواتر بہہ رہے تھے۔

دین یہاں سے بھاگ جاؤ۔کہی کونے میں چھپ جاؤ وہ میری دوست ہے نہ قریب کی ان کے گھر انہیں کچھ مت بتانا ٹھیک ہے۔

وہ اپنے بچے کو کھونے کے خوف سے اسے باہر کی جانب دھکا دیتے ہوئے بولی۔دین نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔علایہ بھی اس دوران ریلنگ سے لٹکتی نیچے کی صورتِحال دیکھنے کی تگ ودو میں تھی معاًصفورہ بیگم کے ساتھ پولیس کو اوپر آتا دیکھ اس نے اندر آکر بتایا تو عائشہ نے اسے کھڑکی سے باہر کودنے کا اشارہ کیا اور کپکپاتے ہاتھوں سے علایہ کو بھی باہر اتار دیا۔

ناجانے اس کے بعد کیا ہوا کیا نہیں لیکن عائشہ نے فالوقت اس کیس کو یہی کہ کرر کوادیا تھا کہ دین کا کچھ اتا پتہ نہیں ہے۔پولیس بھی دوبارہ انہیں یہاں آنے کا کہتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں جانتی ہوں یہ بھی تیری ہی کوئی چال ہو گی لیکن میں تیری کسی بھی چال کو کامیاب نہیں ہونے دوں گی۔

صفورہ بیگم اسے تنبیہہ کرتی تن فن کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

آپ کی نفرت کی انتہا دیکھنا چاہتی ہوں بس صفورہ بیگم سب کو تو آپ نگل ہی چکی ہے ناجانے اب اس نفرت کے کھیل میں کس کا نمبر ہے۔ناجانے دین پہنچ گیا ہو گا یا نہیں۔

وہ روتے روتے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی معاً اپنے ہاتھوں میں کسی کا لمس محسوس کرتے اس نے سرخ ہوتی آنکھوں سمیت اوپر دیکھا جہاں علایہ کھڑی دھندلی نگاہوں سے اسے ہی تک رہی تھی وہ اسے سینے میں بھینچتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ناجانے زندگی نے اب کتنے امتحانات لینے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پپ۔پانی۔

وہ ہکلاتے لہجے میں بولی۔اس کے ساتھ لیٹی آٹھ سالہ علایہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ لٹھے کی مانند سپید پڑ چکا تھا۔سال پہلے جو عائشہ کھنکھتی ہوئی ملتی تھی آج اس کی حالت اس قدر ابتر تھی کہ اس کا جسم ہڈیوں کے ڈھانچے کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔گزرے سال میں اس کی حالت اس قدر ابتر ہو چکی تھی کہ وہ صدیوں کی بیمار لگنے لگی تھی۔دین کی گمشدگی شاہزین کی موت اور اس کی بدولت عاکف اور نادیہ کے درمیان اختلاقات ان سب نے اس کی صحت پہ اس قدر برا اثر ڈالا تھا کہ وہ بس لیٹی ہی رہتی تھی۔کرنل افتخار اور ان کی بیوی کی وفات لاہور سے واپسی پہ جہاز کے کریش ہونے کی بدولت ہوئی تھی۔صفورہ بیگم ابھی بھی گھر سے غائب تھی وہ جب بھی کہی جاتی تھی پورے گھر کی چیزوں کو اچھے سے لاک کر جاتی تھی۔ان کا رویہ عائشہ کے ساتھ مزید ابتر ہو گیا تھا کیونکہ ان کے مطابق اسی کی بدولت ان کا بیٹا گھر چھوڑ کر گیا تھا۔دین کے بھاگنے پہ بھی وہ بے تحاشہ خوش تھی۔عائشہ ان کی خوشی پہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ جاتی تھی۔ابھی بھی وہ پانی کی تلاش میں سائیڈ ٹیبل پہ ہاتھ مار رہی تھی جب علایہ جاگ اٹھی۔وہ اتنی سی عمر میں ہی اپنی عمر سے بڑی دکھنے لگی تھی۔وہ عائشہ کی حالت دیکھ بھاگنے والے انداز میں نیچے بھاگی لیکن کچن کو تالا لگا دیکھ اس نے تکلیف سے آنکھیں میچی اور

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عائشہ کی حالت کا سوچتے وہ ننگے پیر ہی پانی کا جگ لیتے باہر کی جانب بھاگی تھی۔ ساتھ والے گھر کا دروازہ بجاتے اس نے خالی خالی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا۔

انکل ایک جگ پانی دیدیں میری ماما کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اور کچھ کھانا بھی وہ ٹھیک نہیں ہے پلیز۔

وہ روتے روتے بولی تو ساتھ والی کام والی نے احسان کرنے والے انداز میں پانی کا جگ اس کے ہاتھوں میں تھماتے اس کے منہ پہ چہرہ بند کر دیا۔

پلیز آنٹی ایسے مت کریں میری ماما مجھے چھوڑ کر چلی جائیں گی۔

وہ چیخ چلا رہی تھی۔ کافی گھروں سے نا امیدی ملتے ہی اس نے ایک دکان والے کے آگے ہاتھ پھیلائے تھے کیونکہ اس کی ماں دو دنوں سے لگاتار بھوکی تھی۔ وہاں سے کھانا لیتے وہ جوں ہی کمرے میں پہنچی عائشہ کی ساکت نگاہیں دیوار پہ جمی تھی اس نے جلدی میں پانی گلاس میں انڈیلتے ان کے لبوں سے لگایا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میری بیٹی۔

وہ کپکپاتے ہاتھ اس کے چہرے پہ پھیر گئی۔

آپ کے ماما بابا اپنا وعدہ نہیں نبھا پائے۔ان سے ناراض مت ہونا۔زندگی میں اگر کبھی دین سے ملو تو اسے کہنا تمہاری ماں تمہیں بہت یاد کرتی تھی۔

وہ روتے روتے بول رہی تھی۔سانس گھٹ رہا تھا دھڑکن تھم رہی تھی۔دھڑکنیں ساکت ہوتی تھی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔

نہیں ماما۔ماما آپ نہیں پلیز۔علایہ مر جائے گی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے گود میں سر رکھے لیٹی تھی اور نگاہیں چت اوپر دیوار پہ جمی تھی۔ علایہ پاگلوں کی طرح اسے ہلا رہی تھی لیکن وہ خاموش تھی بلکل خاموش۔ علایہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہا تھا۔ اس کے بعد اس کی آنکھیں بلکل خشک تھی۔ وہ خاموشی سے عائشہ کے سینے پہ سر رکھ گئی۔ اس کا رو رو کر مانگا گیا کھانا کسی کام نہ آیا تھا۔

آج اسی وقت آپ کے ساتھ علایہ بھی مر گئی۔

اس کی آواز سرگوشی سے زیادہ نہیں تھی۔ وہ ترستی نگاہوں سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو چھو رہی تھی۔

وہ جوں ہی ہوش وحواس سے بیگانہ علایہ کو ہسپتال لے کر پہنچے اسے سرعت سے ایمرجنسی میں لے جایا گیا۔ عشب اور دین اسی کے ساتھ تھے جسے اپنا کوئی ہوش نہیں تھا۔ عشب جو پیشانی مسلتے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا چونک کر دین کی جانب دیکھا جو دیوار سے پشت ٹکائے آنکھیں موندے کھڑا تھا۔ عشب نے ترحم بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے قدم اس کی سمت بڑھائے جس کے چہرے سے اذیت صاف چھلک رہی تھی۔ اس نے اس کے قریب پہنچتے اس کے شانے پہ دباؤ ڈالا تو اس نے آنکھیں واں کرتے اس کی جانب دیکھا لیکن عشب کو دیکھتے اس نے سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدلتے اپنی نم آنکھوں کو پونچھا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"دین۔"

اس کی محبت بھری آواز پہ وہ مزید خود پہ ضبط نہ کرپایا تبھی اس کے گلے سے لگتے پھوٹ کر رو دیا تھا۔عشب نے اس کی حالت دیکھ اس کو پشت کو سہلایا۔

"دین حوصلہ کرو وہ ٹھیک ہو جائے گی۔تم ایسے ہمت ہاروگے تو اس کا کیا ہو گا۔"

وہ اس کی پشت تھپتھپاتا ہوا گویا ہوا۔دین نے بھیگی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"عشب یہ میں نے کیا کر دیا میں کیسے ایسا کر سکتا ہوں میں نے سب کچھ خراب کر دیا۔اپنی ماں بہن کو کیسے چھوڑ کر جا سکتا تھا میں لیکن مجھ پہ تو صرف اپنے بابا کا خواب پورا کرنے کا جنون سوار تھا میں نے سب کچھ ختم کر دیا میری ماما اور اب میری بہن۔اس سب کا ذمہ دار میں ہوں۔میں قصوروار ہوں ان سب کا۔"

وہ دونوں ہاتھ کی مٹھیوں میں اپنے بالوں کو جکڑتے غصے کے عالم میں پھٹ پڑا۔عشب نے اطراف کا جائزہ لیا تو لوگ انہی کی جانب متوجہ ہو رہے تھے وہ ایک ناگوار نگاہ ان سب پہ ڈالتے دین کو تسلی دینے لگا۔

"ابھی یہ وقت نہیں ہے ان سب باتوں کا۔ہم گھر جا کر ڈسکس کرتے ہیں اس متعلق۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تو اس نے اپنے گال پہ بہنے والے آنسوؤں کو پونچھا تھا۔ معاً کمرے سے نکلتی ڈاکٹر کو اپنی جانب آتا دیکھ وہ دونوں سرعت سے ان کی جانب بڑھے جو شکل سے ہی پریشان دکھائی دے رہی تھی۔ ان کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔

"آپ دونوں اندر موجود پیشنٹ کے ساتھ ہیں۔ اور کیا رشتہ ہے آپ کا ان سے۔"

انہوں نے جانچتی نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھتے سنجیدگی سے استسفار کیا۔

"میں علایہ کا بھائی ہوں فاردین۔"

دین کی بھینچی آواز پہ ڈاکٹر سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلا گئی اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملاتے ان کی جانب متوجہ ہوئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دیکھیں فار دین بیٹا۔ ان کی حالت بہت زیادہ ابتر ہے۔ ان کا بری طرح نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔ شاید کسی" بات کی پریشانی ہے انہیں جو اس بچی کے اعصابوں پہ بہت برا اثر ڈال رہی ہے۔ فلحال تو ان کا ٹریٹمنٹ کر دیا ہے لیکن میرے کہے کے مطابق اب سے ان کا خاص خیال کریں اگر نیکسٹ ٹائم ایسا کچھ ہوتا ہے تو نتیجہ ان کی جان "جانے کی صورت میں ہو گا کیونکہ اب ان کا دماغ کسی قسم کا صدمہ یا ٹروما برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتا۔

وہ پیشہ وارانہ انداز میں بولتی وہاں سے نکلتی چلی گئی جبکہ ان کے جاتے ہی وہ بے دم سا ہوتا بینچ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھا۔ عشب نے بروقت اسے سہارا دیا تھا جو ساکت بیٹھا ڈاکٹر کی باتوں کو سمجھنے کی کوششوں میں تھا۔

دین ایسے ہمت ہارنے سے کیا ہو گا۔ مضبوط بنو جب تک تم مضبوط نہیں بنو گے حالات نارمل نہیں ہونگے مزید" "بگڑے گے۔ اٹھو اور اٹھ کر دیکھو علایہ کو۔

وہ اس کو ڈپٹنے والے انداز میں بولا تو وہ ایک خالی خالی نگاہ اس پہ ڈالتے اثبات میں سر ہلاتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔ عشب نے بھی ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے قدم اسی کی تقلید میں اندر کی جانب بڑھائے تھے۔ اندر

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

قدم رکھتے ہی اس کا ذردی مائل چہرہ دیکھتے اس کے دل کو دھکا سا لگا۔وہ خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھے گیا جو کچھ دنوں پہلے کس قدر شاداب ہو گیا تھا لیکن اب پھر سے وہی حالت۔عشب نے لب سختی سے آپس میں پیوست کیے تھے۔

"علایہ بھائی کی جان۔"

دین نے اس کے سر پہ دستِ شفقت پھیرتے محبت بھرے لہجے میں پکارا لیکن جوابًا وہ خاموش آنکھیں موندے لیٹی رہی۔لب ساکت تھے۔آنکھیں بند تھی۔دین کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہا تھا۔وہ یک ٹک اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جس نے یہاں تک پہنچنے کی خاطر نجانے کیا کیا برداشت کیا تھا۔بظاہر خود سے ہی لاپرواہ لڑکی اندر سے کس قدر زخموں سے چور تھی وہ اس کی مضبوطی کی داد دے کر رہ گیا۔

"عشب یہ جاگ کیوں نہیں رہی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے بھرائے لہجے میں خاموش کھڑے عشب کو مخاطب کیا تو وہ ٹھٹھک کر اس کی جانب متوجہ ہوا جس کا چہرہ ضبط کے چکر میں سرخ پڑ رہا تھا۔ وہ مضبوط قدم اٹھاتا اس تک پہنچا۔

"دین ابھی اس کی حالت درست نہیں ہے نا ہی اسے مکمل طریقے سے ہوش آیا ہے۔ ابھی وہ غنودگی میں ہے۔ تم پریشان مت ہو۔"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔ دین نے سختی سے نفی میں سر ہلایا تھا۔ معاً اس کی پلکوں کی جنبش پہ عشب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جس نے تکلیف کے عالم میں اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔ مٹھیاں بھینچنے کی وجہ سے ہاتھ میں لگی سوئی بہت بری طرح اسے چبھی تھی۔ عشب نے بے ساختہ اس کا نرم و نازک ہاتھ تھامتے نرمی سے کھولا تھا۔ کسی کے لمس کا احساس تھا کہ علایہ نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولتے ماحول کا جائزہ لینا چاہا۔ نگاہیں گھومتے اس نے جوں ہی اپنے اوپر جھکے دین کو دیکھا تو نم نگاہوں کو سختی سے میچتے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔ دین نے اس کی بے رخی پہ تڑپ کر اس کی جانب دیکھا۔

"علایہ پلیز مجھ سے بات کرو۔ کیوں مجھے تکلیف میں مبتلا کر رہی ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بے بسی و بے کسی سے گویا ہوا۔ عشب نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"مجھے گھر جانا ہے۔"

یہی الفاظ تھے جو صرف اس کے لبوں سے ادا ہوئے تھے۔ دین نے آنکھوں کو میچتے کھولا تھا اور اس کے بے تاثر چہرے کی جانب دیکھا جس کا رخ دوسری جانب تھا۔ عشب آنکھوں کے ذریعے اسے تسلی دیتے باقی کی فارمیلیٹیز پوری کرنے چل دیا تاکہ ڈسچارج پیپر تیار کروا سکے۔ اس کے جاتے ہی دین نے حسرت آمیز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا تھا۔

چند ساعتوں بعد وہ سب ڈاکٹر سے ملتے باہر کی جانب چل دیے۔ دین نے جوں ہی اسے اندر بٹھانے کی خاطر ہاتھ بڑھایا جو سختی سے لب بھینچ گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بہت شکریہ لیکن میں ان سب تکلیفوں کی عادی ہوا تنی کمزور ہرگز نہیں کہ ان کھو کھلے سہاروں کی ضرورت "پیش آئے۔"

وہ تلخ مسکراہٹ سمیت دھیمے سے بولتی مشکل اپنے چکراتے سر کو سنبھالتی اندر بیٹھ گئی۔ عشب نے افسوس بھری نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا جن کا رشتہ سنورنے کی بجائے مزید بگڑ تا ہی جا رہا تھا۔ ان دونوں کے بیٹھتے ہی گاڑی جہاز کی سی تیزی سے دھول اڑاتے ہسپتال کی حدود سے باہر نکلتی چلی گئی جہاں سب ان کے منتظر تھے۔ تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد ان کی گاڑی گھر کے پورچ میں رکی تھی۔ علایہ ان دونوں کے نکلنے سے پہلے ہی دروازہ کھولتی باہر نکلی اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔ دین نے تھکے تھکے انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

عشب اسے کہو مجھ سے بات کریں میرے پہ ساری بھڑاس نکال لے لیکن یوں بے رخی مت برتیں۔ مجھے وہ "بہت جان سے پیاری ہے میں نہیں برداشت کر پاؤں گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بوجھل لہجے میں بولا۔ عشب اسے سہارہ دیتے اندر کی جانب چل دیا۔ وہ دونوں جوں ہی اندر پہنچے لاؤنج میں جزاء اور عاکف کو اپنا ہی منتظر پایا۔ وہ دونوں بمشکل قدم اٹھاتے ان کے نزدیک پہنچے۔

"علایہ کہاں گئی۔"

عشب نے اطراف میں نگاہیں دوڑاتے علایہ کی متعلق استسفار کیا۔ جزاء نے پریشانی سے انگلیاں چٹخاتے کچن کی جانب اشارہ کیا جہاں وہ گلاس میں پانی انڈیلتے اپنے کمرے کی جانب جارہی تھی معاً کچھ یاد آنے پہ وہ رکی اور پلٹ کر ان کے قریب آئی۔ گلاس شیشے کی میز پہ رکھتے اس نے گہرا اسانس بھرتے ان سب کی جانب دیکھا اور مسکرائی تھی نم مسکراہٹ۔ جس میں درد کے علاوہ کوئی تاثر نہیں تھا۔

"کیا ہوا آپ سب کی تکلیفیں ختم ہوگئی یا سب کچھ کلئیر ہوگیا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بھنویں اچکاتے ہوئے بمشکل بولی۔ مسلسل چیخنے کی بدولت گلہ خراب تھا جس کی وجہ سے بولنے میں بھی دقت پیش آرہی تھی۔عاکف نے بے چینی سے آگے بڑھتے اسے گلے سے لگانا چاہا لیکن وہ ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے روک گئی۔

"علایہ فلحال یہ ٹھیک نہیں ہے آپکی طبیعت خراب ہے اور ڈاکٹر نے کسی بھی قسم کی بات کرنے سے انکار کیا ہے۔"

عشب نے اسے گہرے سانس بھرتا دیکھ اس کے قریب آتے دھیمے سے سمجھانا چاہا لیکن اس نے سختی سے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں بولنے دیں مجھے میں اگر خاموش رہی تو یہ دماغ پھٹ جائے تمام سوچیں میرے ذہن میں حاوی ہوتے مجھے پریشان کرتی ہیں آپ بتائیں میں کیا کروں۔بتائیں کوئی طریقہ بتائیں جس سے میں اپنا تلخ ماضی بھول جاؤں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اچانک اس کے دونوں بازو اپنی گرفت میں لیتے منت کرنے والے انداز میں بولی تو وہ ایک لمحے کیلیے ساکت رہ گیا۔علایہ اس کے نظریں چڑانے پہ اذیت سے قہقہہ لگا کر ہنس دی۔وہ سب ہونق ذدہ سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔

نہیں ہے نا کوئی جواب۔خاموش ہو گئے نا آپ بھی۔زبان تالو سے چپک گئی نا آپکی۔بتائے کوئی تو بتائے میں اپنا" بچپن کہاں سے لاؤں۔میں وہ ہنستے مسکراتے لمحات کہاں سے لاؤں۔کہاں ڈھونڈوں ہنستی مسکراتی علایہ کو مجھے "میرا عکس بھی نہیں ملتا۔

وہ چیخ چیخ کر بول رہی تھی اور وہ سب پریشانی سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے جو ایک بار پھر اپنے حواس کھو رہی تھی۔جزاء اپنا حلق تر کرتے آگے بڑھی اور اسے تھاما۔اس نے وحشت ذدہ نگاہوں سے جزاء کی جانب دیکھا۔

"تم بتاؤ گی مجھے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اسے آنسو بہاتا دیکھ کر معصومیت سے بولی۔ جزاء نے ضبط سے دونوں ہاتھ منہ پہ جمائے۔ علایہ نے نفی میں سر ہلاتے اس کی جانب دیکھا۔

"ارے تم کیوں رو رہی ہے۔ تم خوش رہو اب کسی چیز کی کمی نہیں ہے تمہیں دیکھو سب کچھ ہے تمہارے پاس۔ پہلے ماں تھی اب باپ بھی مل گیا۔ ان دونوں کی ساری غلط فہمیاں بھی دور ہو گئی اب ہے نا۔ اب تم لوگ خوشحال فیملی کی طرح رہو۔ رووں نہیں تم۔"

وہ اس کے گالوں پہ بہتے آنسو صاف کرتی پاگلوں کی طرح بولی۔ جزاء نے اپنے آنسو پونچھے تھے۔

"اب کیوں خاموش ہیں آپ۔ جائیں آپ کی بیوی مل گئی اب جائیں خوشیاں منائیں۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں عاکف سے بولی۔ اس کے یوں بدتمیزی کرنے پہ عشب نے اسے تھامنا چاہا لیکن وہ سختی سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہاتھ مت لگائیں مجھے ڈونٹ ٹچ می۔ڈونٹ ٹچ می۔وہ لگائیں گی مجھ پہ بھی الزام۔میں بھی اپنی ماما کی طرح" رسواں ہو جاؤں گی۔اور میرا الزام مٹانے کی خاطر بھی کوئی نہیں آئے گا۔یہاں کوئی انسان کسی کا ہمدرد نہیں ہوتا ایسے وقت میں سب چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔جیسے یہ گئے تھے میری ماما کو چھوڑ کر۔الزام دونوں پہ لگا تھا تو آپ اکیلے کیوں وہاں سے گئے۔ہمیں کیوں نہیں لے کر گئے۔کیوں نہیں اس وقت بولیں جب میری ماں کے "کردار پہ کیچڑ اچھالا جارہا تھا۔کہاں تھے سب۔

وہ روتے روتے اپنے دل کا غبار ان سب کے سامنے ظاہر کر رہی تھی۔

چلو جس شوہر نے اسے عزت بنایا وہ تو چھوڑ کر چلا گیا۔آپ کو انہوں نے بھائی مانا تھا تو کیوں نہیں نبھایا بھائی" "ہونے کا فرض جواب دیں مجھے۔

وہ عاکف کا گریبان جکڑتے روتے روتے تکلیف کی کیفیت میں بولی۔عاکف اس کی بات پہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیے کیونکہ ان کے پاس فلحال کوئی جواب نہیں تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور آپ دین بھائی۔ بیٹا بیٹا کرتی نہیں تھکتی تھی وہ کہاں تھا ان کا بیٹا جب وہ تکلیف سے مر رہی تھی ان کی جان نکل رہی تھی۔ آدھی آدھی راتوں کو روتے وہ آپ کو یاد کرتی تھی۔ روتی تھی تڑپتی تھی چیختی تھی چلاتی تھی اور میں ایک بدنصیب بیٹی جو اپنی ماں کو کبھی کچھ نہ دے سکی۔ وہاں کوئی کیوں نہیں تھا ہماری آہ و پکار سننے کے خاطر بھائی۔ کہاں تھے آپ کیوں تنہا کر گئے ہمیں۔ آپ سب ایک ایک شخص واقف تھا اس عورت سے۔ پھر بھی "اکیلا چھوڑ گئے۔"

بولتے بولتے اس کی آواز دھیمی ہو رہی تھی لیکن وہ اپنے حواس قابو میں رکھتے بول رہی تھی۔

"کہاں ہیں نادیہ بیگم بلاؤ اپنی ماما کو پوچھو ان سے کب کب کس کس جگہ میری ماما نے انہیں اپنی چھوٹی بہن کی طرح متعارف نہیں کرایا پھر بھی وہ ایسی بات ان کے متعلق سوچ بیٹھی۔"

وہ ان کے کمرے کا دروازہ پیٹتے بول رہی تھی۔ جزاء نے بوکھلاتے اسے تھاما لیکن وہ بے دردی سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی۔ دین نے آگے بڑھتے اسے تھامنا چاہا لیکن وہ ہاتھ کے اشارے سے ہی ان سب کو روک گئی اور تنبیہی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔وہ اپنے قدم بے ساختہ پیچھے لے گیا۔اس سے پہلے کہ وہ مزید خود پہ تشدد کرتی دو مضبوط ہاتھوں نے اس کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔اس نے چونک کر جوں ہی مقابل کا چہرہ دیکھا تو عشب سخت نگاہوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔ایک پل کو اس کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ وہ سہم گئی۔اس کا وجود ابھی بھی ہچکولے کھا رہا تھا۔

"چھوڑیں مجھے۔"

وہ کسمساتے ہوئے بولی۔عشب نے سختی سے اس کے بازوؤں کو جھٹکا دیا۔

"آواز بند اب ایک لفظ بھی آپکی زبان سے ادا ہوا تو میرے سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ چلیں اندر۔"

وہ اسے کھینچتے اندر کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ خاموشی سے اس کے ساتھ ہی کھنچتی چلی جا رہی تھی۔دین نے بھی اس کے تعاقب میں جانا چاہا لیکن عاکف نے اسے درمیان میں ہی روک دیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ابھی رک جاؤ عشب کو اس سے بات کرنے دو شکر ہے وہ کسی کی تو سن رہی ہے۔"

عاکف اسے لیتے لاؤنج میں رکھے صوفے پہ بیٹھ گئے۔ دین نے خاموشی سے سر صوفے کی پشت سے ٹکایا تھا۔ جزاء کو کسی نے مخاطب نہیں کیا تو وہ ایک حسرت بھری نگاہ عاکف پہ ڈالتے اپنے کمرے کی جانب پلٹ گئی۔ اسے تو ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا کہ عاکف اس کا باپ ہے۔ اندر بیڈ سے پشت ٹکائے بیٹھی نادیہ بیگم کو دیکھتے اس نے انہیں مخاطب کرنا چاہا لیکن وہ خاموشی سے کروٹ بدل گئی۔ جزاء نے بے تاثر نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"چھوڑیں مجھے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ جوں ہی اسے اندر کمرے میں لیا وہ چیخ کر بولی لیکن شاید اب وہ اس کی سننے کے موڈ میں نہیں تھا تبھی کڑی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میں نے کیا کہا تھا کہ مجھے آواز نہ آئے۔"

وہ سختی سے تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولا۔اس کے لہجے پہ علایہ کی آنکھیں پل بھر میں بھیگی تھی۔

"لیکن وہ سب۔"

اس نے ہچکیاں بھرتے کچھ بولنا چاہا عشب نے اس کے لبوں پہ اپنی بھاری انگلی رکھ دی۔علایہ اس کا لمس اپنے لبوں پہ محسوس کرتے جی جان سے لرزی تھی۔اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ سرعت سے اپنی انگلی ہٹائی۔علایہ خاموشی سے نگاہیں جھکا گئی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"جو بھی ہوا ہے سب بھول جائیں۔"

اس کی بات پہ علایہ نے جھٹکے سے رخ موڑتے اس کی جانب دیکھا جیسے اس نے کوئی غلط بات کہ دی ہو۔

کیا بھلا دینا اس قدر آسان ہوتا ہے۔یہ درد کچی پنسل سے نہیں لکھے ہوتے جنہیں مٹایا تو آسانی سے مٹ گئے" کچھ درد دل پہ نقش ہوتے ہیں جیسے پتھر پہ لکیر نصب ہوتی ہے کہ جتنا مرضی اسے صاف کرلو اس کی تہہ ویسی ہی اٹی رہتی ہے۔اسی طرح میں جتنا مرضی رولوں ان درد کے پیچھے لیکن درد کم ہی نہیں ہوتا۔"

اس کا لہجہ چبھتا ہوا تھا۔عشب نے گہرا اسانس فضا کے سپرد کیا اور ایک گہری نگاہ اس پہ سرخ پڑتے چہرے پہ ڈالی۔

"کوشش تو کی جا سکتی ہے نا علایہ۔"

وہ اپنائیت بھرے لہجے میں بولا۔علایہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

میں بہت کی ہے لیکن نہیں بھول پاتا۔بہت گہرے زخم دیے ہیں اس گزری زندگی نے۔کوئی نہیں سمجھ سکتا" کوئی بھی نہیں۔"

وہ بھاری لہجے میں بولی۔اس کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔عشب نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"لیکن یہ کہاں کی عقلمندی ہے کہ اس کی وجہ سے آپ اپنے بڑوں سے یوں مخاطب ہو۔ ابھی آپ نے عاکف سر کو کس طرح مخاطب کیا۔ کیا وہ آپ کو زیب دیتا تھا ان کا رتبہ دیکھو پہلے آپ۔ دین کی تکلیفوں کا آپ کو اندازہ ہے علایہ۔ میں یہ نہیں کہ رہا کہ آپ کا غم چھوٹا ہے یا بڑا لیکن اپنی اس تکلیف میں اپنی ماما کی تعلیمات مت بھولیں۔"

وہ صوفے پہ بیٹھی ہوئی تھی۔ عشب نے کچھ فاصلے پہ جگہ سنبھالی اور اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔ علایہ نے سسکی بھری تھی۔

"وہ مجھے پتہ نہیں چلا سوری۔"

وہ شرمندگی اور دکھ کی ملی جلی کیفیت سمیت بولی۔ عشب نے نرم نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ایک بار پھر چہرہ جھکائے اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔ مسلسل رونے کی بدولت ناک بھی سرخ اناری ہو رہی تھی۔ اس نے بے ساختہ نگاہیں چرائی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ویسے میں نے سنا ہے کہ آپ کی ماما کافی ہمبل اور سویٹ سی تھی تو ان کی بیٹی کس پہ چلی گئی ہے جو ہر وقت "مرچیں چباتی ہے یا لڑتی جھگڑتی ہے۔"

وہ ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتا ہوا بولا شاید اس کا موڈ بدلنا چاہتا تھا۔اس کی بات پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی نم نگاہوں سمیت اسے دیکھتے ہنس دی۔اس کے ہنسنے پہ عشب کے جلتے دل پہ ایک پھوار سی برسی تھی۔وہ آنکھوں میں الوہی سی چمک لیے اسے دیکھے گیا۔

"میں صرف آپ سے لڑتی ہوں۔"

وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتے جتانے والے لہجے میں بولی۔عشب نے محبت بھری نگاہوں سے اس کا پھولا ہوا چہرہ دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ خادم ہمہ وقت آپ کی خدمت میں پیش ہے محترمہ۔ جب جی چاہے لڑ و یا جھگڑو بس ہنستی مسکراتی رہا کرو" "کیونکہ زندگی صرف مسکراتے ہوئے ہی خوبصورت لگتی ہے۔

وہ اس کی سرخ ہوتی ناک ہولے سے دباتا ایک محبت بھری نگاہ اس پہ ڈالتے وہاں سے نکلتا چلا گیا جب کہ اس کے جانے کے بعد بھی علایہ اس کے لفظوں کے حصار میں ہی مقید تھی۔ اس نے ہولے نے اپنی ناک کو چھوا تھا۔ ابھی وہ ساکت کھڑی اسی کے متعلق سوچ رہی تھی معاً دروازے پہ کھڑے دین کو دیکھتے اس کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ رخ پھیرتی وہ ایک جست میں اس کا بازو تھامتے روک گیا تھا۔

"کس قدر اذیت سے روشناس کراؤ گی اپنے بھائی کو۔"

اس کی بات پہ علایہ تکلیف سے آنکھیں میچ گئی۔ لبوں پہ ہنوز قفل لگا ہوا تھا۔

"مجھ سے بات کرو پلیز مجھے بتاؤ ماما کے متعلق کہ ان کے بدنصیب بیٹے نے کیا کچھ کھویا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ درد بھرے لہجے میں بولا۔علایہ نے منہ پہ ہاتھ جماتے اپنی سسکی روکی تھی لیکن دین کی اگلی حرکت پہ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس ک پیروں تلے کسی نے زمین کھینچ لی ہو۔وہ تڑپ کر پیچھے ہٹی تھی لیکن دین نے اس کے پیروں پہ گرفت مضبوط کر دی۔

"مجھے معاف کر دو پلیز ایک بار معاف کر دو میں اس سب سے انجان رہا میں نے کیا کچھ کھو دیا اس بے خبری میں۔"

وہ تکلیف سے پھپھک پھپھک کر رو دیا۔علایہ اس سے اپنا آپ چھڑواتے پیچھے ہوئی اور گرنے والے انداز میں اس کے مقابل بیٹھی تھی۔

"مت کریں بھائی۔مجھے یوں گنہگار مت کریں۔میں پہلے ہی بہت گنہگار ہوں۔"

وہ روتے روتے اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ گئی۔

دین سے مزید برداشت نہ ہوا تو اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا۔وہ اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ لب رکھتے اسے اپنے ہونے کا یقین بخش رہا تھا۔

"کیا ہوا تھا ماما کو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی سر سراتی ہوئی آواز پہ علایہ نے مشکلوں سے ہچکی روکی تھی۔ آنکھیں پل بھر میں سرخ ہوئی۔

ماما بھائی ماما میرے سامنے چلی گئی بھائی۔ سب ختم ہو گیا تھا اس دن علایہ بھی۔ اس صفورہ بیگم کی وجہ سے۔ وہ "عورت نہیں ایک سانپ تھی جو اپنے ہی بچوں کو بھی کھا گئی۔ ان کی خوشیوں کو بھی نگل گئی بھائی۔

وہ اس کا کالر دونوں مٹھیوں میں بھینچتے رنج و ملال کی کیفیت میں بولی۔

"میں پوچھ رہا ہوں ماما کو کیا ہوا تھا میرے جانے کے بعد۔"

وہ سرد مہری سے گویا ہوا۔ علایہ نے سہم کر اس کے چہرے پہ پتھریلے تاثرات دیکھے تھے۔

انہوں نے آپ کے جانے کے بعد ہمیں ہمارے کمرے سے بھی نکال دیا تھا۔ پہلے تو ماما نے بولنا چاہا لیکن انہوں" نے میری نگاہوں کے سامنے ماما کو بہت مارا تھا وہ منت کر رہی تھی رو رہی تھی تکلیف سے لیکن وہ نا جانے کونسی بھراس نکال رہی تھی بھائی۔ میں نے بہت روکا تھا انہیں لیکن وہ نہیں رکی۔ مار مار کر انہوں نے ہمیں ایک

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پرانے سے سٹور روم میں پھینک دیا ان کا خیال تھا کہ ماما کی بدولت عاکف چاچو اور ان کی بیوی میں علیحدگی ہوئی تھی۔ جتنی اذیت وہ دے سکتی تھی نہ انہوں نے دی ہے ہمیں۔ وقت پہ کھانا نہیں دیتی تھی۔ میں جب بھی باہر نکلتی مجھے مار کر اندر واپس بھیج دیتی تھی۔ ایک دن میں ان کی غیر موجودگی میں ماما کو لیتے ایک انکل کے ساتھ ڈاکٹر پہ گئی تھی تو انہوں نے ماما کو سانس کا مسئلہ بتایا تھا۔ وہ ہر رات بس آپ کو اور بابا کو یاد کرتی رہتی تھی اور مجھے یہی سمجھاتی تھی کہ زندگی کے کسی بھی موڑ کر دین ملے تو اسے کہنا کہ اس کی ماں اس سے بے تحاشہ محبت کرتی ہے اسے بہت یاد کرتی ہے۔ ایک بار تو تین دن ہو گئے تھے ایک قطرہ پانی بھی نہیں پیا تھا ماما کی طبیعت بے حد خراب تھی۔ وہ ان کی طبیعت کی پیشِ نظر کچن کی جانب گئی لیکن اس پہ لاک لگا ہوا تھا اور ماما کو سانس لینے میں اس قدر دقت پیش آرہی تھی۔ میں رو رہی تھی چلا رہی تھی لوگوں سے اپنی ماں کی زندگی کی بھیک مانگتے میں جوں ہی واپس لوٹی وہ شاید اپنی زندگی کی آخری بازی بھی ہار چکی تھی۔ ان کی آنکھیں بند تھی بلکل وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی اس تاریک دنیا میں جہاں میرا تو کوئی ولی وارث نہیں تھا۔ میں تنہا تھی۔"

وہ اس کے سینے سے لگی بوجھل لہجے میں تفصیل سے بولی۔ دین نے اس کی بات پہ پرسوچ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"پھر کیا ہوا تھا۔"

اس نے کسی سوچ کے زیرِ اثر پوچھا۔علایہ نے چونک کر اس کے سینے سے سر اٹھایا اور بھیگی آنکھوں میں نا سمجھی لیے اس کی جانب دیکھا۔

"میرا مطلب ہے کہ کہی ہسپتال وغیرہ نہیں لے کر گئے تھے۔"

وہ اس کا چہرہ پڑھتے اپنی بات پہ زور دے کر گویا ہوا۔علایہ انگلیاں چٹخاتے خاموشی سے چہرہ جھکا گئی تھی۔ذہن کے دریچوں میں اس دن کا دل دہلا دینے والا منظر پوری وقت سے لہرایا تھا۔وہ ایک بار پھر ماضی کی جانب نکل پڑی تھی۔

"ماما میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی ماما میں ابھی نیچے جا کر بتاتی ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ کچھ سوچتے تقریباً بھاگنے والے انداز میں ننگے پاؤں ہی زینے اترتی لاؤنج میں داخل ہوئی۔ صفورہ بیگم جو عاکف کی تصویر تھامے بیٹھی اسے نم نگاہوں سے تک رہی تھی اسے اپنی جانب بھاگ کر آتا دیکھ وہ نا سمجھی سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ دل میں کسی غیر معمولی پن کا احساس پوری شدت سے جاگا تھا۔ انہوں نے پیشانی پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا جو ابھی جزاء کی ہی عمر کی تھی مگر نا جانے کیوں ان کا دل اسے دیکھتے نفرت سے بھر جاتا تھا۔ ابھی بھی شاہ زین کی بیٹی کا سوچتے ان کے وجود میں سرد لہریں کوندی تھی۔

"وہ ماما۔"

وہ ہانپتے ہانپتے بولی۔ صفورہ بیگم اس کا بھیگا چہرہ دیکھ لب بھینچ گئی۔

"کیا مصیبت ہے۔ کچھ بولو گی یا ہکلاتی ہی رہو گی۔"

وہ اس کے منہ پہ ایک تھپڑ جڑتی رعونت ذدہ لہجے میں بولی۔ علایہ نے اپنے گال پہ ہاتھ رکھتے نم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اور اپنی چھوٹی سی مٹھیاں بھینچ گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"وہ ماما کی طبیعت نہیں ٹھیک وہ اٹھ نہیں رہی۔"

وہ بھرائی آواز میں بولی۔ صفورہ اس کی بات پہ چونکی تھی۔ معاً ان کے لبوں کی تراش پہ ایک شیطانی مسکراہٹ نے احاطہ کیا وہ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لیے سرعت سے اس سٹور روم کی جانب بڑھی تھی جہاں اس نے ان دونوں کو رکھا ہوا تھا۔ وہ جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی کمرہ عجیب سی بدبو سے اٹا ہوا تھا۔ انہوں نے اس کے قریب بیٹھتے اس کی نبض ٹٹولی تو ان کا ماتھا پوری شدت سے ٹھٹھکا۔ انہوں نے اپنا فون نکالتے سرعت سے ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا حکم دیا اور کسی کے سہارے سے اسے گاڑی میں بٹھایا جو ہنوز ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔

"میں بھی ماما ساتھ جاؤں گی۔"

وہ عائشہ کی حالت دیکھتے روتے روتے بولی۔ صفورہ بیگم نے حقارت سے اس کی جانب دیکھا جو اپنا رونا پیٹ رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بکواس بند کرو اور دفعہ ہو جاؤ اندر۔ ورنہ تمہاری ماما کو بھی اندر ہی بٹھا دوں گی ساتھ ہی بیٹھی رہنا۔ اس کا علاج "بھی نہیں ہو گا پھر۔"

انہوں نے سوچ سمجھ کر پہلا داؤ کھیلا۔ علایہ ان کی بات پہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنے قدم پیچھے لے گئی تھی۔ پھولے ہوئے گال رو رو کر سرخ پڑ رہے تھے لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری۔

"میری ماما کو لے کر آنا پلیز۔"

وہ ان کا پیر تھامتے منت سماجت کرنے لگی۔ صفورہ نے ایک جھٹکے سے اسے پیچھے کی جانب پھینکا تو وہ کمر کے بل دور جا گری۔ گرنے کی بدولت کمر میں درد کی ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔ وہ دونوں ہاتھ منہ پہ جماتے اپنی چیخوں کو حلق میں ہی دبا گئی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اتنی دیر میں گاڑی ایک جھٹکے سے ملک ہاؤس کی حدود سے باہر نکلتی چلی گئی۔وہ نم نگاہوں سے جاتی ہوئی گاڑی کو دیکھ رہی تھی۔

دین کا شفقت بھرا لمس اپنی پیشانی پہ محسوس کرتے وہ چونکی تھی۔البتہ دین کی پرسوچ نگاہیں اسی کی جانب اٹھی ہوئی تھی۔وہ ناجانے کیا سوچتے اس کی جانب یک ٹک دیکھ رہا تھا۔

"اس کے بعد کیا ہوا تھا۔"

وہ پرسوچ نگاہوں سے اسے دیکھتے بولا۔علایہ کے چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات پنہاں تھے وہ ناجانے کیا جاننا چاہ رہا تھا۔علایہ نے ایک بار پھر اسے بتانا شروع کیا۔

وہ لاؤنج میں صوفے پہ مسلسل عائشہ کی طبیعت کی بحالی کیلیے دعا گو تھی۔تقریباً دو گھنٹے بعد باہر پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز پہ کسی احساس کے تحت اس کی آنکھیں چمک اٹھی وہ بھاگنے والے انداز میں باہر کی جانب دوڑی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لیکن انہیں اکیلا اندر آتا دیکھ وہ لمحہ بھر کو ٹھٹھکی تھی۔اس نے بے چینی سے عائشہ کی تلاش میں نگاہیں گھمائی لیکن وہ کہی ہوتی تو دکھتی نا۔

"میری ماما کہاں ہے۔"

وہ بے چین دل کے ساتھ بولی۔صفورہ نے ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالی۔

"تمہاری ماما مر گئی۔"

اس کی سفاک سرگوشی پہ علایہ نے فق چہرے سمیت ان کی جانب دیکھا جو تند نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کیا مطلب میری مما کہاں گئی۔انہیں لے کر آو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اشتعال کے عالم میں انہیں دھکا دیتی غصے سے نتھنے پھلاتے ہوئے چیخی۔گلہ مسلسل چیخنے اور رونے کی بدولت بیٹھا ہوا تھا۔

تمہاری ماں اس دنیا میں نہیں ہے اب۔اسے میں دفنا آئی ہوں اپنے ان ہاتھوں سے۔اس نے مجھ سے میری "اولاد کو چھینا جواب اللہ نے اسے اپنی اولاد سے دور کر دیا۔"

وہ پاگلوں کی طرح مسکراتے ہوئے بولی۔علایہ کا سر بے یقینی سے نفی میں ہلا تھا اور وہ وہی اتنے دنوں کا دباؤ اپنے ذہن میں لیتی وہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔صفورہ اسے ایک ٹھوکر مارتی تن فن کرتی کروفرانہ انداز میں اندر کی جانب بڑھ گئی۔

مطلب ماما گھر نہیں لوٹی تھی اس عورت کے ساتھ۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بے چینی سے بولا۔علایہ کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا۔

"علایہ یاد کرو جب ماما کمرے میں بیہوش ہوئی تھی تو ان کی سانس چل رہی تھی کیا۔تم نے چیک کی ہو گی نا۔تم چھوٹی تھی میں جانتا ہوں لیکن حالات نے تمہیں وقت سے پہلے ہی بڑا بنا دیا تھا۔کچھ دیکھا ہو ایسا ویسا یاد کرو پلیز۔"

وہ اس کا بازو تھامتے اسے جھنجھوڑتے ہوئے بولا اور تفکر بھرے انداز میں اپنا ماتھا مسلا۔

"میں نے تو نہیں البتہ انہوں نے ماما کی نبض ٹٹولی تھی اور تبھی تو وہ انہیں ہسپتال لے کر گئی تھی اور انہوں نے میرا ہاتھ بھی تھاما ہوا تھا جب انہین باہر لے کر جایا جارہا تھا اور اگر انسان مردہ ہو تو اس کی جان نکل جاتی ہے وہ تو بلکل بے جان ہوتا ہے نا مگر ان کا ہاتھ بے جان نہیں ہوا تھا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جو جو اسے سمجھ لگی تھی وہ تفصیل سے اس کے گوش گزار رہی تھی۔ دین کے چہرے کا رنگ اڑتا چلا جا رہا تھا اس کی باتوں پہ۔ وہ اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیرتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور کپکپاتے ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرے۔ علایہ نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا جو شاید اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔

"بھائی آپ ٹھیک ہے نا۔"

وہ اس کا مضبوط بازو جکڑتے تفکر بھرے لہجے میں بولی۔ دین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"آپ نے بتایا کہ ماما کو سانس کا مسئلہ ہوا تھا۔ اور جس دن ان کی طبیعت بگڑی اس دن ہسپتال وہ صفورہ بیگم کے ساتھ گئی تھی اور واپس نہیں لوٹی وہ اس قدر سفاک کیسے ہو سکتی ہے کہ ایک اولاد کو ہی اپنی ماں کا آخری دیدار نہ کرنے دے۔"

وہ عجیب سی کیفیت میں بول رہا تھا۔ اس کی باتیں سن ایک بار پھر علایہ کی آنکھوں میں نمی نے بسیرا کیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ماما چلی گئی تھی بھائی وہ انہیں کہی چھوڑ آئی تھی اور میں نے ان کا آخری بار چہرہ بھی نہیں دیکھا میں کس قدر بے بس تھی بھائی۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی۔ دین کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔ معاً کمرے کے دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ ان دونوں نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا جہاں عشب اور عاکف کھڑے اسے ہی حسرت آمیز نگاہوں سے تک رہے تھے۔ کچھ لمحے تو وہ سن کھڑی انہیں دیکھتی رہی جو کس قدر اس کے بابا سے مماثلت رکھتے تھے۔ نا جانے ایک لمحے کیلیے اس کے دل کو کیا ہوا وہ بھاگتے ہوئے ان کے نزدیک گئی اور ان کے سینے میں چہرہ چھپا گئی تھی جیسے ان کے وجود میں پناہ تلاش کر رہی ہو۔

"چاچو۔"

اس کے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔ عاکف نے اسے سختی سے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔ وہ بار بار اس کی پیشانی کو لبوں سے چھو رہے تھے جیسے اس کے ہونے کا یقین چاہ رہے ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بس میرا بچہ۔میری جان۔ایسے نہیں روتے۔"

وہ اس کی تکلیف کو اپنے دل کے محسوس کرتے ایک بار پھر اس کے سر پہ مشفقانہ انداز میں لب رکھ گئے۔

"ایم سوری چاچو۔"

وہ بھاری لہجے میں بولی۔عاکف نے نم نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا جو پوری طرح شاہ زین بھائی کی مانند تھی۔وہی نین نقش وہی سب کچھ۔جو کچھ انہوں نے سہا اب وہی ان کی بیٹی بھی سہہ رہی تھی۔

"کس بات کا سوری آپ تو حق پہ تھی۔ہم سب غلط تھے جو سب نے یوں آپکو فراموش کیا جیسے آپ کو وجود ہی نا ہو۔"

وہ روتے ہوئے سرخ چہرے سمیت بولے۔عشب نے ان کے شانے پہ دباؤ ڈالتے انہیں مزید بولنے سے روکا تھا جو علایہ کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہا۔وہ بنا پلک جھپکائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی کسی کی نگاہوں کی تپش کا احساس تھا کہ عشب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اس نے اسے دیکھتے بھنویں اچکائی جوابا وہ ہولے سے نفی میں گردن ہلا گئی۔عشب نے مسکراتے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی تھی۔

"میں بس اسی لیے بول گئی تھی کہ اپنی زندگی میں میں نے بہت کچھ کھویا ہے پہلے بابا ماما اور اب حسن کو بھی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔ عشب کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے تھے۔ اس کا چہرہ سرعت سے سپاٹ ہوا۔ وہ تو ایک لمحے کیلیے یہ بات ہی فراموش کر چکا تھا کہ وہ حسن سے محبت کرتی ہے تبھی مسکرا کر اس سے باتیں کر رہا تھا وہ کیسے اس کی امانت میں خیانت کر سکتا تھا۔

"چاچو اب آپ جائیے۔"

عاکف سمجھ گئے کہ دین کس متعلق بات کر رہا ہے۔ علایہ نے بھی دین کی بات پہ ان سے علیحدگی اختیار کرتے قدم پیچھے لیے تھے۔ ان کے جاتے ہی دین نے گلہ کھنکھارتے ان دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

عشب کچھ بہت ذیادہ غلط ہمارے درمیان ہو رہا ہے جس سے ہم واقف نہیں ہے ایک بہت بڑی گڑبڑ۔ مجھے ایسا" محسوس ہو رہا ہے جیسے ماما کے ساتھ کچھ ایسا ہوا ہے یا ہو رہا ہے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہے۔"

اس کی بات پہ عشب اور علایہ دونوں کے رنگ اڑے تھے۔ وہ سرعت سے اس کی جانب بڑھے۔

"کیا مطلب"

عشب سنجیدگی سے بولا۔ دین نے اسے ایک نظر دیکھتے علایہ کی بتائی گئی ساری بات اس کے گوز گزار دی۔ عشب کا دماغ بھی اگلے ہی لمحے ٹھٹھکا تھا۔ اس نے جھٹکے سے اس کی جانب دیکھا جو پر سوچ نگاہوں سے اسے ہی تک رہا تھا۔

"تم کہنا چاہ رہے ہو کہ عائشہ آنٹی زندہ ہیں۔ بٹ ہاؤ از اٹ پاسیبل۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی سر سراتی آواز پہ جہاں دین کے دل کی دھڑکن رکی تھی وہی علایہ نے فق چہرے سمیت بے یقینی سے دونوں ہاتھ منہ پہ جمائے۔

انہوں نے علایہ کے کمرے سے باہر نکلتے ہی نادیہ کے کمرے کا رخ کیا۔ انہوں نے کمرے کے باہر دستک دی کچھ ہی ساعتوں بعد دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ وہ اپنا دل مضبوط کر گئے۔ حالانکہ الزام انہوں نے اس کی ذات پہ لگایا تھا مگر پھر بھی اب وہ مزید غلط فہمیوں کو اپنی زندگی میں جگہ نہیں دے سکتے تھے۔ دروازہ کھلتے ساتھ ہی انہیں جزاء کا چہرہ دیکھنے کو ملا جو اب ہونقوں کی طرح ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔ کل سے علایہ کی ٹینشن کی بدولت وہ اس سے ٹھیک سے مل ہی نہیں پائے تھے نا ہی اسے مخاطب کیا تھا۔ وہ ان کی سگی اولاد کس قدر بڑی ہو گئی تھی جب وہ ان سے دور ہوئی تھی اس وقت تو بلکل چھوٹی سی تھی۔ وہ یہی سوچتے شرمندگی سے چہرہ جھکا گئے۔ ان کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ جزاء نے خاموشی سے دروازے سے ہٹتے انہیں اندر آنے کی اجازت دی تھی وہ جانتی تھی کہ وہ یہاں کیوں آئے ہیں۔ اب اسے سمجھ آیا تھا کہ اس کی ماں نے کیوں آدھی رات کو اسے اس کے باپ کے طعنے دیے تھے۔ یہ طعنے بھی بے معنی تھے وہ یہی سوچتے لب بھینچ گئی۔ کمرے میں تین نفوس تھے اور تینوں ہی اپنی اپنی سوچوں میں غلطاں۔ نادیہ تو ابھی عاکف کے کمرے میں آمد سے بے خبر تھی۔ وہ خاموشی سے کروٹ بدلے لیٹی ہوئی تھی۔

"بیٹھیں آپ پلیز۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کی صورت دیکھتے بھرائے لہجے میں بولی اسے یہی بات چبھ رہی تھی کہ ابھی تک انہوں نے اسے کیوں مخاطب نہیں کیا تھا۔ کیا وہ اس سے کسی بات پہ ناراض تھے۔ وہ اس کی بات پہ چونک کر صوفے پہ جگہ سنبھال گئے۔ حسیات تو نادیہ بیگم کی بھی بیدار ہو چکی تھی لیکن وہ خاموش پڑی رہی۔ عاکف نے خاموشی سے صوفے پہ بیٹھتے اس کی صورت دیکھی جو انگلیاں چٹخاتے ضبط سے سرخ پڑ رہی تھی۔ ایک آنسو ٹوٹتے ان کے گال پہ بہا تھا۔ ماں باپ کے غلط فیصلوں کی بدولت اولاد رل جاتی تھی اس کا اندازہ انہیں اس کی سہمی ہوئی صورت دیکھ کر ہو رہا تھا۔ انہوں نے بے ساختہ اپنی باہیں جزاء کی جانب پھیلائی تھی۔ اس نے بے یقینی کی کیفیت میں عاکف کی جانب دیکھا جو اشارے میں اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کر رہے تھے۔ وہ بنا کوئی لمحہ ضائع کیے بھاگنے والے انداز میں ان کی شفقت بھری باہوں میں آسمائی تھی۔ آنکھوں سے آنسو خود بخود بہہ نکلے تھے۔

"بابا آپ کہاں تھے۔"

اس کے الفاظ کس قدر خنجر کی طرح نوکیلے تھے۔ وہ کس قدر خود ترسی کا شکار تھی وہ اذیت سے لب بھینچ گئے۔

"معاف کر دینا میرا بیٹا مجھے۔ بہت سی زندگیاں غلط فیصلوں کی نذر ہوئی تھی کچھ عرصہ پہلے ان میں ہم بھی تھے شاید۔"

وہ اذیت بھرے لہجے میں بولتے اس کی پیشانی کو لبوں سے چھو گئے۔ اس نے پر سکون انداز میں ہنوز ان کے سینے سے لگے ہی آنکھیں موندی تھی۔ اس دوران وہ سب کچھ جانتے بھوجتے بھی بے خبر پڑی آنکھیں موندے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پڑی رہی۔ اب وہ دھیمے لہجے میں اس سے باتیں کر رہے تھے اور وہ نم نگاہوں سے مسکراتے ان کی ہر بات کا جواب دے رہی تھی۔ اس نے ان کے حصار میں سکون محسوس کرتے ایک محبت بھری نگاہ ان پہ چہرے پہ ڈالی جو بے چینی سے نادیہ کی جانب دیکھ رہے تھے جن کی پشت ان کی جانب تھی۔ جزاء کی نگاہیں نادیہ پہ محسوس کرتے صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ عاکف نے تفکر بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو مسکراتے ہوئے انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔ عاکف کو اچھنبا ہوا۔

"آپ منائیں میری ماما اور اپنی بیوی کو۔"

وہ ماحول پہ چھائی اداسی کا اثر زائل کرنے کے تحت بھاری لہجے میں بولی۔ آنکھوں میں ابھی بھی ہلکی ہلکی نمی تھی۔ عاکف کا چہرہ ایک لمحے کو تاریک ہوا تھا معاً وہ اس کی شرارت پہ ناچاہتے ہوئے بھی بمشکل مسکرادیے۔ جزاء انہیں ایک نظر دیکھتی وہاں سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ آج اس کا دل پر سکون تھا کیونکہ اس کے ماں باپ دونوں اس کے پاس تھے۔ معاً علایہ کی حالت کا سوچتے اس کے مسکراتے لب فوراً سے پہلے سمٹے تھے۔ دل ایکدم ویران سا ہوا۔

اس کے جاتے ہی عاکف نے گلہ کھنکھارتے اپنی موجودگی کا احساس دلایا لیکن دوسری جانب سے خاموشی چھائی رہی۔ وہ اپنی تمام ہمت متجمع کرتے اپنی جگہ سے اٹھے اور بیڈ کی جانب چل دیے جہاں وہ ابھی بھی آنکھیں میچے اپنے آنسوؤں کو اندر اتار رہی تھی۔ وہ کیسے ان کا سامنا کرے گی یہی سوچ ہی اس کی جان نکالنے کے درپے تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نادیہ۔"

ان کی آواز اپنے قریب سی آتی دیکھ وہ اپنا ضبط کھوتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔اس اچانک ہوئی افتاد پہ وہ ایکدم بوکھلا گئے۔

نادیہ پلیز میری بات کا یقین کرو ایسا کچھ نہیں تھا جو سوچ تمہارے ذہن میں ہے۔نہ مجھے مزید اذیت دو نہ خود "اذیت لو۔وہ بس ایک غلط فہمی تھی۔

وہ تھکے تھکے لہجے سمیت بولے تو وہ بھی اپنی ہمت متجمع کرتے اٹھتے بیڈ پہ ہی نیم دراز ہو گئی۔وجود ابھی بھی ہچکیاں بھر رہا تھا۔

مجھ پہ ایک مہربانی کریں مجھے مزید شرمندہ مت کریں میں پہلے ہی سب باتیں جانتے شرمندگی کی اتھاں "گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی ہوں اور بہت تکلیف میں ہو مزید میرا صبر مت آزمائیں۔

وہ حزن وملال کی ملی جلی کیفیت میں اپنے دونوں ہاتھ ان کے سامنے جوڑ گئی۔عاکف نے تکلیف کی شدت سے آنکھیں میچتے اثبات میں سر ہلایا تھا اور انہیں قریب کرتے انہیں اپنے شانے سے لگایا ان کا حصار پاتے ہی وہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"نادیہ بس کرو اب۔"

وہ ان کی ابتر حالت دیکھ ٹوک اٹھے۔انہوں نے سختی سے نفی میں سر ہلایا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کیسے بس کرو عاکف اپنی زندگی کے کتنے سال ضائع کر دیے میں نے اس غلط فہمی کی بدولت۔پہلے عائشہ بھابھی" اور آپ پہ شک کر کے۔ناجانے کیسے کر بیٹھی میں یہ گناہ۔پھر اس گھر کو چھوڑ کر آپ کی اولاد کو آپ سے دور کر کے۔میں کیسے ان گناہوں کا بوجھ اٹھاؤں گی۔عائشہ بھابھی میری وجہ سے نہیں ہے اس دنیا میں۔میں بھی مر جانا چاہتی ہوں ورنہ میرا ضمیر مجھے کچوکے لگاتا رہے گا میں کیسے سہوں گی یہ سب۔"

وہ ان کے سینے سے لگے روتے روتے بول رہی تھی اور وہ دکھ کی کیفیت میں ان کی باتیں سن رہے تھے۔

آج ہم سب میں سے جو جو بربادی کی نہج پہ ہے وہ صرف ایک انسان کی بدولت جو بدقسمتی سے میری ماں کے " عہدے پہ فائز ہے۔"

وہ نفرت بھرے لہجے میں بولا۔

"ایک غلط انسان کی بدولت ہم سب کے بنے بنائے گھر اجڑ گئے۔ہم سب بچھڑ گئے سب ختم ہو گیا۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولے۔نادیہ کے حلق میں بھی آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔شرمندگی اس قدر تھی کہ ان سے نظریں بھی نہیں ملا پا رہی تھی۔

"خیر اب سب ٹھیک ہو جائے گا انشاآللہ کیونکہ ہم سب اس عورت کے سائے سے محفوظ ہیں اب۔"

وہ ٹھوڑی کی مدد سے ان کا چہرہ اونچا کرتے ان کے آنسو صاف کرتے محبت سے بولے تو انہوں نے بمشکل اثبات میں سر ہلایا۔عاکف نے ان کے بال سنوارتے ان کی پیشانی چومی تھی۔اتنے عرصے بعد مسیحائی کا لمس اپنی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پیشانی پہ محسوس کرتے وہ سکون سے آنکھیں موند گئی تھی۔ایک شوہر کا تحفظ عورت کیلیے کس قدر ضروری ہوتا ہے یہ بات اسے سچ میں آج سمجھ آئی تھی۔

"عاکف آپ سے ایک بات پوچھوں۔"

اتنے سالوں سے اپنے دل میں پنپتے سوال کو ضبط کے باوجود وہ روک نا پائی۔ان کے سنجیدہ ہوتے تیور دیکھ عاکف ٹھٹھک گئے مگر خود کو نارمل ظاہر کیا۔

"ہاں ضرور پوچھو۔"

وہ اپنائیت بھرے لہجے میں بولے۔نادیہ نے بے ساختہ گلہ کھنکھارتے بات کی تمہید باندھی۔

"عاکف شاہ زین بھائی کو کیا ہوا تھا۔"

ان کی آواز پہ عاکف کے حرکت کرتے ہاتھ بے ساختہ تھمے۔چہرے کا رنگ ایک لمحے کو اڑا معاوہ اگلے ہی لمحے خود کو سنبھالتے اپنے حواس بحال کر گئے تھے۔حیرت اس قدر تھی کہ اتنے سالوں بعد نادیہ اد سوال کو جاننے میں اس قدر متجسس کیوں ہیں۔

"کیوں۔"

انہوں نے بغیر کسی تردد کے سوال کیا۔نادیہ شرمندہ سی ہو گئی اپنے اچانک سوال پہ۔

"کیونکہ ان کی موت کی کوئی واضح خبر نہیں آئی تھی نا اسی لیے۔"

انہوں نے اپنی جانب سے جواز پیش کیا۔ عاکف گہرا سانس بھر کر رہ گئے۔ دل ہی دل میں شکر ادا کیا کہ انہوں نے کوئی مضبوط دلیل نہیں پیش کی۔

اس میں کوئی بڑی یا حیران کن بات نہیں ہے۔"

آرمی میں کسی مشن کے دوران کوئی افسر شہید بھی ہو جاتا ہے اور اس کے متعلق کسی کو علم بھی نہیں ہوتا۔ تو اس "بات کا کوئی جواز نہیں ہے۔

وہ سپاٹ چہرے سمیت بولے۔ نادیہ نے جانچتی نگاہوں سے اس کا چہرہ تکا جو بے تاثر تھا۔ شاید وہ اپنے تاثرات چھپانا اچھے سے جانتے تھے۔

تو اس بات کا جواز تو ہوگا نہ کہ آپ کا ردِ عمل ان کی موت پہ ویسا کیوں نہیں تھا جیسا آپکا میں توقع کر سکتی تھی"
"آپ تو بہت محبت کرتے تھے نا ان سے۔ ان کے جانے کا غم سب سے زیادہ آپ کو ہونا چاہیے تھا۔

ان کی بات پہ عاکف نے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری ایسا محسوس ہوا کہ اتنے برس بعد کسی نے انہیں کٹہرے میں لا کر کھڑا کر دیا ہو۔

وہ ابھی بھی اپنے موقف پہ قائم تھی۔ عاکف اسے دیکھ کر رہ گئے۔

"ہم آرمی والے ہیں ہمیں مضبوط رہنا پڑتا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ نگاہیں چڑاتے مختصر بولے۔نادیہ نے ان کے چہرے کا رخ اپنی جانب کیا تو ان کی نگاہیں ہنوز جھکی ہوئی تھی۔انہیں کسی غیر معمولی پن کا احساس شدت سے ہوا۔

آپ بار بار آرمی والو کا حوالہ دے کر مجھے کیا جتانا چاہ رہے ہیں۔میں یہ بات مان ہی نہیں سکتی کہ شاہ زین بھائی" شہید ہو اور آپ اس قدر پر سکون ہو۔جیسے انہوں نے آپ کو اپنی اولاد کی طرح پالا ہے آپ ان کے جانے پہ بس ذرا سی غمزدگی کا اظہار کریں۔میں نے عشب اور دین کو بھی دیکھا ہے حسن کی موت پہ ان کے شانے بلکل ڈھلکے ہوئے تھے ان سب کی حالت ذار ہماری نگاہوں کے سامنے تھی حالانکہ اس کے ساتھ کسی قسم کے خون کا "رشتہ تو استوار نہیں تھا تو آپ کی کیوں نہیں تھی ایسی حالت اپنی ہی بھائی کی موت پہ۔

وہ اب سنجیدگی سے ان کے سامنے سراپا سوال تھی۔عاکف کو علم نہیں تھا کہ اتنے برسوں بعد یوں یہ سب ایک بار پھر اس کے سامنے آکر کھڑا ہو جائے گا۔وہ بے بسی سے انہیں دیکھ کر رہ گئے جو اپنی بات پہ ڈٹی ہوئی تھی۔

دیکھو نادیہ ان باتوں کا اب کوئی مقصد نہیں ہے۔ہمارا ملنا معنی رکھتا تھا ہم مل لیے اب پرانی باتیں یاد کر کے" "کیوں خود کو تکلیف دینی۔

وہ ان کا ہاتھ تھامتے سمجھانے والے انداز میں بولے۔نادیہ کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔وہ ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوا گئی تھی جیسے آج اپنے سوالوں کے جواب جاننا چاہتی ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یقین کریں عاکف میں اسی دن اسی لمحے آپ سے یہ سوال کرنا چاہتی تھی۔ مگر حالات نے یوں پلٹا کھایا کہ سب پلک جھپکتے ہی بدل گیا۔ ہم سب کی کہانی وہی رک سی گئی تھی۔ خوشیاں ہم سے روٹھ گئی اس کے بعد موقع ہی نہیں ملا کہ میں آپ سے پوچھوں۔ پلیز اب میری بات کا جواب دے کر میرے بے چین دل کو سکون فراہم کریں۔ آپ اس قدر ہچکچا کیوں رہے ہیں اس سوال کے جواب میں۔"

وہ جھنجھلاتے لہجے میں بولی تو وہ بے چینی سے اپنی پیشانی مسلتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ فضا ایکدم گھٹن زدہ سی محسوس ہوئی۔ نادیہ ان کی حالت دیکھتے بوکھلا گئی۔

"دیکھو نادیہ اگر تم میرے ردِ عمل کو عشب اور دین کے ردِ عمل سے ملا رہی ہو تو یہ انتہائی غلط ہے۔ ان کے سامنے حسن کی موت ہوئی آنکھوں دیکھا کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا نا کبھی بھلایا جاتا ہے جبکہ مجھے فون پہ اطلاع ملی تھی ان کی موت کی تو اس کے بعد مجھے جو ٹھیک لگتا وہ میں نے کیا۔"

وہ تحمل مزاجی سے کام لیتے ہوئے بولے۔ نادیہ نے مشکوک نگاہوں سے ان کا چہرہ دیکھا۔

"یہی تو بات ہے عاکف۔ ساری باتوں کو فل سٹاپ یہی آکر لگتا ہے۔ یہاں آکر میں حیران رہ جاتی ہوں کہ شاہ زین بھائی کی موت سے ایک دو دن قبل آپ کا اچانک آنا اور اس کے بعد آپ کو ہی ان کی شہادت کی خبر ملنا کیا یہ سب مشکوک نہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان کے سوالوں پہ عاکف کے حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔انہوں نے چور نگاہوں سے نادیہ کا چہرہ دیکھا جس پہ بے چینی واضح تحریر تھی۔

بلکل نہیں تم کچھ زیادہ ہی محسوس کر رہی ہو یہ ایک عام چیز ہے اور ویسے بھی ایک افسر اپنی فیملی سے اتنا بڑا "جھوٹ کیوں بولے گا کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔"

وہ اس کے چہرے پہ چھائی افسردگی بھانپتے ہلکے پھلکے لہجے میں گویا ہوئے۔وہ ان کے انداز پہ وہ چاہ کر بھی مسکرا نہ سکی۔

"یہ آپ سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہو گا عاکف۔"

وہ خالی خالی لہجے میں گویا ہوئی۔ان کے انداز میں بھی ایک ویرانی سی در آئی تھی۔وہ جانتی تھی کہ کچھ تو ہے جو بہت گہرائی میں جاتے ان سب سے چھپایا جا رہا ہے لیکن کیا بس وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھی۔عاکف انہیں دیکھ کر رہ گئے جو اتنے برس بعد ملنے کے باوجود اپنی باتیں نہیں کر رہی تھی بلکہ نا جانے کیوں پرانے زخم تازہ کر رہی تھی جو ابھی تک بھرے بھی نہیں تھے۔

ان سب کے کمرے سے جانے کے بعد وہ بھی خود لاؤنج میں نکل آئی تھی کیونکہ اکیلیے کمرے میں اسے وحشت محسوس ہوتی تھی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اسے کسی نے اکیلے کمرے میں بند کر کے تنہا چھوڑ دیا ہو۔ابھی بھی وہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لاؤنج میں صوفے پر دونوں پاؤں پھیلائے بیٹھی کسی گہری سوچ میں محو تھی۔عاکف سے بات کرنے کے بعد وہ خود کو کافی حد تک ہلکا محسوس کر رہی تھی۔زندگی کی گزری ہوئی اذیتوں کو بھلایا نہیں جاسکتا پر ان کے ساتھ جینا سیکھنا پڑتا ہے اور یہی سب علایہ کرتی آئی تھی مگر پچھلے کچھ دنوں میں اس کی زندگی میں جو کچھ ہوا اس سے پچھلے تمام زخم دوبارہ تازہ ہو گئے تھے جن کی اذیتوں تکلیفوں کا نہ برداشت کرتے ہوئے وہ بیمار ہو گئی تھی مگر اب کافی حد تک خود کو سنبھال چکی تھی۔وہ کسی کا بھی دل دکھانا نہیں چاہتی تھی مگر اتنے عرصے کا لاوا جو دل میں پک رہا تھا وہ آج نا چاہتے ہوئے بھی پھٹ چکا تھا۔ابھی بھی پچھلے دنوں کی ہی باتیں اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں معاً جزاء کے پکارنے پر ہوش میں آتے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"کیسی ہو۔"

اس نے انگلیاں چٹخاتے دھیمے لہجے میں استسفار کیا کہ کہیں غصہ ہی نا کر جائے۔کیونکہ جس طرح کے حالات چل رہے تھے اس سے کچھ بھی ہونے کی توقع تھی۔

"ہمم بہتر ہوں۔ایم سوری جزاء دراصل میں اس وقت۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس سے پہلے کہ وہ شرمندگی کی کیفیت میں اپنی بات مکمل کرتی جزاء نے سرعت سے بات کا رخ ہی بدل ڈالا تھا۔علایہ نے بھیگی مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"کب سے پکار رہی تھی کن سوچوں میں گم ہو۔"

جزاء نے قریب ہی صوفے پر جگہ سنبھالتے مسکراتے ہوئے استفسار کیا جس کے چہرے پہ گزری باتوں کا شائبہ تک نہیں تھاہاں وہ پرسکون تھی اور اس کے سکون کی وجہ بھی وہ بخوبی جانتی تھی۔اس نے چونک کر اس کی جانب دیکھا معاً اچانک حسن کی یاد ذہن میں عود آئی کہ کس طرح وہ ان سب کی اداسی کو اپنی باتوں سے انداز سے پل بھر میں زائل کر دیتا تھا اس خیال پر اس نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔وہ جان چکی تھی گیا انسان واپس نہیں لوٹتا لیکن ان کی یادیں تو ہمہ وقت ہمارے ساتھ ہی رہتی ہے نا۔

جبکہ جزاء اب بھی پریشانی سے اسی کی جانب دیکھ رہی تھی کہ کہیں دوبارہ کچھ ایسا ویسا سوچ کر وہ بیمار نہ ہو جائے اسی خیال کے تحت وہ کافی وقت علایہ کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی تاکہ وہ ایری غیری سوچوں کو اپنی زندگی میں جگہ نہ دے جس کے اس کا نروس بریک ڈاؤن ہونے کا خدشہ ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پریشان مت ہو کچھ نہیں ہوا مجھے بس میں کچھ کچھ سوچ رہی تھی کیا تم سننا چاہو گی؟"

اس کی پریشان صورت دیکھتے علایہ نے اس کی جانب رخ کرتے دھیمے سے کہا جس پر وہ کندھے اچکاتے اثبات میں سر ہلا گئی اور خود بھی آرام سے ٹانگیں اوپر کرتے بیٹھ گئی۔

"سچ میں بتادوں بعد میں مجھے کچھ مت کہنا۔"

وہ تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولی۔ جزاء نے بغیر کسی تردد کے اس کا ہاتھ تھامتے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔ علایہ نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔

میں بول رہی ہوں ہاں۔ زیادہ بوکھلا مت جانا میں نے سنا ہے کہ لڑکیاں ایسی باتوں پہ شرما جاتی ہیں۔

وہ آنکھیں پٹپٹاتے معصومیت سے گویا ہوئی۔ جزاء نے خونخوار تیوروں سمیت اس کا چہرہ دیکھا جہاں سے صاف ظاہر تھا وہ اس کا مذاق اڑا رہی ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تم نے بتانا ہے تو بتاؤ ورنہ میں جا رہی ہوں۔ کب سے پہیلیاں ہی بجھائی جا رہی ہو۔"

وہ اس کے شانے پہ جھانپڑ رسید کرتے پھاڑ کھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔ علایہ نے سرعت سے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہم تو میں سوچ رہی تھی کہ اب مجھے کچھ سوچنا پڑے گا یونو میں بھابھی لانا چاہتی ہوں اپنی اور یہاں ہمارے بھائی کو ہوش ہی نہیں اس بارے میں تم کیا کہتی ہو۔ آخر کار تم بھی ہماری کزن ہو۔

علایہ نے بغور اس کے تاثرات دیکھتے ہوئے بات کہی جبکہ اس کی بات سنتے جزاء کے سامنے پچھلے دنوں کا منظر لہرایا جب دین نے اس سے وہ بات کی تھی۔ علایہ نے بغور اس کی جانب دیکھا جس کے چہرے پہ گلال بکھرا ہوا تھا پرانی باتیں سوچتے۔

"کیا ہوا اتنی سرخ کیوں پڑ رہی ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

علایہ اسے ٹہوکا مارتے ہوئے بولی وہ بوکھلائی۔

"میں۔"

اس کی بات پر جزاء نے سکتے کی کیفیت میں اپنی جانب اشارہ کیا۔علایہ کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

تم اپنے منہ سے خود بھائی سے شادی کرنے کی امیدوار بن رہی ہو۔اومائی گاڈ یہ چل کیا رہا ہے ہمارے گھر"

میں۔"

وہ مصنوعی صدمے کی کیفیت میں چلائی تھی معاً جزاء نے کھینچ کر اسے اپنے مقابل بٹھایا اور ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

تم بکواس بند رکھو اور یہاں بیٹھو ذرا۔میں نے کب اپنا نام لیا میں پوچھ رہی ہوں کہ میں اس بارے میں کیا"

کہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ہکلاتے لہجے میں اسے سمجھانے والے انداز میں گویا ہوئی۔ علایہ نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور سرعت سے اپنی پشت سے کچھ برآمد کرتے اس کے سامنے کی اور مسکراتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ کون ہے۔"

جزاء نے ماتھے پہ شکنیں سجائے حیرت سے اس کے ہاتھ میں موجود تصویر کو دیکھتے استفسار کیا۔

یہ۔ یہ نا میں نے دین بھائی کیلیے لڑکی پسند کی ہے۔ تمہیں کیسی لگی۔ مجھے تو اتنی حسین لگی کہ بس میں کیا" "بتاؤں۔

علایہ جوش سے اس تصویر میں موجود لڑکی کو دیکھتے ہوئے بولی۔ جزاء جو پانی پی رہی تھی اس کی بات پہ اسے زبردست قسم کا اچھو لگا۔ وہ مسلسل بری طرح کھانس رہی تھی۔ چہرہ ضبط کے چکر میں سرخ پڑ رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا ہوا جزاء۔"

علایہ نے اس کی پشت سہلاتے بھولپن سے سوال کیا۔اس کی جعلی معصومیت پہ جزاء نے شرر بار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کچھ نہیں بس اس سے ذیادہ حسین لڑکی کبھی دیکھی نہیں نا تو پانی ہضم ہی نہیں ہوا۔ماشاآللہ اتنی پیاری ہے کہ ماہتاب کی روشنی بھی ماند پڑ جائے۔میری خود کی آنکھیں نہیں کھل رہی۔"

وہ دانت پیستے ہوئے اس لڑکی کی خوبصورتی پہ قصیدے پڑھتے ہوئے بولی۔علایہ ہونقوں کی طرح اس کی شکل دیکھ رہی تھی جو قہر آلود نگاہوں سے تصویر کو دیکھ رہی تھی جیسے ابھی تصویر سے لڑکی کو نکال کر کچا چبا جائے گی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہے نادیکھامیری بھی نہیں کھل رہی تھی آنکھیں جب میں نے پہلی بار دیکھا تھا۔اب مجھے عادت ہو گئی ہے"

"لیکن تمہیں ابھی تک چبھ رہی ہے اور کیا پتہ ساری زندگی چبھے۔

وہ اس کے شانے پہ ہاتھ مارتی قہقہہ لگاتے ہوئے بولی۔جزاء کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔وہ یک ٹک اس تصویر میں موجود لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔

"جزاء کہاں کھو گئیں۔"

علایہ نے اس کا شانہ ہلاتے پوچھا تو وہ گڑبڑا گئی۔

"ہاں نہیں میرا مطلب کیا کہہ رہی تھیں تم۔"

اس کے گڑبڑانے پر علایہ نے مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھا۔

محترمہ میں سب کچھ کہہ چکی ہوں اور یہاں تو کوئی سن ہی نہیں رہا۔سب خیر ہے ناں تم کچھ پریشان لگ رہی ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جزاء کا روہانسا چہرہ دیکھتے علایہ نے کچھ فکرمندی سے پوچھا تو وہ نفی میں سر ہلا گئی اور اچانک کھڑے ہوتے اس سے چائے کا پوچھتے کچن کی جانب چل دی۔

جبکہ اس کے جانے پر علایہ کی پرسوچ نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا معاً کچھ سوچتی مسکرائی کہ اسی دوران لاؤنج میں عشب داخل ہوا لیکن اسے مسکراتا دیکھ اسے اچھنبا ہوا جو اکیلی بیٹھی مسکرا رہی تھی اسے یک گونہ سکون محسوس ہوا اس کے دوبارہ لوٹنے پہ۔

"اسلام علیکم کیسی طبیعت ہے اب آپکی۔"

عشب نے سامنے والے صوفے پر جگہ سنبھالتے ہوئے پوچھا تو وہ جو اپنی سوچوں میں محو تھی ٹھٹھک کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"وعلیکم اسلام اب کافی بہتر ہوں اللہ کا شکر ہے۔ آپ ابھی تک گئے نہیں۔"

علایہ نے بغور اسے دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔

"آپ کی اطلاع کیلیے عرض ہے کہ میرا زیادہ تر وقت یہی گزرتا ہے۔ اور اکیلے اکیلے کیوں مسکرا رہی تھی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے مسکراتے ہوئے اسے اطلاع دی تو وہ مسکراتی سر نفی میں ہلا گئی اور فون کی جانب متوجہ ہو گئی۔ عشب اسکی حرکت پہ تاسف سے اسے دیکھتے اس سے پہلے دین کے کمرے کی جانب بڑھتا ہی کہ اچانک علایہ کی آواز پر ٹھٹھک کر رکا۔

"ویسے آپکی ایج کیا ہے۔"

اس کے سوال پر اس نے حیرت سے اسے دیکھا جو ہمیشہ ایک نیا سوال لاتی تھی جبکہ اس کے تاثرات پڑھ کر علایہ نے خود ہی اپنی بات مکمل کر دی۔

وہ دراصل میں نادین بھائی کی شادی کے متعلق سوچ وچار کر رہی تھی۔ نہیں میرا مطلب کہ آپ نے شادی" "نہیں کی ناں تو میں سوچ رہی تھی دین بھائی کی اور آپکی شادی ہم ساتھ کر دیں کیا خیال ہے۔

اس نے آنکھوں میں چمک لئے سوال کیا پر اس کے سوال پر عشب اسے دیکھتارہ گیا جو اپنے بھائی کو کھونٹے پہ ٹانگنے کے ساتھ اسے بھی ٹانگنا چاہتی تھی۔

میرے حساب سے تو میری شادی ہو چکی ہے اور تو اور دو بچے بھی ہیں تو کیا ضرورت ہے دوبارہ شادی کی میرے" "خیال سے آپ دین کے بارے میں ہی سوچیں۔ میں اپنی بیوی بچوں کو سنبھال لوں وہی بہت ہے۔

عشب نے اس کی بات پر طنز کرتے اسی کی حرکت اسے واپس لوٹائی جس پر وہ کھسیاتے ہوئے سٹپٹا گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اچھاوہ تو صرف ایک مذاق تھانہ آپ میری باتوں کو سنجیدہ مت لیا کریں۔ویسے آپس کی بات ہے آپ کی اصل میں تو شادی ہوئی نہیں ہے اور انکل بیچارے اکیلے بور ہو جاتے ہیں ناں تو آپ کر ہی لیں شادی پھر آپ کے بچے ہونگے تب ان کے ساتھ انکل کا ٹائم پاس ہو جائے گا وہ بور بھی نہیں ہونگے اور۔"

ابھی وہ آگے بھی کچھ مزید گوہر افشانیاں کرتی کہ عشب نے اسے بیچ میں ہی ٹوک دیا۔

"آپ کو میرے والد صاحب کی اس قدر پریشانی کیوں ہونے لگی محترمہ جہاں تک مجھے یاد ہے آپ تو ان سے ٹھیک سے ملی بھی نہیں۔"

وہ مشکوک نگاہوں سے اسے گھورتا ہوا بولا۔یہ لڑکی دماغ پکانے کا ہنر بخوبی جانتی تھی۔

"انکل تو بنتے جا رہے ہیں آپ بھی۔ماں باپ کو تو پھر پریشانی ہوتی ہی ہے۔یہ دیکھیں آپ کے سر پہ ایک سفید بال اگ بھی آیا۔جلد ہی جنگل بھی اگ جائے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔ عشب کی صدمہ ہی ہو گیا خود کو انکل کہے جانے پہ۔

"کون انکل محترمہ۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔

"آپ اور کون۔"

وہ بھی سر جھٹکتے دوبدو بولی۔ عشب اس کی بے نیازی پہ دانت کچکچا کر رہ گیا۔

"میں چلتا ہوں دین سے کچھ کام ہے۔"

عشب نے ناراض نگاہوں سے اسے دیکھتے سنجیدگی سے کہتے دین کے کمرے کا رخ کیا ہی تھا کہ علایہ نے پھر سے بولنا شروع کر دیا۔

"آپ نے ہی کہا تھا کہ پرانی علایہ بن جاؤں اب بن رہی ہوں تو آپ کو برا لگ رہا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کی ناراضگی سے خوف سے بچوں کی طرح منہ بسورتے ہوئے بولی۔ عشب کے دین کے کمرے کی جانب بڑھتے قدم تھمے تھے۔ وہ سرعت سے رخ پھیرتے اس کی جانب آیا اور بغور اس کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھا۔

پہلی بات کہ مجھے آپ کبھی بری نہیں لگ سکتی اور دوسری بات کہ مجھے اس قدر اچھی بھی مت لگیں کہ میں", "خود پہ ضبط کھودوں۔

وہ بھاری گھمبیر لہجے میں بولا۔ علایہ اس کے بدلتے تیور اور بولتی نگاہوں کو دیکھتے بھونچکارہ گئی۔ اس کی بات پہ چہرے پہ گلال سا بکھرا تھا۔

"جی کیا مطلب۔"

وہ اس کی بات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر سادہ لہجے میں آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔

"جی کوئی مطلب نہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تنک کر کوفت بھرے تاثرات سمیت بولا۔عشب نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس کے لبوں کی تراش پہ شرارتی مسکراہٹ چھب دکھلا کر غائب ہوگئی تھی۔اس کی قیمتی. مسکراہٹ دیکھ عشب کی نگاہیں لو دینے لگی وہ یک ٹک اس چہرے کو تک رہا تھا جس سے اس نے جتنی شدت سے ناگواری کا اظہار کیا تھا وہ اتنی ہی مضبوطی سے اس کی دل کی سلطنت پہ براجمان ہوگئی تھی کہ وہ اپنے دل کی کاروائی پہ ششدر رہ گیا تھا جو فقط اس لڑکی کی ایک مسکراہٹ کا تابع ہوچکا تھا۔اس کا ذہن چاہے اس کے دل میں پنپنے والے جذبے کو جس قدر مرضی جھٹلاتا لیکن اس کے بے اختیار دل نے اس سر پھری لڑکی کے آگے گھٹنے ٹیک دیے تھے۔ہاں وہ اس سے محبت کرتا تھا شاید محبت سے بھی آگے کا سفر جس کی کوئی حد نہیں ہوتی جس کے آگے ہر جذبہ بیکار ہے ہاں بس وہ اظہار کرنے سے کتراتا تھا کیونکہ وہ اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔

"پھر کیا سوچا آپ نے اس متعلق۔"

علایہ نے بھنویں اچکاتے استفسار کیا۔عشب اپنی بے لگام سوچوں اور نگاہوں کو جھٹکتے کوفت سے آنکھیں میچ کر رہ گیا کہ اس کی گاڑی ایک ہی جگہ پہ اکر رک جاتی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"انکل کی بوریت آپ کی موجودگی سے بھی دور ہو سکتی ہے پھر کیا خیال ہے اس بارے میں نہ کچھ سوچا جائے۔"

غیر متوقع طور پہ اس کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔اس کے گھمبیر لہجے پہ علایہ جو مزید کچھ بولنے کی کوششوں میں تھی اپنی ہنسی کو بریک لگاتے اس کی بات کی جانب متوجہ ہوئی جو پر شوق نگاہوں سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔علایہ نے اپنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا اور معصومیت سے اس کی جانب دیکھا۔

"دیکھیں میں آپکی بہن بن کر اس گھر میں کبھی نہیں جاؤں گی۔"

وہ انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں بولی۔عشب کی آنکھوں میں بے یقینی سی در آئی۔اس نے دل ہی دل میں خود کو کوستے ایک تند نگاہ اس پہ ڈالی جواب لاپرواہی سے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑی تھی۔وہ کیسے یہ بات فراموش کر گیا تھا کہ اس کے مقابل کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ علایہ ملک ہے۔

کبھی تو کچھ سوچ سمجھ کر بول لیا کریں علایہ بی بی۔مجھے بہن چاہیے بھی نہیں وہ بھی آپ جیسی۔معاف کردیں" مجھے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے سامنے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے جھنجھلا کر بولا۔علایہ نے نچلا لب دانتوں میں دباتے اپنے قہقہے کا گلہ گھونٹا تھا۔

"استغفر اللہ استغفر اللہ۔"

وہ دل ہی دل میں اس کی بات کو سوچتے جھر جھری لیتا ہوا دین کے کمرے کی جانب چل دیا۔

"یس اینڈ فرام ناؤ علایہ ملک ازبیک۔"

وہ اپنی ہوڈی کی کیپ اپنے سر پہ اچھالتی ایک ادا سے بولی اور اپنی ہی خود ساختہ حرکت پہ قہقہہ لگا کر ہنس دی۔گھر کے درو دیوار نے بھی اس کی ہنسی کی نظر اتاری تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

علایہ کی تمام باتیں سننے کے بعد وہ جو نتیجہ اخذ کر پایا تھا اس سے تو صاف ظاہر تھا کہ ایسا کچھ تو ہے جو ان کی سوچ سے ہی پڑے ہے۔ جس کیلیے اس کا لاہور جانا اشد ضروری تھا کیونکہ اب اس متعلق جو بھی معلومات مل سکتی تھی وہ صفورہ بیگم ہی دے سکتی تھی۔ ان کے بارے میں سوچتے وہ سختی سے لب آپس میں سختی سے پیوست کر گیا۔ جبڑے بری طرح بھینچے ہوئے تھے۔ وہ پیشانی مسلتے انہی سوچوں میں غلطاں تھا معاً کمرے میں عشب کی آمد سے اسے کچھ حوصلہ ہوا۔

"کیا ہوا ابھی تو گھر گیا تھا میں واپس اتنی ایمرجنسی میں سب خیریت ہے نا۔"

عشب نے اس کا اڑا اڑا رنگ دیکھتے تفکر بھرے لہجے میں استسفار کیا تو وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلا گیا۔

"عشب مجھے بہت زیادہ پریشانی ہو رہی ہے یقین کرو میرا دل شدت سے کہہ رہا ہے کہ ماما کے ساتھ کوئی بہت بری زیادتی ہوئی ہے انہیں کسی غلط چیز کا شکار کیا گیا ہے۔ میرا دل بیٹھا چلا جا رہا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولا۔ عشب نے اسے تسلی دینے کی خاطر اس کی پشت تھپتھپائی۔ سوچ سوچ کر تو وہ بھی اچھا خاصہ پریشان ہو چکا تھا۔

"تم پریشان مت ہو تحمل مزاجی سے کام لو ہم انشاآللہ کل ہی لاہور کیلیے نکلتے ہیں اس بار خالی ہاتھ نہیں لوٹیں گے۔"

وہ تسلی آمیز لہجے میں گویا ہوا۔ دین نے سپاٹ انداز میں اس کا چہرہ دیکھا۔

"دعا کرو کہ وہ اس دنیا میں نہ ہی ہو عشب کیونکہ اگر وہ ہوئی تو اس عورت کا چیتھڑے اڑا دوں گا میں بغیر کسی قسم کا لحاظ کیے جس کی بدولت ہم اتنی بڑی محرومی کا شکار رہے۔"

وہ اپنے لہجے میں آگ کی سی پھنکار لیے بولا۔ عشب نے اس کی حالت کے پیشِ نظر خاموشی اختیار رکھنا ہی ضروری سمجھا وہ جانتا تھا کہ ابھی وہ کس ٹروما سے گزر رہا ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ابھی تم میرے ساتھ چلو مجھے چاچو سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔ عشب سے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کس متعلق۔"

اس نے مختصراً سوال کیا۔

"اپنے نکاح کے متعلق۔"

وہ سر جھٹک کر بولتے اسے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے نادیہ اور عاکف کے مشترکہ کمرے کی جانب چل دیا۔

کیا ہو گیا ہے دماغ تو نہیں کھسک گیا۔ وہ اتنے عرصے بعد مل رہے ہیں اور تم ان کی ملاقات میں خلل ڈالنا چاہتے ہو۔"

عشب اسے جھڑکنے والے انداز میں بولا۔ دین نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تم تو ایسے گھبرا رہے ہو جیسے اندر ان کا رومانس چالو ہو۔ان کی عمر گئی اب۔اب ہماری باری ہے جس میں دیری "مجھے بلکل بھی برداشت نہیں ہے۔تم تو ٹھہرے بڈھی روح۔

وہ دانت کچکچاتے ہوئے اس کی بات کو ہوا میں اڑاتے ہوئے بولا۔عشب نے ان دونوں بہن بھائی کو دل ہی دل میں لعن طعن کی جو ایک اسے انکل کہ کر مخاطب کر رہی تھی اور دوسرا بڈھی روح۔

وہ تن فن کرتا اس کی تلقید میں چل دیا۔دین نے ان کے کمرے کے دروازے کے قریب جاتے دستک دی۔چند ساعتوں بعد دروازہ کھلتے ہی عاکف کا چہرہ نمودار ہوا جو ہونق زدہ سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"کیا ہوا۔ایسے کیوں گھور رہے ہو۔"

انہوں نے گڑبڑاتے سوال کیا۔عشب نے کڑے تیوروں سمیت دین کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سر میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں اس انسان کا نکاح پڑھوا دیں قسم سے بیوی کے معاملے میں بہت شودا"

واقعہ ہوا ہے یہ۔"

عشب کی بات پہ جہاں عاکف نے تند نگاہوں سے دین کو دیکھا وہی وہ عشب کو دیکھتے کھسیا گیا اور انہیں ایک جانب سرکاتے خود اندر کمرے میں گھس گیا اور نادیہ سے سر پہ پیار لیتے سکون سے صوفے پہ براجمان ہو گیا۔ عاکف اس کی حرکت پہ اسے دیکھ کر رہ گئے۔

"چاچو ادھر آکر بیٹھیں مجھے بات کرنی ہے۔"

وہ تحکم بھرے لہجے میں بولا۔ عاکف نے خشمگین نگاہوں سے اس کے طور اطوار کا ملاحظہ کیا۔

"یہ مخاطب کس طرح ہو تم مجھ سے۔"

وہ کڑے لہجے میں بولے۔

"میرا مطلب ہے یہاں آکر میرے ساتھ تو بیٹھیں ایک بات کرنی ہے پلیز۔"

ان کی بات پہ وہ سرعت سے عاجزانہ انداز میں بولا۔

عاکف تاسف سے اس کی حرکت کا ملاحظہ کرتے صوفے پہ اس کے ساتھ ہی براجمان ہو گئے۔عشب بھی نادیہ بیگم سے ملتا ساتھ ہی بیڈ پہ براجمان ہو گیا۔نادیہ بیگم نے ایک نظر ان دونوں خوبرو نوجوانوں کو دیکھا جس میں سے دین کو دیکھتے ہی انہیں پہلی نظر میں کسی اپنے کے ہونے کا گمان ہوا تھی اس کے لب ولہجے اس کی باتوں میں کسی کی جھلک دکھی تھی اب انہیں سمجھ میں آیا تھا کہ وہ کوئی اور نہیں بلکہ اپنی ماں عائشہ کا ہی پرتو تھا۔

"کیا سوچا آپ نے پھر چاچو۔"

دین کی آواز نے انہیں سوچوں کے بھنور سے نکالا تھا۔اب وہ خاموشی سے اس کی بات سن رہی تھی۔

"کس متعلق۔"

انہوں نے بے نیازی سے سوال کیا۔دین نے دل ہی دل میں انہیں کوسا تھا البتہ عشب چہرہ جھکاتے مسکراہٹ دبا گیا۔

"میرے نکاح کے متعلق۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ جتانے والے انداز میں گویا ہوا اور شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"ایم سوری بھتیجے لیکن تمہارا نکاح نہیں ہو سکتا۔"

انہوں نے سختی سے اسے باور کرایا۔ دین نے پیشانی پہ شکنیں سجائے ان کی جانب دیکھا۔ عشب کے تاثرات بھی کچھ عجیب ہی تھے البتہ نادیہ بیگم پریشانی سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔ انہیں حیرت ہوئی تھی کہ وہ اس کے نکاح پہ راضی کیوں نہیں تھے۔ حالانکہ دل انکا بھی دکھا تھا کہ وہ اسے جزاء کے حوالے سے نجانے کب سے دیکھنا شروع ہوئی انہیں خود بھی علم نہیں تھا لیکن اب وہ اپنی بیٹی کی خاطر اس کی زندگی تو نہیں خراب کر سکتی تھی تبھی اپنے دل پہ بھاری سل رکھ گئی۔

مگر اب عاکف کا انکار ان کی سمجھ سے باہر تھا۔

"چاچو پلیز ایم ناٹ کڈنگ مجھے کسی کام کے سلسلے میں لاہور جانا ہے پھر آپ جانتے ہیں یونٹ میں واپسی ہے پھر ہماری وقت کی بہت کمی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ جھنجھلائے لہجے میں بولا ان کی ایک ہی تکرار سے پریشان ہوتے۔

"چاچو کیا مطلب کیوں نہیں ہو سکتا میرا نکاح۔"

اب کی بار اس کے لہجے میں بھی ناگواری در آئی تھی۔عاکف نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیونکہ تمہارا نکاح ہو چکا ہے۔"

ٹھاہ ٹھاہ دھماکے تھے جو دین کو اپنے اطراف میں ہوتے محسوس ہوئے۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے فضا ایکدم گھٹن زدہ سی ہو گئی ہو۔عشب اور نادیہ بے یقینی سے عاکف کی جانب دیکھ رہے تھے جن کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"چاچو آپ مذاق کر رہے ہے نا۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز پہ عاکف خاموشی سے نفی میں سر ہلا گئے۔

"نکاح میرا کس سے۔"

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے بے بسی سے خود سے مخاطب ہوا معاً ذہن میں بری طرح جزاء کا عکس لہرایا تھا۔وہ ابھی بھی اڑی رنگت سمیت بے یقین ہی تھا۔معاً وہ ایک شکایتی نگاہ ان پہ ڈالتے زوردار طریقے سے دروازہ مارتے تن فن کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔دروازے پہ کھڑی علایہ نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا تھا جس کے چہرے پہ ایک اذیت رقم تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"عاکف یہ سب۔"

نادیہ بیگم نے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ ہاتھ کے اشارے سے انہیں ٹوک گئے تھے۔

اس کے جانے کے بعد کچھ دیر تو عشب اور عاکف ایک دوسرے کو بنا پلک جھپکائے دیکھتے رہے معاً کمرے کی گھمبیر فضا میں ان دونوں کا زبردست قسم کا قہقہہ گونجا تھا۔وہ مسلسل ہنس رہے تھے یہاں تک کہ مسلسل ہنسنے کی بدولت چہرہ الگ سرخ پڑ رہا تھا۔اس کے برعکس نادیہ بیگم ہونق ذدہ سی ان دونوں کو تک رہی تھی۔

"کیا ہوا آپ لوگ ایسے کیوں ہنس رہے ہیں۔"

وہ پریشانی سے بولی۔ان دونوں کی ہنسی کو بریک لگی تھی معاً ان کے چہرے کے تاثرات دیکھتے عاکف تو ایک بار پھر کھل کر ہنس دیے البتہ عشب نے اپنی مسکراہٹ کو بریک لگایا تھا۔

"اس مجنوں کی حالت پہ۔"

عشب محفوظ کن تاثرات سمیت گویا ہوا۔نادیہ بیگم نے پیشانی پہ شکنیں سجائے ان کی جانب دیکھا جو اس کی پریشانی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

آپ نے خواہ مخواہ اسے اس قدر پریشان کر دیا ہے دیکھیں اس کی حالت۔اگر وہ کسی کو پسند کرتا ہے تو آپ" "اس کی شادی کروا دیں نا اس سے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سمجھانے والے انداز میں بولی۔عاکف نے مصنوعی غصے سے ان کی جانب دیکھا۔

"میں ایسے ہی اپنی بیٹی کا حق کسی اور کو دے دوں۔اتنا دریا دل میں کبھی نہیں رہا۔"

وہ مضبوط لہجے میں گویا ہوئے۔عشب انہیں ایک نظر دیکھتے مسکرا دیا۔نادیہ بیگم کے دماغ میں جھماکہ سا ہوا۔وہ تحیر سے آنکھیں پھیلائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"تو اس کا نکاح۔"

ان کی سرسراتی ہوئی آواز نکلی۔انہیں لگا شاید دین کا نکاح ان کی غیر موجودگی میں کسی لڑکی سے ہو گیا ہو گا لیکن اب عاکف کی باتیں انہیں پریشان کر رہی تھی۔

"وہ تو ہم اس کی حالت سے حظ اٹھا رہے تھے ورنہ اپنی بیٹی اسے دینے سے کون ہچکچائے۔"

وہ مدھم سا مسکراتے ہوئے گویا ہوئے۔نادیہ بیگم چاہ کر بھی مسکرا نا سکی۔وہ اس کی پسند کے بابت جانتے بھوجتے بھی جزاء کو اس سے باندھنا چاہتے تھے وہ بھی زبردستی۔

"مگر وہ تو کسی کو پسند کرتا ہے نا۔"

انہوں نے اپنی جانب سے جواز پیش کیا۔عاکف اور عشب ایک بار پھر کھل کر مسکرا دیے۔

وہ ہماری جزاء کو ہی پسند کرتا ہے۔اب بیٹی دینی ہے تو ذرا سے نکھرے تو دکھانے پڑیں گے نا اتنی آسانی سے "
"اسے اس صاجزادے کو سونپ دوں۔

ان کی مسکراتی آواز پہ نادیہ نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا۔آنکھوں میں تشکر کے مارے نمی سی جاگ اٹھی۔مطلب وہ جسے اپنی بیٹی کیلیے مانگتی تھی وہ خود بھی اسی کو پسند کرتا ہے۔

لیکن سر جب اسے آپ کے اس گھناؤنے مذاق کا علم ہو گا تو پھر تو بس ہم گئے۔آپ کو تو نہیں البتہ میری جان "
"لے لے گا وہ۔ناراضگی دکھائے گا اچھی خاصی۔

عشب مدھم سا مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔عاکف نے اس کی بات کو ہوا میں اڑا یا۔

کوئی بات نہیں اس کی ناراضگی کا حل بھی ہے میرے پاس۔تم پریشان مت ہو۔ابھی تو مزہ آنا شروع ہوا "
"ہے۔

وہ چٹکیوں میں اس کا حل بتاتے ہوئے بولے۔عشب ان کی بات پہ اثبات میں سر ہلا گیا اور باہر کی جانب چل دیا کیونکہ وہ بارہا بار نادیہ کے چہرے پہ پریشانی بھانپ چکا تھا تبھی باہر کی جانب چل دیا تاکہ وہ کھل کر ان سے بات کر سکے۔

عاکف اگر اس نے کچھ غلط قدم اٹھالیا تو۔آج کل کے لڑکے کچھ بھی کرنے سے گریز نہیں کرتے۔یہ ٹھیک "
"نہیں ہے آپ ابھی اس کے پاس جائیں اور اسے سب سچ بتائیں کہ جیسا آپ نے کہا ویسا کچھ نہیں ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سنجیدگی سے تحکم بھرے لہجے میں گویا ہوئی تو عاکف تاسف سے انہیں دیکھ کر رہ گئے جنہیں ہر بات کو سر پہ حاوی کرنے کا شروع سے ہی شوق تھا۔

"یہ لو تمہاری چائے۔"

جزاء نے چائے کا مگ اس کی جانب بڑھایا جو سنجیدگی سے بیٹھی کپڑوں کا پوسٹ مارٹم کر رہی تھی۔

"شکر ہے آج کی صدی میں تمہاری چائے بن گئی بڑی ہی کوئی نکھٹو واقع ہوئی ہو۔"

وہ تند نگاہوں سے اسے دیکھتے اس کے ہاتھ سے چائے کا مگ تھام گئی معاً اسکی نگاہ اس کے ہاتھ میں موجود دوسرے چائے کے مگ پہ پڑی۔ اس نے سوالیہ نگاہیں جزاء کی جانب اٹھائی تو وہ کھسیاتے ہوئے گڑبڑا گئی۔ اس نے میسنی سی ہنسی ہنستے اس کی جانب دیکھا تو علایہ نے مشکل ہی مسکراہٹ ضبط کی تھی۔

"یہ مگ کس کیلیے لے کر جا رہی ہو تم۔"

اس نے مصنوعی حیرت سے استفسار کیا۔ جزاء نے دانت کچکچاتے ہوئے اس کی جانب دیکھا جو جانتے بھوجتے چسکے لیتی رہتی تھی۔

"وہ دین کیلیے۔ میں نے ابھی دیکھا انہیں وہ اپنی پیشانی مسل رہے تھے مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے ان کے سر میں درد ہے اسی لیے بس بنا دی۔"

اس نے تفصیل سے بیان کیا۔ علایہ نے سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا اور وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"لاؤ میں دے آؤ بھائی کو۔"

وہ اس کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولی۔ جزاء نے سرعت سے ٹرے پیچھے کھسکائی تھی۔

"ارے تم کیوں۔"

وہ خشمگین نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ علایہ اس کے انداز پہ ہونق زدہ رہ گئی۔ اب کی بار جزاء کو بھی اپنی جلد بازی کا احساس ہوا۔

"میرا مطلب ہے کہ تمہاری طبیعت نہیں نا ٹھیک تم آرام کرو میں دے آتی ہوں کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔"

وہ سرخ چہرے سمیت خفت سے گویا ہوئی۔

اب اتنی بھی بیمار نہیں کہ اپنے بھائی کا کام نہ کر سکوں اور ویسے بھی اب نا تم میرے بھائی سے دور رہو۔ میں نے انہیں ابھی لڑکی دکھادی ہے اور انہیں وہ پسند بھی آچکی ہے۔ ان کے کام ان کی بیوی کرے وہ ہی بہتر ہے تم اس کی موجودگی میں کام کروگی تو ان کی بیوی کہی برا ہی نا مان جائے۔ اب کوئی بیوی کسی پرائی عورت کو اپنے شوہر کا "کام کرتے کیسے برداشت کر سکتی ہے۔

وہ اس کا گال تھپتھاتے افسوس کرنے والے انداز میں بولی۔ جزاء کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔ دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔ مطلب اس دن جو بھی باتیں دین نے اس سے کہی تھی وہ سب ایک فریب تھا۔ وہ فقط

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کا استعمال کر رہا تھا۔اس نے سختی سے مٹھیاں بھینچی تھی۔وہ ایک نم نگاہ علایہ پہ ڈالتے ٹرے اٹھاتے تن فن کرتی دین کے کمرے کی جانب چل دی۔علایہ نے اس کے جاتے ہی اپنے ہاتھ جھاڑے تھے۔معاً کچھ سوچتے اس کی آنکھیں پل بھر میں بھیگی تھی۔

آئی رئیلی ویری مس یو حسن۔اگر تم ہوتے تو ہم یہ سب مل کر کرتے۔میں رونا نہیں چاہتی لیکن ان آنسوؤں" پہ میرا زور ہی نہیں چلتا۔میں دعا کروں گی کہ تم جہاں بھی رہو خوش رہو۔مگر تم میرے دل میں ہمیشہ رہو گے "ایک ایسے انسان کی مانند جس کو بھلانا ناممکنات میں سے ایک ہے۔

وہ نم نگاہوں سے کھڑکی سے جھانکتے تاروں بھرے آسمان کو دیکھتے محبت سے بولی۔اب کی بار اس کے لبوں پہ ایک مسکراہٹ بھی تھی بھیگی مسکراہٹ۔

باہر کی جانب جاتا عشب اسکی آواز پہ انہی قدموں سے تھما تھا۔اس نے چونک کر ادھ کھلے دروازے کے اندر جھانکا جہاں وہ تصور کی آنکھ سے حسن سے مخاطب تھی۔عشب نے اپنے لب سختی سے آپس میں پیوست کیے تھے۔علایہ کی یہی باتیں اسے یہ سوچنے پہ مجبور کرتی تھی کہ کہی وہ بھی تو حسن کو پسند نہیں کرتی تھی اور اگر کرتی تھی تو وہ کیسے حسن کی محبت کو خود سے جوڑنے کا سوچ سکتا تھا۔وہ یہ چاہ کر بھی نہیں کر سکتا تھا۔یہی سب سوچتے اس کی آنکھوں میں کرب کی ایک لہر دوڑی۔چہرے پہ سرد تاثرات نمودار ہوئے تھے۔

"اگر ایسا کچھ ہوا تو عشب سب ختم کر دے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سپاٹ انداز میں بولتے ایک الوداعی نگاہ علایہ پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر کا دروازہ عبور کر گیا۔

جزاء نے غصے سے اس کے کمرے کے نزدیک پہنچتے دروازہ بجایا لیکن دوسری جانب سے کوئی ردِ عمل نہ آیا۔ اس نے ایک بار پھر وہی عمل دہرایا اس عمل پہ ایک جھٹکے سے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔

"کیا مصیبت۔"

دروازے پہ ایستادہ جزاء کو دیکھتے اس کے باقی لے الفاظ وہی دم توڑ گئے۔ جزاء نے سہمے سہمے انداز میں دین کی سرخ انگارہ ہوتی نگاہوں کو دیکھا جو غیض کے عالم میں اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ علایہ کا سانس وہی خشک ہو گیا۔ وہ جو اس سے لڑنے آئی تھی لفظ ساتھ دینے سے انکاری ہو گئے۔

"کیا بات ہے اب کچھ بولوں گی یا ایسے ہی گھورنے آئی ہو۔"

وہ اس کی مسلسل خاموشی سے اکتا کر بولا۔ جب سے عاکف نے اس متعلق بات کی تھی کہ اس کا نکاح ہو چکا ہے وہ ایسے ہی چڑ چڑا ہوا پھر رہا تھا اور اب اسی ضد میں جزاء بھی آنے والی تھی۔

"وہ میں یہ چائے دینے آئی تھی۔"

وہ اس کی نگاہوں سے خوف کھاتے جلدی سے بولی مبادہ وہ کہی اس کا گلہ ہی نا دبا دے۔

"تو دو پھر۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے ہاتھ سے ٹرے جھپٹتا ہوا بولا۔ جزاء کی آنکھوں میں نمی سی ابھری اس کے سخت لہجے پہ۔

"یہ چائے ہے یا شربت۔ ایک چائے بھی نہیں ڈھنگ سے بنتی۔"

وہ چائے کا ایک گھونٹ بھرتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔ جزاء اپنی جگہ سے اچھل کر پیچھے ہوئی معاً اس کے لہجے سے تنگ آتے وہ بھی اب کی بار اپنا ضبط کھو بیٹھی۔

"تو خود بنالیں اٹھ کر پاؤں نہیں پڑی میں آپکے کہ میرے ہاتھوں کی چائے پی لے۔"

وہ بھی اب کی بار اونچی آواز میں چلاتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اس کے یوں اونچا اونچا رونے پہ وہ بوکھلاتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب رو کیوں رہی ہو یار۔"

وہ جھنجھلائے انداز میں بولا۔ جزاء نے کینہ توز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تو اور آپ کے اتنے سرد مہری سے بات کرنے پہ ہنسو۔"

وہ تنک کر بولی۔ دین نے ضبط سے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑا اور ایک بے بس نگاہ اس پہ ڈالی جو اب بے دردی سے اپنی آنکھیں پونچھ رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یار پلیز رونا بند کرو۔میں بس کسی وجہ سے پریشان ہوں اسی لیے ایسے بول پڑا ورنہ جانتی ہو تم میں نے کبھی ایسی بات نہیں کی۔"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔جزاء نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا جس نے ابھی بھی اپنا رشتہ پکا ہونے کی بات اسے نہیں بتلائی تھی۔

"آپ کو کسی کے احساسات کا خیال ہے یا نہیں۔جب جی چاہا محبت سے بات کر لی جب جی چاہا ناراضگی جتالی اور جب جی چاہا اتنی بد تمیزی سے مخاطب کر لیا۔"

وہ بھی اب ضبط ہار بیٹھی تھی تبھی غصے سے ہانپتی ہوئی چلائی۔اس کے بات کرنے کے انداز پہ دین کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

"محترمہ ایسا بھی کیا کر دیا میں نے جو آپ کے احساسات سے ناقدری ہو گئی۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے کڑے لہجے میں بولا۔ایک عاکف نے ناجانے کونسا نکاح پڑھوا دیا تھا جس کا اسے بھی علم نہیں تھا اور اب ان کی بیٹی فضول میں ناجانے کیا کیا بول کر اس کا دماغ گرم کر رہی تھی۔

"مجھے اپنے پیار بھری باتوں میں پھنسا کر آپ کونسا رشتہ پکا کرواتے پھر رہے ہیں جس کا کسی کو علم ہی نہیں ہے۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولی تو پانی پیتے دین کو زبردست قسم کا اچھو لگا۔وہ ناگواری سے اسے دیکھے گیا مطلب اب وہ اس کا رشتہ پکا کروانے آگئی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں اور کوئی نہیں ملا منگنی اور نکاح کروانے کیلیے۔ باپ نے نکاح پڑھوا دیا ڈائریکٹ ایک ایسی لڑکی سے جسے" آج تک میں نے تو کیا کسی نے نہیں دیکھا اور اب بیٹی میری منگنی کروا رہی ہے نا جانے کس سے جس کے بابت مجھے علم ہی نہیں ہے۔"

وہ تلملاتے ہوئے بولا۔ جزاء نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا مطلب ابھی بھی وہ اسے بتانے پہ رضامند نہیں تھا۔ اور تو اور اس کا نکاح بھی ہوا تھا۔ اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اپنے دونوں ہاتھ منہ پہ جمائے۔ آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گالوں پہ تواتر بہہ رہے تھے۔ دین نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا۔

"اب رو کیوں رہی ہو۔"

وہ تنگ آکر بولا۔ جزاء نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

آپ کا نکاح بھی ہوا ہے۔ اب آپ نے منگنی بھی کرلی اور آپ مجھے بھی اپنے جھانسے میں پھنسا رہے ہیں کہی" ایک اور بھی تو نہیں پھنسائی ہوئی۔ آپ تو چار شادیوں کی ڈیفینیشن پہ پورا اتر رہے ہیں۔"

وہ روہانسی ہوتے بولی۔ دین نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پہ ڈالی کو دکھنے میں تو پاگل نہیں لگتی تھی البتہ اسے اب یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ظاہری طور پہ عقل مند لڑکی اندر سے پوری کھسکی ہوئی ہے۔

تم جانتی ہو میری ایک بیوی مر بھی چکی ہے ایک کو تو میں نے طلاق دے دی اور ایک مجھے چھوڑ کر جا چکی" ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ مصنوعی افسردگی سے بولا۔ جزاء کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی معاً عقب سے آنے والے قہقہے کی آواز پہ ان دونوں نے سرعت سے رخ موڑتے عقب میں دیکھا جہاں عاکف اور علایہ دونوں کھڑے قہقہہ ضبط کرنے کے چکر میں سرخ پڑ رہے تھے۔

"چاچو آپ ہنسیں مت مجھے اس وقت آپ مسکراتے ہوئے بلکل اچھے نہیں لگ رہے۔ اور آپ کس خوشی میں ہنس رہی ہو علایہ۔"

وہ ان کے مستقل ہنسنے پہ تنک کر گویا ہوا۔

"ویسے مجھے امید نہیں تھی کہ تم میرا غصہ میری بیٹی پہ اتاروگے۔"

انہوں نے افسردگی سے اسے مخاطب کیا۔ دین نے ناگواری سے سر جھٹکا تھا۔

"چاچی امی مجھے یہ بات بتائیں پہلے کہ یہ آپکی بیٹی شروع سے ہی بیوقوف ہے یا پھر مجھے دیکھ کر کوئی خاص قسم کا دورہ پڑتا ہے۔"

وہ ایک کٹیلی نگاہ جزاء پہ ڈالتے نادیہ بیگم سے مخاطب ہوا تو وہ اچانک اس کے سوال پہ بوکھلا گئی۔

"اب تم حد کر رہے ہو میری بیٹی کو بیوقوف کہہ کر۔"

عاکف سے برداشت نہ ہوا تبھی جزاء کے حق میں فوراً میدان میں اتر آئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تو اور سہی کہہ رہے ہیں بلکل بھائی۔ میں نے فقط ایک مزاق کیا تھا اور محترمہ سیریس ہی ہو گئی بھئی جب محبت کی ہے تو سب سے پہلے اعتماد کرنا سیکھو۔ اعتماد کے بغیر محبت کا کوئی جواز نہیں ہے۔"

علایہ نے بھی عاکف کے بولنے پہ سرعت سے دین کا بازو تھامتے اس کی سائیڈ ہوتے نہایت ہی گہری بات کر ڈالی۔ کچھ ساعتوں کیلیے تو عاکف اور نادیہ جہاں کے تہاں رہ گئے کیونکہ ان کا رشتہ بھی تو بے اعتمادی کی ہی نذر ہوا تھا۔ علایہ ان سب کے خاموش ہونے پہ حیرت زدہ رہ گئی۔

"اچھا چاچو نکاح تو پڑھوا ہی دیا ہے آپ نے میرا اب کم از کم مجھے یہ ہی بتا دیں کہ وہ عظیم ہستی کون ہے۔"

وہ علایہ کی بات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر تھکے تھکے اعصابوں سمیت بولا۔

"وہ تو ابھی اس دنیا میں ہی نہیں آئی۔"

وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولے۔ اب کی بار ان کے ساتھ علایہ کا قہقہہ بھی بے ساختہ تھا۔

"چاچو ڈونٹ ٹیل می کہ آپ نے وہ ایک مزاق کیا تھا۔"

دین تنبیہی لہجے میں بولا۔ عاکف بے بنا کسی تردد کے بھولپن سے اثبات میں سر ہلایا۔ دین نے صدمے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا جو اس کا اچھا خاصہ ریکارڈ لگا چکے تھے۔

"اور یہ ایک آپکی بیٹی جو نا جانے کب سے مجھ پہ بے وفا ہونے کے الزامات لگا رہی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ناراض نگاہوں سے جزاء کو تکتے ہوئے بولا۔ جزاء خفت سے سرخ پڑتا چہرہ جھکا گئی۔ دل کی کیفیت نا جانے کیوں عجیب سی ہو رہی تھی۔ اس نے بے چینی سے اپنی انگلیاں چٹخائی۔

اب وہ سب لاؤنج میں بیٹھتے باتوں میں مصروف تھے جب دین نے نا جانے کیا سوچتے بات کا آغاز کیا۔

"چاچو آپکو یاد ہے میں نے ایک بار پہلے بھی آپ سے اپنے نکاح کا ذکر کیا تھا لیکن آپ نے اس وقت بھی بنا کسی تردد کے انکار کیا تھا چلیں اب تو سمجھ آتا ہے کہ آپ مزاق کر رہے تھے لیکن اس وقت وہ کیا تھا پھر۔"

اس کی بات پہ عاکف نے اسے دیکھ کر مدھم سی مسکراہٹ پاس کی تھی۔

"اس وقت جب تم نے نکاح کا ذکر کیا اپنے تو میں ڈر گیا تھا کہ نا جانے تم نے کسے پسند کیا ہو گا کیونکہ میں تمہیں شروع سے ہی جزاء کیلیے سوچتا آیا ہوں۔ میں کیا تم جانتے ہو عائشہ بھابھی شاہ زین بھائی ہم سب کی توجہ کا مرکز تم ہی تھے جزاء کیلیے تبھی تو اس قدر جان سے پیارے ہو۔ اور اس وقت میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ تم جزاء کو پسند کرتے ہوگے ورنہ میں نکاح کرنے میں دیری نہیں کرتا رہی آج کی بات تو تمہاری مجنوں والی حالت نے ہمیں یہ مذاق کرنے پہ مجبور کر دیا۔

"جانتے ہو جب جزاء کی پیدائش ہوئی تھی تو شاہ زین بھائی نے کیا کہا تھا۔

وہ یہ سب باتیں بولتے جیسے ماضی کے پنوں میں کھو گئے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مامایہ ہماری ڈول ہے ناجو چاچی امی لانے والی تھی۔"

چھ سالہ دین عاکف کی گود میں چڑھا بیڈ پہ نادیہ کے قریب لیٹی سرخ و سفید بچی کو دیکھتے چمکتی آنکھوں سمیت بولا۔عائشہ نے اس کی بات پہ محبت سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"اور آپ جانتے ہو کہ یہ صرف آپکی ڈول ہے۔"

عاکف نے اس کے کان کے قریب جھکتے سرگوشی کی تو جواب میں وہ کھکھلا اٹھا۔شاہ زین نے اس کی بات پہ سرعت سے اسے سرزنش کی تھی۔

او نہوں ابھی سے اس کے ذہن میں ایسی باتیں مت ڈالو جو آگے جاکر مشکلات کا سبب بنیں۔جوں ہی بچے" بڑے ہونگے ہم پھر اس متعلق بات کریں گے ویسے میں بھی دل سے یہ چاہتا ہوں کہ اسی طرح ہمارے بچے آپس میں جڑے رہے تاکہ اگر نا بھی رہے تو ان کے ذریعے ہماری نسل پڑوان چڑھتی رہے۔مگر ابھی بات کرنا "مناسب نہیں ہے۔

انہوں نے محبت بھری گزارش کی۔وہ سب ان کی بات سے متفق ہوتے اثبات میں سر ہلا گئے۔

"مطلب بابا بچپن سے ہی میری پسندیدگی کے بابت جان گئے تھے۔"

وہ چمکتی نگاہوں سمیت بولا۔ان سب کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگی تھی انہیں یاد کرتے۔

"خیر اب تم مجھے بتاؤ کہ لاہور جانے کا ارادہ کیوں ہے تمہارا سب خیریت ہے نا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہوں نے کچھ یاد آنے پہ مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

جی سب ٹھیک ہے بس جیسے میں نے آپ سے کہا ہے کہ میں وہاں جانے سے پہلے نکاح چاہتا ہوں تو آپ میری" بات پہ نظر ثانی کریں ذرا۔ کل نکاح کروادیں تاکہ میں کل رات کی فلائٹ سے ہی لاہور جاسکوں عشب کے "ساتھ۔

اس نے سنجیدگی سے ساری بات ان کے گوش گزار دی۔ جزاء کو علایہ کے ساتھ ابھی باہر آئی تھی ان کی بات کا مدعا نکاح کا سنتے ایک بھیگی نگاہ دین پہ ڈالتے دوبارہ اندر کی جانب بڑھ گئی۔ دین کو اس کی حالت کچھ ٹھیک نہیں لگی تھی نا جانے کیوں کچھ غیر معمولی پن کا احساس شدت سے ہوا تھا مگر وہ اپنا وہم سمجھتے سر جھٹک گیا۔ علایہ ان سب کے قریب ہی جگہ سنبھال گئی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر کل نکاح کرتے سادہ سی رخصتی کی تقریب کر دیتے ہیں کیا کہتے ہو۔"

انہوں نے ہموار لہجے میں بولتے آخر میں سب کی تائید چاہی۔

"میں تو کب سے کہہ رہا ہوں آپ ہی نہیں سن رہے تھے بس۔"

وہ شکایتی انداز میں انہیں تکتے ہوئے بولا تو عاکف اس کی بات پہ مدھم سا ہنس دیے۔ علایہ نے محبت بھری نگاہوں سے دین کا ہنستا مسکراتا چہرہ دیکھا تھا جس سے صاف ظاہر تھا کہ اس کے دل میں جزاء کیلیے کیا اہمیت ہے۔

"کونگریچولیشنز بھائی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے سینے سے لگتے محبت سے اس کا گال چومتے ہوئے بولی جوابًا دین نے بھی مشفقانہ انداز میں اس کا سر چوما تھا۔ اتنی دیر میں جزاء بھی اپنے حواس بحال کرتے باہر آئی۔ اب وہ سب آپس میں ملتے ہنستے ہوئے کوئی بات کر رہے تھے۔ دین کی باتوں باتوں میں جزاء کے ساتھ چھیڑ چھاڑ جاری تھی۔ وہ اس کی باتوں پہ سرخ پڑتی چہرہ جھکا دیتی۔ علایہ ان سب کے ہنستے مسکراتے چہروں کو دیکھتی رہ گئی۔

کس قدر اذیت سے بھرا لمحہ ہوتا ہے وہ کہ اتنے سارے لوگوں کی موجودگی میں بھی آپ تنہا ہو اصل تنہائی تو اسی کا نام ہے کہ آپ سب کے ساتھ ہو مگر پھر بھی آپ کا کوئی نہ ہو۔

اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ بہا جسے اس نے سرعت سے انگلی کے پوروں سے چن لیا۔ وہ ایک نم نگاہ ان سب پہ ڈالتے واپس اپنے کمرے میں لوٹ آئی۔

"ابھی بھی نہیں آنا تھا بیٹا جی۔"

وہ تھکا تھکا سا جوں ہی گھر میں داخل ہوا اس سے پہلے کہ وہ زینے چڑھتا کاظم صاحب کی پاٹ دار آواز پہ اس کے قدم وہی زمین پہ گڑے تھے۔ اس نے سرعت سے رخ پھیرتے ان کی جانب دیکھا جو طنزیہ نگاہوں سے اس کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔

"آپ ابھی تک سوئے نہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے حیرت بھری نگاہوں سے ہال میں لگی گھڑی میں وقت دیکھتے استفسار کیا۔

"آپکا ہی انتظار تھا صاحبزادے صاحب۔ کدھر سے مٹر گشت کرتے آرہے ہیں۔"

انہوں نے اس کے ساتھ ہی زینے چڑھتے سنجیدگی سے سوال کیا۔ عشب نے تاسف سے ان کی جانب دیکھا جو اچھے سے جانتے تھے پھر بھی بارہا یہی سوال پوچھتے تھے۔

"ڈیڈ یو نو ویری ویل۔ میں دین کی جانب گیا ہوا تھا اس نے ایمرجنسی میں بلایا تھا۔"

اس نے سادہ۔سے لہجے میں جواب دیا۔

اب وہ دونوں عشب کے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ عشب نے اپنے شوز اتارتے شو ریک میں رکھے اتنی دیر میں وہ بھی صوفے پہ براجمان ہو چکے تھے۔

"اچھا سب خیریت ہے نا۔ وہ علایہ بیٹی ٹھیک تھی۔"

ان کے تفکر بھرے لہجے پہ عشب نے نظریں گھما کر ان کی جانب دیکھا اور دبیز قالین کو اپنے پیروں تلے روندتا وارڈروب کی جانب چل دیا۔

"جی وہ تو اب ماشاءاللہ کافی حد تک بہتر ہے یاد کھانا چاہ رہی ہے۔"

اس نے کندھے اچکاتے جواب دیا۔ کاظم صاحب اسے دیکھ کر رہ گئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اچھا ویسے تمہارا وہاں جانا کچھ زیادہ نہیں ہو گیا۔"

انہوں نے مشکوک نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھنے جانچنا چاہا جو ان کی بات پہ سپاٹ ہو چکا تھا۔انہیں حیرت ہوئی تھی۔

"پریشان مت ہو اب سے نہیں جاؤں گا۔"

وہ پتھریلے لہجے میں گویا ہوا۔علایہ کی باتیں ایک بار پھر ذہن میں گردش کرنے لگی تھی۔وہ کیسے کسی اور کا ہو کر سوچ سکتا تھا۔کاظم صاحب نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو اپنے فیصلے پہ اب پر اعتماد دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ کیا بات ہوئی اب تو تمہیں وہاں جانا چاہیے یا نہیں نہیں جانے کی کیا ضرورت ہو گی اب تمہیں کیونکہ جس کی بدولت تم وہاں آئے روز چکر کاٹتے ہو میں تو اسے ہی یہاں لانے کی تیاریوں میں ہوں۔"

انہوں نے جوش سے بولتے عشب کی سماعتوں پہ بم پھوڑا تھا۔وہ جو وارڈروب میں گھسا آرام دہ لباس نکال رہا تھا ان کی بات پہ جھٹکے سے رخ موڑتے سکتے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھا جو انتہائی پر سکون تھے۔

"ڈیڈ آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔"

اس کی سخت آواز پہ کاظم صاحب نے پیشانی پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تم ابھی بھی یہ کہہ رہے ہو کہ میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتا ہوں۔میں اب تمہیں کر کے دکھاؤں گا بیٹا جی تمہارے آسرے بیٹھا تو ہو گئی تمہاری شادی۔ عجیب ہو بھئی تم بھی ابھی کل یونٹ سے کوئی ایمر جنسی آئے گی تو تمہیں یہاں سے بھاگنے کی پڑ جائے گی پیچھے میرا گھر پھر سے سنسان۔کچھ اپنے باپ کا بھی خیال ہے یا نہیں۔"

کاظم صاحب تو گویا اس کی بات پہ پھٹ ہی پڑے تھے تبھی کڑی نگاہوں سے اسے دیکھتے دھاڑے۔وہ اس اچانک ہوئی افتاد پہ بوکھلا گیا۔

"ڈیڈ میرے کہنے کا مطلب ہے کہ علایہ نہیں باقی آپ جس سے شادی کرانا چاہیں گے میں رضامند ہو جاؤں گا۔لیکن پلیز وہ نہیں۔"

وہ منت کرنے والے انداز میں بولا۔

"اگر ہو گی تو وہی ہو گی کیونکہ مجھے پہلی بار میں ہی وہ بچی بہت پیاری لگی تھی جب اس سے فون پہ بات ہوئی تھی" ہنستی مسکراتی۔

وہ اس کا ذکر بھی محبت سے کر رہے تھے۔عشب نے ایک نگاہ ان پہ ڈالتے ہٹالی۔

"ڈیڈ میں آپ کو وارن کر رہا ہوں میں وہاں رشتے کیلیے حامی کبھی نہیں بھروں گا۔میں حسن کی محبت کو کیسے چھین سکتا ہوں۔"وہ اس سے محبت کرتا تھا اور شاید علایہ بھی اسے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ نظریں چراتے دھیمے لہجے میں بولا۔ کاظم صاحب اس کی بوندھی دلیل پہ حیرت سے منہ کھولے رہ گئے جو ایک جاچکے شخص کی محبت کا جواز پیش کررہا تھا۔

"ویسے مجھے تم سے اس قدر عقلمندی کی امید تو نہیں تھی بیٹا جی۔"

ان کی طنزیہ آواز پہ وہ خجل سا ہوتے چہرہ جھکا گیا جانتا تھا کہ وہ اس کی عزت افزائی کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

" چلیں شکر کریں کہ پھر میں آپ کی امیدوں پہ پورا اترا ہوں۔"

وہ کندھے اچکاتے بے نیازی سے بولا۔ کاظم صاحب اس کی بات پہ تلملا کر رہ گئے۔

وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے ہاں ہمارے دلوں کی حد تک محدود ہے لیکن حسن کی خاطر علایہ کو چھوڑ دینا یہ" سراسر غلط ہے۔ کچھ عقلمندی کا مظاہرہ کرو۔ بیوقوفوں کی طرح اس لڑکی کو مت جانے دو جو ایک ہیرا ہے "تمہاری زندگی سنوارنے کا ہنر رکھتی ہے اور میری بوریت بھی دور کرنے کا۔

وہ مشفقانہ لہجہ اپناتے ہوئے بولے۔ عشب نے سپاٹ انداز میں ان کی جانب دیکھا۔

"ڈیڈ میں جو بول چکا ہوں میں اسی پہ قائم ہوں آپ پلیز۔"

وہ سختی سے ان کی بات رد کرتے ہوئے اس سے پہلے بات مکمل کرتا فون پہ آنے والی کال نے اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی تھی۔ وہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا موبائل اٹھاتے دیکھا جس پہ دین کالنگ جگمگا رہا تھا۔ اس نے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سرعت سے فون اٹھاتے کان سے لگایا۔لبوں کی تراش پہ ایک خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھاشاید وہ جان چکا تھااس مذاق کے متعلق۔

"تمہارا تو میں وہ حال کروں گا زندگی بھریادرکھوگے تم سے تو مجھے ایسی امید قطعی نہیں تھی۔"

فون چھٹتے ہی اس کی آواز سنتے مشکل عشب نے اپنا قہقہہ ضبط کیا۔

"اچھااب جس لیے فون کیا ہے وہ تو بتادو کم از کم نیاپار لگی یا نہیں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔دین نے ناراضگی سے ست جھٹکا تھا۔

"کل نکاح ہے میرا پہنچ جاناوقت پہ۔"

اس کی اطلاع پہ وہ ایک بار پھر کھل کر ہنس دیا تھا۔ہاں وہ اس کیلیے بے تحاشہ خوش تھاکیونکہ زندگی نے جو تلخیاں اس کے نام کی تھی اب اس سے ہٹ کر وہ خوشیوں کو اپنی زندگی میں داخل کرنے جارہا تھا۔ایک محبت بھرے رشتے کی تنظیم رکھنے جارہا تھا۔

"بہت بہت مبارک ہو۔انشاءاللہ میں وقت پہ پہنچ جاؤں گا۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولتے کال کاٹ گیا۔

"یہ کس چیز کی مبارکباد دے رہے تھے تم۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کاظم صاحب جو منتظر نگاہوں سے اسی کو تک رہے تھے فون رکھتے ہی سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے بولے۔

"کل دین کا نکاح ہے ڈیڈ۔"

اس نے بالاخر کاظم صاحب کی سماعتوں پہ بم پھوڑا۔ انہوں نے خشمگین نگاہوں سے عشب کی جانب دیکھا مطلب دین بھی اپنی زندگی کا ایک نیا باب شروع کرنے جارہا تھا بس ایک وہی تھا جسے اس سب میں کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ معاً کچھ سوچتے ہی ان کی نگاہیں چمک اٹھی۔ انہوں نے شیطانی مسکراہٹ سمیت اس کی جانب دیکھا جو بے نیاز بنا اپنے کاموں میں محو تھا۔

"اب وہ ہوگا جو آپکے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا بیٹا جی۔"

وہ دل ہی دل میں معصم ارادہ کرتے ایک مسکراتی نگاہ عشب پہ ڈالتے کمرے سے باہر آگئے۔ اب ان کی انگلیاں موبائل پہ تیزی سے کسی کا نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھی۔ ان کے جاتے ہی عشب نے تعجب سے ان کا مسکراتے چہرے کو سوچا معاً ان کی باتیں ایک بار پھر اعصابوں پہ بری طرح سوار ہو چکی تھی۔ وہ پریشانی سے اپنی پیشانی کو مسلتے بیڈ پہ چت لیٹ گیا۔ اس کی نگاہیں اپنے عین اوپر دیوار پہ مرکوز تھی۔

میں جانتا ہوں کہ آپ ابھی تک سنبھلی نہیں ہو۔ آپ کے لبوں کی جعلی مسکراہٹ میری زیرک نگاہوں سے" مخفی بھی نہیں ہے۔ آپ کا یوں پرانی علایہ بننا بھی فقط ایک ڈرامہ ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ٹوٹے ہوئے لوگ اتنی آسانی سے کہاں جڑتے ہیں جب تک انہیں ایک محبت سے بھرپور توجہ سے بھرا ہوا مرہم ہی میسر

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نہیں ہو گا تو وہ انسان کیوں کر سنبھلے گا۔ آپ کے وجود نے جو چوٹ کھائی ہے وہ اتنی آسانی سے تو بھرنے سے رہی۔ میری شدت سے خواہش تھی کہ میں آپ کے ٹوٹے بکھرے وجود کو سمیٹ لیتا لیکن جب تک وہ ذات نہیں چاہے گی انسان کے بس میں کچھ نہیں۔ میں نے اب آپ کی طلب کو اندر ہی کہی دبا دیا ہے شاید اسی کو زندگی کہتے ہیں۔ زندگی آپ کو ہر رنگ دکھاتی ہے پھر چاہے وہ کھلتا ہو یا مرجھایا تاکہ وقت رہتے یہ بات آپ پہ باور ہو جائے کہ کس رنگ کو کیسے پار کرنا ہے۔"

وہ آنکھیں موندتے تصور میں ہی علایہ سے مخاطب تھا لہجہ حد درجہ خشک تھا۔ اس کے لہجے میں ایک پختگی تھی شاید وہ اس الفت کی راہ میں ہار کو اپنے لیے منتخب کر بیٹھا تھا۔

"کل کیا پہن رہی ہو تم۔"

جزاء کو کمفرٹر کھولتے اپنی سوچوں میں غلطاں تھی علایہ کی بات پہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

"میں پتہ نہیں بابا کہہ رہے تھے کہ کل دین اور علایہ کے ساتھ جا کر ایمرجنسی میں ہلکی پھلکی شاپنگ ہو جائے گی۔"

اس نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔ دل ابھی سے عجیب ہو رہا تھا نا جانے اتنی جلدی نکاح کی کیا ضرورت تھی بھلا۔ اسے یہی سوچ پریشان کر رہی تھی۔ اس کی بات پہ علایہ نے تعجب سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں اور وہ بھی شاپنگ۔ نو نیور۔ مجھے خاص قسم کی چڑ ہے یہ بھاری بھر کم کپڑوں کی شاپنگ کرنے سے۔ تم ایسا" "کرنا بھائی کے ساتھ جانا۔ وہ اچھی شاپنگ کروادیں گے۔ میں انہی میں سے کچھ پہن لوں گی۔

وہ کندھے اچکا کر اس کی بات کی نفی کرتے ہوئے بولی۔ جزاء نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"مگر علایہ ایسے کپڑے نکاح کے فنکشن میں زیب نہیں دیتے اور یہ ویسے بھی پرانے ہو چکے ہیں۔"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ علایہ نے خاموش نگاہوں سے اسے دیکھا۔

تم جانتی ہو میری عمر کیا ہے بیس سال۔ کم عرصہ نہیں ہوتا۔ ان بیس سالوں میں تم اندازہ لگا سکتی ہو کہ میرے" اندر کس قدر امیدوں نے دم توڑا ہے کس قدر خواہشات اپنی موت آپ مر گئی۔ سوچ سکتی ہو کہ کس قدر فنکشن آئے ہونگے کبھی سکول میں کبھی کالج میں کبھی یونی میں۔ میں نے ایک ڈریس بھی نہیں خریدا کبھی ان چیزوں کیلیے یا یوں کہوں کہ میرے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہوتی تھی۔ کبھی میں بھی مڑتی تھی روتی تھی چلاتی تھی کہ میری دوستیں میرا مذاق اڑائے گی ایسے پرانے کپڑے پہننے پہ لیکن پھر کیا ہوا میری دوستیں ختم ہو گئی لیکن یہ ظلم نہیں ختم ہوا۔ پھر یہ شوق بھی اپنے آپ مرتے چلیں گئے۔ میں نے دوستیں بنانا چھوڑ دی خود کو اپنے آپ تک محدود کر لیا۔ ایسے تو نہیں کہتی میں کہ علایہ کا کافی عرصہ پہلے اختتام ہو چکا ہے یہ جو تمہارے سامنے "ہے نا یہ علایہ نہیں ہے یہ مٹی کا وہ پتلا ہے جو اپنی آخری سانس کے ختم ہونے کے انتظار میں ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ خالی خالی نگاہوں سے اپنے ہاتھ کی لکیروں کو تکتے ہوئے بولی۔ جزاء کا رنگ سرعت سے پھیکا پڑا۔ اس نے آنکھوں میں وحشت لیے اس کی جانب دیکھا جو اب کانوں میں ہینڈ فری لگا رہی تھی۔ اس کا دل بیٹھ گیا۔ ابھی اس نے مزید کوئی بات کرنا مناسب نہیں سمجھا اور خاموشی سے کمفرٹر درست کرتے ایک نگاہ علایہ پہ ڈالتے کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔ اس کے لیٹتے ہی علایہ نے ایک اذیت سے بھرپور نگاہ اس پہ ڈالی تھی۔ معاً وہ بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے آنکھیں موند گئی ابھی اسے آنکھیں موندے چند لمحے ہی بیتے ہونگے معاً اپنے قریب ہونے والی کھٹ پٹ کی آواز نے اس نے چونک کر دیکھا جہاں وہ نیند میں کچھ بڑبڑا رہی تھی۔

"جزاء۔"

علایہ نے اس کا شانہ ہلایا لیکن وہ ہنوز کچھ بول رہی تھی۔ علایہ کو پریشانی نے آن گھیرا۔ وہ ایک چیخ مارتے اچانک اٹھ بیٹھی۔

علایہ مجھے بہت گھٹن ہو رہی ہے۔ میں کیا کروں۔ میں اتنی جلدی نکاح نہیں کر سکتی۔ انہیں پتہ چلا کہ میں ابھی" تک اس ٹروما سے باہر نہیں آپائی تو وہ مجھے چھوڑ دیں گے۔"

وہ روتے روتے اس کا ہاتھ تھامتی وحشت زدہ نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے بولی۔ علایہ نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو نا جانے کس متعلق بات کر رہی تھی۔

"کیسا ٹروما جزاء۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے حیرت سے استفسار کیا۔ جواباً اس نے اس کے سینے سے لگے روتے روتے ایک ایک بات اس کے گوش گزار دی۔ علایہ سن بیٹھی اس کی باتیں سن رہی تھی جواب اس کے سینے سے لگے ہی کانپ رہی تھی۔ اس کی گرفت جزاء کے ہاتھوں پہ ڈھیلی پڑی تھی۔ اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھاتے اس کے لبوں سے لگایا جو وہ ایک ہی سانس میں پی گئی۔ اس کی ابتر حالت نے ایک لمحے کو اسے بھی سوچنے پہ مجبور کر دیا تھا مگر پھر وہ دین کی ساتھ موجودگی کا سوچتے پر سکون ہو گئی۔ کہ اس کا بھائی تو اس سے محبت کرتا ہے تو وہ ضرور اسے سنبھال لے گا۔ اسے یک گونہ سکون بھی حاصل ہوا تھا۔ وہ بے چینی سے بار بار اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی علایہ نے نا جانے کیا سوچتے اس کی پشت سہلائی اور پاس رکھا اسٹالر سر پر لیتے اسے دھیمے لہجے میں اس کے کان کے قریب جھکتے سورت یسین پڑھنے لگی یہ بھی اس نے اپنے کمرے میں اکیلا پن دور کرنے کی خاطر یاد کی تھی تا کہ وہ ہمہ وقت ان سورتوں کے حصار میں مقید رہے۔ ابھی بھی وہ جزاء کو اسی لیے سنا رہی تھی تا کہ وہ اللہ کے کلام کی بدولت پر سکون نیند سو جائے اور ہوا بھی کچھ یوں ہی اگلے دس منٹ میں وہ نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی۔ علایہ نے تشکر بھرا سانس خارج کیا اور اسے تکیے پہ لٹاتے پر سوچ نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"اگر کل بھائی کی موجودگی میں یہ سب۔"

اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں پائی تبھی پٹخنے والے انداز میں تکیے پہ سر رکھتے اپنی دکھتی آنکھوں کو دباتے آنکھیں موند گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اگلی صبح کا سورج نئی امیدیں لے کر نمودار ہوا تھا۔ دھوپ نے اسلام آباد کی سرزمین پہ ہر جانب بسیرا کیا ہوا تھا۔ دین کی نکاح کے بدولت ہر جانب خوشیوں کی مہکاریں گونج رہی تھی۔ سب اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے۔ گھر کے بیک سائیڈ پہ ہی کسی اچھے ایونٹ آرگنائزر کو ہائر کرتے اچھی سی سجاوٹ کا اہتمام کیا جارہا تھا۔ تیاریاں وقت رہتے ہی شروع ہو چکی تھی۔

"علایہ بیٹا چلیں شاپنگ کیلیے۔"

دین نے اس کے کمرے میں آتے ہی اسے مخاطب کیا جو اپنی تمام پینٹس بیڈ پہ بکھیرے اس میں نا جانے کیا چیز تلاش کر رہی تھی۔

"بھائی آپ لوگ جائیں میں کچھ نہیں خریدوں گی میں انہی میں سے کچھ پہن لوں گی۔"

وہ سادہ سے لہجے میں گویا ہوئی۔ دین نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیوں لگتا ہے آپکو بھائی کے نکاح کی خوشی نہیں ہے۔"

وہ اپنے لہجے میں افسردگی سموئے بولا۔ علایہ اس کی بات پہ تڑپ کر سیدھی ہوئی۔

بھائی خوشی ان قیمتی لباسوں سے نہیں ظاہر کی جاتی چہرے سے جو خوشی چھلکتی ہے وہ اس سب کیلیے کافی ہوتی ہے۔"

وہ جتانے والے لہجے میں گویا ہوئی۔ دین افسوس سے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اچھاتو مطلب یہ ہے کہ آپ اب میرے کہنے پہ بھی اچھاسا تیار نہیں ہو گی میں اپنی بہن کو سب سے پیارا دیکھنا"

"چاہتاہوں۔

وہ اس کی پیشانی چومتاہوا بولا علایہ اس کی بات پہ ہولے سے ہنس دی۔

بھائی مجھ سے یہ لڑکیوں کے بھاری بھر کم لباس سونے پہ سہاگہ اس کے اوپر زیور قطعی نہیں پہنے جاتے اور رہی"

"بات خوبصورت دکھنے کی تو وہ آج جزاء کو دکھنا ہے کیونکہ آج اس کا دن ہے۔

وہ کندھے اچکاتے بے نیازی سے بولی۔

"ایسے نہیں مانو گی نا آپ۔مجھے لگتا ہے کھینچ کر لے جانا پڑے گا۔"

وہ اس کی کلائی مضبوط گرفت میں جکڑتا ہوا بولا۔علایہ نے کسمساتے اپنی کلائی چھڑوانی چاہی لیکن مقابل کی گرفت مضبوط تھی۔وہ پیر پٹختے ناراضگی سے رخ پھیرتے اس کی تلقید میں گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی جہاں جزاء پہلے سے ہی موجود تھی۔اس کے بیٹھتے ہی جزاء نے مسکراتی نگاہوں کا تبادلہ کیا تھا۔وہ ان کی پلیننگ پہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔

"تمہیں تو میں بعد میں پوچھوں گی چالاک عورت۔"

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی جزاء نے اس کی بات پہ مسکراہٹ دبائی۔

"بصد شوق۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بائیں آنکھ دباتی شریر لہجے میں بولی۔ علایہ رعونت سے سر جھٹکتے مزید ونڈ سکرین کے ساتھ جیسے سب سے ناراض ہونے کی قسم کھائی ہو۔

تقریباً بیس منٹ کے مسافت طے کرتے ان کی گاڑی ایک پر تعیش سے مال کے آگے رکی تھی۔ دین نے ان دونوں کو اپنی تلقید میں آنے کا اشارہ کرتے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے۔

ایک نہایت ہی خوبصورت فینسی کپڑوں والی دکان کے آگے وہ کچھ سوچتے رکا تھا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔ علایہ تو ایک کونے مین کھڑی موبائل میں مصروف تھی البتہ جزاء دین کے ساتھ کھڑی دل ہی دل میں علایہ کو لعن طعن کررہی تھی۔

"کوئی ڈریس پسند آیا۔"

دین نے اس کی پریشانی بھانپتے نرمی سے براہ راست اسے مخاطب کیا تو وہ حلق تر کرتے بیچارگی سے نفی میں سر ہلا گئی۔

"چلو میں دیکھتا ہوں۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی ایک طائرانہ نگاہ پوری دکان میں دوڑائی جہاں ایک سے بڑھ کر ایک انتہائی خوبصورت لباس تھا۔ اس نے ایک کونے میں لگے پیچ کلر کے نہایت ہی مناسب کام والے سوٹ کو اتارنے کا حکم دیا۔ فراق کے گھیر بازو اور گلے پہ ہلکا سا موتیوں کا کام ہوا تھا۔ سیلز مین نے اس کے حکم کے مطابق وہ سوٹ اتارا تو جزاء کی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آنکھوں میں بھی پسندیدگی کی رمق دیکھتے دین نے سرعت سے اسے پیک کرنے کا حکم دیا تھا۔اس کا سوٹ پیک کراتے ہی دین نے اپنا رخ علایہ کی جانب کیا جو باہر کھڑی ہنوز موبائل میں مصروف تھی۔

"کچھ پسند آیا میری جان کو۔"

دین نے اسے اپنے شفقت بھرے حصار میں لیتے مخاطب کیا جواباً اس نے خاموشی سے قدم آگے کی جانب بڑھاتے میسنی کی شکل بنائی اس سے پہلے کہ وہ مزید آگے بڑھتے سامنے سے آتے عشب اور کاظم صاحب کو دیکھتے ان کے قدموں کو بے ساختہ بریک لگی تھی۔علایہ نے تو بے ساختہ تشکر بھرا سانس خارج کیا کہ جان چھوٹی۔

"کیسی ہو بیٹا۔"

کاظم صاحب ان دونوں کو پیار دیتے آخر میں خوشدلی سے علایہ سے مخاطب کیا تو اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔اس دوران عشب نے اسے نہ دیکھنا ہی بہتر سمجھا۔اس کی نگاہیں علایہ کی بجائے ہر چیز کا طواف کر رہی تھی۔علایہ کو اس کا رویہ کھٹکا تو بہت لیکن وہ مسکرا کر اس بات کو بھی جھٹک گئی۔

"انکل خیریت آپ یہاں۔"

دین نے بات کا آغاز کیا۔

"بس کچھ شاپنگ کرنی تھی فنکشن کیلیے آپ لوگوں کی مکمل ہو گئی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہوں نے سنجیدگی سے جواب دیتے ایک مسکراتی نگاہ علایہ پہ ڈالی۔علایہ نے بمشکل مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا جو مسلسل اسے ہی گھور رہے تھے۔

"لگتا ہے اپنے بیٹے کے حصے کا بھی آپ ہی دیکھ رہے ہیں مجھے انکل۔کوئی ناراضگی ہے کیا خانزادہ صاحب۔"

وہ ان کے مسلسل گھورنے پہ قہقہ لگا کر براہ راست عشب سے بولی تو وہ سب کے سامنے اس طرزِ مخاطب پہ سٹپٹا گیا مگر اپنی بات کے جواب میں ان سب کے ہونق زدہ چہرے دیکھ وہ بیچارگی سے ہنستی خفت سے سرخ پڑ گئی۔جان چکی تھی کہ کچھ غلط بولنے کی غلطی سرزد ہوگئی ہے۔عشب نے خونخوار تیوروں سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"بھائی چلیں گھر چلتے ہیں پہلے ہی کافی دیری ہوگئی ہے۔"

وہ دین کا بازو تھامتی کھسیاتے ہوئے بولی۔دین نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جیسے کچھ باور کرانا چاہ رہا ہو۔

"بھائی میں نہیں خریدوں گی آپ چاہے جیسے مرضی گھوریں۔مجھ سے نہیں ایسے لباس پہنے جاتے نہیں مینج ہوپائے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اکتاہٹ بھرے لہجے میں بولی۔ اس سے پہلے کہ وہ تھک ہار کر سر جھٹکتے آگے کی جانب بڑھتی کاظم صاحب کی آواز پہ اس نے ٹھٹھک کر ان کی جانب دیکھا جو مشفقانہ انداز میں اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"میری بیٹی میرے کہنے پہ ایک ڈریس لے لے۔ بہت لائٹ سا ہو گا اور آپ ماشاءاللہ بہت حسین لگیں گی۔"

وہ محبت بھرے لہجے میں بولے۔ ناجانے ان کے لہجے میں ایسا کیا تھا کہ وہ جہاں کی تہاں رہ گئی۔ علایہ جو انہیں انکار کرنا چاہتی تھی ناجانے کیا سوچتے اس کا سر خود بخود ہی اثبات میں ہل گیا۔ کاظم صاحب تو گویا کھل ہی اٹھے البتہ باقی تینوں صدمے کی کیفیت میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ کاظم صاحب علایہ کو لیتے ایک دکان کی جانب چل دیے جہاں انہیں کچھ لمحے پہلے ایک سفید رنگ کا لباس بہت خوبصورت لگا تھا۔ پیروں کو چھوتا فراک جس پہ موتیوں اور نگوں کا کام ہوا تھا ساتھ مہرون رنگ کی چنری۔ انہوں نے تو پہلی نظر میں اس لباس میں علایہ کو تصور کیا تھا اپنی بہو کے روپ میں۔ اور اب جب انہیں اپنی سوچ پہ عمل پیرا ہونے کا موقع مل رہا تھا تو کیسے اسے فراموش کر دیتے۔ انہوں نے دکان میں داخل ہوتے ہی سرعت سے وہ ڈریس پیک کرنے کا اشارہ کیا۔ علایہ کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"انکل یہ کیا آپ پہلے ہی سوچ کر بیٹھے تھے کیا۔"

اس کی حیرت میں ڈوبی آواز پہ کاظم صاحب نے خجل ہوتے اس کا چہرہ دیکھا جہاں صاحب حیرانی رقم تھی۔

"ارے نہیں بس اچھا لگا تو خرید لیا آپ کو اچھا نہیں لگا کیا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہوں نے سٹپٹاتے سوال کیا۔علایہ ایک مشکوک نگاہ ان پہ ڈالتی خاموشی سے نفی میں سر ہلا گئی۔وہ دونوں جوں ہی دکان سے باہر نکلے وہ سب ابھی تک وہی ساکت کھڑے انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔کچھ ہی دیر میں شاپنگ مکمل کرتے ہی وہ سب جوں ہی گھر جانے کیلیے گاڑی میں سوار ہوئے لیکن وہ چلی ہی نہیں۔دین نے پریشانی سے انگیشن میں چابی گھمائی مگر بے سود۔

"کیا ہوا سب خیریت ہے نا۔"

عشب نے اس کی پریشان صورت دیکھ ونڈ سکرین پہ جھکتے استسفار کیا۔

"پتہ نہیں یہ گاڑی کیوں نہیں چل رہی۔اف وقت کی جتنی کمی ہے اتنا ہی دیر سے کام ہو رہا ہے۔"

وہ تفکر بھرے لہجے میں بولا۔

ایسا کرو کہ تم لوگ ہماری طرف چلو۔میں ڈرائیور سے کہتے یہ گاڑی مکینک پہ بجھوا دیتا ہوں تم وہاں سے گاڑی" "لیتے گھر چلے جانا۔

عشب نے ایک تجویز پیش کی تو کسی حد تک دین کو بھی ٹھیک لگی۔ان کی گاڑی میں جگہ سنبھالتے ہی گاڑی زن سے خانزادہ مینشن کی جانب روانہ ہوئی تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد ان کی گاڑی جوں ہی خانزادہ منشن کی حدود میں داخل ہوئی تو علایہ کی آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا۔وہ لوگ گاڑی سے باہر نکلے اس وقت بھی وہ طائرانہ نگاہ پورے منشن پہ دوڑا رہی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھی۔سب اندر کی جانب بڑھ رہے ہے جبکہ وہ دوسرے زینے پہ کھڑی مالی کو پودوں کو پانی دیتا دیکھ رہی تھی عشب شاپنگ بیگز گاڑی کی ڈکی سے نکالتے جوں ہی اس کے نزدیک آیا علایہ نے بے ساختہ اسے روک لیا۔

"یہ اس قدر بڑا مینشن آپ کا ہے کیا۔"

وہ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لیے حیرانگی سے بولی۔

"جی بلکل کیوں۔"

وہ اس کی پھیلی آنکھوں کو دیکھتے مدھم سا مسکرایا۔علایہ نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا۔

"وہ آپ کی شکل دیکھ کر لگتا نہیں کہ آپ اس قدر امیر ہیں۔"

وہ ہونق پن سے گویا ہوئی۔عشب کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔اس نے قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میری مسکراہٹ سے کوئی خاص دشمنی ہے کیا جو بار بار ایسی ویسی بات کرتے میرے لبوں سے چھین لیتی ہیں۔"

وہ تنک کر بولا۔وہ کیسے بھول سکتا تھا کہ اس لڑکی سے کسی اچھی بات کی امید نہیں رکھی جاسکتی۔

ارے نہیں نہیں آپ کی شکل ہی ایسی ہے میں جب بھی اسے دیکھتی ہوں میری زبان سے الفاظ پھسل جاتے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے شانے پہ ہاتھ مارتی ہنستے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئی جبکہ عشب اس کی باتوں پہ پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

کچھ ہی لمحوں بعد چائے پیتے ہی وہ گاڑی میں اپنے گھر کی جانب روانہ ہوئے تھے۔رات کو نکاح کی تقریب تھی اور اسی میں بھی اچھی خاصی دیری ہو چکی تھی۔

"تم کہاں جارہے ہو۔"

وہ جو علایہ کی باتوں سے اکھڑا اکھڑا بیٹھا تھا۔کاظم صاحب کی آواز پہ ان کی جانب دیکھنے پہ مجبور ہوا۔

"اپنے کمرے میں کچھ دیر آرام کرنے۔"

اس نے مختصر جواب دیا۔

"اچھا میری بات سنو۔وہ جو شفید رنگ کا کرتا ہے نا تمہارا وہ پہننا آج۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولے۔عشب نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"ڈیڈ کیا ہو گیا ہے آپکو آج میرا نہیں دین کا نکاح ہے۔"

وہ جھنجھلاتے ہوئے گویا ہوا۔کاظم صاحب نے اس کی بات پہ ناک منہ چڑھایا۔

"نکاح تم نے کروانا نہیں۔کپڑے تم میری پسند کے پہن نہیں سکتے۔مجھے مار ہی ڈالو۔"

وہ اپنے لہجے میں مصنوعی سختی سموئے بولے۔دین نے اپنا سر پیٹا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ڈیڈ لیکن۔"

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتا کاظم صاحب نے ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے ٹوک دیا۔

"دیکھو میری طبیعت پہلے ہی خراب ہے میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ اگر اپنے باپ کی خوشی چاہتے ہو تو پہن لینا۔"

وہ ناگواری سے بولتے سر جھٹکتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

"اچھی بلیک میلنگ ہے ویسے۔"

وہ بھی ان کے جاتے ضبط کے مارے مٹھیاں بھینچتے تن فن کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

ناجانے قسمت اب رخ لینے والی تھی۔

"چلیں ڈیڈ۔"

عشب جو ہی تیار ہو کر نیچے لاؤنج میں داخل ہوا کاظم صاحب کو لاؤنج میں بیٹھا دیکھ استسفار کیا۔ کاظم صاحب نے پیشانی مسلتے اس کی جانب دیکھا تو وہ ان کا سرخ پڑتا چہرہ دیکھ ٹھٹھک گیا۔

"آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔ رنگ کیوں اڑا ہوا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تفکر بھرے لہجے میں بولتے ان کے نزدیک آبیٹھا۔کاظم صاحب نے ایک بھرپور نگاہ اس پہ ڈالتے دھیمے سے اثبات میں سر ہلایا۔

ہاں ناجانے کیوں کل رات سے عجیب سی کیفیت ہے۔بس کچھ ڈھیلا سا ہوں۔تم ہریشان مت ہو۔شاید موسم" "تبدیل ہو رہا ہے تو ایسا ہوا ہے۔

وہ اس کی پریشانی کا اثر ذائل کرنے کی خاطر بولے۔عشب نے مشکوک نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

مجھے آپ کی صحت سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے ڈیڈ۔اگر آپ کہتے ہیں تو میں معذرت کر لیتا ہوں۔مجھے یقین" "ہے کہ دین ضرور سمجھے گا۔

وہ سنجیدگی سے گویا ہوا۔لہجے میں بے تحاشہ فکر پنہاں تھی اور یہی چیز کاظم صاحب کو خوشی دے گئی کہ آج بھی ان کی خوشی اس کیلیے معنی رکھتی ہے تبھی اس کی بات پہ سرعت سے صوفے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ان کی تیز رفتاری دیکھ عشب بھونچکا رہ گیا۔

"نہیں آج جانا بہت ضروری ہے۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولے۔عشب نے ناسمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"کیوں اتنا بھی کس لیے۔آپ تو ایسے برتاؤ کر رہے جیسے آپ کے سگے بیٹے کا نکاح ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔ایک تو ان کی خاطر وہ بھی اپنے عزیز جان بھائی کا نکاح چھوڑنے کی بات کر رہا تھا لیکن انہیں طبیعت خرابی میں بھی جانے کی پڑی تھی۔

"ارے بیٹے کے نکاح میں باپ نہیں ہو گا تو کون ہو گا۔"

ان کی برجستہ بات پہ جہاں عشب کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی وہی کاظم صاحب کے ہوش و حواس بھی اڑے تھے۔

"میرا مطلب دین کے نکاح میں اس کا باپ یعنی کے میں نہیں ہو گا تو کون ہو گا۔"

وہ بوکھلاتے ہوئے بات کی درستگی کرتے بولے۔عشب نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔کاظم صاحب اس کے دیکھنے کے انداز پہ میسنی سی ہنسی ہنس دیے۔

"اگر وہاں آج آپ نہیں ہونگے تو ڈیڈ اس کے باپ کی جگہ چاچو ہونگے۔ذرا تصحیح کر لیجیے۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولا۔کاظم صاحب کے چہرے کی مسکراہٹ اگلے ہی لمحے غائب ہوئی تھی۔

"ویسے اس کرتے میں بہت حسین لگ رہے ہو۔"

وہ بات کا رخ بدلتے ہوئے بولے۔عشب ان کی بات بدلنے پہ انہیں دیکھ کر رہ گیا۔

"چلیں ڈیڈ جان چکا ہوں آپ جانے کا معصم ارادہ کر چکے ہیں جو کسی صورت نہیں ٹلنے والا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ناراض نگاہوں سے انہیں دیکھتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔کاظم صاحب نے بھی اپنا کوٹ درست کرتے اسی کی تلقید میں قدم بڑھائے تھے۔

عشب نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے اپنا موبائل ڈیش بورڈ پہ رکھا اور گاڑی کا گئیر بدلا۔کاظم صاحب کے بیٹھتے ہی چند ہی ساعتوں بعد ان کی گاڑی خانزادہ منشن کی حدود سے باہر نکلتی چلی گئی۔

دین کے نکاح کی تیاریاں زور و شور سے چل رہی تھی۔سب اپنے اپنے کاموں میں محو تھے۔ہر جانب کھلبلی مچی ہوئی تھی۔نکاح میں فقط چند عزیز ہی موجود تھے تبھی انتظام گھر کے لاؤنج میں ہی کیا گیا تھا۔لاؤنج کو گلاب اور سفید رنگ کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ہلکی سی سجاوٹ سے ہی گھر کا حلیہ ہی بدل گیا تھا۔

دوسری جانب علایہ نے وہ ڈریس انکل کے کہنے پر لے تو لیا تھا پر اب سمجھ سے باہر تھا کہ وہ اسے سمبھالے گی کیسے حالانکہ وہ ڈریس بہت زیادہ کام والا نہیں تھا لیکن پھر بھی اسے الجھن میں مبتلا کر رہا تھا کیونکہ اس نے جب سے ہوش سمبھالا تھا ایسے کپڑے کبھی پہنے ہی نہیں تھے اور اب یوں اچانک کافی الجھن کا سبب تھا۔پھر بھی کچھ سوچتے اس نے گہرا سانس لیا اور ایک نظر کپڑوں کر دیکھتے فریش ہونے چل دی۔

قریباً آدھے گھنٹے بعد اپنے کمرے کے دروازے پر کھٹکا ہونے پر وہ جو اس ڈریس کو گھور رہی تھی اس جانب متوجہ ہوئی جہاں فاردین کھڑا اسے ہی مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"لا یہ آپ تیار نہیں ہوئی بچہ ٹائم کم رہ گیا ہے جلدی تیار ہو جاؤ۔"

دین نے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھاتے اس سے سوال کیا جس پر وہ منہ بسور گئی۔

بھائی یہ نہیں کیری کیا جائے گا کیا کروں میں۔ اس ٹائم انکل کے کہنے پر لے لیا اب آپ خود دیکھیں ناں یہ "ہیوی ہے اتنا کیسے ہو گا۔"

علایہ نے اپنا سارا مسئلہ اس کے گوش گزار کیا۔

پر لایہ جب آپ نے لے لیا اور اگر نہیں پہنو گی تو انکل کو برا لگے گا ناں چلو تھوڑی دیر کی بات ہے یہ پہن لو اور "بیوٹیشن تو کافی دیر کی آگئی ہیں جلدی سے یہ ڈریس پہن لو پھر میں انکو یہاں بھیجوں۔"

دین نے مسکراتے لہجے میں اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا جس پر وہ مسکرائی پر وہیں بیوٹیشن والی بات پر منہ بسور گئی۔

"میں بس یہ پہنوں گی بھائی کوئی لیپا تھوپی نہیں کرنی میں نے پتہ نہیں کیا کیا لگا کر جوکر بنا دیں گی مجھے۔"

اس نے بیوٹیشن کے نام پر غصے سے کہا جس پر دین اسے دیکھتا رہ گیا عموماً تو لڑکیوں کے دل میں کتنے ارمان ہوتے ہیں اپنی بھائی کی شادی کے متعلق پر شاید وقت کے ساتھ علایہ کے وہ سارے شوق بھی کہیں جا سوئے تھے ورنہ جب وہ چھوٹی تھی تب کا ایک واقعہ اب بھی دین کو بہت اچھے سے یاد تھا کہ عید کے موقع پر جب اس کی ماما اور چاچی امی ان لوگوں کو تیار کر کے پھر خود تیار ہو رہی تھیں اور اس کے بابا کی آمد پر اس کی ماما کچھ دیر کے لئے اپنا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سارا میک اپ کا سامنا وہیں ڈریسنگ پر چھوڑ کر باہر کی جانب بڑھ گئی تھیں تب علایہ اپنے قدم اس جانب بڑھا کر چمکتی آنکھوں سے میک اپ کو دیکھتی آئی شیڈ کی کٹ اٹھاتے زمین پر بیٹھ کر کافی دیر تو اشتیاق سے اسے دیکھتی رہی پھر جزا کو اپنی جانب آتا دیکھ اس نے اسے بھی اپنے ساتھ بٹھاتے پہلے آئی شیڈ کے سارے شیڈز سے ہاتھ بھر کر جزا کا میک اپ کیا تھا اور پھر کھکھلا کر اپنا کرنے لگی تھی۔ میک اپ سارا برباد کرتے اپنے کپڑے اور چہرہ آئی شیڈ کے بعد لپ اسٹک سے خراب کرتے اب وہ دونوں مسکراتی کوئی اٹھی تھیں جبکہ بیڈ کی اس سائیڈ سے انہیں اٹھتا دیکھ اندر کی جانب آتے شاہزین عاکف اور دین کے قہقہے بے ساختہ تھے۔ وہ لوگ ان دون سے ہی ملنے یہاں آرہے تھے جبکہ انہی کے پیچھے عائشہ اور نادیہ ہونقوں کی طرح انہیں دیکھ رہی تھیں جو اتنی سی دیر میں اپنا حال خراب کر چکی تھیں۔

"یا اللہ ابھی تیار کیا تھا ان دونوں کو یہ کیا کیا ہے علایہ جزاء۔"

عائشہ نے آگے بڑھتے ان دونوں کے کپڑے جھاڑتے انہیں اٹھایا تو وہ دونوں اپنے بابا کو دیکھ کر کھکھلاتے ہوئی ان کی جانب بڑھ گئی۔ جنہوں نے مسکراتے دونوں جو بازوؤں میں اٹھاتے دین کو بھی ساتھ لگایا۔

گیٹ کھٹکھٹانے کی آواز پر دین ہوش میں آتے اس جانب متوجہ ہوا جہاں بیوٹیشن کھڑی اجازت طلب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آپ آجائیں اور علایہ یہ لائٹ تیار کریں گی بس اب اور کچھ نہیں سننا میں نے دیر ہو رہی ہے میں بھی تیار "ہونے جارہاہوں آپ بھی ہو جاؤ۔"

دین اس کا سر تھپک کر سمجھانے والے انداز میں کہتے باہر کی جانب چل دیا۔ جبکہ علایہ منہ کے زاویے بگاڑتے ڈریس لے کر ڈریسنگ روم کی جانب چل دی۔

نادیہ بیگم بھی اپنی تیاری مکمل کرتے ایک طائرانہ نگاہ پورے لاؤنج میں ڈالتی افراتفری میں جزاء کے کمرے کی جانب چل دی جہاں بیوٹیشن اس کے چہرے کے خدوخال کو مزید حسین کر رہی تھی۔ انہوں نے علایہ سے بھی منت سماجت کی تھی تیار ہونے کی مگر اس نے سختی سے یہ کہتے انکار کر دیا تھا کہ وہ لباس زیب تن کر رہی ہے تو اسی میں خوش رہے اس سے زیادہ اس سے کوئی بھی توقع نہ رکھیں۔ اب بیوٹیشن جزاء کے بالوں کے ساتھ محو تھی۔ انہوں نے جیولری باکس سے جیولری نکالتے ڈریسنگ ٹیبل پہ رکھی اور اسے چوڑیاں پہنانے لگی۔ معاً انہوں نے علایہ کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی تو وہ انہیں کہی بھی دکھائی نہیں دی تھی۔

"یہ علایہ کہاں ہے۔"

انہوں نے سنجیدگی سے جزاء سے استسفار کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

امی وہ دوسرے روم میں چلی گئی تھی کپڑے تبدیل کرنے وہ کہہ رہی تھی کہ مجھ میں یہ لیپا تھوپی برداشت کرنے کی سکت بلکل نہیں ہے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی تو نادیہ بیگم بھی اس کی بات پہ ہولے سے نفی میں سر ہلاتے مسکرا دی۔عائشہ کی یاد شدت سے آئی تھی۔ماضی کا ایک خوبصورت لمحہ ان کی آنکھوں کے دریچوں پہ گزرا تھا۔

"بھابھی یہ لائنز لگا لیں۔آنکھیں بڑی بڑی لگیں گی۔"

نادیہ نے دین کو تیار کرتی عائشہ کو مخاطب کیا تو وہ سرعت سے نفی میں سر ہلا گئی تھی۔دین کی سالگرہ ہونے کی بدولت نادیہ چاہتی تھی کہ وہ ماں ہے تو سب سے خاص دکھے مگر جیسے اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔

"مجھ سے یہ فضول کی لیپا تھوپی نہیں ہوتی نادیہ۔بس یہ لپ سٹک لگا لی ہے مزید کی گنجائش نہیں ہے۔"

وہ سرینڈر کرنے والے انداز میں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے بولی۔نادیہ اس کی بات پہ قہقہہ لگا کر ہنس دی تھی۔

معاً جزاء کے بلانے پہ وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی اور انگلی کے پوروں سے آنکھ سے نکلنے والا ایک آنسو پونچھا تھا۔

"میں اسے بھی دیکھتی ہوں۔"

وہ اس کا ماتھا چومتے محبت سے بولی۔اس سے پہلے کہ وہ کمرے کے دروازے کی جانب بڑھتی جزاء کی آواز نے ان کے قدم جکڑے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

امی آپ رکیں میں بس تیار ہوں میں جاتی ہوں۔اسے کسی مدد کی ضرورت ہوئی تو میں دیکھ لوں گی کیونکہ اس" کی زبان آپ کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی تو نادیہ بیگم سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلاتے کمرے کا دروازہ عبور کر گئی۔ان کے جاتے ہی بیوٹیشن اپنا سامان پیک کرنے لگی تھی۔جزاء نے ایک تنقیدی نگاہ خود پہ ڈالی تھی۔اس کے لبوں کی تراش پہ نہایت ہی خوبصورت مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔ناک میں پہنی نتھ پہ اس کی نگاہ ساکت ہوئی جو خاص دین نے اسے دلوائی تھی۔وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے پہنے اور بھلا وہ کیسے اس کی بات ٹالتی۔پیچ رنگ سے بھرے لب انتہائی دلکش محسوس ہو رہے تھے۔میک اپ نے اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیے تھے۔

وہ سرعت سے اپنا فراک سنبھالتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر کی جانب چل دی۔لاؤنج میں تفصیلی نگاہ دوڑاتے اس نے شکر ادا کیا کہ دین لاؤنج میں نہیں تھا۔وہ جوں ہی علایہ کے کمرے میں داخل ہوئی وہ آئینے کے سامنے کھڑی ڈوپٹہ اوڑھنے کے چکروں میں جھنجھلا رہی تھی۔

"یہ کیا مصیبت ہے پانچ گز کی بیڈ شیٹ مجھے تھما دی ہے انکل نے۔"

وہ شانے پہ ڈوپٹہ رکھتے ہوئے چیخ کر خود سے بولی۔ابھی وہ جزاء کی کمرے میں آمد سے بے خبر تھی۔معاً اس کی نگاہ آئینے سے دکھائی دیتے جزاء کے عکس پہ پڑی۔اس نے ایک قہر آلود نگاہ اس پہ ڈالی۔اس سے پہلے کہ وہ تن فن کرتی اس تک پہنچتی ڈوپٹہ پیر میں اٹکنے کی بدولت بری طرح منہ کے بل زمین بوس ہوئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"گر گئی ماما۔"

وہ تکلیف سے کراہتے ہوئے بولی اور اپنی کہنی کو ایک نظر دیکھتے سہلایا جو زمین پہ لگنے کی بدولت سرخ ہو رہی تھی۔ جزاء اس کے اچانک گرنے پہ بوکھلاتے سرعت سے اس کے قریب آئی۔

"ارے کیا ہوا۔"

وہ اس کے سر پہ پہنچتے پریشانی سے بولی جو ابھی بھی تکلیف سے کراہ رہی تھی۔

"یہ گناہ سرزد ہوا ہے۔"

وہ ڈوپٹہ اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ جزاء اس کے بدلتے رنگ دیکھ ہڑبڑا گئی۔

"اُفف پریشان مت ہوا ٹھو۔"

وہ اپنے شانے پہ گرا ڈوپٹہ پشت پہ پھینکتے اس کے سامنے مہندی سے رچی ہتھیلی پھیلاتے ہوئے بولی۔ علایہ نے ایک نظر اس کی پھیلی ہتھیلی کو دیکھتے ناگواری سے سر جھٹکا۔

"کوئی کام تو لڑکیوں والا کر لو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بھی اب غیض کے عالم میں دانت پیستے ہوئے بولی۔علایہ اس کی بات پہ چڑ کر ایک جھٹکے سے زمین سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ایک لمحے کیلیے اس کا ڈریس دیکھتے جزاء بھی مبہوت رہ گئی۔وہ بنا پلک جھپکائے محویت سے اسے دیکھ رہی تھی جو سفید رنگ کے سوٹ میں انتہائی دلکش لگ رہی تھی جزاء کو ایسا محسوس ہوا جیسے یہ رنگ اسی کیلیے بنا ہو۔

"اے ے کیا گھور رہی ہو۔"

وہ اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے بولی۔جزاء کی محویت ایکدم ٹوٹی۔

"لاؤں میں یہ پن اپ کر دوں۔ڈھنگ سے اوڑھو گی تو یہ چادر بھی محسوس نہیں ہو گی۔"

وہ مدھم لہجے میں پچکارنے والے انداز میں بولی۔علایہ نے سختی سے اس کی بات پہ نفی میں سر ہلایا اور بدک کر دو قدم پیچھے ہوئی۔جزاء نے افسوس سے اس تماشے کو دیکھا جو نا جانے کس مٹی سے بنی ہوئی تھی۔

مجھ سے نہیں ہوتے یوں لڑکیوں کی طرح چونچلے۔میں ایسے ہی حسین ہوں۔میں مفلر لوں گی یہ دیکھو اور یہ" "شوز۔بلکل پرفیکٹ۔

وہ آنکھیں میچتے خوشی سے بولی۔جزاء نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا جو اب وارڈروب سے اپنے شوز اور مفلر نکال رہی تھی۔وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی اس کے نزدیک پہنچی اور اور وارڈروب کے آگے کھڑی ہو گئی دونوں بازو پھیلا کر۔علایہ کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"لانگ فراک کے نیچے شوز کون پہنتا ہے لڑکی۔"

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔اس کے لہجے میں بے بسی خود بخود ہی سمو گئی تھی۔

میں پہنوں گی تم خاموش رہو۔مزید اگر چاہتی ہو کہ تمہاری اس لیپا تھوپی پہ کوئی فرق نہ آئے تو یہاں سے"

"دوڑی بڑھا لو ورنہ کھینچا تانی میں کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

وہ اسے ایک جانب دھکیلتی اس کے چہرے کی جانب اشارہ کرتے طنز کرنے والے انداز میں بولی۔جزاء اسکی بات پہ بھونچکا کر رہ گئی جو فقط ایک دوپٹے کی بدولت اس سے جھگڑ رہی تھی۔

"پینیڈو لگو گی۔"

جزاء نے اسے ڈرانا چاہا مگر علایہ اس کی بچگانہ بات پہ بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگا کر ہنس دی معاً اس کے چہرے کے بگڑتے تاثرات دیکھ اس نے مشکل اپنا قہقہہ ضبط کیا۔

تم نہیں جانتی آج کل یہی فیشن ہے۔یہی کوئی سیلیبریٹی پہن کر نکلے تو ان سے حسین و جمیل کوئی نہیں اور اگر" ہم پہنے تو ہم پینیڈو واہ دل کرتا ہے جو یہ کہے اس کی گردن مڑور دوں۔اور تمہاری اطلاع کیلیے بتا دوں کہ ابھی تمہاری گردن مڑورنے کو جی چاہ رہا ہے میرا کیونکہ تم بھی ابھی یہی بولنے کا گناہ سرزد کر چکی ہو۔ہم کسی سے کم "ہے کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ایک ادا سے بالوں کو دونوں کندھوں سے جھٹکتے ہوئے بولی معاً آخری بات پہ دونوں بازو چڑھاتے اس نے خونخوار تیوروں سمیت اس کی جانب قدم بڑھائے۔

"تم کسی سے کم نہیں ہو تم تو اپنے نام کی ایک ہو بس خدارا آج تم سیلیبریٹی مت بنو بس ایک عام انسان کی طرح یہ کھسہ ہی پہن لو۔"

وہ عاجزانہ انداز میں اس کے جانب ہاتھ جوڑتے ہوئے بیڈ کے قریب رکھے کھسے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ علایہ نے ایک نگاہ اس کھسے کو دیکھا اور پر سوچ نگاہوں سے اسے دیکھتے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اور یہ ڈوپٹہ دکھاؤ میں ٹھیک سے سیٹ کرتی ہوں کوئی پریشانی نہیں ہو گی تمہیں لیکن خدارا اب مفلر لینے کی بات مت کرنا۔"

وہ اس سے ڈوپٹہ لیتی ڈپٹنے والے انداز میں بولی اور اسے آئینے کے سامنے رکھی کرسی پہ بٹھا کر خود اس کا ڈوپٹہ سیٹ کرنے لگی۔ اس کام سے فراغت حاصل کرتے ہی اس نے دراز سے جوں ہی سرخ رنگ کی لپ سٹک نکالی تو علایہ نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا مگر اس بار جزاء نے اس کی ایک نہ سنی اور زبردستی اسے ہلکا ہلکا سا میک اپ کر کے ہی دم لیا۔ جزاء کے مسکرا کر پیچھے ہٹتے ہی علایہ کی نگاہ جوں ہی آئینے کی جانب اٹھی ایک لمحے کیلیے خود کو دیکھتے وہ بھی ساکت رہ گئی۔ سفید رنگ کا پیروں کو چھوتا فراک جس پہ نگینوں اور کوڑے سے کام ہوا تھا۔ بالوں کو سٹریٹ کرتے کھلا چھوڑا ہوا تھا بھرے بھرے لبوں پہ سرخ رنگ کی لپ سٹک بہار

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دکھا رہی تھی۔ آنکھوں پہ فقط مسکارے سے ہی اس کی آنکھوں کی خوبصورتی میں اضافہ ہوا تھا۔ وہ یک ٹک خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی۔

"تم تو خود کو دیکھ کر خود ہی فلیٹ ہو گئی۔"

جزاء اسے ایک ہی جگہ کھڑا دیکھ ٹھوکا مارتے ہوئے بولی تو وہ گڑبڑا گئی اور خفت سے سرخ پڑتے سر جھٹک گئی۔ اس کے ڈوپٹہ اچھے سے سیٹ کرنے کی بدولت اب اسے دکت پیش نہیں آ رہی تھی۔ اب وہ باآسانی یہاں وہاں سکون سے ٹہل رہی تھی۔

"چلو تمہارے کمرے میں تمہیں چھوڑ کر میں چاچی ماں کو دیکھ لوں۔"

وہ مسکرا کر اس سے بولی اور اسے اپنے حصار میں لیتی اپنے کمرے کی جانب چل دی۔ باہر نکلتے ہی ان کا سامنا عاکف سے ہوا جس کی آنکھوں میں اپنی بیٹی کو دیکھتے نمی سی جاگی تھی۔ اتنے عرصے بعد وہ ملی تھی مگر وہ اب اسے کسی اور کو سونپنے جا رہے تھے۔ انہیں ایک بات کی تسلی بھی تھی کہ وہ اسی گھر میں رہے گی چاہے جیسے بھی حالات ہو۔ انہوں نے آگے بڑھتے ان دونوں کی پیشانی چومی۔ وہ دونوں ان سے ملتے اندر کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ علایہ نے اسے لا کر بیڈ پہ بٹھایا اور خود ایک طائرانہ نگاہ خود پہ ڈالتے دین سے ملنے کا سوچتے اسے اطلاع دیتی کمرے کا دروازہ عبور کر گئی۔ وہ اپنے ہی دھیان میں ڈوپٹہ درست کرتے دین کے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی معاً مخصوص کلون کی مہک پہ اس نے چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں عشب کھڑا کسی سے فون پہ محو گفتگو

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھا۔ سفید کرتا شلوار زیب تن کیے فوجی کٹ بالوں کو جیل کی مدد سے سنوارا گیا تھا۔ چوڑی مردانہ کلائی میں رولیکس کی گھڑی پہنے آج تو الگ ہی دنیا کا باسی لگ رہا تھا۔ ایک لمحے کیلیے علایہ کی آنکھوں میں بھی ستائش سی ابھری۔ وہ بغور اس کی جانب دیکھ رہی تھی معاوہ جوں ہی فون رکھتے اس کی جانب مڑا جہاں کا تہاں رہ گیا۔ اس نے آنکھیں جھپکتے یقین دہانی چاہی کہ یہ اصل میں علایہ ہے یا اس کا کوئی وہم۔ مگر اسے اپنی جانب آتا دیکھ عشب نے اپنے چہرے کے تاثرات سرعت سے سپاٹ کیے۔ آنکھوں میں سرد لہریں دوڑنے لگی۔ اس نے نگاہوں کا زاویہ بدلتے دونوں ہاتھ پشت پہ باندھے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ اس سے نگاہیں پھیرتا اندر لاؤنج کی جانب بڑھتا علایہ کی آواز نے اس کے قدم زمین پہ ہی منجمد کر دیے تھے۔

کوئی ناراضگی ہے کیا۔

وہ حیرت سے اس کا سرد رویہ محسوس کرتے ہوئے بولی۔ عشب نے ضبط سے دانت پہ دانت جمائے اور مٹھیاں بھینچی تھی۔

میرا نہیں خیال کہ ہمارے درمیان کوئی ایسا رشتہ استوار ہوا ہے نا آپکی جانب سے اور نہ ہی میری جانب سے کہ "ہم ایک دوسرے سے ناراضگیاں جتاتے پھرے۔"

وہ حتی الامکان اپنے لہجے کو سخت بناتا ہوا بولا۔ علایہ کے دل کو دھچکا سا لگا تھا۔ یہ وہ اس سے کیسے مخاطب تھا۔ اس نے سختی سے لب بھینچے۔

"مگر۔"

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی عشب ایک اچٹتی نگاہ اس پہ ڈالتے اس سے نظر اندازی برتتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔علایہ نے اس کی چوڑی پشت کو اپنی نگاہوں سے اوجھل ہوتے محسوس کیا تھا۔اس کے ہر بڑھتے قدم پہ اس کا دل ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔ایک اس سے ہی تو وہ بلا جھجھک کوئی بھی بات کر لیا کرتی تھی مگر وہ بھی اس سے اب خفا تھا وہ بھی نا جانے کس بات پہ۔

وہ اداس دل سمیت گہرا سانس بھرتے وہاں سے مڑتی لاؤنج کی جانب چلی آئی جہاں کاظم صاحب اس کی تیاری دیکھ دل ہی دل میں بے پناہ خوش ہوئے۔انہوں نے مشفقانہ انداز میں اس کے سر پہ پیار کیا تو وہ ہولے سے مسکرا دی تھی۔علایہ کچھ دیر ان کے پاس بیٹھتی دین سے ملنے اس کے کمرے میں چلی آئی۔

"ارے یہ کون ہے۔کہی کوئی غلط انسان ہمارے گھر تو نہیں آگیا۔"

دین جو اپنے کف کے بٹن بند کر رہا تھا عقب سے آئینے میں ابھرتے اس کے عکس کو دیکھتے شریر لہجے میں بولا۔علایہ نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"بھائی آپ بھی۔میں نے صرف کاظم انکل کی بدولت یہ ڈریس پہنا ہے ورنہ میں کبھی بھی نہ پہنتی۔"

وہ کندھے اچکاتی بے نیازی سے گویا ہوئی۔دین نے اپنے کام سے فراغت حاصل کرتے اسے اپنے محبت بھرے حصار میں لیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"شکر میری بہن نے کسی کی مانی تو۔ ویسے ایک مزے کی بات بتاؤ آج آپ بلکل ماما جیسی لگ رہی ہو۔"

وہ اس کے کان میں سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا تو علایہ نے بے یقینی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا جیسے اس کی بات کی تصدیق چاہ رہی تھی۔ دین نے اس کا ہاتھ دباتے اثبات میں سر ہلایا تو وہ کھکھلا کر ہنس دی۔ دین نے نم نگاہوں سمیت اسے اپنے ساتھ لگاتے اس کی پیشانی چومی جواباً اس نے بھی محبت سے اس کے گال پہ لب رکھے تھے۔

"ارے آپ تیار نہیں ہوئے ابھی تک۔"

نادیہ بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی ان دونوں کو دیکھتے استفسار کیا معاً علایہ پہ نگاہ پڑتے ہی ان کے لبوں سے بے ساختہ ماشاآللہ نکلا۔ وہ آگے بڑھتے اس کا سر چوم گئی تھی۔ باہر سے آنے والی عاکف کی آواز پہ اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے باہر نکلتی آنکھوں کے سامنے تاریکی چھانے کی بدولت وہ بری طرح لڑکھڑائی تھی۔ علایہ نے آگے بڑھتے انہیں سہارہ دیتے بیڈ پہ بٹھایا تو وہ اپنا سر دباتے آنکھیں موند گئی۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔"

وہ ان کا ماتھا چھوتے تفکر بھرے لہجے میں بولی۔ نادیہ بیگم نے بمشکل مسکراتے اسے تسلی دی۔

"جی میں ٹھیک ہوں یہ چکر تو معمولی ہے مجھے آتے رہتے ہیں مگر گزرے تین دنوں سے بے تحاشہ آرہے ہیں۔"

وہ پریشانی سے گویا ہوئی۔ دین بھی ان کی بات پہ پیشانی مسلتے انہیں دیکھے گیا۔ نا جانے اب یہاں کیا مسئلہ تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اگر زیادہ طبیعت خراب ہے تو ہم ڈاکٹر پہ چلیں۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے سنجیدگی سے گویا ہوا جبکہ ڈاکٹر کے نام پہ علایہ کو اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے۔اس نے صدمے کی کیفیت میں اپنا ہاتھ لبوں پہ رکھا تھا۔حسن کے موت والے دن ڈاکٹر سے ہونے والی گفتگو بجلی کی سی تیزی سے اس کے ذہن میں کسی فلم کی مانند چلنے لگی۔اسے یکایک پریشانی سے آگھیرا مگر ابھی بتانا بھی درست نہیں تھا وہ نکاح سے فراغت حاصل کرتے بتانے کا سوچتے فلحال خاموشی اختیار کر گئی۔

دی۔

جزاء اپنے روم میں تیار بیٹھی اپنی پچھلی زندگی کی کچھ یادوں اور آنے والی زندگی کی سوچوں میں محو تھی ویسے تو وہ اس شادی سے پوری طرح راضی تھی مگر اپنی طبیعت اور پچھلے دنوں کی حالت کی وجہ سے دل میں کہیں ڈر سا تھا پھر سب اللہ کے سپرد کرتے خود کو آنے والے لمحات کے لئے تیار کرنے لگی۔

کچھ دیر میں کرنل عاکف کاظم صاحب اور عشب مولوی صاحب کے ساتھ گواہان کی موجودگی میں کمرے میں" داخل ہوئے۔"

چند ساعتوں بعد مولوی صاحب نے کچھ آیات کی تلاوت کرتے ان کا نکاح کے کلمات پڑھنے شروع کئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جزاء ولد عاکف آپکا نکاح بعوض سکہ رائج الوقت پچاس ہزار حق مہر کے فار دین ولد شاہزین احمد کے ساتھ "
"طے پایا ہے کیا آپکو قبول ہے۔

یہ کلمات سنتے ہی جزاء نے نم آنکھوں سمیت ساتھ بیٹھی ماں کا ہاتھ تھامتے اپنے بابا کی جانب دیکھا جو مسکرا کر اسے اثبات میں سر ہلا رہے تھے۔

"قق۔ قبول ہے۔"

علایہ کو دیکھتے اس نے کپکپاتے لہجے میں تین بار قبول کرتے اپنے تمام حقوق دین کے نام کر دیئے تھے۔

پھر انکھوں سے نمی کو پیچھے دھکیلتے اس نے نکاح نامے پر سائن کئے عاکف نے بے ساختہ اس کا ماتھا چومتے اپنے ساتھ لگایا اور دعا کے بعد ان سب کا باہر کی جانب تھا۔

لاؤنج میں پہنچتے علایہ نے دین کے برابر جگہ سنبھالی اسے اس وقت اپنے ماں باپ کی شدت سے یاد آئی تھی مگر وقت کے ستم پر صبر کا گھونٹ پی کر رہ گئے تھے۔

پھر مولوی صاحب نے یہاں بھی نکاح کے کلمات دہرائے تھے جسے سنتے اس نے مسکرا کر دین کی جانب دیکھا تھا جو سرشاری سے مسکرا رہا تھا۔

فار دین ولد شاہزین احمد آپکا نکاح جزاء ولد عاکف سے بعوض حق مہر پچاس ہزار سکہ رائج الوقت طے پایا ہے "
"کیا آپکو قبول ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان کے الفاظ مکمل کرتے ہی اس نے مسکراتے ہوئے عاکف اور نادیہ کو دیکھتے قبول ہے کہا تھا جس پر انہوں نے بے ساختہ ان لوگوں کو خوش رہنے کی دعا دی تھی۔

اسی طرح تین مرتبہ جزاء کو اپنے نکاح میں قبول کرتے اس نے نکاح نامہ سائن کیا تھا پھر دعا کے بعد علایہ کے ماتھے کا بوسہ دیتے اٹھ کر عشب اور باقی سب سے ملا تھا۔ اس دوران باقی سب تو ہنسی خوشی ایک دوسرے کے ساتھ باتوں میں مصروف تھے۔ کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد جزاء کو دین کے برابر میں لا کر بٹھا دیا گیا۔ تاکہ نکاح کے بعد کی رسومات ادا کی جاسکے۔ دین نے محبت سے بائیں جانب بیٹھی اپنی شریک حیات کو دیکھا تھا جو اس کے دیکھنے پہ ہی خود میں سمٹ جاتی۔ دین کے دوسری جانب بیٹھی علایہ نے ایک نگاہ نا جانے کیا سوچتے عشب پہ ڈالی تو اس کا چہرہ ہنوز سرد تھا۔ وہ افسردگی سے چہرہ جھکا گئی۔ دل نجانے کیوں کسی غیر معمولی پن کے احساس سے دھڑک رہا تھا۔

معاً عقب سے آنے والی دھڑام کی آواز پہ ان سب نے ہریشانی سے دوسری جانب دیکھا تو وہاں کاظم صاحب ہوش و حواس سے بیگانہ زمین پہ گرے پڑے تھے۔ اس اچانک ہوئی افتاد پہ علایہ کی چیخ نکل گئی جبکہ چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔ وہ بے یقینی کی کیفیت میں کاظم صاحب کی جانب دیکھ رہی تھی جسے پریشان سا عشب اور دین سہارہ دیتے اندر کمرے میں لے جا رہے تھے۔ وہ انہونی کے خیال سے خوفزدہ ہوتے جزاء کا بازو تھام گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ملک ہاؤس میں ہر جانب خاموشی کا راج تھا۔زندگی نے اس گھر سے رونق تو گویا چھین ہی لی تھی۔ہر وقت ایک عجیب سے ویرانے نے اسے اپنے حصار میں لیا ہوتا تھا۔ابھی بھی خان بابا معمول کے مطابق خاموشی کے ساتھ اپنے کام میں محو تھے۔

"شرفو اے شرفو۔"

معاً باہر سے آنے والی آواز نے ان کی توجہ باہر کی جانب مبذول کرائی جہاں وہ عورت بیٹھی اس کی کلاس لے رہی تھی اب۔وہ سبزیاں کاٹتے تلخی سے ہنس دیے۔علایہ کے جانے کے کچھ عرصہ تک تو وہ ہر چیز سے کٹے کٹے سے رہنے لگے تھے۔انہوں نے ہمیشہ اسے بیٹی کی طرح ہی پالا تھا۔مگر اس کے جانے کے بعد سے تو جیسے زندگی اس گھر سے رخ ہی موڑ گئی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ انہی سوچوں کے یلغار میں بہتے چلے جاتے باہر سے آنے والی آوازوں نے ان کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔

"اس لڑکی کا کچھ پتہ چلا۔"

ان کی کڑک آواز پہ چہرہ جھکائے کھڑا اشرفو بھی کانپ کر رہ گیا۔اس نے ہنوز چہرہ جھکائے ہی نفی میں سر ہلایا۔

"بیگم صاحبہ میں نے ہر جگہ تلاش کر لیا لیکن مجھے وہ کہی نہیں ملی۔"

وہ سہمے سہمے انداز میں بولا۔صفورہ بیگم نے ایک قہر برساتی نگاہ اس پہ ڈالی اور ناگواری سے گہرا سانس فضا کے سپرد کر کے رہ گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آخر یہ لڑکی جا کہاں سکتی ہے۔ آسمان کھا گیا اور زمین نگل گئی جو اتنی بڑی لڑکی کا تم لوگ پتہ نہیں لگوا پا رہے۔ میں ہار نہیں مان سکتی وہ اس گھر میں میرے بدولت رہی ہے اسے میں نے اس مقام تک پہنچایا ہے۔ وہ ایسا قطعی نہیں کر سکتی۔"

وہ پاگلوں کی طرح نفی میں سر ہلاتے تنفر زدہ لہجے میں چلائی۔ شرفو بدک کر ان سے فاصلہ قائم کر گیا۔ ان سے کوئی بعید نہیں تھا کہ غصے میں کچھ بھی کر بیٹھتی۔

"مگر بیگم صاحبہ آپ نے ہی انہیں گھر سے نکالا ہے۔ اس میں ان کا کیا قصور۔"

وہ علایہ کے دفاع میں بولا کیونکہ وہ اس کے ساتھ یہاں بارہا بار غلط ہوتا دیکھ چکا تھا۔ ابھی بھی ان کی باتوں کو وہ کسی طور پہ فراموش نہیں کر سکا۔

"تم کس حق سے اس کی طرفداری کر رہے ہو۔ کیا رشتہ ہے تمہارا اس کے ساتھ۔"

وہ غیض کے عالم میں ہانپتے ہانپتے غرائی۔ شرفو کا رنگ سرعت سے پھیکا پڑا۔ وہ ایک معمولی سی بات اس کے حق میں کرنے پہ اس کے کردار کو گھٹیا کہہ رہی تھی۔ لوگوں کو شک کے نظریے سے دیکھنا تو ان کی پرانی عادت تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بس کریں دادی حضور۔اتنی ذلت بڑی ہے اس بچی کیلیے خدارا اسے ہر انسان سے ملانا چھوڑ دیں۔خدا کی پکڑ بہت سخت ہے۔اللہ کی رسی آپ کی جانب سے فلحال ڈھیلی ہے تو کیا ہوا کبھی نہ کبھی تو اس کے گرفت سخت ہو گی اور پھر اس کے تمام ظلموں کا حساب ہو گا۔"

خان بابا سے مزید ضبط نہ ہوا تو وہ اشتعال کے عالم میں بولے۔صفورہ بیگم کی آنکھوں سے چنگاریاں سے پھوٹنے لگی۔اس سے پہلے کہ وہ اس کے جواب میں کچھ بولتی اپنے موبائل پہ آنے والے کال کی جانب متوجہ ہوئی۔خان بابا تو ایک قہر آلود نگاہ ان پہ ڈالتے دوبارہ کچن کی جانب چل دیے البتہ شرفو چہرہ جھکائے وہی کھڑا رہا۔

"کیا بول رہے ہو تم اپنے حواسوں میں ہو۔"

وہ فون پہ دوسری جانب کسی پہ چلا رہی تھی۔شرفو نے بغور ان کے تاثرات کا جائزہ لیا جو اڑتے جا رہے تھے۔رنگ پہ پھیکا پڑا ہوا تھا۔

"اسے سنبھالو۔دوائی دو یا جو مرضی کرو لیکن اسے میں کسی صورت نہیں کھو سکتی اب۔"

وہ کانپتے لہجے میں سرگوشی کرنے والے انداز میں بول رہی تھی مگر ان کی آواز اس قدر اونچی ضرور تھی کہ شرفو کے کانوں تک آرام سے پہنچ گئی۔

"اس پاگل کو سنبھال کر رکھو۔میں ابھی پہنچ رہی ہوں وہاں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بالآخر انہوں نے سرد مہری سے بولتے کال کاٹ دی اور اسے لاٹھی کی مدد سے بائیں جانب دھکا دیتے کروفر سے باہر پورچ کی جانب بڑھ گئی۔ ان کے جاتے ہی شرفو بھاگا بھاگا خان بابا کے نزدیک گیا۔

"کیا ہوا اتنا کانپ کیوں رہے ہو۔ سانس کیوں پھولا ہوا ہے۔"

وہ اس کی حالت پہ چوٹ کرتے ہوئے بولے۔

"وہ وہ دادی بیگم آج پھر وہی گئی یے۔ مگر آج کسی پاگل کا ذکر کیا ہے انہوں نے۔"

وہ سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔ خان بابا نے پرسوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"میرے خیال سے ہمیں ڈاکٹر کو بلا لینا چاہیے۔"

اس اچانک ہوئی افتاد پہ جہاں سب پریشان ہو رہے تھے وہی دین نے سنجیدگی سے عشب کو مخاطب کیا۔ عشب جو ہوش وحواس سے بیگانہ لیٹے کاظم صاحب کے پاس ہی بیٹھا ان کے ہاتھ سہلا رہا تھا جھٹ سے اس کی بات کی تائید کرتے اثبات میں سر ہلا گیا۔ کاظم صاحب نے مشکل اپنی مندی مندی آنکھیں کھولی۔

"ہاں ایسا کرو کہ تم ڈاکٹر کو فون کرو۔"

عشب نے کاظم صاحب کو ناراض نگاہوں سے تکتے دین کو حکم صادر کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ارے نہیں نہیں ڈاکٹر کو بلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔بس ذرا سی طبیعت ہی تو خراب ہے۔"

وہ نقاہت زدہ لہجے میں گویا ہوئے۔عشب نے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا۔

"میں نے آپ سے کہا بھی تھا کہ نہیں جاتے ہم۔دین کا نکاح نہیں رکے گا لیکن میری سنی ہی نہیں آپ نے۔"

وہ سرد مہری سے بولا۔کاظم صاحب نے خاموشی سے اس کی جانب دیکھا۔

"لیکن تمہارا تو رک جاتا نا۔"

ان کے منہ سے بے اختیار ہی پھسلا تھا معاًسب کی حیرت زدہ نگاہیں وہ اپنے چہرے پہ محسوس کرتے کھسیا گئے۔

میرا مطلب ہے کہ تمہارے بغیر تو رک جاتا نا۔اب وہ اپنے عزیز دوست کے بغیر تھوڑی نا اپنی نئی زندگی کی"

"شروعات کرتا۔

وہ اپنی کہی بات کا اثر زائل کرنے کی خاطر بولے۔عشب نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

معاًان کی کراہنے کی آواز پہ وہ ایک بار پھر سب انہی کی جانب متوجہ ہوئے۔علایہ کمرے کے دروازے سے لگی تھر تھر کانپ رہی تھی۔اب تیسری بار وہ کسی اپنے کو آنکھوں کے سامنے ختم ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔اس میں اتنی سکت ہی نہیں تھی۔آنسو آنکھوں سے تواتر بہہ رہے ہیں۔

"کیا ہوا کاظم صاحب یوں لاپرواہی برتنا درست نہیں ہے ہمیں انہیں سیدھا ہسپتال ہی لے کر چلنا چاہیے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اب کی بار عاکف کی سنجیدہ آواز کمرے کی فضا میں گونجی۔

"مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میں مر رہا ہوں۔"

ان کی بات پہ عشب کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔اس نے بے یقینی سے کاظم کی جانب دیکھا جو آنکھیں موندے تکلیف سے کراہ رہے تھے۔وہ سختی سے لب اپس میں پیوست کر گیا۔

ڈیڈ آپ چاہتے کیا ہیں نا آپ ڈاکٹر کو گھر بلانے پہ رضامند ہے اور نہ ہی خود ہسپتال جانے پہ۔یہ حل درست "نہیں ہے۔"

اب کی بار وہ سختی سے بولا۔دین نے بھی اس کی بات کی تائید کی۔کاظم صاحب نے چونک کر اس کی آنکھوں میں دیکھا اور سرعت سے اس کا مضبوط ہاتھ تھاما۔

"میری ایک خواہش پوری کر دو چاہے آخری ہی سمجھ کر۔اس کے بعد نا جانے زندگی موقع دے یا نا دے۔"

وہ گزارش کرنے والے انداز میں بولے۔ان کی بات پہ وہاں موجود ہر فرد تڑپ کر رہ گیا۔نا جانے زندگی نے کتنی آزمائشیں ان کی قسمت میں لکھی تھی کہ ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ ایک نئی پریشانی ان کے در کے پاس کھڑی ہوتی تھی جسے وہ چاہ کر بھی فراموش نہیں کر سکتے تھے۔

"ڈیڈ کم از کم ایسی باتیں تو مت کریں۔آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پہ مگر ابھی ایسی باتیں مت کریں۔"

وہ ان کے ہاتھ کی پشت پہ لب رکھتا ہوا بولا۔کاظم صاحب نے خشمگین نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ذ"یادہ یہ فلمی ڈائیلاگ مارنے کی ضرورت نہیں ہے اگر میرا حکم تمہارے سر آنکھوں پہ ہوتا تو آج میں تمہارے بچے اپنی گود میں کھلا رہا ہوتا۔"

وہ غصے سے آنکھیں اسے دکھاتے ہوئے بولے معاً ان سب کو اپنی جانب متوجہ پا کر کھانسنا شروع کر دیا۔ عشب ان کی بات پہ تاسف سے نفی میں سر ہلا گیا جن کی سوئی صرف اسی بات پہ اٹکی ہوئی تھی اتنی طبیعت خرابی میں بھی۔

"تم بتاؤ کرو گے یا نہیں دین بیٹا اب تم ہی اسے سمجھاؤ۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولے۔ دین نے آگے بڑھتے عشب کے ساتھ ہی جگہ سنبھالی۔

"عشب ایک بار ان سے اس بابت جان تو لو وہ چاہتے کیا ہیں۔ کیا خبر تمہارے حق کی ہی بات ہو۔"

دین نے اس کے ہاتھ کی پشت تھپتھپاتے سنجیدگی سے کہا تو وہ نا چاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلا گیا۔ کاظم صاحب کے لبوں پہ ایک مسکراہٹ نے احاطہ کیا جسے وہ سرعت سے لب آپس میں پیوست کرتے چھپا گئے۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم میری زندگی میں ہی نکاح کر لو۔ میں تمہیں اپنی موجودگی میں کچھ سونپنا چاہتا ہوں۔'

ان کی بات پہ جہاں عشب نے سپاٹ چہرے سمیت ان کی جانب دیکھا وہی دین بھی بھونچکارہ گیا ان کی بات پہ۔ عشب نے پر سوچ نگاہوں سے ان کا چہرہ دیکھا۔

"جانتا تھا اچھے سے جانتا تھا کہ یہی بات ہو گی اسی لیے حامی نہیں بھر رہا تھا لو سن لو اب۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اب کی بار دین پہ غصے سے چلایا۔ دین نے اس کے شانے پہ ہاتھ جماتے اسے پر سکون رہنے کا اشارہ کیا۔

ویسے عشب اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور ذرا تحمل سے انکل کی طبیعت ابھی بحال نہیں ہوئی یوں ہائپر" "ہوتے اپنے لیے پریشانی کھڑی مت کر لینا۔

وہ متانت سے گویا ہوا۔ عشب نے تفکر سے اپنی پیشانی مسلی تھی۔ وہ یہ بھی اچھے سے جانتا تھا کہ یہاں ٹارگٹ کون ہو گا اس کیلیے۔

"مگر انکل نکاح کیلیے لڑکی بھی تو ضروری ہے۔'

دین ہلکے پھلکے لہجے میں بولا۔ کاظم صاحب نے مدھم سا مسکراتے اس کا چہرہ دیکھا۔ دین کی مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی وہ کیوں مسکرا رہے تھے۔ کیا وہ یہاں لڑکی کا انتظام کر کے آئے تھے۔ اس نے مشکوک نگاہوں سے کاظم کی جانب دیکھا جن کا ہاتھ دائیں جانب پھیلا تھا۔ عشب نے سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدلا البتہ دین نے ان کے ہاتھ کے تعاقب میں جوں ہی نگاہیں پھیری سامنے دروازے پہ ایستادہ علایہ کو دیکھ اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔ اس نے شش و پنج میں مبتلا ہوتے ایک بار پھر اپنی تمام تر توجہ کاظم صاحب کی جانب مبذول کرائی۔ عاکف کسی ضروری کال کی بدولت کمرے سے باہر گیا تھا۔

"انکل علایہ کیا۔"

اس نے نا سمجھی سے استسفار کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تم پوچھ رہے تھے نا کہ نکاح کیلیے لڑکی چاہیے ہوتی ہے تو وہ رہی لڑکی۔"

وہ مسکراتے لہجے میں گویا ہوئے۔ دین کے دل کو دھچکا سا لگا۔ اس نے ذرا سی نگاہیں اٹھاتے عشب کی جانب دیکھا جو ہنوز چہرہ جھکائے کھڑا تھا۔ چہرہ ضبط کے چکر میں لہو چھلکا رہا تھا۔

"لیکن انکل یہ اچانک۔"

اسے سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا بولے تبھی اتنی سی بات بولتے خاموشی اختیار کر گیا۔ کاظم صاحب نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"میرا مطلب کہ علایہ کو اس بابت کچھ بھی علم نہیں اور میں کیسے یوں اچانک۔"

وہ بے بسی و بے کسی سے بولا۔

"اس میں کونسی بڑی بات ہے لو اس سے ابھی پوچھ لیتے ہیں ہمارے پاس ہی تو ہے۔"

انہوں نے کہتے ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے علایہ کو اپنی جانب آنے کا اشارہ کیا۔ علایہ ان کے اشارے پہ اچھنبے سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کے نزدیک آئی تو انہوں نے اسے اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ خاموشی سے چہرہ جھکائے بیٹھ گئی۔

"میری بیٹی میری ایک اور بات مانے گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دین کے سہارے سے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے ہوئے مدھم لہجے میں بولے۔علایہ نے ناسمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"میری اصل بیٹی بنے گی نا یہ پیاری سی بچی۔"

وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے مشفقانہ انداز میں بولے تو علایہ کو سمجھ تو البتہ کچھ نا لگی مگر اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

"مگر آپ مجھے ویسے بھی بیٹی ہی بلاتے ہیں۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔عشب ایک سرد نگاہ دین پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔دین نے بے بسی سے اس کی پشت کو دیکھا نا جانے حالات اب انہیں کس نہج پہ لے جانے والے تھے۔

وہ تو ہو ہی مگر اب میرے عشب کی حیثیت سے میری بیٹی بنے گی نا۔میرے عشب کی زندگی کو سنوارے گی" نا۔"

وہ ابھی بھی بول رہے تھے مگر علایہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے. ارد گرد دھماکے ہو رہے ہو۔اس نے فق چہرے سمیت ان کی جانب دیکھا جو کس قدر پر سکون سے تھے۔اس کی گرفت کاظم صاحب کے ہاتھ پہ ڈھیلی پڑی۔ان کے چہرے سے مسکراہٹ فوراً سے پہلے غائب ہوئی۔کیا اب وہ انہیں انکار کر دے گی یہی سوچ ہی ان کا دل ہولانے کو کافی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"انکل مم۔میں کیسے۔"

وہ اٹک اٹک کر بولی۔دین نے خاموش نگاہوں سے اس کے تاثرات کا جائزہ لیا جو ہونق زدہ سے تھے۔انہوں نے خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔علایہ نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا۔عشب کا رویہ بھی اس کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا کو گزرے دن سے اسے ٹھیک سے بلانا پسند نہیں کر رہا تھا اور یہاں وہ اسی سے نکاح کی بات کر رہے تھے۔مگر ابھی کاظم صاحب کی طبیعت بھی اس کی نگاہوں سے اوجھل نہیں تھی۔وہ پریشانی سے چہرہ جھکا گئی کہ کس بابت فیصلہ کرے۔اس نے بے بسی سے دین کی جانب دیکھا تو اس نے محبت بھرے انداز میں اسے اپنے حصار میں لیا اور کاظم صاحب کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے اسے لیتے ٹیرس کی جانب چل دیا۔

"بھائی میں کیسے۔میں نہیں کر پاؤں گی۔"

وہ نم نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔دین نے اسے اپنے شفقت بھرے حصار میں لیا۔

"کیوں نہیں کر پاؤ گی۔"

وہ اس کے بال سنوارتا ہوا بولا۔علایہ نے انگلیاں چٹخائی تھی۔اب وہ اسے کیا بتاتی اس کے رویے کے متعلق۔

بھائی وہ مجھ سے کل سے بات ہی نہیں کر رہے اور میں ان سے نکاح کر لوں۔ان کا جب جی چاہتا ہے غصہ ہوتے ہیں جب دل کرتا ہے ناراض۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ منہ بسورتے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے بولی تو وہ اس کی بچگانہ بات پہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دیا۔

"جانتی ہو اس کی نیچر ہی ایسی ہے۔ شروع شروع میں حسن بھی ایسے ہی منہ پھلاتا تھا کیونکہ ہم میں سب سے زیادہ وہی اس کے ہاتھ چڑھتا تھا مگر دیکھو سب سے زیادہ محبت بھی تو وہ اسی سے کرتا تھا نا۔ کسی کی ظاہری طبیعت کو دیکھتے ہم اس کے دل کا اندازہ نہیں لگاسکتے۔ اس کے دل کی حالت جب ہم اس انسان کے ساتھ رہتے ہیں تبھی جانتے ہیں۔ اب وہ اتنا بھی اکڑو نہیں ہے دل کا بہت پیارا ہے میرا جگری یار میرا بھائی ہے اگر وہ میرے بچے کی زندگی میں آئے گا ہمسفر کے روپ میں تو میں تو اسے سو بار چنوں گا۔"

وہ محبت سے اس کا ذکر کر رہا تھا۔ علایہ نے غور کیا تھا کہ اس کے متعلق بات کرتے اس کے لبوں پہ ایک نرم سی مسکراہٹ رقصاں تھی اور یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ وہ باہر سے سرد دکھنے والا انسان اندر سے کیسا ہے تبھی اس کی بات پہ تائیدی انداز میں سر ہلا گئی۔

"لیکن بھائی میں تو ابھی شادی ہی نہیں کرنی تھی ابھی کیا کبھی بھی نہیں کرنی تھی۔"

وہ سر جھٹکتے ناگواری سے بولی۔ دین نے آنکھیں چھوٹی کرتے اس کی جانب دیکھا جو دور کہی خلا میں نگاہیں ٹکائے کسی سوچ میں غم تھی۔

"آگے آپ کی جو مرضی۔ مگر میرے خیال میں یہ آپ کے حق میں بہت بہتر ہے۔"

وہ سنجیدگی سے بولتے اس سے پہلے اندر کی جانب بڑھتا کچھ یاد آنے پہ رخ موڑتے دوبارہ اس کی جانب آیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اگر ایک خوش رنگ زندگی آپ کو اپنا ہاتھ تھامنے کا موقع دے تو اسے بغیر کسی تردد کے تھام لینا چاہیے۔"

وہ اس کی پیشانی پہ بوسہ دیتے اندر کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ اس کی نگاہیں ٹھٹھک کر نیچے لان کی جانب اٹھی جہاں وہ کرسی پہ سر گرائے بیٹھا تھا۔ دونوں کی نگاہیں ملی تو دل یکبارگی میں دھڑکا تھا۔ معاً علایہ نگاہیں چراتی اندر کی جانب چل دی۔ عشب کے لبوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

اب ڈیڈ کو بخوبی علم ہو گا جب یہ انکار کریں گی ان کے منہ پہ جا کر اور ان کے سارے خواب چکنا چور ہو جائیں گے۔ جانتا ہوں محبت کو جلد نہیں بھلایا جا سکتا۔ مگر جب یہ انکار کریں گی تو ڈیڈ کی کیا حالت ہو گی۔"

وہ تڑپتے دل سمیت وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ فضا ایکدم بوجھل سی محسوس ہوئی۔ اس نے گہرے گہرے سانس بھرتے اپنے اشتعال پہ قابو پایا تھا اور کسی نتیجے پہ پہنچتا تن فن کرتا اندر کی جانب بڑھ گیا تاکہ کاظم صاحب کو لیتے واپس گھر کا رخ کر سکے ویسے بھی رات کو ایک اسے یونٹ جانا تھا ایک میٹنگ کے سلسلے میں۔

"بھائی میں تیار ہوں۔"

وہ اندر آتے ساتھ ہی بھیگی آنکھوں سمیت بولتی بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ اس کی بات پہ کاظم صاحب نے بے یقینی سے دین کی جانب دیکھا جیسے اپنی بات کی تصدیق چاہتے ہو۔ دین نے ان کی بات پہ مسکراتے ہوئے اثبات پہ سر ہلایا تو ان کا دل خوشی سے جھومنے کو چاہنے لگا معاً اس مصنوعی طبیعت خرابی کا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سوچتے وہ اپنی خواہش کو مشکل اپنے اندر ہی دبا گئے۔ ان کا دل خوشکن احساس میں گھر گیا تھا۔ اس کے برعکس باہر کھڑے عشب کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس پورے گھر کی عمارت اس کے سر پہ آن گری ہو۔ اس کا دل میں اشتعال کا طوفان امنڈ آیا۔ وہ زبردستی اس سے نکاح والے رشتے میں بندھ کر کس پہ احسان کرنا چاہ رہی تھی کیا وہ اس کے باپ پہ ترس کھا رہی تھی کیونکہ ان کی بھیگی شکوہ کناں نگاہیں عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہی تھی۔ وہ یہ سب کس لیے کر رہی تھی عشب یہ سمجھنے سے قاصر تھا معاً اپنے شانے پہ دباؤ محسوس کرتے اس نے چونک کر دائیں جانب دیکھا جہاں دین کھڑا مسکراتی نگاہوں سے اسے ہی تک رہا تھا۔

"چلو بھئی تیاری پکڑو کھونٹے پہ لٹکنے کی۔ ویسے مجھے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ ہم دونوں کی زندگی میں یہ خاص لمحہ ایک ہی دن آئے گا۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا مگر عشب کا دھیان تو اس کی جانب تھا ہی نہیں۔ غصے کا ابال تھا جو اس کے وجود میں اٹھا تھا۔

"سوچو آج حسن ہوتا تو کس قدر خوش ہوتا اسے اپنی ذمہداریوں سے آزادی مل جاتی۔"

معاً حسن کے بابت بات کرتے اس کا لہجہ افسردہ ہوا تھا اور عشب کی تمام تر حسیات بھی اسی کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔ اس نے سختی سے آنکھیں میچی اور اسے دیکھتے بمشکل مسکرایا۔ دین اس کا شانہ تھپتھپاتے باقی سب کو اطلاع دینے کی غرض سے چل دیا تاکہ اسی مولوی کا انتظام ہو سکے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب مضبوط قدم اٹھاتا اس کمرے میں چل دیا جہاں کاظم صاحب کو آرام کے تحت لٹایا گیا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ کمرے میں داخل ہوتا اندر سے آنے والی بھرائی آواز پہ اس کے قدم زمین پہ جکڑے گئے۔

"میں صرف آپ کی بدولت ان سے شادی کر رہی ہوں انکل۔"

وہ بھیگے لہجے میں انہیں بیڈ پہ نیم دراز دیکھ کر بولی۔کاظم صاحب اس کی بچگانہ بات پہ مسکرائے تھے اس کے برعکس دین کا چہرہ سپاٹ ہوا۔اس نے اندر جانے کے بجائے اپنے قدم بے ساختہ پیچھے لیے۔وہ جا کر اس کے منہ پہ انکار کر کے کہنا چاہتا تھا کہ وہ بھی اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا مگر فلحال کاظم کی طبیعت ناسازی کا خیال کرتے وہ ناچاہتے ہوئے بھی خاموشی اختیار کر گیا تھا۔

"ارے بھئی کیوں۔ماشاآللہ سے اتنی اچھی بونڈنگ ہے دونوں کے درمیان۔پھر بھی ایسی بات۔"

وہ حیرت سے بولے۔علایہ نے منہ بناتے ہوئے سر جھٹکا جیسے ان کی بونڈنگ والی بات بلکل پسند نہ آئی ہو۔

انکل وہ سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتے۔اگر انہوں نے بعد میں بھی ایسا کیا تو میں یہاں واپس آجاؤں "گی۔وہاں کبھی بھی نہیں رہوں گی۔"

وہ انہیں تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولی۔کاظم نے افسوس سے اس کی جانب دیکھا جو کچھ زیادہ ہی ناامید دکھائی دے رہی تھی مگر وہ ان کی آنے والی زندگی کے بابت سوچتے پر سکون تھے۔

"ایسی باتیں نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ اچھا اچھا سوچتے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے سر پہ ہولے سے ہاتھ پھیرتے مشفقانہ لہجے میں بولے۔علایہ نے بغیر کوئی بحث کو طول دیے بے دلی سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔چند ساعتوں بعد مولوی صاحب کی آمد پہ سب ایک بار پھر کمرے میں جمع تھے۔دین نے کاظم صاحب کو سہارہ دے کر بٹھایا تاکہ وہ نکاح کی کاروائی نا آسانی دیکھ سکیں۔عاکف اور نادیہ بھی دلی طور پہ خوش تھے اس فیصلے سے کیونکہ عشب کی عادات سے وہ سب بخوبی واقف تھے۔اس دوران ان دونوں کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔علایہ ہمیشہ کی طرح اپنے جذبات چھپانے میں کامیاب ہوگئی تھی۔عاکف نے جزاء کو اسے ڈوپٹہ اوڑھانے کا کہا تو جزاء نے آگے بڑھتے اس کے سر پہ ڈوپٹہ دیا۔مولوی صاحب کرسی سنبھال کر بیٹھ گئے۔علایہ نے اپنے ڈوپٹے پہ گرفت مضبوط کی۔دل ناجانے کیوں آنے والے لمحات کا سوچتے لرز رہا تھا۔اس نے جالی دار ڈوپٹے کی اوٹ سے عشب کا چہرہ دیکھا جو عاکف کی کسی بات پہ ہولے سے مسکرا رہا تھا علایہ کا دل مطمئن ہوا کچھ شاید یہ نکاح اس کی رضامندی سے ہو رہا ہوگا۔اس کا دل خوش گمانیوں میں گھرنے لگا۔

"علایہ شاہ زین ولد شاہ زین ملک کیا آپکو عشب کاظم ولد کاظم خانزادہ دو لاکھ حق مہر کے عوض قبول ہیں؟"

مولوی نے نکاح کے کلمات ادا کیے تو علایہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے گال پہ بہا تھا۔اپنے ماما پاپا کی یاد شدت سے آئی تھی۔

"ماما بابا دیکھیں آپکی گڑیا کتنی بڑی ہوگئی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین نے نم نگاہوں سمیت اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو اس نے بھیگی سرخ متورم آنکھوں سے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔ سب اس کے جواب کے منتظر کھڑے تھے۔

"قبول ہے۔"

اس کے لبوں سے ہکلاتے ہوئے ادا ہوا۔ سب نے بے ساختہ تشکر بھرا سانس خارج کیا۔ علایہ نے اپنی انگلیوں کو سختی سے آپس میں پیوست کر لیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی۔ جزاء نے اس کے ساتھ جگہ سنبھالتے اس کا ہاتھ تھاما کیونکہ اس کی بے چینی سب کی نگاہوں سے اوجھل نہیں تھی۔

اسی طرح تین بار یہ کلمات ادا کرنے کے بعد انہوں نے علایہ کے دستخط نکاح کے کاغذات پہ لیے۔ اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے سائن کیے اور اپنے تمام جملہ حقوق سامنے بیٹھے شخص کو سونپ دیے تھے۔

عشب نے خاموشی سے ایجاب و قبول کے بعد دستخط کرتے ہمیشہ کیلیے اسے اپنی دسترس میں لے لیا تھا۔ نکاح ہوتے ہی سب نے دعا کیلیے ہاتھ اٹھائے تو وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپاتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ دین سے اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا جبکہ عشب کا دل غلط فہمی کے سمندر میں مزید غوطہ زن ہو گیا۔ کیا اس نے یہ نکاح کر کے غلط کیا ہے۔ یہی بات سوالیہ نشان بن کر اس کے ذہن میں منڈلا رہا تھا۔ دعا ہوتے ساتھ سب نے عشب کو گلے سے لگا کر مبارکباد دی۔ کاظم صاحب کو خوشی سے پھولے نہیں سما رہے تھے ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھتے بھنگڑا ڈالتے باقاعدہ اپنی خوشی کا اظہار کر ڈالے مگر وہ ایسی کوئی بھی حرکت نہیں کرنا چاہتے تھے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جس سے کسی کو ان پہ شک ہوتا۔ مولوی کے باہر نکلتے ہی دین عاکف اور نادیہ بھی کمرے سے باہر نکل گئی۔ کاظم نے محبت سے علایہ کے سر پہ ہاتھ پھیرا تو وہ اپنی سرخ ہوتی ناک مزید رگڑ گئی۔ جزاء ایک نگاہ ان دونوں پہ ڈالتے اسے اپنے ساتھ لیتے کمرے سے نکل گئی۔

کاظم نے مسکراتے ہوئے اپنا رخ خالی الذہن بیٹھے عشب کی جانب کیا جو ہاتھوں کی مٹھی بنائے لبوں پہ رکھ کر بیٹھا تھا۔ بائیں ٹانگ مسلسل ہل رہی تھی جو کہ اس کی بے چینی کی گواہ تھی۔

"عشب اپنے باپ سے مبارک باد نہیں لو گے۔"

اسے ہنوز ایک ہی زاویے پہ بیٹھا دیکھ کاظم صاحب نے طنز کیا تو وہ غصے کے مارے پھٹ پڑا۔

"مجھے تو ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے آپ نے اس نکاح کیلیے یہ ڈرامہ کیا ہو۔"

وہ دبے دبے لہجے میں بولا۔ اس کی آنکھوں سے چنگاریاں سی نکل رہی تھی۔ کاظم صاحب اس کی بات پہ گڑبڑا گئے۔

"اب تمہاری تسلی کیلیے میں مر جاؤں۔"

ان کی غیر متوقع بات پہ وہ سٹپٹا گیا۔ اس نے تاسف سے ان کی جانب دیکھا جو خشمگین نگاہوں سے اسے گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے۔

"ڈیڈ آپ کیوں نہیں سمجھ رہے کہ یہ جو بھی ہوا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔"

وہ بے بسی کی کیفیت میں بولا۔کاظم نے کوفت سے اس کا چہرہ دیکھا مطلب وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔

"کیا ٹھیک نہیں ہے اس میں۔"

وہ سختی سے گویا ہوئے۔

"یہ نکاح تو آپ نے اپنی مرضی سے کروالیا ہے ڈیڈ لیکن اب میرے سے کسی قسم کی توقع مت رکھیے گا۔"

وہ سختی سے انہیں باور کرانے والے انداز میں بولا۔کاظم نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو تنے تاثرات لیے کھڑا تھا۔

"اس بات کا مطلب جان سکتا ہوں میں۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولے۔عشب تلخی سے ہنسا تھا۔

جی بلکل میں کہنا چاہ رہا ہوں کہ اب خوش ہی اپنی بیٹی کو سنبھالیے گا کیونکہ میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا یہ "سراسر آپ کی مرضی کے مطابق ہوا ہے۔"

وہ ناگواری سے بولا۔انہوں نے ضبط سے دانت پہ دانت جمائے۔

"کیوں کر رہے ہو ایسے عشب۔اتنی پیاری بچی ہے۔نا جانے تمہیں کیا ہوتا جا رہا ہے۔"

وہ اپنے سر پیٹتے ہوئے بولے جو ایک ہی بات کو اپنے دماغ پہ حاوی کیے بیٹھا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"لیکن وہ پیاری بچی میرا نصیب نہیں تھی آپ نے زبردستی کی ہے۔"

وہ ضبط سے بولا۔وہ دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو دباتے جہاں کے تہاں رہ گئے۔

میری بات اپنے ذہن میں بٹھالو عشب اگر وہ تمہارے نصیب میں نا ہوتی تو وہ آج تمہارے نکاح میں بھی نہ ہوتی آئی سمجھ۔نکاح انجام پایا ہے تو سمجھو کہ اس میں اس ذات کی کوئی نا کوئی مصلحت ہے۔اللہ کے فیصلوں سے "یوں منہ نہیں موڑا جاتا۔

اب کی بار ان کا لہجہ سخت ہوا تھا۔عشب جو کچھ بولنے کا ارادہ رکھتا تھا خاموش رہ گیا۔

"مگر ڈیڈ وہ حسن۔"

اس سے پہلے کہ وہ ایک بار مزید کوئی جواز پیش کرتا کاظم صاحب اسے سختی سے ٹوک گئے۔

کیوں بار بار ایک ہی بات کرکے اس لڑکی کی ذات کو یوں روندرہے ہو کیا تمہیں اس کے کردار پہ شک ہے" "کسی قسم کا۔

ان کی تند آواز پہ عشب تڑپ کر رہ گیا یہ وہ کس قسم کی بات کر رہے تھے اس سے۔

ڈیڈ پلیز میں چاہ کر بھی اس پہ شک نہیں کر سکتا بس میں اتنا جانتا ہوں کہ اگر وہ حسن کو پسند کرتی ہوئی تو یہ سب "بہت جلدی انجام پایا ہے اپنی پہلی محبت کو بھلانا آسان نہیں ہوتا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بولتے دونوں ہاتھوں میں اپنا سر گرا گیا۔چند لمحے تو خاموشی کی نذر ہوئے تھے۔اس کے برعکس کاظم صاحب خاموش نگاہوں سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا ملاحظہ کر رہے تھے۔

"ویسے یہ کام تو تم نے بہت اچھا کیا ساتھ اپنا ہی کام نکلوالیا۔"

جزاء اسے کمرے میں لاتے ساتھ ہی شرارت سے گویا ہوئی۔علایہ نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پہ ڈالتے ہٹالی۔

"پلیز جزاء اس متعلق کوئی بات مت کرنا فلحال میرا دل پہلے ہی بہت بوجھل ہے۔"

وہ تھکے تھکے اعصابوں سمیت بولی۔جزاء نے گہری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو اب اپنی جیولری اتار رہی تھی۔چہرہ کسی بھی قسم کے جذبات سے عاری تھا۔معاً اس کے چہرے پہ چھائی بے چینی کو بھانپتے ہوئے وہ اس کے قریب ہوئی جو نیچے جھکی کسی چیز کی تلاشی لے رہی تھی۔

"کیا ہوا علایہ۔"

وہ تفکر بھرے لہجے میں بولی۔

"جزاء وہ ائیر نگ ماما کا ائیر نگ کہاں گیا۔وہ ان کی آخری نشانی تھی۔"

وہ بھاری لہجے میں بولی۔ جزاء کے دل میں بھی ٹیس سے اٹھی آخری نشانی کا سوچتے۔ وہ جھر جھری لیتے اس ائیرنگ کی تلاش میں نگاہیں گھمانے لگی۔ اس کو تلاش کرنے کے دوران نا جانے کیا سوچتے علایہ کا ماتھا ٹھنکا تھا۔ وہ چونک کر سیدھی کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا اب مل گیا کیا۔"

وہ سنجیدگی سے بولی۔ علایہ کا سر نفی میں ہلا۔

"نہیں تم رکوں میں ابھی آئی۔ شاید اس کمرے میں ہے جہاں ہم ابھی تھے۔"

وہ تسلی آمیز لہجے میں اسے اپنے آنے کا بتاتے ننگے پیر ہی باہر کی جانب بھاگ گئی۔ جزاء نے تشکر بھرا سانس خارج کیا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتی جوں ہی کمرے کے نزدیک پہنچی اندر سے آنے والی آوازوں نے اس کے جسم کا سارا خون نچوڑ لیا۔ وہ ساکت نگاہوں سے ادھ کھلے دروازے کے اندر جھانکا جہاں عشب کھڑا کاظم صاحب سے بحث میں مشغول تھا۔ اس کے دل کی دھڑکن بے ساختہ سست پڑی۔

"تو میں یہی سمجھوں کہ تمہاری اس رشتے میں ذرا سی بھی رضامندی شامل نہیں ہے۔"

کاظم صاحب کی آواز پہ علایہ نے آنکھیں میچی تھی۔ اس کی دھڑکنیں بھی منتظر تھی عشب کے جواب کی۔

"نہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس سنگدل کے یک لفظی جواب پہ علایہ نے اپنی میچی آنکھیں کھولی تھی۔مان تھا اس پہ جو بری طرح چکنا چور ہوا تھا۔وہ پورے قد کے ساتھ زمین پہ ڈھے سی گئی۔اس کے قدم لڑکھرائے تھے وہ شکستگی سے چلتی اپنے کمرے کی جانب چل دی۔وہ اس کیلیے بھی ایک ان چاہا وجود ہی تھی۔

ناجانے اب اس انچاہے رشتے کا انجام کیسے ہونا تھا۔اس نے ڈوبتے دل کے ساتھ سوچا۔

"تمہارا لاہور جانے کا کیا ارادہ ہے۔"

عشب جو گھر جانے کے ارادے سے کمرے سے باہر نکلا تھا دین کو موبائل پہ مصروف دیکھ اسی کی جانب چلا آیا اور سنجیدگی سے بولا۔

"آج رات کو ہی نکلنے کا ارادہ ہے تم تیار ہونا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے کسی اندیشے کے تحت استفسار کیا۔ عشب کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔

"میری تو میٹنگ ہے ضروری یونٹ میں۔ تمہاری چھٹیاں چل رہی ہے بس مجھے جانا پڑے گا میں وہاں سے فراغت حاصل کرتے تمہیں وہی ملوں گا۔"

وہ اسے تسلی دینے والے انداز میں بولا۔ دین نے اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلایا۔

"چلیں عشب۔"

کاظم صاحب کی آواز پہ ان دونوں نے چونک کر ان کا چہرہ دیکھا جو اب بلکل ہشاش بشاش لگ رہا تھا۔

"ا" نکل آپ کو اتنی جلدی نہیں اٹھنا چاہیے تھا آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین فکرمندی سے بولا۔ وہ اس کی بات پہ ہولے سے مسکرائے تھے۔

"میرے بیٹے کی زندگی کا اتنا بڑا دن ہے تھا اور میں تو بے تحاشہ خوش ہوں۔ دیکھو میں بالکل ہٹا کٹا ہو۔"

وہ گردن اکڑا کر بولے تو وہ ہولے سے ہنس دیا۔ ان کے چہرے پہ طبیعت خرابی کا ذرا برابر بھی شائبہ نہیں تھا اور یہی چیز عشب کو بے تحاشہ کھٹک رہی تھی۔ اسی طرح کاظم صاحب علایہ سے ملتے وہاں سے باہر کی سمت بڑھ گئے۔ عشب نے اسے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا تھا اور یہی چیز اس کے دل پہ قیامت برپا کر رہی تھی۔

ان سب کاموں سے فراغت حاصل کرتے دین نے اپنے قدم اپنے کمرے کی جانب بڑھائے جہاں اس کی زندگی اس کی منتظر تھی۔ وہ آج بے تحاشہ خوش تھا خوشی اس کی انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی کیونکہ جسے اس نے چاہا تھا جو اس کے ماں باپ کی پسند تھی وہی اتنے عرصے بعد ملتے اس کی پسند بنی۔ آج اسے اس بات پہ یقین پختہ ہو گیا تھا کہ واقع دنیا گول ہے کہ کھویا ہوا انسان آپ کو واپس مل جائے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جزاء کو کمرے میں بیٹھی دین کی منتظر تھی دروازے پہ کھٹکے کی آواز پہ سمٹ کر بیٹھی تھی۔ دل بے تحاشہ دھڑک رہا تھا۔ اس کے بڑھتے قدم اپنے نزدیک ہوتے محسوس کر اس کی پیشانی پہ پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔ دین نے اس کی گھبراہٹ پہ مسکراہٹ دباتے اس کے قریب ہی جگہ سنبھالی۔ وہ کھسک کر بیڈ کی ٹیک سے جالگی اور سہمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ اس نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے کی جانب بڑھایا تو وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی۔ دین نے اس کی پیشانی کو ہولے سے چھوا معاً اپنی نم انگلی دیکھتا وہ ہولے سے نفی میں سر ہلاتے ہنس دیا۔

"آپ ہنس کیوں رہے ہیں۔"

وہ ناراض لہجے میں بولی۔ دین نے چہرہ ہموار کرتے نفی میں سر ہلایا۔ جزاء نے ناراضگی سے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔

"اتنی خوفزدہ کیوں ہو رہی ہے میں وہی ہوں جس کے سامنے ابھی کل ہی اس قدر زبان چل رہی تھی۔"

وہ اسے تنگ کرنے کی خاطر طنز کرنے سے باز نہ آیا۔ جزاء نے اس کی بات پہ روہانسی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"وہ محظ ایک غلط فہمی تھی۔"

اس نے دانت پہ دانت جماتے جتایا۔دین نے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

جزاء میں نہیں چاہتا کہ آگے ہماری زندگیوں میں غلط فہمیوں کی بھی گنجائش بچے۔میں نہیں چاہتا کہ کسی کی غلط بات کی بدولت ہمارا رشتہ داؤ پہ لگے۔مثال ہمارے سامنے ہی ہے شاید۔"

وہ حتی الامکان اپنے لہجے کو نرم رکھتے بولا مگر اس کی باتوں میں چھپی تنبیہہ جزاء کی سماعتوں سے مخفی نہیں رہ سکی۔اس کی بات کے جواب میں جزاء کے پاس کوئی جواب نہیں تھا تبھی خاموشی سے سر جھکا گئی۔

"وہ غلط فہمی کسی کو بھی ہو سکتی ہے دین۔بھابھی دیور کا رشتہ ایک حد میں ہی اچھا لگتا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ چاہتے ہوئے بھی اپنے لہجے کو تلخ رکھنے سے روک نا پائی۔ دین کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

"وہ بھائی بہن کا رشتہ تھا۔ میں تم سے یہ امید نہیں رکھوں گا کہ تم میری ماں کی بابت ایسی بات کرو۔"

وہ سختی سے انگلی اٹھاتے غصے سے بولا۔ اس کی بات پہ ایک لمحے میں اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔ وہ اس کے ساتھ نرمی سے بات کرتے تمام غلط فہمیوں کو دل سے نکالنا چاہتا تھا اور وہ اس کی ماں کی متعلق غلط بات کر رہی تھی۔ اس کا سرخ ہوتا چہرہ دیکھ وہ گھبرا گئی۔

"دین میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا۔"

وہ گھبرا کر اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے شرمندگی سے بولی۔ اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"دیکھو جزاء آج میری زندگی کا بہت اہم دن ہے میں چاہ کر بھی اسے خراب نہیں کر سکتا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ متانت سے بولا تو وہ نم نگاہوں سمیت اثبات میں سر ہلا گئی۔ دین نے خاموشی سے اسے اپنے حصار میں لیتے محبت کی پہلی مہر ثبت کی۔ وہ آسودگی سے آنکھیں موندتے اس کے سینے پہ سر رکھ گئی۔

"تم ابھی کچھ نہیں جانتی کہ میری ماں نے کیا کچھ سہا ہے اور میں دنیا کی وہ بدنصیب اولاد جو ان کے لیے کچھ نہ کر سکا۔"

وہ خالی خالی لہجے میں بولا۔ جزاء اس دوران خاموش رہی تھی۔ اگر وہ مزید کچھ بولتی تو ضرور وہ ناراض ہوتا اور وہ اسے ناراض کرنے کا رسک قطعی نہیں لے سکتی تھی۔ اس کی سسکی کی آواز پہ دین نے اس کا چہرہ اپنے مقابل کرتے اس کے آنسو انگلی سے پوروں سے صاف کیے اور اس کے دونوں گالوں پہ اپنا لمس چھوڑا تھا۔ جزاء کے چہرے پہ اس کی پیشِ رفت پہ گلال سا بکھر گیا۔ دین نے محبت بھری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا جو اس کی زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی تھی اور شاید آخری بھی۔ ایک خوبصورت لمحہ ان دونوں کے درمیان آکر ٹھہر گیا تھا۔ اس کے وجود سے اٹھتی محسور کن خوشبو نے دین کے حواس ایک لمحے کیلیے سلب کر لیے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"طبیعت ٹھیک رہتی ہے اب۔"

دین کی فکر مند آواز پہ اسے بخوبی اندازہ ہوا کہ وہ کس بابت بات کر رہا ہے تبھی جھوٹ کا سہارہ لیتے اثبات میں سر ہلا گئی۔ دین نے بے ساختہ شکر ادا کیا تھا اور اپنی جیب سے ایک انگوٹھی نکالتے اسے اس کی نرم مومی انگلی کی زینت بنایا۔ دین نے اشتیاق سے اس کی لرزدیدہ پلکوں کو تکا تھا جو کبھی اٹھ رہی تھی اور کبھی گر رہی تھی۔

"جانتی ہو یہ ابھی مجھے علایہ نے دی ہے ماما کی نشانی کے طور پہ کہ میں تمہیں دوں۔"

اس کے لہجے میں علایہ کا ذکر کرتے چاشنی سی گھل گئی۔ جزاء بمشکل مسکرائی تھی۔

وہ بہت اچھی ہے بس حالات نے اسے تلخ بنا دیا ہے خود سے پہلے سب کا خیال کرتی ہے۔ اب میں اس کے" حوالے سے بھی خوش ہوں کہ اسے عشب جیسا ہمسفر ملا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کی انگلیوں سے کھیلتا نرمی سے بولا۔

"اور تم میری زندگی کی ساتھی میری شریک حیات جس کے ساتھ میں نے پوری زندگی بیتانی ہے۔ جس سے آج سے میں وہ سب کچھ شئیر کروں گا جو کسی سے نہیں کر پاتا تھا۔ اپنے دکھ درد خوشیاں۔ اس سے پہلے میں خود کو بہت تنہا محسوس کرتا تھا مگر تمہارے آنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی کمی باقی نہیں رہی۔ بہت شکریہ مجھے اس خوشی سے نوازنے کیلیے۔"

وہ اس کی ہاتھ کی پشت پہ لب رکھتا ہوا بولا۔ اس کے لمس پہ جزاء کے رگ و پے میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ اس نے محبت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جس نے اسے اس کی تمام خامیوں کے باوجود اپنایا تھا اور کسی کو علم بھی نہیں ہونے دیا تھا۔

"اچھا باقی باتیں میرے لوٹنے کے بعد۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کا گال تھپتھپاتے رسانیت سے بولا۔ جزاء نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا۔ سیاہ آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا۔ وہ اس کی پھیلی آنکھوں کو دیکھتے ہولے سے ہنسا اور اس کی آنکھوں کو اپنے لمس سے روشناس کرایا تھا وہ اس کی گرم سانسوں کی تپش اپنے چہرے پہ محسوس کرتے سرخ پڑتی چہرہ جھکا گئی معاً ذرا سی ہمت متجمع کرتے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں۔"

وہ حیرت کی زیادتی سے گنگ کھڑی رہ گئی۔ مطلب آج ہی ان کا نکاح ہوا اور آج ہی وہ اس سے جدا ہوتے کہیں جا رہا تھا۔ اس کی رندھی نگاہوں کو دیکھتے دین نے اس کا چہرہ اپنی گرفت میں لیتے نزدیک کیا اور اس کی ناک سے ناک سہلائی۔

"سمجھ لو اپنی زندگی کا سب سے اہم مشن سر کرنے جا رہا ہوں۔ دعا کرنا اس میں کامیاب رہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے بال سنوارتے اس کے سرخ اناری گال کو چھوتا ہوا مدھم لہجے میں بولا۔ جزاء مزید کچھ کہنا چاہتی تھی مگر مشن کے نام پہ خاموشی اختیار کر گئی کیونکہ کچھ بھی کہنا فلحال درست نہیں تھا۔ دین نے دیوار پہ لگی گھڑی کی جانب دیکھا جو رات کے سات بجا رہی تھی۔ بیگ وہ پچھلی رات ہی پیک کر چکا تھا اور عاکف کو بھی اس متعلق اطلاع دے چکا تھا۔ وہ دونوں جوں ہی جانے کی بدولت کمرے سے باہر نکلے اپنے کمرے سے علایہ بھی اسی وقت باہر نکلی۔ اس کی سرخ سوجھی ہوئی انکھیں دیکھ دین ٹھٹھک گیا۔

"کیا ہوا میری جان۔"

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا ہوا بولا۔ علایہ نے ایک سسکی بھری تھی۔

"مجھے بھی آپ کے ساتھ جانا ہے۔"

وہ ہنوز روتے روتے بچوں کی طرح بولی۔ دین نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میرا بچہ وہاں میں ضرور لے جاتا مگر مجھے خود دو دنوں میں لوٹنا ہے بس دو دن کی ہی تو بات ہے۔"

وہ اس کی پیشانی چومتے شفقت بھرے لہجے میں بولا۔علایہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی۔ مسلسل رونے کی بدولت اس کی ہچکی بندھی ہوئی تھی۔

"علایہ ہم آپ کے پاس ہی تو ہے۔"

عاکف عین وقت اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولے۔دین نے خاموشی سے اس کے اتار چڑھاؤ کا ملاحظہ کیا۔

آپ تو ہے مگر اپنا پن نہیں ہے خلوص نہیں ہے اور جب تک رشتوں میں خلوص نہ ہو وہ کسی کام کے نہیں ہوتے۔"

وہ صاف گوئی سے بولتی سرخ آنکھوں سے انہیں دیکھتی اپنے کمرے میں جاتی کنڈی لگا گئی۔دین نے پریشانی سے اسے جاتا دیکھا۔

"تم پریشان مت ہو جاؤ ہم سب ہے اس کے پاس۔تمہارے جانے سے وہ پریشان ہے بس۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دین کا کندھا تھپتھپاتے حوصلہ دیتے ہوئے بولے تو وہ افسردگی سے ان سب سے ملتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ ائیرپورٹ اسے عشب چھوڑنے جا رہا تھا جو نیچے کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔ جزاء نے اس کی پشت کو دیکھتے مشکل اپنے آنسوؤں کو اندر اتارا۔

"اداس ہو۔"

وہ جولان میں کسی نادیدہ نقطے پہ نظریں ٹکائے کھڑی تھی چونک کر عقب سے آنے والی آواز کی جانب متوجہ ہوئی جہاں علایہ کھڑی اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ وہ بمشکل مسکراتے نفی میں سر ہلا گئی۔

"تمہاری یہ اتری ہوئی صورت دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے۔"

وہ گہری نگاہوں سے اس کا چہرہ تکتے شرارت سے بولی۔ جزاء نے گہرا سانس فضا میں خارج کیا تھا۔

"ہاں بس تھوڑا تھوڑا۔"

وہ مختصر جواب دیتے دوبارہ اپنے ناخن کھرچنے کی جانب توجہ مبذول کرا گئی۔ علایہ نے اس کے انداز پہ حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔

" کہی تمہیں ایسا تو نہیں لگ رہا ہے کہ میں لاہور سے تھی تو بھائی میرے کسی کام کی بدولت وہاں گئے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ خشمگین نگاہوں سمیت بولی۔اس کی حرکتیں اسے مشکوک لگ رہی تھی تبھی پوچھ بیٹھی۔جواباً جزاء نے خاموشی سے اس کی جانب دیکھا۔علایہ کو اپنا شک درست ہوتا محسوس ہوا اس نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

"مائی گوڈ جزاء وہ میرے کسی کام سے نہیں گئے وہاں۔انہیں اپنا کوئی کام تھا میں نے سوچا تم پہ واضح کر دوں تاکہ تمہارے دل میں میرے لیے کوئی بدگمانی نہ آئے۔یونو نا اب ہمارا رشتہ کزنز یا دوست سے ہٹ کر نند بھابھی کا ہو چکا ہے۔ویسے میں تو کبھی تمہاری نند نہیں بنوں گی تم بھی میری بھابھی مت بننا۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولی۔جزاء نے بے تاثر نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا سب یہاں مجھے ہی لیکچر دینے آجاتے ہیں۔"

وہ چڑ کر بولی۔علایہ کے لبوں سے مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔اس نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"جزاء میں بس تم سے ایک دوست ہونے کی حیثیت سے ایک بات کر رہی تھی۔"

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولی۔اس کا لہجہ علایہ کو بے تحاشہ چبھا تھا اس کا بلکل بھی ایسا ویسا ارادہ نہیں تھا کہ کوئی اس کی باتوں سے دکھی ہو۔

"اس دنیا میں کوئی دوست نہیں ہوتا سب اپنے مفاد کیلیے ہی جیتے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ جتانے والے انداز میں بولتے کندھے اچکا گئی۔اس کے جواب پہ علایہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی کیونکہ جزاء کا رویہ اسے کافی بدلا بدلا سالگ رہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اندر کی جانب بڑھتی جزاء کی تجسس سے بھرپور آواز پہ وہ واپس مڑتے اس کے مقابل آئی۔

"ویسے ایک بات پوچھوں تم نے کل دین کے جانے پہ ان سے یہ کیوں کہا تھا کہ رشتوں میں اپناپن نہیں ہے حالانکہ تمہیں بھی ویسی ہی محبت ملتی ہے جیسی مجھے۔"

اس نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔علایہ اس کی بات پہ مدھم سا مسکرائی مگر اس مسکراہٹ میں بھی ایک درد تھا جس سے فقط اس کا دل واقفیت رکھتا تھا۔

"ویسے ہی شاید میں اس قول پہ یقین رکھتی ہوں کہ اس دنیا میں ماں باپ واحد وہ رشتہ ہے جو آپ کا اپنا ہے باقی فقط دنیاوی رشتے ہیں جن کی ڈور بہت نازک ہوتی ہے فقط ایک غلط فہمی کی بناپہ یہی رشتے دار جانوں کو آجاتے ہیں۔میری نگاہ میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔"

وہ سادہ سے لہجے میں بولی۔جزاء نے سختی سے لب آپس میں پیوست کیے تھے۔علایہ فضا میں خنکی بڑھتی دیکھ ایک مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتے واپس اندر آگئی۔اس کے جاتے ہی جزاء نے اپنی دکھتی آنکھوں کو دباتے واپس اندر کارخ کیا۔سب کے کمروں کی لائٹ بند دیکھ اس نے گہرا سانس بڑھتے اپنے کمرے کی جانب قدم بڑھائے۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کارخ اپنے ہینڈبیگ کی جانب تھا۔اس نے متلاشی نگاہیں اطراف میں

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گھمائی جیسے کسی کے دیکھنے کا خدشہ ہو معاً اس کی چھوٹی سی پاکٹ سے ایک ساشے برآمد کرتے اس نے اسے اپنی مٹھی میں بھینچا تھا۔ دل میں ایک خوف بھی تھا مگر اس کے بغیر گزارا بھی ناممکنات میں سے ایک تھا۔

اگلی صبح آسمان میں سورج کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ آسمان پہ بادلوں نے ڈیرا جمایا ہوا تھا۔ سیاہ بادل زمین پہ بارش برسانے کو تیار تھے۔ دن میں بھی رات کا پہر معلوم ہو رہا تھا۔ پرندے چہچہاتے واپس اپنے گھروں کا رخ کر چکے تھے کیونکہ کبھی بھی بارش کے امکان تھے۔ دین لاہور کے فلیٹ میں موجود آنے والے وقت کیلیے لائحہ عمل طے کر رہا تھا۔ اس کا لاہور پہنچتے ساتھ ہی ملک ہاوس کا رخ کرنے کا ارادہ تھا مگر ہلکی ہلکی بوندا باندی کی بدولت وہ مزید کچھ دیر کیلیے ٹھہر گیا تھا۔ ایک کام تو اس نے پہلی فرصت میں ہی انجام دے دیا تھا لاہور پہنچتے ساتھ ہی ایک بھی لمحے کی تاخیر کیے اس نے ملک ہاؤس کا رخ کیا تھا۔ آدھی رات کو اس نے دبے پاؤں گھر کے پورچ میں گھنستے کیمرے فٹ کیے تھے تاکہ وہاں کے متعلق ایک ایک سیکنڈ کی خبر وہ حاصل کر سکے۔ ابھی بھی وہ آرام سے بیڈ پہ براجمان لیپ ٹاپ کھولے اس میں محو تھا۔ معاً ایک جگہ اس کی نگاہ ٹھٹھکی تھی۔ آنکھوں میں ناسمجھی لیے اس نے بغور سکرین پہ دکھائی دیتے چہروں کو دیکھا۔ اس دوران لب آپس میں سختی سے پیوست تھے۔ ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"دادی حضور ناشتے میں کیا لیں گی آپ۔"

خان بابا کی سپاٹ آواز پہ صفورہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور سرعت سے اپنے ہاتھوں میں موجود پیسوں کی دتھی کو بیگ میں ڈالتے زپ بند کی اور اپنا حلق تر کرتے رخ اس کی جانب موڑا۔

"مم میں کچھ نہیں کھاؤں گی سیدھا کھانا ہی کھاؤں گی آپ اس کی تیاری پکڑیں۔"

وہ اپنے لہجے میں حتی الامکان سختی سموئے بولی۔ لہجہ شدت کسی قسم کے خوف سے کپکپا رہا تھا۔ ان کے اڑے اڑے رنگ کو خان بابا نے بغور دیکھا معاً ان کی زیرک نگاہیں خود پہ محسوس کرتے وہ نگاہوں کا زاویہ بدل گئے۔

"جی بہتر۔"

انہوں نے فلحال وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا کیونکہ وہ خود پہ کسی قسم کا شک نہیں ہونے دے سکتے تھے۔ تبھی خاموشی سے وہاں سے پلٹ گئے۔ ان کے جاتے ہی صفورہ نے اپنے ماتھے پہ چمکتے پسینے کے قطروں کو ڈوپٹے کی مدد سے صاف کیا اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

"بیگم صاحبہ آپ کہی جا رہی ہیں کیا۔""

اس سے پہلے کہ وہ ڈرتے ڈرتے قدم خارجی دروازے سے باہر نکالتی شرفو کی آواز پہ ان کے قدم زمین پہ ہی جمے۔ چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا اس کی آواز پہ۔ وہ تو کسی کے نا ہونے کا یقین کرتے یہاں سے جا رہی تھی نا جانے یہ نمونا کہاں سے ٹپک پڑا تھا۔ ان کے اندر اشتعال کی لہریں کوندنے لگی مگر وہ نا جانے کیا سوچتے ضبط کر گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا تمہیں بتا کر جانا تھا۔"

وہ قہر آلود نگاہوں سے سے گھورتے ہوئے بولی تو وہ گڑبڑا گیا اور حلق تر کرتے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں وہ دراصل آپ میرے ساتھ جاتی ہیں نا گاڑی میں اس لیے پوچھ رہا تھا۔"

وہ میسنے پن سے بولا معاً ان کی بغل میں دبے بیگ کو دیکھتے اس کی آنکھوں میں تحیر سمٹ آیا مگر وہ خاموشی اختیار کر گیا۔ دل میں تجسس بڑا تھا کہ نا جانے وہ روز اس وقت کہاں جاتی تھی۔

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے اوپر میرے کمرے کی صفائی کرو جو دو دن سے تم نے نہیں کی۔"

انہوں نے سختی سے اسے تلقین کی تو وہ اپنا سا منہ لیتے ایک اخری نگاہ ان پہ ڈالتے اندر کی جانب بڑھا مگر دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے اس نے اچانک رخ پھیرتے ایک بار پھر ان کی پشت کو دیکھا جو ڈوپٹہ اپنے لبوں پہ جماتے کسی کی تلاش میں نگاہیں گھماتے آگے بڑھ رہی تھی۔ شرفو نے ان کی پشت کو اس وقت تک دیکھا جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو گئی اور سر جھٹکتے گنگناتے ہوئے بے دھیانی میں اندر کی جانب بڑھ گیا۔

صفورہ نے دو گلیاں پار کرتے ایک سنسان جگہ پہ رکتے کسی کو کال ملائی جو دوسری ہی بیل پہ اٹھا لی گئی تھی۔

"میں وہاں پہنچ چکی ہوں اب تم لوگ بھی جلدی آجاؤ۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں بولتے سرعت سے کال کاٹ گئی۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے قریب سے گزرنے والے اکا دکا لوگ بھی اسی کو گھور رہے ہوں۔ دل میں دھڑکا سا لگا ہوا تھا۔ اس نے سختی سے بیگ کو اپنی گرفت میں جکڑ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لیا۔ اب اسے بس ان آدمیوں کے پہنچنے کا انتظار تھا۔ تقریباً پانچ منٹ ایک گاڑی اس کے قریب ہی رکی۔ ٹائر کے چرچرانے کی آواز پہ اس نے جوں ہی نگاہیں اوپر اٹھائی تو اونچے لمبے ڈیل ڈول کے وجود اسی کی جانب چلے آرہے تھے۔ صفورہ نے جلدی سے وہ بیگ ان کی جانب بڑھایا مبادہ وہ کوئی گڑبڑ نہ کردیں۔

"یہ لو پکڑو اپنی رقم اب میں جارہی ہوں۔ اس سے پہلے کوئی دیکھیں۔"

وہ سہمے ہوئے لہجے میں بولی۔ آواز ہکلاتی ہوئی تھی۔ ان آدمیوں نے ایک عجیب سی مسکراہٹ ایک دوسری کی جانب اٹھالی۔

بڑھیا ہم جانتے ہیں کہ تو شاطر ہے مگر ہمارے جتنی نہیں ہوگی۔ اسے گاڑی میں ڈال دیکھیں پیسہ پورا ہے یا نہیں۔"

اس نے اپنے ساتھی کو حکم دیا۔ صفورہ نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے انکی جانب دیکھا اور بے ساختہ نفی میں گردن ہلائی مگر ایک آدمی اسے گھسیٹتا ہوا گاڑی تک لے کر گیا اور اس کا اگلا دروازہ کھولتے کھینچنے والے انداز میں اندر پٹختے زور سے دروازہ بند کیا جس کی بدولت گاڑی کا دروازہ اس کی بازو میں لگتے بری طرح چھلنی کر گیا۔ وہ تکلیف سے کراہ اٹھی اور خوفزدہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا کیونکہ بیگ میں رقم پوری نہیں تھی اگر وہ گن لیتے تو ضرور اس کے ساتھ کچھ غلط کرنے کی کوشش کریں گے یہی سوچ ہی اس کا دل ہلکان کر رہی تھی۔ اس نے حلق تر کرتے نگاہیں ترچھی کرتے ان کا چہرہ جانچا جو پوری دلجمعی سے پیسے گننے میں محو تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جانتا تھا میں یہ بڑھیا چکما دے کر نکلنے والی ہے۔"پورے پیسے کہاں ہیں۔ہم جیسے بھتہ خوروں سے " چالاکی۔اتنے سال کا پیسہ ہڑپ جاتی ہے ہمارا سالی** کب سے ضبط سے کام لے رہے ہیں کہ اب دے گی اب "دے گی مگر نہیں تیرا تو اب وہ حشر کریں گے کہ بس۔

اس میں سے ایک آدمی بندوق کی نال اس کی کھوپڑی پہ رکھتا غیض کے عالم میں چلایا۔صفورہ بدک کر گاڑی کے دروازے سے جا لگی اور دونوں ہاتھ ہوا میں معلق کر لیے۔

دیکھو میں لانے والی تھی میرے شوہر کی پینشن جو مجھے ملتی تھی پچھلے دو ماہ سے نجانے کیوں نہیں مل رہی۔میں " "وہ معاملہ حل کر لوں میں تم دونوں کو یقین دہانی کراتی ہوں کہ میں ایک ایک پائی لوٹا دوں گی۔

وہ کانپتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے اپنے لہجے میں افسردگی سموئے بولی۔اس میں سے ایک آدمی اس کی بچگانہ بات پہ تمسخرانہ انداز میں قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"اس پاگل کے انجیکشن اور دوائیوں کیلیے پیسے کہاں سے ہڑپتی ہے رے تو۔ہمیں پاگل بنائے گی۔"

اس شخص نے خونخوار تیور سمیت بندوق کی نال سر سے ہوتے گردن پہ رکھ دی۔صفورہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔وہ سپید پڑتے چہرے سمیت ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

میری بات کا یقین کرو مجھے بس ایک دن کا وقت مزید دے دو میں کل تک لازمی چکا دوں گی اگر نہیں ہو پایا پھر " "تم کچھ بھی کر لینا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولی۔ان دونوں نے اپنی نگاہوں کا تبادلہ کرتے اثبات میں سر ہلایا تو صفورہ کی جان میں جان آئی۔

"مگر صرف کل تک کا وقت مزید کی گنجائش نہیں ہے اور اپنی اس پاگل عورت کو یا جان سے ماریا جو مرضی کر" لیکن ہمارا قصہ اس معاملے سے ختم ہونا چاہیے۔

وہ تنبیہی لہجے میں بولا۔صفورہ نے سرعت سے اثبات میں سر ہلایا اور دروازے کا لاک کھلتے ہی وہ سرعت سے باہر نکلتے ہانپتے ہانپتے گلی مڑ گئی تھی۔اس کے جاتے ہی ان آدمیوں نے شاطرانہ انداز میں ایک دوسرے کی جانب دیکھتے اپنے مخصوص انداز میں شیو سہلائی۔آنکھوں میں ایک عجیب سی شیطانیت ٹپک رہی تھی۔وہ جو ہی ڈرتے ڈرتے گھر کی حدود میں داخل ہوئی ان آدمیوں کی گاڑی وہاں سے سیٹی بجاتے گزری تھی۔صفورہ نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا تو وہ دونوں قہقہہ لگاتے گاڑی کی رفتار بڑھا گئے۔صفورہ نے دل ہی دل میں سکون بھرا سانس خارج کیا مگر یہ سکون زیادہ دیر تک کا نہیں تھا کیونکہ اسنے کل تک انہیں پیسے واپس کرنے تھے مگر کیسے یہی سوالیہ نشان ان کے ذہن میں منڈلا رہا تھا۔

دین نے سرعت سے چابی اٹھاتے باہر کا رخ کیا کیونکہ اب ملک ہاؤس جانا ضروری ہو گیا تھا۔تقریباً پندرہ منٹ کی ریش ڈرائیو کے بعد اس کی گاڑی اس گھر سے کچھ فاصلے پہ رکی تھی۔ذہن میں ماضی کے لمحوں نے شدت سے اسے پریشان کیا تھا مگر وہ اپنا دل مضبوط کرتے وہی کھڑا رہا۔کچھ لمحوں بعد کسی عورت کی آواز پہ اس کے کان

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کھڑے ہوئے۔اس نے شکر کیا کیونکہ وہ فلحال اسی بابت سوچ رہا تھا کہ اندر کیسے جائے مگر شاید انہی آوازوں سے کوئی سراغ مل جائے اسے۔

"شرفو کل تم اس گاڑی کو لازماً بیچ دینا۔"

وہ کسی کو حکم صادر کر رہی تھی۔

مگر بیگم صاحبہ آپ جانتی ہیں کہ یہ پرانی ماڈل کی گاڑی ہے اس سے پہلے بھی ایک گاڑی بیچی ہے اب یہ بھی یہ تو "بکنا مشکل ہے۔

وہ چہرہ جھکائے فکر مندی سے بولا۔صفورہ نے شرربار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"تجھے میں جو بول رہی ہوں بس وہی کر زیادہ زبان لڑانے کی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ اسے سخت سست سناتی وہاں سے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ابھی وہ شخص کھڑا صفورہ کی باتیں ہی سوچ رہا تھا معاً خان بابا کی آمد پہ شرفو بھاگتا ہوا ان کے نزدیک گیا۔

"کیا ہوا اس قدر گھبرائے کیوں ہوئے ہو۔"

وہ اس کا چہرہ تکتے ہوئے فکر مندی سے بولے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بیگم صاحبہ یہ بھی بیچنے کو کہہ رہی ہے نا جانے کیا کرنا چاہ رہی ہیں وہ کس پہ لٹا رہی ہیں۔ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے"

"خان بابا۔

وہ ڈرے سہمے لہجے میں بولا۔ انہوں نے تسلی دینے والے انداز میں اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"اور ابھی وہ کسی سے اس متعلق بھی بات کر رہی تھی کہ کل پھر وہ آئے گی دو بجے کے نزدیک۔"

وہ سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا مگر دین کی زیرک سماعتوں سے اس کی آواز مخفی نہیں رہ سکی۔

"دو بجے کے نزدیک۔"

دین کے لب بے آواز سرگوشی میں ڈھلے تھے۔

چلو ہم فلحال اندر چلتے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا کرنا چاہ رہی ہیں۔ نا جانے اب وہ کس کس کو اپنے قہر کا"

"ذریعہ بنائے گی۔

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولتے ڈھلکے شانوں سمیت شرفو کو لیے اندر کی جانب بڑھ گئے۔ جبکہ آوازیں بند ہوتے ہی دین کا چہرہ ایکدم سے سپاٹ ہوا تھا۔ اب وہ جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے۔ اس نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچا۔ ماتھے کی نیلی رگیں ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"چچی ماں نہیں اٹھی ابھی تک۔"

علایہ نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ناشتے میں مشغول جزاء کو مخاطب کیا تو وہ خاموشی سے نفی میں سر ہلا گئی۔ جزاء نے سوالیہ نگاہیں عاکف کی جانب اٹھائی۔

دراصل ان کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی ساری رات بھی عجیب سی بے چینی کے نذر ہوئی تھی تو میں نے سوچا" "کہ کچھ دیر وہ سکون کی نیند لے لیں۔

عاکف نے تفصیل اس کے گوش گزار دی۔ علایہ نے افسردگی سے ان کی جانب دیکھا اور جزاء کو ساتھ لگاتے بے ساختہ حوصلہ دیا جواب میں وہ مسکرا بھی نہ سکی۔ معاً علایہ کے ذہن میں جھما کہ سا ہوا اس نے تو ان سب کو نادیہ بیگم کی حالت کے متعلق بتانا تھا مگر کل اس نکاح کی بدولت پھر سے وہ بات درمیان میں ہی لٹک گئی تھی۔

"چاچو دراصل مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا۔"

اس نے گویا بات کی تمہید باندھی۔ عاکف نے اثبات میں سر ہلاتے اسے اجازت دی۔ جزاء کی تمام تر حسیں بھی اس کی جانب متوجہ ہو چکی تھی۔

وہ چاچو اس دن جب حسن ہسپتال میں تھا۔۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کے بعد علایہ نے جو کچھ ڈاکٹر نے کہا تھا وہ سب خاموشی سے ان کے گوش گزار دیا جبکہ دونوں ساکت بیٹھے اس کی جانب دیکھ رہے تھے جو چہرہ جھکائے بیٹھی تھی۔ان کا دل دھک سے رہ گیا۔جزاء نے تو باقاعدہ رونا شروع کر دیا۔علایہ نے پریشانی سے اس کی جانب دیکھا۔

"تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا علایہ۔"

جزاء سرخ چہرے سمیت غصے سے بولی۔علایہ کو شرمندگی نے آن گھیرا۔

وہ جزاء حسن کی اچانک موت نے توڑ کر رکھ دیا تھا اسکے بعد ذہن میں ہی نہیں۔تمہاری طبیعت بھی اس وقت" درست نہیں تھی تو میں نے سوچا تھا کہ گھر جا کر آرام سے بات کروں گی مگر میں نہیں جانتی تھی کہ حالات اس "نہج پہ لے آئیں گے۔

وہ غم وملال کی کیفیت میں مدھم سا بولی۔جزاء روتے روتے اٹھ کر نادیہ بیگم کے کمرے کی جانب بڑھی تاکہ انہیں جلد از جلد ہسپتال لے جایا جاسکے۔علایہ نے انگلیاں چٹخاتے بجھے بجھے انداز میں ان دونوں کی جانب دیکھا۔

"امی اٹھیں ہم ابھی ڈاکٹر پہ جا رہے ہیں۔"

وہ نادیہ بیگم کا شانہ ہلاتے ہوئے تحکم بھرے لہجے میں بولی مگر جواب ندارد۔اس نے بے ساختہ عاکف کی جانب دیکھا۔

"نادیہ اٹھو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عاکف ان کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولے مگر وہ جوں کی توں ہی لیٹی رہی۔ جزاء کے قدم لڑکھڑائے تھے۔ اس نے بے یقینی سے اپنے قدم پیچھے کی جانب لیے اور وحشت زدہ نگاہوں سے نادیہ بیگم کا چہرہ دیکھا۔ عاکف نے بغیر کسی لمحے کی تاخیر کیے انہیں اٹھاتے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔ جزاء بھی ننگے پیر ان کی تلقید میں دوڑی۔

"کیا ہوا اچھی امی کو۔"

علایہ تڑپ کر بولی مگر کسی نے بھی کوئی جواب نا دیا۔ وہ بھی بغیر کوئی وقت کا ضیاع کیے ان کے پیچھے ہی بھاگی۔ گاڑی تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد قریبی ہسپتال کے باہر رکی تھی۔ وہ سب گھبرائے گھبرائے اندر کی جانب بڑھے تو نادیہ بیگم کو سرعت سے ایمرجنسی میں لے جایا گیا۔ علایہ نے تھک ہار کر ڈوبتے دل کے ساتھ دیوار سے پشت ٹکائی۔ جزاء اجڑی اجڑی سی ایمرجنسی کے باہر نگاہیں جمائے کھڑی تھی۔ سر مسلسل نفی میں ہل رہا تھا معاً اس کی نگاہ دیوار سے لگی علایہ پہ پڑی جو کسی سوچ میں غلطاں تھے۔ لب کسی چیز کا ورد کرنے میں مصروف تھے۔ اس نے بھاری پپوٹوں کو مشکل کھولتے ایک ناگوار نگاہ اس پہ ڈالی اور قدم اس کی جانب بڑھائے۔

"تم نے ایسا کیوں کیا علایہ۔"

وہ روتے روتے ہذیانی انداز میں بولی۔ علایہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا مطلب میں نے کیا کیا جزاء۔"

وہ آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے ناقابلِ فہم تاثرات لیے بولی۔ جزاء نے تلخی سے اس کی جانب دیکھا جو سب جان کر بھی انجان بن رہی تھی۔

"تم نے جان بوجھ کر امی کے متعلق نہیں بتایا نا ہمیں۔"

جزاء تکلیف سے چور اسے جھنجھورتے ہوئے چلائی۔ علایہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا جو شاید اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔ لب کچھ بولنے کے لیے کپکپا رہے تھے لیکن اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ اپنے دفاع کیلیے کچھ بول پاتی۔

"جزاء ایسی بات نہیں۔"

وہ اسے سنبھالنے کی تگ ودو میں تھی مگر اس نے ناگواری سے اسے دیکھتے بری طرح اسے پیچھے کی جانب دھکیلا تھا۔ علایہ نے بروقت دیوار کا سہارہ لیتے خود کو گرنے سے بچایا اور خالی خالی نگاہوں سے جزاء کی جانب دیکھا۔

"ایسی بات ہی ہے جانتی ہوں میں تم سب کو۔ پہلے میری ماں کو باپ سے دور کر دیا تمہاری ماں نے اور اب تم اپنی حرکتوں سے دین کو مجھ سے چھیننا چاہتی ہو نا۔ یہی تم سب ماں بیٹی کا شیوا ہے۔ تم سب کے سب شاطر ہو۔"

وہ شرربار نگاہوں سے علایہ کا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر چیخی۔ علایہ نے آنکھوں میں ویرانی لیے اس کا چہرہ دیکھا جو شدت گریہ سے سرخ پڑ رہا تھا۔ وہ کچھ سوچتے دیوار سے نڈھال سے لگے عاکف کے پاس آئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"چاچو میں ایسا کبھی نہیں کر سکتی۔میں چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتی۔میں یہ گھٹیا بات سوچنے سے پہلے ہی مر جاؤں۔آپ کہیں نا اسے وہ خاموش ہو جائے۔"

وہ عاکف کے دونوں بازو اپنے کپکپاتے ہاتھوں سے تھامتے آنکھوں میں امنگ لیے روتے ہوئے بولی تاکہ کسی کی مسیحائی میسر آجائے جیسے اپنی بات کا یقین دلانا چاہتی ہو۔عاکف نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیوں نہیں بتایا علایہ ہمیں وقت رہتے۔اس کی حالت کا ذمہدار اب کون ہے۔"

انہوں نے بھینچے بھینچے انداز میں باز پرس کی۔ان کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔علایہ کی گرفت ان کے بازوؤں میں ڈھیلی پڑی۔اس کی آنکھوں کے سامنے باقاعدہ اندھیرا سا چھایا انکی بے اعتباری پہ۔سرد آنکھوں میں کرب کی ایک لہر دوڑی۔

"چاچو آپ تو جانتے ہیں نا اس کے بعد کے حالات۔مم میں بتانے والی تھی مگر۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنے اپنی صفائی میں بات مکمل کرتی اپنے عقب سے آنے والی زہخند آواز پہ اس کی ساری امیدیں جیسے چکنا چور ہوتے دم توڑ گئی۔

"مگر تم نے سوچا ہو گا کہ میری ماں مری ہے تو کیوں نا میں اس کی ماں کو بھی مار دوں۔تاکہ تمہارے جلتے دل کو سکون میسر آجائے۔ہے نا یہی سوچا تھا نا تم نے۔اگر میری ماں کو کچھ ہوا نا تو اس کی ذمہدار سراسر تم ہو گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سرخ انگارہ چہرے سمیت غرائی۔ الفظ تھے یا سیسہ جو اس کی سماعتوں میں انڈیلا گیا تھا۔ اس کا دل لہولہان ہو گیا۔ عاکف ڈاکٹر سے ملنے کی. بدلوت وہاں سے جا چکا تھا۔

"دیکھو جزاء میری ماں کا نام ان سب میں مت لاؤ۔ میں مزید برداشت نہیں کرو نگی۔"

وہ خود کو مضبوط کرتی سخت لہجے میں بولی۔ ورنہ دل تو خون کے آنسو رو رہا تھا۔ دل میں ایک ٹیس سی اٹھی کہ کاش کوئی اس کا بھی ہوتا۔

"تو جاؤ پھر تم بھی اپنی ماں کے پاس۔"

اس سے پہلے کہ وہ طیش کے عالم میں اس کے منہ پہ تھپڑ مارتی کسی نے ایک جھٹکے میں اس کی کلائی پکڑتے مڑوری تھی۔

"مزید ایک لفظ بولنے سے پہلے یہ سوچ لیجیے گا کہ آپ کس سے مخاطب ہیں۔"

اس نے جوں ہی نگاہیں اٹھاتے اوپر دیکھا اسکا رنگ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔ ذیادہ حیرت عشب کے الفاظوں سے ہوئی تھی اسے۔ جزاء ماتھے پہ شکنیں سجائے بھیگی آنکھوں سمیت اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیوں کس سے مخاطب ہوں میں ذرا بتانا پسند کریں گے۔"

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ علایہ نے سختی سے آنکھوں کو میچا تھا ناجانے اب وہ اس سے کس رشتے کی بابت کہے گا۔ اس کے بابت جس کو اس نے مانا ہی نہیں دل سے۔ اس کیلیے بھی تو علایہ بے مول ہی تھی وہ جانتی تھی کہ ابھی صور پھونکا جائے گا اس کی سماعتوں میں اور وہ ختم ہو جائے گی۔

"کیوں آپ نہیں جانتی کہ آپ عشب خانزادہ کی بیوی سے مخاطب ہیں۔"

جواباً وہ بھی سرد مہری سے بولا۔ جزاء کے لبوں پہ پھیلی تلخ مسکراہٹ سمٹی تھی۔ اس کے برعکس علایہ کا دل دھک سے رہ گیا۔ اس نے تڑپ کر عشب کی جانب دیکھا جو اس کے آگے اس کی ڈھال بن کر کھڑا تھا۔ فضا میں اس کی سسکی بلند ہوئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معاً اس کی نگاہ خوف سے نیلی پڑتی علایہ پہ پڑی جو دیوار کا سہارہ لیے نیچے بیٹھتی چلی جارہی تھی وہ ایک کٹیلی نگاہ جزاء پہ ڈالتے اس کا بازو جھٹکتے ایک جانب کرتے علایہ کا سر اپنی گود میں رکھا جو آنکھیں میچے گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔ عشب کا دل تڑپنے لگا۔

ایک ہی بار علایہ کو مار دیں پلیز۔ علایہ یہ رک رک کر آتی موت برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتی۔ مجھے"
"بہت تکلیف ہوتی ہے سب کے لہجوں سے۔

وہ عشب کی شرٹ کو مٹھیوں میں سختی سے جکڑتے درد بھرے لہجے میں بولی۔ عشب نے سختی سے اسے اپنے سینے میں بھینچتے اس کے سر پہ لب رکھے تھے۔

کوئی کچھ نہیں کہے گا اب۔ کوئی بھی نہیں کیونکہ اب ہر انسان جو آپ پہ انگلی اٹھائے گا اسے پہلے میرا سامنا کرنا"
"ہوگا۔ علایہ بے مول نہیں ہے علایہ بہت قیمتی ہے بہت زیادہ۔

وہ حلاوت زدہ لہجے میں بولتے بغیر کسی کی پرواہ کیے اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے معطر کرتے ایک بار پھر اسے سینے سے لگاتے اسے پرسکون کرنے لگا معاً اس کی شرٹ پہ علایہ کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔ اس نے کسی اندیشے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کے تحت اس کا چہرہ دیکھا جو مرجھایا ہوا تھا۔ چہرے پہ آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے۔ اسے شدت سے اپنی کوتاہی کا احساس ہوا تھا۔

"علایہ۔"

اس کی چیخ ہسپتال کی درودیوار ہلا گئی تھی۔ اس کی آنکھیں بند ہوتے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کا دل بھی ساتھ ہی بند ہو گیا ہو۔ اس کے برعکس جزاء نے سن ہوتے ذہن سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"آپ سے تو اب دین ہی نپٹے گا۔ لیکن سر آپ کو دیکھ کر بس افسوس ہی کر سکتا ہوں میں۔ بن ماں باپ کی بچی رل گئی آپ کی بدولت صرف اور صرف آپ کی بدولت مگر اب اسے اکیلا مت سمجھیے گا اس کا شوہر اس کی ڈھال بن کر اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہے ہمہ وقت۔ میری بات آپ سب کان کھول کر سن لیں کہ اب اس کا اپنے بھائی کے علاوہ مائیکے میں کوئی رشتہ نہیں نا ہی کسی سے کوئی سروکار۔ سب ختم۔"

وہ زندگی میں پہلی بار عاکف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے طیش بھرے انداز میں بولا اور ان دونوں کو تنبیہہ کرتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ عاکف جو ابھی ابھی ڈاکٹر کے کیبن سے لوٹے تھے انہوں نے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بھونچکا ہوتے جزاء کی جانب دیکھا جواب ہاتھوں میں چہرہ چھپائے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔علایہ کی حالت نے انہیں بھی گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا تھا نا جانے ان کی غیر موجودگی میں ایسا بھی کیا ہوا تھا۔

وہ ہسپتال سے علایہ کو لیتے سیدھا خانزادہ مینشن آیا تھا اس کی گاڑی جوں ہی مینشن کی حدود میں داخل ہوئی۔ٹائر چرچرانے کی آواز پہ اپنی اپنی ڈیوٹی دیتے گارڈز فوری طور پہ متوجہ ہوئے تھے جہاں عشب ایک نسوانی وجود کو باہوں میں بھرے گاڑی سے باہر نکال رہا تھا۔ان سب کی نگاہیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی انہیں کسی لڑکی کے ساتھ دیکھ کیونکہ ان کی اطلاع کے مطابق اس کا کسی لڑکی سے لینا دینا نہیں تھا مگر ان سب کو غور کرنے پہ علم ہوا کہ وہ دین کی بہن ہے۔اس دوران قابل غور بات ان سب کیلیے عشب کے سرد تاثرات تھی مگر وہ فلحال اس بات کو جھٹکتے ایک بار پھر اپنے کاموں کی سمت متوجہ ہو گئے۔

گھر پہنچتے ہی عشب علایہ کو باہوں میں بھرے گھر کا داخلی دروازہ عبور کرتے اندر داخل ہوا۔اس دوران اس کا چہرہ بلکل سپاٹ تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے بعد کاظم صاحب یا دین کا ردِ عمل کیا ہوتا مگر فلحال اسے یہ سب کرنا بلکل درست لگا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی سوچوں کے دوران ہی اپنے کمرے کی جانب بڑھتا اپنے عقب سے آنے والی کرخت آواز پہ اس کے بڑھتے قدم بے ساختہ ٹھٹھکے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہ آج کس کو اٹھا کر گھر لا رہے ہو تم۔"

کاظم صاحب نے سختی سے استفسار کیا۔ عشب کا بگڑا موڈ مزید بگڑا تھا۔

"آج سے پہلے کس کس کو لا چکا ہوں ڈیڈ۔"

وہ چڑ کر گویا ہوا۔ کاظم صاحب نے ماتھے پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا جس سے کسی سیدھی بات کی توقع نہیں تھی۔ اس کے رخ پھیرنے سے علایہ کا چہرہ واضح ہوا تھا جو ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔ کاظم صاحب کو پریشانی سے آن گھیرا۔

"کیا کیا تم نے بچی کے ساتھ۔"

انہوں نے غصے سے پوچھا۔ عشب نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"مطلب اب اس میں بھی میرا ہی قصور ہے کہ یہ بیہوش ہوئی ہے۔"

وہ غصہ ضبط کرنے کے چکر میں سرخ چہرے سمیت بولا۔ کاظم صاحب کو معاملے کی سنگینی کا احساس ہوا تو خاموشی سے بغیر کوئی سوال کیے اسے اندر چلنے کا اشارہ کیا۔ عشب سر جھٹکتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر کمرے کی جانب چل دیا۔ کاظم صاحب نے بھی اسی کی تلقید میں قدم بڑھائے تھے۔

عشب نے احتیاط سے اس کے وجود کو بیڈ پہ لٹایا جو ہنوز اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔ اس کی سوجھی آنکھوں کو دیکھتے عشب کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔ معاًوہ کاظم صاحب کا خیال کرتے احتیاط سے پیچھے ہٹا اور اپنے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سر کے بالوں کو پیچھے کرتے اپنا غصہ ضبط کرنے لگا۔کاظم صاحب نے خاموش نگاہوں سے اس کے تاثرات کا جائزہ لیا جواب فون کرتے اپنے فیملی ڈاکٹر کو گھر بلا رہا تھا۔

"اب بتاؤ کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا۔"

انہوں نے اسے موبائل سائیڈ ٹیبل پہ رکھتا دیکھ سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"ڈیڈ جب نکاح کرا کے اسے ذمہداری بنایا تھا تو اسے اس گھر میں چھوڑنے کا کیا تک تھا جہاں اس کی سرے سے ہی کوئی اہمیت نہیں ہے۔"

وہ سیدھا مطلب کی بات پہ آیا۔انہوں نے حیرت سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"وہ نکاح یوں اچانک ہوا تھا تو میں سمجھا شاید تم اس سب کیلیے تیار نہیں ہونگے اسی لیے۔"

وہ ہچکچاتے ہوئے بولے۔عشب نے داد دیتی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تو وہ گڑبڑا گئے۔

"واؤ ڈیڈ میں تو نکاح کیلیے بھی تیار نہیں تھا۔وہ بھی آپ نے ضد سے کرایا نا۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولا۔

"اب تم مجھے بتا بھی دو کہ ایسا بھی کیا ہوا جو تمہیں یہ قدم اٹھانا پڑا اور دین کہاں ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہوں نے ناراضگی سے گزری بات کا اثر زائل کرنے کی خاطر پوچھا۔عشب نے فضا میں گہرا سانس بھرتے جیسے خود کو بتانے کیلیے تیار کیا۔

"میں واپس گھر ہی لوٹ رہا تھا اس دوران عاکف سر کا فون آیا تھا مجھے وہ بے تحاشہ گھبر ائے ہوئے تھے ان کے بتانے پہ علم ہوا کہ نادیہ آنٹی ہسپتال میں ہیں۔میں بنا کوئی وقت کا ضیاع کیے وہاں پہنچا تھا مگر میں نہیں جانتا تھا کہ جن کی پریشانی کے خاطر میں وہاں گیا وہ ہی ایسی حرکت سر انجام دیں گے۔ایک انسان اس قدر بے حس کیسے ہو سکتا ہے آخر۔"

وہ پیشانی مسلتے پریشانی سے بولا۔کاظم صاحب نے ہونقوں کی طرح اس کی جانب دیکھا تو عشب نے بقیہ بات تفصیل سے ان کے گوش گزار دی۔اس دوران اس کا چہرہ لال انگارہ ہو رہا تھا۔جزاء کے متعلق ذکر کرتے ہوئے بھی اس کے لہجے سے آگ نکل رہی تھی۔ماتھے کی رگیں ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی۔معاً اپنے شانے پہ دباؤ محسوس کرتے اس نے چونک کر کاظم صاحب کی جانب دیکھا جو ستائشی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

"یقین کرو تم نے آج یہ کام کر کے مجھے بے حد فخر میں مبتلا کیا ہے۔میں حقیقتاً اپنے بیٹے کو ایسا ہی تصور کرتا ہوں کہ وہ ہر قسم کے حالات میں اپنی بیوی کی اپنوں کی حفاظت بلکل ویسے ہی کریں جیسے وہ اس ملک کی کرتا ہے کیونکہ یہ ذمہداری اس ذات نے تمہیں سونپی ہے جس کے آگے تمہیں جواب دہ ہونا ہے اسی لیے اس فرض میں بھی کوتاہی مت برتنا کبھی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ مشفقانہ انداز میں اس کی پشت تھپتھپاتے ہوئے بولے۔ عشب ایک سنجیدہ نگاہ ان پہ ڈال کر رہ گیا۔ اتنی دیر میں ڈاکٹر کی آمد پہ وہ دونوں خاموشی سے ایک جانب ہو گئے جب کہ اب وہ علایہ کا تفصیلی معائنہ کرنے میں مصروف تھے۔ عشب کی نگاہیں گاہے بگاہے ڈاکٹر کی جانب اٹھ رہی تھی جن کے چہرے سے پریشانی صاف چھلک رہی تھی۔

"عشب بیٹا یہ۔"

انہوں نے تفکر بھرے لہجے میں علایہ کی جانب اشارہ کرتے سوال کیا۔ کاظم صاحب نے بھی سانس روک کر اس کی جانب دیکھا جو نا جانے کیا جواب دیتا انہیں۔

"میری بیوی ہیں یہ۔"

اس کے یہ الفاظ تھے یا خوشی کا پیمانہ۔ کاظم صاحب کا دل کو گویا خوشی سے جھوم اٹھا۔ انہوں نے دل ہی دل میں ہزار بار اس ذات کا شکر ادا کیا تھا شکر تھا کہ اس نے اس رشتے کو تسلیم تو کیا سب کے سامنے۔ ڈاکٹر سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلا گئے۔

عشب افسوس کی بات ہے آپ کی بیوی نا جانے کس قدر بڑے ٹروما سے گزر رہی ہے اور آپ ہی اس بات سے" بے خبر ہیں۔ میرے خیال سے پہلے بھی ایک بار ان کو نروس بریک ڈاؤن کی شکایت ہوئی تھی اور اب واضح طور پہ ہو چکا ہے۔ گزرے سالوں میں میرے خیال سے انہیں بے تحاشہ ٹارچر کیا گیا ہے جس کی بدولت ان کا دماغ

ایک جگہ پہ ہی سٹک ہو گیا ہے وہ مزید کوئی صدمہ برداشت نہیں کر پا رہا مگر بار ہا بار انہیں کوئی ایسی بات کرتے دماغی حالت کو مزید ابتر کیا جا رہا ہے۔ان کی ذہنی حالت بہت بری طرح خراب ہے۔میں کوئی جھوٹی تسلی نہیں دوں گا مگر اب مزید کچھ ایسا ہوا تو میری بات یاد رکھ لو کہ ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔"

وہ سختی سے گویا ہوئے۔عشب اور کاظم فق چہرے سمیت ان کی بات سن رہے تھے۔عشب کا دل تو ایک لمحے کیلیے رک سا گیا اس کے بابت سنتے۔اس نے کپکپاتے ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرے۔

"ڈاکٹر اس کا کوئی حل۔"

اس کی پریشان کن آواز ابھری۔کاظم صاحب اب اس کے بال سنوار رہے تھے آنکھیں نم ہوئی تھی اس کی حالت کا سوچتے جو اپنوں کی ہی ڈسی ہوئی تھی۔

"فلحال تو میں نے انجیکشن لگا دیا ہے مگر اب آپ کو خیال کرنا ہے کہ ایسی کوئی بھی تلخ بات یا کوئی ایسا کام ان کی نگاہوں کے سامنے نا ہو جو ان کے اعصابوں پہ برا اثر ڈالے آئی ہوپ آپ ساری بات سمجھ گئے ہو گے اور یہ میں کچھ دوائیاں لکھ دی ہیں تا کہ یہ پر سکون رہ سکے۔"

انہوں نے تسلی آمیز لہجے میں کہتے ساتھ ہی اس کی جانب ایک کاغذ بڑھایا جو اس نے خاموشی سے تھام لیا۔

"آیئے میں آپ کو باہر تک چھوڑ دوں۔"

وہ مضبوط قدم اٹھاتا باہر کی جانب چل دیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"عشب بیٹا۔"

معاذ ڈاکٹر کی پرسوچ آواز پہ وہ ٹھٹھک کر رکا تھا۔اس نے بھنویں اچکاتے ان کی جانب دیکھا۔

ایک بات بتانی تھی آپ کو۔اندر کاظم صاحب کی موجودگی میں بتانا نہیں چاہ رہا تھا میں کیونکہ ان کا دل شاید "اس بات کو برداشت نہیں کر پاتا وہ تو اس بچی کی حالت کا سوچتے ہی رو پڑے تھے۔

انہوں نے متانت سے اسے مخاطب کیا۔عشب کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔وہ سرعت سے ان کی جانب آیا۔

"کیا ہوا ڈاکٹر سب خیریت ہے نا۔"

اس نے حلق تر کرتے سوال کیا کیونکہ ان کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ کوئی ایسی ویسی بات ہے جو ٹھیک نہیں تھی۔

"آپ آئیں میرے ساتھ باہر۔"

انہوں نے تحمل سے اسے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔عشب ڈوبتے دل سمیت ان کے ساتھ قدم سے قدم ملاتے چل رہا تھا۔

دیکھو عشب تم اس کے شوہر ہو تو میں تمہیں ہی بتا رہا ہوں کیونکہ ایک بیوی ہی شوہر سے صاف الفاظ میں اور" کھل کر بات کر سکتی ہے۔اس بچی کا چیک اپ کرنے کے دوران اس کی سر کے نیچے جو ہڈی ہے وہاں بہت ہی گہرا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نشان دکھاہے مجھے۔وہ گھاؤ بہت گہرا ہے اور ہماری ریڑھ کی ہڈی کا سارا نظام سر سے جڑا ہوتا ہے۔میں نہیں جانتا کہ اسے کیا ہوا ہے لیکن اس زخم کا علاج کروایا ہی نہیں گیا ٹھیک سے تبھی وہ اپنا اس قدر گہرا نشان چھوڑ گیا ہے۔اگر تم جان سکو تو مجھے اس متعلق لازماً آگاہ کرنا یہ نا ہو کہ آگے جاکر مشکلات پیدا ہو۔"

ان کی بات پہ عشب نے نے تاثر نگاہوں سے انہیں دیکھتے بمشکل اثبات میں سر ہلایا تھا۔وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہے تھے کہ وہ مضبوط اعصاب کا مالک تھا یہ سب برداشت کرلیتا لیکن کاظم صاحب اتنی تکلیف کا سوچتے ضرور کمزور پڑجاتے۔کمزور تو وہ بھی پڑ رہا تھا نا جانے کس کس قسم کے حالات وہ لڑکی برداشت کرکے بھی خاموش تھی۔کیا تھی وہ لڑکی ایک پہیلی یا ایک پتلا جس میں احساسات نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔

"ہمت کرو اور اسے زندگی کی جانب لاؤ۔"

وہ اس کا کندھا تھپکتے باہر کی جانب چل دیے۔عشب نے مشکل اپنے اعصابوں پہ قابو پایا اور اپنے چہرے کے تاثرات درست کرتے کمرے کی جانب چل دیا۔کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نگاہ کاظم صاحب پہ پڑی جو کسی نادیدہ نقطے پہ نگاہیں جمائے بیٹھے تھے۔

"ڈیڈ آپ آرام کریں میں فلحال یہی ہوں۔"

اس نے نگاہیں چراتے کاظم صاحب کو مخاطب کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"جانتے ہو اس بچی کی حالت دیکھتے میں کیا سوچ رہا ہوں کہ ماں باپ کو یوں نہیں جانا چاہیے۔ نا جانے کیوں وہ ذات اولاد دے کر تو والدین کو لے لیتی ہے کبھی کچھ ایسا ہو سب کہتے ہیں کہ اس میں کوئی مصلحت ہو گی مگر والدین کے جانے میں بھی کبھی کوئی مصلحت ہوئی ہے۔ یہ تو سب اللہ کے کام ہیں ہم ان کچھ کہہ نہیں سکتے مگر اس بچی کا دکھ تکلیف اپنے دل میں محسوس ہوتا ہے چند دنوں میں ہی بہت عزیز ہو گئی یہ علایہ مجھے بلکل اپنی بیٹی جیسی۔"

وہ نم نگاہوں سمیت بھاری لہجے میں بولے۔ عشب نے سختی سے لبوں کو آپس میں پیوست کیا تھا۔

"ڈیڈ آپ اٹھیں آپ کی طبیعت پہلے ہی ٹھیک نہیں ہے۔"

وہ ان کی آنکھیں صاف کرتے منت کرنے والے انداز میں بولا جواباً وہ نفی میں سر ہلا گئے۔

"ناجانے اتنے سال کیا کیا سہا ہے اس بچی نے۔ ناماں ناباپ نابھائی صرف اس عورت کے رحم و کرم پہ تھی یہ جس عورت نے اس کے سارے رشتے چھین لیے۔ ایک سات آٹھ سال کی بچی کتنی ہوتی ہے عشب۔ تم تو جانتے ہو نا اس عمر میں ایک بچے کو ماں باپ کی کس قدر ضرورت محسوس ہوتی ہے ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے قدم پہ بھی۔ اس بچی نے کیسے سہا ہو گا وہ سب۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ علایہ کی پیشانی پہ ہاتھ پھیرتے ضبط کے باوجود پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔ عشب نے بیچارگی سے ان کی جانب دیکھا جو اب حسرت بھری نگاہوں سے علایہ کو دیکھ رہے تھے جو ہنوز آنکھیں موندے کسی اور ہی جہاں میں گم تھی۔

"ڈیڈ پلیز۔"

وہ تھک ہار کر گویا ہوا اور ان کے مقابل آ بیٹھا۔

"میرا دل کٹتا ہے مجھے تکلیف ہوتی ہے اسے یوں دیکھ کر۔ نا جانے کیوں اس بچی کو دیکھتے پہلی نظر میں ہی میرے دل نے کہا تھا کہ اگر میری بیٹی ہوتی تو میں اسے بھی ایسا ہی مضبوط بناتا لیکن میں نہیں جانتا تھا کہ اس کے مضبوط ہونے کے پیچھے کیسے کیسے راز پنہاں ہیں۔ کیسی کیسی اذیتیں رقم ہیں۔ کس قدر ظلموں کی داستانیں ہیں۔"

وہ اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولے۔ عشب خاموشی سے انہیں سن رہا تھا جنہوں نے کبھی بھی اس کے سامنے آنسو نہیں بہائے تھے مگر آج وہ علایہ کی تکلیف پہ ضبط ہار گئے تھے۔

"مگر اب نہیں اب میں ایسا کچھ نہیں ہونے دوں گا میں کروں گا اس کی سرپرستی میں بنوں گا اس کا باپ۔ میں بتاؤں گا دنیا کو کہ باپ اپنی بیٹیوں کیلیے محافظ ہوتے ہیں ان کی ڈھال ہوتے ہیں۔ میں دکھاؤں گا اسے زندگی کے رنگ۔ سب کچھ بھول جائے گی یہ پچھلا اذیت بھرا ماضی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ مضبوط لہجے میں بولے۔ عشب کے لبوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔ وہ یک ٹک ان کی جانب دیکھ رہا تھا جو مشفقانہ انداز میں اس کی پیشانی پہ بوسہ دے رہے تھے۔ وہ گلہ کھنکھارتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا جارہے ہو تم۔"

انہوں نے ذرا سی نگاہیں اٹھاتے اس کی جانب دیکھا۔ عشب جو اپنی شرٹ کے کف فولڈ کر رہا تھا چونک کر ان کی سمت متوجہ ہوا۔

"میں سوچ رہا تھا کہ فریش ہو جاؤں۔ پھر لاہور کیلیے بھی نکلنا ہے۔ رات کے وقت سردی بڑھنے کا خدشہ ہے۔"

اس نے ہموار لہجے میں جواب دیا۔ کاظم صاحب سمجھتے اثبات میں سر ہلا گئے۔

"دین کا کیا کرو گے اسے اس متعلق کیسے بتاؤ گے۔"

انہوں نے کچھ توقف کے بعد سوال کیا۔ عشب دم بخود رہ گیا اس متعلق تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔

کچھ بھی کہہ دوں گا مگر یہ نہیں کہوں گا جو اصل میں ہوا ہے۔ وہاں وہ پہلے ہی پریشانی میں گھرا ہوا ہے میں مزید "بوجھ نہیں ڈال سکتا۔ واپسی میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ مجھ میں جواب دینے کی سکت ہے ابھی۔

وہ ٹھوس لہجے میں بولا۔ چہرے کے عضلات ایک بار پھر سے تن چکے تھے۔ کاظم صاحب فقط ہنکارہ بھر کر رہ گئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

فلحال یہ بھی ہوش میں نہیں ہے۔اس سے پہلے دوائیوں کا اثر ختم ہو میں ایسا کرتا ہوں خانساماں کو سوپ کا بول دیتا ہوں۔تم بھی اپنی تیاری مکمل رکھو یہ ناہورات کو موسم کی تبدیلی کی بدولت سفر کرنا مشکل ہو جائے۔"

وہ اسے تنبیہہ کرتے ایک بار پھر اس کی پیشانی پہ بوسہ دیتے کمرے کا دروازہ عبور کر گئے۔عشب نے ان کے جاتے ہی ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالی اور ڈھیلے ڈھالے قدموں سمیت بیڈ پہ اس کے سرہانے بیٹھتے اس کے چہرے کو دیکھنے لگا جہاں آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان ابھی بھی موجود تھے۔اس کے چہرے پہ کس قدر اذیت رقم تھی عشب نے سختی سے مٹھیاں بھینچی۔وہ جھکا تھا اور اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے روشناس کراتے اس کی پیشانی سے پیشانی ٹکا گیا۔وہ ہلکا سا کسمسائی تھی۔عشب نے چونک کر اس کے چہرے کو دیکھا جو نیند میں ہی کچھ بڑبڑا رہی تھی۔آنکھوں کو سختی سے میچا ہوا تھا۔عشب نے سرعت سے اٹھتے اس کا مومی ہاتھ تھامتے اسے سہلایا۔

"نہیں جزاء میں نے کچھ نہیں کیا ایسا۔جزاء پلیز مت کرو میرے ساتھ ایسا۔"

وہ ہنوز آنکھیں میچے ہاتھ پیر ہلا رہی تھی اور عشب کے جبڑے غصے سے بھینچے جا رہے تھے جو ابھی بھی اپنی صفائی میں بول رہی تھی مگر ایک طویل سانس خارج کرتے اس نے اپنے غصے پہ قابو پایا اور نرمی سے اس کی جانب دیکھا۔

"علایہ ادھر دیکھیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں بولا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھتی اس کی گود سر رکھتے سسک اٹھی۔ عشب اس کے قدم پہ ساکت رہ گیا۔ ہاتھوں کی حرکت بھی تھم چکی تھی۔

"مم میں نے کچھ نہیں کیا میں قاتل نہیں ہوں پلیز میرا یقین کرے۔"

وہ ہانپتے ہانپتے سر میں اٹھتی ٹیسوں کو برداشت کرتے ہوئے بولی۔ عشب نے اس کے دونوں شانوں کو تھامتے اپنے مقابل کیا

میں جانتا ہوں آپکو کم از کم مجھے اپنی ذات کے متعلق صفائی دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے آپ پہ پورا یقین "ہے۔"

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں پہ بھرتے محبت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔ علایہ نے بے یقینی سے سن ہوتے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا آپکو مجھ پہ یقین ہے۔"

اس کی سرسراتی ہوئی معصومیت سے بھرپور آواز نکلی۔ عشب اس کے لہجے میں حسرت محسوس کرتے تڑپ اٹھا۔ یہ اس لڑکی کا کونسا روپ تھا جانے اس لڑکی کے کتنے رنگ تھے جس سے روشناس ہونا ابھی باقی تھا۔

"سب سے زیادہ۔ خود سے بھی زیادہ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جواباً اس نے دھیمے لہجے میں بولتے اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے مہکایا۔علایہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ گرا۔

"آپ کو کیوں مجھ پہ یقین ہے میں ہمہ وقت آپ کے ساتھ تھوڑی نا ہوتی ہوں۔"

وہ رنج و غم کی کیفیت میں بولی۔

جب دل جڑے ہو تو ہر جذبہ ہم میں خود ہی بیدار ہو جاتا ہے۔ویسے بھی اپنی عورت پہ یقین اور اس کی عزت" رکھ کر ہی تو میں ایک اچھا مرد کہلاؤں گا۔".

وہ بھاری گھمبیر لہجے میں بولا۔علایہ ساکت ہوئی اس کے لہجے پہ۔

"میں کسی کو دکھ نہیں دینا چاہتی لیکن سب کو تو میرے ہونے سے ہی تکلیف ہوتی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ہارے ہوئے لہجے میں بولی۔اس کی بات پہ عشب کی آنکھیں لہو رنگ ہوئی تھی۔اس نے ایک نگاہ علایہ پہ ڈالی جس کے چہرے پہ فقط ویرانی کا بسیرا تھا۔وہ جانتا تھا کہ ابھی وہ اپنے حواسوں میں نہیں ہے تبھی اس کے سامنے دل ہلکا کر رہی ہے۔

"مگر مجھے تو سکون ملتا ہے آپکے ہونے سے۔"

اس نے برخستگی سے جواب دیا معاً علایہ کی ہونق زدہ نگاہیں خود پہ محسوس کرتے وہ گڑبڑا گیا جس کی نگاہیں شدت گریہ سے کھلی ہوئی تھی۔چہرے کا رنگ پھیکا پڑ چکا تھا۔

"ایک منٹ میں یہاں کیا کر رہی ہوں۔"

اول تو اس کا کمرہ دوسری جانب اس کے حصار میں خود کو محسوس کرتے وہ سرعت سے سرخ پڑی تھی اسی لیے اس کی گرفت میں کسمساتے سہمے لہجے میں بولی۔عشب نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ اس وقت یاد نہیں آیا جب میرے ساتھ لگ کر اپنا غم ہلکا کر رہی تھی۔"

وہ بھی جواباً ایک جھٹکے میں اسے چھوڑتے تنک کر بولا۔ڈر تو ایسی رہی تھی اسے جیسے اس نے کوئی غلط کام سرانجام دیا ہو۔

"میں کب لگی آپ کے ساتھ میں تو ہوش میں ہی نہیں تھی۔ کہی آپ نے میرے ساتھ۔"

وہ بدک کر اس سے دور ہوئی۔اس سے آگے سوچنا بھی اس کیلیے محال تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہاں میں نے تمہارے ساتھ سب کچھ۔"

اس کی اڑی اڑی رنگت عشب کو مزہ دے گئی اسی لیے دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے سنجیدگی سے بولا۔ جواباً اس نے سختی سے اپنے لبوں پہ ہاتھ رکھتے رندھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

یوں سستی ہیروئنز کی طرح کیوں برتاؤ کر رہی ہو جیسے میں تمہیں کڈنیپ کرتے یہاں لے آیا ہوں اور" زبردستی تم سے نکاح پڑھوانے لگا ہوں۔ اگر ایسا کوئی ڈرامہ کریٹ کرنے کے چکروں میں ہو تو واپس نکل آؤ "یہاں ہمارا نکاح آلریڈی ہو چکا ہے۔

وہ سرد مہری سے جتانے والے لہجے میں بولا۔ علایہ کے آنسوؤں کو سرعت سے بریک لگی تھی۔

"آپ کو بڑا علم ہے اس بابت کہ یہ سب ہوتا ہے لگتا ہے ایسے ناولز پڑھنے کا فریضہ سرانجام دے چکے ہیں۔"

وہ طنزیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ عشب نے حیرت زدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ابھی اپنا رونا رو رہی تھی مگر اب اس کے چہرے پہ کہی بھی اس چیز کا نام و نشان نہیں تھا۔

"مسز عشب یو آر جسٹ امپوسیبل۔"

وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔

"تو مت الجھا کریں نا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جواباًوہ بھی پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔

"اس الجھن کو تو ساری زندگی میرے گلے سے باندھ دیا گیا ہے پھندے کی صورت میں۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔علایہ نے سختی سے مٹھیاں بھینچتے کسی چیز کی تلاش میں نگاہیں گھمائی تھی۔

"بس یہی تو سننا چاہتی تھی میں۔"

وہ تکیہ اس کی جانب اچھالتے ہوئے آنکھوں میں نمی لیے بولی۔عشب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو اس کے مذاق کو سنجیدہ لے رہی تھی۔

"کیا ہو گیا کیوں لڑ رہے ہو دونوں کتے بلی کی طرح۔"

کاظم صاحب نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سوپ کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہلکے پھلکے لہجے میں سوال کیا۔

"انکل میں بلی تو یہ کت۔۔"

علایہ نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے سوال کیا۔کاظم صاحب نے اسے مصنوعی آنکھیں دکھائی۔

"شٹ اپ علایہ۔"

عشب سرزنشی لہجے میں بولا جواباًوہ منہ بسورے نظروں کا زاویہ بدل گئی۔عشب تاسف سے نفی میں سر ہلاتے وارڈروب سے اپنے کپڑے لیتا واشروم کی جانب چل دیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ایسے بات نہیں کرتے شوہر سے۔جو بھی ہے جیسے بھی ہے لیکن اب وہ آپ کا مجازی خدا ہے اور انہیں بڑا مقام حاصل ہے۔ہلکی پھلکی نوک جھوک تو ٹھیک ہے مگر ایسے الفاظ نہیں استعمال کریں گی آپ عشب سے اوکے۔"

وہ سوپ کی ٹرے اس کے آگے رکھتے سمجھانے والے انداز میں بولے۔علایہ نے بغیر کسی تردد کے اثبات میں سر ہلایا۔کاظم صاحب اس کی فرمانبرداری پہ مسکرا دیے تھے۔تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ جوں ہی فریش ہو کر باہر نکلا کاظم صاحب وہاں سے جا چکے تھے البتہ وہ بیڈ کراؤن سے پشت ٹکائے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھی۔عشب نے ایک خاموش نگاہ اس پہ ڈالتے اپنا بیگ نکالا اور اس میں دو تین سوٹ رکھے تھے۔علایہ نے اپنے قریب ہونے والی ھٹ پٹ کی آواز پہ چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں وہ بیگ پیک کر رہا تھا۔اس کی صبیح پیشانی پہ سلوٹ نمودار ہوئی۔

"آپ کہی جارہے ہیں کیا۔"

وہ بے چینی سے دونوں ہاتھ مسلتے ہوئے بولی۔

"ہمم۔لاہور جارہا ہوں۔"

اس نے مختصر جواب دیا۔علایہ کی آنکھیں چمک اٹھی۔وہ سرعت سے بیڈ سے اترتے اس کے قریب آئی مگر آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے کی بدولت اس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑاتی عشب نے اس کی کلائی تھامتے اپنی سمت کھینچا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا ہوا ٹھیک ہو نا۔ بیڈ سے نیچے کیوں اتری وہاں بیٹھے بیٹھے بھی جواب مل ہی جانے تھے۔"

وہ سختی سے بولا۔ علایہ نے اس کے لہجے پہ اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیری۔

"آپ دین بھائی کے پاس جارہے ہیں نا۔ مجھے بھی لے چلیں پلیز۔ میں یہاں کیسے رہوں گی۔"

وہ اس کی شرٹ مٹھیوں میں بھینچتی التجائی لہجے میں بولی۔ عشب نے بیچارگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"علایہ آپکا وہاں جانا ممکن نہیں ہے نا میری جان۔ ہم جلدی لوٹیں گے اوکے۔"

وہ بچوں کی مانند پچکارتے ہوئے بولا۔ علایہ نے اس کی شرٹ کو مزید سختی سے جکڑ لیا۔

"پہلے مجھے بتائیں کہ وہاں سے کیا لینے جارہے ہیں۔ دین بھائی بھی گئے اب آپ بھی۔"

وہ سوالیہ نگاہیں اس کے چہرے پہ مرکوز کیے بولی۔

ہم اپنے دل کے سکون کیلیے ایک خوبصورت سا تحفہ لینے جارہے ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو انشاءآللہ لے کر لوٹیں گے۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔ علایہ کو اس کا مسکرانا بری طرح کھٹکا تھا۔ اس کے دل کا سکون کون تھا۔ اس کی شرٹ پہ اس کی گرفت خودبخود ڈھیلی پڑی تھی۔ وہ خود ہی اس سے فاصلہ قائم کرتے بیڈ پہ جا کر بیٹھ گئی۔ عشب نے نفی

میں سر ہلاتے قدم اس کی جانب بڑھائے اور دوزانوں اس کے قریب بیٹھا تھا۔علایہ کے دل کی دھڑکن سست پڑی اس کے یوں اپنے پیروں پہ بیٹھنے پہ۔

اس نے علایہ کے سرد پڑتے ہاتھوں کو اپنے گرم ہاتھوں میں تھاما اور آہستہ سے انہیں سہلانے لگا جیسے انہیں حدت پہچانا چاہ رہا ہو۔علایہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔اس سے پہلے کہ وہ روتی عشب نے تنبیہی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے نفی میں سر ہلایا۔

"کچھ بھی بدگمانی اپنے دل میں لانے سے پہلے فقط یہ سوچ لینا کہ آپ عشب خانزادہ کے دل کا سکون ہو اور اپنے سکون کی بے سکونی مجھ سے قطعی برداشت نہیں ہے۔"

وہ اس کے ہاتھوں کی پشت پہ عقیدت سے لب رکھتا ہوا بولا۔علایہ نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔وہ ایسا کچھ بھی کہنا نہیں چاہتا تھا مگر اب جب وہ اس کی زندگی کا حصہ تھی تو وہ کیونکر اسے بدگمانی کی دلدل میں دھکیلتا۔اس کی پیشِ رفت پہ وہ سرخ ہوتا چہرہ جھکا گئی۔لبوں پہ ابھی بھی گہری خاموشی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"علایہ میں جارہاہوں۔"

وہ مدھم لہجے میں بولتے اٹھ کھڑا ہوا۔علایہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

"تو جائیں میں نے کب روکا ہے۔"

جواباًوہ بھی انگلیاں چٹخاتے دھیمے سے بولی۔

"آپ نہیں روک رہی مگر آپ کے یہ آنسو مجھے یہی اشارہ کر رہے ہیں مجھے کمزور کر رہے ہیں۔"

وہ شکست زدہ لہجے میں بولا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جائیں بھی اب۔ ذیادہ رومینٹک ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرے ساتھ۔ آپ کی یہ رومانوی باتیں ذیادہ" "رولا رہی ہیں مجھے کیونکہ ایسی باتوں کی توقع آپ سے کرنے سے بہتر ہے کہ میں رو ہی لوں۔

وہ کوفت سے آنکھیں گھماتے ہوئے بولی۔ عشب کا اس کے چہرے کی جانب بڑھتا ہاتھ یکلخت تھما۔ اس نے ضبط سے مٹھی بھینچتے ہاتھ واپس کھینچا اور قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو کمال مہارت سے اس کے موڈ کا ستیاناس کر چکی تھی۔

"افسوس کا مقام ہے ویسے علایہ۔"

وہ تاسف سے بولا۔

"تو کر لیں پھر۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بھولپن سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولی۔ اس کی باتوں سے ویسے بھی دل ہلکا پھلکا ہو چکا تھا۔

"اب تو لگتا ہے مجھ پہ واجب ہے کیونکہ جہاں آپ ہو گی وہاں افسوس نا ہو ایسا تو ممکن نہیں۔ ہے نا۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولا اور شرربار نگاہ مسکراہٹ دباتی علایہ پہ ڈالتے اپنا بیگ اٹھاتے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی علایہ نے آنکھیں بند کرتے اس کے مٹھاس بھرے لہجے کی بازگشت کو شدت سے اپنے دل پہ محسوس کیا تھا۔ لبوں پہ ایک بھیگی سے مسکراہٹ رقصاں تھی۔ دل میں ایک میٹھی سی گدگدی کا احساس جاگ رہا تھا اس کا دل آپ خوشی اور مسرت سے جھوم رہا تھا تتلیوں کی مانند رقص کر رہا تھا کیونکہ کسی نے اسے بھی اپنی خوشی سکون کہاں تھا۔ کیا یہ سب سچ تھا یا فریب یا پھر اس کا کوئی خواب جو آنکھ کھلنے پہ ٹوٹ جائے گا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دونوں اپنی اپنی سوچوں میں غلطاں بینچ پہ بیٹھے ڈاکٹر کے باہر نکلنے کے منتظر تھے۔نادیہ کا ان کی بگڑتی حالت کے بدولت ایمر جنسی میں آپریشن کا کہا گیا تھا جس کا عاکف نے بغیر کسی تردد کے حامی بھری تھی۔آپریشن کو دو گھنٹے بیت چکے تھے مگر ابھی تک کچھ اتا پتا نہیں تھا۔

"بابا امی ٹھیک تو ہو جائیں گی نا۔"

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولی۔عاکف نے خاموشی سے اس کا سر اپنے سینے پہ رکھتے سہلایا۔

"سب ٹھیک ہو گا میری جان۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولے۔

"جزاءوہ علایہ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتے جزاء کے چہرے کے عضلات سرعت سے تنے تھے۔اس نے پیشانی پہ شکنیں سجائے ان کی جانب دیکھا۔عاکف کے الفاظ جہاں کے تہاں رہ گئے۔

"بابا پلیز میرے سامنے اس لڑکی کا ذکر بھی مت کریں۔مجھے اس کے نام سے بھی نفرت ہے۔"

وہ تنفر بھرے لہجے میں بولی۔اب کی بار اس کے لہجے پہ عاکف کے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہوا تھا اس سے پہلے کہ وہ سختی سے اسے ٹوکتے ڈاکٹر کی باہر آمد سے ان دونوں نے ٹھٹھک کر ان کی جانب دیکھا اور سرعت سے ان کی جانب چل دیے۔

مبارک ہو مسٹر عاکف آپکی مسز کا آپریشن کامیاب رہا۔انہیں روم میں شفٹ کر دیا گیا ہے ابھی وہ دوائیوں کے زیرِ اثر ہیں۔کچھ دیر میں ہوش آجائے گا پھر آپ ان سے مل لیجیے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پیشہ وارانہ انداز میں بولتے اپنے کیبن کی سمت بڑھ گئے۔ان کے جاتے ہی جزاء مسکراتے ہوئے خوشی خوشی عاکف کے سینے سے جالگی۔تقریباً آدھے گھنٹے بعد ان کے ہوش میں آنے کی خبر سے وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے جہاں انہیں تکیوں سے سہارے بٹھایا ہوا تھا۔

"امی۔"

جزاء بھاگنے والے انداز میں ان کے قریب آئی اور ان کے سینے سے جالگی۔نادیہ بیگم نے نقاہت سے اس کے سر پہ بوسہ دیا۔عاکف خاموشی سے ایک جانب رکھی کرسی پہ جگہ سنبھال گئے تھے۔

امی آپ نے وقت رہتے کیوں نہیں بتایا کہ آپ کی حالت خراب ہے۔ہم ہسپتال آتے تا کہ آپ کا علاج" "ہو سکتا۔

وہ ناراضگی سے گویا ہوئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"چلو اب تو ٹھیک ہوں نا۔ یہ بتاؤ علایہ کہاں ہے۔"

وہ کمزور لہجے میں بولی۔ بولنے میں ابھی بھی دقت پیش آ رہی تھی۔ ان کی بات پہ جزاء کے چہرے کے تاثرات فوراً سے بیشتر بدلے۔

"امی آپ مجھ سے بات کریں مزید کسی کے متعلق مت سوچیں۔"

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان نرم کرتے ہوئے بولی۔

"یہ کسی کیا ہوتا ہے جزاء اور یہ کس لہجے میں مخاطب ہو تم۔"

وہ غصے سے بولی۔ جزاء نے حیرت سے ان کا چہرہ دیکھا جو اسے فراموش کرتے علایہ کے متعلق پوچھ رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"امی آپ اس کا نام میرے سامنے بار بار مت لیں۔وہ وہی ہے جہاں اسے ہونا چاہیے۔آج آپ اسی کی بدولت اس ہسپتال میں ہیں۔اس کی امی کی بدولت ہی آج آپ کی یہ حالت ہے۔پھر بھی آپ کے لبوں سے ان کا نام جدا نہیں ہوتا۔"

وہ بدتمیزی سے بولی۔نادیہ کی رنگ اڑی تھی انہوں نے بے ساختہ عاکف کی جانب دیکھا جو پریشانی سے ان دونوں کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔

"یہ تم ٹھیک نہیں کر رہی جزاء کیا کیا تم نے علایہ کے ساتھ مجھے سچ سچ جواب دو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

انہوں نے اشتعال کے عالم میں سوال کیا جواباً وہ تو سختی سے لب بھینچ گئی مگر عاکف کو جتنا معلوم تھا وہ انہوں نے ان کے گوش گزار دیا۔ان کی بات مکمل ہوتے ہی نادیہ نے فق چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا۔ایکدم وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔ان کی ہنسی میں بھی ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جانتی ہو جزاء آج تم میں مجھے کس کا عکس دکھا۔ نہیں تم نہیں جانتی ہو گی مجھے تم میں آج اس صفورہ جیسی بری" عورت کا عکس دکھا ہے ایک بے رحم اور دوسرا سرے سے بدگمان۔ میں سمجھتی تھی کہ میری بیٹی میرا پرتو ہے مگر نہیں میں غلط تھی۔ اور اس معصوم میں اس کی ماں کی غیر موجودگی میں بھی اپنی ماں کا عکس ہے۔ ایک رحم دل اور دوسرا بے قصور۔ اتنے برس پہلے اس کی بھی کسی نے نہیں سنی تھی روتی رہی بلکتی رہی وہ۔ آج اتنے برس بعد بھی میری ہی اولاد نے اس کی بیٹی پہ ایسا گھناؤنا الزام لگا دیا۔ مجھ سے تو میرے پہلے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھایا "جا رہا مزید مجھ پہ بھاری مت پڑو مہربانی ہو گی تمہاری۔ اتنا اچھا شوہر ملا ہے اس کی قدر کر لو۔

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ جزاء نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچا۔

"آپ دین کی فکر مت کریں میں انہیں سمجھا لوں گی۔"

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولی۔ نادیہ بیگم نے تھکی سی سانس خارج کی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور جب وہی دین تمہیں چھوڑے گا ناتو روتی بلکتی میرے پاس مت آنا۔ سمجھ لینا کہ تمہاری ماں بھی مر گئی۔ اور" ابھی اور اسی وقت میری نگاہوں سے دور ہو جاؤ تم کیونکہ اب سے تم میری بیٹی جزاء نہیں بلکہ اس صفورہ کی پوتی "جزاء ہو جس سے میں کسی قسم کا رشتہ استوار کراتے خود پہ جہنم واصل نہیں کروانا چاہتی۔

وہ اسے خود سے دور کرتی بے رخی سے بولی۔ جزاء نے سکتے کی کیفیت میں ان کا جھٹکنا محسوس کیا۔

"نادیہ اسے محبت سے سمجھاؤ وہ سمجھ جائے گی۔"

عاکف نے اب کی بار بولنا ضروری سمجھا۔

آپ نے کیوں نہیں سمجھایا اسے جب وہ علایہ کے ساتھ یہ برتاؤ کر رہی تھی۔ دین کے سامنے تو بہت دعوے" کرتے پھر رہے تھے کہ علایہ آپکی بیٹی آج واضح ہو گیا کہ اپنا خون ہی اپنا ہوتا ہے باقی غیر ہی کہلاتے "ہیں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سختی سے ان کی بات رد کرتے ہوئے بولی۔ آنکھوں سے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔عاکف کے قدم بے ساختہ زمین میں جکڑے گئے۔

اور اگر ابھی بھی آپ کو مجھ پہ جزاء درست لگے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے آپ اسے لے کر جاسکتے ہیں مگر مجھے مجبور" مت کریں کہ میں مزید گناہوں کی دلدل میں اتروں۔اس کی بدولت تمہاری ماں کچھ ہونا تھا جزاء نہیں تم غلط ہو "تمہاری ماں کی وجہ سے اس بچی کی ماں مری ہے۔

وہ اب کی بار ضبط کھوتے چلائی تھی۔جزاء ایک شکوہ کناں نگاہ ان پہ ڈالتے تن فن کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔اس کے جاتے ہی عاکف نے اسے تھامتے سنبھالا۔

جزاء نے ہسپتال کی ٹک شاپ سے چائے کا کپ لیتے بے چینی سے ہاتھ مسلے تھے اور کسی سنسان گوشے میں جاتے سرعت سے اپنے ڈوپٹے کے کونے سے ایک تھیلی بر آمد کرتے چور نگاہ اطراف میں گھمائی تھی معاًسب کی. غیر موجودگی کا یقین کرتے اس نے وہ پاؤڈر چائے میں انڈیلتے ہلایا تھا۔بے چینی نے پورے وجود کو اپنے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گھیرے میں لیا ہوا تھا۔وہ سرعت سے چائے کا کپ لبوں سے لگا گئی۔اس دوران اس کی نگاہیں کسی غیر مرئی نقطے پہ مرکوز تھی۔

"تم اس قدر دیر سے کیوں پہنچے ہو۔"

وہ لاہور پہنچتے ہی سیدھا اپنے فلیٹ پہ آیا تھا ابھی بھی دین نے اس کی آمد پہ کچن میں جاتے کافی بنائی تھی۔اب وہ لاؤنج میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے معاً دین کچھ سوچتے پوچھ بیٹھا۔عشب نے اس کے غیر متوقع سوال پہ ذرا سی نگاہیں ہٹاتے اس کی جانب دیکھا اور سرعت سے زاویہ بدل لیا۔

ہاں تمہیں بتایا تو تھا کہ اسلام آباد کا موسم کافی خراب تھا بس اسی وجہ سے سفر ممکن نہیں ہو پایا۔خیر تم بتاؤ کچھ "اس بابت علم ہوا۔"

عشب نے کمال مہارت سے اس کی بات کو ٹالتے چسکی بھرتے استفسار کیا۔جواباً وہ ناامیدی سے نفی میں سر ہلا گیا۔عشب نے کافی کا کپ میز پہ رکھتے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

کچھ ایسا جس کی بدولت ہمارے شک پہ یقین کی مہر ثبت ہو سکے کیونکہ اس دن کی باتوں سے اتنا تو اندازہ ہوا کہ " "کچھ تو ہے جو صفورہ بیگم چھپا رہی ہے سب سے۔

عشب پرسوچ نگاہوں سے سامنے دیوار پہ لٹکی گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں دراصل کچھ ایسی باتیں صفورہ کی جانب سے کھلی ہیں جس کی بنا پہ ہم کچھ مثبت سوچ سکتے ہیں۔"

دین نے گویا بات کی تمہید باندھی۔عشب چونک اٹھا۔

"جیسے کہ۔"

اس کی بات پہ دین نے اس دن کی پوری بات تفصیل سے اس کے گوش گزار دی۔ جیسے جیسے وہ سنتا جارہا تھا اس کے چہرے کے عضلات تنتے جارہے تھے۔

"مطلب عائشہ آنٹی سچ میں زندہ ہیں۔"

اس کی سرسراتی آواز پہ دین نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

میں نہیں جانتا کہ کیا چل رہا ہے میری زندگی میں بس مجھے اتنا علم ہے کہ کوئی تو ہے جو صفورہ کے قبضے میں ہے" اور وہ بلکل ٹھیک نہیں ہے۔میں یہ بات سوچنا بھی نہیں چاہتا مگر اگر وہ میری ماں ہوئی تو وہ دن صفورہ کا اس دنیا "میں آخری دن ہو گا۔

وہ دانت پہ دانت جماتے سختی سے گویا ہوا۔عشب نے تائیدی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

ویسے بھی وہ اپنے گھر کا سب کچھ بیچ رہی ہیں نا جانے ان کے ذہن میں کیا چل رہا ہے اب بس مجھے چار بجنے کا" "انتظار ہے۔پھر ہی کسی سراغ تک پہنچ پائیں گے ہم۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"خیر تم نے چاچو سے ملنے کی خاطر گھر تو چکر لگایا ہی ہو گا۔ کیسے ہیں سب وہاں۔ علایہ جزاء۔"

دین نے مسکراتے لہجے میں استسفار کیا جبکہ ان کے ذکر پہ عشب کا چہرہ سپاٹ ہوا۔ چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔"

دین نے تشویش بھرے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔

"ہاں۔ میں ٹھیک ہوں وہ سب بھی بلکل ٹھیک ہیں۔"

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان مضبوط بناتے ہوئے بولا۔ دین نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

کچھ جھوٹ تو نہیں بول رہے۔ ایسا کرتا ہوں میں لایہ کو ہی کال ملاتا ہوں۔ ناجانے کیسی ہو گی اس دن بھی"

"عجیب سی حالت تھی اس کی مجھے کہہ رہی تھی کہ ساتھ جانا آپ کے۔

اس نے اپنی پیشانی مسلتے علایہ کو کال ملائی تو عشب کے دل کی دھڑکن لحظہ بھر کو تھمی۔ اگر دین دیکھ لیتا کہ وہ خانزادہ مینشن میں ہے تو لازماً سوالوں کی بوچھاڑ کر دیتا جس کا جواب فلحال عشب کے پاس بلکل نہیں تھا۔

"یہ فون کیوں نہیں اٹھا رہی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے بولتے ساتھ ہی دوبارہ کال ملائی مگر فون مسلسل ہو رہا تھا مگر دوسری جانب سے کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔عشب نے بے ساختہ شکر ادا کیا۔

میرے خیال سے ہمیں چلنا چاہیے دین۔کیا پتہ وقت سے پہلے ہی کچھ ایسا مل جائے جو ہمارے لیے کار آمد "ثابت ہو۔"

عشب کی بات پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی سر جھٹکتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔کچھ ہی دیر میں ان کی گاڑی ملک ہاؤس کی جانب رواں دواں تھی۔تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد ان کی گاڑی جوں ہی ملک ہاؤس کے عین باہر رکی اس سے کچھ دوری پہ ہی دو آدمی کسی سے مصاحفہ کرنے میں مصروف تھے۔ان دونوں نے خاموشی سے نگاہوں کا تبادلہ کیا اور منہ پہ ماسک چڑھاتے گاڑی سے باہر نکلے۔اتنی دیر میں وہ دو آدمی جا چکے تھے۔

"اے لڑکے بات سنو۔"

اس سے پہلے کہ شر فو چیک لیتے گھر کا دروازہ عبور کرتا اپنے عقب سے آنے والی آوازوں پہ اس نے جوں ہی چہرہ موڑا سامنے کھڑے دو انجان لڑکوں کو دیکھتے وہ ٹھٹھک گیا تبھی سرعت سے چیک فولڈ کرتے اپنی قمیض کی جیب میں ڈالا۔

"یہ صفورہ بیگم کا گھر ہے۔"

دین نے اپنی آواز کو بھاری کرتے سوال کیا جواباً وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلا گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آج وہ وہاں آئی نہیں جہاں انہوں نے جانا تھا۔"

عشب نے موقع پہ تیر چلایا تھا۔ شرفو نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"اچھا تو وہ آپ ہیں جن سے ملنے وہ جاتی ہیں۔"

وہ حیرت کی زیادتی سے چلایا۔ دین نے بروقت اس کے لبوں سے ہاتھ جمایا جس کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ وہ سب کو اکٹھا کر لیتا۔

"مگر وہ تو کسی پاگل کا ذکر کرتی تھی اور گھر کا سارا سامان بھی بکوا دیا اس کے پیچھے۔"

وہ بیچارگی سے گویا ہوا۔

اچھا تم جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ نیچے دو آدمی ان سے ملنے آئیں ہیں۔ اور بات سنو یہ ہمیں دیتے جاؤ کیونکہ یہ ویسے" "بھی ہمیں ہی ملنا ہے باقی ہم نپٹ لیں گے۔

وہ اس کے سامنے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلاتے نرمی سے بولا۔ صدا کا بھولا شرفو اس نے اس کے ہاتھ میں چیک تھماتے انہیں اپنی تلقید میں آنے کا اشارہ کرتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ اس کے اندر جاتے ہی آہستگی سے اس کے تعاقب میں آتے عشب اور دین نے خاموشی سے واپسی کیلیے قدم موڑے تھے۔

"اب کیا کرنا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین نے وہ چیک اس کی جانب بڑھاتے پوچھا۔

اب جب صفورہ کو معلوم ہو گا اس وقت تباہی مچے گی اور ساتھ ہی ان گنہگاروں کے متعلق بھی علم ہو گا جو اس" "عورت کے ساتھ اس کام میں ملوث ہیں۔

عشب کی سپاٹ آواز پہ وہ سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلا گیا۔اب ان دونوں کو بس اپنے کام کے مکمل ہونے کا انتظار تھا۔

"جو کام میں نے کہا تھا وہ ہوا یا نہیں۔'

اس کے اندر آتے ہی صفورہ نے سختی سے استسفار کیا۔خان بابا بھی پشت پہ ہاتھ باندھے انہی کی جانب متوجہ تھے۔

"جی بیگم صاحبہ ہو گیا اور آپ نے جن کو دینے تھے کیش وہ میرے ساتھ ہی ہے یہ دیکھیں۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی انگوٹھے کی مدد سے پیچھے کی جانب سے اشارہ کیا۔اس کے اشارے کے تعاقب میں دیکھا جہاں کسی زی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا۔صفورہ بیگم کی کشادہ پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

"کون ہے تمہارے عقب میں جو ہمیں دکھائی نہیں دے رہا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ غیض کے عالم میں ہانپتے ہانپتے چلائی۔ شرفو نے گھبراتے سرعت سے رخ پھیرا جہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ اس نے پھیکے پڑتے چہرے سمیت دوبارہ صفورہ کی جانب رخ پھیرا جس کا خود کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

بیگم صاحبہ وہ دو آدمی تھے آپ کے متعلق پوچھ گچھ کر رہے تھے اور انہی پیسوں کا مطالبہ کر رہے تھے میں" سمجھا شاید وہی لوگ ہیں انہوں نے جب پیسوں کیلیے ہتھیلی پھیلائی تو میں نے وہ چیک ان کے حوالے کرتے "اپنے ساتھ آنے کا کہا تھا مگر وہ نجانے کہاں غائب ہو گئے۔

وہ کھسیائے لہجے میں بولا۔ صفورہ نے شرربار نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔

یا خدایا یہ کیا کر دیا تو نے شرفو اب کیا ہو گا۔ وہ تو سب کچھ ختم کر ڈالے گا وہ کسی کو زندہ نہیں بخشے گا تو کس کو وہ" "چیک پکڑا آیا۔

وہ حقیقت میں اپنا سر تھام گئی۔ خان بابا نے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا جو نجانے کس بابت ذکر کر رہی تھی البتہ شرفو تو روہانسا ہو چکا تھا کیونکہ یہ سب کیا دھرا اسی کا تھا۔ صفورہ نے اپنا ڈنڈہ اٹھایا اور اسی بری طرح پیٹنا شروع کر دیا۔ اب پورے گھر میں شرفو کی چیخیں گونج رہی تھی۔ خان بابا نے مشکلوں سے ان سے شرفو کو چھڑواتے اپنی پشت پہ کیا اور خونخوار نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

بس کریں صفورہ بیگم کس کس کو اپنے ظلم کا نشانہ بنائیں گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ پہلے غلط کاموں میں خود ملوث ہو" مگر جب سب کچھ ہاتھوں سے بکھرتا چلا جائے تو مظلوم پہ ظلم ڈھانا شروع کر دو۔ بہت برداشت کر لیا ہم نے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آپ کی ان منمانیوں کو۔ آپ جیسی شیطان صفت عورت کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے کہ ہم خود کشی کر لیں۔ غریب لوگ ہیں پیٹ پالنے کی خاطر یہ سب ضبط کرنا پڑ رہا تھا مگر یہ حرام کی کمائی ہمارے بس سے باہر ہے۔ علایہ بی بی کے ساتھ اتنے برس آپ نے جو کیا کبھی نہیں روکا کیونکہ کوئی حیثیت نہیں تھی ہماری مگر کب تک آپ کے ان چلتے ہاتھوں کو برداشت کرے۔ خدا کے قہر سے ڈریں یہ نہ ہو کہ آپ کی موت کی آپ کیلیے سزا بن جائے۔ یہ زمین ہی آپ پہ تنگ پڑ جائے۔ کیونکہ ظلم کرنے والے چاہے جتنا مرضی خدا بن بیٹھیں لیکن تمہارے جیسی عورت کی رسی بھی اسی پاک ذات کے ہاتھ میں ہے ابھی ڈھیلی یا دراز ہے تو کیا ہوا جس دن کھنچی نہ تو تمہاری آہ و پکار سننے والا بھی کوئی نہیں ہو گا۔"

خان بابا بولنے پہ آئے تو غصے سے ہانپتے ہانپتے بولتے چلے گئے۔ صفورہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جس نے کبھی آنکھ اٹھا کر دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا اور اب کیسے اس سے زبان لڑا رہا تھا۔

"تیری ہمت کیسے ہوئی تو مجھے بد دعائیں دے رہا ہے۔ میں تیرا وہ حال کروں گی کہ تیری سات نسلیں مجھ سے پنگا لینے سے پہلے مرنا پسند کریں گی۔"

وہ طیش کے عالم میں اس کے منہ پہ طمانچہ دے مارا۔ خان بابا نے وحشت ناک لہو رنگ ہوتی نگاہوں سے ان کا چہرہ دیکھا جو ابھی بھی اپنے گناہوں کو ماننے کی بجائے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تو تم نے کونسا ایسا کام کیا ہے جس کے بدلے میں تمہیں دعائیں دی جائیں۔ دعاؤں کیلیے کوئی ایسے کام کیے جاتے" ہیں جن سے جنت خریدی جاسکے لیکن نا تو تم نے اپنے پیچھے کچھ چھوڑا اور نا ہی کسی کے ساتھ نیکی کی مجھے توڈر ہے "کہ نجانے وہ ذات نے تمہارے لیے کیا سوچ رکھا ہے۔

وہ بھی دوبدو چلائے تھے۔ اس گھر کے در و دیوار میں ان سب کی آوازیں گونج رہی تھی جو باہر کھڑے دین اور عشب کی سماعتوں سے مخفی نہیں رہی۔ ان دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا جیسے آنکھوں کے ذریعے ہی کوئی پیام دینا چاہ رہے ہو۔ ان کی آنکھیں مسکرائی تھی ایکدم ان کے لب بھی ایک دلکش مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ انہوں نے ہنوز ایک دوسرے کو دیکھتے اثبات میں سر ہلایا۔

دفعہ ہو جاؤ ابھی اسی وقت میرے اس گھر سے تم دونوں کمتر نیچ ذات لوگ اس عالیشان گھر میں رہنے کے" قابل نہیں ہو۔ دفعہ ہو جاؤ ابھی کے ابھی اس سے پہلے کہ سب کی طرح میں تم دونوں کو بھی تباہ و برباد "کر دوں۔

وہ پاگلوں کی طرح گرجدار آواز بولی۔ شرفو تو سہم کر خان بابا کی قمیض تھامے کھڑا تھا البتہ خان بابا نے تمسخرانہ انداز میں ان کی جانب دیکھا جو اب بری طرح گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دیکھ لینا تم اسی گھر کی زمین تم پہ تنگ پڑے گی یہ میری بد دعا ہے تمہیں اور ایک مظلوم کی آہ عرش تک جاتی ہے۔ جن پہ تم ظلم ڈھاتی رہی ہو نا جانے کن کن لوگوں کی آہیں خود کے سر لے چکی ہو۔ تمہاری تو موت پہ بھی رونے والا کوئی نہیں ہو گا۔"

وہ تنفر بھرے لہجے میں غرائے۔ صفورہ بیگم حق دق وہی کھڑی رہ گئی۔ حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے تھے۔ انہیں تو ابھی سے بھی عجیب سی گھٹن کا احساس ہونے لگا تھا۔ انہوں نے دہشت بھری نگاہوں سے ان دونوں کی جانب دیکھا جہاں خان بابا شرفو کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیتے باہر کی جانب لے جا رہے تھے۔ ان کی آنکھوں میں پیسوں کے متعلق سوچتے خوف جاگنے لگا۔ نا جانے وہ دونوں اب کیا کریں گے یہی سوچ ہی ان کی سانسیں تھما رہی تھی۔

"اب میں کیا کروں کچھ بھی ایسا نہیں بچا جو ان کو دیتے اپنی جان بخشی کروا لو سب کچھ تو بیچ چکی ہوں۔"

معاً کچھ سوچتے ان کی آنکھیں چمکی تھی اگلے ہی لمحے ان کی آنکھوں میں شیطانی چمک نے احاطہ کیا تھا۔ وہ لاٹھی کے سہارے سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی اور الماری سے گھر کے کاغذات نکالتے ڈوبتے دل کے ساتھ باہر کی جانب چل دی۔ باہر پورچ میں رکتے ہی انہوں نے اطراف میں نگاہیں دوڑائی وہ پورچ جہاں دو دو گاڑیاں پوری شان سے کھڑی ہوتی تھی وہاں کسی چیز کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ انہیں اس ماحول سے عجیب سی کوفت ہونے لگی تھی۔ لڑکھڑاتے قدموں سمیت باہر کی جانب بڑھتے ہی انہوں نے سڑک کی جانب چلنا شروع کر دیا تاکہ کسی رکشے کی سواری لے سکیں۔ پہلے تو انہیں وہاں جانا تھا تاکہ اسے وہاں سے غائب کر سکے یہ تو طے تھا کہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسے مارے بغیر وہ نہیں مرے گی۔ ایک رکشہ روکتے ہی اس نے اسے ایک جانب چلنے کا اشارہ کیا۔ دین اور عشب نے سرعت سے گاڑی کا گئیر بدلتے گاڑی ان کے تعاقب میں دوڑائی تھی وہ پوری باریک بینی سے تمام صورتِحال کا جائزہ لے رہے تھے۔ اسی بھاگ دوڑ میں سانس بری طرح پھولا ہوا تھا۔

رکشے کو ایک جانب رکتے دیکھ انہوں نے بے ساختہ اوپر نام کی جانب دیکھا اور حیرت بھری نگاہوں سے دین نے عشب کی جانب دیکھا۔

"یہ کیا کرنے والی ہیں کہی یہ گھر تو بیچنے کے ارادے سے یہاں تو نہیں آئی۔"

دین نے پیشانی مسلتے استسفار کیا تو عشب نے پرسوچ نگاہوں سے ان کی پشت کو دیکھا۔

ناجانے اس عورت نے کیا سوچ رکھا ہے کیسا کیسا قرض لے چکی ہے جو سب کچھ بیچ کر بھی نہیں اتر پارہا۔ عجیب" "ہی صورتِحال ہے۔

وہ ناگواری سے بولا۔ ایک تو ویسے بھی علایہ کی وجہ سے اس عورت پہ عجیب طرح کا غصہ تھا اسے اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ان کی عمر کا لحاظ کیے بغیر ساری حدیں پھلانگ دے آج اور اس عورت سے سارے راز اگلوا لے مگر انہیں فلحال پھونک پھونک کر ہر قدم رکھنا تھا وہ کسی کو بھنک بھی نہیں پڑنے دینا چاہتے تھے کہ ان کا ذہن کیا چاہ رہا ہے۔ کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد ان کا رکشہ پھر سے وہاں سے نکلا تھا۔ گاڑی ایک بار پھر کشادہ سڑک پہ رواں دواں تھی جہاں رکشہ تیز رفتاری سے دور رہا تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ رکشہ ایک عجیب سے سنسان

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سے علاقے میں داخل ہوا جہاں ڈھونڈے سے بھی کسی انسان کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ بدبو عجیب سے بھبھوکے ہر جانب سے اٹھ رہے تھے۔ انہیں اس ماحول سے ہی چڑ ہونے لگی تھی۔ دین کا دل تو بری طرح دھڑک رہا تھا خوف سے۔ وہ اب رکشے والے کو کرایہ دیتے بائیں جانب گلی میں مڑ گئی۔ دین اور عشب نے بھی چہروں پہ ماسک کو درست کرتے گاڑی ایک جانب درختوں کے جھنڈ میں لاک کی تاکہ کسی کی نگاہ یہاں تک غلطی سے بھی نا پہنچ پائے۔ وہ اب دبے پاؤں صفورہ کے تعاقب میں چل رہے تھے۔ جیسے جیسے دین آگے کی جانب قدم بڑھا رہا تھا اس کی ہاتھ پیر باقاعدہ کانپنا شروع ہو گئے خوف سے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے دل کو کوئی مٹھی میں جکڑ رہا ہو۔ اگر یہاں اس کی ماں تھی تو وہ یہاں کیوں تھی اتنے ابتر علاقے میں جہاں تو شاید چرند پرند بھی اس بدبو کے ڈھیر میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔ عجیب سی ویرانی نے ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔ اس کا یوں گھبرانا عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا اس نے بے ساختہ دین کا شانہ تھپتھپاتے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی تھی۔

"یہ جانا کہاں جا رہی ہے۔"

دین نے سرد نگاہ ان کی پشت پہ گاڑھتے سختی سے کہا۔ عشب نے آنکھیں دکھاتے آواز دھیمی رکھنے کی تنبیہہ کی معاً اپنے عقب سے آنے والی ہلچل کی آواز پہ وہ دونوں سرعت سے چوکنا ہوئے تھے تبھی جلدی سے اپنی جیبوں سے گن نکالتے ہاتھوں میں تھامتے آہستگی سے گردن کو ترچھا کیا مگر ان کے عقب میں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا عجیب سا ہولناکی لیا ماحول ہے۔"

عشب نے اس کے کان کے قریب ہوتے سرگوشی کی۔ دین نے تائیدی انداز میں قدم آرام سے آگے کی جانب بڑھاتے اثبات میں سر ہلایا اور منتظر نگاہوں سے صفورہ کی جانب دیکھا جو اب اپنی چادر کے پلو پہ بندھی گرہ کھول رہی تھی۔ اس نے سرعت سے چابی برآمد کرتے زنگ آلود تالے پہ لگائی۔ اندر سے عجیب سی غوں غوں کی آوازیں آرہی تھی۔ دین کی آنکھوں میں باقاعدہ خون اتر آیا۔ جیسے جیسے اس کا ہاتھ چابی گھمانے میں مصروف تھا ویسے ویسے اس کا دل بھی ڈوبتا چلا جارہا تھا۔ است شدت سے کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔ اس نے سختی عشب کے مضبوط ہاتھوں کو تھاما تھا۔ وہ اتنا لمبا چوڑا مرد آنے والے وقت سے گھبرا رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ زنگ آلود دروازہ چڑر کی آواز کے ساتھ کھلا تھا اور صفورہ اندر داخل ہوتے سرعت سے دروازہ بند کر گئی۔ ان کی حرکت پہ ان دونوں کی کشادہ پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔ اس سے پہلے کہ وہ آگے کی جانب بڑھتے اندر دیکھنے یا جانے کا کوئی راستہ تلاش کرتے اندر سے آنے والی چیخوں کی آواز پہ ان دونوں کا رنگ فق ہوا۔ اگلا ہی لمحہ مزید وحشتناک ہوا جب اس پورے ویران ماحول میں گولیوں کے تھرتھرانے کی آواز فضا میں گونجی تھی۔ دونوں کی آنکھوں میں ایک عزم امنڈ آیا تھا۔ ان کا مقصد اندر موجود لوگوں کو باور کرانا تھا کہ باہر کوئی اور بھی ہے جو ان کے غلیظ ارادوں سے باخبر ہے۔ گولیوں کی آواز پہ اندر موجود صفورہ کانپی تھی اس نے کھڑکی کا پردہ ہٹاتے ذراسی نگاہوں سے باہر کی جانب دیکھا جہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ اس نے چونک کر دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھولا تاکہ ایک طائرانہ نگاہ اطراف میں گھما کر کسی کی بھی غیر موجودگی کا یقین

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کر سکے۔ انہوں نے جوں ہی کمرے سے باہر قدم نکالا پورے ماحول میں دھواں چھایا ہوا تھا۔ وہ آگے کی جانب بڑھتی جارہی تھی۔ دین اور عشب جو دیوار کی اوٹ میں چھپے ان کے جانے کے منتظر تھے ان کے نکلتے ہی سرعت سے اس کمرے کے اندر گھنستے اندر سے کنڈی لگاتے گہرا سانس فضا میں خارج کر گئے۔ اگلہ لمحہ ان کیلیے حیران کن تھا جب کسی کی سسکیوں کی آواز پہ انہوں نے ٹھٹھک کر عقب میں دیکھا مگر وہاں کوئی موجود نہیں تھا مگر وہاں کمرے میں وسط میں رکھے بیڈ کے نیچے سے ہلچل کی آواز آرہی تھی جیسے وہ وجود کپکپارہا ہو۔ دین نے خالی خالی نگاہوں سے عشب کی جانب دیکھا کیونکہ اب وہ لمحہ آچکا تھا جب ان پہ آشنا ہونا تھا کہ وہ کون ہے جو ان سے چھپا ہوا ہے۔

"میری گڑیا نہیں گئی کہی۔ وہ یہی ہے ہے نا میرے پاس۔ آجا آجا میرے پاس آجا۔"

بیڈ کے نیچے سے نکلتے ہاتھ کو دیکھتے وہ دونوں اپنی اپنی جگہ کانپے تھے کیونکہ وہ کس قدر زخموں سے چور تھا سونے پہ سہاگہ بچوں والی آواز۔ دین نے اچھنبے سے عشب کی جانب دیکھا۔

"عشب پلیز تم دیکھو مجھ میں ہمت نہیں ہے پلیز۔"

وہ درد بھرے لہجے میں بولا۔ عشب اس کی بات پہ بمشکل اثبات میں سر ہلاتے اپنی تمام تر ہمت متجمع کرتے آگے کی جانب بڑھا اور نیچے جھکا۔

"مگر دین میں تو انہیں پہچانتا ہی نہیں۔ میں کیسے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ شش و پنج میں مبتلا بولا۔ دین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔

"پلیز تم دیکھو میں بھی آتا ہوں۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں اسے تسلی دینے والے انداز میں بولا۔ عشب نا چاہتے ہوئے بھی سختی سے لب بھینچ گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ سر نیچے کو جھکا کر چھپے وجود کو دیکھتا اس کی آواز پہ وہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔

"تت۔ تمم کون ہو۔ تت۔ تم وہی گندے گڈے ہو نا۔ جو سب کو مم۔ مارتا ہے۔"

وہ ہچکیوں سے روتے ناراضگی کا بھرپور اظہار کر رہی تھی اور یہاں ان دونوں کا کلیجہ پھٹنے کے قریب تھا۔ عشب نے بغیر کسی لمحے کی تاخیر کے سرعت سے جھکتے جوں ہی نیچے دیکھا اس کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئی۔ اسے اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے تھے۔ اس نے سپاٹ چہرے سمیت اس وجود کی جانب دیکھا۔ اسے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ یہ وجود اسے یوں اس طرح یہاں دیکھنے کو ملا تھا۔ اسے ایکدم فضا میں بوجھل ہوتی محسوس ہوئی تھی۔ اس نے کانپتے ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرتے خود پہ قابو پایا۔

"کک۔ کون ہے عشب۔"

اس کی بگڑتی حالت پہ دین نے بے چینی سے استفسار کیا۔

"میں نہیں جانتا انہیں تم خود ہی دیکھ لو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سرد لہجے میں بولتے خود ایک جانب ہو گیا۔ دین کی آنکھوں میں جوت جیسے بجھ سی گئی۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سمیت آگے بڑھا اور نیچے گرنے والے انداز میں بیٹھا۔

"دیکھو آپ جو بھی ہو باہر آؤ ہم کچھ نہیں کہیں گے آپکو۔"

وہ بغیر دیکھے ہی اس وجود کے آگے ہتھیلی پھیلاتے ہوئے بولا۔ جواباً اس کی سسکیاں بلند ہوئی۔

"نہیں تم سب جھوٹ بولتے ہو مارتے ہو گندی دوائی کھلاتے ہو اور چلے جاتے ہو۔'

وہ ہانپتے ہوئے بولی۔ دین نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا کچھ دیر ہی خاموشی کے بعد اسے اپنی ہتھیلی پہ کسی کی گرفت کا گمان ہوا تھا۔ اس نے جوں ہی اپنی آنکھیں واں کی۔ بیڈ کے نیچے سے وہ وجود چہرہ جھکائے باہر نکل رہا تھا۔ وہ جوں ہی سیدھا ہوا دین کو ایسا محسوس ہوا جیسے آہستہ آہستہ اس کی جان کوئی قبض کر رہا ہو۔ اس کے اطراف میں دھماکے ہو رہے تھے اور وہ دھواں دھواں چہرے سمیت اپنے سامنے کھڑے وجود کو تک رہا تھا جو سہمی ہرنی جیسی نگاہوں سے اسے دیکھتے پاگلوں کی طرح اطراف میں نگاہیں گھما رہی تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا وہ بری طرح لڑکھڑایا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتا عشب نے بروقت اسے تھامتے سہارہ دیا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔"

وہ سختی سے نفی میں سر ہلاتے بڑبڑایا۔ عشب نے حیرانی سے اس کا چہرہ دیکھا جو پھیکا پڑ رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"دین کون ہیں یہ۔"

عشب نے کسی اندیشے کے تحت سوال کیا۔دین کی انکھ سے ایک بے مول آنسو ٹوٹتے اس کی شیو میں جذب ہوا تھا۔

"ماما۔"

اس کے لبوں نے بے آواز جنبش کی۔عشب کی گرفت اس کے ہاتھوں پہ کمزور پڑی۔اس نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا۔آنکھوں کے پردے پہ کیا کیا نہ لہرایا تھا۔اس نے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیرتے انہیں تر کیا۔

"تم اچھے گڈے ہو گیا۔"

عائشہ آنکھیں پٹپٹاتے تالیاں بجاتے ہوئے بولی۔ان دونوں نے بغور اس کا چہرہ دیکھا جو میلے کچیلے لباس میں چہرے پہ بھی مٹی اٹی ہوئی تھی۔ناخن بے تحاشہ بڑھے ہوئے تھے۔دین نے سختی سے لب آپس میں پیوست کیے۔

"ماما یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے آپ نے۔"

وہ عائشہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا ہوا بولا تو نا جانے کیوں بچوں کی طرح برتاؤ کر رہی تھی۔

"یہ دیکھو یہ میری گڈی ہے اس کا نام میں نے علایہ رکھا ہے۔تم تو اچھے گڈے ہو نا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے بولی۔ دین سختی سے مٹھیوں کو بھینچتے عشب کے کندھے پہ سر رکھے پھپھک پھپھک کر رو دیا تھا۔ اس عورت نے نجانے کیا کیا کر کے اس کی ماں کا ذہنی توازن ہی خراب کر دیا تھا وہ تو اسے پہچان بھی نہیں پا رہی تھی۔ بس علایہ علایہ کا ورد کر رہی تھی۔ انہوں نے تو ایک کپڑے کی گڑیا کو ہی علایہ تصور کر لیا تھا۔

ادھر دیکھیں ماما میں آپکا دین۔ آپکو انتظار تھا نا اپنے دین کا۔ دیکھیں میں آپکے پاس آیا ہوں مجھ سے باتیں "کریں پلیز۔ ایسے برتاؤ مت کریں۔

وہ ان کی پیشانی چومتا ہوا بولا۔ عائشہ نے کچھ ساعتیں تو یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھا۔

"میرے دین ہو تم۔ مجھے لینے آئے ہو۔"

وہ دونوں ان کے لہجے پہ ٹھٹھکے تھے جو اگلے ہی لمحے بدل چکا تھا مگر حیران کن بات یہ تھی کہ ان کی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھی جیسے کسی چیز کا اثر ہو رہا ہو۔ اس سے پہلے کہ عشب کچھ بولتا دروازہ بے دردی سے کھٹکنے کی آواز پہ ان دونوں نے بیک وقت ہلتے دروازے کو دیکھا اور ایک نظر دوسری گلی کی جانب کھلتی کھڑکی کو۔ عشب نے بھاگنے والے انداز میں جاتے دروازے کی چٹخنی چڑھائی اور کھڑکی کی زنگ آلود کنڈی کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا جو کھولنے میں انتہا کی مشکل پیش آ رہی تھی۔ عشب نے اپنے دونوں ہاتھوں سے لوہے کی ان سلاخوں کو سختی سے تھاما یہاں تک کہ اس کے بازوؤں کی رگیں بری طرح ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کھڑکی ایک جھٹکے سے ٹوٹی تھی۔ عشب کے اشارے پہ دین نے سرعت سے جھک کر ہوش و حواس سے بیگانہ عائشہ کو باہوں میں بھرا اور کھڑکی کے راستے باہر کو چھلانگ لگا دی۔ عشب نے بھی اس کی تلقید میں باہر کی جانب دوڑ لگائی۔ اب وہ دونوں گاڑی کے نزدیک پہنچتے عائشہ کو پچھلی سیٹ پہ لٹا رہے تھے۔ دین تو جیسے بلکل خاموش ہو گیا تھا۔ آنکھوں سے خالی پن صاف چھلک رہا تھا۔ عشب نے اسے دوسری سیٹ پہ بٹھاتے خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی ایک جھٹکے سے فراٹے بھرتی وہاں سے نکلی تھی۔ وہاں سے جاتے جاتے بھی عشب نے باہر کی جانب جھکتے گولیوں کی بوچھاڑ کرتے صفورہ کو خبر دار کرنا چاہا۔ گولیوں کی آواز پہ صفورہ نے گلی میں جھانکا جہاں سے کھڑکی ٹوٹنے کی بدولت اندر کا منظر صاف نمایاں تھا۔ خالی کمرہ دیکھتے اس کی پیشانی پہ پسینے کے قطرے نمودار ہوئے جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ گئی۔ اس کا شک پہلی بار میں ہی ان دو آدمیوں کی جانب گیا تھا جو اس کے ساتھ اس کام میں ملوث تھے۔

"کیا معلوم پیسے نہ دینے کی بدولت وہ عائشہ کو لیتے فرار ہو گئے ہو۔ ویسے بھی عائشہ میرے کس کام کی تھی اب کم از کم پیسوں کی پریشانی تو نہیں ہو گی۔"

وہ فوراً سے یہ سوچتے ہلکی پھلکی ہو گئی اور بے ہنگم آواز میں قہقہے لگاتی اپنے گھر کی جانب چل دی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے پہلی فرصت میں عائشہ کو کسی اچھے ہسپتال میں داخل کرایا تھا تا کہ اس کے متعلق تمام معلومات حاصل کر سکے۔ اس دوران دین کسی بے جان پتلے کی مانند اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ عشب نے بڑے بھائی کی طرح اسے سنبھال لیا تھا۔ ابھی بھی عائشہ ایمر جنسی میں ایڈمٹ تھی اور وہ دونوں ڈاکٹر کے کیبن میں بیٹھے ان کے بولنے کے منتظر تھے جو پوری دلجمعی سے فائل پڑھنے میں محو تھے۔

ویل مسٹر عشب مجھے کہتے ہوئے اچھا تو نہیں لگ رہا مگر یہ بلکل ٹھیک تھی ان کا ذہنی توازن بھی بلکل درست" تھا. مگر جتنی ہیوی مقدار میں انہیں وہ ڈوز دی گئی ہے تا کہ ان کا ذہن بلکل بچوں کی مانند ہو جائے کچھ بھی کہنا ممکن نہیں ہے۔ ایک ذہنی دباؤ مار پیٹ یہ سب چیزیں بھی ذہن پہ بری طرح اثر انداز کرتی ہیں مگر ساتھ یہ زہریلی دوائیاں بہت برا کام سرانجام دیتی ہیں۔ میں کچھ ٹیسٹ اور کچھ ان کی دیکھ بھال اس طریقے سے کرنی ہو گی جس سے ان کا ذہنی توازن دوبارہ سے درست ہو جائے۔ کیونکہ وہ اپنی عمر کے مطابق نہیں سوچ رہی وہ ایک نو دس سالہ بچے کی ذہنیت سے بول رہی ہے جو کہ بلکل درست نہیں ہے۔ آپ کو کچھ دن انتظار کرنا ہو گا "تا کہ سب کام ٹھیک سے ہو سکیں۔

ڈاکٹر نے فائل پہ نظر ثانی کرنے تمام. تفصیل ان کے گوش گزار دی۔ عشب نے سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔ اس کے برعکس دین کے اعصاب تنتے جا رہے تھے۔ اس نے لہو رنگ آنکھوں کو کسی غیر مرئی نقطے پہ جماتے اپنی مٹھیاں بھینچی اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ عشب نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا۔

"ڈاکٹر اگر ہم اسلام آباد میں کسی اچھے ڈاکٹر کا انتظام کر لیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے دین کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے سنجیدگی سے سوال کیا جواباًوہ خوشدلی سے اثبات میں سر ہلا گئے۔عشب ان سے مصافحہ کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ویسے مسٹر عشب یہ سراسر ایک پولیس کیس ہے۔ہمیں وقت رہتے انہیں انفارم کر دینا چاہیے۔"

ڈاکٹر نے اسے تنبیہہ کرنا ضروری سمجھا۔عشب نے ایک گہری نگاہ ان پہ ڈالی۔

اب آپ پلیز ان کا خیال کھیے گا۔ہمہ وقت کوئی نرس ان کے آس پاس ہی ہونی چاہیے ہم کچھ وقت میں لوٹیں "
"گے باقی باتیں بعد میں ڈسکس کرتے ہیں۔

وہ ان سے ملتے دین کو لیتے باہر کی جانب چل دیا۔دین بے جان قدموں سے کھنچتے اس کے ساتھ چل رہا تھا۔عشب جانتا تھا کہ یہ ایک بہت بڑا صدمہ ہے جو اچانک اسے لگا ہے۔ناجانے علایہ کا ردِ عمل کیا ہوگا اور آگے کا وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔وہ خود بھی اس وقت بہت بے بس اور تنہا محسوس کر رہا تھا۔وہ اس وقت میں کس کس کو سنبھالے گا۔

اب ان کا رخ ملک ہاؤس کی جانب تھا کیونکہ یہ تو اٹل تھا کہ آج اس عورت کا اس دنیا میں آخری دن تھا۔

وہ جوں ہی ملک ہاوس واپس لوٹی اس کا فون رنگ ہوا۔صفورہ نے اپنی پوٹلی میں سے فون برآمد کیا جہاں اس میں سے ایک شخص کا نام گنگنا رہا تھا۔صفورہ نے تنفر سے سر جھٹکا اور فون اٹھاتے کان سے لگا گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

'کب آرہی ہے پھر پیسے لے کر بڑھیا۔"

اس شخص کی آواز پہ صفورہ کے ہاتھ میں موجود موبائل کانپا۔ مگر پھر ان پیسوں اور عائشہ کا خیال کرتے اس کا غصہ ایک بار پھر نئے سرے سے عود آیا تھا۔اس نے دانت پیستے خونخوار تیوروں سے موبائل کو گھورا۔

"پیسے تو ہتھیا چکا ہے۔عائشہ کو بھی وہاں سے غائب کر چکا ہے اب مزید کیا چاہیے تجھے۔"

وہ غصے سے غرائی۔اس شخص کی کشادہ پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔

لگتا ہے تو گرتی عمر کے ساتھ سٹھیا گئی ہے۔مجھے نا تو پیسے موصول ہوئے اور نہ ہی عائشہ کے بابت علم ہے۔مجھے تو "لگا شاید تو نے اسے وہاں سے غائب کرایا ہے۔"

وہ بھی جواباً چلایا۔صفورہ نے نا سمجھی سے اس کی بات سنی معاً اس کے جھوٹ کر وہ ضبط کے گھونٹ بھر کر رہ گئی۔

مجھ سے زیادہ زبان لڑانے کی ضرورت نہیں ہے۔سب کچھ تجھے مل چکا ہے اب میرا تیرے سے کوئی سروکار "نہیں ہے۔دوبارہ مجھے فون نہ کرنا۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولتی فون کاٹ گئی ناگواری سے سر جھٹکتے اپنے کمرے کی جانب چل دی بغیر آنے والے وقت کا خیال کیے۔نا جانے اب قسمت کیا رخ لینے والی تھی۔

"کیا بول رہی تھی بڑھیا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ساتھ بیٹھے وجود نے اچھنبے سے پوچھا۔اس شخص نے دانت کچکچائے۔

بول نہیں رہی تھی بک بک کر رہی تھی اور اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس کی بک بک کو ہی لگام ڈال دے۔"میں نے اسے واضح تنبیہہ کی تھی کہ مجھ سے پنگالے گی تو منہ کی کھائے گی۔بہت پر نکل آئے ہیں اس کے۔اس سب کچھ بھسم ہو گا۔وہ بھی اس کا غرور بھی اس کی انا بھی جس کے ذعم میں وہ جیتی ہے۔

"سب کچھ خلاص۔"

اس نے آنکھوں ہی انکھوں میں اپنے ساتھی کو کوئی اشارہ کیا وہ اس کا اشارہ سمجھتے پٹرول کے کین اٹھاتے اپنی گاڑی کی ڈکی میں رکھنے لگا۔

'خیال کریو کسی کو علم نہیں ہونا چاہیے۔"

وہ دونوں اس وقت بدلے کی اگ میں جھلس رہے تھے تبھی جلدی سے ماچس اپنی جیب میں اڑستے گاڑی میں سوار ہو گئے۔اگلے ہی لمحے گاڑی جہاز کی سی تیزی سے دھول اڑاتی ملک ہاوس کی جانب رواں دواں تھی۔تقریباً دس منٹ کی مسافت طے کرتے اس میں سے ایک شخص نے چور نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا اور اندر کی جانب بڑھے مگر دروازہ بند دیکھ ان کی آنکھوں میں ناگواری سی پھیل گئی۔آسمان پہ اندھیرا چھا چکا تھا تبھی کسی کو ان کے .ہونے کا گمان نہیں ہوا تھا۔وہ مکمل ہوشیاری سے اپنا کام سرانجام دے رہے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اگلے ہی لمحے اس میں سے ایک وجود میں کھڑکی سے اندر کی جانب چھلانگ لگاتے وہ کین اٹھاتے ہر جانب چھڑکاؤ کیا تھا۔ اگلے بیس منٹ میں وہ اس کام سے بھی فراغت حاصل کر چکے تھے۔ ان کی انکھوں میں مسلسل ایک شیطانی چمک رقصاں تھی۔ وہ دونوں جس راستے سے اندر آئے تھے اسی راستے سے باہر کود آئے۔

"کہاں تھا میں نے اس بد دماغ بڑھیا سے کہ میں دھوکا دینے والوں کی ایسی موت چنتا ہوں کہ روح تک کانپ جاتی ہے مگر نہیں سب کچھ ختم ہو جائے گا سب کچھ بھسم۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی ایک تیلی جلاتے اندر کی جانب پھینکی تھی۔ آگ کا ایک شعلہ جلا تھا اور ایک جھٹکے میں آگ ہر جانب پھیلتی چلی گئی۔ اس شخص نے خباثت سے ایک قہقہہ لگاتے معنی خیز نگاہوں سے اپنے ساتھ موجود شخص کو دیکھا اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں پکڑے جانے کے خوف سے بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلے تھے۔ ماحول میں ہر جانب سکوت چھا چکا تھا۔ دھوئیں کے مرغولے فضا میں اڑتے ایک عجیب سا منظر پیش کر رہے تھے۔

"یہ عجیب سی بدبو کیسی ہے۔"

صفورہ جو اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی ہر جانب دھواں دھواں محسوس کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک جھٹکے سے کمرے کے دروازے کو کھولا مگر باہر ہر جانب پھیلی اگ کو دیکھتے اس کے حلق سے ایک

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دلخراش چیخ بلند ہوئی تھی۔اس نے ایک جانب بھاگنے کی کوشش کی مگر آگ نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔دوسری جانب بھی یہی حال تھا۔اس نے پتھریلی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا۔

"نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

وہ نفی میں سر ہلاتے بڑبڑائی۔خوف سے چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔واپس کمرے میں جانے کی بھی ہمت نہیں تھی کیونکہ کمرے کے دروازے کو بھی آگ نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔وہ موت کو اپنی انکھوں کے سامنے محسوس کرتے پوری قوت سے چلائی تھی مگر کوئی ہوتا تو سنتا سب کچھ تو وہ اپنے ہاتھوں سے ہی ختم کر چکی تھی۔دھوئیں کی بدولت کھانسی کا بری طرح دورہ پڑا تھا۔

"دادو پلیز ماما کیلیے پانی دیدیں وہ بری طرح کھانس رہی ہیں پلیز دادو۔"

وہ. چھوٹی سی بچی اپنی ماں کیلیے اس کے آگے گڑگڑا رہی تھی مگر وہ بے حس بنی آگے سے قہقہہ لگا رہی تھی۔

آنکھوں کے دریچوں پہ کیا کیا نا لہرایا تھا۔وہ اپنا گلہ پکڑتے زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔

"مجھے بچالو پلیز میرے بچے کو بچالو صفورہ۔"

نگینہ کی روتی بلکتی آواز اس کی سماعتوں میں گونجی۔وہ تکلیف سے آنکھیں میچ گئی۔آگ نے اس کی ٹانگ کو بھی اپنی زد میں لے لیا تھا۔وہ درد کی شدت سے چیخی۔

"پلیز میرے کردار کو گندا مت کریں میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com

عائشہ کی روتی ہوئی آواز پہ اس کی ہمت ٹوٹی تھی۔ آگ آہستہ اہستہ اس کے پورے وجود کو جھلسا رہی تھی۔ وہ چیخ چلا رہی تھی مگر اس کی آہیں سسکیاں سننے والا کوئی بھی نہیں تھا۔ خان بابا کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"تمہاری تو موت پہ بھی رونے والا کوئی نہیں ہو گا۔"

اس نے ایک گہرا سانس بھرا مگر دھوئیں کی بدولت اس کی کھانستے کھانستے اندر سے سب کچھ ختم ہونے لگا تھا۔

ماما آپ علایہ کو چھوڑ کر کہاں چلی گئی۔ آپ نے تو کہا تھا کہ علایہ کے پاس واپس آئیں گی پہلے بابا پھر دین بھائی" "اور اب آپ بھی۔

علایہ کی فریاد ان کی سماعتوں میں گونجی۔ آج اپنے کیے سارے ظلم اس کے ذہن کے دریچوں میں واضح ہو رہے تھے۔ اس معصوم پھول پہ کیے سارے ظلم اس کا وجود زخموں سے چور۔ وہ روتی تھی گڑگڑاتی تھی مگر اسے رحم نہیں آتا تھا۔ ایک آخری منظر ان کے ذہن میں فلم کی مانند چلنے لگا۔

"آپ مسز شاہ زین بات کر رہی ہیں۔"

شاہ زین کی وفات کے بعد جب صفورہ نے عائشہ کو قید میں رکھا اس کے کچھ دنوں بعد ہی یونٹ سے فون آیا تھا۔ صفورہ نے نجانے کیا سوچتے حامی بھری۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دراصل شاہ زین سر کی سلامتی کی خبر آگئی ہے مگر ابھی بھی ان کی حالت بے تحاشہ خراب ہے۔ عاکف سر" سے نجانے کیوں رابطہ ممکن نہیں ہو پایا۔ وہ اور بھی نجانے کیا کیا بول رہا تھا مگر صفورہ کے دماغ میں تو نجانے کیا کیا چل رہا تھا۔"

آخر میں سب کی آوازیں اس کے ذہن میں گڈ مڈ ہونے لگی۔ اگلے ہی لمحے در و دیوار کو ہلا دینے والی وحشت ناک چیخ کے ساتھ ہر جانب سناٹا چھا گیا۔

ٹھیک ہی تو کہتے ہیں کہ جتنا مظلوم پہ ظلم کا دن سخت ہوتا ہے اس سے کئی زیادہ شدید ظالم پہ انصاف کا دن" ہوگا۔ کسی کی ایک آہ واحد آہ پوری دنیا اجاڑ دیتی ہے۔ اسی لیے کسی کی تکلیف کا سبب قطعی مت بنو کیونکہ وہ پاک ذات سب پرکھتی ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ یقیناً ظالم کو ڈھیل دیتا ہے۔ پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔"

یہ ارشاد فرما کر آپ نے یہ آئیہ تلاوت فرمائی:

(سورۃ ہود آیت نمبر ۱۰۲)

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اور تیرا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ ایسی ہوا کرتی ہے، فالواقع اس کی پکڑ بڑی سخت "اور دردناک ہوتی ہے۔"

ان دونوں کی گاڑی جوں ہی ملک ہاؤس کی حدود میں داخل ہوئی۔ ان دونوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی کیونکہ پورا گھر بری طرح آگ کی لپیٹ میں آیا ہوا تھا۔ سب کچھ جھلس کر راکھ ہو رہا تھا۔ دین نے شرربار نگاہوں سے اس گھر کو دیکھا۔

نہیں وہ عورت ایسے نہیں مر سکتی۔ وہ اتنی آسانی سے کیسے جا سکتی ہے۔ مجھے میرے سوالوں کے جواب کون "دیگا۔ مجھے اندر جانا ہے۔'

وہ اشتعال کے عالم میں چلایا۔ عشب نے بروقت اسے تھامتے نفی میں سر ہلایا۔

دین پلیز سنبھالو خود کو اس پاک ذات نے انصاف کر دیا ہے۔ دیکھو تمہاری نگاہوں کے سامنے تمہاری ماں' 'تمہاری بہن کا گنہگار جھلس کر مر رہا ہے کیا یہ سزا ٹھیک تجویز نہیں کی گئی۔

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں اس عورت سے پوچھنا چاہتا ہوں عشب کہ کیوں اس نے سب ختم کر دیا۔ کیوں ہم سے ہماری تمام خوشیاں لیتے ہمیں محرومیاں تھما دی۔ اس دن اگر یہ عورت پولیس کو نا لے کر آتی تو میں اپنی ماں بہن کو کبھی نہ رلنے دیتا۔ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے۔ میں ہوں گنہگار ان سب کا۔ مجھے موت کیوں نہیں آئی۔ میں بڑا ہوں۔"

وہ اپنا منہ تھپڑوں سے سرخ کرتے زمین پہ بیٹھے تکلیف سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

"دین پلیز اس وقت سنبھالو اب اگر تم نے ایسا برتاؤ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

وہ سختی سے اسے تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولا۔ دین نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ عشب نے فائر بریگیڈ کو وقت رہتے فون کر دیا تھا اب وہ اپنا کام کرنے میں مصروف تھی۔

عشب نے ایک نگاہ دین پہ ڈالی جو گم صم سا بیٹھا تھا۔ ابھی تو اسے جزاء کے متعلق معلوم نہیں تھا۔ اگر اسے یہ سب پتہ چلتا تو نا جانے وہ کس قدر ٹوٹتا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"سر اندر ایک جلی ہوئی لاش ملی ہے۔سب کچھ جل کر راکھ ہو چکا ہے۔ان کا چہرہ بری طرح مسخ ہے۔"

ان میں سے ایک آدمی سے عشب کو آکر اطلاع دی۔

"ہمارا ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ہم بس یہاں سے گزر رہے تھے تبھی آپ کو اطلاع دی۔"

عشب کے بولنے سے قبل ہی دین نے سپاٹ انداز میں کہا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا گاڑی کی جانب چل دیا تاکہ دوبارہ ہسپتال جا سکے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اسلام آباد میں ایک خوبصورت شام اتری تھی۔ آسمان پہ بادلوں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ ٹھنڈی اور معطر کر دینے والی ہوا وجود کو ایک عجیب سی طمانیت بخش رہی تھی۔ ایسے موسم میں وہ ٹیرس پہ کھڑی لطف اندوز ہو رہی تھی۔ ہوا کے زور سے بال اٹھکیلیاں کرنے میں مصروف تھے معاً بڑھتی سردی سے کپکپاتے وہ اپنے بازو سہلاتی اندر کی جانب آگئی۔ اب اس کا رخ باہر کی جانب تھا تاکہ کاظم صاحب سے مل سکے۔ لاؤنج میں کسی کو بھی موجود نہ دیکھ اس نے پریشانی سے خانساماں کی جانب دیکھا۔

"کاظم انکل کہاں ہیں۔"

اس نے دھیمے لہجے میں استفسار کیا۔

"بٹیا وہ لائبریری میں ہونگے۔"

ان کی بات پہ انہوں نے مسکراتے ہوئے بائیں جانب اشارہ کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے اس جانب چل دی۔ اندر پہنچتے ہی اس کی نگاہ سامنے کرسی پہ جھولتے کاظم صاحب پہ پڑی جو پوری دلجمعی سے کسی کتاب کا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مطالعہ کرنے میں مصروف تھے۔ آتش دان کی بدولت کمرہ اچھا خاصہ گرم ہو رہا تھا۔ سردی کا احساس کچھ کم ہوا تھا۔

"ارے انکل آپ بھی شاعری کی کتابیں پڑھتے ہیں۔"

وہ ان کے ہاتھ میں موجود کتاب دیکھتے خوشگوار لہجے میں بولی۔ کاظم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔

"پھر سے انکل۔"

ان کی سرزنشی آواز پہ وہ کھسیا گئی تبھی زبان دانتوں تلے دباتے ہاتھ کی مدد سے کانوں کو چھو گئی۔

"اوپس سوری بابا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ جلدی سے بولی مبادہ وہ کہی ناراض نہ ہو جائے۔ یہ بھی دین کے جانے کے بعد دونوں میں اچھی خاصی انڈرسٹینڈنگ ہوئی تھی تبھی وہ اس قدر کھل کر بات کر رہے تھے۔

"میں تو بچپن سے پڑھتا ہوں آپ بتائیں مزید کون پڑھتا تھا۔"

انہوں نے مسکاتے لہجے میں استفسار کیا۔

"میری ماما پڑھتی تھی۔ آپ جانتے ہیں کہ بابا نے ڈھیروں ڈھیر کتابیں ماما کو لا کر دی تھی وہ بتاتی ہیں اور ابھی بھی میرے کمرے میں ان کی کچھ کتابیں ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔"

اس نے ان کے ہاتھ میں موجود کتاب کی جانب اشارہ کیا تو وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مجھے تو بچپن سے ہی بہت شوق تھا شاعری کا نت نئی کتابیں ہم اکٹھی کرتے تھے پھر اسے سنبھال کر پڑھنا آپس "میں شاعرانہ انداز میں گفتگو کرنا۔"

وہ ہنستے ہوئے بولے جیسے ماضی کے کسی خوبصورت ورق کا ذکر کر رہے ہو۔

"آپ کے ساتھ بھی کوئی پڑھتا تھا کیا۔"

علایہ نے ان کی بات پہ نتیجہ اخذ کرتے حیرت سے پوچھا۔کاظم نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

"ہاں ایک دوست تھا بہت اچھا پورا بچپن ساتھ گزرا پھر وہ کہی کھو گیا تھا چاہ کر بھی نہیں مل سکا واپس۔"

وہ یاسیت بھرے لہجے میں بولے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کسی سے محبت کرتے تھے کیا آپ۔"

اس کے سوال پہ کئی لمحے تو وہ کچھ بول ہی نہیں پائے۔کافی دیر ایک عجیب سی خاموشی ان کے درمیان حائل رہی۔علایہ اپنے اچانک سوال پہ خواہ مخواہ شرمندہ سی ہو گئی۔

"ایم سوری میں وہ بس۔"

وہ شرمندہ شرمندہ سی بولی۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ابھی بتایا نا کہ ایک دوست تھا وہ کھو گیا تو کافی مہینے تو میں بھی کہی کھو گیا تھا پھر دوبارہ" زندگی کی جانب لوٹا میری بیوی نے لٹایا عشب کی ماما۔پھر جب وہ چھوڑ کر چلی گئی تو میں نے اپنے بیٹے کے سہارے "جینا شروع کر دیا کیونکہ وہی میرا اخری سہارہ تھا۔

وہ تفصیل سے بولے تو علایہ ان کے چہرے پہ ایک درد محسوس کرتے خاموش ہو گئی۔

"خیر آپ نے کھانا کھایا اور عشب کا فون۔"

انہوں نے کتاب واپس ریک میں رکھتے سنجیدگی سے سوال کیا جواباً وہ بیچارگی سے نفی میں سر ہلا گئی۔کاظم صاحب نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اس کی جانب ایک بازو پھیلایا تھا جواباً علایہ نے مسکراتے ہوئے ان کے بازو کے گھیرے میں آتے انہی کے ساتھ باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔اس دوران کاظم کی نگاہیں وقتاً فوقتاً نا جانے کیا سوچتے علایہ کی جانب اٹھ رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تم اس قدر دیر سے کیوں پہنچے ہو۔"

وہ لاہور پہنچتے ہی سیدھا اپنے فلیٹ پہ آیا تھا ابھی بھی دین نے اس کی آمد پہ کچن میں جاتے کافی بنائی تھی۔ اب وہ لاؤنج میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے معاً دین کچھ سوچتے پوچھ بیٹھا۔ عشب نے اس کے غیر متوقع سوال پہ ذرا سی نگاہیں ہٹاتے اس کی جانب دیکھا اور سرعت سے زاویہ بدل لیا۔

ہاں تمہیں بتایا تو تھا کہ اسلام آباد کا موسم کافی خراب تھا بس اسی وجہ سے سفر ممکن نہیں ہو پایا۔ خیر تم بتاؤ کچھ "اس بابت علم ہوا۔"

عشب نے کمال مہارت سے اس کی بات کو ٹالتے چسکی بھرتے استفسار کیا۔ جواباً وہ ناامیدی سے نفی میں سر ہلا گیا۔ عشب نے کافی کا کپ میز پہ رکھتے سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھا۔

کچھ ایسا جس کی بدولت ہمارے شک پہ یقین کی مہر ثبت ہو سکے کیونکہ اس دن کی باتوں سے اتنا تو اندازہ ہوا کہ "کچھ تو ہے جو صفورہ بیگم چھپا رہی ہے سب سے۔"

عشب پرسوچ نگاہوں سے سامنے دیوار پہ لٹکی گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں دراصل کچھ ایسی باتیں صفورہ کی جانب سے کھلی ہیں جس کی بنا پہ ہم کچھ مثبت سوچ سکتے ہیں۔"

دین نے گویا بات کی تمہید باندھی۔ عشب چونک اٹھا۔

"جیسے کہ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی بات پہ دین نے اس دن کی پوری بات تفصیل سے اس کے گوش گزار دی۔ جیسے جیسے وہ سنتا جا رہا تھا اس کے چہرے کے عضلات تنتے جا رہے تھے۔

"مطلب عائشہ آنٹی سچ میں زندہ ہیں۔"

اس کی سرسراتی آواز پہ دین نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

میں نہیں جانتا کہ کیا چل رہا ہے میری زندگی میں بس مجھے اتنا علم ہے کہ کوئی تو ہے جو صفورہ کے قبضے میں ہے" اور وہ بلکل ٹھیک نہیں ہے۔ میں یہ بات سوچنا بھی نہیں چاہتا مگر اگر وہ میری ماں ہوئی تو وہ دن صفورہ کا اس دنیا "میں آخری دن ہو گا۔

وہ دانت پہ دانت جماتے سختی سے گویا ہوا۔ عشب نے تائیدی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

ویسے بھی وہ اپنے گھر کا سب کچھ بیچ رہی ہیں نا جانے ان کے ذہن میں کیا چل رہا ہے اب بس مجھے چار بجنے کا" "انتظار ہے۔ پھر ہی کسی سراغ تک پہنچ پائیں گے ہم۔

اس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"خیر تم نے چاچو سے ملنے کی خاطر گھر تو چکر لگایا ہی ہو گا۔ کیسے ہیں سب وہاں۔ علایہ جزاء۔"

دین نے مسکراتے لہجے میں استفسار کیا جبکہ ان کے ذکر پہ عشب کا چہرہ سپاٹ ہوا۔ چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔"

دین نے تشویش بھرے لہجے میں اسے مخاطب کیا۔

"ہاں۔میں ٹھیک ہوں وہ سب بھی بلکل ٹھیک ہیں۔"

وہ اپنے لہجے کو حتی الامکان مضبوط بناتے ہوئے بولا۔دین نے ناگواری سے اس کی جانب دیکھا۔

کچھ جھوٹ تو نہیں بول رہے۔ایسا کرتا ہوں میں لایہ کو ہی کال ملاتا ہوں۔ناجانے کیسی ہو گی اس دن بھی"

"عجیب سی حالت تھی اس کی مجھے کہہ رہی تھی کہ ساتھ جانا آپ کے۔

اس نے اپنی پیشانی مسلتے علایہ کو کال ملائی تو عشب کے دل کی دھڑکن لحظہ بھر کو تھمی۔اگر دین دیکھ لیتا کہ وہ خانزادہ مینشن میں ہے تو لازماً سوالوں کی بوچھاڑ کر دیتا جس کا جواب فلحال عشب کے پاس بلکل نہیں تھا۔

"یہ فون کیوں نہیں اٹھا رہی۔"

اس نے بولتے ساتھ ہی دوبارہ کال ملائی مگر فون مسلسل ہو رہا تھا مگر دوسری جانب سے کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔عشب نے بے ساختہ شکر ادا کیا۔

میرے خیال سے ہمیں چلنا چاہیے دین۔کیا پتہ وقت سے پہلے ہی کچھ ایسا مل جائے جو ہمارے لیے کار آمد"

"ثابت ہو۔

عشب کی بات پہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی سر جھٹکتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کچھ ہی دیر میں ان کی گاڑی ملک ہاؤس کی جانب رواں دواں تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ کی مسافت کے بعد ان کی گاڑی جوں ہی ملک ہاؤس کے عین باہر رکی اس سے کچھ دوری پہ ہی دو آدمی کسی سے مصاحفہ کرنے میں مصروف تھے۔ ان دونوں نے خاموشی سے نگاہوں کا تبادلہ کیا اور منہ پہ ماسک چڑھاتے گاڑی سے باہر نکلے۔ اتنی دیر میں وہ دو آدمی جا چکے تھے۔

"اے لڑکے بات سنو۔"

اس سے پہلے کہ شر فو چیک لیتے گھر کا دروازہ عبور کرتا اپنے عقب سے آنے والی آوازوں پہ اس نے جوں ہی چہرہ موڑا سامنے کھڑے دو انجان لڑکوں کو دیکھتے وہ ٹھٹھک گیا تبھی سرعت سے چیک فولڈ کرتے اپنی قمیض کی جیب میں ڈالا۔

"یہ صفورہ بیگم کا گھر ہے۔"

دین نے اپنی آواز کو بھاری کرتے سوال کیا جواباً وہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلا گیا۔

"آج وہ وہاں آئی نہیں جہاں انہوں نے جانا تھا۔"

عشب نے موقع پہ تیر چلایا تھا۔ شر فو نے ناسمجھی سے ان کی جانب دیکھا۔

"اچھا تو وہ آپ ہیں جن سے ملنے وہ جاتی ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ حیرت کی زیادتی سے چلایا۔ دین نے بروقت اس کے لبوں سے ہاتھ جمایا جس کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ وہ سب کو اکٹھا کر لیتا۔

"مگر وہ تو کسی پاگل کا ذکر کرتی تھی اور گھر کا سارا سامان بھی بکوا دیا اس کے پیچھے۔"

وہ بیچارگی سے گویا ہوا۔

اچھا تم جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ نیچے دو آدمی ان سے ملنے آئیں ہیں۔ اور بات سنو یہ ہمیں دیتے جاؤ کیونکہ یہ ویسے "بھی ہمیں ہی ملنا ہے باقی ہم نپٹ لیں گے۔"

وہ اس کے سامنے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلاتے نرمی سے بولا۔ صدا کا بھولا شر فواس نے اس کے ہاتھ میں چیک تھماتے انہیں اپنی تلقید میں آنے کا اشارہ کرتے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ اس کے اندر جاتے ہی آہستگی سے اس کے تعاقب میں آتے عشب اور دین نے خاموشی سے واپسی کیلیے قدم موڑے تھے۔

"اب کیا کرنا ہے۔"

دین نے وہ چیک اس کی جانب بڑھاتے پوچھا۔

اب جب صفورہ کو معلوم ہو گا اس وقت تباہی مچے گی اور ساتھ ہی ان گنہگاروں کے متعلق بھی علم ہو گا جو اس "عورت کے ساتھ اس کام میں ملوث ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب کی سپاٹ آواز پہ وہ سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلا گیا۔اب ان دونوں کو بس اپنے کام کے مکمل ہونے کا انتظار تھا۔

"جو کام میں نے کہا تھا وہ ہوا یا نہیں۔'

اس کے اندر آتے ہی صفورہ نے سختی سے استسفار کیا۔خان بابا بھی پشت پہ ہاتھ باندھے انہی کی جانب متوجہ تھے۔

"جی بیگم صاحبہ ہو گیا اور آپ نے جن کو دینے تھے کیش وہ میرے ساتھ ہی ہے یہ دیکھیں۔"

اس نے کہتے ساتھ ہی انگوٹھے کی مدد سے پیچھے کی جانب سے اشارہ کیا۔اس کے اشارے کے تعاقب میں دیکھا جہاں کسی زی روح کا نام ونشان تک نہیں تھا۔صفورہ بیگم کی کشادہ پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی۔

"کون ہے تمہارے عقب میں جو ہمیں دکھائی نہیں دے رہا۔"

وہ غیض کے عالم میں ہانپتے ہانپتے چلائی۔شرفو نے گھبراتے سرعت سے رخ پھیرا جہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔اس نے پھیکے پڑتے چہرے سمیت دوبارہ صفورہ کی جانب رخ پھیرا جس کا خود کا رنگ اڑا ہوا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بیگم صاحبہ وہ دو آدمی تھے آپ کے متعلق پوچھ گچھ کر رہے تھے اور انہی پیسوں کا مطالبہ کر رہے تھے میں" سمجھا شاید وہی لوگ ہیں انہوں نے جب پیسوں کیلیے ہتھیلی پھیلائی تو میں نے وہ چیک ان کے حوالے کرتے "اپنے ساتھ آنے کا کہا تھا مگر وہ نجانے کہاں غائب ہو گئے۔

وہ گھگھیائے لہجے میں بولا۔ صفورہ نے شرربار نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا۔

یا خدایا یہ کیا کر دیا تو نے شرفو اب کیا ہو گا۔ وہ تو سب کچھ ختم کر ڈالے گا وہ کسی کو زندہ نہیں بخشے گا تو کس کو وہ" "چیک پکڑا آیا۔

وہ حقیقت میں اپنا سر تھام گئی۔ خان بابا نے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا جو نجانے کس بابت ذکر کر رہی تھی البتہ شرفو تو روہانسا ہو چکا تھا کیونکہ یہ سب کیا دھرا اسی کا تھا۔ صفورہ نے اپنا ڈنڈہ اٹھایا اور اسی بری طرح پیٹنا شروع کر دیا۔ اب پورے گھر میں شرفو کی چیخیں گونج رہی تھی۔ خان بابا نے مشکلوں سے ان سے شرفو کو چھڑواتے اپنی پشت پہ کیا اور خونخوار نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

بس کریں صفورہ بیگم کس کس کو اپنے ظلم کا نشانہ بنائیں گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ پہلے غلط کاموں میں خود ملوث ہو" مگر جب سب کچھ ہاتھوں سے بکھرتا چلا جائے تو مظلوم پہ ظلم ڈھانا شروع کر دو۔ بہت برداشت کر لیا ہم نے آپ کی ان منمانیوں کو۔ آپ جیسی شیطان صفت عورت کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے کہ ہم خودکشی کر لیں۔ غریب لوگ ہیں پیٹ پالنے کی خاطر یہ سب ضبط کرنا پڑ رہا تھا مگر یہ حرام کی کمائی ہمارے بس سے باہر

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہے۔علایہ بی بی کے ساتھ اتنے برس آپ نے جو کیا کبھی نہیں روکا کیونکہ کوئی حیثیت نہیں تھی ہماری مگر کب تک آپ کے ان چلتے ہاتھوں کو برداشت کرے۔خدا کے قہر سے ڈریں یہ نہ ہو کہ آپ کی موت کی آپ کیلیے سزا بن جائے۔یہ زمین ہی آپ پہ تنگ پڑ جائے۔کیونکہ ظلم کرنے والے چاہے جتنا مرضی خدا بن بیٹھیں لیکن تمہارے جیسی عورت کی رسی بھی اسی پاک ذات کے ہاتھ میں ہے ابھی ڈھیلی یا دراز ہے تو کیا ہوا جس دن کھینچی نہ "تو تمہاری آہ و پکار سننے والا بھی کوئی نہیں ہو گا۔

خان بابا بولنے پہ آئے تو غصے سے ہانپتے ہانپتے بولتے چلے گئے۔صفورہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جس نے کبھی آنکھ اٹھا کر دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا اور اب کیسے اس سے زبان لڑا رہا تھا۔

تیری ہمت کیسے ہوئی تو مجھے بد دعائیں دے رہا ہے۔میں تیرا وہ حال کروں گی کہ تیری سات نسلیں مجھ سے "پنگا لینے سے پہلے مرنا پسند کریں گی۔"

وہ طیش کے عالم میں اس کے منہ پہ طمانچہ دے مارا۔خان بابا نے وحشت ناک لہو رنگ ہوتی نگاہوں سے ان کا چہرہ دیکھا جو ابھی بھی اپنے گناہوں کو ماننے کی بجائے آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی۔

تو تم نے کونسا ایسا کام کیا ہے جس کے بدلے میں تمہیں دعائیں دی جائیں۔دعاؤں کیلیے کوئی ایسے کام کیے جاتے" ہیں جن سے جنت خریدی جا سکے لیکن نا تو تم نے اپنے پیچھے کچھ چھوڑا اور ناہی کسی کے ساتھ نیکی کی مجھے تو ڈر ہے "کہ نجانے وہ ذات نے تمہارے لیے کیا سوچ رکھا ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بھی دو بدو چلائے تھے۔اس گھر کے در و دیوار میں ان سب کی آوازیں گونج رہی تھی جو باہر کھڑے دین اور عشب کی سماعتوں سے مخفی نہیں رہی۔ان دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا جیسے آنکھوں کے ذریعے ہی کوئی پیام دینا چاہ رہے ہو۔ان کی آنکھیں مسکرائی تھی ایکدم ان کے لب بھی ایک دلکش مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔انہوں نے ہنوز ایک دوسرے کو دیکھتے اثبات میں سر ہلایا۔

"دفعہ ہو جاؤ ابھی اسی وقت میرے اس گھر سے تم دونوں کمتر پنچ ذات لوگ اس عالیشان گھر میں رہنے کے قابل نہیں ہو۔دفعہ ہو جاؤ ابھی کے ابھی اس سے پہلے کہ سب کی طرح میں تم دونوں کو بھی تباہ و برباد کر دوں۔"

وہ پاگلوں کی طرح گرجدار آواز بولی۔شرفو تو سہم کر خان بابا کی قمیض تھامے کھڑا تھا البتہ خان بابا نے تمسخرانہ انداز میں ان کی جانب دیکھا جو اب بری طرح گہرے گہرے سانس بھر رہی تھی۔

"دیکھ لینا تم اسی گھر کی زمین تم پہ تنگ پڑے گی یہ میری بد دعا ہے تمہیں اور ایک مظلوم کی آہ عرش تک جاتی ہے۔جن پہ تم ظلم ڈھاتی رہی ہو نا نجانے کن کن لوگوں کی آہیں خود کے سر لے چکی ہو۔تمہاری تو موت پہ بھی رونے والا کوئی نہیں ہو گا۔"

وہ تنفر بھرے لہجے میں غرائے۔صفورہ بیگم حق دق وہی کھڑی رہ گئی۔حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے تھے۔انہیں تو ابھی سے بھی عجیب سی گھٹن کا احساس ہونے لگا تھا۔انہوں نے دہشت بھری نگاہوں سے ان

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دونوں کی جانب دیکھا جہاں خان بابا شرفو کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیتے باہر کی جانب لے جا رہے تھے۔ ان کی آنکھوں میں پیسوں کے متعلق سوچتے خوف جاگنے لگا۔ نا جانے وہ دونوں اب کیا کریں گے یہی سوچ ہی ان کی سانسیں تھما رہی تھی۔

"اب میں کیا کروں کچھ بھی ایسا نہیں بچا جو ان کو دیتے اپنی جان بخشی کروالو سب کچھ تو بیچ چکی ہوں۔"

معاً کچھ سوچتے ان کی آنکھیں چمکی تھی اگلے ہی لمحے ان کی آنکھوں میں شیطانی چمک نے احاطہ کیا تھا۔ وہ لاٹھی کے سہارے سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی اور الماری سے گھر کے کاغذات نکالتے ڈوبتے دل کے ساتھ باہر کی جانب چل دی۔ باہر پورچ میں رکتے ہی انہوں نے اطراف میں نگاہیں دوڑائی وہ پورچ جہاں دو دو گاڑیاں پوری شان سے کھڑی ہوتی تھی وہاں کسی چیز کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ انہیں اس ماحول سے عجیب سی کوفت ہونے لگی تھی۔ لڑکھڑاتے قدموں سمیت باہر کی جانب بڑھتے ہی انہوں نے سڑک کی جانب چلنا شروع کر دیا تاکہ کسی رکشے کی سواری لے سکیں۔ پہلے تو انہیں وہاں جانا تھا تاکہ اسے وہاں سے غائب کر سکے یہ تو طے تھا کہ اسے مارے بغیر وہ نہیں مرے گی۔ ایک رکشہ روکتے ہی اس نے اسے ایک جانب چلنے کا اشارہ کیا۔ دین اور عشب نے سرعت سے گاڑی کا گئیر بدلتے گاڑی ان کے تعاقب میں دوڑائی تھی وہ پوری باریک بینی سے تمام صورتِحال کا جائزہ لے رہے تھے۔ اسی بھاگ دوڑ میں سانس بری طرح پھولا ہوا تھا۔

رکشے کو ایک جانب رکتے دیکھ انہوں نے بے ساختہ اوپر نام کی جانب دیکھا اور حیرت بھری نگاہوں سے دین نے عشب کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہ کیا کرنے والی ہیں کہی یہ گھر تو بیچنے کے ارادے سے یہاں تو نہیں آئی۔"

دین نے پیشانی مسلتے استسفار کیا تو عشب نے پر سوچ نگاہوں سے ان کی پشت کو دیکھا۔

ناجانے اس عورت نے کیا سوچ رکھا ہے کیسا کیسا قرض لے چکی ہے جو سب کچھ بیچ کر بھی نہیں اتر پارہا۔ عجیب "ہی صورتحال ہے۔"

وہ ناگواری سے بولا۔ ایک تو ویسے بھی علایہ کی وجہ سے اس عورت پہ عجیب طرح کا غصہ تھا اسے اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ان کی عمر کا لحاظ کیے بغیر ساری حدیں پھلانگ دے آج اور اس عورت سے سارے راز اگلوا لے مگر انہیں فلحال پھونک پھونک کر ہر قدم رکھنا تھا وہ کسی کو بھنک بھی نہیں پڑنے دینا چاہتے تھے کہ ان کا ذہن کیا چاہ رہا ہے۔ کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد ان کا رکشہ پھر سے وہاں سے نکلا تھا۔ گاڑی ایک بار پھر کشادہ سڑک پہ رواں دواں تھی جہاں رکشہ تیز رفتاری سے دور رہا تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ رکشہ ایک عجیب سے سنسان سے علاقے میں داخل ہوا جہاں ڈھونڈے سے بھی کسی انسان کا نام و نشان تک نہیں تھا۔ بدبو عجیب سے بھبھوکے ہر جانب سے اٹھ رہے تھے۔ انہیں اس ماحول سے ہی چڑ ہونے لگی تھی۔ دین کا دل تو بری طرح دھڑک رہا تھا خوف سے۔ وہ اب رکشے والے کو کرایہ دیتے بائیں جانب گلی میں مڑ گئی۔ دین اور عشب نے بھی چہروں پہ ماسک کو درست کرتے گاڑی ایک جانب درختوں کے جھنڈ میں لاک کی تا کہ کسی کی نگاہ یہاں تک غلطی سے بھی نا پہنچ پائے۔ وہ اب دبے پاؤں صفورہ کے تعاقب میں چل رہے تھے۔ جیسے جیسے دین آگے کی جانب قدم بڑھا رہا تھا اس کی ہاتھ پیر باقاعدہ کانپنا شروع ہوگئے خوف سے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے دل

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کو کوئی مٹھی میں جکڑ رہا ہو۔اگر یہاں اس کی ماں تھی تو وہ یہاں کیوں تھی اتنے ابتر علاقے میں جہاں تو شاید چرند پرند بھی اس بدبو کے ڈھیر میں آنا پسند نہیں کرتے تھے۔عجیب سی ویرانی نے ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لیا ہوا تھا۔اس کا یوں گھبرانا عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا اس نے بے ساختہ دین کا شانہ تھپتھپاتے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے تسلی دی تھی۔

"یہ جانا کہاں جا رہی ہے۔"

دین نے سرد نگاہ ان کی پشت پہ گاڑھتے سختی سے کہا۔عشب نے آنکھیں دکھاتے آواز دھیمی رکھنے کی تنبیہہ کی معاً اپنے عقب سے آنے والی ہلچل کی آواز پہ وہ دونوں سرعت سے چوکنا ہوئے تھے تبھی جلدی سے اپنی جیبوں سے گن نکالتے ہاتھوں میں تھامتے آہستگی سے گردن کو ترچھا کیا مگر ان کے عقب میں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

"کیا عجیب سا ہولنا کی لیا ماحول ہے۔"

عشب نے اس کے کان کے قریب ہوتے سرگوشی کی۔دین نے تائیدی انداز میں قدم آرام سے آگے کی جانب بڑھاتے اثبات میں سر ہلایا اور منتظر نگاہوں سے صفورہ کی جانب دیکھا جو اب اپنی چادر کے پلو پہ بندھی گرہ کھول رہی تھی۔اس نے سرعت سے چابی برآمد کرتے زنگ آلود تالے پہ لگائی۔اندر سے عجیب سی غوں غوں کی آوازیں آ رہی تھی۔دین کی آنکھوں میں باقاعدہ خون اتر آیا۔جیسے جیسے اس کا ہاتھ چابی گھمانے میں

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مصروف تھا ویسے ویسے اس کا دل بھی ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔ است شدت سے کسی انہونی کا احساس ہو اتھا۔ اس نے سختی عشب کے مضبوط ہاتھوں کو تھاما تھا۔ وہ اتنا لمبا چوڑا مرد آنے والے وقت سے گھبرا رہا تھا۔ اگلے ہی لمحے وہ زنگ آلود دروازہ چڑر کی آواز کے ساتھ کھلا تھا اور صفورہ اندر داخل ہوتے سرعت سے دروازہ بند کر گئی۔ ان کی حرکت پہ ان دونوں کی کشادہ پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔ اس سے پہلے کہ وہ آگے کی جانب بڑھتے اندر دیکھنے یا جانے کا کوئی راستہ تلاش کرتے اندر سے آنے والی چیخوں کی آواز پہ ان دونوں کا رنگ فق ہوا۔ اگلا ہی لمحہ مزید وحشتناک ہوا جب اس پورے ویران ماحول میں گولیوں کے تھرتھرانے کی آواز فضا میں گونجی تھی۔ دونوں کی آنکھوں میں ایک عزم امنڈ آیا تھا۔ ان کا مقصد اندر موجود لوگوں کو باور کرانا تھا کہ باہر کوئی اور بھی ہے جو ان کے غلیظ ارادوں سے باخبر ہے۔ گولیوں کی آواز پہ اندر موجود صفورہ کانپی تھی اس نے کھڑکی کا پردہ ہٹاتے ذرا سی نگاہوں سے باہر کی جانب دیکھا جہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ اس نے چونک کر دھیرے سے کمرے کا دروازہ کھولا تاکہ ایک طائرانہ نگاہ اطراف میں گھما کر کسی کی بھی غیر موجودگی کا یقین کر سکے۔ انہوں نے جوں ہی کمرے سے باہر قدم نکالا پورے ماحول میں دھواں چھایا ہوا تھا۔ وہ آگے کی جانب بڑھتی جا رہی تھی۔ دین اور عشب جو دیوار کی اوٹ میں چھپے ان کے جانے کے منتظر تھے ان کے نکلتے ہی سرعت سے اس کمرے کے اندر گھسنتے اندر سے کنڈی لگاتے گہرا سانس فضا میں خارج کر گئے۔ اگلہ لمحہ ان کیلیے حیران کن تھا جب کسی کی سسکیوں کی آواز پہ انہوں نے ٹھٹھک کر عقب میں دیکھا مگر وہاں کوئی موجود نہیں تھا مگر وہاں کمرے میں وسط میں رکھے بیڈ کے نیچے سے ہلچل کی آواز آ رہی تھی جیسے وہ وجود کپکپا رہا ہو۔ دین نے خالی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خالی نگاہوں سے عشب کی جانب دیکھا کیونکہ اب وہ لمحہ آچکا تھا جب ان پہ آشنا ہونا تھا کہ وہ کون ہے جو ان سے چھپا ہوا ہے۔

"میری گڑیا نہیں گئی کہی۔ وہ یہی ہے ہے نا میرے پاس۔ آجا آجا میرے پاس آجا۔"

بیڈ کے نیچے سے نکلتے ہاتھ کو دیکھتے وہ دونوں اپنی اپنی جگہ کانپے تھے کیونکہ وہ کس قدر زخموں سے چور تھا سونے پہ سہاگہ بچوں والی آواز۔ دین نے اچھنبے سے عشب کی جانب دیکھا۔

"عشب پلیز تم دیکھو مجھ میں ہمت نہیں ہے پلیز۔"

وہ درد بھرے لہجے میں بولا۔ عشب اس کی بات پہ بمشکل اثبات میں سر ہلاتے اپنی تمام تر ہمت متجمع کرتے آگے کی جانب بڑھا اور نیچے جھکا۔

"مگر دین میں تو انہیں پہچانتا ہی نہیں۔ میں کیسے۔"

وہ شش و پنج میں مبتلا بولا۔ دین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا۔

"پلیز تم دیکھو میں بھی آتا ہوں۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں اسے تسلی دینے والے انداز میں بولا۔ عشب نا چاہتے ہوئے بھی سختی سے لب بھینچ گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ سر نیچے کو جھکا کر چھپے وجود کو دیکھتا اس کی آواز پہ وہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تت۔ تمم کون ہو۔ تت۔ تم وہی گندے گڈے ہونا۔ جو سب کو مم۔ مارتا ہے۔"

وہ ہچکیوں سے روتے ناراضگی کا بھرپور اظہار کر رہی تھی اور یہاں ان دونوں کا کلیجہ پھٹنے کے قریب تھا۔ عشب نے بغیر کسی لمحے کی تاخیر کے سرعت سے جھکتے جوں ہی نیچے دیکھا اس کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئی۔ اسے اپنے اطراف میں دھماکے ہوتے محسوس ہوئے تھے۔ اس نے سپاٹ چہرے سمیت اس وجود کی جانب دیکھا۔ اسے بلکل اندازہ نہیں تھا کہ یہ وجود اسے یوں اس طرح یہاں دیکھنے کو ملا تھا۔ اسے ایکدم فضا میں بوجھل ہوتی محسوس ہوئی تھی۔ اس نے کانپتے ہاتھ اپنے چہرے پہ پھیرتے خود پہ قابو پایا۔

"کک۔ کون ہے عشب۔"

اس کی بگڑتی حالت پہ دین نے بے چینی سے استفسار کیا۔

"میں نہیں جانتا انہیں تم خود ہی دیکھ لو۔"

وہ سرد لہجے میں بولتے خود ایک جانب ہو گیا۔ دین کی آنکھوں میں جوت جیسے بجھ سی گئی۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سمیت آگے بڑھا اور نیچے گرنے والے انداز میں بیٹھا۔

"دیکھو آپ جو بھی ہو باہر آؤ ہم کچھ نہیں کہیں گے آپکو۔"

وہ بغیر دیکھے ہی اس وجود کے آگے ہتھیلی پھیلاتے ہوئے بولا۔ جواباً اس کی سسکیاں بلند ہوئی۔

"نہیں تم سب جھوٹ بولتے ہو مارتے ہو گندی دوائی کھلاتے ہو اور چلے جاتے ہو۔'

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ہانپتے ہوئے بولی۔ دین نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا کچھ دیر ہی خاموشی کے بعد اسے اپنی ہتھیلی پہ کسی کی گرفت کا گمان ہوا تھا۔ اس نے جوں ہی اپنی آنکھیں واں کی۔ بیڈ کے نیچے سے وہ وجود چہرہ جھکائے باہر نکل رہا تھا۔ وہ جوں ہی سیدھا ہوا دین کو ایسا محسوس ہوا جیسے آہستہ آہستہ اس کی جان کوئی قبض کر رہا ہو۔ اس کے اطراف میں دھماکے ہو رہے تھے اور وہ دھواں دھواں چہرے سمیت اپنے سامنے کھڑے وجود کو تک رہا تھا جو سہمی ہرنی جیسی نگاہوں سے اسے دیکھتے پاگلوں کی طرح اطراف میں نگاہیں گھما رہی تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا وہ بری طرح لڑکھڑایا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتا عشب نے بروقت اسے تھامتے سہارہ دیا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔"

وہ سختی سے نفی میں سر ہلاتے بڑبڑایا۔ عشب نے حیرانی سے اس کا چہرہ دیکھا جو پھیکا پڑ رہا تھا۔

"دین کون ہیں یہ۔"

عشب نے کسی اندیشے کے تحت سوال کیا۔ دین کی انکھ سے ایک بے مول آنسو ٹوٹتے اس کی شیو میں جذب ہوا تھا۔

"ماما۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کے لبوں نے بے آواز جنبش کی۔ عشب کی گرفت اس کے ہاتھوں پہ کمزور پڑی۔ اس نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا۔ آنکھوں کے پردے پہ کیا کیا نہ لہرایا تھا۔ اس نے اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیرتے انہیں تر کیا۔

"تم اچھے گڈے ہو کیا۔"

عائشہ آنکھیں پٹپٹاتے تالیاں بجاتے ہوئے بولی۔ ان دونوں نے بغور اس کا چہرہ دیکھا جو میلے کچیلے لباس میں چہرے پہ بھی مٹی اٹی ہوئی تھی۔ ناخن بے تحاشہ بڑھے ہوئے تھے۔ دین نے سختی سے لب آپس میں پیوست کیے۔

"ماما یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے آپ نے۔"

وہ عائشہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا ہوا بولا تو نا جانے کیوں بچوں کی طرح برتاؤ کر رہی تھی۔

"یہ دیکھو یہ میری گڈی ہے اس کا نام میں نے علایہ رکھا ہے۔ تم تو اچھے گڈے ہونا۔"

وہ پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے بولی۔ دین سختی سے مٹھیوں کو بھینچتے عشب کے کندھے پہ سر رکھے پھپھک پھپھک کر رو دیا تھا۔ اس عورت نے نجانے کیا کیا کر کے اس کی ماں کا ذہنی توازن ہی خراب کر دیا تھا وہ تو اسے پہچان بھی نہیں پا رہی تھی۔ بس علایہ علایہ کا ورد کر رہی تھی۔ انہوں نے تو ایک کپڑے کی گڑیا کو ہی علایہ تصور کر لیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ادھر دیکھیں ماما میں آپکا دین۔ آپکو انتظار تھا نا اپنے دین کا۔ دیکھیں میں آپکے پاس آیا ہوں مجھ سے باتیں "کریں پلیز۔ ایسے برتاؤ مت کریں۔"

وہ ان کی پیشانی چومتا ہوا بولا۔ عائشہ نے کچھ ساعتیں تو یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھا۔

"میرے دین ہو تم۔ مجھے لینے آئے ہو۔"

وہ دونوں ان کے لہجے پہ ٹھٹھکے تھے جو اگلے ہی لمحے بدل چکا تھا مگر حیران کن بات یہ تھی کہ ان کی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھی جیسے کسی چیز کا اثر ہو رہا ہو۔ اس سے پہلے کہ عشب کچھ بولتا دروازہ بے دردی سے کھٹکنے کی آواز پہ ان دونوں نے بیک وقت ہلتے دروازے کو دیکھا اور ایک نظر دوسری گلی کی جانب کھلتی کھڑکی کو۔ عشب نے بھاگنے والے انداز میں جاتے دروازے کی چٹخنی چڑھائی اور کھڑکی کی زنگ آلود کنڈی کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا جو کھولنے میں انتہا کی مشکل پیش آ رہی تھی۔ عشب نے اپنے دونوں ہاتھوں سے لوہے کی ان سلاخوں کو سختی سے تھاما یہاں تک کہ اس کے بازوؤں کی رگیں بری طرح ابھر کر نمایاں ہو رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے کھڑکی ایک جھٹکے سے ٹوٹی تھی۔ عشب کے اشارے پہ دین نے سرعت سے جھک کر ہوش و حواس سے بیگانہ عائشہ کو باہوں میں بھرا اور کھڑکی کے راستے باہر کو چھلانگ لگا دی۔ عشب نے بھی اس کی تقلید میں باہر کی جانب دوڑ لگا ئی۔ اب وہ دونوں گاڑی کے نزدیک پہنچتے عائشہ کو پچھلی سیٹ پہ لٹا رہے تھے۔ دین تو جیسے بلکل خاموش ہو گیا تھا۔ آنکھوں سے خالی پن صاف چھلک رہا تھا۔ عشب نے اسے دوسری سیٹ پہ بٹھاتے خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی ایک جھٹکے سے فراٹے بھرتی وہاں سے نکلی تھی۔ وہاں سے جاتے جاتے بھی عشب نے باہر کی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جانب جھکتے گولیوں کی بوچھاڑ کرتے صفورہ کو خبر دار کرنا چاہا۔ گولیوں کی آواز پہ صفورہ نے گلی میں جھانکا جہاں سے کھڑکی ٹوٹنے کی بدولت اندر کا منظر صاف نمایاں تھا۔ خالی کمرہ دیکھتے اس کی پیشانی پہ پسینے کے قطرے نمودار ہوئے جنہیں وہ بے دردی سے رگڑ گئی۔ اس کا شک پہلی بار میں ہی ان دو آدمیوں کی جانب گیا تھا جو اس کے ساتھ اس کام میں ملوث تھے۔

"کیا معلوم پیسے نہ دینے کی بدولت وہ عائشہ کو لیتے فرار ہو گئے ہو۔ ویسے بھی عائشہ میرے کس کام کی تھی اب کم از کم پیسوں کی پریشانی تو نہیں ہو گی۔"

وہ فوراً سے یہ سوچتے ہلکی پھلکی ہو گئی اور بے ہنگم آواز میں قہقہے لگاتی اپنے گھر کی جانب چل دی۔

عشب نے پہلی فرصت میں عائشہ کو کسی اچھے ہسپتال میں داخل کرایا تھا تاکہ اس کے متعلق تمام معلومات حاصل کر سکے۔ اس دوران دین کسی بے جان پتلے کی مانند اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ عشب نے بڑے بھائی کی طرح اسے سنبھال لیا تھا۔ ابھی بھی عائشہ ایمرجنسی میں ایڈمٹ تھی اور وہ دونوں ڈاکٹر کے کیبن میں بیٹھے ان کے بولنے کے منتظر تھے جو پوری دلجمعی سے فائل پڑھنے میں محو تھے۔

"ویل مسٹر عشب مجھے کہتے ہوئے اچھا تو نہیں لگ رہا مگر یہ بلکل ٹھیک تھی ان کا ذہنی توازن بھی بلکل درست تھا. مگر جتنی ہیوی مقدار میں انہیں وہ ڈوز دی گئی ہے تاکہ ان کا ذہن بلکل بچوں کی مانند ہو جائے کچھ بھی کہنا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ممکن نہیں ہے۔ایک ذہنی دباؤ مار پیٹ یہ سب چیزیں بھی ذہن پہ بری طرح اثر انداز کرتی ہیں مگر ساتھ یہ زہریلی دوائیاں بہت برا کام سرانجام دیتی ہیں۔میں کچھ ٹیسٹ اور کچھ ان کی دیکھ بھال اس طریقے سے کرنی ہو گی جس سے ان کا ذہنی توازن دوبارہ سے درست ہو جائے۔کیونکہ وہ اپنی عمر کے مطابق نہیں سوچ رہی وہ ایک نو دس سالہ بچے کی ذہنیت سے بول رہی ہے جو کہ بلکل درست نہیں ہے۔آپ کو کچھ دن انتظار کرنا ہو گا تاکہ سب کام ٹھیک سے ہو سکیں۔"

ڈاکٹر نے فائل پہ نظر ثانی کرنے تمام. تفصیل ان کے گوش گزار دی۔عشب نے سمجھنے والے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔اس کے برعکس دین کے اعصاب تنتے جا رہے تھے۔اس نے لہو رنگ آنکھوں کو کسی غیر مرئی نقطے پہ جماتے اپنی مٹھیاں بھینچی اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔عشب نے گھبرا کر ان کی جانب دیکھا۔

"ڈاکٹر اگر ہم اسلام آباد میں کسی اچھے ڈاکٹر کا انتظام کر لیں۔"

عشب نے دین کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے سنجیدگی سے سوال کیا جو اباؤہ خوشدلی سے اثبات میں سر ہلا گئے۔عشب ان سے مصافحہ کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ویسے مسٹر عشب یہ سراسر ایک پولیس کیس ہے۔ہمیں وقت رہتے انہیں انفارم کر دینا چاہیے۔"

ڈاکٹر نے اسے تنبیہہ کرنا ضروری سمجھا۔عشب نے ایک گہری نگاہ ان پہ ڈالی۔

اب آپ پلیز ان کا خیال کھیے گا۔ ہمہ وقت کوئی نرس ان کے آس پاس ہی ہونی چاہیے ہم کچھ وقت میں لوٹیں گے باقی باتیں بعد میں ڈسکس کرتے ہیں۔"

وہ ان سے ملتے دین کو لیتے باہر کی جانب چل دیا۔ دین بے جان قدموں سے کھینچتے اس کے ساتھ چل رہا تھا۔ عشب جانتا تھا کہ یہ ایک بہت بڑا صدمہ ہے جو اچانک اسے لگا ہے۔ نا جانے علایہ کا ردِ عمل کیا ہو گا اور آگے کا وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ وہ خود بھی اس وقت بہت بے بس اور تنہا محسوس کر رہا تھا۔ وہ اس وقت میں کس کس کو سنبھالے گا۔

اب ان کا رخ ملک ہاؤس کی جانب تھا کیونکہ یہ تو اٹل تھا کہ آج اس عورت کا اس دنیا میں آخری دن تھا۔

وہ جوں ہی ملک ہاوس واپس لوٹی اس کا فون رنگ ہوا۔ صفورہ نے اپنی پوٹلی میں سے فون بر آمد کیا جہاں اس میں سے ایک شخص کا نام گنگنا رہا تھا۔ صفورہ نے تنفر سے سر جھٹکا اور فون اٹھاتے کان سے لگایا۔

'کب آ رہی ہے پھر پیسے لے کر بڑھیا۔"

اس شخص کی آواز پہ صفورہ کے ہاتھ میں موجود موبائل کانپا۔ مگر پھر ان پیسوں اور عائشہ کا خیال کرتے اس کا غصہ ایک بار پھر نئے سرے سے عود آیا تھا۔ اس نے دانت پیستے خونخوار تیوروں سے موبائل کو گھورا۔

"پیسے تو ہتھیا چکا ہے۔ عائشہ کو بھی وہاں سے غائب کر چکا ہے اب مزید کیا چاہیے تجھے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ غصے سے غرائی۔اس شخص کی کشادہ پیشانی پہ سلوٹیں نمودار ہوئی۔

لگتا ہے تو گرتی عمر کے ساتھ سٹھیا گئی ہے۔مجھے نا تو پیسے موصول ہوئے اور نہ ہی عائشہ کے بابت علم ہے۔مجھے تو" لگا شاید تو نے اسے وہاں سے غائب کرا یا ہے۔"

وہ بھی جواباً چلایا۔صفورہ نے نا سمجھی سے اس کی بات سنی معاً اس کے جھوٹ کر وہ ضبط کے گھونٹ بھر کر رہ گئی۔

مجھ سے زیادہ زبان لڑانے کی ضرورت نہیں ہے۔سب کچھ تجھے مل چکا ہے اب میرا تیرے سے کوئی سروکار" نہیں ہے۔دوبارہ مجھے فون نہ کرنا۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولتی فون کاٹ گئی ناگواری سے سر جھٹکتے اپنے کمرے کی جانب چل دی بغیر آنے والے وقت کا خیال کیے۔ناجانے اب قسمت کیا رخ لینے والی تھی۔

"کیا بول رہی تھی بڑھیا۔"

ساتھ بیٹھے وجود نے اچھنبے سے پوچھا۔اس شخص نے دانت کچکچائے۔

بول نہیں رہی تھی بک بک کر رہی تھی اور اب وقت آگیا ہے کہ ہم اس کی بک بک کو ہی لگام ڈال" دے۔"میں نے اسے واضح تنبیہ کی تھی کہ مجھ سے پنگا لے گی تو منہ کی کھائے گی۔بہت پر نکل آئے ہیں اس کے۔اس سب کچھ بھسم ہوگا۔وہ بھی اس کا غرور بھی اس کی انا بھی جس کے زعم میں وہ جیتی ہے۔

"سب کچھ خلاص۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے آنکھوں ہی انکھوں میں اپنے ساتھی کو کوئی اشارہ کیا وہ اس کا اشارہ سمجھتے پٹرول کے کین اٹھاتے اپنی گاڑی کی ڈکی میں رکھنے لگا۔

'خیال کریو کسی کو علم نہیں ہونا چاہیے۔"

وہ دونوں اس وقت بدلے کی اگ میں جھلس رہے تھے تبھی جلدی سے ماچس اپنی جیب میں اڑستے گاڑی میں سوار ہو گئے۔ اگلے ہی لمحے گاڑی جہاز کی سی تیزی سے دھول اڑاتی ملک ہاوس کی جانب رواں دواں تھی۔ تقریباً دس منٹ کی مسافت طے کرتے اس میں سے ایک شخص نے چور نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا اور اندر کی جانب بڑھے مگر دروازہ بند دیکھ ان کی آنکھوں میں ناگواری سی پھیل گئی۔ آسمان پہ اندھیرا چھا چکا تھا تبھی کسی کو ان کے. ہونے کا گمان نہیں ہوا تھا۔ وہ مکمل ہوشیاری سے اپنا کام سرانجام دے رہے تھے۔

اگلے ہی لمحے اس میں سے ایک وجود میں کھڑکی سے اندر کی جانب چھلانگ لگاتے وہ کین اٹھاتے ہر جانب چھڑکاؤ کیا تھا۔ اگلے بیس منٹ میں وہ اس کام سے بھی فراغت حاصل کر چکے تھے۔ ان کی انکھوں میں مسلسل ایک شیطانی چمک رقصاں تھی۔ وہ دونوں جس راستے سے اندر آئے تھے اسی راستے سے باہر کود آئے۔

کہاں تھا میں نے اس بد دماغ بڑھیا سے کہ میں دھوکا دینے والوں کی ایسی موت چنتا ہوں کہ روح تک کانپ" جاتی ہے مگر نہیں سب کچھ ختم ہو جائے گا سب کچھ بھسم۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے کہتے ساتھ ہی ایک تیلی جلاتے اندر کی جانب پھینکی تھی۔ آگ کا ایک شعلہ جلا تھا اور ایک جھٹکے میں آگ ہر جانب پھیلتی چلی گئی۔ اس شخص نے خباثت سے ایک قہقہہ لگاتے معنی خیز نگاہوں سے اپنے ساتھ موجود شخص کو دیکھا اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں پکڑے جانے کے خوف سے بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلے تھے۔ ماحول میں ہر جانب سکوت چھا چکا تھا۔ دھوئیں کے مرغولے فضا میں اڑتے ایک عجیب سا منظر پیش کر رہے تھے۔

"یہ عجیب سی بدبو کیسی ہے۔"

صفورہ جو اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی ہر جانب دھواں دھواں محسوس کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور ایک جھٹکے سے کمرے کے دروازے کو کھولا مگر باہر ہر جانب پھیلی اگ کو دیکھتے اس کے حلق سے ایک دلخراش چیخ بلند ہوئی تھی۔ اس نے ایک جانب بھاگنے کی کوشش کی مگر آگ نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ دوسری جانب بھی یہی حال تھا۔ اس نے پتھریلی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا۔

"نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

وہ نفی میں سر ہلاتے بڑبڑائی۔ خوف سے چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔ واپس کمرے میں جانے کی بھی ہمت نہیں تھی کیونکہ کمرے کے دروازے کو بھی آگ نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ وہ موت کو اپنی انکھوں کے سامنے محسوس کرتے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پوری قوت سے چلائی تھی مگر کوئی ہوتا تو سنتا سب کچھ تو وہ اپنے ہاتھوں سے ہی ختم کر چکی تھی۔ دھوئیں کی بدولت کھانسی کا بری طرح دورہ پڑا تھا۔

"دادو پلیز ماما کیلیے پانی دیدیں وہ بری طرح کھانس رہی ہیں پلیز دادو۔"

وہ. چھوٹی سی بچی اپنی ماں کیلیے اس کے آگے گڑگڑا رہی تھی مگر وہ بے حس بنی آگے سے قہقہہ لگا رہی تھی۔

آنکھوں کے دریچوں پہ کیا کیا نا لہرایا تھا۔ وہ اپنا گلہ پکڑتے زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔

"مجھے بچالو پلیز میرے بچے کو بچالو صفورہ۔"

نگینہ کی روتی بلکتی آواز اس کی سماعتوں میں گونجی۔ وہ تکلیف سے آنکھیں میچ گئی۔ آگ نے اس کی ٹانگ کو بھی اپنی زد میں لے لیا تھا۔ وہ درد کی شدت سے چیخی۔

"پلیز میرے کردار کو گندا مت کریں میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔"

عائشہ کی روتی ہوئی آواز پہ اس کی ہمت ٹوٹی تھی۔ آگ آہستہ اہستہ اس کے پورے وجود کو جھلسا رہی تھی۔ وہ چیخ چلا رہی تھی مگر اس کی آہیں سسکیاں سننے والا کوئی بھی نہیں تھا۔ خان بابا کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"تمہاری تو موت پہ بھی رونے والا کوئی نہیں ہو گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے ایک گہرا سانس بھرا مگر دھوئیں کی بدولت اس کی کھانستے کھانستے اندر سے سب کچھ ختم ہونے لگا تھا۔

"ماما آپ علایہ کو چھوڑ کر کہاں چلی گئی۔ آپ نے تو کہا تھا کہ علایہ کے پاس واپس آئیں گی پہلے بابا پھر دین بھائی اور اب آپ بھی۔"

علایہ کی فریاد ان کی سماعتوں میں گونجی۔ آج اپنے کیے سارے ظلم اس کے ذہن کے دریچوں میں واضح ہو رہے تھے۔ اس معصوم پھول پہ کیے سارے ظلم اس کا وجود زخموں سے چور۔ وہ روتی تھی گڑگڑاتی تھی مگر اسے رحم نہیں آتا تھا۔ ایک آخری منظر ان کے ذہن میں فلم کی مانند چلنے لگا۔

"آپ مسز شاہ زین بات کر رہی ہیں۔"

شاہ زین کی وفات کے بعد جب صفورہ نے عائشہ کو قید میں رکھا اس کے کچھ دنوں بعد ہی یونٹ سے فون آیا تھا۔ صفورہ نے نجانے کیا سوچتے حامی بھری۔

"وہ دراصل شاہ زین سر کی سلامتی کی خبر آگئی ہے مگر ابھی بھی ان کی حالت بے تحاشہ خراب ہے۔ عاکف سر سے نجانے کیوں رابطہ ممکن نہیں ہو پایا۔ وہ اور بھی نجانے کیا کیا بول رہا تھا مگر صفورہ کے دماغ میں تو نجانے کیا کیا چل رہا تھا۔"

آخر میں سب کی آوازیں اس کے ذہن میں گڈمڈ ہونے لگی۔ اگلے ہی لمحے درو دیوار کو ہلا دینے والی وحشت ناک چیخ کے ساتھ ہر جانب سناٹا چھا گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ٹھیک ہی تو کہتے ہیں کہ جتنا مظلوم پہ ظلم کا دن سخت ہوتا ہے اس سے کئی زیادہ شدید ظالم پہ انصاف کا دن ہو گا۔ کسی کی ایک آہ واحد آہ پوری دنیا اجاڑ دیتی ہے۔ اسی لیے کسی کی تکلیف کا سبب قطعی مت بنو کیونکہ وہ پاک ذات سب پڑ کھتی ہے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ یقیناً ظالم کو ڈھیل دیتا ہے۔ پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو پھر اس کو نہیں چھوڑتا۔"

یہ ارشاد فرما کر آپ نے یہ آئیہ تلاوت فرمائی:

(سورۃ ہود آیت نمبر ۱۰۲)

اور تیرا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ ایسی ہوا کرتی ہے، فاالواقع اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان دونوں کی گاڑی جوں ہی ملک ہاؤس کی حدود میں داخل ہوئی۔ان دونوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی کیونکہ پورا گھر بری طرح آگ کی لپیٹ میں آیا ہوا تھا۔سب کچھ جھلس کر راکھ ہو رہا تھا۔دین نے شر ربار نگاہوں سے اس گھر کو دیکھا۔

نہیں وہ عورت ایسے نہیں مر سکتی۔وہ اتنی آسانی سے کیسے جا سکتی ہے۔مجھے میرے سوالوں کے جواب کون" 'دیگا۔مجھے اندر جانا ہے۔

وہ اشتعال کے عالم میں چلایا۔عشب نے بروقت اسے تھامتے نفی میں سر ہلایا۔

دین پلیز سنبھالو خود کو اس پاک ذات نے انصاف کر دیا ہے۔دیکھو تمہاری نگاہوں کے سامنے تمہاری ماں' 'تمہاری بہن کا گنہگار جھلس کر مر رہا ہے کیا یہ سزا ٹھیک تجویز نہیں کی گئی۔

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

میں اس عورت سے پوچھنا چاہتا ہوں عشب کہ کیوں اس نے سب ختم کر دیا۔کیوں ہم سے ہماری تمام خوشیاں" لیتے ہمیں محرومیاں تھما دی۔اس دن اگر یہ عورت پولیس کو نا لے کر آتی تو میں اپنی ماں بہن کو کبھی نہ رلنے "دیتا۔سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے۔میں ہوں گنہگار ان سب کا۔مجھے موت کیوں نہیں آئی۔میں بڑا ہوں۔

وہ اپنا منہ تھپڑوں سے سرخ کرتے زمین پہ بیٹھے تکلیف سے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"دین پلیز اس وقت سنبھالو اب اگر تم نے ایسا برتاؤ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

وہ سختی سے اسے تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولا۔ دین نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ عشب نے فائر بریگیڈ کو وقت رہتے فون کر دیا تھا اب وہ اپنا کام کرنے میں مصروف تھی۔

عشب نے ایک نگاہ دین پہ ڈالی جو گم صم سا بیٹھا تھا۔ ابھی تو اسے جزاء کے متعلق معلوم نہیں تھا۔ اگر اسے یہ سب پتہ چلتا تو نا جانے وہ کس قدر ٹوٹتا۔

"سر اندر ایک جلی ہوئی لاش ملی ہے۔ سب کچھ جل کر راکھ ہو چکا ہے۔ ان کا چہرہ بری طرح مسخ ہے۔"

ان میں سے ایک آدمی سے عشب کو آکر اطلاع دی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہمارا ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ ہم بس یہاں سے گزر رہے تھے تبھی آپ کو اطلاع دی۔"

عشب کے بولنے سے قبل ہی دین نے سپاٹ انداز میں کہا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا گاڑی کی جانب چل دیا تاکہ دوبارہ ہسپتال جا سکے۔

اسلام آباد میں ایک خوبصورت شام اتری تھی۔ آسمان پہ بادلوں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ ٹھنڈی اور معطر کر دینے والی ہوا وجود کو ایک عجیب سی طمانیت بخش رہی تھی۔ ایسے موسم میں وہ ٹیرس پہ کھڑی لطف اندوز ہو رہی تھی۔ ہوا کے زور سے بال اٹھکیلیاں کرنے میں مصروف تھے معاً بڑھتی سردی سے کپکپاتے وہ اپنے بازو سہلاتی اندر کی جانب آ گئی۔ اب اس کا رخ باہر کی جانب تھا تاکہ کاظم صاحب سے مل سکے۔ لاؤنج میں کسی کو بھی موجود نہ دیکھ اس نے پریشانی سے خانساماں کی جانب دیکھا۔

"کاظم انکل کہاں ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے دھیمے لہجے میں استفسار کیا۔

"بٹیاوہ لائبریری میں ہونگے۔"

ان کی بات پہ انہوں نے مسکراتے ہوئے بائیں جانب اشارہ کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے اس جانب چل دی۔ اندر پہنچتے ہی اس کی نگاہ سامنے کرسی پہ جھولتے کاظم صاحب پہ پڑی جو پوری دلجمعی سے کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھے۔ آتش دان کی بدولت کمرہ اچھا خاصہ گرم ہو رہا تھا۔ سردی کا احساس کچھ کم ہوا تھا۔

"ارے انکل آپ بھی شاعری کی کتابیں پڑھتے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کے ہاتھ میں موجود کتاب دیکھتے خوشگوار لہجے میں بولی۔ کاظم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور مسکراتے ہوئے اس کا استقبال کیا۔

"پھر سے انکل۔"

ان کی سرزنشی آواز پہ وہ کھسیا گئی تبھی زبان دانتوں تلے دباتے ہاتھ کی مدد سے کانوں کو چھو گئی۔

"اوپس سوری بابا۔"

وہ جلدی سے بولی مبادہ وہ کہی ناراض نہ ہو جائے۔ یہ بھی دین کے جانے کے بعد دونوں میں اچھی خاصی انڈرسٹینڈنگ ہوئی تھی تبھی وہ اس قدر کھل کر بات کر رہے تھے۔

"میں تو بچپن سے پڑھتا ہوں آپ بتائیں مزید کون پڑھتا تھا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہوں نے مسکاتے لہجے میں استفسار کیا۔

میری ماما پڑھتی تھی۔ آپ جانتے ہیں کہ بابا نے ڈھیروں ڈھیر کتابیں ماما کو لا کر دی تھی وہ بتاتی ہیں اور ابھی بھی" میرے کمرے میں ان کی کچھ کتابیں ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔

اس نے ان کے ہاتھ میں موجود کتاب کی جانب اشارہ کیا تو وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئے۔

مجھے تو بچپن سے ہی بہت شوق تھا شاعری کا نت نئی کتابیں ہم اکٹھی کرتے تھے پھر اسے سنبھال کر پڑھنا آپس" "میں شاعرانہ انداز میں گفتگو کرنا۔

وہ ہنستے ہوئے بولے جیسے ماضی کے کسی خوبصورت ورق کا ذکر کر رہے ہو۔

"آپ کے ساتھ بھی کوئی پڑھتا تھا کیا۔"

علایہ نے ان کی بات پہ نتیجہ اخذ کرتے حیرت سے پوچھا۔ کاظم نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا۔

"ہاں ایک دوست تھا بہت اچھا پورا بچپن ساتھ گزرا پھر وہ کہی کھو گیا تھا چاہ کر بھی نہیں مل سکا واپس۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ یاسیت بھرے لہجے میں بولے۔

"کسی سے محبت کرتے تھے کیا آپ۔"

اس کے سوال پہ کئی لمحے تو وہ کچھ بول ہی نہیں پائے۔کافی دیر ایک عجیب سی خاموشی ان کے درمیان حائل رہی۔علایہ اپنے اچانک سوال پہ خواہ مخواہ شرمندہ سی ہو گئی۔

"ایم سوری میں وہ بس۔"

وہ شرمندہ شرمندہ سی بولی۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ابھی بتایا نا کہ ایک دوست تھا وہ کھو گیا تو کافی مہینے تو میں بھی کہی کھو گیا تھا پھر دوبارہ" زندگی کی جانب لوٹا میری بیوی نے لٹایا عشب کی ماما۔پھر جب وہ چھوڑ کر چلی گئی تو میں نے اپنے بیٹے کے سہارے "جینا شروع کر دیا کیونکہ وہی میرا اخری سہارہ تھا۔

وہ تفصیل سے بولے تو علایہ ان کے چہرے پہ ایک درد محسوس کرتے خاموش ہو گئی۔

"خیر آپ نے کھانا کھایا اور عشب کا فون۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

انہوں نے کتاب واپس ریک میں رکھتے سنجیدگی سے سوال کیا جو اباًوہ بیچارگی سے نفی میں سر ہلا گئی۔کاظم صاحب نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اس کی جانب ایک بازو پھیلایا تھا جو اباًعلایہ نے مسکراتے ہوئے ان کے بازو کے گھیرے میں آتے انہی کے ساتھ باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔اس دوران کاظم کی نگاہیں وقتاًفوقتاًناجانے کیا سوچتے علایہ کی جانب اٹھ رہی تھی۔

"میرے خیال سے تم میرے گھر چلو آنٹی کو لے کر۔"

عشب نے ایک نگاہ دین کے کندھے پہ سر ٹکائے عائشہ کو دیکھتے دھیمے لہجے میں کہا۔وہ دونوں اس وقت اسلام آباد ائیر پورٹ پہ موجود تھے۔عشب نے گھر فون کرتے پہلے ہی ڈرائیور کو یہاں پہنچنے کی اطلاع دے دی تھی۔ابھی وہ دونوں گاڑی میں ہی سوار تھے کہ عشب نے پیشکش کرنا ضروری سمجھا کیونکہ علایہ بھی خانزادہ منشن میں موجود تھی جس کا علم دین کو بلکل نہیں تھا۔وہ چاہتا تھا سکون سے بیٹھ کر وہ پوری تفصیل اس تک پہنچا دے۔دین جو سنجیدگی سے عائشہ کے چہرے کو تک رہا تھا چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔ماتھے پہ شکنیں نمودار ہوا۔اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔

"نہیں اپنے گھر ہی جاؤں گا۔تم.پریشان مت ہو۔ناجانے علایہ کا کیا ردِعمل ہوگا ماما کو دیکھنے کے بعد۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تھکے تھکے لہجے میں گویا ہوا۔ عشب نے اس کی بات پہ ایک خاموش نگاہ اس پہ ڈالی وہ اسے کیا بتاتا کہ علایہ تو خانزادہ مینشن میں ہے اور اس کے پیچھے یہاں کیا کیا ہو چکا ہے۔

"دین کچھ دیر ہی بات ہے۔ وہاں جا کر کچھ دیر آرام کر لینا۔ پھر چاہے تو چلے جانا۔"

اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔ دین نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو نا جانے کیوں بار بار دباؤ ڈال رہا تھا۔

"میں سب سے پہلے علایہ سے ہی ملوانا چاہتا ہوں عشب ماما کو۔ وہ بہت تڑپی ہے روئی ہے۔"

وہ بھاری لہجے میں بولا۔ عشب نے تنگ کر اس کی جانب دیکھا جس کی ایک ہی تکرار جاری تھی۔

"تو علایہ تمہیں جہاں ملے گی وہی لے کر جا رہا ہوں۔"

اب کی بار وہ اکتائے لہجے میں گویا ہوا۔ دین نے اس کی غیر متوقع بات پہ ٹھٹھک کر اس کا چہرہ دیکھا۔ دین اپنی خود ساختہ حرکت پہ سٹپٹا کر رہ گیا۔ جلد بازی میں وہ کیا بول گیا تھا۔

"کیا مطلب کہاں ہے علایہ۔"

اس نے تیکھے چتونوں سے استفسار کیا تو عشب خود کو کوستے ونڈ سکرین سے باہر دوڑتے مناظر کو دیکھنے لگا۔ دین نے اس کے شانے پہ دباؤ ڈالتے اس کا رخ اپنی جانب کروایا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"پہلے میری بات اطمینان سے سننا پھر کوئی ردِ عمل ظاہر کرنا دین۔"

اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملاتے بات کی تمہید باندھی۔ دین کو بے چینی نے آن گھیرا۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو آخر۔"

اس نے سختی سے پوچھا۔ جواباً عشب نے گاڑی کا رخ خانزادہ منشن کرنے کا حکم دیا۔

"گھر چلو پھر سکون سے بات کرتے ہیں۔"

وہ مختصر جواب دیتے سیٹ سے پشت ٹکاتے آنکھیں موند گیا۔ دین اس کے اطمینان پہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔ ائیرپورٹ سے گھر کا رستہ کچھ مسافت پہ تھا تبھی گاڑی اپنی منزل پہ رواں دواں تھی۔

تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد گاڑی مینشن کی حدود میں داخل ہوئی تو اتنی دیر میں عائشہ کی جاگ بھی کھل چکی تھی۔ اس نے سختی سے دین کا بازو جکڑتے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جواباً اس نے انہیں اپنے سینے میں بھینچتے بے ساختہ تسلی دی۔

"میری گڑیا کہاں ہے۔"

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولی۔ دین نے تکلیف سے آنکھیں میچی تھی۔ عشب گاڑی سے اترتے سامان وغیرہ ڈرائیور کے ہاتھ اندر بھجوا رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہم ہماری گڑیا کے پاس ہی آئے ہیں ماما۔ دیکھیے گا وہ بھی آپ کو دیکھ کر خوش ہو جائے گی۔"

وہ نم نگاہوں سمیت مسکراتے ہوئے ان کا ماتھا چومتا ہوا بولا۔ عائشہ نے پوری آنکھیں کھولتے حیرت سے اس کا چہرہ دیکھا جیسے اس کی بات سمجھنے کی کوششوں میں ہو۔

"چلو آجاؤ اندر۔"

وہ عائشہ سے نگاہیں پھیرتے براہ راست دین سے مخاطب ہوا۔ دین نے اس کی بات پہ خاموشی سے اثبات میں سر ہلاتے عائشہ کو بازوؤں کے گھیرے میں لیتے اندر کا رخ کیا۔ عائشہ نے اوجھل ہوتی نگاہوں سے عشب کے چہرے کو دیکھا تھا۔

وہ دونوں جوں ہی گھر کا داخلی دروازہ عبور کرتے اندر داخل ہوا لاؤنج میں کسی کا بھی نام و نشان تک نہیں تھا۔ عائشہ نے حیرت سے اتنے بڑے اور عالیشان گھر کو دیکھا۔ عشب کے اشارے پہ وہ انہیں لیتے صوفے پہ براجمان ہو گیا۔ عشب نے بے ساختہ علایہ اور کاظم صاحب کی تلاش میں نگاہیں گھمائی مگر وہاں کسی کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

"ہاں تم بتاؤ گاڑی میں کس متعلق بات کر رہے تھے۔"

دین نے سپاٹ چہرے سمیت سوال کیا۔ عشب نے اس کی بات پہ گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

"علایہ یہی ہے۔ وہ تمہارے گھر میں نہیں ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے بالاخر اس کی سماعتوں پہ بم پھوڑا۔دین نے بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"وہ مگر یہاں کیا کر رہی ہے۔"

اس نے سرد مہری سے استفسار کیا۔عشب نے کٹیلی نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔

"میرے خیال سے جس کے پاس تم اسے چھوڑ کر گئے تھے یہ تم انہی سے پوچھو تو بہتر ہو گا۔"

وہ دانت پہ دانت جماتے سختی سے گویا ہوا۔دین کا چہرہ ایک لمحے میں تاریک ہوا۔

"کیا مطلب۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز پہ عشب نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا اور سنجیدگی سے ساری بات اس کے گوش گزار دی۔وہ جوں جوں بتاتا جا رہا تھا دین کے چہرے کا رنگ فق ہوتا جا رہا تھا۔وہ دھواں دھوان چہرے سمیت عشب کو یک ٹک دیکھ رہا تھا۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے جانے کے بعد اس کی بہن کے ساتھ اس قسم کا برتاؤ رکھا جائے گا۔اس نے اذیت سے آنکھوں کو میچ کر کھولا۔فضا ایکدم گھٹن زدہ محسوس ہوئی۔

"اتنا سب ہو گیا میرے جانے کے بعد۔"

اس کی ہکلاتی آواز پہ عشب نے خاموشی سے چہرہ جھکا لیا۔عائشہ اس دوران خاموش بیٹھی اپنی انگلیوں سے کھیلنے میں مصروف تھی۔ان دونوں کی نگاہیں وقتاً فوقتاً اس کی جانب اٹھ رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین اگر وہ تمہاری بیوی نا ہوتی تو آئی سوئیر میں کوئی بڑا قدم اٹھانے پہ مجبور ہو جاتا۔اس قدر ہتک آمیز رویہ "
میری حیات میں کوئی میری بیوی کے ساتھ رکھیں یہ میں قطعی برداشت نہیں کروں گا۔یہ معاملہ بھی میں تم پہ
"چھوڑ آیا تھا اس دن کہ اس سب سے دین نپٹ لے گا مجھے بس اس دن علایہ کی فکر تھی اسے میں لے آیا۔

اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔دین نے محبت بھری نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی بات کا پکا ہے وہ کچھ بھی کرنے سے دریغ نہیں کرتا ابھی بھی وہ اس کا لحاظ کرتے خاموشی اختیار کر گیا ہو گا معاً علایہ کا خیال آتے ہی اس نے لاشعوری طور پہ اطراف میں نگاہیں دوڑائی۔

"علایہ ہے کہاں دکھائی نہیں دے رہی۔"

اس نے بے چین دل کے ساتھ سوال کیا۔آنکھوں میں ایک آس کے جگنو سے تھے کہ کہی وہ اس سے بھی ملنے سے انکار نہ کر دے۔عشب نے اس کا کندھا تھپتھپاتے حوصلہ دیا۔

عشب میں نہ اچھا بھائی ہوں نا بیٹا۔میری زندگی میں ہی میرے گھر کی عورتوں کے ساتھ یہ سب ہوتا رہا۔اس "
ملک کے لوگوں کی حفاظت کا زمہ تو میں نے اٹھالیا مگر اپنوں کی حفاظت نہیں کر سکا۔ان دونوں نے پل پل ایک
نئی موت مری ہے اور میں میں کہاں تھا میں کیوں نہیں تھا ان کے پاس۔انہیں سب سے زیادہ میری ضرورت
"تھی میں کیوں نہیں تھا۔بہت برا بیٹا ہوں میں بہت برا بھائی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچتے سسک اٹھا۔عشب نے بے ساختہ اسے اپنے سینے سے لگایا۔وہ اسے بتا کر تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا تھا مگر یہ بے حد ضروری تھا۔

میں تمہیں بتانا نہیں چاہتا تھا مگر اگر آج میں تمہیں نا بتاتا تو اس ظلم میں اضافہ ہوتا۔ویسے تو اب اس کا اس تمام" گھر والوں کو سے کوئی لنک نہیں ہے اور یہ اس کے شوہر کا حکم ہے مگر تمہاری سماعتوں تک یہ سب پہنچنا بھی اٹل "تھا۔

وہ پشیمانی سے بولا۔اس کی بات پہ دین کا چہرے پہ پتھریلے تاثرات رقم ہوئے۔

بہت اچھا کیا تم نے مجھے بتا کر عشب اب کیا کرنا ہے اور کیا نہیں اس بات کا فیصلہ میں خود ہی لے لوں گا تمہارا" "بہت شکریہ میری بہن کی حفاظت کرنے کیلیے۔اگر تم بھی نہیں ہوتے وہاں اس دن تو نا جانے کیا ہو جاتا۔

وہ مٹھیاں بھینچتے کڑے لہجے میں گویا ہوا۔عشب نے پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھا جو نا جانے کیا کرنے والا تھا۔

"مجھے علایہ سے ملنا ہے۔"

اس کی بات پہ عشب اپنی شرٹ درست کرتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور متلاشی نگاہیں ارد گرد دوڑائی۔

"میں دیکھتا ہوں نا جانے ڈیڈ اور علایہ کہاں ہے۔"

وہ اسے کہتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میری گڑیا۔"

معاًعائشہ کی آواز پہ دین نے چونک کر اپنی سرخ آنکھیں ان کے چہرے پہ جمائی اور وہ اونچا لمبا مرد ایک بار پھر انہیں سینے میں بھینچتے بے آواز رو دیا تھا۔ناجانے زندگی کے مزید کتنے امتحان لینا باقی تھے۔

اس نے جوں ہی اپنے کمرے میں قدم رکھا وہی کسی کا بھی نام ونشان تک نہیں تھا۔ہر چیز ساکت تھی حس گھڑی کی ٹک ٹک کمرے کی خاموش فضا میں معمولی سے ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔وہ دبیز قالین کو اپنے پیروں تلے روندتے جوں ہی اندر داخل ہوا شکنوں کے بغیر بیڈ شیٹ کو دیکھتے اس کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی معاًٹیرس پہ کسی کی موجودگی کا گمان ہوتے ہی وہ مضبوط قدم اٹھاتا ٹیرس کی جانب چل دیا۔وہاں پہنچتے ہی اس کی حالت دیکھ عشب کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔اس نے تاسف سے اس کی پشت کو دیکھا جو گملوں میں مٹی بھرنے میں مصروف تھی جس کی بدولت ہاتھ بری طرح مٹی سے لتھڑے ہوئے تھے۔عشب نے اس گند سے بے ساختہ جھرجھری لی معاًاسے ہنوز اپنے کام میں مصروف دیکھ وہ دوزانوں اس کے قریب بیٹھا اور ہولے سے اس کے چہرے پہ جھولتے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا تھا۔علایہ جو پوری دلجمعی سے اپنے کام میں مصروف تھی کسی کے لمس پہ آنکھوں کو سختی سے میچ گئی۔ہاتھوں کی حرکت تھم چکی تھی۔اس نے ذرا سی گردن ترچھی کرتے اس کا چہرہ دیکھنا چاہا معاًوہاں بیٹھے عشب کو اس نے صدمے کی کیفیت میں دیکھا جوابا ًوہ بھی دھیمے سے مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔علایہ بھی سرعت سے ہاتھ جھاڑتے اٹھ کھڑی ہوئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آپ کب آئے۔"

وہ حیرت بھرے لہجے میں بولی۔ عشب نے ایک نگاہ اس کے لاپرواہ حلیے پہ ڈالتے اپنی قمیض کے کف فولڈ کیے۔

"بس ابھی ہی لوٹا ہوں۔ آپ کیا کر رہی تھی یہ۔"

عشب نے مسکرا کر بولتے آخر میں ٹیرس کی جانب اشارہ کیا تو علایہ اس کی بات پہ آنکھوں میں چمک لیے مسکرا دی۔

"میں کچھ خاص نہیں بس بابا سے کل میں نے اپنے شوق کا اظہار کیا اور بابا نے لائینیں لگوا دی۔"

پہلے تو بابا لفظ پہ حیران ہوا معاً ڈیڈ کا سوچتے وہ محبت بھری نگاہوں سے اسے دیکھ کر رہ گیا معاً اس کے کپڑوں پہ نگاہ پڑتے ہی اسے یکلخت شرمندگی نے آن گھیرا کیونکہ وہ اس دن ایک ہی کپڑے میں موجود تھی۔ وہ اسے یہاں لے تو آیا تھا مگر خیال وہ بھی نہیں کر پایا۔

"اس گند کا ہی شوق پڑا تھا۔ حشر دیکھو آپ اپنا۔ کپڑے چہرہ سب کچھ گندا ہے۔"

وہ کینہ توز نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولا۔ علایہ نے جواباً چونک کر اپنے کپڑوں پہ نگاہ دوڑائی رو جگہ جگہ مٹی کے دھبے دیکھ وہ خجل سی ہو گئی۔ اس نے کھسیاہٹ نے عشب کی جانب دیکھا۔

"تو آپ نے کونسا میرے لیے وارڈروبس کی لائنز لگائی تھی جو میرا جب جی چاہتا لباس تبدیل کر لیتی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تنک کر بولی۔عشب اس کے انداز پہ تلملا کر رہ گیا۔

"بس تانے توشوں میں ہی تو ہم ماہر ہیں۔ہے نا۔"

وہ سلگ کر طنز کرتے ہوئے بولا۔کیسے پکی عورتوں کی طرح اسے سنا رہی تھی۔

"جی بس غلطی سے آپ پہ چلی گئی ہوں۔"

اس نے بائیں آنکھ دباتے شرارت سے قیاس آڑائی کی۔جواباً عشب نے ایک سنجیدہ نگاہ اس پہ ڈالی۔

"علایہ۔"

اس نے بے بسی سے پکارا۔

"جی خانزادہ صاحب۔"

جواباً وہ کھکھلا کر بولتے ہنس دی۔

"بابا سے ویسے تو بہت فرمائشیں کی گئی ہے کچھ کپڑوں کی بھی کر دینی تھی۔"

وہ وارڈروب سے اپنا آرام دہ لباس نکالتے ہوئے بولا۔علایہ نے ایک نگاہ اس خوبرو شخص پہ ڈالی تھی جو کسی بھی لڑکی کا نصیب ہو سکتا تھا مگر وہ اس کا نصیب تھا جس سے وہ محبت کرنے کا پور حق رکھتی تھی جو اس کا محرم تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کیوں یہ فرمائشیں انسان شوہر سے کرتا ہوا ہی اچھا لگتا ہے اور جب ماشاآللہ سے میرے سر تاج میرے سر پہ" "سلامت ہیں تو پھر میں کیوں سب کے سامنے ڈنڈورے پیٹتی پھروں۔

اس کی بات پہ عشب کے ہاتھوں کی حرکت یکلخت تھمی۔اس نے ٹھٹھک کر اس کا چہرہ دیکھا۔

"بہت جلدی نہیں خیال آگیا میرے شوہر کا۔"

وہ شکایتی انداز میں اس کا چہرہ اپنی نگاہوں کے حصار میں رکھتا ہوا بولا۔

"مجھے تو خیال ہے مگر شاید میرے میرے شوہر کو نہیں ہے۔"

وہ بھی دوبدو بولی شاید اپنے دل میں بھرا غبار نکالنے کا ارادہ رکھتی تھی وہ۔عشب نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچا۔وہ اس اچانک ہوئی افتاد پہ وہ بوکھلا گئی۔

خیال ہے تبھی وہ میرے ساتھ میرے گھر میں اور میرے ہی کمرے میں پورے حق سے موجود ہے ورنہ کسی" "کی جرأت نہیں کہ وہ میرے کمرے میں یہ سب کرتا پھرے۔

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے جتانے والے انداز میں بھاری گھمبیر لہجے میں بولتے ہولے سے اس کا گال چھو گیا۔۔علایہ کے چہرے پہ گلال سا بکھر گیا اس کے استحقاق بھرے انداز پہ۔اس نے ایک جست میں اس سے فاصلہ قائم کیا اور لرزیدہ پلکوں کی چلمل گرا گئی۔

"چلو جلدی سے یہ سب صاف کرو نیچے چلنا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ محفوظ مسکراہٹ سمیت اسے واشروم کا راستہ دکھاتے ہوئے بولا۔ علایہ نے ایک گہری نگاہ اس پہ ڈالی جو اس کے گندے ہاتھ دیکھتے تاسف سے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔ وہ تمام لحاظ بالائے طاق رکھتی پنجوں کے اوپر اونچی ہوئی اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کے گالوں کو بچوں کی طرح کھینچنے لگی۔

"علایہ واٹ از دس یار۔"

وہ اشتعال بھرے لہجے میں بولا۔ علایہ نے سرعت سے اس کا فاصلہ قائم کرتے مسکراہٹ دبائی۔

"دس مس مائی محبت فار یو میجر صاحب۔"

وہ کھلکھلا کر بولتی واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ عشب جو اس پہ غصہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اس کی بات پہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔ اس نے غیر محسوس انداز میں اپنے گالوں کو انگلیوں کے پوروں سے چھوا۔

"آپ نے تو اپنی محبت دکھا دی اب میرے محبت بھرے مظاہرے دیکھنے کیلیے تیار رہیے گا میرے دل کے سکون۔"

اس کی معنی خیز لہجے پہ علایہ سرخ چہرے سمیت کمرے سے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ عشب نے سرعت سے اس کے عقب میں قدم بڑھائے تھے نا جانے نیچے جا کر وہ کیسا ردِ عمل ظاہر کرتی اور اس دوران اسے سنبھالنا ضروری تھا۔

"ارے بھائی بھی آئے ہیں آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ خوشگوار حیرت سے چلائی۔ عشب نے سختی سے اس کا ہاتھ تھامتے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ علایہ نے نا سمجھی سے اس کا چہرہ دیکھا جو اب اس کا ہاتھ تھامے لاؤنج میں صوفوں کی جانب بڑھ رہا تھا۔ اس کے قریب پہنچتے ہی علایہ نے چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات سجائے عشب کی جانب دیکھا جیسے دین کے ساتھ بیٹھے وجود کے بابت جاننا چاہ رہی ہوں جس کا چہرہ دوسری جانب تھا۔

"بھائی۔"

علایہ کی مسکراتی آواز پہ دین نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ ٹھٹھکی تو نسوانی آواز پہ عائشہ بھی تھی اس نے سوالیہ نگاہوں سے دین کی جانب دیکھا جو اسے دیکھتے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔

"آپکی گڑیا ماما آپکی علایہ۔"

وہ ان کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے سرگوشی کرنے والے انداز میں بولا۔ عائشہ نے سرعت سے اپنے چہرے کا رخ موڑا اور یہی علایہ کے دل کی دنیا تھم گئی تھی۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے فضا میں آکسیجن کی کمی ہو گئی ہو۔ چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند سپید پڑ گیا۔ اس نے بے یقینی سے اپنے دونوں کپکپاتے ہاتھ لبوں پہ جمائے۔

"ماما۔"

اس کے لبوں سے کانپتی ہوئی آواز نکلی۔ وہ آنکھوں میں ویرانی لیے ان کا چہرہ تک رہی تھی۔

"بھائی ماما کب۔ کیسے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دین کا بازو تھامتے بے یقینی سے بولی تو وہ سرعت سے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔ عائشہ یک ٹک اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ ایکدم وہ مسکرائی تھی اور اچانک ہی دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجاتے کھکھلا کر ہنس دی۔ ان کی حالت پہ علایہ نے صدمے کی کیفیت میں ان کا چہرہ دیکھا۔

"علایہ میری علایہ ہو نا تم۔"

وہ اپنا کپکپاتا ہاتھ اس کے چہرے پہ پھیرتے ہوئے حسرت سے بولی۔ علایہ دم سادھے ان کے ہاتھوں کا لمس اپنے چہرے پہ محسوس کر رہی تھی۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نا میری گڑیا ٹھیک ہے۔ یہ اتنی بڑی ہو گئی۔ میری لایہ۔"

وہ پاگلوں کی طرح اس کا چہرہ چومتے ہوئے بولی۔ کبھی اس کے ہاتھ چومتی کبھی چہرہ اور وہ وہ تو ساکت تھی بلکل کسی جھیل کی مانند۔ اندر کوئی شور نہیں تھا بلکل خاموشی تھی۔ زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی۔ آنکھیں جو ان کی دید کی پیاسی تھی اب جیسے آنسو بہانا بھول چکی تھی۔

"یہ گڑیا کچھ بول کیوں نہیں رہی۔"

اس نے منہ بناتے ہوئے دین سے پوچھا۔ دین نے بے ساختہ اپنی آنکھیں پونچھتے علایہ کے گرد بازوؤں کا گھیرا بنایا جیسے اسے اپنے ساتھ کا یقین دلا رہی ہو۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بھائی۔ بھائی یہ کیسے ہو سکتا ہے ماما تو۔ انہوں نے کہا تھا کہ میری ماما اب نہیں رہی۔ تیرہ سال بھائی تیرہ سال کا عرصہ میں نے اپنی ماں کے ہوتے ہوئے بھی محرومی میں گزارا۔ ایک ایک سیکنڈ میں نئی موت مری ہوں میں۔ یہی سوچ کر کہ میرے پاس نہ میرا باپ ہے نا بھائی اور نہ میری ماں۔ آدھی آدھی راتوں کو ڈر کے اٹھ کر اپنی ماں کی آغوش تلاشتی تھی جس میں چھپ کر میں اپنے تمام ڈر بھول جاؤں۔ میں جب بھی اپنے تمام غم بھلا کر زندگی کی طرف لوٹنے کی تمنا کرتی ہوں کیوں مجھے وہ ذات ایک نیا زخم دے دیتی ہے۔ سب کچھ تازہ ہو جاتا ہے سب کچھ۔"

وہ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ عائشہ نے ڈر کے اپنے قدم پیچھے لیتے عشب کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑا۔

"مجھے نہیں رہنا اس دنیا میں۔ بہت بری ہے یہ دنیا بھائی۔ بہت ظالم۔"

وہ تکلیف سے تڑپتے ہوئے اس کی گرفت میں مچلی۔ دین نے بے ساختہ اس کے گرد اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔ ایکدم وہ اس کا حصار توڑتے عائشہ کی جانب بڑھی اور اسکے قریب جاتے اپنے آنسو پونچھے تھے۔

"ماما۔ اپنی علایہ سے نہیں ملیں گی آپ۔ ماما مجھے آپکے سینے سے لگنا ہے ماما۔ آپکی علایہ بہت اکیلی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کا ہاتھ تھامتی التجائی لہجے میں بولی تو وہ اس کی بات پہ ڈرتے ڈرتے آگے ہوئی۔ علایہ۔ بنا کسی لمحے کی تاخیر کیے اس کے سینے سے جا لگی۔ عائشہ نے خوشی سے دین کا چہرہ دیکھا جو سرخ چہرے سمیت ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔

"تم میری گڑیا ہو نا۔"

عائشہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولی۔ علایہ نے سسکی بھرتے اثبات میں سر ہلایا۔ عشب نے ان کی حالت پہ ایک نظر ڈالتے سختی سے دانت کچکچائے اور نا چاہتے ہوئے بھی کاظم صاحب کی تلاش میں نگاہیں دوڑائی۔

"بھائی انہوں نے ہماری ماما کے ساتھ کیا کیا بھائی۔ اتنے سال اندھیرے میں کیسے جی لیے ہم۔ دیکھیے گا اللہ انہیں کس قدر بری سزا دیں گے۔ ان کے پاس بھی کوئی اپنا نہیں ہو گا۔"

وہ سفاکی سے پر درد لہجے میں بولی۔ دین اور عشب نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا۔

"ان کی موت ہو گئی ہے علایہ۔ ان کے گھر میں آگ لگ گئی تھی اس میں جل کر راکھ ہو گئی وہ۔"

عشب کی سپاٹ آواز پہ علایہ روتے روتے ہنس دی تھی۔ ایکدم وہ سر کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ خدا کیسے کیسے انصاف کرتا ہے اپنے بندوں کے درمیان۔ آنکھوں کے سامنے وہ ماضی کا ایک منظر لہرایا۔ آنکھوں سے ایک بے مول آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ گرا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"شرفو بھیا اب آپ مجھے برگر لا کر دیں گے نا۔"

دس سالہ علایہ چمکتی نگاہوں سے شرفو کو تکتی ہوئے بولی جوابًا اس نے مسکراتے ہوئے اس کا گال تھپتھپاتے اثبات میں سر ہلایا۔

"اے لڑکی یہاں کیا کر رہی ہو تم اس لڑکے کے ساتھ۔"

عقب سے آنے والی. صفورہ کی آواز پہ وہ سہم کر شرفو کی پشت سے جا لگی۔ اس نے ذرا سی گردن باہر نکالتے صفورہ کی جانب دیکھا جو سخت نگاہوں سے اسے گھورتی اسی کی جانب آ رہی تھی۔

"میں وہ برگر۔"

وہ روتے ہوئے اپنے دفاع میں بولی۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی صفورہ نے اس کا بازو سختی سے اپنی گرفت میں لیا اور اسے کھینچتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ علایہ نے روتے روتے اس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑوانا چاہا مگر وہ کمزور سی لڑکی کب تک اس کا مقابلہ کر پاتی۔

تم بھی اپنی ماں جیسی ہو غیر مردوں پہ ڈورے ڈالنے والی۔ تجھے شرم نہیں آتی اتنی سی ہو کر یہ سب حرکتیں "کرتے ہوئے۔"

وہ اسے بند کمرے میں لاتے مسلسل پیٹتے ہوئے بولی۔ علایہ کی آواز کہی حلق میں ہی دب چکی تھی۔ وہ ساکت بیٹھی مستقل اس کی مار برداشت کر رہی تھی۔ صفورہ کو اس کی ہٹ دھرمی سے مزید تاو دلایا۔ اس نے پاس ہی

جلتی آتش دان سے ایک سائیڈ سے لکڑی اٹھائی اور تن فن کرتی اس کی جانب پہنچی۔ علایہ نے سہم کر نفی میں سر ہلایا۔ صفورہ نے ایک کرخت نگاہ اس پہ ڈالتے اس کی بازو پہ وہ جلتی ہوئی لکڑی رکھی تو علایہ کی ایک دلخراش چیخ کمرے کے ماحول میں گونجی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی وار کرتی علایہ نے بے ساختہ درد کی شدت سے ان کے پاؤں جکڑ لیے۔

"پلیز مت کریں دادو۔ مجھے بہت درد ہو رہا ہے۔"

وہ تکلیف سے تڑپتے ہوئے بولی مگر وہ بے حس بنی نفرت کی آگ میں جھلس رہی تھی اس نے اس کی خالی گردن دیکھتے وہ لکڑی کا ٹکڑا اس کی گردن پہ رکھ گیا۔ اس کی دل دہلا دینے والی چیخ نے ماحول پہ ایک سکوت سا برپا کر دیا تھا۔ درد کا احساس اس قدر تھا کہ اس کے ہاتھوں کی گرفت صفورہ کے ٹانگوں پہ کمزور پڑتی چلی گئی۔ اس کا ہاتھ لڑھکا تھا۔

دیکھیے گا ایک دن آپ بھی جلے گی اس دن آپ کو میری تکلیف کا اندازہ ہو گا صفورہ بیگم۔ میں اپنے اللہ سے "
"بہت شکایتیں کرتی ہوں آپکی۔ وہ میری بھی سنیں گے۔ میں یہ بھی شکایت کروں گی۔

یہ الفاظ جو معصومیت میں اس کی زبان سے ادا ہوئے تھے اس کے بعد وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوتے ایک جانب کو ہی لڑھک گئی۔ صفورہ نے ایک رعونت ذدہ نگاہ اس پہ ڈالتے باہر کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

"بے شک میرا اللہ بہترین انصاف کرنے والوں میں سے ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اپنے ہاتھوں پہ عائشہ کے ہاتھ محسوس کرتے ایکدم ماضی سے لوٹی اور نم نگاہوں سمیت پر عزم لہجے میں بولی۔ ان کی صورت دیکھتے ایک بار پھر جزاء کے الفاظ اس کی سماعتوں میں گونجے۔

"میری ماما بری نہیں ہے۔ وہ بہت اچھی ہے۔ ماما آپ کے خلاف بولنے والوں کو میں کبھی معاف نہیں کروں گی۔ بہت کر لیا ہم نے برداشت اور بہت دے دیے لوگوں نے دکھ۔ اب ہمارا کسی سے کوئی سروکار نہیں ہو گا۔"

وہ ان کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی محبت سے بولی تو جواباً عائشہ کھکھلا کر ہنس دی۔

"علایہ ڈیڈ کہاں ہے۔"

عشب نے سنجیدگی سے سوال کیا۔

"وہ بابا تو شاید لائبریری۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی عقب سے آنے والی کاظم صاحب کی آواز پہ عشب نے سختی سے اپنی مٹھیوں کو بھینچا۔ آنکھوں میں کرب کی ایک لہر دوڑی۔ اس نے چونک کر ان کی جانب چہرہ کیا تو وہ نا سمجھی سے علایہ کے ساتھ موجود وجود کو دیکھتے عشب کو دیکھتے بھنویں اچکا گئے۔ عشب نے تکلیف سے آنکھیں میچتے کھولا۔

"تم لوگ جاتے اکیلے ہو مگر واپسی پہ کوئی نا کوئی لازما تم لوگوں کے ساتھ لوٹتا ہے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولے شاید آنے والے طوفان سے بے خبر۔ عشب مسکرا بھی نہ سکا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ڈیڈ آپ میرے ساتھ چلیے مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔"

اس سے پہلے کہ وہ ان کی بات کو ٹالتے انہیں منظر سے ہٹاتا علایہ کی آواز نے ان کے قدم بیچ راہ میں ہی روک لیے۔ عشب کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔

"رکیں بابا۔ میری ماما سے تو مل لیں۔"

علایہ کی مسکراتی آواز پہ عشب نے آنکھیں میچ لی۔ وہی کاظم صاحب نے مسکراتے جوں ہی رخ پھیرا سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھتے ان کا وجود گویا زلزلوں کی ضد میں آ گیا۔ انہوں نے پھیکے پڑتے چہرے کے ساتھ سر تا پا عائشہ کی جانب دیکھا۔ انہوں نے چونک کر عشب کی جانب دیکھا جو شکوہ کناں نگاہوں سے انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔ ان کا دل بے ساختہ سکڑ کر پھیلا۔

"عاشی۔"

ان کے لبوں سے کس قدر تکلیف سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے یہ عشب بخوبی جانتا تھا۔ آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے اس کی شیو میں جذب ہو گیا۔ وہ ویران چہرے سمیت بغیر کسی کو مخاطب کیے لڑکھڑاتے قدموں سمیت اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ کس نے بھی ان کے لبوں سے نکلے اس لفظ پہ دھیان نہیں دیا تھا۔ عشب نے خالی خالی نگاہوں سے ان کی پشت کو دیکھا جن کے زخم شاید اتنے عرصے بعد پھر سے ہرے ہو گئے تھے۔

"علایہ آپ آنٹی کو کمرے میں لے جاؤ۔ ان کی دوائی کا وقت ہو رہا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب کی بھاری آواز پہ وہ جو ابھی تک کاظم صاحب کے رویے کے زیرِ اثر تھی ناچاہتے ہوئے بھی اثبات میں سر ہلاتے عائشہ کو لیتے کمرے کی جانب چل دی۔

"تم کہاں چلے۔"

ان کے جاتے ہی دین نے بھی اس سے اجازت چاہی جب عشب نے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔

"یہ دیکھنے کہ لوگ کس حد تک مزید گر سکتے ہیں۔"

وہ کاٹ دار لہجے میں بولتے مضبوط قدم اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ عشب نے صوفے پہ گرنے والے انداز میں بیٹھتے اپنی پیشانی مسلی تھی یہاں حالات سنورنے کے بجائے بگڑتے ہی چلے جا رہے تھے۔ اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ زندگی اسے اس نہج پہ لا کر کھڑا کر دے گی۔

"بابا۔"

اس نے لاؤنج میں صوفے پہ پسارے بیٹھے عاکف کو پکارا جو کسی خیال میں گم تھے چونک کر اس کی سمت متوجہ ہوئے۔ ان کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھتے اسے اندازہ ہوا کہ وہ ساری رات شاید جاگتے رہے ہیں۔

"بابا امی کی طبیعت اب کیسی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے انگلیاں چٹخاتے پریشانی سے پوچھا کیونکہ اس واقعے کے بعد نادیہ بیگم نے اسے بلانا تو دور دیکھنا تک بھی گوارا نہیں کیا تھا اور یہی بات اسے پریشان کر رہی تھی۔

"جو کچھ آپ نے کیا ہے اس کے بعد وہ آپ سے بے حد ناراض ہے۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔ جزاء نے خاموشی سے سر جھکا لیا۔

"لیکن بابا۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنے دفاع میں کچھ بولتی عاکف سختی سے اسے ٹوک اٹھے۔

خبردار اب مزید کسی کے خلاف کوئی لفظ بھی نکالا۔ جب تک آپ نے علایہ کو نادیہ کے متعلق نہ بتانے کا ذمہ دار ٹھہرایا اس وقت تک میں بھی تھوڑا بہت اسی واقعے کے زیر اثر تھا جو اسے وہ سب کہ ڈالا حالانکہ مجھے وہ بھی نہیں کہنا چاہیے تھا مگر اس پہ سونے پہ سہاگہ اس کی ماں پہ الزام۔ جانتی ہو اس الزام میں کون تھا ان کے ساتھ "میں تھا مطلب آپ نے ان کے ساتھ ساتھ اپنے باپ کے کردار پہ بھی کیچڑ اچھالا ہے۔

وہ سختی سے تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولے۔ جزاء نے ہونق پن سے ان کا چہرہ دیکھا۔ دل میں ہو رہی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔ اس نے سختی سے اپنی انگلیوں کو آپس میں پیوست کرتے مسلا تھا۔

جانتی ہو ابھی دین یہاں پہ نہیں ہے مگر جس دن وہ لوٹا اور اسے علم ہوا آپ کے رویے کے متعلق تو میں تو اس "کی نگاہوں میں ابھی تو وہ نہیں رہا مگر آپ بری طرح گر جاؤ گی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سختی سے بولتے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جزاء نے بے چینی سے ان کی جانب دیکھا جو اب کمرے کی جانب جا رہے تھے۔ جزاء بھی سوپ لینے کی خاطر سرعت سے کچن کی جانب بڑھی اور پیالی ٹرے میں ڈالتے نادیہ کے کمرے کی سمت چل دی۔ ان کے کمرے کا دروازہ ہولے سے واں کرتے اس نے جوں ہی اندر قدم رکھا عاکف انہیں تکیے کے سہارے بٹھا رہے تھے۔ اس نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے آس بھری نگاہوں سے نادیہ کا چہرہ دیکھا جو اسے دیکھتے ایک بار پھر سپاٹ ہو چکا تھا۔

"امی پلیز یہ پی لیں۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے پشیمانی سے بولی جواباً انہوں نے خاموشی سے اس کے ہاتھ سے ہاتھ چھڑوایا۔

"عاکف آپ نے علایہ کا پتہ کیا۔"

اس نے بغیر جزاء کو کوئی جواب دیے عاکف کو مخاطب کیا۔

"آج جانے کا ارادہ ہے میرا۔ آپ پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

وہ تسلی آمیز لہجے میں بولے۔ جزاء نے آنکھوں کو میچتے بے چینی سے اپنے سر کو تھاما اور گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔ ان دونوں نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو عجیب سا برتاؤ کر رہی تھی۔

"امی آپ یہ ٹھیک نہیں کر رہی۔ میں مر جاؤں گی امی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ انہیں باور کرانے والے انداز میں بولی۔نادیہ نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جو سرخ چہرے سمیت باہر کی جانب جا رہی تھی۔

کمرے میں پہنچتے ہی اس نے الماری سے سفید رنگ کی گولیاں نکالتے اس سے پہلے کہ اپنے منہ پہ ڈالتی کسی نے عقب سے اس کا ہاتھ سختی سے جکڑا تھا۔جزاء کا رنگ تیزی سے فق ہوا۔اس نے چور نگاہوں سے بائیں جانب دیکھا مگر وہاں کھڑے دین کو دیکھتے اس کی روح تک فنا ہو گئی۔ہاتھ سے گولیاں پھسلتے زمین پہ گرتی چلی گئی۔جسم سے جان نکلنا کسے کہتے ہیں یہ کوئی جزاء سے پوچھتا جو اپنے سامنے کھڑے دین کو یک ٹک دیکھ رہی تھی جس کے چہرے پہ ایک اذیت رقم تھی۔

"دین آپ آ گئے۔"

اس سے پہلے وہ خوشی سے بولتی اس کے سینے سے لگتی دین نے سختی سے اسے خود سے دور جھٹکا تھا۔جزاء حق دق لڑکھڑا کر الماری کا سہارا لے گئی۔

"ڈونٹ کال می دین۔ڈونٹ کال می دین ڈیم اٹ۔"

وہ غصے سے چلایا۔جزاء اس کے غصے پہ کانپتے الماری سے جا لگی۔

"دین آپ یہ کیسے بات کر رہے ہیں مجھ سے۔"

وہ بھرائے لہجے میں تکلیف سے گویا ہوئی۔دین نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہ بات تم مجھ سے پوچھ رہی ہو جسے خود کسی سے بھی بات کرنے کی تمیز نہیں ہے۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولا۔ جزاء کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا۔

"دین آپ اتنے دنوں بعد لوٹے ہیں پہلے میری بات تو سنیں آپ کو علایہ نے کچھ کہا ہے نا۔"

وہ درخواست کرنے والے انداز میں بولی۔ وہ اس کی بات پہ تلخی سے ہنس دیا۔

اپنی اس زبان سے میری بہن کا نام مت لینا مس جزاء عاکف ورنہ میں گدی سے کھینچنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاؤں گا۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے پتھریلے لہجے میں بولا۔ اس کے انداز پہ وہ سن ہوئی تھی جو اس سے اس کے نام کا حوالہ بھی چھین رہا تھا۔

"میں جزاء عاکف نہیں جزاء فاردین ملک ہوں۔"

وہ جواباً جتانے والے انداز میں تنک کر بولی۔ دین نے ستائشی انداز میں اس کا چہرہ دیکھا اور ایکدم اس کی کلائی پکڑتے سختی سے مڑوری۔

"تم یہ حق کھو چکی ہو۔"

وہ سرد مہری سے بولا۔ جزاء نے آنکھوں میں نمی لیے اس کی جانب دیکھا جس کی انکھوں میں ایک درد پنہاں تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان کی اونچی ہوتی آواز ین سن عاکف اور نادیہ بھی کمرے میں آچکے تھے۔ان دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا کیونکہ وہ سب دین کی آمد سے بے خبر تھے معاً عاکف کی نگاہ دین کے ہاتھ میں موجود جزاء کی کلائی میں گئی۔

"دین اس کا ہاتھ چھوڑو۔"

عاکف نے سختی سے حکم دیا جواباً اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ ہمارے درمیان نہ ہی بولیں تو بہتر ہو گا چاچو۔"

وہ انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں بولا۔اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔جزاء نے سہم کر اس کی جانب دیکھا۔

"میں بولوں گا آج بھی کل بھی اور ہمیشہ کیونکہ وہ میری بیٹی ہے۔"

ان کے لہجے میں بھی آگ سمٹ آئی۔وہ شرربار نگاہوں سے دین کو گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے جس نے آج تک ایسے لہجے میں. انہیں مخاطب نہیں کیا تھا۔

تو یہ لیجیے سنبھالیے اپنی بیٹی کو کیونکہ ایسی لڑکی کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے جو میری بہن اور ماں کی "ذات پہ کیچڑ اچھالے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ قہر آلود نگاہوں سے اسے گھورتے پھنکارا۔ جزاء لڑکھڑا کر عاکف کے سینے جا لگی۔ انہوں نے اسے اپنے اندر بھینچا جواب کانپ رہی تھی۔

"آپ کو صرف اپنی ماں بہن ہی عزیز ہیں میں جانتی ہوں۔ آپ کی بات انہی پہ شروع ہو کر انہی پہ ختم ہوتی ہے۔"

وہ دکھ بھرے لہجے میں چیخی۔ نادیہ جو خاموش تماشائی بنی ان کی جانب دیکھ رہی تھی اسے غصے سے دیکھتے خاموش رہنے کا اشارہ کرنے لگی۔ ان کی بیٹی اس قدر بدزبان تو بلکل نہیں تھی۔

"ہاں ہیں وہ مجھے عزیز جانتی ہو کیوں کیونکہ وہ تم اور تمہاری ماں جیسی بلکل نہیں ہے کہ کسی کی ذات پہ کیچڑ اچھالتی پھرے جنہیں کسی کی آنکھ میں آنسو دیکھتے ندامت ہوتی ہے نا کہ کھلے عام وہ سینہ چوڑا کر کے پھرتے ہیں۔ جو کسی پہ الزام لگانے سے پہلے ہزار بار سوچتی ہے۔ اور تمہارا خود کا کیا کردار ہے میری ماں کی کردار کشی کرے گی وہ لڑکی جو خود نشہ لینے کی عادی ہے جانتی ہو ایسی لڑکیوں کو معاشرے میں کوئی نہیں اپناتا دھتکار دیا جاتا ہے مگر میں نے تمہیں اپنایا صرف اپنایا نہیں عزت تھی محبت تھی حتی کہ اپنا سب کچھ مان لیا مگر تم نے ایک لمحے میں کانچ کی طرح میرا غرور چکنا چور کر دیا۔ سب ختم کر دیا تم نے جزاء۔ سب کچھ ایک بار بھی میرے متعلق نہیں سوچا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ رنج و ملال کی کیفیت میں بولا۔ اس کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھی۔ جزاء کا رنگ پھیکا پڑنے لگا۔ عاکف نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا جبکہ نادیہ کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا۔ عاکف تو سرے سے ہی اس بات سے بے خبر تھا مگر نادیہ کو اندازہ نہیں تھا کہ دین غصے میں یہ سب بھی بول دے گا۔

آپ اپنی ماں کا نام بچانے کی خاطر میری ذات کو اس طرح نہیں روند سکتے۔ میرے ماں باپ بھی تو اتنے سال" "ایک دوسرے سے دور رہیں اس کا کیا۔

وہ ہانپتے ہانپتے اشتعال بھرے لہجے میں غرائی۔ دین کا ضبط کا شیرازہ بکھر گیا اس نے خونخوار تیوروں سمیت اس کا چہرہ دیکھا۔

خبردار جزاء میری ماں کل بھی پاک تھی آج بھی پاک ہے اور ہمیشہ پاک رہے گی۔ اور تمہیں تو میں ابھی وقت" "اس رشتے سے آزادی بخشتا ہوں جو جی میں ائے کرنا۔ کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں ہو گا

اس کی دھاڑ پہ عاکف اور نادیہ نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا جبکہ جزاء لڑکھڑائی تھی۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا۔

"میں ابھی اور اسی وقت اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں ط۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتا اپنے پیروں پہ کسی کا لمس محسوس کرتے اس نے تڑپ کر نیچے دیکھا جہاں نادیہ بیگم روتے روتے اس کے سامنے جھولی پھیلائے بیٹھی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نہیں دین ایسا مت کرو میری بیٹی کی ذات کو یوں بے مول مت کرو۔ میرے کیے کی سزا اسے مت دو پلیز۔ وہ ایسی بدلحاظ بلکل نہیں ہے تم بھی جانتے ہو مگر نا جانے کچھ دنوں سے اسے کیا ہوتا جا رہا ہے۔ پلیز یہ گناہ مت کرو۔ ایک ماں کی فریاد سن لو۔"

وہ اس کے پیروں میں گڑ گڑاتے ہوئے بولی۔ دین کے چہرے پہ پھیلے تنے تنے تاثرات فوراً سے بیشتر ڈھیلے پڑے۔ اس نے بے بسی سے سر کے بالوں کو مٹھی میں بھینچا جو ایک نگاہ خوف سے سفید پڑتی جزاء پہ ڈالی۔

"اپنی بیٹی کو سنبھال لیں چاچو۔ میرا تو اس سے اب کوئی واسطہ نہیں ہے مگر یہ اپنا آپ تباہ کر رہی ہے۔ میں یہاں رہا تو ضرور کچھ ایسا کر دوں گا جو نہیں ہونا چاہیے۔ ارے یہ میری ماں بہن کا کیا مان رکھتی اس نے تو میری قسم توڑتے میرا ہی مان توڑ دیا۔ دین کو ختم کرنے والی یہ ہے۔ یہ ذمہدار ہے۔"

"اس نے تو مجھے اذیت سے دوچار کروا دیا مگر میں اسے ابھی بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا اس کی تکلیف آج بھی میرے دل پہ کاری ضرب لگاتی ہے۔ اس کے آنسو ابھی بھی میرے دل پہ گرتے ہے۔ مگر یہ وہ جزاء نہیں جس سے میں نے محبت کی تھی یہ تو وہ جزاء ہے جو مجھ سے محبت کی دعویدار ہوتے ہوئے بھی مجھ سے شدید نالاں ہے شاید ہماری محبت میں فقط یہی فرق ہے کہ ایک فریق محبوب کیلیے جان دینے کو تیار ہے جبکہ دوسرا فریق محبوب کی جان لینے کے درپے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پھیکے لہجے میں بولتے ڈگمگاتے قدموں سمیت وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جاتے ہی وہ بے دم سی ہوتی زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔

زندگی نے ناجانے ان سب کو کس دوراہے پہ لا کر کھڑا کر دیا تھا۔ قسمت دور کھڑی ان سب کو دیکھتے اداسی سے مسکرا دی۔

اس کے جاتے ہی نادیہ اور عاکف نے ہوش و حواس سے بیگانہ جزاء کو سہارہ دیتے بیڈ پہ لٹایا تھا۔

"عاکف یہ کیا ہونے جا رہا تھا آج۔"

نادیہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔ عاکف نے درد سے آنکھیں میچی۔

میری بیٹی ایسی نہیں ہے میں نے اس کی پرورش ایسی نہیں کی دیکھیں نا ناجانے کیوں یہ ایسی ہو گئی ہے۔ کاش" آج شاہ زین بھائی ہوتے ہمارے درمیان تو کبھی بھی ایسے حالات نا ہوتے۔ نہ میں آپ پہ اور عائشہ پہ الزامات "لگاتی نا میری بیٹی آج یوں اپنے سینے میں بدگمانی لیے پھر رہی ہوتی۔

وہ روتے روتے بولی۔ ناجانے مزید کتنی تکلیفیں تھی جو ان تک پہنچنا باقی تھی۔ اگر آج دین وہ قدم اٹھا لیتا تو ناجانے کیا ہو جاتا یہی سوچ ہی ان کی جان نکال لینے کو کافی تھی۔

"اففف شاہ زین بھائی۔ میں بہت اکیلا پڑ گیا ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عاکف نے تھکاوٹ بھرے لہجے میں کہا۔اسے یاد تھا کیسے وہ اس کی چھوٹی بڑی پریشانی کو چٹکیوں میں حل کر دیا کرتا تھا مگر آج کے حالات تو سنبھلے نہیں جا رہے تھے۔

"عاکف پلیز آپ مجھے بتائیں کہ شاہ زین بھائی کہاں ہیں آپ اس دن بھی نگاہیں چرا گئے تھے مجھ سے۔"

وہ پریشانی سے بولی۔عاکف نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور آنکھوں میں ائی نمی کو صاف کر گیا۔

تمہیں یاد ہے جب بھائی کی گمشدگی کا فون آیا تھا کہ شاید ان کی موت واقع ہو گئی ہے۔اس دن میں نے جب" بھابھی کو بتایا اور جواب میں تم نے۔اس سارے قصے کے بعد میں وہاں سے لوٹ آیا تھا۔نجانے کن راہوں پہ بھٹکتے ہوئے مجھے دین ملا۔میری بیٹی اور تم تو ویسے بھی دور ہو چکی تھی مجھ سے میرے پاس جینے کا کوئی سہارہ نہیں تھا خالی ہاتھ رہ گیا تھا میں۔میں نے دین کو پال پوس کر شاہ زین بھائی کا خواب پورا کرنے کی ٹھانی۔اسی طرح ایک رات مجھے یونٹ سے فون موصول ہوا تھا بھائی کے مل جانے کا۔جب مجھے بتایا گیا کہ میجر شاہ زین مجھے زخمی حالت میں ملیں ہیں تو میری تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا کہ وہ مل گئے ہیں میں دین کو کاظم کے حوالے کرتے "سیدھا مطلوبہ پتے پہ پہنچا تھا۔

وہ بولتے بولتے جیسے ماضی کے پنوں میں کھو گئے تھے۔آنکھوں سے آنسو نکلتے گال پہ بہ رہے تھے۔

"کہاں ہیں بھائی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے روتے ہوئے میجر نعیم سے استفسار کیا جواباً انہوں نے ایک جانب بنے کمرے کی جانب اشارہ کیا۔ وہ بھاگتے ہوئے اس کمرے کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا مگر اندر خون میں لت پت لیٹے ہوئے شاہ زین کو دیکھتے اس کے پیروں تلے زمین کھسکی تھی۔ دل کا درد حد سے سوا ہو گیا۔

"بھائی۔"

وہ کانپتے لہجے میں بولا۔ اس کا چہرہ ہاتھ کیا کیا نا چھوا تھا جواباً وہ اس قدر تکلیف کے باوجود مسکرا دیا۔

"بھائی یہ سب کیسے۔"

وہ روتے روتے بولا۔ اسے کیا بتاتا کہ اس کے جانے کے بعد کیا کیا ہو گیا۔ وہ اس کی بیوی بچی چھوڑ کر ایک جانب ہو گیا سب کچھ بکھر گیا تھا۔

"عاکف میرے پاس ذیادہ وقت نہیں ہے۔ میں بہت تکلیف میں ہوں میری جان۔"

وہ تکلیف سے روتے روتے بولے۔ عاکف نے نفی میں سر ہلایا۔ شاہ زین نے اپنا کانپتا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا۔

میرے بچوں کا خیال رکھنا عاکف۔ میری عائشہ کا جس سے میں نے بہت محبت کی ہے۔ وہ عورت اسے جینے نہیں دے گی۔ وہ اس کا جینا حرام کر دے گی۔ مجھے اب خود پہ افسوس ہوتا ہے کہ کیوں میں نے ایک ہنستی کھیلتی لڑکی کی زندگی خود سے جوڑ کر برباد کر دی۔"

وہ درد بھرے لہجے میں بولا۔ بولتے ہوئے اس کے چہرے پہ تکلیف کے اثرات پنہاں تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں جانتا ہوں کہ تم خیال رکھو گے۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولے تھے۔

"مگر میری وجہ سے تو سب کچھ ختم ہو گیا تھا نا۔ آپ ان کا وعدہ پورا کرنے واپس نہیں لوٹے عاکف۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے افسردگی سے بولی۔ عاکف نے ڈھلکے شانوں سمیت اثبات میں سر ہلایا۔

اسی دن پہنچا تھا بھائی کو ویسی حالت میں ہی چھوڑ کر مگر اس وقت تک سب کچھ ختم ہو گیا ہوا تھا۔ میں وہاں پہنچا تو" علم ہوا کہ عائشہ بھابھی کی موت واقع ہو گئی ہوئی ہے۔ اس عورت کا کچھ اتا پتا نہیں تھا۔ میں وہاں سے بھی خالی "ہاتھ واپس لوٹ آیا۔ بہت ٹوٹ گیا تھا اس دن میں۔ بہت بکھر گیا تھا۔ سب کچھ ہاتھ سے پھسل چکا تھا میرے۔

"امی۔"

معاً جزاء کی کراہتی آواز پہ جہاں وہ دونوں چونک کر اس کی جانب متوجہ ہوئے وہی دین جو اپنے کمرے سے کچھ لینے آیا تھا ان کی باتوں پہ دم بخود رہ گیا۔ قدم زمین پہ جم سے گئے تھے۔ ان کی باتوں پہ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔ اپنے باپ کے متعلق وہ ہی نہیں جانتا تھا۔ یہ آخر اس کی زندگی میں ہو کیا رہا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

"اگر اس وقت بابا زندہ تھے تو اس وقت وہ کہاں ہیں۔"

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ خود سے بولا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ عائشہ کو دوائی دے کر سلا کر جوں ہی کمرے میں داخل ہوئی عشب بیڈ پہ براجمان ٹانگیں لمبی کیے بیٹھا تھا۔ لیپ ٹاپ اس کی گود میں رکھا ہوا تھا اور وہ کانوں میں ائیر پیس لگائے سنجیدگی سے کسی سے محو گفتگو تھا۔ یہاں تک کہ اس کے اندر آنے کو بھی دھیان میں نہیں لے سکا۔ علایہ ایک نگاہ اس پہ ڈالتے تھکے تھکے انداز میں بیڈ کی دوسری جانب براجمان ہو گئی۔ کسی کی موجودگی کا گمان ہوتے ہی عشب نے چونک کر اپنے دائیں جانب دیکھا جہاں وہ افسردگی سے بیٹھی ناخن کھرچنے میں مصروف تھی۔ اس نے لیپ ٹاپ بند کرتے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور اپنی تمام تر توجہ اس کی جانب مبذول کرائی کیونکہ جب تک وہ یہاں تھا جتنا ہو سکے اس کے ساتھ وقت بیتانا چاہتا تھا۔

"علایہ۔"

اس نے سنجیدگی سے پکارا۔ اس کا نام لیتے ہوئے ویسے بھی اس کے لہجے میں چاشنی سی گھل جاتی تھی۔ علایہ نے ویران نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو عشب نے بے ساختہ آگے بڑھتے اس کے قریب ہی جگہ سنبھالتے اسے اپنے حصار میں لیا۔ علایہ سے مزید برداشت ہوا تو اس کے شانے سے لگتے سسک اٹھی۔ وہ ہولے ہولے اس کا سر تھپتھپاتے اسے دلاسا دے رہا تھا۔ اس دوران اس نے ایک بار بھی اسے خاموش کرانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے دل کا غبار ہلکا کر لے۔ اندر جو آنسوؤں کے سمندر بڑھے پڑے ہیں وہ ایک بار میں ہی بہہ جائے۔

"آنٹی سو گئی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کا رونا کچھ کم ہوا تو اس نے مدھم لہجے میں استفسار کیا۔ وہ ہنوز اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی بس آنسو تھم چکے تھے۔

"ماما ایسی کیوں ہو گئی ہیں۔"

وہ خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ عشب نے اس کے سرخ ہوتے گالوں کو ہولے سے چھوتے انگلی کے پوروں سے صاف کیا مگر اس کی نگاہیں ہنوز عشب کے چہرے کا طواف کر رہی تھی جیسے اپنی بات کا جواب چاہتی ہو۔

"یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ کیوں ایسی ہو گئی ہے ضروری یہ ہے کہ وہ اب آپ کے پاس ہے۔ آپ نے انہیں سنبھالنا ہے۔ ان کی ذہنی حالت کا کیا ہے آپ کی ہی توجہ نے انہیں واپس زندگی کی جانب لانا ہے۔ جس طرح سے ان پہ گزرے سالوں میں تشدد کیا گیا ہے وہ کم نہیں ہے علایہ۔ ایسے میں ایک انسان کا ذہن بلکل مفلوج ہو جاتا ہے۔ انہیں مکمل توجہ اور محبت کی ضرورت ہے پھر وہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی۔"

وہ اس کی سیاہ آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھتے مسحور کن لہجے میں گویا ہوا۔ علایہ یک ٹک اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں امید کے دیے جل رہے تھے۔

"مگر اللہ نے ہمارے ساتھ ہی ایسا کیوں کیا۔ سب ہمیں بھی غلط سمجھتے ہیں۔ بابا کو بھی ہم سے چھین لیا۔ پھر بھائی کو بھی ہم سے دور کر دیا۔ ماما کو اتنا عرصہ دور کر دیا اور ان پہ اس قدر ظلم۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بھرائے لہجے میں بولتے ایک بار پھر عائشہ کی حالت یاد کرتے سسک اٹھی۔عشب نے اس کے بالوں کو سہلاتے اس کی کنپٹی پہ شدت بھرا لمس چھوڑتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔تکلیف کا احساس اس کی رگ و پے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔

"ظلم تو آپ پہ بھی ہوا ہے۔آپ نے برداشت کیا نا۔اسی طرح انہوں نے بھی برداشت کیا اور آج وہ صحیح سلامت آپ کے پاس ہیں۔"

وہ اس کے سر پہ لب رکھتے تسلی دینے والے انداز میں بولا۔علایہ نے روتے روتے سرخ آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا۔اس کی آنکھوں میں کس قدر اذیت تھی جس نے عشب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا" تھا۔

"ماما کی تکلیف کے آگے میری تکلیف کچھ نہیں۔مجھے نہیں فرق پڑتا کہ میرے ساتھ کیا ہوا کیوں ہوا مگر میری ماما۔"

وہ رندھے لہجے میں بولی۔عشب اس کی بات پہ تڑپ کر رہ گیا۔اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا۔

"خیر اب تو آنٹی مل گئی نا اب خوش رہو اور انہیں بھی خوش رکھنے کی کوشش کرو بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

وہ اس کے بال سنوارتے ہوئے محبت سے بولا۔اس نے چمکتی نگاہوں سمیت اثبات میں سر ہلایا۔عشب ہولے سے مسکرا کر رہ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"عشب۔"

اس کی پرسوچ آواز پہ وہ جو بیڈ سے نیچے ٹانگیں لٹکائے فریش ہونے جانے کی تیاریوں میں تھا ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھ کر رہ گیا۔

"کیا کہا آپ نے محترمہ۔"

وہ مصنوعی کان صاف کرتے ہوئے بولا۔علایہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا مگر پھر اس کی شرارت سمجھتے وہ لب بھینچتے مسکراہٹ چھپا گئی۔

"میں نے کچھ بھی تو نہیں۔"

وہ اس کی لودیتی نگاہیں اپنے چہرے پہ محسوس کرتے گڑبڑا گئی تبھی نظریں پھیرتے ہوئے بولی۔

"ویسے امید نہیں تھی کہ آپ اس قدر ڈرپوک واقع ہو گی بیگم کہ میرا نام لیتے ہوئے بھی آپ کے وجود پہ کپکپی طاری ہو گئی۔"

وہ اس کی گھبراہٹ پہ چوٹ کرتے ہوئے بولا۔علایہ نے ناراض نگاہوں سے اس کا چہرہ تکا۔

"جب جانتے ہیں کہ میں نے آپ کا نام لیا تھا تو بار بار سننے کا تک میجر صاحب۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دونوں ہاتھ سینے پہ باندھتے اس کے مقابل آتے آنکھیں گھما کر بولی۔ عشب اس کی ادا پہ فدا ہی تو ہوا تھا تبھی اس کی کلائی کھینچ کر اسے اپنے اوپر گرایا۔ اس اچانک ہوئی افتاد پہ علایہ کی ہلکی سی چیخ بلند ہوئی۔ اب وہ اس کی گود میں بیٹھی تھی اور اس کے اناری گال عشب کی نگاہوں کے عین سامنے تھے۔ وہ اشتیاق سے اس کی ایک ایک حرکت کا ملاحظہ کر رہا تھا۔

"کیونکہ آپ کے لبوں سے ہمارا نام ہماری دھڑکنوں میں شور سا برپا کر دیتا ہے۔"

وہ اس کے لبوں کو نگاہوں کے حصار میں لیتے خمار آلود لہجے میں بولا۔ اس کی جذبے دیتی نگاہیں اپنے چہرے کا طواف کرتے دیکھ وہ بدک کر اس سے دور ہوئی تھی۔

"کونسا دورہ پڑا ہے آپ کو۔"

وہ اپنا لال انگارہ ہوتے گال تھپتھپاتی ہکلاتے لہجے میں بولی۔ پیشانی پہ ننھے منھے پسینے کے قطرے عشب کو صاف چمکتے ہوئے محسوس ہوئے۔ اس نے مضبوط قدم اس کی جانب بڑھائے اور اپنی جیب سے رومال نکالتے اس کی پیشانی سے پسینہ پونچھا۔ علایہ اس کے قریب آنے پہ اپنا سانس روک گئی کیونکہ وہ بلکل اس سے ایک انچ کا فاصلہ بنائے ہوئے تھا۔

"آپ سے الفت کا دورہ جو اب شاید سر چڑھ کر بولنے لگا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کی انگلیوں میں انگلیاں الجھاتے اس کے کان میں بھاری گھمبیر سرگوشی کرتے اس کے گال پہ شدت بھرا لمس چھوڑ گیا۔اس کی مونچھوں کی چبھن سے وہ سختی سے آنکھوں کو میچ گئی معاً چند ساعتوں بعد اپنا اعتماد بحال کرتے اس نے جوں ہی آنکھیں کھولی وہ وہاں موجود نہیں تھا۔علایہ نے کب سے رکا ہوا سانس بحال کیا اور ایک بار پھر اس کی التعافات کا سوچتے وہ سرخ پڑ گئی معاً اس کی نگاہ جوں ہی بائیں جانب اٹھی وہ صوفے پہ بیٹھا مسکراہٹ دباتے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس کے دیکھتے ہی عشب کا کب سے رکا ہو قہقہہ چھوٹ پڑا۔علایہ نے بے بسی سے مٹھیاں بھینچتے دانت کچکچائے۔

کیا مسئلہ ہے کیوں ہنس رہے ہیں یوں منہ پھاڑ کر۔لگتا ہے وہ نشہ سر چڑھ کر بولنے نہیں بلکہ ناچنے لگا ہے خیال"

"کیجیے گا کہی اس نشے کے زیرِ اثر آپ بھی آرمی چھوڑ کر ناچنا نہ شروع کر دیجیے گا۔

وہ ساری شرم بالائے طاق رکھتی وہ اس کے بازو پہ مکہ مارتے چلائی۔عشب نے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اب اتنے بھی برے دن نہیں آئے میرے۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولا۔لہجہ صاف مذاق اڑاتا ہوا تھا۔

"افسوس میں یہ بھی نہیں کہ سکتی کیونکہ میرے تو برے دن آ چکے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ مصنوعی آہیں بھرتے ہوئے بولی۔عشب نے کینہ توز نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جو ہمیشہ کی طرح اس کے موڈ کا ستیاناس کر چکی تھی۔

"چلو یہ کپڑے تبدیل کر و ورنہ آپکے بھائی نے مجھے طعنے دینے سے باز نہیں آنا۔"

وہ سر جھٹکتے اس کا بازو تھامتے وارڈروب کی جانب لے جاتے ہوئے بولا۔علایہ نے کسمسا کر اپنی کلائی اس کی گرفت سے نکالی اور تیکھے چتونوں سمیت اس کا چہرہ دیکھا۔

"کپڑے نہیں ہیں میرے پاس کیوں میرے زخموں پہ نمک چھڑک رہے ہیں۔"

وہ ناراضگی سے منہ پھلا کر بولی۔عشب نے وارڈروب کھولتے اس کا رخ اس کی جانب کیا جہاں ہر جانب عشب کے کپڑوں کی ہی بوچھاڑ تھی۔اس کا غصہ نئے سرے سے عود آیا۔

"کیا اب آپ کے کپڑے دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کروں۔"

وہ تنک کر گویا ہوئی۔عشب نے اسے مصنوعی آنکھیں دکھاتے اس کا رخ دوبارہ کپڑوں کی جانب کیا جہاں ایک جانب عشب کی شلوار قمیض اور دوسری جانب مختلف برینڈز کی پینٹ شرٹ لگی ہوئی تھیں۔

"یہ کپڑے کس کے ہیں۔"

اس نے اس کے گرد حصار باندھتے اس کے شانے پہ ٹھوڑی ٹکائی۔علایہ کا حلق تک سوکھ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ظاہری بات ہے آپ کے۔"

وہ منہ پھلاتے ہوئے بولی۔ عشب نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

"اور میں کس کا ہوں۔"

اب کی بار وہ دلفریب لہجے میں بولا۔ اس کے لہجے میں جزبات کی ایک آنچ تھی۔ بولڈ سی علایہ کی لامبی پلکیں اس کے سرخ عارض پہ جھکتی چلی گئی۔ عشب کو اس منظر سے نگاہیں چرانا سب سے مشکل منظر لگا۔ عشب کے ہاتھ دبانے پہ وہ چونک کر ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی۔

"میرے۔"

اس کی مضبوط آواز پہ عشب کے لبوں پہ ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"تو اس لحاظ سے میرا سب کچھ آپکا ہوا نا۔"

اس کی سرگوشی پہ علایہ کا سر خود بخود اثبات میں ہلا تھا۔ عشب نے ایک پر سکون سانس فضا کے سپرد کیا۔

"چلو اب دیکھو اس میں جو جی چاہے پہن لو۔ کل پہلی فرصت میں کپڑے لادوں گا آپ کے۔ پھر وہی پہن کر کمرے سے نکلنا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کی حالت کے پیشِ نظر اس کا گال تھپتھپاتے پیچھے ہوا۔ علایہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے چہرے پہ آتے بال کان کے پیچھے اڑسے اور اتنی بڑی بڑی پینٹ شرٹ کو دیکھتے ناک منہ چڑھا گئی۔ اس نے عشب کی نگاہ میں نگاہیں دوڑائی مگر وہ شاید فریش ہونے جا چکا تھا۔ وہ بھی سب سے آخر میں سے ایک سیاہ رنگ کی پینٹ شرٹ نکالتے ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔

"اففف اتنی بڑی پینٹ یہ تو میرے پیروں سے ہوتے زمین پہ لگے گی۔ اب کیا کروں۔"

وہ انگلی منہ میں دباتے ہوئے پریشانی سے خود سے بولی معاً ایک جانب نگاہ پڑتے ہی اس کی نگاہیں چمک اٹھی۔ وہ سرعت سے اس جانب بڑھی۔

جوں جوں رات گزر رہی تھی ویسے ہی سردی کی شدت میں مزید اضافہ ہوتا جارہا تھا مگر ایسے موسم میں وہ بغیر اس ٹھٹھرتی سردی کی پرواہ کیے آسمان پہ نگاہیں ٹکائے کھڑے تھے۔ سوچوں کا محور فقط عائشہ کی ذات تھی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ وہ عرصے کی بچھڑی انہیں یوں سرِراہ اس حالت میں ملے گی۔ اس کی حالت کا سوچتے وہ ایک بار پھر لب بھینچ گئے۔ معاً ایک سرد ہوا کا جھونکا محسوس کرتے ان کے وجود میں کپکپی طاری ہو گئی۔ وہ اپنے ہاتھ مسلتے دوبارہ اندر آتے آتش دان کے قریب جگہ سنبھال گئے۔

"تم جانتی ہو تم مجھے بہت پیاری لگتی ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تیرہ سالہ بچہ اپنے قریب بیٹھی نو سالہ لڑکی کو دیکھتے چمکتی نگاہوں سے بولا۔

"مگر آپ مجھے بلکل بھی پیارے نہیں لگتے۔"

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔ مقابل کے لبوں سے مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔

"تم ایسا کیوں بول رہی ہو۔"

وہ اداسی سے بولا۔ وہ بچی اس کی اتری ہوئی صورت دیکھتے کھلکھلا کر ہنس دی۔

"ارے آپ میرے دوست ہیں اور دوست تو اچھے ہی لگتے ہیں نا۔ میں مذاق کر رہی تھی۔"

وہ اپنا ننھا ہاتھ اپنے سر پہ مارتی اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ مقابل فقط مسکرا کر رہ گیا۔

معاً اچانک گھٹن محسوس کرتے وہ گہرے سانس بھرتے اپنی پیشانی مسل گئے۔

"وہ یہاں کیسے آسکتی ہے۔"

کاظم صاحب اپنا دکھتا سر ہاتھوں میں گراتے تھکے تھکے انداز میں بولے۔

"میں اس سے ملنا چاہتا تھا دیکھنا چاہتا تھا مگر اس حالت میں کبھی نہیں۔"

وہ صوفے کی پشت سے سر ٹکاتے اذیت سے آنکھیں موند گئے۔ آتش دان سے نکلتے دھوئیں کے مرغولوں میں اسے ماضی کا عکس واضح دکھا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ جوں ہی فریش ہوتے واشروم سے باہر نکلا علایہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔وہ آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے بال سنوارنے لگا۔اس دوران اس کی نگاہ ڈریسنگ روم کے دروازے کی جانب اٹھی تو اس کے ہاتھوں کی حرکت اگلے ہی لمحے تھمی تھی۔آئینے میں سے واضح ہوتے اس کے عکس کو دیکھتے وہ ٹھٹھکا معا صدمے کی کیفیت میں اس کی آنکھیں پھیلی تھی۔اس نے سرعت سے رخ موڑتے علایہ کی جانب دیکھا جو لاپرواہی سے کھڑی اپنے بالوں کو جوڑے میں مقید کر رہی تھی۔وہ بے یقینی کی کیفیت میں اس کی جانب بڑھا اور اس کا بازو تھامتے رخ اپنی جانب کرتے اسے سر تا پا دیکھا۔

"علایہ یہ کیا کیا آپ نے۔"

اس نے غصے سے استفسار کیا۔علایہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا معاً اس کی نگاہیں اپنے کپڑوں پہ محسوس کرتے وہ سمجھنے والے انداز میں سر ہلا گئی۔

"یہ مجھے بہت لمبا تھا اسی لیے میں نے قینچی کی مدد سے چھوٹا کر دیا۔"

وہ مسکراتے ہوئے جیسے اس کی معلومات میں اضافہ کر رہی تھی۔عشب نے کوفت سے اس کی جانب دیکھا۔

"وہ مجھے بھی دکھ رہا ہے۔"

وہ دانت پیستے ہوئے دھیمے لہجے میں غرایا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اوہ اچھا میں سمجھی شاید آنکھوں نے کام کرنا چھوڑ دیا آپکی۔"

وہ مسکرا کر بولتے اسے مزید آگ لگا گئی۔ عشب نے ایک جھٹکے سے ایک بار پھر اس کا رخ اپنی جانب کرتے سر تا پا اس کا جائزہ لیا جس نے پینٹ تو پینٹ شرٹ کو کاٹ کر بھی اس کا خاتمہ کر دیا تھا۔

"علایہ یہ میری سب سے پسندیدہ شرٹ تھی۔"

وہ ناگواری سے بولا۔ علایہ نے چونک کر اپنی شرٹ کو دیکھا اور افسوس کرنے والے انداز میں اس کا ہاتھ تھپک گئی۔

آپ ہی نے تو کہا کہ میں آپ کی ہوں تو آپکی سب چیزیں بھی میری ہوئی تو پھر میں اپنی چیزوں کے ساتھ جو "بھی کروں اٹس ناٹ آ بگ ڈیل۔"

وہ مصنوعی آنکھیں ٹپٹپاتے ہوئے بولی۔ عشب اس کے انداز پہ حیرت سے غوطہ زن رہ گیا اور تاسف سے نفی میں سر ہلایا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ ایک بھرپور ناراضگی کا اظہار کرتے اس سے فاصلہ قائم کرتا علایہ نے اس کی چوڑی کلائی تھام لی۔ عشب نے ٹھٹھک کر اس کا چہرہ دیکھا۔

"وہ آپ کی دین بھائی سے کوئی بات ہوئی۔"

وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔ عشب نے بے ساختہ نفی میں سر ہلایا۔

"تو آپ کریں نا انہیں فون نا جانے کہاں ہیں وہ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ پریشانی سے بولی۔

"چھوٹا بچہ نہیں ہے وہ اپنا اچھا برا بخوبی جانتا ہے۔ پریشان مت ہو اور اسے کچھ سپیس دو۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔

"اچھا آپ سے ایک بات پوچھوں۔"

وہ ایکدم کچھ یاد آنے پہ بولی۔ عشب نے مصروف سے انداز میں اثبات میں سر ہلایا۔

"وہ ماما کو دیکھتے بابا نے ایسا ردعمل کیوں ظاہر کیا۔ مجھے لگا تھا وہ خوش ہونگے لیکن وہ تو ملے بغیر ہی چلے گئے۔"

وہ افسردگی سے بولی۔ عشب کے چہرے کے تاثرات پتھریلے ہوئے۔ اس نے گہرا سانس بھرتے خود پہ قابو پایا۔

شاید ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہو گی۔ آپ پریشان مت ہو میں انہیں دیکھتا ہوں۔ چلو کافی دیر ہو گئی ہے"

"میرے خیال سے اب آپکو سو جانا چاہیے۔

وہ گھڑی میں نگاہ ڈالتا اپنا کام سمیٹتا ہوا سختی سے بولا۔ علایہ کا منہ فوراً سے پہلے اترا تھا۔ وہ شکایتی انداز میں اس کی جانب دیکھتے بیڈ کی جانب بڑھ گئی اور کمفرٹر اوڑھتے سختی سے آنکھوں کو میچ گئی۔ عشب لمبے لمبے ڈگ بھرتے اس کے نزدیک پہنچا اور اس کے سر سے کمفرٹر اٹھاتے ایک مسکراتی نگاہ اس پہ ڈالی مگر وہ ہنوز آنکھیں موندے سونے کا ناٹک کر رہی تھی۔ وہ بے ساختہ جھکا اور اس کی پیشانی پہ محبت بھرا بوسہ دیا تھا۔ قدموں کی چاپ پہ اس

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نے جوں ہی آنکھیں کھولی تو وہ دروازہ کھولتے باہر کی جانب جارہا تھا اور اس کی پر سوچ نگاہیں دروازے کے پار ہی جمی تھی۔

"ڈیڈ۔"

وہ جوں ہی ان کے کمرے کا دروازہ ہلکے سے واں کرتے اندر داخل ہوا اندر موجود غیر معمولی خاموشی اور پورے کمرے میں پھیلے دھوئیں نے اسے ٹھٹھکا دیا تبھی سر گوشی کی صورت میں اس کے لبوں سے یہ لفظ ادا ہوا۔وہ تقریباً بھاگنے والے انداز میں اندر داخل ہوا جہاں وہ صوفے پہ سر گرائے بیٹھے تھے۔وہ جانتا تھا کہ ماضی نے ایک بار پھر اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔وہ ابھی بھی بلکل جامد تھے خاموش۔

"ڈیڈ۔"

اس نے ان کے قریب جاتے مدھم لہجے میں پکارا۔کاظم صاحب نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا جہاں بے بسی پھیلی ہوئی تھی مگر اس میں انہیں وہی پندرہ سال کے بچے کا گمان ہوا جو نفرت بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتا تھا۔ان کے چہرے پہ خوف کے سائے لہرائے جو عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں رہ سکے۔

"نہیں عشب میں غلط نہیں ہوں۔کچھ برا مت سوچنا میرے بارے میں۔"

وہ گھبراتے ہوئے بولے۔عشب نے سختی سے ان کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو تھامتے اپنے سینے میں بھینچا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ڈیڈ پلیز مت کریں آپ کی حالت خراب ہو جائے گی میں جانتا ہوں آپ غلط نہیں ہیں میں غلط تھا۔"

وہ ان کے ہاتھ چومتے محبت سے بولا۔ کاظم صاحب کا سر خود بخود نفی میں ہلا تھا۔

"نہیں وہ واپس آئی ہے نا تو پھر سے وہی سب کچھ ہو گا۔ میں نے کچھ نہیں کیا عشب۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولے۔ عشب نے اذیت سے ان کی جانب دیکھا جن کے اعصابوں پہ اس صورت کو دیکھتے بہت برا اثر پڑا تھا مگر اس میں قصور ان کا بھی نہیں تھا۔ قصوروار تو کوئی بھی نہیں تھا بس حالات ہی ایسے تھے حالات نے سب کو اس مقام پہ لا کر کھڑا کر دیا تھا کہ سب اپنی زندگیوں سے ناراض ہوئے بیٹھے تھے۔

"میں اسے نہیں جانتا۔ میں سب کچھ اس دن دفن کر آیا تھا۔ سب کچھ فراموش کر دیا تھا۔ کوئی پرانی یاد نہیں تھی۔ مگر پھر یہ سب۔"

وہ ضبط سے بولے۔ عشب خاموشی سے چہرہ جھکا گیا۔

"عشب میں تمہاری آنکھوں میں ایک بار پھر اپنے لیے بے اعتباری نہیں دیکھ سکتا۔ میں جیتے جی مر جاؤں گا۔ اپنے باپ سے اس کی زندگی کا یہ سہارا بھی مت چھیننا۔"

وہ اس کے ہاتھ تھامتے گزارش کرنے والے انداز میں بولا تو وہ پشیمانی سے نگاہیں چرا گیا۔ کہنے کو اب مزید بچا ہی کیا تھا۔

"ڈیڈ مجھے آپ پہ پورا یقین ہے۔ آپ پلیز حوصلہ کریں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ آنکھوں میں لیے لیے تسلی آمیز لہجے میں بولا۔کاظم صاحب نے ایک خاموش نگاہ اس پہ ڈالتے اپنا رخ بیڈ کی جانب کیا۔عشب انہیں لٹاتے ان پہ کمفرٹر اوڑھاتے کمرے سے باہر نکل آیا۔اس نے ایک خالی نگاہ عائشہ کے کمرے کے بند دروازے پہ ڈالی۔اس کے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی معاًوہ علایہ کا خیال کرتے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"طبیعت کیسی ہے اب جزاء کی۔"

نادیہ نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے سنجیدگی سے استسفار کیا۔اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے عاکف نے چونک کر ان کی جانب دیکھا اور نیم دراز ہوتے بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا گئے۔نادیہ نے چائے کا کپ ان کی جانب بڑھایا جسے وہ تھام کر لبوں سے لگا گئے۔

نادیہ بھی ان کے ساتھ جگہ سنبھالتے جزاء کو دیکھنے لگی جس کا رنگ بے دردی سے پھیکا پڑتا جا رہا تھا۔

"ناجانے کس کی نظر لگ گئی ہے ہماری بیٹی کو۔"

عاکف اس کے سر پہ بوسہ دیتے ہوئے بولے۔نادیہ نے خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدلا۔

"یہ نظر نہیں ہے عاکف یہ اس کا خود کا کیا دھرا ہے۔جو اسے ملا وہ اس نے گوا دیا۔"

وہ آنکھوں میں نمی لیے بوجھل لہجے میں بولی۔عاکف نے ناگواری سے ان کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نادیہ یہ تمہاری ہی اولاد ہے نا مجھے شک ہے اتنے سال تم نے اسے کیسے پال لیا۔"

ان کی کاٹ دار آواز پہ ان کا چہرہ سرعت سے سپاٹ ہوا۔ انہوں نے سخت نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"یہ میری ہی اولاد ہے جسے میں نے جن جتنوں سے پالا ہے یہ میں ہی جانتی ہوں۔ اس کی پرورش میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ اچھے برے کی تمیز سکھائی مگر یہ دیکھیں آج یہ بھی میرے جیسی ہی بن گئی ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ یہ دوسری نادیہ کا کردار نبھائے۔ میں اسے دین کے ساتھ خوش دیکھنا چاہتی تھی مگر اس نے اپنا بنا بنایا گھر ہی اجاڑ دیا۔"

وہ غصے کی کیفیت میں بولی۔

"تو دین نے بھی ٹھیک نہیں کیا اگر یوں سر راہ اسے طلاق ہی دینے کا سوچ رکھا تھا تو یوں اسے اپنی. عزت مت بناتا۔ اپنی عزت بنا کر یوں خود ہی اس کی عزت کو تار تار کرنا یہ کہاں کا انصاف ہے۔"

وہ سرد مہری سے گویا ہوئے۔ نادیہ نے تلخی سے ان کی جانب دیکھا۔

"بس یہی تو فرق ہے کہ ایک شوہر اپنی بیوی میں برائی نہیں دیکھ سکتا مگر اپنی بیٹی کی دکھتی برائیوں کو بھی نظر انداز کر جاتا ہے مگر جانتے ہیں وہ ایسا نہیں تھا جس دن مجھے علم ہوا تھا نا کہ یہ نشے جیسی لت میں اس حد تک ڈوب چکی ہے جس سے واپسی ناممکنات میں سے ایک ہے میں بہت ڈر گئی تھی ڈر گئی تھی اپنی بیٹی کے نصیب سے۔ خوف محسوس ہوتا تھا کہ میری بیٹی کو کوئی نہیں اپنائے گا یہ معاشرہ تو پہلے ہاتھ اسے دھتکارے گا اسے کسی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

صورت نہیں جینے دے گا مگر میں غلط تھی وہ آیا تھا نا میری بیٹی کو زندگی کی جانب واپس لینے۔ اس کا ہاتھ تھامنے اسے عزت و احترام دینے مگر اس نے قدر نہیں کی اسکی اس نے کھویا ہے اسے۔ وہ تو ہیرا ہے اسے کوئی بھی مل "جائے گا مگر اس سب میں ہماری بیٹی رل جائے گی۔

وہ تکلیف سے تڑپتے ہوئے بولی۔ ان کے منہ سے نکلتے ایک ایک لفظ میں سچائی تھی جس نے عاکف کو بھی ایک لمحے کیلیے سن کر دیا۔ وہ اتنے عرصے سے اس مرض میں مبتلا تھی اور وہ اس سب سے ہی ناواقف تھے۔

مگر ہو سکتا ہے نا کہ یہ نشے کی وجہ سے ایسی ہو گئی ہو۔ پروپر کاؤنسلنگ ملے تو ٹھیک ہو جائے۔ مگر پھر بھی دین کو" "اس حد تک نہیں جانا چاہیے تھا۔

انہوں نے کمزور سی مزاحمت کی۔

سوچیں عاکف آپ نے مجھے ایک کام سے منع کیا ہوتا اپنی قسم دی ہوتی مگر میں بار ہا بار وہ کام کرتی تو آپ کیا" اس بات کو نظر انداز کر دیتے۔ نہیں عاکف کوئی بھی مرد اتنے وسیع دل کا مالک نہیں ہوتا۔ اپنی عزت سب کو "عزیز ہوتی ہے۔

وہ پتھریلے لہجے میں بولی شاید ابھی تک وہ اپنے کیے عمل پہ پشیمان تھی اسی کا مداوا چاہتی تھی۔

"میں بات کروں گا دین سے۔ ہم جزاء کا علاج کرائیں گے سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ انہیں تسلی دینے والے انداز میں بولے۔نادیہ نے خاموشی سے چہرہ جھکالیا کیونکہ کہنے کیلیے کچھ نہیں بچا تھا۔وہ جانتی تھی کہ دین بہت بری طرح بکھر اہے۔اس نے کس قدر امید سے جزاء کو اپنی زندگی میں شامل کیا تھا کہ وہ سنبھل جائے گی اس کی توجہ اس کی محبت اسے سب کچھ بھلادے گی مگر یہاں توسب الٹ ہوتا چلا گیا تھا۔معاً جزاء کسمسائی تھی۔ان دونوں نے چونک کر اس کا چہرہ دیکھا جہاں .تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔وہ تکیے پہ اپنا سر ادھر ادھر پٹخ رہی تھی۔نادیہ نے پریشانی سے ان کی جانب دیکھا۔

"نہیں دین نہیں ایسامت کریں۔"

وہ روتے روتے بڑبڑائی۔ابھی بھی وہ غنودگی میں تھی۔عاکف اسے ایک نظر دیکھتے نادیہ کو اشارہ کرتے باہر کی جانب چل دیے معاًلاؤنج میں صوفے پہ ہی بیٹھے دین کو دیکھتے ان کی آنکھیں پھیلی تھی۔انہوں نے قدم اس کی جانب بڑھائے۔اس دوران ہی اس نے اپنی لال انگارہ آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔عاکف کے دل کو دھکا سالگا۔

"تم تو کہی گئے تھے نا۔"

انہوں نے سپاٹ انداز میں پوچھا۔وہ ہولے سے ہنس دیا۔اس کی ہنسی میں کیا کچھ نا تھا کرب ٹوٹی ہوئی ہنسی نے ان کے دل کو لہولہان کر دیا۔

"میں یہاں سے کہی نہیں جاؤں گا چاچو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ جتانے والے انداز میں بولا۔عاکف کے لبوں پہ بھولی بھسری مسکراہٹ نے احاطہ کیا۔

"تم تو میرے شیر ہو۔میں جانتا تھا کہ تم زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتے۔"

وہ اس سے پہلے کہ مسکراتے اس کی جانب بڑھتے دین نے ہاتھ کے اشارے سے ہی اسے روک دیا۔

کیونکہ یہ میرا ابھی گھر ہے اور جس گھر پہ میرا حق ہو وہ میں اتنی آسانی سے کیسے چھوڑ دوں۔

وہ بھنویں اچکاتے تمسخر سے ہنستے ہوئے بولا۔عاکف کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی۔

"یہ تم کس طرح مخاطب ہو۔لہجہ اس قدر گستاخانہ کیوں ہو رہا ہے تمہارا۔"

وہ تند نگاہوں سے سے دیکھتے ہوئے بولے۔دین نے نم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

یہی بات چاچو یہی بات اگر آپ اپنی بیٹی کو کہتے نا ہسپتال میں تو یوں میری بہن آج اکیلے ہی رخصت ہو کر اس" گھر میں ناجاتی جہاں بیٹیاں باپ بھائی کے حصار میں جاتی ہیں۔جانتے ہیں یہ ہوتا ہے فرق۔اپنی اولاد میں اور پرائے کی اولاد میں اور آپ نے مجھے اسی دن کی پرایا کر دیا جب آپ نے غلط صحیح نہیں بلکہ میری بہن پہ اپنی بیٹی کو فوقیت دی یہاں تک کہ یہ دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا کہ وہ اس وقت کس قدر تنہا تھی۔جاننا چاہتے ہیں نا کہ کیوں نہیں بتا پائی وہ جزاء کو چچی کے متعلق۔جس دن حسن کی موت ہوئی اس دن کہاں تھی وہ ہمارے ساتھ روتی تڑپتی تکلیف سے سسکتی۔پھر بھی جزاء کی پرواہ کی کیونکہ اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔اس کے بعد حسن کی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

موت جسے سب سے زیادہ اسے توڑا۔اس کے بعد ماضی کے پنوں کا کھلنا اس پہ ڈھائے گئے وہ ظلم و ستم وہ سب

"کچھ چاچو سچ بات یہی ہے کہ آپ کبھی ہمارے اپنے ہو ہی نہیں سکے۔

وہ بولتے بولتے ہانپ گیا تبھی گہرے گہرے سانس بھرتے ہوئے بولا۔عاکف نے زرد پڑتے چہرے سمیت اس کا کملایا ہوا چہرہ دیکھا۔

"دین میں نے تمہیں پال پوس کر اتنا بڑا کیا اس لیے کہ تم میرے ہی مقابل آ کر یوں مجھے دھتکارو۔"

وہ کمزور سے لہجے میں بولے۔

میں آپ کو دھتکار نہیں رہا۔بس وہ اذیت محسوس کرانا چاہتا ہوں جو آپ کی نگاہوں کے سامنے ہوا مگر آپ" حق کیلیے آواز نہیں اٹھا پائے۔ مگر آپ فکر مت کریں میں اس چیز کا مداوا کر دوں گا جانتے ہیں کس صورت میں آپ کی بیٹی کو طلاق نہ دے کر۔وہ یہی رہے گی اسی گھر میں مگر میری بیوی کی حیثیت سے نہیں بلکہ آپ کی بیٹی کی حیثیت سے۔اس کا نام نہیں رسوا ہونے دوں گا میں۔وہ پل پل اذیت میں رہے گی مگر میں نہیں ہو گا اس کے پاس۔"

وہ بے دردی سے اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے بولا۔

"بس مجھے ایک بات کا جواب دیدیں کہ میرے بابا کہاں ہے۔"

اس کی بات پہ عاکف نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جواب کافی حد تک خود پہ قابو پا چکا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تمہارے بابا اب اس دنیا میں نہیں ہے۔"

وہ بھاری لہجے میں بولے۔ دین نے اذیت سے آنکھیں میچی تھی۔ اسے کچھ لمحے تو اپنی سماعتوں پہ یقین نہ آیا وہ تو ان سے یہ سننے کی. توقع رکھتا تھا کہ وہ کہیں گے کہ وہ زندہ ہیں۔

"مگر ابھی آپ کہ رہے تھے کہ آپ آخری بار ان سے ملے تھے۔"

اس کی سرسراتی آواز پہ عاکف حق دق کھڑا رہ گیا شاید وہ اس کی باتیں سن چکا تھا جو وہ نادیہ کے ساتھ کر رہے تھے۔ درد کا ایک احساس ان کی رگ وپے میں سرائیت کرتا چلا گیا۔

"بھائی اٹھیں پلیز۔ میں آج پھر آپ سے ملنے آیا ہوں مگر آپ خاموش ہیں۔"

عاکف شاہ زین کا کندھا ہلاتے ہوئے بولا۔ اس نے ہولے سے اپنی میچی ہوئی آنکھیں کھولی اور خالی خالی نگاہیں اس کے اطراف میں گھمائی جیسے کسی کی تلاش میں ہو۔

"عائشہ کہاں ہے۔ دین میری علایہ۔"

بولتے ہوئے ان کا منہ نا جانے کیوں ٹیڑھا ہو رہا تھا جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ انہیں بولنے میں دقت پیش آ رہی ہے۔ عاکف نے سختی سے ان کا ہاتھ تھام لیا۔

"بھائی میں وہاں گیا تھا مگر وہ لوگ مجھے نہیں ملے"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ روتے روتے بولا۔شاہ زین کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔

عاکف تمہیں اللہ کا واسطہ ہے انہیں تلاش کرو۔انہیں اپنی امان کے رکھو وہ عورت میری نفرت میں اندھی "ہو کر کچھ بھی کرے گی اور اگر ان میں سے کسی ایک کو بھی تکلیف ہوئی میں کیسے زندہ رہ پاؤں گا۔"

وہ آکسیجن ماسک اتارتے گہرے گہرے سانس بھرتے ہوئے بولے۔عاکف نے انہیں دیکھتے سختی سے نفی میں سر ہلایا کیونکہ سارا قصور ہی ان کا تھا کاش وہ انہیں لے کر ہی گھر سے نکلتے۔

"بھائی میں انہیں ڈھونڈوں گا آپ پلیز ہمت کریں۔میں کہ رہا ہوں نا۔"

وہ ان کے سر پہ ہاتھ پھیر تا محبت سے بولا۔شاہ زین نے اپنا کپکپاتا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا۔

انہوں نے میری ماں کے ساتھ جو کیا میں سہہ گیا۔میرا باپ اسی کی غم میں چلا گیا میں سہہ گیا۔اب اگر میری "بیوی بچوں پہ اس کی بدولت کوئی آنچ آئی یہی سوچ مجھے جینے نہیں دے رہی۔مجھے اس کو خود سے باندھنا ہی نہیں چاہیے تھا وہ ہنستی مسکراتی لڑکی میرا ساتھ پا کر نکھرنے کی بجائے اجڑ گئی عاکف۔میں کیسا بے بس باپ اور "شوہر ہوں کہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتا۔

وہ تکلیف کی کیفیت میں بولے۔

پلیز انہیں تلاش کرنا اور میرے بیٹے کو اس قابل بنانا کہ وہ اپنی ماں بہن کی حفاظت کر سکے تم اس کے بھائی بن" جانا مگر اگر نہ سنبھال پاؤ تو اسے کسی ایسے شخص کو سونپ دینا جس کے سائے میں وہ امان محسوس کرے۔جس

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کے پروں میں اسے تحفظ کا احساس ہو۔میں جانتا ہوں میرا سفر یہی تک کا ہے۔مگر میری دعائیں میرا دل ہمہ وقت ان کیلیے دعا گو ہو گا اگر اس زمین پہ اسے ذرا سی بھی تکلیف ہو گی تو وہاں میں بھی بے سکون ہو گا۔اس کی مسکراہٹ کل بھی میرے لیے سکون تھا آج بھی اور شاید مرنے کے بعد بھی۔میں اس ملک کا تو فرض نبھا گیا مگر اپنے چھوٹے سے آشیانے کو تنہا کر گیا۔

"انہیں تت۔تلاشش کک۔ر۔۔

مزید بولنے سے قبل ہی شاہزین کا ہاتھ عاکف کے ہاتھ سے چھوٹتا چلا گیا۔اس نے ویران اور فق چہرے سمیت اس کے لڑکھتے ہاتھ کو دیکھا تھا۔

ان کی بات مکمل ہوتے ہی پورے ہال میں موت کی سی خاموشی تھی۔گھڑی کی مخصوص ٹک ٹک ماحول میں ایک ارتعاش سا پیدا کر رہی تھی۔معاً نادیہ کی سسکیوں کی آواز پہ ان دونوں نے چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں وہ کمرے کے دروازے سے لگی آنسو بہا رہی تھی۔دین کمال مہارت سے اپنے تاثرات چھپاتے تن فن کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔نادیہ نے حسرت سے اس کی جانب دیکھا کہ کاش وہ اندر جا کر جزاء کو مخاطب کرے جیسے پہلے اس کا خیال کرتا تھا ویسے ہی اس کا خیال کرے مگر شاید وہ یہ بات فراموش کر چکی تھی کہ جب کسی رشتے میں بدگمانی آجائے تو وہ اس رشتے کو نچوڑ کر ہی دم لیتی ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین لڑکھڑاتے قدموں سمیت کمرے میں داخل ہوا تو وہ اس کے بیڈ پہ عین وسط میں لیٹی سکون سے آنکھیں موندے ہوئی تھی۔ وہ بھاری قدم اٹھاتا اس تک پہنچا اور اس کے چہرے کے قریب جھکا تھا معاً نا جانے اسے کیا ہوا وہ ایک تنفر بھری نگاہ اس پہ ڈالتے وارڈروب کی جانب بڑھ گیا۔ وارڈروب کھولتے ہی اس کی نگاہ سامنے ہی رکھے سفید پاؤڈر پہ پڑی تو اس کا غصہ سوا نیزے پہ جا پہنچا اس نے سارا کچھ اٹھاتے ایک جست میں ڈسٹ بن میں پھینکا جو شاید وہ ہڑبڑی میں آج چھپانا بھول گئی تھی۔

"میں اب مزید ان دونوں کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا اور کسی نے بھی اگر ان کے خلاف ایک لفظ بھی غلط نکالنے کی کوشش کی تو اس کی جان میرے ہاتھوں جائے گی۔"

وہ پر عزم لہجے میں گویا ہوا اس دوران اس کی نگاہیں جزاء کے سراپے کا طواف کرنے میں مصروف تھی۔ وہ ایک جھٹکے سے کمفرٹر اوڑھتے صوفے پہ ہی براجمان ہو گیا۔ ابھی اسے لیٹے کچھ لمحے ہی بیتے تھے معاً مدھم سسکیوں کی آواز پہ اس کے اعصاب تنے۔ اس نے ذرا سی گردن موڑتے. اندھیرے میں ہی شرربار نگاہوں سے جزاء کی جانب دیکھا جو نیند میں اب کچھ بڑبڑا رہی تھی اور اس حالت میں اسے نیند آنا ناممکنات میں سے ایک تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر غصے میں کمرے سے باہر جاتا اپنے پیروں پہ کسی کا نرم نرم لمس محسوس کرتے اس نے چونک کر تاریکی میں اس کا چہرہ تلاش کرنا چاہا جو اب شاید اس کے پیر پہ سر رکھے سسک رہی تھی جس کا اندازہ دین کو اپنے پاؤں میں گرتے پانی سے ہوا وہ شاید رو رہی تھی۔ اس اچانک غیر متوقع صورتحال میں وہ بدک کر اپنا پیر اس کی گرفت سے کھینچتے پیچھے ہوا اور اپنا غصہ ضبط کرنے کے چکر میں گہرے گہرے سانس بھرنے لگا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"دین۔"

اس کی روہانسی آواز پہ دین نے مٹھیاں بھینچی۔

میں نے منع کیا تھا نہ کہ میرا نام بھی مت لینا اپنی اس زبان سے ورنہ میرے سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

وہ سختی سے گویا ہوا۔ جزاء نے ایک سسکی بھری۔

"دین پلیز ایسے مت کریں۔ مجھے معاف کر دیں اب میں ایسا بلکل نہیں کروں گی پکا۔ آپکی قسم۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے منت کرنے والے انداز میں بولی۔ دین نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھتے بھنویں اچکائی۔

"مارنا چاہتی ہو مجھے۔"

وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔ جزاء کے دل کو دھکا سا لگا۔ آنکھیں پل بھر میں آنسوؤں سے لبریز ہوئی۔

"آپ ایسے کیوں کہ رہے ہیں۔ میں ایسا کیوں چاہوں گی۔"

وہ اذیت سے بولی۔

پہلے بھی ایک بار اپنی قسم کھانے کا رسک لے چکا ہوں مزید میں شاید مر ہی جاؤں کیونکہ اب تم پہ بھروسہ تو "کرنے سے رہا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ صوفے پہ سر مارتا ہوا بولا تو وہ شرمندگی سے آنکھیں میچ گئی۔

"پلیز دین میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی۔"

وہ روتے روتے گڑگڑائی۔ دین کو تکلیف تو بہت ہوئی مگر وہ کمزور نہیں پڑ سکتا تھا۔ وہ ابھی تک اس کے قدموں میں بیٹھی تھی۔

"کیسا محسوس کر رہی ہو یوں میرے سامنے گڑگڑا کر۔"

اس کی سرد سرگوشی پہ جزاء کے چہرے پہ ایک سایہ سا لہرایا۔ اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جو ویران نگاہوں میں سوال لیے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

جواب دو مجھے۔ علایہ بھی ایسی ہی تڑپی تھی نا اپنی صفائی میں بولنے کے خاطر۔ روئی تھی نا وہ بھی کہ وہ ایسا نہیں "کر سکتی۔

اس کی بات پہ وہ روتے روتے شرمندگی سے اثبات میں سر ہلا گئی۔ دین کو فضا ایکدم بوجھل سی محسوس ہوئی۔

"تو کیوں نہیں کیا اس پہ یقین۔"

وہ اس کی ٹھوڑی اپنی مضبوط گرفت میں لیتے دھاڑ اٹھا۔ اس کے تیور دیکھ جزاء بدک کر اس کے فاصلہ قائم کر گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

مت ڈرو جزاء مت ڈرو۔ میں اتنا بے رحم نہیں ہوں جو تمہیں اس کمرے سے یا اس گھر سے باہر نکالوں گا۔ اگر"
"میں نے ایسا کیا تو تم میں اور مجھ میں کیا فرق رہ جائے گا۔

وہ مدھم سا ہنستے ہوئے بولا۔ اس کی ہنسی میں بھی بے بسی پنہاں تھی۔

سوچو تم نے اسے دھکا دے کر جانے کا کہاں تھا نا اگر وہاں عشب نا آتا تو وہ کہاں جاتی کدھر دربدر کی ٹھوکریں"
کھاتی۔ مجھے یہ سوچیں آتی ہیں بھائی ہوں نا۔ بچپن میں تو اسکی حفاظت نہیں کر سکا اس کا محافظ بن کر پلیز اب تم
"مجھ سے یہ اختیار مت چھینوں۔ پہلے اس عورت نے چھین لیا اب تم مت چھینو خدارا۔

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے تھکے تھکے لہجے میں بولا۔ جزاء نے تڑپ کر اس کے ہاتھ تھام لیے۔

میں ایسا نہیں کرنا چاہتی تھی دین۔ میں کبھی بھی ایسا نہیں کرنا چاہتی مگر پتہ نہیں کیوں میرا دماغ میرے بس"
میں نہیں رہتا میں نا جانے کیا کیا بول جاتی ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ میں بری ہوں مگر مجھے اس عورت سے مت
ملائیے میں ویسی نہیں ہوں میں علایہ سے معافی مانگ لوں گی وہ مجھے معاف بھی کر دے گی۔ میں سب کچھ ٹھیک
"کر دوں گی پلیز آپ بھی سب بھول جائیں پلیز دین۔

وہ رو رہی تھی گڑگڑا رہی تھی اسے اپنی وفا کا یقین دلا رہی تھی مگر وہ بے حس بنا کسی غیر مرئی نقطے پہ نگاہیں
جمائے بیٹھا تھا۔ جزاء کے دل کو کچھ ہونے لگا۔ اس نے ضبط سے ہونٹ چبائے۔

"اور میری ماں کا کیا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے سنجیدگی سے سوال کیا۔ جزاء نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا جیسے اس سوال کا بھی کوئی جواب نا ہو۔

"ایک بار پھر سے ویسے ہو جائیں دین پکا اب کچھ ایسا نہیں کروں گی جس سے سب کو تکلیف ہو۔"""

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی۔

"کل تیار رہنا تمہیں کسی سے ملوانا ہے اس سے مل کر خود فیصلہ کرنا کہ وہ ایسا کر سکتی یا نہیں۔"

وہ آنکھوں میں نمی لیے شکست زدہ لہجے میں بولا۔

اور میں اب اس گھر سے کہی نہیں جانے والا نا اس گھر سے اور ناہی اس کمرے میں تمہاری زندگی سے تو بہت " دور کی بات ہے۔ میری توجہ کے لیے روگی مجھ سے معافی مانگو گی مگر یہ بات بھی یاد رکھنا کہ دین اب وہ سخت "جان پتھر ہے جس سے تم ٹھوکریں مارو گی تو خود ہی زخمی ہو گی۔

وہ سفاکی سے بولتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا جبکہ وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معاً کسی کا فون بجنے کی آواز پہ اس کے آنسوؤں کو بریک لگی تھی اس نے ٹیرس کی جانب دیکھا جہاں وہ مسکراتے ہوئے اب کسی سے باتوں میں مصروف تھا۔ جزاء نے حسرت سے اس کی جانب دیکھا تھا اور بے دم سی ہوتی صوفے پہ سر رکھتے بے آواز رو دی۔

"بھائی آپ کہاں تھے کب سے فون ملا رہی ہوں آپکو۔"

فون اٹھاتے ساتھ ہی علایہ کی زندگی سے بھرپور آواز سنتے اس کے لب خوبصورت مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ شاید یہ عشب کی دی گئی توجہ کا ہی نتیجہ تھا کہ اس کی جھلک اس کے لہجے میں دکھ رہی ہے۔

"بھائی کی جان کچھ مصروف تھا۔ آپ بتاؤ ماما کیسی ہیں۔"

اس نے محبت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"وہ سو رہی ہے سکون سے۔ آپ بتائیں وہاں چچی امی کیسی ہیں۔"

اس کی بات پہ دین کے چہرے پہ کرختگی چھا گئی۔

"علایہ میں آپ کی زبان سے ان لوگوں کو ذکر اب مت سنوں۔"

وہ سختی سے تنبیہہ کرنے والے انداز میں بولا۔

بھائی پلیز اس وقت چچی امی تو ہوش میں نہیں تھی نا۔ اور رہی بات جزاء کی تو شاید وہ اپنے حواسوں میں نہیں" تھی جو یہ سب بول گئی۔ اب میں اس گھر میں نہیں ہوں اور نہ ہی مما وہاں آئے گی۔ آپ پلیز اس سب کی وجہ سے اپنا رشتہ مت خراب کریں۔ اسے پیار سے سمجھائیں وہ پہلے تو ٹھیک تھی پتہ نہیں اچانک ایسا کیا ہو گیا کہ وہ "اس حد تک بدگمان ہو گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس سے پہلے کہ وہ ان سب کے دفاع میں مزید کچھ بولتی دین نے ایک جھٹکے سے کال کاٹ دی۔ علایہ نے افسوس سے بند ہوئے موبائل کو دیکھا اور پریشانی سے انگلیاں چٹخانے لگی معاً کچھ سوچتے اس کی انگلیاں تیزی سے کسی کو میسج ٹائپ کر رہی تھی۔ دین کمرے میں آتے ہی ایک ناگوار نگاہ جزاء پہ ڈالتے موبائل سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے واشروم کی سمت بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی میسج کی ٹوں ٹوں کی آواز پہ جزاء ٹھٹھکی تھی۔ وہ ایک نظر واشروم کے بند دروازے کو دیکھتی لڑکھڑاتے قدموں سمیت موبائل کی جانب بڑھی۔ علایہ کا نام پڑھتے ہی اس نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر میسج کھولا مگر میسج کھولتے ہی اس کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت رہ گئی۔ آنکھوں میں ایک کرب کی لہر دوڑی تھی۔

"بھائی ایم سوری آپ کہتے ہیں نا کہ میں ان میں سے کسی کا ذکر نہ کروں اب نہیں کرتی مگر اس سب میں آپ جزاء کے ساتھ اپنا رشتہ مت خراب کریں آپ کی توجہ اسے بلکل ٹھیک کر دے گی بلکل پہلے جیسا۔ اسے میں نہیں اچھی لگتی تو میں اسے اپنی صورت بھی نہیں دکھاؤں گی مگر آپ سنبھل جائیں پلیز۔ میں جانتی ہوں وہ دل کی بری نہیں ہے بس بدگمانیوں نے سب کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ میسج پڑھتے ہی اس کی آنکھ سے ایک بے مول آنسو ٹوٹتے موبائل کی سکرین پہ گرا جسے وہ دین کے خوف سے سرعت سے صاف کر گئی اور دھواں دھواں چہرے سمیت بیڈ پہ گرنے والے انداز میں بیٹھی تھی۔

"ٹسوے بہانے ہیں تو یہاں سے اپنی شکل گم کرو مجھے اپنی نیند میں یہ خلل بلکل بھی برداشت نہیں۔"

وہ غصے سے بولتے سائیڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھاتے کمفرٹر اوڑھتے بیڈ کی دوسری جانب براجمان ہو گیا۔ جزاء نے اس کے ہتک آمیز لہجے پہ سختی سے آنسو ضبط کیے اور بھاگنے والے انداز میں واشروم کی جانب بڑھ گئی۔ دین نے اس کے جاتے ہی درد سے آنکھیں بند کر کے کھولی تھی۔

اگلی صبح کا سورج معمول کی نسبت زیادہ روشن تھی۔ ہوا میں ہلکی ہلکی خنکی موجود تھی۔ آسمان پہ ہلکے ہلکے سیاہ بادلوں نے ڈیرہ جمایا ہوا تھا۔ ٹھڈی سرد ہواؤں نے سب کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا مگر اس ماحول میں بھی وہ بے سدھ پڑی بیڈ پہ پر سکون نیند سو رہی تھی۔ ہلکے ہلکے خراٹوں کی آواز نے کمرے میں داخل ہوتے عشب کی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔وہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتا آگے بڑھا اور شاپنگ بیگز صوفے پہ رکھتے اس کے نزدیک ہوا جو بیڈ پہ آڑھی ترچھی لیٹی بے سدھ پڑی نیند میں گم تھی۔

"علایہ۔"

اس نے اس کے بال سنوارتے پکارا تو وہ نیند میں کسمسائی تھی اور دوبارہ کروٹ بدل گئی۔اس نے اس کے قریب ہی جگہ سنبھالتے اسے سہارہ دیتے زبردستی اٹھا کر بٹھایا تو وہ منہ بنا کر اسے دیکھے گئی۔اس دوران عشب کی نگاہ ٹھٹھک کر اس کی گردن کے نشان پہ پڑی تو اس کی ماتھے کی رگیں تن گئی۔آنکھیں جیسے شرارے نکلنے لگے۔اس نے ہولے سے اس کی گردن کے نشان کو سہلایا۔علایہ کی نیند بھک سے اڑی۔اس نے سنجیدگی سے عشب کی جانب دیکھا جو سوالیہ نگاہوں سے اسی کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔علایہ اس کا ہاتھ پیچھے کرتی اس سے فاصلہ قائم کر گئی۔عشب نے بھی مزید کچھ پوچھنا گوارا نہیں کیا وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے خود بتائے اس سے خود ذکر کرے تبھی سر جھٹک گیا۔

"یہ کچھ کپڑے میں لے آیا ہوں پتہ نہیں آپکو فٹ آتے ہیں نا نہیں لیکن پہن کر چیک کر لینا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ مصروف سے انداز میں اسے تاکید کرتے آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ علایہ کسلمندی سے چپل پیڑوں میں اڑستے بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور صوفے سے وہ شاپنگ بیگ اٹھاتے بیگ پہ الٹ دیے۔

"علایہ یہ کیا طریقہ ہے۔"

عشب اس کی عادت پہ اسے ٹوکتا ہوا بولا۔ علایہ نے بے نیازی سے جوں ہی بیڈ پہ رکھے کپڑوں کو دیکھا اس کا منہ حیرت کے مارے کھلا کا کھلا رہ گیا۔ اس نے صدمے کی کیفیت میں کپڑوں اور خشمگین نگاہوں سے عشب کو دیکھا تھا۔

"یہ کیا ہے عشب۔"

وہ جھنجھلاتے ہوئے بولی جواباً اس نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کپڑے ہیں۔"

وہ اسی کے انداز میں بولا۔علایہ نے بے ساختہ دانت کچکچائے۔

"وہ مجھے بھی نظر آرہا ہے میں پوچھ رہی ہوں کہ یہ کس طرح کے کپڑے ہیں۔"

وہ اس کی بات کو ایک جانب رکھتے چٹختے ہوئے بولی۔عشب نے ذرا سا ترچھا ہوتے بیڈ پہ کپڑے دیکھے۔

"اوہ اچھا مجھے لگا شاید دکھائی دینا بند ہو گیا ہے۔"

وہ چڑانے والی مسکراہٹ سمیت اسی کی بات اسی کو لوٹاتے ہوتے بولا۔علایہ تلملا کر رہ گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اور رہی بات ان کپڑوں کی تو اسے کرتا اور اسے ٹراؤذر کہتے ہیں اور ساتھ میں یہ ڈوپٹہ۔"

وہ جتانے والے انداز میں بولتے بیڈ سے ایک سوٹ اٹھاتے اسے تھما گیا۔علایہ نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا اور اپنے ہاتھ میں موجود کپڑوں کو۔

"میں تو کبھی نہیں پہنوں گی یہ۔"

وہ بدک کر پیچھے ہوئی۔

"اور آپ یہی پہنیں گی ورنہ مجھ سے کسی قسم کی رعایت کی کوئی امید مت رکھیے گا۔"

وہ انگلی اٹھاتے وارن کرنے والے انداز میں بولا۔علایہ نے روہانسے چہرے سمیت اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"عشب پلیز آپ تو بہت اچھے ہیں نا۔ آپ میری بات مانیں گے نا پلیز۔"

وہ آنکھیں پٹپٹاتے مکھن لگاتے ہوئے بولی۔ اس نے لب بھینچتے مشکل سے مسکراہٹ کا گلہ گھونٹا۔

"اس کے علاوہ سب کچھ جان میری۔"

وہ اسے اپنے حصار میں لیتے واشروم کی جانب دھکیلتا ہوا بولا۔ علایہ نے شرربار نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور واشروم میں جاتے زور سے دروازہ بند کر دیا۔ عشب اس کی ہٹ دھرمی پہ گہرا سانس بھرتے باہر کی جانب چل دیا تاکہ کاظم صاحب کو دیکھ سکے۔ ملازمہ کو فلحال عائشہ کے پاس اس نے خود ہی بھیج دیا تھا تاکہ وہ اچھے سے دیکھ بھال کر سکے۔ کچھ ہی دیر میں خفا خفا سی علایہ بھی زینے اترتے جوں ہی نیچے ڈائننگ ٹیبل پہ آئی عشب اسے دیکھتے چہرہ جھکا گیا کیونکہ وہ ڈوپٹہ سنبھالنے کی تگ و دو میں پاگل ہوئی پڑی تھی۔

"ماشاآللہ میری بیٹی کو بہت پیاری لگ رہی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ علایہ کے سر پہ پیار کرتے مشفقانہ انداز میں بولے جو ابا اس نے لاڈ سے ان کے گرد بازو حائل کیے تھے۔عشب نے. تشکرانہ انداز میں ان کی جانب دیکھا جو کسی حد تک خود کو سنبھال چکے تھے۔

کچھ ہی دیر میں ملازمہ کے ساتھ عائشہ بھی وہی آگئی تھی۔کاظم صاحب تو اسے دیکھ کر چہرہ جھکا گئے ان کے چہرے پہ اذیت رقم تھی جو عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی البتہ عشب علایہ کو دیکھتے مدھم سا مسکرا دیا جو اب پوری توجہ سے عائشہ کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا رہی تھی۔وہ سب کھانے کے دوران اپنی اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے معاً عقب سے آنے والی بھاری مردانہ آواز پہ سب نے چونک کر عقب میں دیکھا جہاں دین جزاء کو لیے کھڑا تھا۔جہاں علایہ کے ہاتھ سے نوالہ چھوٹتے پلیٹ میں جا گرا اس کے برعکس جزاء پھٹی پھٹی نگاہوں سے علایہ کے ساتھ بیٹھے وجود کو دیکھ رہی تھی۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے فضا میں آکسیجن کی کمی ہو گئی ہو۔علایہ اس کی نگاہیں عائشہ پہ محسوس کرتے سہم کر عائشہ کا ہاتھ تھام گئی۔اسے ایسا محسوس ہوا جیسے آج پھر حساب کا دن ہے۔ناجانے اب قسمت کیا رخ لینے والی تھی۔

"جزاء"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

علایہ کی سرسراتی آواز پہ عشب نے چونک کر دین سے نگاہیں ہٹاتے علایہ کی جانب دیکھا جس کا چہرہ خوف سے زرد پڑتا جارہا تھا۔ وہ ایکدم کرسی کھینچتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پیشانی پہ شکنوں کا جال بچھا تھا۔

"دین یہ یہاں۔"

عشب کی سخت آواز پہ جہاں جزاء سہم کر دین کے پشت پہ جا کھڑی ہوئی وہی دین نے تسلی دینے والے انداز میں اس کی جانب دیکھا جواباً وہ مٹھیاں بھینچتے اپنے اشتعال پہ قابو پانے لگا۔ علایہ نے سختی سے عائشہ کا ہاتھ تھام لیا جو ناسمجھی سے انجان چہرے کو تک رہی تھی۔ جزاء نے بے یقینی سے دین کی جانب دیکھا جو سنجیدگی سے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کیا کیا نا تھا شکوہ شکایت درد جزاء کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

"ماما آپ چلیں اندر۔"

علایہ ان کے شانے کے گرد حصار قائم کرتے محبت سے بولی۔ جواباً انہوں نے اس کا حصار توڑتے نفی میں سر ہلایا اور اشتیاق بھری نگاہوں سے جزاء کا چہرہ دیکھنے لگی۔ جزاء ان کے دیکھنے کے انداز پہ ہی گھبرا گئی۔

"یہ ایک اور گڑیا ہے نا۔ تمہارا گڈا تو یہ ہے اس کا گڈا کہاں ہے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔ علایہ نے نم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اس کے برعکس جزاء کا حال ایسا تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ وہ یہ کس طرح مخاطب تھی۔ ان کا لہجہ ان کا انداز کسی بچے کی مانند تھا۔ جزاء نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا جیسے جاننا چاہ رہی ہو کہ یہ سب کیا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی علایہ عائشہ کا ہاتھ تھامے اندر

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کی جانب بڑھ گئی۔ کاظم صاحب نے حسرت سے ان کی پشت کو دیکھا تھا۔ جزاء بھی روتے روتے ان کے عقب میں ہی بھاگی تھی۔ اس سے پہلے کہ عشب غصے سے اس کے پیچھے جاتا دین نے بے ساختہ اس کا ہاتھ تھام لیا۔

دین میرا ہاتھ چھوڑو میں اب کسی قسم کا تماشہ برداشت نہیں کر سکتا وہ بھی اس وقت جب وہ میرے ہی گھر میں "میری بیوی سے کوئی تلخ کلامی کرے۔"

وہ تنبیہی لہجے میں گویا ہوا۔ دین کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

"وہ ایسا کچھ نہیں کرے گی۔"

وہ پر یقین لہجے میں بولتے ان دونوں کو ٹھٹھکا گیا۔

وہ اس قدر پر سکون کیوں تھا۔ عشب نے گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا۔

"تم ٹھیک ہو۔"

عشب نے اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا جو رت جگے کی غمازی کر رہی تھی۔ دین نے بے ساختہ نگاہیں چرائی۔

"نہیں تھک گیا ہوں۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔ کاظم صاحب نے آگے بڑھتے بے ساختہ اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"حوصلہ کرو میرے شیر۔ میں ایک کو کھو چکا ہوں اب کسی کو کمزور پڑتا نہیں دیکھ سکتا۔ مضبوط بنو۔

وہ مشفقانہ انداز میں بولے تو دین کی آنکھوں میں نمی سی چھلکی تھی۔

بہت شکریہ آپ دونوں کا۔ میں نہیں جانتا مگر اگر آپ لوگ نہ ہوتے تو شاید دین آج نا ہوتا۔ میں کچھ دن کی" اذیت سے تھک گیا ہوں تو میرے لیے یہ سوچنا بھی محال ہے کہ میری ماں نے کب کب کس کس وقت خود کو "اکیلا محسوس کیا ہو گا۔ ان پہ بے بسی طاری ہوئی ہو گی۔ انہوں نے تھک کر اپنے لیے موت کی دعا کی ہو گی۔

وہ بھرائے لہجے میں بولتے اپنا سر ہاتھوں میں گرا گیا۔

"دین۔"

ان دونوں نے بیک وقت سرزنشی آواز میں کہا۔ دین ناچاہتے ہوئے بھی مدھم سا ہنس دیا تھا۔ عشب نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا اور اس کی پشت تھپتھپانے لگا۔

"انکل اب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔"

دین نے چونک کر استفسار کیا۔ کاظم صاحب نے بوجھل دل کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا۔

اچھا ہے تم آ گئے۔ ویسے میں بھی آج تم سے ملنے آنے والا تھا۔ کل رات کو جو باتیں تم نے مجھے بتائی تھی اس" "متعلق مکمل معلومات ملی یا نہیں۔ شاہ زین انکل زندہ ہیں کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے سنجیدگی سے بولتے آخر میں سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔ دین ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

بابا کی شہادت اسی دن ہوگئی تھی۔ عاکف چاچو نے مکمل تفصیل بتائی جس دن وہ ان سے ملے تھے ان کی حالت "بہت خراب تھی۔"

وہ مدھم لہجے میں بولا۔ اس کے جواب پہ پورے لاؤنج کی فضا میں خاموشی چھاگئی تھی۔

"علایہ پلیز میری بات سنو۔"

اس سے پہلے کہ علایہ اس کے منہ پہ دروازہ بند کرتی جزاء نے سختی سے دروازے کو تھامتے التجائی لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی جزاء پلیز۔"

وہ بے تاثر لہجے میں بولتے اس سے پہلے کہ ایک بار پھر اس کے منہ پہ دروازہ بند کرتی جزاء کی آواز نے اس کے ہاتھوں کی حرکت روک دی تھی۔

"علایہ پلیز تمہیں عشب بھائی کا واسطہ۔"

وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔ علایہ کے ہاتھ بے دم سے ہوتے اس کے پہلو میں گرے تھے۔ اس نے سپاٹ چہرے سمیت اسے اندر آنے کی اجازت دی۔ جزاء کمرے میں آتے ساتھ ہی بے چینی سے انگلیں چٹخانے لگی۔ آنسو آنکھوں سے تواتر بہہ رہے تھے معاوہ گرنے والے انداز میں علایہ کے پاؤں پہ بیٹھی تھی۔ علایہ بدک کر ایک ناگوار نگاہ اس پہ ڈالتے سرعت سے فاصلہ قائم کر گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہ کیا کر رہی ہو تم جزاء۔"

وہ تحیر سے آنکھیں پھیلائے بولی۔ جزاء نے آنکھوں میں آنسو لیے اس کی جانب دیکھا۔

مجھے معاف کر دو علایہ۔ صرف ایک بار معاف کر دو۔ میں دوبارہ ایسی حرکت کرنے کا سوچوں گی بھی "

"نہیں۔ میں نہیں جانتی مجھے کیا ہو گیا تھا میں پاگل ہو گئی تھی مجھے سمجھ ہی نہیں آیا کہ میں کیا بول گئی۔

وہ روتے ہوئے بولی۔ علایہ نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اور اسی نا سمجھی میں ہی تم کسی کی بھی ذات کی دھجیاں ادھیڑ گئی۔"

وہ تلخی سے بولی۔ جزاء اس کی باتوں پہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ علایہ نے سختی سے مٹھیاں بھینچتے اپنے دل کو مضبوط کیا جو اس کی حالت دیکھتے کمزور پڑ رہا تھا۔ عائشہ بیڈ پہ بیٹھی نا سمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھ رہی تھی۔

اسی گناہ کا تو ازالہ کرنے آئی ہو۔ تمہارے پیر پکڑ کر یا کچھ بھی سب کچھ کر لوں گی بس ایک بار معافی دے دو "مجھے۔"

وہ اس کے پاؤں کو چھوتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ علایہ سے مزید برداشت نہ ہوا تو سرعت سے اس کے قریب جگہ سنبھالی۔

"جزاء ادھر دیکھو میری طرف۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

علایہ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی محبت سے بولی جو اباًوہ آنکھیں میچتے نفی میں سر ہلا گئی۔

"نہیں پہلے تم کہو کہ تم نے مجھے معاف کر دیا اور دین کو بتاؤ ورنہ وہ مجھے طلاق دیتے اپنی زندگی سے نکال۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی علایہ سختی سے اسے ٹوک اٹھی۔

"جزاء یہ کیسی باتیں کر رہی ہو۔ یہ الفاظ بھی اپنے منہ سے مت نکالو۔"

وہ غصے و صدمے کی ملی جلی کیفیت میں بولی۔ جزاء سرعت سے اس کے سینے سے جا لگی۔

وہ مجھے چھوڑنے والے تھے کل علایہ۔ وہ کل یہ کرنے جا رہے تھے میری غلطی کی سزا اس صورت میں دینے"

"جا رہے تھے وہ۔

وہ اس کے گلے سے لگتے بھادی شکست ذدہ لہجے میں بولی۔ علایہ نے سکتے کی کیفیت میں اس کے بال سہلائے۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ دین اتنا بڑا قدم اٹھا لے گا۔

"نہیں کچھ نہیں ہو گا۔ میں کچھ نہیں ہونے دو گی۔"

وہ اسے پچکارتے ہوئے بولی۔ جزاء نے اذیت سے آنکھیں میچی تھی کہ وہ اسی لڑکی کو کس قدر برا بھلا بول رہی تھی۔ نا جانے اسے کیا ہو جاتا تھا اچانک ہی کہ اس سے اپنا آپ بھی قابو میں نہیں رہتا تھا۔ وہ غصے میں بنا سوچے سمجھے کچھ بھی بول جاتی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تم نے مجھے معاف کر دیانا۔"

وہ کسی خدشے کے تحت اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔ علایہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا اور اس کے چہرے سے آنسو پونچھے۔

تم میری بہن ہو جزاء۔ میں اکیلی رہ کر جس قدر رشتوں کو ترسی ہوں نا یہ میں جانتی ہوں۔ میں نہیں چاہتی کہ" تمہارے ساتھ بھی ایسا کچھ ہو۔ مجھے ابھی جو بھی رشتہ ملا ہے میں نے اسے پورے دل سے نبھانے کی کوشش کی ہے خواہ وہ تم ہو چاچو ہو یا چچی امی مگر مجھ سے کوئی خوش نہیں ہوا شاید۔ میں اب انہی رشتوں میں جینا چاہتی ہو جن محرومیوں کے زیر سایہ میں تھی اسے پھر سے پانا چاہتی ہوں۔ میں اپنا بچپن واپس چاہتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں جب کوئی غلط کام میں کروں میری ماما مجھے ڈانٹیں، بھائی کے ساتھ مل کر مستی کرنا اس سے فرمائشیں کرنا، بہنوں کا آپس میں دوست بن کر رہنا اگر ایک سے کوئی غلطی ہو جائے تو آپس میں بیٹھ کر سب کچھ سمجھنا "اور سلجھالینا۔ یہ اصل رشتے ہوتے ہیں جس سے میں خالی ہاتھ ہی رہی ہوں۔

وہ اذیت سے مسکراتے ہوئے اس سے اپنے دل کا غبار ہلکا کر رہی تھی اور جزاء کا دل شرمندگی کے اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا جارہا تھا۔ علایہ اس کی اتری ہوئی صورت دیکھتے وہاں سے اٹھی اور عائشہ کے ایک جانب جا کر بیٹھ گئی تھی۔ جزاء نے حلق تر کرتے اپنی انگلیاں چٹخائی۔

"علایہ بڑی ماما کہاں تھیں اتنا عرصہ۔"

اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔علایہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"ضروری ہے نہیں کہ وہ کہاں تھی ضروری یہ ہے کہ اب وہ ہمارے پاس ہے۔"

وہ ان کی پیشانی چومتے محبت بھرے لہجے میں بولی تو جواباً انہوں نے بھی محبت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔علایہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ بلکل ٹھیک ہو گئی ہو۔وہ اپنے آنسو چھپانے کے خاطر چہرہ جھکا گئی۔جزاء نے ڈرتے ڈرتے ان کی دوسری جانب جگہ سنبھالی اور ان کا ہاتھ تھاما۔یہ کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپے تھے۔یہی سوچ کر اس کا دل پھٹتا چلا جارہا تھا کہ وہ اس عورت کے خلاف غلط بول رہی تھی۔

"تمہارا نام کیا ہے۔"

وہ اس کا گال چھوتے ہوئے بولی۔جزاء نے روہانسی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

:جزاء۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔عائشہ کو پریشانی ہونے لگی وہ رو کیوں رہی تھی۔

:ارے تمہیں کچھ لگ گیا کیا۔تم رو کیوں رہی ہو۔"

وہ اپنے ہاتھ جانچتے تفکر بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔جزاء سے مزید برداشت نہ ہوا تو ان کے سینے سے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مجھے معاف کر دیں میں بہت بری ہوں۔ میں بلکل اچھی نہیں ہوں۔ میں نے بہت غلط کیا ہے۔"

وہ اذیت سے بولی۔ عائشہ کا منہ اتر گیا البتہ اس کی صورت دیکھتے علایہ نے سرزنشی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ سرعت سے گالوں پہ بہنے والے آنسوؤں کو صاف کر گئی اور بمشکل مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔ عائشہ کے اداس چہرے پہ بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"گڑیا ہمیشہ مسکراتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہے۔"

وہ علایہ اور جزاء دونوں کو سینے سے لگاتے محبت سے بولی۔ علایہ نے ان کے وجود میں گہرا سانس بھرتے جیسے ان کی خوشبو کو محسوس کیا تھا۔ کتنا تڑپی تھی اس لمس کیلیے وہ اس آغوش کیلیے۔

چلیں ماما آپ کی میڈیسن کا وقت ہو گیا ہے۔

علایہ سائیڈ ٹیبل کے دراز سے میڈیسن نکالتے ان کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی۔ عائشہ نے اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلاتے جلدی سے دوائی کھائی تو علایہ نے اسے آرام کے تحت بیڈ پہ لٹاتے ان پہ کمفرٹر اوڑھایا۔

"چلیں اب آپ آرام کریں میں ابھی آتی ہوں۔"

وہ ان کی پیشانی پہ محبت بھرا بوسہ دیتے جزاء کو باہر آنے کا اشارہ کرتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔ باہر کشادہ لاؤنج میں بیٹھے افراد نے ان دونوں کے مسکراتے چہروں کو دیکھتے طمانیت بھرا سانس خارج کیا تھا۔ ان کے قریب آتے ہی دین سپاٹ چہرے سمیت اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ جزاء نے بے دلی سے اس کی جانب دیکھتے اپنا رخ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب کی جانب کیا تھا جو جینز کی جیبوں میں ہاتھ اڑسے کھڑا تھا۔ جزاء نے اپنے کپکپاتے ہاتھ اس کے سامنے جوڑ دیے۔ عشب نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ رو رو کر سرخ پڑ رہا تھا۔ وہ علایہ کے آنکھیں دکھانے پہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے آگے بڑھا اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔ جزاء نے ذرا سی پلکیں اٹھاتے اس کی جانب دیکھا جو ہولے سے مسکراتے گویا اسے پر سکون کر رہا تھا۔ دین بنا کسی کو مخاطب کیے عائشہ کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تا کہ اسے ایک بار دیکھ کر واپس لوٹ سکے۔

""جلدی سے ٹھیک ہو جائیں آپ۔ آپ کی آغوش چاہیے جہاں پہ سر رکھ کر ہم دونوں بہن بھائیوں نے اپنی دنیا جینی ہے۔"

وہ ان کی دونوں آنکھوں پہ بوسہ دیتے اپنائیت بھرے لہجے میں بولا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی بات پہ وہ مسکرائی تھی۔ دین ذرا سا نیچے جھکا۔

"میرا دین۔"

وہ نیند میں بڑبڑا رہی تھی۔ دین کو خوشگوار حیرت نے اپنی لپیٹ میں لے لیا مطلب وہ ٹھیک ہو رہی تھی ان کا ذہن واپس جگہ پہ لوٹ رہا تھا۔ دین نے ان کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے ان کو چوما اور احتیاط سے بیڈ پہ رکھتے جیسے اندر آیا تھا ویسے بھی واپس لوٹ گیا۔ باہر آتے ہی عشب اور کاظم صاحب علایہ سے ملتے وہ بغیر جزاء کو مخاطب کیے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ جزاء اس کے اس قدر ہتک آمیز رویے پہ لب بھینچتے مشکل مسکراتی اس کی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تلقید میں باہر کی جانب چل دی۔اب تو اس نے سب سے معافی بھی مانگ لی تھی سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا تو پھر وہ ایسا رویہ کیوں اختیار رکھا ہوا تھا۔ناراض تو اسے ہونا چاہیے تھا کیونکہ بری ماما کی متعلق اس نے جزاء کو نہیں بتایا تھا مگر پھر یہ سوچتے وہ خود ہی شرمندگی سے لبوں کو سختی سے اپس میں پیوست کر گئی کہ اس سب کی ذمہ دار بھی وہی تھی اس نے کوئی راہ ہی نہیں چھوڑی تھی کہ وہ اسے اعتماد میں لیتا۔انہی سوچوں میں غلطاں وہ خاموشی سے گاڑی کا اگلا دروازہ کھولتے بیٹھ گئی۔آنکھوں سے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔اس کی مدھم مدھم سسکیوں کی آواز پہ دین بری طرح چڑ گیا جس کا اس نے برملا اظہار بھی کر ڈالا۔

میں نے تمہیں کل بھی وارن کیا تھا اور ابھی بھی کر رہا ہوں کہ مجھے روتی دھوتی عورتیں بہت بری لگتی ہے۔یہ" "شغل لگانا ہو تو میری غیر موجودگی میں لگایا کرو۔

اس کی دھاڑ پہ وہ بدک کر گاڑی کے دروازے سے جالگی۔اس کے رویے پہ بری طرح اندر کچھ ٹوٹا تھا۔اس نے بمشکل اپنی سسکیوں پہ قابو پاتے اپنی خالی ہتھیلی کو دیکھا تھا۔زندگی اسے کس موڑ پہ لے آئی تھی۔جس کی ناراضگی سے ہی اس کی جان جاتی تھی وہ اسے بلانا ہی پسند نہیں کر رہا تھا۔اس کی سمجھ سے باہر تھا کہ وہ کیا کرے کہ دین ایک بار پھر اس پہ اعتماد کرلے۔انہی سب سوچوں کے درمیان رات کی جاگی جزاء کو نیند کے جھونکے آنا شروع ہو گئے۔اس نے سیٹ سے پشت ٹکاتے آنکھیں موندلی۔سر میں شدید درد اٹھ رہا تھا مگر یہاں پرواہ کسے تھی۔دین نے اس کی موندی آنکھوں کو دیکھتے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

"______________________________

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیاہوا آپ لوگ ایسے کیوں کھڑے ہیں۔"

علایہ نے ان دونوں کو ایک ہی جگہ کھڑے دیکھ ناسمجھی سے استسفار کیا تو وہ نفی میں سر ہلا گئے۔علایہ بھی کندھے اچکاتی بے نیازی سے وہی صوفے پہ بیٹھ گئی۔

"تم واپس کب لوٹ رہے ہو۔"

کاظم صاحب نے چائے کا گھونٹ بھرتے سنجیدگی سے استسفار کیا۔

"بس ڈیڈ انشاآللہ ایک دو دنوں میں۔"

اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور دوبارہ اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہو گیا۔علایہ نے چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات سجائے اس کا چہرہ دیکھا جیسے کچھ پوچھنا چاہ رہی ہو۔

"کہا جارہے ہیں آپ۔"

اس نے چونک کر پوچھا۔آنکھوں میں واضح بے چینی تھی۔عشب نے کاظم کے ساتھ خاموش نگاہوں کا تبادلہ کیا اور گلہ کھنکھارتے اس کی سمت متوجہ ہوا جو منتظر نگاہوں سے اسی کی سمت دیکھ رہی تھی۔

"میں واپس یونٹ پہ۔اب ریٹائر ہو کر گھر تو نہیں بیٹھ گیا تھا بس کچھ چھٹیاں تھی وہ ختم ہو گئی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے ہلکے پھلکے لہجے میں جواب دیا۔اس کی بات پہ علایہ کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔رنگ سرعت سے پھیکا پڑ گیا جو ان دونوں نے شدت سے محسوس کیا۔وہ ڈولتے دل سمیت صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"علایہ بیٹا بات۔"

اس سے پہلے کہ کاظم صاحب اسے سمجھانے کا فریضہ سرانجام دیتے وہ بھاگنے والے انداز میں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔عشب نے سپاٹ نگاہوں سے صوفے کے نیچے گرے اس کے گلابی رنگ کے ڈوپٹے کو دیکھا تھا جو بے دھیانی میں وہی گرا گئی تھی۔اسے دیکھتے ہی اس کے وجود میں غصے کی ایک لہر دوڑی وہ مٹھیاں بھینچتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ڈیڈ میں دیکھتا ہوں۔"

وہ ان کے شانے پہ ہاتھ رکھتے تسلی آمیز لہجے میں بولا تو کاظم صاحب نے فقط ہنکارہ بھرنے پر اکتفا کیا۔عشب قالین کو اپنے مضبوط قدموں تلے روندتا اس کا ڈوپٹہ اٹھاتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا زینوں کی سمت بڑھ گیا۔

وہ غصے میں بھرا بیٹھا جو ہی کمرے میں داخل ہوا جو بیڈ پہ سپاٹ چہرے سمیت بیٹھی تھی۔عشب تن فن کرتا اس کے سر پہ پہنچا اور ایک جھٹکے میں اس کی کلائی کھینچتے اپنے مقابل کیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ ڈوپٹہ میں نے اس لیے نہیں دیا کہ اسے کہی بھی پھینک کر گھومو آپ۔ اس کا خیال بھی کرنا پڑتا ہے اتنی "

"بے خبری ٹھیک نہیں ہے۔

وہ سختی سے بولا۔ آنکھوں میں واضح ناراضگی پنہاں تھی۔ علایہ اس کے سخت تیور دیکھ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی اور سختی سے اپنے انسوؤں پہ پل باندھا جو اب ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ بہنا شروع ہو گئے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں شکوہ پڑتے اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔ ماضی کا ایک لمحہ شدت سے اس کے زہن کے پردوں پہ ابھرا تھا۔

"ماما یہ میری چاکلیٹ تھی آپ کیوں کھا رہی ہیں۔"

وہ منہ پھلا کر ناراضگی کا ناقاعدہ اظہار کر رہا تھا۔ ثناہ نے میسنی سی مسکراہٹ سمیت عشب کی جانب دیکھا۔

"ایم سوری بیٹا وہ بس۔"

وہ خجل سی ہو گئی کیونکہ کاظم عقب میں ہی بیٹھا مسکراہٹ دبا رہا تھا اور اس کا غصہ مزید سوا نیزے پہ پہنچ گیا۔

بیٹا ذرا دھیان سے گولہ باری کہی سے بھی ہو سکتی ہے۔ یہ نا ہو کہ زخمی ہو جاؤ۔ جانتے تو ہو کہ وہ غصے میں میٹھا "

"کھاتی ہیں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ قہقہ لگاتے ہوئے مسخرے پن سے بولے۔ عشب ان کی بات پہ ہولے سے ہنس دیا تھا جبکہ ثنا بھی ناچاہتے ہوئے ہنس دی تھی۔ کاظم ان کو ہنستا دیکھ مسکراتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر کی جانب چل دیے۔

"ماما ابھی آپ پاپا سے ناراض تھی ابھی آپ ٹھیک بھی ہوگئی۔"

عشب اپنی عمر کے بچوں کی نسبت زیادہ سمجھدار تھا تبھی نا سمجھی سے بولا۔ ثنا نے محبت سے اسے اپنے قریب بٹھاتے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیا۔

"آپ کے ڈیڈ ناراض رہنے کب دیتے ہیں۔ اور یہی بات تو مجھے ان کی بے حد پسند ہے کہ چاہے انہوں نے مجھ سے محبت نہیں کی مگر مجھے وہ عزت احترام دیا ہے جس کی تمنا ہر عورت کو ہوتی ہے۔ مگر میں پھر بھی جانتی ہوں کہ وہ نہیں نہیں کرتے بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔"

وہ آنکھوں میں چمک لیے بولی۔ عشب انکی بات پہ مسکرا دیا تھا۔ اسے اپنی ماں کے چہرے کی مسکراہٹ بہت بھلی لگتی تھی۔

"عشب میں آپ کو ایک بات بتاؤ ایک لڑکی کو محبت سے بھی زیادہ تمنا عزت کی ہوتی ہے۔ اس کی چھوٹی موٹی چیزوں کا خیال کرنا اس کی ناراضگی کی پرواہ کرنا یہ کئیر کرلو محبت تو خود بخود ہی پیدا ہو جاتی ہے اور میں چاہتی ہوں

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کہ میرا بیٹا بھی سب کی عزت کرے انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھے۔ کیونکہ محبت سے زیادہ ضروری فعل عزت ہوتا ہے۔ ایک لڑکی عزت کو بھانپتے ہی آپ کی جانب مائل ہوتی ہے جیسے میں آپ کے ڈیڈ کی جانب۔"

وہ اس کے بال سنوارتی اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ عشب خاموش نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔

"میری ایک ہمیشہ یاد رکھنا عشب کہ عورت کو ایک رشتے میں چاہے محبت دو یا نا دو مگر عزت لازمی دینا تا کہ حساب کے دن تمہارا قد سب سے اونچا ہو۔ تمہارے جانب کا پلڑا بھاری ہو۔ اس وقت ہی ایک مرد اچھے اور مثالی مرد کی ڈیفینیشن پہ پورا اترتا ہے۔"

وہ مسحور کن لہجے میں بولی۔ عشب نے اسی دن ہی ان کی آنکھوں میں دیکھتے اس بات کو گرہ باندھ لیا تھا۔

"ماما ڈیڈ نے آپ سے محبت کیوں نہیں کی۔"

وہ تمام باتوں کو ایک جانب رکھتے نا سمجھی سے بولا۔ ثناء کا وجود اس کی بات پہ کئی لمحے تو سناٹوں کی زد میں آگیا کہ وہ اس بات کے بعد کیا کیا کہ چکی تھی مگر اس کا دماغ ابھی تک اسی بات پہ اڑا تھا معاً وہ خود کو سنبھالتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"وہ دیکھو آپ کے ڈیڈ بلا رہے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے کمال مہارت سے اس کارخ داخلی دروازے کی جانب کرتے بات کارخ ہی بدل ڈالا۔عشب کاظم کو ہاتھ ہلاتا دیکھ بھاگنے والے انداز میں ان کی جانب بڑھ گیا۔ثناء اس کے جاتے ہی اس کی بات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر سر جھٹکتے ہوئے کچن کی سمت چل دی۔

:عشب۔"

علایہ کے بازو ہلانے پہ وہ جو خیالوں میں گم تھا چونک کر اس کی سمت متوجہ ہوا جو ناسمجھی سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں نا۔"

وہ پریشانی سے گویا ہوئی۔عشب نے اپنے حواس بحال کرتے ہولے سے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا اور اسے بیڈ پہ بٹھاتے خود دوزانوں اس کے قریب بیٹھتے اس کے ہاتھ تھام لیے۔علایہ ہنوز اس کے مضبوط ہاتھوں پہ نظریں جمائے بیٹھی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے کیوں اداس ہو رہی ہو۔"

عشب نے بات کا آغاز کیا۔علایہ نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ مت جائیں نا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ڈرتے ڈرتے بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے بولی۔ عشب کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔ اس نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے علایہ۔ میرا جانا تو ضروری ہے نا۔ میں ابھی بھی یہی کہوں گا کہ سب سے اوپر میرے لیے میرا وطن ہے۔ آپ سے میں نے محبت کی ہے مگر پھر بھی میرا ملک میرے لیے سب سے اوپری درجے پہ ہے۔ میں آپ کی خاطر اپنے ملک کو فراموش نہیں کر سکتا ہاں میں اپنے وطن کیلیے آپ کو فراموش کرنے کی ہمت رکھتا ہوں۔ مجھے آپ دونوں میں سے کسی ایک کو چننے کا موقع ملا کبھی تو میں ہر بار اس ملک کو ہی چنوں گا۔ میں ٹوٹ سکتا ہوں مگر جھکنا میری فطرت میں شامل نہیں علایہ۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے پر عزم لہجے میں بولا۔ اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔ علایہ کی ایک آنسو ٹوٹتے عشب کے ہاتھ کی پشت پہ گرا۔ معاًوہ سرعت سے اپنی آنکھیں صاف کر گئی تھی۔

"میں نا آپ کو ٹوٹنے دوں گی اور ناہی جھکنے میں آپ کی ہمت بنوں گی عشب۔ میں ایک آرمی والے کی بیوی ہوں اور ان کے دل کو مضبوط ہوتے ہیں ناوہ یوں ایسی معمولی باتوں پہ آنسو نہیں بہایا کرتی۔"

وہ آنکھوں میں نمی لیے مسکراتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولی۔ عشب کے لبوں کی تراش پہ ایک نہایت ہی دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔ وہ کیسے بھول گیا تھا یہ لڑکی ہر بار اس کی توقع کے برعکس کام کرتی ہے۔ وہ اس کی ہاتھ کی پشت کو عقیدت سے چھو گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

چلو پھر جلدی سے اپنی یہ صورت سنوارو۔ میرے جانے میں ابھی ایک دو دن ہے میں نہیں چاہتا کہ وہ اداسی "
میں کٹے۔"

وہ اس کا گال تھپتھپاتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ علایہ بھی اپنی انگلیاں چٹخاتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ عشب نے صوفے پہ رکھا ڈوپٹہ اٹھاتے دوبارہ اس کا رخ کیا اور ڈوپٹہ ڈھنگ سے اسے اوڑھایا۔

"اور پلیز اب آپ میری عزت ہو تو میں اپنی عزت کی عزت کو یوں رلتا ہوا نہ دیکھوں۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولا تو اس نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"مجھ سے نہیں لیا جاتا نا یہ۔"

وہ بیچارگی سے گویا ہوئی۔ عشب نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"جب لو گی تو عادت خود بخود پختہ ہو جائے گی۔"

وہ اس کی بات کو یکسر. نظر انداز کرتے اس کے شفاف چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے سنجیدگی سے گویا ہوا اور سائیڈ ٹیبل کے دراز سے سرخ رنگ کی ڈبی نکالتے اس کو لیتے آئینے کا رخ کیا۔ علایہ اس کی اچانک حرکت پہ ہونق زدہ رہ گئی۔ عشب نے ڈبی میں سے ایک پینڈنٹ نکالتے اس کے بال ایک شانے پہ رکھتے اس کی گردن کی زینت بنایا تھا۔ اس دوران اس کی گردن کا نشان عین عشب کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ اس کی آنکھوں میں کرب کی ایک لہر دوڑی۔ علایہ نے چونک کر پینڈنٹ کو چھو کر دیکھا جس پہ ڈائمنڈ سے اے حرف کندہ تھا۔ وہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دھیما سا مسکرائی تھی معاً اس کی نگاہ آئینے میں واضح ہوتے عشب کے عکس پہ پڑی جس کی نگاہیں اس کی گردن پہ جمی تھی۔ علایہ کا دل دھک سے رہ گیا۔ اس نے سرعت سے اپنے بال پیچھے کی جانب پھینکے تھے۔

"یہ بہت پیارا ہے عشب آپ نے کب بنوایا۔"

وہ اس کی نگاہ میں موجود تحریر کو پڑھتے گھبرا گئی۔ مگر عشب اس سے نگاہیں پھیرتے سائیڈ ٹیبل سے لیپ ٹاپ اٹھاتے پوری توجہ اس کی جانب مبزول کرائی۔ اس کی بے رخی پہ وہ تڑپ کر رہ گئی۔

وہ اس کی ناراضگی سے خوف سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے نزدیک پہنچی اور اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھال گئی۔ اس کے قریب بیٹھنے پہ بھی وہ متوجہ نہ ہوا بلکہ اپنے کام میں بری طرح غرق تھا۔ علایہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

عشب پلیز میں مزید ماضی کے سہارے نہیں جینا چاہتی۔ پہلے میں چاہتی تھی کہ میرے اندر جو غبار ہے وہ" آنسوؤں کی صورت میں بہہ جائے مگر اب میں رو رو کر بھی تھک چکی ہوں۔ یہ سب ناسور کی طرح مجھ سے لپٹا ہوا ہے میں چاہ کر بھی اس سے چھٹکارہ حاصل نہیں کر پا رہی۔"

وہ اپنے دل میں اٹھتے درد کو برداشت کرتی تلخ مسکراہٹ سمیت بولی۔ اس دوران اس نے ضبط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"علایہ میری جان میری زندگی یہاں دیکھو کس نے کہا ہے کہ ماضی کے سہارے جیو اسے اپنی زندگی سے کھرچ کر پھینک دو اپنے اندر جلتی ہوئی آگ میں ہی بھسم کر دو بس مجھ پہ اعتماد کرنا سیکھ لو۔ مجھ سے وہ سب کہ دو جو یہ دل کہنا چاہتا ہے۔ اتنا بے خبر نہیں ہوں میں آپ سے۔"

اس نے علایہ کے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے لب کشائی کی۔ اس کی جرأت پہ علایہ کے جسم کا سارا خون چہرے پہ سمٹ آیا۔ آنکھوں میں تحیر کے بادباں کھلے تھے۔

"آپ نے مجھ پہ اعتماد کیا تھا کیا۔ مجھ سے نکاح سے انکار کر رہے تھے کس وجہ سے کہ میں شاید حسن سے محبت کرتی ہوں۔ آپ نے ایک بار بھی مجھ سے بات کرنا گوارا کی کوئی۔"

آج اسے بھی موقع ملا تھا تو وہ کیونکر نہ حساب چکتا کرتی۔ اس کی بات پہ عشب نے بے ساختہ اپنا سر کھجایا تھا۔

"اچھا اب انسان سے غلطیاں تو ہو ہی جاتی ہے مجھ سے بھی ہو گئی میں مانتا ہوں۔ اور کوئی شکوہ شکایت۔"

وہ اس کے ناراض من موہنے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے بولا جسے دیکھ کر اس کے دل کی دنیا زیر و زبر ہوئی تھی۔

"غلطی نہیں آپ نے گناہ کیا ہے۔"

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولی۔ عشب کھسیا گیا۔

"چلیں معافی مانگیں مجھ سے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ شانِ بے نیازی سے بولی۔ ایک لمحے کیلیے تو عشب عش عش کر اٹھا۔ معاًاس کی رگِ ظرافت پھڑکی اس نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچا اور اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے اس کے چہرے کے موجود لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں۔"

وہ اس کی انگلیوں کا لمس اپنی آنکھوں پہ محسوس کرتے مچل کر بولی۔ عشب نے اس کے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹ کو کھینچا۔

"معافی تلافی کر رہا ہوں۔"

وہ اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھوتا معتبر کر گیا۔ علایہ جو یک ٹک اس کے خوبرو چہرے کو دیکھ رہی تھی اس کی اچانک حرکت پہ سٹپٹا گئی۔

"اچھا آپ چاہتے ہیں کہ میں کبھی آپ نے ناراضگی کا اظہار ہی نہ کروں تبھی یہ سب کر رہے ہیں۔"

اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ شخص اپنی بات کا ایک ہے اور اس سے جیتنا علایہ کیلیے ناممکن تھا۔ وہ اپنی باتوں سے ہی سب کو اسیر کرنے کا ہنر رکھتا تھا۔ اس کی بات پہ اس کے لب ہنوز مسکرا رہے تھے۔

"بلکل بھی نہیں محترمہ آپ تو ہمارے دل کی ملکہ ہیں اور آپ پہ تو جچتی ہے یہ ادا۔"

وہ اس کی بات پہ متبسم ہوا تبھی گھمبیر لہجے میں بولا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں اب آپ کو ایسی ادائیں نہیں دکھاؤں گی چلیں دور ہٹیں شاباش۔"

وہ اس کی بڑھتی جسارتوں سے تنگ آتے بدک کر بولی۔ عشب نے چہرہ جھکاتے مشکل مسکراہٹ ضبط کی۔

"آئندہ خیال کیجیے گا ورنہ ہم اس سے بھی زیادہ اچھے طریقے سے منانے کا ہنر رکھتے ہیں۔"

وہ جذب کے عالم میں بولتے اس کی آنکھوں کو اپنے لمس سے روشناس کراتے اسے بیک وقت لال پیلا نیلا کر گیا۔ علایہ اس کی حرکت پہ اسے ڈھنگ سے گھور بھی نہ سکی۔

"چلو اب بتاؤ کہ یہاں کیا ہوا تھا۔"

وہ اس کے گردن کے نشان پہ نظریں جمائے بولا جو اب عجیب سی شکل اختیار کر گیا ہوا تھا۔ عشب کو نہایت عجیب لگا تھا۔

"ظاہری سی بات ہے جہاں رہتی تھی انہی کی کرم نوازگی ہو گی یہ۔"

وہ کندھے اچکاتے بے نیازی سے بولی۔ اس کے چہرے پہ چھایا حزن عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا مگر وہ فوراً سے بیشتر اپنے اس حزن کو لاپرواہی کی نذر کر گئی تھی۔ عشب اس کی دیدہ دلیری پہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"خیر اب تکلیف تو محسوس نہیں ہوتی یا اس کی بدولت سر پہ کہی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ نا جانے کیا جاننا چاہ رہا تھا یا شاید ابھی تک اس ڈاکٹر کی باتوں سے زیر اثر تھا۔ علایہ نے اس کے شانے پہ سر رکھتے نفی میں سر ہلایا۔

"اب تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی بھی تکلیف مجھ سے پہنچنے سے پہلے ہی اپنا رخ تبدیل کر لیتی ہے۔"

وہ چمکتی نگاہوں سمیت بولی۔ اس کی سیاہ تاریک آنکھوں میں عشب کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

"اور ایسا کیوں۔"

وہ اس کے شانے کے گرد بازو حائل کرتے اس کی ناک سے ناک سہلاتا ہوا گھمبیر پر تپش لہجے میں بولا۔

"کیونکہ ساری زندگی کیلیے اب ایک تکلیف مجھ سے باندھ دی گئی ہے۔"

وہ آنکھیں میچتے جلدی سے بولتی لب آپس میں سختی سے پیوست کرتے ہمیشہ کی طرح اس کے رومینٹک موڈ کا ستیاناس کر گئی۔ عشب نے خونخوار نگاہوں سمیت اس کا چہرہ دیکھا جو ہنسی روکنے کے چکر میں لال انار بنا ہوا تھا۔

"علایہ۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آپ سے شادی کر کے میں نے کوئی گناہ کر دیا ہے۔"

اس کی آواز میں کیا کچھ نہ تھا بے بسی و بے کسی طیش شکوہ۔ علایہ ایکدم کھکھلا کر ہنس دی۔

"اور یہ گناہ بھی آپ نے شوق سے کیا ہے عشب۔"

وہ بھنویں اچکاتی جتانے والے لہجے میں بولی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی کھنکھتی ہنسی میں عشب کو ہر احساس ذائل ہوتا محسوس ہوا۔وہ یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہا تھا جو ہنستے ہنستے بے حال ہورہی تھی۔معاً اس کی آنکھوں میں چھپی تحریر پڑھتے وہ اپنی ہنسی پہ قابو پاتے چہرہ جھکا گئی۔

اچھا اچھا سوری میرے کہنے کا مطلب تھا کہ آپ آئی بہار آئی تشریح کروں تو آپ جو مل گئے اب کوئی تکلیف "مجھ تک نہیں پہنچ سکتی۔

وہ مسلسل ہنسنے کی بدولت آنکھوں میں نمی لیے بولی۔عشب نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنی باتوں کو مزید طوالت بخشتے نیچے سے آنے والی عجیب سی آوازوں پہ ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا اور سارے کاموں کو ترک کرتے تیزی سے کمرے کا دروازہ کھولتے نیچے کی جانب بڑھے تھے۔نیچے کا منظر دیکھتے ہی علایہ کی چیخ بے ساختہ تھی جبکہ کاظم صاحب بھی ایک جانب کھڑے سکتے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔علایہ نے چونک کر ان کی جانب دیکھا عشب کا حال بھی کچھ مختلف نہیں تھا کیونکہ عائشہ پاگلوں کی طرح گھر کی چیزوں کی توڑ پھوڑ کرنے میں مصروف تھی۔

"ماما۔ماما یہاں دیکھیں۔"

علایہ نے ان کے قریب جاتے انہیں سنبھالنے کی کوشش کی مگر وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔

"میرے ماما بابا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے کاظم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی تو وہاں موجود سب افراد ٹھٹھک گئے تھے۔علایہ نے چونک کر کاظم صاحب کی جانب دیکھا مگر فلحال عائشہ کا خیال کرتے وہ خاموشی اختیار کر گئی۔

"علایہ دین شاہ زین۔"

ان کے لبوں سے سرگوشی کی صورت میں یہ الفاظ ادا ہوئے تھے اور وہ وہی ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔علایہ نے بروقت انہیں تھاما تھا ورنہ ان کا سر ضرور درمیان میں رکھے شیشے کے میز سے لگتا۔عشب نے انہیں باہوں میں بھرتے ان کے کمرے کا رخ کیا۔علایہ نے بھی پریشانی سے اس کی تلقید میں اندر کی جانب قدم بڑھایے تھے۔

"صاحب جی معاف کر دیں مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ اس تصویر کو دیکھتے ایسی ہو جائیں گی۔"

ان کا خاص ملازم معذرت خوانہ لہجے میں بولا تو وہ اس تصویر کو دیکھتے لڑکھڑاتے قدموں سمیت اپنے کمرے کی جانب چل دیے۔ان کے ملازم نے آنکھوں میں واضح حیرانی لیے ان کی پشت کو تکا تھا معاً قدموں کی چاپ پہ اس نے چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں سے عشب بھاگتے ہوئے اسی کی جانب ارہا تھا۔اس کے چہرے پہ واضح گھبراہٹ تھی۔

"ڈیڈ کہاں ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے ملازم کو مخاطب کیا جواباً اس نے ان کے کمرے کی جانب اشارہ کیا۔ عشب بغیر اس سے کوئی مزید سوال کیے کمرے کی جانب مڑ گیا۔ وہ ملازم بھی کندھے اچکاتے باہر کی جانب چل دیا۔

"ڈیڈ آپ ٹھیک تو ہے۔"

عشب نے اس کے کمرے کا دروازہ ہولے سے واں کرتے استفسار کیا تو وہ چونک کر ہاں میں سر ہلاتے صوفے پہ جگہ سنبھال گئے۔

"کیا ہوا تھا ڈیڈ آنٹی کا اس قدر شدید ردِ عمل۔"

وہ تفکر سے بولا جواباً انہوں نے وہ تصویر خاموشی سے اس کے آگے کر دی۔ عشب کی نگاہیں ان کے ہاتھ پہ موجود تصویر کو دیکھتے ساکت ہو گئی جہاں ایک لڑکا لڑکی کو انگوٹھی پہنا رہا تھا۔ جبکہ اس کے پیچھے کچھ لوگ کھڑے مسکرا رہے تھے۔ اس لڑکی کے چہرے کو دیکھتے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ اس سب سے خوش نہیں ہے بلکہ لڑکے کی خوشی کا اندازہ اس کے چہرے سے پھوٹتی روشنی سے بخوبی ہو رہا تھا۔

"ڈیڈ یہ تو آپ اور آنٹی۔ یہ تصویر باہر کس نے نکالی۔ اور پیچھے شاید ان کے ماما بابا ہے جن کا وہ ذکر کر رہی تھی۔"

اس نے طیش کے عالم میں مٹھیاں بھینچی۔

"عشب جانے دو اس بیچارے سے بھی غلطی ہو گئی ہے۔ شاید ماضی ایک بار پھر کھلنے کو بے تاب ہے۔"

وہ اذیت سے بولے۔ عشب نے تکلیف سے ان کا چہرہ دیکھا جو زردی مائل ہو رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تمہیں ایک بات بتاؤں۔"

وہ آنکھوں میں ویرانی جبکہ لبوں پہ ایک الوہی سی مسکراہٹ لیے بولے۔عشب نا چاہتے ہوئے بھی ان کی سمت متوجہ ہوا۔

"تمہارے اور علایہ کے نکاح والے دن مجھے جو کچھ بھی ہوا تھا ناوہ فقط ایک ڈرامہ تھا۔"

ان کی بات پہ وہ ساکت نگاہوں سے انہیں دیکھتے کئی لمحے تو کچھ بول ہی نہیں پایا۔ان کے ہاتھوں پہ اس کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی جسے وہ بغیر کسی تردد کے دوبارہ تھام گئے تھے۔

"مجھ سے ناراض مت ہو ایک بار وجہ تو جان لو شاید تمہیں تمہارے باپ پہ پیار آنے لگے۔"

وہ محبت بھرے لہجے میں بولے۔عشب ان کی بات پہ بغیر کچھ بولے خاموشی سے سر جھکا گیا۔

میں نہیں چاہتا تھا کہ میری نگاہوں کے سامنے کوئی بچھڑے۔ایک اور جوڑی ٹوٹ جائے۔جانتے ہو کسی کو" علیحدہ ہوتے دیکھ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اور تمہاری آنکھوں میں محبت تو میں نے خود پڑھی تھی تو میں کیسے "نظر انداز کر دیتا اسے۔

وہ مسکراتے ہوئے بولے۔عشب نے ٹھٹھک کر ان کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں چاہتا تھا کہ چاہے جلد بازی میں ہی سہی مگر تم دونوں ایک ہو جاؤ اور دیکھو آج علایہ اور تم ایک ہو تو میں "کس قدر پر سکون ہوں۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میری ادھوری کہانی جس کا ایک حصہ خالی رہ گیا تھا وہ تم "دونوں نے پر کر دیا۔

وہ اذیت زدہ لہجے میں گویا ہوئے۔ ان کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔

میں یہ بھی جانتا تھا کہ تم دونوں کی ہی انکھوں میں پٹی بندھی ہوئی ہے کبھی بھی اگے بڑھتے خود کیلیے قدم نہیں" بڑھاؤ گے اسی لیے مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا اپنے بیٹے کیلیے تا کہ وہ خوش رہیں ہمیشہ۔ اسے میرے والا غم نہ لگے۔ وہ میری طرح پورا ہو کر بھی ادھورا نہ رہے۔ والدین اپنا غم تو سہہ جاتے ہیں مگر اپنی اولاد پہ آئی نہیں سہہ سکتے وہ جو "صدیوں سے خود کو جوڑے رکھتے ہیں اپنی اولاد کی تکلیف پہ ٹوٹ جاتے ہیں۔

وہ روتے ہوئے بولے۔ عشب نے آنکھوں میں نمی لیے انہیں اپنے سینے میں بھینچا تھا۔ اس کے گلے سے لگے وہ ضبط ہارتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔

"ڈیڈ پلیز ایسی باتیں مت کریں میرا دل پھٹتا ہے۔"

وہ تکلیف سے بولا۔ کاظم صاحب نے سرعت سے آنسو پونچھے اور بمشکل مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔

"آپ نے یہ تصویر کیوں نہیں غائب کی ڈیڈ۔ یہ تو آپ کی تکلیفوں میں اضافے کا ہی باعث ہے نا۔"

وہ سمجھانے والے انداز میں بولا۔ کاظم صاحب نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ میرے لیے تکلیف نہیں ہے۔میں اسے دیکھتا بھی نہیں مگر مجھے ایک گونہ سکون رہتا ہے کہ میری اس کے "ساتھ کوئی اچھی یاد ہے۔"

وہ تلخ مسکراہٹ سمیت بولے۔عشب ان کے قریب زمین سے اٹھتے ان کے قریب صوفے پہ جگہ سنبھال گیا اس سے پہلے کہ وہ انہیں کچھ کہتا دروازے پہ ایستادہ وجود کو دیکھتے اس کا وجود زلزلوں کی زد میں آگیا۔وہ فق چہرے سمیت دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں علایہ دونوں ہاتھ منہ پہ جمائے عشب کے ہاتھ میں موجود تصویر کو دیکھ رہی تھی جس میں یقیناً کاظم اور عائشہ ہی تھے جو ایک دوسرے کی انگلیوں میں انگوٹھیوں کا تبادلہ کر رہے تھے۔عشب اس کی اڑی اڑی رنگت دیکھتے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔علایہ بے یقینی کی کیفیت میں گھڑی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کے نزدیک آئی تو کاظم کو سانپ سونگھ گیا۔علایہ نے ان دونوں سے نظر اندازی برتتے نیچے جھکتے اس کے ہاتھوں سے وہ تصویر لیتے آنکھوں کے سامنے کی تو اس کا دل دھک سے رہ گیا۔اس نے نا سمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھا جو اس سے نگاہیں چرا رہے تھے۔

"بابا یہ کیا ہے۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز پہ کاظم سختی سے انکھوں کو میچ گئے۔انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے آج ان کا حساب کا دن ہو۔علایہ نے عشب کی جانب دیکھا۔

"""علایہ آپ میرے ساتھ چلو میں بتاتا ہوں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے. بروقت اسے تھامنا چاہا مگر وہ سختی سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی اور بگڑے تاثرات سمیت کاظم صاحب کی جانب دیکھا جو خالی خالی نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

میں آپ سے بات نہیں کر رہی ابھی عشب میں بابا سے مخاطب ہوں مجھے ان سے سب جاننا ہے۔ اس تصویر" "کے پیچھے کی ساری بات۔

وہ انگلی اٹھاتے اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی۔ عشب اس کی ہٹ دھرمی پہ سختی سے لب بھینچ گیا اور ایک ناراض اور سخت نگاہ اس پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔ علایہ نے پہلے تو پریشانی سے اس کی پشت کو دیکھا مگر پھر اسے بعد میں منانے کا سوچتے کاظم صاحب کے قدموں پہ دوزانوں بیٹھ گئی اور ان کی گود میں دھرے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھاما۔

"بابا۔ آپ نے تو مجھے اپنی بیٹی مانا ہے نا۔ پھر بتائیں اپنی بیٹی کو یہ سب کیا ہے۔"

وہ منت کرنے والے انداز میں بولی۔ آنکھوں میں واضح آس کے جگنو تھے جیسے وہ سب کچھ اسے بتا دیں گے۔

"میں نے آپ کو بیٹی مانا نہیں ہے۔ آپ میری بیٹی ہو۔"

وہ اس کے بال سہلاتے اس کی پیشانی پہ شفقت بھرا بوسہ دیتے ہوئے بولے۔ علایہ نے عقیدت سے ان کے ہاتھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا تھا۔ کاظم صاحب نے بے چینی سے اس کی جانب دیکھا جو منتظر نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ وہ تھک ہار کر گہرا سانس بھر کر رہ گئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ماما سے آپ کا کیا رشتہ تھا بابا۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

میری دوست ایک بہت اچھی دوست۔ یاد ہے عائشہ کے ملنے سے ایک دن پہلے ہی میں اپنے کسی دوست کا ذکر کر رہا تھا وہ وہی تھی۔ ہم پہلے محلے میں ساتھ تھے پھر سکول کالج حتیٰ کہ یونی بھی۔

"شاہ زین سے شادی سے پہلے آپکی ماما میری منگیتر تھی۔ ہماری باقاعدہ منگنی ہوئی تھی اور یہ اسی کی تصویر ہے۔

وہ سختی سے دانت پہ دانت جماتے بولے۔ لہجہ کسی بھی قسم کے احساس سے عاری تھا۔ علایہ ان کی بات پہ حق دق رہ گئی۔

"کیا آپ ماما کو پسند کرتے تھے۔"

یہ سوال پوچھتے ہوئے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی کند چھڑی سے اس پہ وار کر رہا ہو۔

"پسند۔"

وہ تلخی سے ہنسے یہاں تک کہ ہنستے ہنستے آنکھوں میں پانی جمع ہونا شروع ہو گیا۔

"میں تو عشق کرتا تھا اس سے۔ بہت زیادہ محبت جس کا شاید کوئی پیمانہ نہیں تھا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ہارے ہوئے جواری کی مانند بولے۔ علایہ کی سماعتوں میں گویا کسی نے پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا تھا۔ وہ ان کے ہاتھوں کو مضبوطی سے جکڑ گئی۔

"پھر ایسا کیا ہوا تھا کہ سب کچھ بکھر گیا۔"

وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ بولی۔ کہنے سننے کو بچ کیا گیا تھا۔ ان کی حالت علایہ کے سامنے تھی۔

"اس کی خوشی کی خاطر اسے چھوڑ دیا میں نے۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولے مگر انداز میں ایک شکست پنہاں تھی جیسے اپنا سب کچھ ہار گئے ہو۔

ماضی ذہن کے دریچوں میں کسی فلم کی مانند چلنے لگا تھا۔

"ماما افف میں بتا نہیں سکتا کہ آپ نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے۔ میں اب عائشہ سے مل کر آتا ہوں۔"

وہ ایک دن پہلے ہی یو ایس سے لوٹا تھا اس وقت اسے یہ خبر سننے کو ملی کہ اس کے گھر والوں نے اس کا رشتہ عائشہ کے ساتھ پکا کر دیا ہے۔ اس کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔ وہ ان دونوں کو اطلاع دیتے عائشہ کے گھر کی جانب چل دیا تاکہ اسے سرپرائز کر سکے۔ وہاں پہنچتے ہی کرنل افتخار سے ملتے وہ عائشہ کی امی کے آگے جھکا۔ ان دونوں نے اس کی آمد پہ خوشی کا اظہاد کیا تھا۔

"عاشی کہاں ہے۔":

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے چمکتے چہرے سمیت استفسار کیا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہے۔"

کرنل افتخار نے اسے اطلاع دی۔وہ کاظم سے شروع سے ہی واقف تھے کہ وہ کیسا لڑکا ہے تبھی انہیں وہ پہلی نظر میں ہی بھایا تھا تھوڑا تھوڑانٹ کھٹ سا۔انہیں پورا یقین تھا کہ وہ ان کی بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھے گا۔اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے چپکے سے عقب سے ہی اس کی آنکھوں پہ ہاتھ جما دیا۔

"کون ہے بھئی۔"

وہ جھنجھلائی۔کاظم نے اس کی آواز پہ مسکراہٹ دبائی۔

:بوجھو تو جانیں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔عائشہ جو اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹانے کی تگ ودو میں تھی کاظم کی آواز پہ حیرت زدہ رہ گئی۔

"اوہ کاظم تم کب آئے۔"

وہ ڈوپٹہ ڈھنگ سے اوڑھتے ہوئے بولی۔اس کے لہجے میں کسی قسم کا جوش نہیں تھا۔کاظم کا سارا جوش بھی ماند پڑ گیا۔

:تمہیں حیرت نہیں ہوئی میری اچانک واپسی پہ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اچھنبے سے بولا۔ اتنا روکھا انداز۔ عائشہ نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"تم کونسا قارون کا خزانہ لانے والے تھے خیر۔ کیسے آنا ہوا۔"

وہ بات کو مزاح کا رنگ دیتے ہوئے بولی مگر کاظم چاہ کر بھی مسکرا نا سکا۔ وہ خاموش ہو گیا تھا۔ اتنے پھیکے ردِ عمل کی توقع وہ اس سے نہیں کر رہا تھا۔

تم جانتی ہو میں فقط تمہارے لیے لوٹا ہوں تا کہ تمہیں مکمل طور پہ اپنا بنا لوں۔ رشتہ تو سب بڑوں نے طے" کر ہی دیا ہے کیوں نا کوئی ایسا کام کر جاؤں جس سے ہمارا رشتہ ایک طرح سے پکا ہو جائے اس پہ ایک مہر ثبت "ہو جائے۔

وہ اسے چھیڑنے والے انداز میں بولا۔ آنکھوں میں الوہی سی چمک تھی۔ عائشہ کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ سرعت سے غائب ہوئی اب وہاں پریشانی صاف دیکھی جا سکتی تھی۔

"فلحال تم جاؤ کاظم مجھے کچھ کام ہے۔"

وہ اس کی بات کو ٹالنے والے انداز میں بولی۔ کاظم کی نگاہوں میں چھائی نا سمجھی اس کی نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یار ابھی تو میں لوٹا ہوں پلیز کچھ دیر کیلیے ان کاموں کو ایک جانب رکھ دو مجھے تمہارے ساتھ کچھ وقت گزارنا ہے باتیں کرنی ہیں۔ اتنے سالوں کی باتیں ہیں جو میں تم سے کرنا چاہتا ہوں مگر تم ہو کہ ڈھنگ سے بلانا تک گوارا نہیں کر رہی۔"

وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتے منہ پھلا کر بولا۔ عائشہ نے غصے بھری نگاہ اس پہ ڈالی اور آگے پیچھے دیکھتی اپنے اشتعال پہ قابو پانے لگی۔

"میں نے تمہیں کہا ہے ناکاظم کہ فلحال میں اس حالت میں نہیں کہ تمہارے ساتھ وقت گزاری کر سکوں سو پلیز پھر کبھی آجانا۔"

وہ اسے سختی سے بولتی باہر کی جانب دھکیلتے ہوئے بولی۔ کاظم نے لب بھینچتے اس قدر تند رویے پہ اور بمشکل اثبات میں سر ہلاتے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے اوکے تم ہائپر مت ہو میں جا رہا ہوں مگر تم اپنا موڈ مت خراب کرو بس مسکراتی رہو مجھے بس اسی سے مطلب ہے۔"

وہ اس کے بگڑتے تیور دیکھ عاجزانہ لہجے میں گویا ہوا۔ عائشہ کے تنے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔ اب اسے افسوس ہونے لگا کہ آخر وہ کیوں خود پہ ضبط نہ رکھ پائی اور غصے میں نا جانے کیا کیا کہ ڈالا۔ اس سے پہلے وہ اپنی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

صفائی میں کچھ بولتی کاظم نے مسکراتی نگاہ اس پہ ڈالتے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔اس کی مسکراہٹ میں کیا کیا نا تھا اذیت درد اور شکوہ جس سے اس کا دل دھک سے رہ گیا۔

گھر آکر بھی وہ بلکل خاموش ہو گیا تھا اس واقعے کے بعد ایک دوبار اس کا عائشہ سے سامنا ہوا مگر وہ مسکرا کر اس کے قریب سے گزر جاتا۔اسے بس اس کے موڈ خراب ہونے سے ڈر لگتا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ ہمیشہ اس سے ہنس کر مخاطب ہو جیسے وہ ہوتا ہے بس ایک یہی حسرت لیے وہ ہر بار اسے دیکھتا مگر آگے سے وہ کہی مصروف نظر آتی تھی۔

وہ اس کی بے رخی کو مصروفیت سمجھ کر ٹال دیتا۔پھر نا جانے کیسے کب ان دونوں خاندانوں کے درمیان منگنی کی بات چیت کا سلسلہ شروع ہوا۔بڑوں بڑوں میں ہی دن وغیرہ طے ہوگئے کاظم جو جب اس بابت علم ہوا وہ سیدھا عائشہ کے پاس پہنچا تھا تا کہ اس کی رائے جان سکے۔

"تم جانتی ہو کہ ہماری منگنی کی باتیں چل رہی ہیں ہمارے گھروں میں۔اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔"

وہ آس بھری نگاہوں سے اس کا من موہنا چہرہ اپنے نظروں میں بسائے پوچھ رہا تھا۔عائشہ نے سپاٹ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا معاً عقب میں دکھائی دیتے اپنے ماں کے عکس کو دیکھتے وہ سختی سے لب بھینچ گئی۔وہ چاہ کر بھی کچھ بول نہیں سکتی تھی لبوں پہ جیسے کسی نے قفل لگا دیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہاں جانتی ہوں ظاہری سی بات ہے ہمارے گھر میں جو بھی ہو رہا ہو گا وہ میری سماعتوں سے مخفی تو نہیں ہو گا نا۔"

وہ مذاق مذاق میں ہی اس پہ طنز کر بیٹھی۔اس کی بات پہ وہ مسکرا بھی نا سکا بس سنجید گی سے اس کے اتار چڑھاؤ کا ملاحظہ کر رہا تھا۔

"ارے کاظم میں خوش ہوں اس رشتے سے تم پریشان مت ہو اور خوش رہو۔میرے گھر والوں نے میری پسند سے ہی رشتہ جوڑا ہو گا نا۔"

وہ اس کے ہاتھ پہ چپت مارتی تسلی آمیز لہجے میں بولی۔کاظم کے دل پہ پڑا بوجھ جیسے کسی نے اتار دیا تھا۔اس نے مسکرا کر تشکر آمیز نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا اور کھل کر ہنس دیا۔

"تھینکیو تھینکیو سو مچ عاشی تم نہیں جانتی کہ تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے۔دل پہ ایک بوجھ سا تھا جو اب تمہاری باتوں سے ہلکا ہو چکا ہے۔اب بس مجھے کل کا انتظار ہے جب تم میرے نام سے منسوب ہو جاؤ گی۔مجھے تو ابھی سے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میں ہواؤں میں ہو۔یہ گلابی گالوں والی گڑیا بچپن سے ہی میری خواہش تھی۔"

وہ نم آنکھوں میں محبت سموئے چاہت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔عائشہ بمشکل مسکرا کر سر جھکا گئی۔وہ اس کی باتوں کے زیرِ اثر ہلکا پھلکا ہوتے جیسے آیا تھا ویسے ہی لوٹ گیا اور عائشہ تکلیف سے نم ہوتی نگاہوں سے اسے خود

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سے اوجھل ہوتا دیکھتی رہی وہ اسے یہ تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی یہ جھوٹی تسلی مگر وہ اپنی ماں کے ہاتھوں مجبور تھی۔

اگلے دن ان دونوں گھروں میں روز کی نسبت زیادہ چہل پہل تھی کیونکہ دونوں خاندانوں کے اکلوتے وارث سے متعلقہ کوئی تقریب تھی تو ہر کوئی کسی نا کسی کام میں مصروف تھا۔کسی کو بھی ایک لمحے کا بھی سکون نہیں تھا۔اسی طرح وقت گزرنے کے خیال سے ہی منگنی کی رسم کا آغاز کیا گیا۔پہلے کاظم نے چمکتی نگاہوں سے اس کا خوبصورت گلابی چہرہ ایک نظر دیکھتے احتیاط سے اسے انگوٹھی پہنائی تو پورا ہال تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا۔اس کے بعد عائشہ نے بھی اپنے بڑوں کے حکم کے مطابق وہ انگوٹھی کپکپاتے ہاتھوں سمیت کاظم کی انگلی کی زینت بنائی تھی۔اس دوران اس کا چہرہ بلکل سپاٹ اور بے تاثر تھا۔وہ بلکل خاموش تھی کسی ساکت جھیل کی مانند جس کا کوئی شور نہیں تھا۔مگر سب نے اپنی خوشی میں اس بات پہ دھیان ہی نہیں دیا۔کاظم بھی اپنی خوشی میں ایک لمحے کیلیے اس بات کو مکمل طور پہ فراموش کر چکا تھا۔فوٹو گرافر ایک ایک لمحے کو کیمرے میں مقید کر رہے تھے ہر جانب خوشیوں کا سماں تھا معاً کسی خیال کے تحت کاظم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تو وہ کسی خیال میں گم تھی۔اس نے شرارت سے اس کے کندھے سے کندھا ٹکرایا تو عائشہ ٹھٹھک گئی۔

"کہاں گم ہو کہی ابھی سے ہی میرے خیالوں میں تو نہیں گم ہو گئی۔"

وہ اس کا انگوٹھی والا ہاتھ تھامتے ہنستے ہوئے شریر لہجے میں بولا تو وہ بمشکل مسکرا دی۔کاظم نے ایک گہرا تشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا کیونکہ جو اس نے چاہا تھا اس ذات نے اسے دے دیا تھا۔اسے اس کا ہاتھ تھما دیا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھا۔ آج وہ بے تحاشہ خوش تھا۔ مگر اس سب سے انجان کہ بہت جلد اس کی خوشیوں کا یہ مینار زمین بوس ہوتے چکنا چور ہونے والا ہے۔ سب کزنز اپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے اور وہ چپکے سے اسے آنکھوں کے راستے دل میں اتار رہا تھا۔

اپنے ہاتھ پہ گرنے والے آنسو سے وہ چونک کر اسے دیکھنے پہ مجبور ہوئے جو سرخ چہرے سمیت ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"ارے کیا ہوا۔"

وہ علایہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولے۔ علایہ نے ایک سسکی بھری تھی۔

"پھر کیا ہوا تھا بابا۔"

اس کی آواز میں کس قدر درد تھا۔

"اس کے بعد سب ختم ہو گیا۔"

وہ ہنوز اس کا چہرہ دیکھتے کھوئے کھوئے لہجے میں بولے۔

امی پلیز مہربانی کر کے مجھے مزید کسی چیز کیلیے مجبور مت کیجیے گا میں نے اس کے ساتھ منگنی کے لیے حامی بھر لی"
"مگر مزید آگے نہیں بڑھوں گی میں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کاظم جو عائشہ سے ملنے اس کے گھر آیا تھا کیونکہ وہ واپس یو ایس لوٹ رہا تھا تو اس سے پہلے وہ ایک بار اس سے ملنا چاہتا تھا کہ اس کی زیرک سماعتوں سے عائشہ کی آواز مخفی نہ رہ سکی۔ وہ ٹھٹھکتے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر ہلکے کھلے دروازے کے اندر دیکھنے لگا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ درست نہیں ہے مگر وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ کس بابت بات کر رہی ہے۔

آخر تم کیوں اس سے اس حد تک نالاں ہو۔ بچپن کا یارانہ ہے تم دونوں کا اور وہ تم سے محبت بھی کرتا ہے محبت" :کرنے والے شوہر کے ساتھ زندگی بہت سہل ہوتی ہے میری جان۔

وہ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی سمجھانے والے انداز میں بولی۔

میں متفق ہوں ماما میں آپ کی سب باتوں سے متفق ہوں لیکن میں نے کاظم کو کبھی اس نظریے سے نہیں" دیکھا میں نے اپنے شوہر کو ایک سنجیدہ انسان دیکھا ہے ہمیشہ۔ ایسے بچوں کی طرح چھوٹی موٹی شرارتیں کرنے والا نہیں وہ میرے معیار کے مطابق نہیں ہے وہ بہت اچھا ہے مگر میرے لیے ایک دوست کی حد تک۔ آپ بابا "سے بات کریں میں جانتی ہوں وہ اپنی بیٹی کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔

وہ ان کا ہاتھ تھامتی التجائی لہجے میں بولی۔ اس کی ماں نے بے بسی و بے کسی سے اس کا چہرہ دیکھا اس کے برعکس کاظم دھواں دھواں چہرے سمیت کمرے کے عین باہر دیوار کے سہارے کھڑا تھا۔ محبت کا بت پاش پاش ہو چکا تھا۔ اس کے اندر سے جیسے کوئی جان کھینچ رہا تھا روح قبض کر رہا تھا مگر وہ پھر بھی زندہ تھا۔ اس دن وہ اس گھر

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

سے بلکل خالی ہاتھ لوٹ آیا تھا۔اس کے بعد اس کے لبوں کو چپی لگ گئی تھی وہ کچھ بھی نہیں بولتا تھا بس گم صم سا رہتا۔سب نے جاننے کی بہت کوشش کی مگر وہ ہنس کر ٹال دیتا۔اس نے بہت انتظار کیا ہے اس جانب سے انکار آجائے عائشہ کو اس کی خوشی مل جائے۔مگر شاید اس کے گھر والے اس رشتے سے انکار کرنے سے راضی نہیں تھے اور پھر وہ دن بھی اس کی زندگی میں آگیا جب وہ کافی سوچ وچار کے بعد اپنے من من بھاری قدم لیتے اس کے کمرے کی دہلیز پہ پہنچا تھا اپنا سب کچھ وارنے۔

"عائشہ میں جارہا ہوں آج یو ایس واپس۔شاید واپسی میں کافی عرصہ ہو جائے کچھ علم نہیں ہے۔تو میں اس منگنی کو یہی ختم کرنا چاہتا ہوں تاکہ تم اس رشتے سے جڑتے خود کو قید نہ محسوس کرو بلکہ آزادی سے سب کچھ کر سکو۔"

وہ کس درد سے یہ سب کچھ بول رہا تھا صرف وہی جانتا تھا۔عائشہ نے ماتھے پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا۔

"مگر کاظم تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں بولی۔

"میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا عائشہ مگر مجھے صرف تمہاری خوشی چاہیے اور جب میرے سے جڑنے میں تمہاری خوشی شامل نہیں ہے تو میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تھکے ہارے لہجے میں گویا ہوا۔عائشہ کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔وہ کیسے سب جان گیا تھا یہ بات اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

"مگر کاظم۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی کاظم نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

میں تمہارے لیے دعا کروں گا کہ جیسے پارٹنر تم چاہتی ہو تمہیں اس سے لاکھ گناہ بہتر اور اچھا ساتھی ملے جس" کے ساتھ تم خوشی خوشی رہ سکو۔مجھے تمہارے وجود سے کوئی غرض نہیں بس تمہاری خوشی سے غرض ہے. تمہارے چہرے پہ کھلنے والی ہنسی مجھے بہت بھاتی ہے میں شاید تم سے محبت سے بھی آگے کا سفر طے کر چکا ہوں جس سے واپسی ناممکنات میں سے ایک ہے۔میں کوشش کروں گا کہ تمہیں بھول جاؤ حالانکہ ایسا کسی صورت ممکن نہیں مگر تم کبھی بھی یوں سر راہ میرے سامنے مت آنا کہ میں اپنا ضبط کھو دوں۔مگر میں پھر بھی "تمہیں یہی کہوں گا کہ تم مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو شاید محبت ایسی ہی خود غرض ہوتی ہے۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے بھاری لہجے میں بولا۔عائشہ خالی خالی نگاہوں سے اس کا سرخ ہوتا چہرہ تک رہی تھی جو اس کے ضبط کا گواہ تھا۔

"میں جا رہا ہوں واپس یو ایس۔ نہیں جانتا کب لوٹوں گا تم اپنا خیال رکھنا چلتا ہوں۔ اللہ رکھا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کا سر تھپتھپاتے ایک آخری بھرپور نگاہ اس پہ ڈالتے ٹوٹے دل کے ساتھ وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ اس کے جاتے ہی وہ خالی الذہن گرنے والے انداز میں بیڈ پہ بیٹھی اور اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں تھام لیا۔

"نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی میں اس کا دل کیسے توڑ سکتی ہوں۔ کاظم "

وہ پچھتاوے کے زیر اثر بھاگنے والے انداز میں اس کے پیچھے گئی تھی مگر وہ اس گھر کی دہلیز پار کرتے ہمیشہ ہمیشہ کیلیے جا چکا تھا۔

کاظم صاحب کھوئے کھوئے لہجے میں بولتے آخر میں تلخی سے ہنس دیے۔ علایہ نے ان کا درد دل کے محسوس کرتے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔ وہ بے بسی سے اس کا چہرہ دیکھتے رہ گئے۔

"آپ کو مجھ سے نفرت نہیں محسوس ہوئی کہ میں اسی کی اولاد ہوں جس نے آپ کو دھتکارا تھا۔"

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولی۔ کاظم صاحب کا سر نفی میں ہلتا دیکھ وہ سن رہ گئی۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے جس شخص کو آپ بے تحاشہ چاہتے ہو اس سے جڑی کسی بھی چیز سے آپ نفرت کر سکیں"

"اور آپ تو ویسے بھی اس کے آنے سے قبل میری بیٹی ہو۔

وہ اس کا سر تھپتھپاتے مشفقانہ انداز میں گویا ہوئے۔ علایہ لب بھینچ کر رہ گئی۔ وہ مزید پوچھنا چاہتی تھی۔

"وہ بابا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے انگلیاں چٹخاتے دھیمے سے انہیں پکارا۔ کاظم صاحب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو ہنوز زمین پہ بیٹھی تھی۔

کل آپ عشب سے کوئی بات کر رہے تھے۔ ایم سوری میں سننا نہیں چاہتی تھی مگر میں اسی جانب آ رہی تھی تو" غلطی سن لیا۔"

اس نے شرمندگی سے وضاحت دی تو کاظم صاحب نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ گربڑا گئی۔

کچھ خاص نہیں تھا بس جب میں یو ایس سے واپس لوٹا اپنے ماما بابا کے کہنے پہ تو عائشہ کی شادی شاہ زین سے" ہو چکی تھی۔ دل بہت دکھا تھا زندگی میں پہلی بار ایسی سوچ ذہن میں آئی کہ خود کو ختم کر لوں مگر ضبط کر گیا۔ پھر والدین کی بلیک میلنگ جو سب کرتے ہیں۔"

وہ بولتے بولتے دھیمے سے ہنسے۔ علایہ نے حسرت سے ان کا چہرہ دیکھا جو کتنے دکھ اپنے اندر چھپائے ہوئے تھے۔

شادی ہو گئی۔ جو ہمسفر اس ذات نے دیا میری زندگی سہل ہو گئی اس کے ساتھ۔ پھر عشب نے اکر ہماری زندگی" کو مزید خوشگوار بنا دیا۔ ثناء کے ہوتے میں نے عائشہ کی یادوں کو کہیں پیچھے چھوڑ دیا تھا میں نے چاہے ثناء سے ویسی محبت نہیں کی مگر اسے وہ سب دیا ہے جس کی وہ حقدار تھی۔ پھر ایک دن عشب پندرہ برس کا تھا میری زندگی کا وہ دن قیامت سے کم نہیں تھا جب نا جانے کیسے جو راز میں اتنے عرصے سے اپنے سینے میں چھپائے بیٹھا تھا میری ڈائری کیسے ثناء نے پڑھ لی اور ہماری بہت بری لڑائی ہو گئی۔ اس دوران وہ ٹائیفائڈ میں مبتلا تھی ڈاکٹرز نے کسی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بھی قسم کا شاک دینے سے سختی سے منع کیا تھا مگر یہ بات اس کے دماغ پہ طاری ہو گئی اور وہ اپنی جان کی بازی ہار گئی۔ مگر میری بد قسمتی اس کے جانے کے بعد بھی میرا امتحان ختم نہیں ہوا تھا وہ ڈائری نا جانے کیسے عشب نے پڑھ لی اور اس واقعے کے بعد وہ مجھے اپنی ماں کا مجرم سمجھنے لگا۔ پورے پانچ سال وہ مجھ سے خفا رہا تھا۔ میں روتا تھا تڑپتا تھا میری تو زندگی ہی ختم ہو گئی تھی مگر نا جانے کیسے کیوں ایک دن وہ چلا آیا اور میرے سینے سے لگ کر بے تحاشہ رویا تھا میرا بھی ضبط ٹوٹ گیا۔ اس رات ہم دونوں باپ بیٹے کیلیے بھاری تھی۔ اور جانتی ہو میرے پوچھنے پہ اس نے کیا بتایا کہ وہ کس کے کہنے پہ لوٹا ہے کس کا نام لیا اس نے۔"

وہ ہنس رہے تھے یا رو رہے تھے علایہ سمجھ نہیں پائی بس اپنے آنسو صاف کرتی اثبات میں سر ہلا گئی۔

"دین اور حسن کا۔ اس دن کے بعد سے میں تو ان دونوں کا شکریہ کرتے نا تھکتا تھا میرے اس گھر میں جہاں دیکھوں گی آپ ان تینوں کا ہی چہرہ دکھے گا۔ ان تینوں کی ہی چہکاریں۔ میں آج بھی نہیں جانتا ان دونوں نے اسے کیا سمجھایا مگر مجھے میرا کھویا ہوا بیٹا واپس مل گیا اور میں نے اسے کسی قیمتی متاع حیات کی طرح خود میں سمیٹتے اپنے آپ کو اس تک محدود کر لیا تھا اور آج جب میرا ماضی کھل کر میرے سامنے آیا تو میں ڈر گیا میں اپنے بیٹے کی نفرت سے اس کی دوری سے مگر آج وہ میرے ساتھ تھا میری تکلیف میں رونے والا مجھے ٹوٹتا دیکھ تسلی دینے والا۔"

عشب کا ذکر کرتے ان کے لہجے میں چاشنی سی گھل گئی تھی۔ علایہ نے نم نگاہوں سے ان کا چہرہ دیکھا جو صدیوں کی مسافت لیے ہوئے تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہو گیا سکون اب آپکو۔ چلو اٹھو اور اسے جا کر دیکھو جسے غصے میں چھیڑ بیٹھی ہو۔"

وہ اپنی بات کا اثر زائل کرنے کی خاطر مصنوعی آنکھیں دکھاتے ہوئے بولے۔ علایہ سرعت سے اٹھتے ان کے مقابل ہوئی تھی۔

You are My ideal Baba..I really loves you so much..

وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی۔ کاظم صاحب نے اس کی پیشانی چومتے اس کے بال سہلائے۔

Baba loves you moree Beta.

انہوں نے اس کا سر تھپتھپاتے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے باہر کی جانب چل دی۔ علایہ نے باہر جاتے جاتے مڑ کر ایک نظر انہیں دیکھا جو ابھی بھی اسی تصویر پہ نظریں جمائے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھے۔

اب علایہ کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا مگر کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ عشب کمرے میں موجود نہیں تھا۔ اس نے متلاشی نگاہیں اطراف میں گھمائی مگر بے سود۔ وہ تھک ہار کر اپنا دکھتا سر ہاتھوں میں تھام گئی معاً اس کی نگاہ صوفے پہ ایک جانب رکھے شاپنگ بیگ پہ پڑی تو کچھ سوچتے اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔

Get Ready for something unexpecting Mr.Ashab..

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک لیے بولی۔ دل ابھی سے ہی اس کے ردِ عمل کے بابت سوچتے دھڑک رہا تھا۔

____

جزاء کو گھر چھوڑتے ہی وہ ایک بار پھر اس سے بے نیازی برتتے وہاں سے جاچکا تھا۔ جزاء کو رونا تو بہت آیا مگر ضبط کر گئی اور ڈھیلے ڈھالے قدموں سمیت اندر کی جانب آگئی۔ اس نے گھر کا داخلی دروازہ عبور کرتے جوں ہی لاؤنج میں قدم رکھا نادیہ بیگم صوفے پہ بیٹھی کسی سوچ میں غلطاں تھی۔ جزاء ان سے معافی مانگنے کا سوچتے سیدھا اسی کی جانب چلی آئی مگر انہوں نے اسے دیکھتے ہی ناراضگی سے رخ پھیر لیا۔

"امی بس کریں نا ایسی بھی کیا ناراضگی۔ تھک گئی ہوں میں جانتی ہوں مجھ سے غلطی نہیں گناہ ہوا ہے مگر آپ تو ماں ہیں نا اور والدین تو اپنی اولاد کی اتنی بڑی بڑی کوتاہیاں معاف کر دیتے ہیں۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے آنکھوں میں امید لیے بولی۔ نادیہ بیگم نے شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا مگر اس کے وجود میں حرارت محسوس کرتے وہ ٹھٹھک گئی۔ وہ اتنی جلدی کمزور نہیں پڑ سکتی تھی۔

امی پلیز میں علایہ سے بھی معافی مانگ آئی ہوں اس نے تو مجھے معاف کر دیا۔"

وہ ان کے ہاتھ میں گرفت مضبوط کرتے ہوئے بولی مگر عائشہ کا نام لینے سے گریز ہی برتا کیونکہ علایہ نے اسے سختی سے منع کیا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"جب تمہارا شوہر تم سے راضی ہو جائے سمجھ لینا تمہاری ماں نے بھی تمہیں معاف کر دیا۔"

وہ بے رخی سے بولتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ جزاء تھکے تھکے قدموں سے اپنے کمرے میں لوٹ آئی مگر قے آنے والی. صورت میں وہ عجلت میں واشروم کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی تھی مگر واش بیسن پہ گرے خون کو دیکھتے وہ حیرت ذدہ رہ گئی مگر پھر بے نیازی برتتے کمرے میں آتے بے دم سی ہوتی گر گئی۔ نیند نے کب اسے اپنی آغوش میں لیا وہ نہیں جانتی تھی۔

اس کی آنکھ کسی چیز کے چبھن کے احساس سے کھلی تھی سوئی تھی یا کچھ اور جو اس کے بازو میں پیوست کیا جارہا تھا۔ اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولی تو عاکف اور نادیہ پریشانی سے اس کے قریب ہی بیٹھے تھے۔

:کیا ہو گیا میری جان۔"

نادیہ اس کے بال سنوارتی پریشانی سے بولی مگر اس نے بری طرح کھانسنا شروع کر دیا جس کی بدولت اس کی ناک سے خون نکلنا شروع ہو گیا۔ ان دونوں کی حالت غیر ہو گئی اس کی ناک سے بہتے خون کو دیکھتے کانپ گئے۔

"عاکف یہ کیا ہو رہا ہے ہماری بچی کو۔"

وہ سہمے انداز میں چلائی کیونکہ وہ بے سدھ پڑی تھی۔ عاکف کو کچھ نا سوجھا تو انہوں نے سرعت سے دین کو کال ملائی جو دوسری ہی بیل پہ اٹھا لی گئی تھی۔

"تم کہاں ہو دین۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان کی پریشانی سے بھری آواز پہ دین کے اعصاب ٹھنکے۔وہ جو عشب کے ساتھ بیٹھا باتوں میں مصروف تھا چونک کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا چاچو سب خیریت ہے نا۔"

اس کا دل کسی انہونی کے خیال سے دھڑک اٹھا کیونکہ زبردستی اسے گاڑی سے نکالنے کے چکر میں وہ جزاء کے ہاتھ میں حرارت محسوس کر چکا تھا۔

"وہ جزاء دین اس کی حالت بہت خراب ہے۔اس کی ناک سے خون آرہا ہے۔"

وہ روتے روتے ایک نظر سفید پڑتی جزاء پہ ڈالتے ہوئے بولے۔دین کا رنگ سرعت سے سپید پڑا۔وہ بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلا۔عشب نے بھی اس کی تلقید میں قدم بڑھائے۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نا دین۔"

عشب نے تفکر بھرے لہجے میں استفسار کیا۔

ہاں بس وہ جزاء کی طبیعت کچھ ٹھیک ہے نہیں میں وہی جا رہا ہوں تم بھی گھر جاؤ۔"

وہ افراتفری میں بولتے گاڑی کو اڑا لے گیا۔اس" کے جاتے ہی عشب نے مدھم مسکراہٹ سمیت سر جھٹکا وہ جتنا مرضی اس سے نفرت کا دعویدار ہوتا مگر ابھی اس کے رویے سے چھلکتی بے سکونی بھی عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی۔سہی کہتے ہیں محبت اپنے آپ نہیں مرتی۔وہ بھی سر جھٹکتے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دین ہوا کی سی تیزی سے گاڑی اڑاتے پندرہ منٹ کا راستہ پانچ منٹ میں طے کرتے جوں ہی اندر داخل ہوا تو کمرے سے نادیہ بیگم کے رونے کی اوازیں آرہی تھی اس کے آگے کی جانب بڑھتے قسم سست پڑے۔

اندر قدم رکھتے ہی اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ صدیوں کی بیمار لگنے لگی تھی۔ ایسا بھی کیا ہو گیا تھا جو اس کی حالت اس قدر خراب ہو گئی وہ بھی یوں اچانک۔

"دین یہ دیکھو میری بچی کی حالت۔"

وہ جزاء کے بال سنوارتے ہوئے مدھم لہجے میں بولی۔

"آپ نے ڈاکٹر کو بلوایا۔"

اس نے پریشانی سے اس کی دوسری جانب جگہ سنبھالتے عاکف کو مخاطب کیا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

انہوں نے انجیکشن دے دیا ہے۔ کچھ دیر میں بہتر ہو جائے گی اور خون شاید اس لیے آرہا ہے کیونکہ اس نے" اوورڈوز لے لی ہے میڈیسن کی۔

انہوں نے تفصیل سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ دین ان کی بات پہ خاموشی سے اپنی نگاہیں اس کے ذرد پڑتے چہرے پہ ٹکا گیا۔ عاکف نے ان دونوں کی تنہائی کا خیال کرتے نادیہ کو باہر چلنے کا اشارہ کیا تو وہ اپنے آنسو پونچھتی جزاء کی پیشانی پہ بوسہ دیتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دین سے نگاہیں چڑاتی باہر کی جانب چل دی۔ اس کے جاتے ہی دین نے تھکی تھکی سانس خارج کی اور ہولے سے جھکتے اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے مزین کیا تھا۔ اس

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کے لمس پہ وہ کسمسائی۔ اس سے پہلے کہ دین اس کے حرکت کرنے پہ اٹھتا جزاء نے سختی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ دین کا چہرہ ایکدم سپاٹ ہوا۔

"دین۔"

اس کی بھرائی آواز پہ دین نے سختی سے مٹھیاں بھینچی۔

"دین پلیز بس کریں نا۔"

وہ نقاہت زدہ لہجے میں بولتے بیڈ پہ دباؤ ڈالتے اٹھ کر بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا گئی۔ دین کا چہرہ ابھی بھی دوسری جانب ہی تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے چہرے کا رخ اس جانب کیا تو وہ لازماً ضبط ہار جائے گا معاً اپنے شانے پہ دباؤ محسوس کرتے وہ دھک سے رہ گیا کیونکہ وہ اس کے سینے پہ سر رکھے آنسو بہا رہی تھی۔

ناجانے ایکدم اسے کیا ہوا اس نے بری طرح کھانسنا شروع کر دیا۔ کھانس کھانس کر دوہری ہوتی جزاء نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا کیونکہ مسلسل کھانسنے کی بدولت اس کے گلے میں خراشیں سی پڑ رہی تھی۔ دین سے مزید برداشت نہ ہوا تو اس کی جانب رخ پھیرتے وہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگا گیا۔ جزاء نے آنکھوں میں ویرانی لیے اس کی جانب دیکھا اور اس کے سینے پہ سر رکھتے دونوں بازوؤں سے گھیر ابنالیا۔ اس کی اچانک حرکت وہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔

"د"ین پلیز بس کریں اب میرے مرنے کی کسر رہ گئی ہے۔ کیا میں مروں گی تو آپ کو یقین آئے گا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ سوالیہ لہجے میں آرزدگی سموئے بولی۔ معاً اپنے گرد اس کا حصار محسوس کرتے وہ بے یقینی کی کیفیت میں گھڑی رہ گئی جواب اس کے سر پہ اپنا گال ٹکائے اس کی پشت ہولے سے تھپتھپا رہا تھا۔

"سوری دین۔"

اس کے بھاری شرمندہ لہجے پہ دین نے بے ساختہ اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ لب رکھے اور اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا۔

"سوری ایکسپیکٹڈ جانِ دین۔"

وہ اس کی دونوں آنکھوں کو لبوں سے چھوتا محبت سے بولا تو جزاء کے لبوں سے ایک ہچکی نکلی۔ دین نے اس کے گال پہ بہتے آنسوؤں کو صاف کیا اور ٹشو کی مدد سے اس کے ناک سے نکلنے والے سرخ مادے کو صاف کرتے سرزنشی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"یہ دیکھ رہی ہو نتیجہ۔"

وہ ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بولا تو نم پلکوں کی چلمل گرا گئی۔ دین نے افسوس بھری نگاہ اس کے جھکے سر پہ ڈالی جسے کل سے ناچاہتے ہوئے بھی بے تحاشہ ازیت سے دوچار کرواچکا تھا۔

"اب تو آپ مجھ سے ناراض نہیں ہے نا دین۔"

اس نے کسی خدشے کے تحت استسفار کیا تو وہ ہولے سے اس کی ناک دباتے نفی میں سر ہلا گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تمہاری بدولت چاچو سے بھی اچھی خاصی تلخ کلامی ہو چکی ہے میری۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔

"میں ایسا نہیں چاہتی تھی دین پتہ نہیں کیسے۔"

اس سے پہلے کہ ایک بار پھر وہ رونا شروع کرتی دین نے آنکھوں میں ہی اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو وہ سرعت سے اپنے آنسو صاف کر گئی۔

ہشش اب بلکل نہیں رونا۔ کیا کیا سوچ کر واپس لوٹا تھا کہ جب واپس لوٹوں گا تو تم مجھے ہنستی مسکراتی ملو گی۔ تمہارے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروات ہو گی جہاں فقط خوشیوں بھرا جہاں ہو گا مگر سب کچھ ملیامیٹ ہو گیا۔"

وہ تاسف سے اس کے بال سنوارتے افسردگی سے بول رہا تھا۔ جزاء اس کے سینے سے لگی پر سکون تھی جبکہ وہ اس کے بال سہلا رہا تھا۔

"ہم یہ سب اب بھی تو کر سکتے ہیں نا دین۔"

وہ اسے منانے والے انداز میں بولی۔ اس دوران اس کی شرٹ کو اس نے سختی سے مٹھی میں جکڑ لیا تھا جیسے اس کے نگاہوں سے اوجھل ہونے کا خوف ہو۔ جیسے وہ ایک بار پھر کسی بدگمانی کے تحت ان کا رشتہ داؤ پہ لگ جائے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

گا۔ دین نے اس کے گرد گرفت سخت کرتے اس کی پیشانی چومی تھی جیسے اس کے سارے ڈر ختم کر دینا چاہتا ہو۔

"جی بلکل کر سکتے ہیں اور کریں گے بھی بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے۔"

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے خمار آلود لہجے میں بولا۔ جزاء نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا مگر زیادہ دیر اس کی لو دیتی نگاہوں میں دیکھنا محال ہو گیا۔ وہ سرخ پڑتی سمٹ کر اس میں ہی پناہ تلاش کرنے لگی۔

"آپ مجھے طلاق۔"

ایک اور شکوہ یاد آیا تھا۔ دین نے خجل ہوتے بال سہلائے۔

اس کی تو بات ہی مت کرو۔ اپنی غلطی ماننے کی بجائے بڑھ چڑھ کر محترمہ مزید غلط بات کر رہی تھی دل تو چاہ رہا "تھا کہ منہ پہ ایک رکھ کر لگاؤں۔

وہ سرد مہری سے گویا ہوا۔ جزاء کا حلق تک سوکھ گیا اس کے خطرناک تیور دیکھ۔

"آپ مجھے سچ میں مارتے۔"

وہ خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔ دین نے مسکراہٹ دبائی اور ایک نگاہ اس پہ ڈالی جس کا چہرہ بخار کی تمازت سے سرخ پڑ رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"نہیں پیار کرتا۔"

وہ اس کے دونوں گالوں پہ محبت بھرا بوسہ دیتے ہوئے بولا جہاں پہ اسے مارنے کا خیال آیا تھا۔ جزاء جھجھکتے اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔ دین نے آسودگی سے آنکھیں موندتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا جزاء کا دوبارہ اسی راہ میں آنے کے پیچھے بھی ایک طرح سے اس سے ہی کوتاہی ہوئی تھی۔ اتنے بڑے قصے کے بعد کسی کا اس کی جانب دھیان نا دینا اسے فراموش کر دینا اس کے بعد حالات کا بگڑ جانا پھر شادی کی رات اس کا لاہور چلے جانا اسی لیے جزاء نے یہ رستہ منتخب کیا تھا ہاں اس سے ایک غلطی ہوئی تھی اسکی قسم توڑنے والی وہ اس سے خفا ہوا تھا مگر جتنی سزا اس کیلیے منتخب کی گئی تھی وہی اس کیلیے کافی تھی مزید سہنے کی سکت نا جزاء میں تھی اور نہ دین میں اتنا حوصلہ تھا کہ وہ اسے مزید دکھوں سے دوچار کراتا۔

____

عشب جوں ہی تھکا ہارا اپنے کمرے میں داخل ہوا کمرے کی حالت دیکھ باقاعدہ چکرا کر رہ گیا کیونکہ صوفوں بیڈ یہاں تک کہ زمین پہ بھی کپڑے گرے ہوئے تھے۔ وہ صدمے کی کیفیت میں پورے کمرے میں پھیلے ہوئے گند کو دیکھ رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ علایہ کی گردن دبا دے جس کی بدولت اب اس کا کمرہ اس کا لگتا ہی نہیں تھا کہاں وہ صفائی پسند انسان اور کہاں وہ۔ وہ تن فن کرتا آگے بڑھا اور اس کی تلاش میں نگاہیں دوڑانے لگا معاً اپنے عقب سے آنے والی قدموں کی چاپ اور اپنے مخصوص پرفیوم کی مہک پہ اس کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے۔ اس نے آہستگی سے رخ موڑتے جوں ہی پیچھے دیکھا سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھتے اس کی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

چیخ بے ساختہ تھی۔علایہ نے آنکھوں کو چھوٹا کرتے اس کی جانب دیکھا جس کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے پہلی بار لڑکی کو دیکھا ہو۔"

وہ ایک ادا سے اپنے شانے پہ گرے بالوں کو جھٹکتے ہوئے بولی اب تو ویسے بھی اس کی لینتھ بڑھ گئی تھی تو مزید خوبصورت لگتے تھے۔

"لڑکیوں کو دیکھا ہے بارہا بار مگر ایسی لڑکی کو پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔"

وہ سر تا پا اس کا جائزہ لیتے ہوئے کھیساتے لہجے میں بولا جس نے شاید اس کی ناراضگی کے خوف سے اسی کا لایا گیا گہرے رنگ کا گھٹنوں کو چھوتا فراک زیب تن کیا ہوا تھا مگر اس سے اگے بتانے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔

"کیا مطلب۔"

وہ اس کے انداز پہ ہونق ذدہ رہ گئی۔

".یہ کیا حال بنایا ہوا آپ نے علایہ"

وہ دانت پیستے ہوئے اس کے چہرے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا جو کسی چڑیل کا منظر پیش کر رہا تھا۔

"میک اپ کیا ہے اور کیا پہلے گھنٹہ خریداری میں ضائع کیا اور پھر یوٹیوب سے دیکھ کر۔ہوئی نا میں عقلمند۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ آنکھیں گھماتی ایک ادا سے بولی۔ عشب نے دل ہی دل میں اس کے میک اپ کو داد دی تھی اور اس سے زیادہ یوٹیوب کو جس کی بدولت اس نے اپنی حالت ایسی کی تھی۔

"یہ کیسا میک اپ ہے جس میں آپ خوبصورت کم اور خوفصورت زیادہ لگ رہی ہو۔"

وہ خود کو کہنے سے روک نا پایا اور اس کے آنکھوں کے اوپر لگے لائنر کو دیکھتے جھرجھری لی جو اب ناجانے کہاں کہاں اپنی نشانی چھوڑ چکا تھا۔

"اب کم از کم مذاق تو مت اڑائیں میں دو گھنٹے اس کے پیچھے خوار ہوئی ہوں۔ اب تو میری بس ہو چکی ہے۔"

وہ منہ بنا کر بولی۔ وہ تو سمجھی تھی کہ وہ اس کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دے گا مگر اس نے تو اسے آسمان سے زمین میں ہی پٹخ دیا تھا۔

آپ پلیز دو گھنٹے خواری مت لو۔ بس دو منٹ لگا کر ڈھنگ سے چہرہ دھو لو وہی بہت ہے کیونکہ اس خوفصورت" "چہرے کے ساتھ میرا گزارا نا ممکن ہے۔

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولا۔ علایہ نے تیکھے چتونوں سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"بندہ جھوٹی تعریفوں کے قلابیں ہی باندھ لے۔"

وہ خشمگین نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بندہ کیوں جھوٹ بول کر اپنی آخرت برباد کرے۔"

وہ بھی دوبدو بولا۔علایہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔

"خیال کیجیے کہی یہ بندہ میرے ہاتھوں سے ہی برباد نہ ہو جائے۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی اور تن فن کرتی آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی مگر وہاں دکھائی دیتی اپنی صورت کو دیکھتے اس کی بھی چیخ بے ساختہ تھی۔عشب اس کی چیخ پہ گھبرا کر پلٹا۔

"یہ کیا ہے عشب۔"

وہ روہانسے چہرے سمیت بولی۔وہ کب سے اسی چہرے سمیت اس کے سامنے تھی علایہ کا جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔لائنر نجانے کہاں کہاں نقش و نگار بنا رہا تھا لپ سٹک وہ آدھی سے زیادہ کھا چکی تھی۔اور لائنر لکیر بن کر گالوں پہ بہہ رہا تھا۔وہ بے چارگی سے چہرہ جھکاتے اس سے پہلے کہ واشروم کی جانب بڑھتی عشب نے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔

"ویسے مجھے متوجہ کرنے کیلیے آپکو ان سہاروں کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔"

وہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔علایہ اس کی بات پہ منہ بسور گئی۔

"مجھے لگا آپ ناراض ہونگے۔تو سوچا کہ"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ناخن کھرچتے ہوئے بے نیازی سے بولی۔

"چڑیل بن کر ایک ہی دفعہ میں اس کا کام تمام کرتے ناراضگی ختم کر دوں۔"

اس نے بے ساختہ لقمہ دیا۔علایہ نے اس کے سینے پہ ایک چپت رسید کی تھی۔عشب نے ہنستے ہوئے اس کی پیشانی چومتے اسے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

میں کل واپس لوٹ رہاہوں اور میں چاہتاہوں کہ یہ رات میری زندگی کی سب سے حسین رات ہو جس میں ہم" اپنے تمام پرانی باتیں پرانی زندگی حتیٰ کہ ماضی کو بھی ایک برا خواب سمجھ کر بھول جائے اور اپنی نئی زندگی کو "خوش آمدید کہیں۔دو گی میرا ساتھ اس گھر کو مہکانے میں۔

عشب اس کی جانب اپنی مضبوط شفاف ہتھیلی پھیلاتے ہوئے محبت سے گویاہوا۔علایہ نے بغیر کسی تردد کے شرمیلی مسکراہٹ سمیت اس کے ہاتھ پہ اپنا لرزتا ہاتھ رکھا تھا جسے اس نے مضبوطی سے تھام لیا۔عشب نے اس کی پیشانی کو اپنے عزت بھرے لمس سے مزین کرتے اسے یہ احساس دلایا تھا کہ وہ واحد عورت اس کے دل کی ملکہ ہے یہ شروات تھی ایک عزت بھرے اور محبت بھرے رشتے کی جس کی بنیاد ان دونوں نے رکھی تھی۔ دور کھڑی قسمت بھی ان کی خوشیوں بھری زندگی کی دعا گو تھی۔ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے تتلیاں گنگناتی ان کے اس ملن پہ رقصاں تھی۔وہ دونوں بھی اس محبت کی وادی میں اپنے قدم جما چکے تھے۔

____

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"جزاء"

علایہ کی سر سراتی آواز پہ عشب نے چونک کر دین سے نگاہیں ہٹاتے علایہ کی جانب دیکھا جس کا چہرہ خوف سے زرد پڑتا جارہا تھا۔ وہ ایکدم کرسی کھینچتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پیشانی پہ شکنوں کا جال بچھا تھا۔

"دین یہ یہاں۔"

عشب کی سخت آواز پہ جہاں جزاء سہم کر دین کے پشت پہ جا کھڑی ہوئی وہی دین نے تسلی دینے والے انداز میں اس کی جانب دیکھا جو اباًوہ مٹھیاں بھینچتے اپنے اشتعال پہ قابو پانے لگا۔ علایہ نے سختی سے عائشہ کا ہاتھ تھام لیا جو ناسمجھی سے انجان چہرے کو تک رہی تھی۔ جزاء نے بے یقینی سے دین کی جانب دیکھا جو سنجیدگی سے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں کیا کیا نا تھا شکوہ شکایت درد جزاء کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ماما آپ چلیں اندر۔"

علایہ ان کے شانے کے گرد حصار قائم کرتے محبت سے بولی۔ جواباً انہوں نے اس کا حصار توڑتے نفی میں سر ہلایا اور اشتیاق بھری نگاہوں سے جزاء کا چہرہ دیکھنے لگی۔ جزاء ان کے دیکھنے کے انداز پہ ہی گھبرا گئی۔

"یہ ایک اور گڑیا ہے نا۔ تمہارا گڈا تو یہ ہے اس کا گڈا کہاں ہے۔"

وہ ہنستے ہوئے بولی۔ علایہ نے نم نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا اس کے برعکس جزاء کا حال ایسا تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ وہ یہ کس طرح مخاطب تھی۔ ان کا لہجہ ان کا انداز کسی بچے کی مانند تھا۔ جزاء نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا جیسے جاننا چاہ رہی ہو کہ یہ سب کیا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی علایہ عائشہ کا ہاتھ تھامے اندر کی جانب بڑھ گئی۔ کاظم صاحب نے حسرت سے ان کی پشت کو دیکھا تھا۔ جزاء بھی روتے روتے ان کے عقب میں ہی بھاگی تھی۔ اس سے پہلے کہ عشب غصے سے اس کے پیچھے جاتا دین نے بے ساختہ اس کا ہاتھ تھام لیا۔

دین میرا ہاتھ چھوڑو میں اب کسی قسم کا تماشہ برداشت نہیں کر سکتا وہ بھی اس وقت جب وہ "میرے ہی گھر میں میری بیوی سے کوئی تلخ کلامی کرے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تنبیہی لہجے میں گویا ہوا۔ دین کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے۔

"وہ ایسا کچھ نہیں کرے گی۔"

وہ پر یقین لہجے میں بولتے ان دونوں کو ٹھٹکا گیا۔

وہ اس قدر پر سکون کیوں تھا۔ عشب نے گہرا سانس بھرتے اس کی جانب دیکھا۔

"تم ٹھیک ہو۔"

عشب نے اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا جو رت جگے کی غمازی کر رہی تھی۔ دین نے بے ساختہ نگاہیں چرائی۔

"نہیں تھک گیا ہوں۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔ کاظم صاحب نے آگے بڑھتے بے ساختہ اس کا کندھا تھپتھپایا۔

حوصلہ کرو میرے شیر۔ میں ایک کو کھو چکا ہوں اب کسی کو کمزور پڑتا نہیں دیکھ سکتا۔ مضبوط بنو۔"

وہ مشفقانہ انداز میں بولے تو دین کی آنکھوں میں نمی سی چھلکی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"بہت شکریہ آپ دونوں کا۔میں نہیں جانتا مگر اگر آپ لوگ نہ ہوتے تو شاید دین آج نا ہوتا۔میں کچھ دن کی اذیت سے تھک گیا ہوں تو میرے لیے یہ سوچنا بھی محال ہے کہ میری ماں نے کب کب کس کس وقت خود کو اکیلا محسوس کیا ہو گا۔ان پہ بے بسی طاری ہوئی ہو گی۔انہوں نے تھک کر اپنے لیے موت کی دعا کی ہو گی۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولتے اپنا سر ہاتھوں میں گرا گیا۔

"دین۔"

ان دونوں نے بیک وقت سرزنشی آواز میں کہا۔دین نا چاہتے ہوئے بھی مدھم سا ہنس دیا تھا۔عشب نے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا اور اس کی پشت تھپتھپانے لگا۔

"انکل اب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔"

دین نے چونک کر استفسار کیا۔کاظم صاحب نے بوجھل دل کے ساتھ اثبات میں سر ہلایا۔

"اچھا ہے تم آ گئے۔ویسے میں بھی آج تم سے ملنے آنے والا تھا۔کل رات کو جو باتیں تم نے مجھے بتائی تھی اس متعلق مکمل معلومات ملی یا نہیں۔شاہ زین انکل زندہ ہیں کیا۔"

عشب نے سنجیدگی سے بولتے آخر میں سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی۔دین ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بابا کی شہادت اسی دن ہو گئی تھی۔عاکف چاچو نے مکمل تفصیل بتائی جس دن وہ ان سے ملے "تھے ان کی حالت بہت خراب تھی۔"

وہ مدھم لہجے میں بولا۔اس کے جواب پہ پورے لاؤنج کی فضا میں خاموشی چھا گئی تھی۔

"علایہ پلیز میری بات سنو۔"

اس سے پہلے کہ علایہ اس کے منہ پہ دروازہ بند کرتی جزاء نے سختی سے دروازے کو تھامتے التجائی لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی جزاء پلیز۔"

وہ بے تاثر لہجے میں بولتے اس سے پہلے کہ ایک بار پھر اس کے منہ پہ دروازہ بند کرتی جزاء کی آواز نے اس کے ہاتھوں کی حرکت روک دی تھی۔

"علایہ پلیز تمہیں عشب بھائی کا واسطہ۔"

وہ اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔علایہ کے ہاتھ بے دم سے ہوتے اس کے پہلو میں گرے تھے۔اس نے سپاٹ چہرے سمیت اسے اندر آنے کی اجازت دی۔جزاء کمرے میں آتے ساتھ ہی بے چینی سے انگلیاں چٹخانے لگی۔آنسو آنکھوں سے تواتر بہہ رہے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھے معاوضہ گرنے والے انداز میں علایہ کے پاؤں پہ بیٹھی تھی۔ علایہ بدک کر ایک ناگوار نگاہ اس پہ ڈالتے سرعت سے فاصلہ قائم کر گئی۔

"یہ کیا کر رہی ہو تم جزاء۔"

وہ تحیر سے آنکھیں پھیلائے بولی۔ جزاء نے آنکھوں میں آنسو لیے اس کی جانب دیکھا۔

مجھے معاف کر دو علایہ۔ صرف ایک بار معاف کر دو۔ میں دوبارہ ایسی حرکت کرنے کا" سوچوں گی بھی نہیں۔ میں نہیں جانتی مجھے کیا ہو گیا تھا میں پاگل ہو گئی تھی مجھے سمجھ ہی نہیں آیا کہ میں کیا بول گئی۔"

وہ روتے ہوئے بولی۔ علایہ نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"اور اسی ناسمجھی میں ہی تم کسی کی بھی ذات کی دھجیاں ادھیڑ گئی۔"

وہ تلخی سے بولی۔ جزاء اس کی باتوں پہ مزید پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ علایہ نے سختی سے مٹھیاں بھینچتے اپنے دل کو مضبوط کیا جو اس کی حالت دیکھتے کمزور پڑ رہا تھا۔ عائشہ بیڈ پہ بیٹھی ناسمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھ رہی تھی۔

اسی گناہ کا تو ازالہ کرنے آئی ہو۔ تمہارے پیر پکڑ کر یا کچھ بھی سب کچھ کر لوں گی بس ایک" بار معافی دے دو مجھے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے پاؤں کو چھوتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ علایہ سے مزید برداشت نہ ہوا تو سرعت سے اس کے قریب جگہ سنبھالی۔

"جزاء ادھر دیکھو میری طرف۔"

علایہ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی محبت سے بولی جوابًا وہ آنکھیں میچتے نفی میں سر ہلا گئی۔

"نہیں پہلے تم کہو کہ تم نے مجھے معاف کر دیا اور دین کو بتاؤ ورنہ وہ مجھے طلاق دیتے اپنی زندگی سے نکال۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی علایہ سختی سے اسے ٹوک اٹھی۔

"جزاء یہ کیسی باتیں کر رہی ہو۔ یہ الفاظ بھی اپنے منہ سے مت نکالو۔"

وہ غصے و صدمے کی ملی جلی کیفیت میں بولی۔ جزاء سرعت سے اس کے سینے سے جا لگی۔

"وہ مجھے چھوڑنے والے تھے کل علایہ۔ وہ کل یہ کرنے جا رہے تھے میری غلطی کی سزا اس صورت میں دینے جا رہے تھے وہ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے گلے سے لگتے بھادی شکست ذدہ لہجے میں بولی۔علایہ نے سکتے کی کیفیت میں اس کے بال سہلائے۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ دین اتنا بڑا قدم اٹھا لے گا۔

"نہیں کچھ نہیں ہو گا۔میں کچھ نہیں ہونے دو گی۔"

وہ اسے پچکارتے ہوئے بولی۔جزاء نے اذیت سے آنکھیں میچی تھی کہ وہ اسی لڑکی کو کس قدر برا بھلا بول رہی تھی۔نا جانے اسے کیا ہو جاتا تھا اچانک ہی کہ اس سے اپنا آپ بھی قابو میں نہیں رہتا تھا۔وہ غصے میں بنا سوچے سمجھے کچھ بھی بول جاتی تھی۔

"تم نے مجھے معاف کر دیا نا۔"

وہ کسی خدشے کے تحت اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔علایہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا اور اس کے چہرے سے آنسو پونچھے۔

تم میری بہن ہو جزاء۔میں اکیلی رہ کر جس قدر رشتوں کو ترسی ہوں نا یہ میں جانتی" ہوں۔میں نہیں چاہتی کہ تمہارے ساتھ بھی ایسا کچھ ہو۔مجھے ابھی جو بھی رشتہ ملا ہے میں نے اسے پورے دل سے نبھانے کی کوشش کی ہے خواہ وہ تم ہو چاچو ہو یا چچی امی مگر مجھ سے کوئی خوش نہیں ہوا شاید۔میں اب انہی رشتوں میں جینا چاہتی ہو جن محرومیوں کے زیر سایہ میں تھی اسے پھر سے پانا چاہتی ہوں۔میں اپنا بچپن واپس چاہتی ہوں۔میں چاہتی ہوں جب کوئی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

غلط کام میں کروں میری ماما مجھے ڈانٹیں، بھائی کے ساتھ مل کر مستی کرنا اس سے فرمائشیں کرنا، بہنوں کا آپس میں دوست بن کر رہنا اگر ایک سے کوئی غلطی ہو جائے تو آپس میں بیٹھ کر سب کچھ سمجھنا اور سلجھالینا۔ یہ اصل رشتے ہوتے ہیں جس سے میں خالی ہاتھ ہی رہی ہوں۔"

وہ اذیت سے مسکراتے ہوئے اس سے اپنے دل کا غبار ہلکا کر رہی تھی اور جزاء کا دل شرمندگی کے اتھاں گہرائیوں میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔ علایہ اس کی اتری ہوئی صورت دیکھتے وہاں سے اٹھی اور عائشہ کے ایک جانب جا کر بیٹھ گئی تھی۔ جزاء نے حلق تر کرتے اپنی انگلیاں چٹخائی۔

"علایہ بڑی ماما کہاں تھیں اتنا عرصہ۔"

اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔ علایہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔

"ضروری ہے نہیں کہ وہ کہاں تھی ضروری یہ ہے کہ اب وہ ہمارے پاس ہے۔"

وہ ان کی پیشانی چومتے محبت بھرے لہجے میں بولی تو جواباً انہوں نے بھی محبت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔ علایہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ بلکل ٹھیک ہو گئی ہو۔ وہ اپنے آنسو چھپانے کے خاطر چہرہ جھکا گئی۔ جزاء نے ڈرتے ڈرتے ان کی دوسری جانب جگہ سنبھالی اور ان کا ہاتھ تھاما۔ یہ کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپے تھے۔ یہی سوچ کر اس کا دل پھٹتا چلا جا رہا تھا کہ وہ اس عورت کے خلاف غلط بول رہی تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"تمہارا نام کیا ہے۔"

وہ اس کا گال چھوتے ہوئے بولی۔ جزاء نے روہانسی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔

"جزاء۔"

وہ بھرائے لہجے میں بولی۔ عائشہ کو پریشانی ہونے لگی وہ رو کیوں رہی تھی۔

"ارے تمہیں کچھ لگ گیا کیا۔ تم رو کیوں رہی ہو۔"

وہ اپنے ہاتھ جانچتے تفکر بھرے لہجے میں گویا ہوئی۔ جزاء سے مزید برداشت نہ ہوا تو ان کے سینے سے لگتے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"مجھے معاف کر دیں میں بہت بری ہوں۔ میں بلکل اچھی نہیں ہوں۔ میں نے بہت غلط کیا ہے۔"

وہ اذیت سے بولی۔ عائشہ کا منہ اتر گیا البتہ اس کی صورت دیکھتے علایہ نے سرزنشی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ سرعت سے گالوں پہ بہنے والے آنسوؤں کو صاف کر گئی اور بمشکل مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔ عائشہ کے اداس چہرے پہ بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"گڑیا ہمیشہ مسکراتے ہوئے ہی اچھی لگتی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ علایہ اور جزاء دونوں کو سینے سے لگاتے محبت سے بولی۔علایہ نے ان کے وجود میں گہرا سانس بھرتے جیسے ان کی خوشبو کو محسوس کیا تھا۔کتنا تڑپی تھی اس لمس کیلیے وہ اس آغوش کیلیے۔

چلیں ماما آپ کی میڈیسن کا وقت ہو گیا ہے۔

علایہ سائیڈ ٹیبل کے دراز سے میڈیسن نکالتے ان کی جانب بڑھاتے ہوئے بولی۔عائشہ نے اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلاتے جلدی سے دوائی کھائی تو علایہ نے اسے آرام کے تحت بیڈ پہ لٹاتے ان پہ کمفرٹر اوڑھایا۔

"چلیں اب آپ آرام کریں میں ابھی آتی ہوں۔"

وہ ان کی پیشانی پہ محبت بھرا بوسہ دیتے جزاء کو باہر آنے کا اشارہ کرتے باہر کی جانب بڑھ گئی۔باہر کشادہ لاؤنج میں بیٹھے افراد نے ان دونوں کے مسکراتے چہروں کو دیکھتے طمانیت بھرا سانس خارج کیا تھا۔ان کے قریب آتے ہی دین سپاٹ چہرے سمیت اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔جزاء نے بے دلی سے اس کی جانب دیکھتے اپنا رخ عشب کی جانب کیا تھا جو جینز کی جیبوں میں ہاتھ اڑسے کھڑا تھا۔جزاء نے اپنے کپکپاتے ہاتھ اس کے سامنے جوڑ دیے۔عشب نے ٹھٹھک کر اس کی جانب دیکھا جس کا چہرہ رو رو کر سرخ پڑ رہا تھا۔وہ علایہ کے آنکھیں دکھانے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتے آگے بڑھا اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔ جزاء نے ذرا سی پلکیں اٹھاتے اس کی جانب دیکھا جو ہولے سے مسکراتے گویا اسے پر سکون کر رہا تھا۔ دین بنا کسی کو مخاطب کیے عائشہ کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تاکہ اسے ایک بار دیکھ کر واپس لوٹ سکے۔

جلدی سے ٹھیک ہو جائیں آپ۔ آپ کی آغوش چاہیے جہاں پہ سر رکھ کر ہم دونوں بہن""
"بھائیوں نے اپنی دنیا جینی ہے۔

وہ ان کی دونوں آنکھوں پہ بوسہ دیتے اپنائیت بھرے لہجے میں بولا۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی بات پہ وہ مسکرائی تھی۔ دین ذرا سا نیچے جھکا۔

"میرا دین۔"

وہ نیند میں بڑبڑا رہی تھی۔ دین کو خوشگوار حیرت نے اپنی لپیٹ میں لے لیا مطلب وہ ٹھیک ہو رہی تھی ان کا ذہن واپس جگہ پہ لوٹ رہا تھا۔ دین نے ان کے دونوں ہاتھوں کو تھامتے ان کو چوما اور احتیاط سے بیڈ پہ رکھتے جیسے اندر آیا تھا ویسے بھی واپس لوٹ گیا۔ باہر آتے ہی عشب اور کاظم صاحب علایہ سے ملتے وہ بغیر جزاء کو مخاطب کیے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ جزاء اس کے اس قدر ہتک آمیز رویے پہ لب بھینچتے مشکل مسکراتی اس کی تلقید میں باہر کی جانب چل

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دی۔اب تو اس نے سب سے معافی بھی مانگ لی تھی سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا تو پھر وہ ایسا رویہ کیوں اختیار رکھا ہوا تھا۔ناراض تو اسے ہونا چاہیے تھا کیونکہ بری ماما کی متعلق اس نے جزاء کو نہیں بتایا تھا مگر پھر یہ سوچتے وہ خود ہی شرمندگی سے لبوں کو سختی سے اپس میں پیوست کر گئی کہ اس سب کی ذمہ دار بھی وہی تھی اس نے کوئی راہ ہی نہیں چھوڑی تھی کہ وہ اسے اعتماد میں لیتا۔انہی سوچوں میں غلطاں وہ خاموشی سے گاڑی کا اگلا دروازہ کھولتے بیٹھ گئی۔آنکھوں سے آنسو تواتر بہہ رہے تھے۔اس کی مدھم مدھم سسکیوں کی آواز پہ دین بری طرح چڑ گیا جس کا اس نے برملا اظہار بھی کر ڈالا۔

میں نے تمہیں کل بھی وارن کیا تھا اور ابھی بھی کر رہا ہوں کہ مجھے روتی دھوتی عورتیں بہت "بری لگتی ہے۔یہ شغل لگانا ہو تو میری غیر موجودگی میں لگایا کرو۔"

اس کی دھاڑ پہ وہ بدک کر گاڑی کے دروازے سے جا لگی۔اس کے رویے پہ بری طرح اندر کچھ ٹوٹا تھا۔اس نے بمشکل اپنی سسکیوں پہ قابو پاتے اپنی خالی ہتھیلی کو دیکھا تھا۔زندگی اسے کس موڑ پہ لے آئی تھی۔جس کی ناراضگی سے ہی اس کی جان جاتی تھی وہ اسے بلانا ہی پسند نہیں کر رہا تھا۔اس کی سمجھ سے باہر تھا کہ وہ کیا کرے کہ دین ایک بار پھر اس پہ اعتماد کر لے۔انہی سب سوچوں کے درمیان رات کی جاگی جزاء کو نیند کے جھونکے آنا شروع

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہو گئے۔ اس نے سیٹ سے پشت ٹکاتے آنکھیں موندلی۔ سیر میں شدید درد اٹھ رہا تھا مگر یہاں پرواہ کسے تھی۔ دین نے اس کی موندی آنکھوں کو دیکھتے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

"______________

"کیا ہوا آپ لوگ ایسے کیوں کھڑے ہیں۔"

علایہ نے ان دونوں کو ایک ہی جگہ کھڑے دیکھ نا سمجھی سے استفسار کیا تو وہ نفی میں سر ہلا گئے۔ علایہ بھی کندھے اچکاتی بے نیازی سے وہی صوفے پہ بیٹھ گئی۔

"تم واپس کب لوٹ رہے ہو۔"

کاظم صاحب نے چائے کا گھونٹ بھرتے سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"بس ڈیڈ انشاآللہ ایک دو دنوں میں۔"

اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور دوبارہ اپنے موبائل کی جانب متوجہ ہو گیا۔ علایہ نے چہرے پہ ناقابلِ فہم تاثرات سجائے اس کا چہرہ دیکھا جیسے کچھ پوچھنا چاہ رہی ہو۔

"کہا جا رہے ہیں آپ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے چونک کر پوچھا۔ آنکھوں میں واضح بے چینی تھی۔ عشب نے کاظم کے ساتھ خاموش نگاہوں کا تبادلہ کیا اور گلہ کھنکھارتے اس کی سمت متوجہ ہوا جو منتظر نگاہوں سے اسی کی سمت دیکھ رہی تھی۔

"میں واپس یونٹ پہ۔ اب ریٹائر ہو کر گھر تو نہیں بیٹھ گیا تھا بس کچھ چھٹیاں تھی وہ ختم ہو گئی۔"

اس نے ہلکے پھلکے لہجے میں جواب دیا۔ اس کی بات پہ علایہ کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ فوراً سے پہلے سمٹی تھی۔ رنگ سرعت سے پھیکا پڑ گیا جو ان دونوں نے شدت سے محسوس کیا۔ وہ ڈولتے دل سمیت صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"علایہ بیٹا بات۔"

اس سے پہلے کہ کاظم صاحب اسے سمجھانے کا فریضہ سرانجام دیتے وہ بھاگنے والے انداز میں اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ عشب نے سپاٹ نگاہوں سے صوفے کے نیچے گرے اس کے گلابی رنگ کے ڈوپٹے کو دیکھا تھا جو بے دھیانی میں وہی گرا گئی تھی۔ اسے دیکھتے ہی اس کے وجود میں غصے کی ایک لہر دوڑی وہ مٹھیاں بھینچتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ڈیڈ میں دیکھتا ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کے شانے پہ ہاتھ رکھتے تسلی آمیز لہجے میں بولا تو کاظم صاحب نے فقط ہنکارہ بھرنے پر اکتفا کیا۔ عشب قالین کو اپنے مضبوط قدموں تلے روندتا اس کا ڈوپٹہ اٹھاتے لمبے لمبے ڈگ بھر تا زینوں کی سمت بڑھ گیا۔

وہ غصے میں بھرا بیٹھا جو ہی کمرے میں داخل ہوا جو بیڈ پہ سپاٹ چہرے سمیت بیٹھی تھی۔ عشب تن فن کرتا اس کے سر پہ پہنچا اور ایک جھٹکے میں اس کی کلائی کھینچتے اپنے مقابل کیا۔

"یہ ڈوپٹہ میں نے اس لیے نہیں دیا کہ اسے کہی بھی پھینک کر گھوموآپ۔ اس کا خیال بھی کرنا پڑتا ہے اتنی بے خبری ٹھیک نہیں ہے۔"

وہ سختی سے بولا۔ آنکھوں میں واضح ناراضگی پنہاں تھی۔ علایہ اس کے سخت تیور دیکھ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی اور سختی سے اپنے انسوؤں پہ پل باندھا جو اب ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ بہنا شروع ہوگئے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں شکوہ پڑتے اس کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔ ماضی کا ایک لمحہ شدت سے اس کے زہن کے پردوں پہ ابھرا تھا۔

"ماما یہ میری چاکلیٹ تھی آپ کیوں کھا رہی ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ منہ پھلا کر ناراضگی کا نا قاعدہ اظہار کر رہا تھا۔ ثناہ نے میسنی سی مسکراہٹ سمیت عشب کی جانب دیکھا۔

"ایم سوری بیٹا وہ بس۔"

وہ خجل سی ہو گئی کیونکہ کاظم عقب میں ہی بیٹھا مسکراہٹ دبا رہا تھا اور اس کا غصہ مزید سوا نیزے پہ پہنچ گیا۔

بیٹا ذرا دھیان سے گولہ باری کہی سے بھی ہو سکتی ہے۔ یہ نا ہو کہ زخمی ہو جاؤ۔ جانتے تو ہو کہ "وہ غصے میں میٹھا کھاتی ہیں۔"

وہ قہقہ لگاتے ہوئے مسخرے پن سے بولے۔ عشب ان کی بات پہ ہولے سے ہنس دیا تھا جبکہ ثنا بھی نا چاہتے ہوئے ہنس دی تھی۔ کاظم ان کو ہنستا دیکھ مسکراتے ہوئے وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر کی جانب چل دیے۔

"ماما ابھی آپ پاپا سے ناراض تھی ابھی آپ ٹھیک بھی ہو گئی۔"

عشب اپنی عمر کے بچوں کی نسبت زیادہ سمجھدار تھا تبھی نا سمجھی سے بولا۔ ثنا نے محبت سے اسے اپنے قریب بٹھاتے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

آپ کے ڈیڈ ناراض رہنے کب دیتے ہیں۔ اور یہی بات تو مجھے ان کی بے حد پسند ہے کہ " چاہے انہوں نے مجھ سے محبت نہیں کی مگر مجھے وہ عزت احترام دیا ہے جس کی تمنا ہر عورت کو ہوتی ہے۔ مگر میں پھر بھی جانتی ہوں کہ وہ نہیں نہیں کرتے بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔"

وہ آنکھوں میں چمک لیے بولی۔ عشب انکی بات پہ مسکرا دیا تھا۔ اسے اپنی ماں کے چہرے کی مسکراہٹ بہت بھلی لگتی تھی۔

عشب میں آپ کو ایک بات بتاؤ ایک لڑکی کو محبت سے بھی زیادہ تمنا عزت کی ہوتی ہے۔ اس " کی چھوٹی موٹی چیزوں کا خیال کرنا اس کی ناراضگی کی پرواہ کرنا یہ کیئر کرلو محبت تو خود بخود ہی پیدا ہو جاتی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ میرا بیٹا بھی سب کی عزت کرے انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھے۔ کیونکہ محبت سے زیادہ ضروری فعل عزت ہوتا ہے۔ ایک لڑکی عزت کو بھانپتے ہی آپ کی جانب مائل ہوتی ہے جیسے میں آپ کے ڈیڈ کی جانب۔"

وہ اس کے بال سنوارتی اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔ عشب خاموش نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میری ایک ہمیشہ یاد رکھنا عشب کہ عورت کو ایک رشتے میں چاہے محبت دو یا نا دو مگر عزت" لازمی دینا تا کہ حساب کے دن تمہارا قد سب سے اونچا ہو۔ تمہارے جانب کا پلڑا بھاری "ہو۔ اس وقت ہی ایک مرد اچھے اور مثالی مرد کی ڈیفینیشن پہ پورا اترتا ہے۔

وہ مسحور کن لہجے میں بولی۔ عشب نے اسی دن ہی ان کی آنکھوں میں دیکھتے اس بات کو گرہ باندھ لیا تھا۔

"ماما ڈیڈ نے آپ سے محبت کیوں نہیں کی۔

وہ تمام باتوں کو ایک جانب رکھتے نا سمجھی سے بولا۔ ثناء کا وجود اس کی بات پہ کئی لمحے تو سناٹوں کی زد میں آ گیا کہ وہ اس بات کے بعد کیا کیا کہ چکی تھی مگر اس کا دماغ ابھی تک اسی بات پہ اڑا تھا معاًوہ خود کو سنبھالتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"وہ دیکھو آپ کے ڈیڈ بلا رہے ہیں۔"

اس نے کمال مہارت سے اس کا رخ داخلی دروازے کی جانب کرتے بات کا رخ ہی بدل ڈالا۔ عشب کاظم کو ہاتھ ہلاتا دیکھ بھاگنے والے انداز میں ان کی جانب بڑھ گیا۔ ثناء اس کے جاتے ہی اس کی بات کا اثر زائل کرنے کی خاطر سر جھٹکتے ہوئے کچن کی سمت چل دی۔

:عشب۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

علایہ کے بازو ہلانے پہ وہ جو خیالوں میں گم تھا چونک کر اس کی سمت متوجہ ہوا جو نا سمجھی سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا آپ ٹھیک ہیں نا۔"

وہ پریشانی سے گویا ہوئی۔ عشب نے اپنے حواس بحال کرتے ہولے سے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا اور اسے بیڈ پہ بٹھاتے خود دوزانوں اس کے قریب بیٹھتے اس کے ہاتھ تھام لیے۔ علایہ ہنوز اس کے مضبوط ہاتھوں پہ نظریں جمائے بیٹھی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے کیوں اداس ہو رہی ہو۔"

عشب نے بات کا آغاز کیا۔ علایہ نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آپ مت جائیں نا۔"

وہ ڈرتے ڈرتے بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے بولی۔ عشب کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔ اس نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے علایہ۔ میرا جانا تو ضروری ہے نا۔ میں ابھی بھی یہی کہوں گا کہ سب سے اوپر میرے لیے میرا وطن ہے۔ آپ سے میں نے محبت کی ہے مگر پھر بھی میرا ملک میرے لیے سب سے اوپری درجے پہ ہے۔ میں آپ کی خاطر اپنے ملک کو فراموش نہیں کر سکتا ہاں

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

میں اپنے وطن کیلیے آپ کو فراموش کرنے کی ہمت رکھتا ہوں۔مجھے آپ دونوں میں سے کسی ایک کو چننے کا موقع ملا کبھی تو میں ہر بار اس ملک کو ہی چنوں گا۔میں ٹوٹ سکتا ہوں مگر جھکنا میری فطرت میں شامل نہیں علایہ۔"

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے پر عزم لہجے میں بولا۔اس کے لہجے میں چٹانوں جیسی سختی تھی۔علایہ کی ایک آنسو ٹوٹتے عشب کے ہاتھ کی پشت پہ گرا۔معاًوہ سرعت سے اپنی آنکھیں صاف کر گئی تھی۔

"میں نا آپ کو ٹوٹنے دوں گی اور نا ہی جھکنے میں آپ کی ہمت بنوں گی عشب۔میں ایک آرمی والے کی بیوی ہوں اور ان کے دل کو مضبوط ہوتے ہیں ناوہ یوں ایسی معمولی باتوں پہ آنسو نہیں بہایا کرتی۔"

وہ آنکھوں میں نمی لیے مسکراتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولی۔عشب کے لبوں کی تراش پہ ایک نہایت ہی دلکش مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔وہ کیسے بھول گیا تھا یہ لڑکی ہر بار اس کی توقع کے بر عکس کام کرتی ہے۔وہ اس کی ہاتھ کی پشت کو عقیدت سے چھو گیا۔

"چلو پھر جلدی سے اپنی یہ صورت سنوارو۔میرے جانے میں ابھی ایک دو دن ہے میں نہیں چاہتا کہ وہ اداسی میں کٹے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کا گال تھپتھپاتے وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ علایہ بھی اپنی انگلیاں چٹخاتے وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ عشب نے صوفے پہ رکھا ڈوپٹہ اٹھاتے دوبارہ اس کا رخ کیا اور ڈوپٹہ ڈھنگ سے اسے اوڑھایا۔

"اور پلیز اب آپ میری عزت ہو تو میں اپنی عزت کی عزت کو یوں رلتا ہوا نہ دیکھوں۔"

وہ جتانے والے لہجے میں بولا تو اس نے ناراضگی سے اس کی جانب دیکھا۔

"مجھ سے نہیں لیا جاتا نا یہ۔"

وہ بیچارگی سے گویا ہوئی۔ عشب نے ستائشی انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"جب لوگی تو عادت خود بخود پختہ ہو جائے گی۔"

وہ اس کی بات کو یکسر نظر انداز کرتے اس کے شفاف چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے سنجیدگی سے گویا ہوا اور سائیڈ ٹیبل کے دراز سے سرخ رنگ کی ڈبی نکالتے اس کو لیتے آئینے کا رخ کیا۔ علایہ اس کی اچانک حرکت پہ ہونق زدہ رہ گئی۔ عشب نے ڈبی میں سے ایک پینڈنٹ نکالتے اس کے بال ایک شانے پہ رکھتے اس کی گردن کی زینت بنایا تھا۔ اس دوران اس کی گردن کا نشان عین عشب کی نگاہوں کے سامنے تھا۔ اس کی آنکھوں میں کرب کی ایک لہر دوڑی۔ علایہ نے چونک کر پینڈنٹ کو چھو کر دیکھا جس پہ ڈائمنڈ سے اے حرف کندہ تھا۔ وہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دھیما سا مسکرائی تھی معاً اس کی نگاہ آئینے میں واضح ہوتے عشب کے عکس پہ پڑی جس کی نگاہیں اس کی گردن پہ جمی تھی۔ علایہ کا دل دھک سے رہ گیا۔ اس نے سرعت سے اپنے بال پیچھے کی جانب پھینکے تھے۔

"یہ بہت پیارا ہے عشب آپ نے کب بنوایا۔"

وہ اس کی نگاہ میں موجود تحریر کو پڑھتے گھبرا گئی۔ مگر عشب اس سے نگاہیں پھیرتے سائیڈ ٹیبل سے لیپ ٹاپ اٹھاتے پوری توجہ اس کی جانب مبزول کرائی۔ اس کی بے رخی پہ وہ تڑپ کر رہ گئی۔

وہ اس کی ناراضگی سے خوف سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے نزدیک پہنچی اور اس کے ساتھ ہی جگہ سنبھال گئی۔ اس کے قریب بیٹھنے پہ بھی وہ متوجہ نہ ہوا بلکہ اپنے کام میں بری طرح غرق تھا۔ علایہ کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا اٹکا۔

"عشب پلیز میں مزید ماضی کے سہارے نہیں جینا چاہتی۔ پہلے میں چاہتی تھی کہ میرے اندر جو غبار ہے وہ آنسوؤں کی صورت میں بہہ جائے مگر اب میں رو رو کر بھی تھک چکی ہوں۔ یہ سب ناسور کی طرح مجھ سے لپٹا ہوا ہے میں چاہ کر بھی اس سے چھٹکارہ حاصل نہیں کر پا رہی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اپنے دل میں اٹھتے درد کو برداشت کرتی تلخ مسکراہٹ سمیت بولی۔اس دوران اس نے ضبط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

"علایہ میری جان میری زندگی یہاں دیکھو کس نے کہا ہے کہ ماضی کے سہارے جیو اسے اپنی زندگی سے کھرچ کر پھینک دو اپنے اندر جلتی ہوئی اگ میں ہی بھسم کر دو بس مجھ پہ اعتماد کرنا سیکھ لو۔مجھ سے وہ سب کہ دو جو یہ دل کہنا چاہتا ہے۔اتنا بے خبر نہیں ہوں میں آپ سے۔"

اس نے علایہ کے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے لب کشائی کی۔اس کی جرأت پہ علایہ کے جسم کا سارا خون چہرے پہ سمٹ آیا۔آنکھوں میں تحیر کے بادباں کھلے تھے۔

"آپ نے مجھ پہ اعتماد کیا تھا کیا۔مجھ سے نکاح سے انکار کر رہے تھے کس وجہ سے کہ میں شاید حسن سے محبت کرتی ہوں۔آپ نے ایک بار بھی مجھ سے بات کرنا گوارا کی کوئی۔"

آج اسے بھی موقع ملا تھا تو وہ کیونکر نہ حساب چکتا کرتی۔اس کی بات پہ عشب نے بے ساختہ اپنا سر کھجایا تھا۔

"اچھا اب انسان سے غلطیاں تو ہو ہی جاتی ہے مجھ سے بھی ہو گئی میں مانتا ہوں۔اور کوئی شکوہ شکایت۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے ناراض من موہنے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے بولا جسے دیکھ کر اس کے دل کی دنیا زیر و زبر ہوئی تھی۔

"غلطی نہیں آپ نے گناہ کیا ہے۔"

۔وہ سر جھٹکتے ہوئے بولی۔عشب کھسیا گیا

"چلیں معافی مانگیں مجھ سے۔"

وہ شانِ بے نیازی سے بولی۔ایک لمحے کیلیے تو عشب عش عش کر اٹھا۔معاً اس کی رگِ ظرافت پھڑکی اس نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچا اور اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے اس کے چہرے کے موجود لٹوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں۔"

وہ اس کی انگلیوں کا لمس اپنی آنکھوں پہ محسوس کرتے مچل کر بولی۔عشب نے اس کے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹ کو کھینچا۔

"معافی تلافی کر رہا ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھوتا معتبر کر گیا۔ علایہ جو یک ٹک اس کے خوبرو چہرے کو دیکھ رہی تھی اس کی اچانک حرکت پہ سٹپٹا گئی۔

"اچھا آپ چاہتے ہیں کہ میں کبھی آپ نے ناراضگی کا اظہار ہی نہ کرو تبھی یہ سب کر رہے ہیں۔"

اتنا تو اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ شخص اپنی بات کا ایک ہے اور اس سے جیتنا علایہ کیلیے ناممکن تھا۔ وہ اپنی باتوں سے ہی سب کو اسیر کرنے کا ہنر رکھتا تھا۔ اس کی بات پہ اس کے لب ہنوز مسکرا رہے تھے۔

"بلکل بھی نہیں محترمہ آپ تو ہمارے دل کی ملکہ ہیں اور آپ پہ تو جچتی ہے یہ ادا۔"

وہ اس کی بات پہ متبسم ہوا تبھی گھمبیر لہجے میں بولا۔

"میں اب آپ کو ایسی ادائیں نہیں دکھاؤں گی چلیں دور ہٹیں شاباش۔"

وہ اس کی بڑھتی جسارتوں سے تنگ آتے بدک کر بولی۔ عشب نے چہرہ جھکاتے مشکل مسکراہٹ ضبط کی۔

"آئندہ خیال کیجیے گا ورنہ ہم اس سے بھی زیادہ اچھے طریقے سے منانے کا ہنر رکھتے ہیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ جذب کے عالم میں بولتے اس کی آنکھوں کو اپنے لمس سے روشناس کراتے اسے بیک وقت لال پیلا نیلا کر گیا۔ علایہ اس کی حرکت پہ اسے ڈھنگ سے گھور بھی نہ سکی۔

"چلو اب بتاؤ کہ یہاں کیا ہوا تھا۔"

وہ اس کے گردن کے نشان پہ نظریں جمائے بولا جواب عجیب سی شکل اختیار کر گیا ہوا تھا۔ عشب کو نہایت عجیب لگا تھا۔

"ظاہری سی بات ہے جہاں رہتی تھی انہی کی کرم نوازگی ہوگی یہ۔"

وہ کندھے اچکاتے بے نیازی سے بولی۔ اس کے چہرے پہ چھایا حزن عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھا مگر وہ فوراً سے بیشتر اپنے اس حزن کو لاپرواہی کی نذر کر گئی تھی۔ عشب اس کی دیدہ دلیری پہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"خیر اب تکلیف تو محسوس نہیں ہوتی یا اس کی بدولت سر پہ کہی۔"

وہ ناجانے کیا جاننا چاہ رہا تھا یا شاید ابھی تک اس ڈاکٹر کی باتوں سے زیر اثر تھا۔ علایہ نے اس کے شانے پہ سر رکھتے نفی میں سر ہلایا۔

اب تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی بھی تکلیف مجھ سے پہنچنے سے پہلے ہی اپنا رخ تبدیل "کر لیتی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ چمکتی نگاہوں سمیت بولی۔اس کی سیاہ تاریک آنکھوں میں عشب کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

"اور ایسا کیوں۔"

وہ اس کے شانے کے گرد بازو حائل کرتے اس کی ناک سے ناک سہلاتا ہوا گھمبیر پر تپش لہجے میں بولا۔

"کیونکہ ساری زندگی کیلیے اب ایک تکلیف مجھ سے باندھ دی گئی ہے۔"

وہ آنکھیں میچتے جلدی سے بولتی لب آپس میں سختی سے پیوست کرتے ہمیشہ کی طرح اس کے رومینٹک موڈ کا ستیاناس کر گئی۔عشب نے خونخوار نگاہوں سمیت اس کا چہرہ دیکھا جو ہنسی روکنے کے چکر میں لال انار بنا ہوا تھا۔

"علایہ۔مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آپ سے شادی کر کے میں نے کوئی گناہ کر دیا ہے۔"

اس کی آواز میں کیا کچھ نہ تھا بے بسی و بے کسی طیش شکوہ۔علایہ ایکدم کھکھلا کر ہنس دی۔

"اور یہ گناہ بھی آپ نے شوق سے کیا ہے عشب۔"

وہ بھنویں اچکاتی جتانے والے لہجے میں بولی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی کھنکھتی ہنسی میں عشب کو ہر احساس ذائل ہوتا محسوس ہوا۔وہ یک ٹک اس کی جانب دیکھ رہا تھا جو ہنستے ہنستے بے حال ہو رہی تھی۔معاً اس کی آنکھوں میں چھپی تحریر پڑھتے وہ اپنی ہنسی پہ قابو پاتے چہرہ جھکا گئی۔

اچھا اچھا سوری میرے کہنے کا مطلب تھا کہ آپ آئی بہار آئی تشریح کروں تو آپ جو مل "گئے اب کوئی تکلیف مجھ تک نہیں پہنچ سکتی۔"

وہ مسلسل ہنسنے کی بدولت آنکھوں میں نمی لیے بولی۔عشب نے سرد نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنی باتوں کو مزید طوالت بخشتے نیچے سے آنے والی عجیب سی آوازوں پہ ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا اور سارے کاموں کو ترک کرتے تیزی سے کمرے کا دروازہ کھولتے نیچے کی جانب بڑھے تھے۔نیچے کا منظر دیکھتے ہی علایہ کی چیخ بے ساختہ تھی جبکہ کاظم صاحب بھی ایک جانب کھڑے سکتے کی کیفیت میں ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔علایہ نے چونک کر ان کی جانب دیکھا عشب کا حال بھی کچھ مختلف نہیں تھا کیونکہ عائشہ پاگلوں کی طرح گھر کی چیزوں کی توڑ پھوڑ کرنے میں مصروف تھی۔

"ماما۔ماما یہاں دیکھیں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com

علایہ نے ان کے قریب جاتے انہیں سنبھالنے کی کوشش کی مگر وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔

"میرے ماما بابا۔"

وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے کاظم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولی تو وہاں موجود سب افراد ٹھٹھک گئے تھے۔علایہ نے چونک کر کاظم صاحب کی جانب دیکھا مگر فلحال عائشہ کا خیال کرتے وہ خاموشی اختیار کر گئی۔

"علایہ دین شاہ زین۔"

ان کے لبوں سے سرگوشی کی صورت میں یہ الفاظ ادا ہوئے تھے اور وہ وہی ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گئی۔علایہ نے بروقت انہیں تھاما تھا ورنہ ان کا سر ضرور درمیان میں رکھے شیشے کے میز سے لگتا۔عشب نے انہیں باہوں میں بھرتے ان کے کمرے کا رخ کیا۔علایہ نے بھی پریشانی سے اس کی تلقید میں اندر کی جانب قدم بڑھایے تھے۔

"صاحب جی معاف کر دیں مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ اس تصویر کو دیکھتے ایسی ہو جائیں گی۔"

ان کا خاص ملازم معذرت خوانہ لہجے میں بولا تو وہ اس تصویر کو دیکھتے لڑکھڑاتے قدموں سمیت اپنے کمرے کی جانب چل دیے۔ان کے ملازم نے آنکھوں میں واضح حیرانی لیے ان

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کی پشت کو تکا تھا معاً قدموں کی چاپ پہ اس نے چونک کر بائیں جانب دیکھا جہاں سے عشب بھاگتے ہوئے اسی کی جانب ارہا تھا۔اس کے چہرے پہ واضح گھبراہٹ تھی۔

"ڈیڈ کہاں ہے۔"

اس نے ملازم کو مخاطب کیا جوابا اس نے ان کے کمرے کی جانب اشارہ کیا۔عشب بغیر اس سے کوئی مزید سوال کیے کمرے کی جانب مڑ گیا۔وہ ملازم بھی کندھے اچکاتے باہر کی جانب چل دیا۔

"ڈیڈ آپ ٹھیک تو ہے۔"

عشب نے اس کے کمرے کا دروازہ ہولے سے واں کرتے استسفار کیا تو وہ چونک کر ہاں میں سر ہلاتے صوفے پہ جگہ سنبھال گئے۔

"کیا ہوا تھا ڈیڈ آنٹی کا اس قدر شدید ردِ عمل۔"

وہ تفکر سے بولا جوابا انہوں نے وہ تصویر خاموشی سے اس کے آگے کر دی۔عشب کی نگاہیں ان کے ہاتھ پہ موجود تصویر کو دیکھتے ساکت ہوگئی جہاں ایک لڑکا لڑکی کو انگوٹھی پہنا رہا تھا۔جبکہ اس کے پیچھے کچھ لوگ کھڑے مسکرا رہے تھے۔اس لڑکی کے چہرے کو دیکھتے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

صاف ظاہر ہورہا تھا کہ وہ اس سب سے خوش نہیں ہے بلکہ لڑکے کی خوشی کا اندازہ اس کے چہرے سے پھوٹتی روشنی سے بخوبی ہورہا تھا۔

"ڈیڈ یہ تو آپ اور آنٹی۔ یہ تصویر باہر کس نے نکالی۔ اور پیچھے شاید ان کے ماما بابا ہے جن کا وہ ذکر کررہی تھی۔"

اس نے طیش کے عالم میں مٹھیاں بھینچی۔

"عشب جانے دو اس بیچارے سے بھی غلطی ہوگئی ہے۔ شاید ماضی ایک بار پھر کھلنے کو بے تاب ہے۔"

وہ اذیت سے بولے۔ عشب نے تکلیف سے ان کا چہرہ دیکھا جو زردی مائل ہورہا تھا۔

"تمہیں ایک بات بتاؤں۔"

وہ آنکھوں میں ویرانی جبکہ لبوں پہ ایک الوہی سی مسکراہٹ لیے بولے۔ عشب نا چاہتے ہوئے بھی ان کی سمت متوجہ ہوا۔

"تمہارے اور علایہ کے نکاح والے دن مجھے جو کچھ بھی ہوا تھا نا وہ فقط ایک ڈرامہ تھا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان کی بات پہ وہ ساکت نگاہوں سے انہیں دیکھتے کئی لمحے تو کچھ بول ہی نہیں پایا۔ان کے ہاتھوں پہ اس کی گرفت ڈھیلی پڑی تھی جسے وہ بغیر کسی تردد کے دوبارہ تھام گئے تھے۔

"مجھ سے ناراض مت ہو ایک بار وجہ تو جان لو شاید تمہیں تمہارے باپ پہ پیار آنے لگے۔"

وہ محبت بھرے لہجے میں بولے۔عشب ان کی بات پہ بغیر کچھ بولے خاموشی سے سر جھکا گیا۔

میں نہیں چاہتا تھا کہ میری نگاہوں کے سامنے کوئی بچھڑے۔ایک اور جوڑی ٹوٹ" جائے۔جانتے ہو کسی کو علیحدہ ہوتے دیکھ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اور تمہاری آنکھوں میں "محبت تو میں نے خود پڑھی تھی تو میں کیسے نظر انداز کر دیتا اسے۔

وہ مسکراتے ہوئے بولے۔عشب نے ٹھٹھک کر ان کی جانب دیکھا۔

میں چاہتا تھا کہ چاہے جلد بازی میں ہی سہی مگر تم دونوں ایک ہو جاؤ اور دیکھو آج علایہ اور تم" ایک ہو تو میں کس قدر پرسکون ہوں۔مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے میری ادھوری کہانی "جس کا ایک حصہ خالی رہ گیا تھا وہ تم دونوں نے پر کر دیا۔

وہ اذیت زدہ لہجے میں گویا ہوئے۔ان کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی سی کرچیاں تھی۔

میں یہ بھی جانتا تھا کہ تم دونوں کی ہی انکھوں میں پٹی بندھی ہوئی ہے کبھی بھی اگے بڑھتے" خود کیلیے قدم نہیں بڑھاؤ گے اسی لیے مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا اپنے بیٹے کیلیے تا کہ وہ خوش رہیں

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ہمیشہ۔اسے میرے والا غم نہ لگے۔وہ میری طرح پورا ہو کر بھی ادھورا نہ رہے۔والدین اپنا غم تو سہہ جاتے ہیں مگر اپنی اولاد پہ آئی نہیں سہہ سکتے وہ جو صدیوں سے خود کو جوڑے رکھتے ہیں اپنی اولاد کی تکلیف پہ ٹوٹ جاتے ہیں۔"

وہ روتے ہوئے بولے۔عشب نے آنکھوں میں نمی لیے انہیں اپنے سینے میں بھینچا تھا۔اس کے گلے سے لگے وہ ضبط ہارتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیے۔

"ڈیڈ پلیز ایسی باتیں مت کریں میرا دل پھٹتا ہے۔"

وہ تکلیف سے بولا۔کاظم صاحب نے سرعت سے آنسو پونچھے اور بمشکل مسکراتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔

"آپ نے یہ تصویر کیوں نہیں غائب کی ڈیڈ۔یہ تو آپ کی تکلیفوں میں اضافے کا ہی باعث ہے نا۔"

وہ سمجھانے والے انداز میں بولا۔کاظم صاحب نے سرعت سے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ میرے لیے تکلیف نہیں ہے۔میں اسے دیکھتا بھی نہیں مگر مجھے ایک گونہ سکون رہتا ہے کہ میری اس کے ساتھ کوئی اچھی یاد ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ تلخ مسکراہٹ سمیت بولے۔عشب ان کے قریب زمین سے اٹھتے ان کے قریب صوفے پہ جگہ سنبھال گیا اس سے پہلے کہ وہ انہیں کچھ کہتا دروازے پہ ایستادہ وجود کو دیکھتے اس کا وجود زلزلوں کی زد میں آ گیا۔وہ فق چہرے سمیت دروازے کی جانب دیکھ رہا تھا جہاں علایہ دونوں ہاتھ منہ پہ جمائے عشب کے ہاتھ میں موجود تصویر کو دیکھ رہی تھی جس میں یقیناً کاظم اور عائشہ ہی تھے جو ایک دوسرے کی انگلیوں میں انگوٹھیوں کا تبادلہ کر رہے تھے۔عشب اس کی اڑی اڑی رنگت دیکھتے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔علایہ بے یقینی کی کیفیت میں گھڑی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ان کے نزدیک آئی تو کاظم کو سانپ سونگھ گیا۔علایہ نے ان دونوں سے نظر اندازی برتتے نیچے جھکتے اس کے ہاتھوں سے وہ تصویر لیتے آنکھوں کے سامنے کی تو اس کا دل دھک سے رہ گیا۔اس نے نا سمجھی سے ان دونوں کی جانب دیکھا جو اس سے نگاہیں چرا رہے تھے۔

"بابا یہ کیا ہے۔"

اس کی سرسراتی ہوئی آواز پہ کاظم سختی سے انکھوں کو میچ گئے۔انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے آج ان کا حساب کا دن ہو۔علایہ نے عشب کی جانب دیکھا۔

علایہ آپ میرے ساتھ چلو میں بتاتا ہوں۔"""

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے. بروقت اسے تھامنا چاہا مگر وہ سختی سے اس کا ہاتھ جھٹک گئی اور بگڑے تاثرات سمیت کاظم صاحب کی جانب دیکھا جو خالی خالی نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

میں آپ سے بات نہیں کر رہی ابھی عشب میں بابا سے مخاطب ہوں مجھے ان سے سب جاننا" "ہے۔اس تصویر کے پیچھے کی ساری بات۔

وہ انگلی اٹھاتے اسے وارن کرنے والے انداز میں بولی۔عشب اس کی ہٹ دھرمی پہ سختی سے لب بھینچ گیا اور ایک ناراض اور سخت نگاہ اس پہ ڈالتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔علایہ نے پہلے تو پریشانی سے اس کی پشت کو دیکھا مگر پھر اسے بعد میں منانے کا سوچتے کاظم صاحب کے قدموں پہ دوزانوں بیٹھ گئی اور ان کی گود میں دھرے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھاما۔

"بابا۔آپ نے تو مجھے اپنی بیٹی مانا ہے نا۔پھر بتائیں اپنی بیٹی کو یہ سب کیا ہے۔"

وہ منت کرنے والے انداز میں بولی۔آنکھوں میں واضح آس کے جگنو تھے جیسے وہ سب کچھ اسے بتادیں گے۔

"میں نے آپ کو بیٹی مانا نہیں ہے۔آپ میری بیٹی ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کے بال سہلاتے اس کی پیشانی پہ شفقت بھرا بوسہ دیتے ہوئے بولے۔ علایہ نے عقیدت سے ان کے ہاتھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگایا تھا۔ کاظم صاحب نے بے چینی سے اس کی جانب دیکھا جو منتظر نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ وہ تھک ہار کر گہرا سانس بھر کر رہ گئے۔

"ماما سے آپ کا کیا رشتہ تھا بابا۔"

وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

"میری دوست ایک بہت اچھی دوست۔ یاد ہے عائشہ کے ملنے سے ایک دن پہلے ہی میں اپنے کسی دوست کا ذکر کر رہا تھا وہ وہی تھی۔ ہم پہلے محلے میں ساتھ تھے پھر سکول کالج حتیٰ کہ یونی بھی۔

شاہ زین سے شادی سے پہلے آپکی ماما میری منگیتر تھی۔ ہماری باقاعدہ منگنی ہوئی تھی اور یہ اسی کی تصویر ہے۔"

وہ سختی سے دانت پہ دانت جماتے بولے۔ لہجہ کسی بھی قسم کے احساس سے عاری تھا۔ علایہ ان کی بات پہ حق دق رہ گئی۔

"کیا آپ ماما کو پسند کرتے تھے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ سوال پوچھتے ہوئے اسے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی کند چھری سے اس پہ وار کر رہا ہو۔

"پسند۔"

وہ تلخی سے ہنسے یہاں تک کہ ہنستے ہنستے آنکھوں میں پانی جمع ہونا شروع ہو گیا۔

"میں تو عشق کرتا تھا اس سے۔ بہت زیادہ محبت جس کا شاید کوئی پیمانہ نہیں تھا۔"

وہ ہارے ہوئے جواری کی مانند بولے۔ علایہ کی سماعتوں میں گویا کسی نے پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا تھا۔ وہ ان کے ہاتھوں کو مضبوطی سے جکڑ گئی۔

"پھر ایسا کیا ہوا تھا کہ سب کچھ بکھر گیا۔"

وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ بولی۔ کہنے سننے کو نچ کیا گیا تھا۔ ان کی حالت علایہ کے سامنے تھی۔

"اس کی خوشی کی خاطر اسے چھوڑ دیا میں نے۔"

وہ مسکراتے لہجے میں بولے مگر انداز میں ایک شکست پنہاں تھی جیسے اپنا سب کچھ ہار گئے ہو۔

ماضی ذہن کے دریچوں میں کسی فلم کی مانند چلنے لگا تھا۔

"ماما افف میں بتا نہیں سکتا کہ آپ نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے۔ میں اب عائشہ سے مل کر آتا ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ایک دن پہلے ہی یو ایس سے لوٹا تھا اس وقت اسے یہ خبر سننے کو ملی کہ اس کے گھر والوں نے اس کا رشتہ عائشہ کے ساتھ پکا کر دیا ہے۔ اس کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔ وہ ان دونوں کو اطلاع دیتے عائشہ کے گھر کی جانب چل دیا تاکہ اسے سرپرائز کر سکے۔ وہاں پہنچتے ہی کرنل افتخار سے ملتے وہ عائشہ کی امی کے آگے جھکا۔ ان دونوں نے اس کی آمد پہ خوشی کا اظہار کیا تھا۔

"عاشی کہاں ہے۔":

اس نے چمکتے چہرے سمیت استفسار کیا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہے۔"

کرنل افتخار نے اسے اطلاع دی۔ وہ کاظم سے شروع سے ہی واقف تھے کہ وہ کیسا لڑکا ہے تبھی انہیں وہ پہلی نظر میں ہی بھایا تھا تھوڑا تھوڑا نٹ کھٹ سا۔ انہیں پورا یقین تھا کہ وہ ان کی بیٹی کو ہمیشہ خوش رکھے گا۔ اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے چپکے سے عقب سے ہی اس کی آنکھوں پہ ہاتھ جما دیا۔

"کون ہے بھئی۔"

وہ جھنجھلائی۔ کاظم نے اس کی آواز پہ مسکراہٹ دبائی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

:بوجھو تو جانیں۔"

وہ ہنستے ہوئے بولا۔عائشہ جو اپنی آنکھوں سے ہاتھ ہٹانے کی تگ ودو میں تھی کاظم کی آواز پہ حیرت ذدہ رہ گئی۔

"اوہ کاظم تم کب آئے۔"

وہ ڈوپٹہ ڈھنگ سے اوڑھتے ہوئے بولی۔اس کے لہجے میں کسی قسم کا جوش نہیں تھا۔کاظم کا سارا جوش بھی ماند پڑ گیا۔

:تمہیں حیرت نہیں ہوئی میری اچانک واپسی پہ۔"

وہ اچھنبے سے بولا۔اتنا روکھا انداز۔عائشہ نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"تم کونسا قارون کا خزانہ لانے والے تھے خیر۔کیسے آنا ہوا۔"

وہ بات کو مزاح کا رنگ دیتے ہوئے بولی مگر کاظم چاہ کر بھی مسکرا نا سکا۔وہ خاموش ہو گیا تھا۔اتنے پھیکے ردِ عمل کی توقع وہ اس سے نہیں کر رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تم جانتی ہو میں فقط تمہارے لیے لوٹا ہوں تاکہ تمہیں مکمل طور پہ اپنا بنالوں۔رشتہ تو سب" بڑوں نے طے کر ہی دیا ہے کیوں نا کوئی ایسا کام کر جاؤں جس سے ہمارا رشتہ ایک طرح سے پکا "ہو جائے اس پہ ایک مہر ثبت ہو جائے۔

وہ اسے چھیڑنے والے انداز میں بولا۔آنکھوں میں الوہی سی چمک تھی۔عائشہ کے لبوں پہ پھیلی مسکراہٹ سرعت سے غائب ہوئی اب وہاں پریشانی صاف دیکھی جاسکتی تھی۔

"فلحال تم جاؤ کاظم مجھے کچھ کام ہے۔"

وہ اس کی بات کو ٹالنے والے انداز میں بولی۔کاظم کی نگاہوں میں چھائی ناسمجھی اس کی نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکی۔

یار ابھی تو میں لوٹا ہوں پلیز کچھ دیر کیلیے ان کاموں کو ایک جانب رکھ دو مجھے تمہارے ساتھ" کچھ وقت گزارنا ہے باتیں کرنی ہیں۔اتنے سالوں کی باتیں ہیں جو میں تم سے کرنا چاہتا ہوں "مگر تم ہو کہ ڈھنگ سے بلانا تک گوارا نہیں کر رہی۔

وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتے منہ پھلا کر بولا۔عائشہ نے غصے بھری نگاہ اس پہ ڈالی اور آگے پیچھے دیکھتی اپنے اشتعال پہ قابو پانے لگی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"میں نے تمہیں کہا ہے نا کاظم کہ فلحال میں اس حالت میں نہیں کہ تمہارے ساتھ وقت گزاری کرسکوں سو پلیز پھر کبھی آجانا۔"

وہ اسے سختی سے بولتی باہر کی جانب دھکیلتے ہوئے بولی۔ کاظم نے لب بھینچتے اس قدر تند رویے پہ اور بمشکل اثبات میں سر ہلاتے بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے اوکے تم ہائپر مت ہو میں جارہا ہوں مگر تم اپنا موڈ مت خراب کرو بس مسکراتی رہو مجھے بس اسی سے مطلب ہے۔"

وہ اس کے بگڑتے تیور دیکھ عاجزانہ لہجے میں گویا ہوا۔ عائشہ کے تنے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔ اب اسے افسوس ہونے لگا کہ آخر وہ کیوں خود پہ ضبط نہ رکھ پائی اور غصے میں ناجانے کیا کیا کہ ڈالا۔ اس سے پہلے وہ اپنی صفائی میں کچھ بولتی کاظم نے مسکراتی نگاہ اس پہ ڈالتے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ اس کی مسکراہٹ میں کیا کیا نا تھا اذیت درد اور شکوہ جس سے اس کا دل دھک سے رہ گیا۔

گھر آکر بھی وہ بلکل خاموش ہوگیا تھا اس واقعے کے بعد ایک دوبار اس کا عائشہ سے سامنا ہوا مگر وہ مسکرا کر اس کے قریب سے گزر جاتا۔ اسے بس اس کے موڈ خراب ہونے سے ڈر لگتا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھاوہ چاہتا تھا کہ وہ ہمیشہ اس سے ہنس کر مخاطب ہو جیسے وہ ہوتا ہے بس ایک یہی حسرت لیے وہ ہر بار اسے دیکھتا مگر آگے سے وہ کہی مصروف نظر آتی تھی۔

وہ اس کی بے رخی کو مصروفیت سمجھ کر ٹال دیتا۔ پھر نا جانے کیسے کب ان دونوں خاندانوں کے درمیان منگنی کی بات چیت کا سلسلہ شروع ہوا۔ بڑوں بڑوں میں ہی دن وغیرہ طے ہو گئے کاظم جو جب اس بابت علم ہوا وہ سیدھا عائشہ کے پاس پہنچا تھا تاکہ اس کی رائے جان سکے۔

تم جانتی ہو کہ ہماری منگنی کی باتیں چل رہی ہیں ہمارے گھروں میں۔ اس بارے میں تمہاری "کیا رائے ہے۔"

وہ آس بھری نگاہوں سے اس کا من موہنا چہرہ اپنے نظروں میں بسائے پوچھ رہا تھا۔ عائشہ نے سپاٹ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا معاً عقب میں دکھائی دیتے اپنے ماں کے عکس کو دیکھتے وہ سختی سے لب بھینچ گئی۔ وہ چاہ کر بھی کچھ بول نہیں سکتی تھی لبوں پہ جیسے کسی نے قفل لگا دیا تھا۔

ہاں جانتی ہوں ظاہری سی بات ہے ہمارے گھر میں جو بھی ہو رہا ہو گا وہ میری سماعتوں سے" "مخفی تو نہیں ہو گا نا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ مذاق مذاق میں ہی اس پہ طنز کر بیٹھی۔اس کی بات پہ وہ مسکرا بھی نا سکا بس سنجیدگی سے اس کے اتار چڑھاؤ کا ملاحظہ کر رہا تھا۔

"ارے کاظم میں خوش ہوں اس رشتے سے تم پریشان مت ہو اور خوش رہو۔میرے گھر والوں نے میری پسند سے ہی رشتہ جوڑا ہو گا نا۔"

وہ اس کے ہاتھ پہ چپت مارتی تسلی آمیز لہجے میں بولی۔کاظم کے دل پہ پڑا بوجھ جیسے کسی نے اتار دیا تھا۔اس نے مسکرا کر تشکر آمیز نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا اور کھل کر ہنس دیا۔

"تھینکیو تھینکیو سوچ عاشی تم نہیں جانتی کہ تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے۔دل پہ ایک بوجھ سا تھا جو اب تمہاری باتوں سے ہلکا ہو چکا ہے۔اب بس مجھے کل کا انتظار ہے جب تم میرے نام سے منسوب ہو جاؤ گی۔مجھے تو ابھی سے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میں ہواؤں میں ہو۔یہ گلابی گالوں والی گڑیا بچپن سے ہی میری خواہش تھی۔"

وہ نم آنکھوں میں محبت سموئے چاہت بھرے لہجے میں گویا ہوا۔عائشہ بمشکل مسکرا کر سر جھکا گئی۔وہ اس کی باتوں کے زیرِ اثر ہلکا پھلکا ہوتے جیسے آیا تھا ویسے ہی لوٹ گیا اور عائشہ تکلیف سے نم ہوتی نگاہوں سے اسے خود سے اوجھل ہوتا دیکھتی رہی وہ اسے یہ تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی یہ جھوٹی تسلی مگر وہ اپنی ماں کے ہاتھوں مجبور تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اگلے دن ان دونوں گھروں میں روز کی نسبت زیادہ چہل پہل تھی کیونکہ دونوں خاندانوں کے اکلوتے وارث سے متعلقہ کوئی تقریب تھی تو ہر کوئی کسی نا کسی کام میں مصروف تھا۔ کسی کو بھی ایک لمحے کا بھی سکون نہیں تھا۔ اسی طرح وقت گزرنے کے خیال سے ہی منگنی کی رسم کا آغاز کیا گیا۔ پہلے کاظم نے چمکتی نگاہوں سے اس کا خوبصورت گلابی چہرہ ایک نظر دیکھتے احتیاط سے اسے انگوٹھی پہنائی تو پورا ہال تالیوں کی آواز سے گونج اٹھا۔ اس کے بعد عائشہ نے بھی اپنے بڑوں کے حکم کے مطابق وہ انگوٹھی کپکپاتے ہاتھوں سمیت کاظم کی انگلی کی زینت بنائی تھی۔ اس دوران اس کا چہرہ بلکل سپاٹ اور بے تاثر تھا۔ وہ بلکل خاموش تھی کسی ساکت جھیل کی مانند جس کا کوئی شور نہیں تھا۔ مگر سب نے اپنی خوشی میں اس بات پہ دھیان ہی نہیں دیا۔ کاظم بھی اپنی خوشی میں ایک لمحے کیلیے اس بات کو مکمل طور پہ فراموش کر چکا تھا۔ فوٹو گرافرز ایک ایک لمحے کو کیمرے میں مقید کر رہے تھے ہر جانب خوشیوں کا سماں تھا معاً کسی خیال کے تحت کاظم نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تو وہ کسی خیال میں گم تھی۔ اس نے شرارت سے اس کے کندھے سے کندھا ٹکرایا تو عائشہ ٹھٹھک گئی۔

"کہاں گم ہو کہیں ابھی سے ہی میرے خیالوں میں تو نہیں گم ہو گئی۔"

وہ اس کا انگوٹھی والا ہاتھ تھامتے ہنستے ہوئے شریر لہجے میں بولا تو وہ بمشکل مسکرا دی۔ کاظم نے ایک گہرا اتشکر بھرا سانس فضا کے سپرد کیا کیونکہ جو اس نے چاہا تھا اس ذات نے اسے دے دیا

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھا۔اسے اس کا ہاتھ تھما دیا تھا۔ آج وہ بے تحاشہ خوش تھا۔ مگر اس سب سے انجان کہ بہت جلد اس کی خوشیوں کا یہ مینار زمین بوس ہوتے چکنا چور ہونے والا ہے۔سب کزنز اپس میں خوش گپیوں میں مصروف تھے اور وہ چپکے سے اسے آنکھوں کے راستے دل میں اتار رہا تھا۔

اپنے ہاتھ پہ گرنے والے آنسو سے وہ چونک کر اسے دیکھنے پہ مجبور ہوئے جو سرخ چہرے سمیت ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"ارے کیا ہوا۔"

وہ علایہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے بولے۔علایہ نے ایک سسکی بھری تھی۔

"پھر کیا ہوا تھا بابا۔"

اس کی آواز میں کس قدر درد تھا۔

"اس کے بعد سب ختم ہو گیا۔"

وہ ہنوز اس کا چہرہ دیکھتے کھوئے کھوئے لہجے میں بولے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"امی پلیز مہربانی کر کے مجھے مزید کسی چیز کیلیے مجبور مت کیجیے گا میں نے اس کے ساتھ منگنی کے لیے حامی بھر لی مگر مزید آگے نہیں بڑھوں گی میں۔"

کاظم جو عائشہ سے ملنے اس کے گھر آیا تھا کیونکہ وہ واپس یو ایس لوٹ رہا تھا تو اس سے پہلے وہ ایک بار اس سے ملنا چاہتا تھا کہ اس کی زیرک سماعتوں سے عائشہ کی آواز مخفی نہ رہ سکی۔ وہ ٹھٹھکتے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر ہلکے کھلے دروازے کے اندر دیکھنے لگا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ درست نہیں ہے مگر وہ جاننا چاہتا تھا کہ وہ کس بابت بات کر رہی ہے۔

"آخر تم کیوں اس سے اس حد تک نالاں ہو۔ بچپن کا یارانہ ہے تم دونوں کا اور وہ تم سے محبت بھی کرتا ہے محبت کرنے والے شوہر کے ساتھ زندگی بہت سہل ہوتی ہے میری جان۔"

وہ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی سمجھانے والے انداز میں بولی۔

"میں متفق ہوں ماما میں آپ کی سب باتوں سے متفق ہوں لیکن میں نے کاظم کو کبھی اس نظریے سے نہیں دیکھا میں نے اپنے شوہر کو ایک سنجیدہ انسان دیکھا ہے ہمیشہ۔ ایسے بچوں کی طرح چھوٹی موٹی شرارتیں کرنے والا نہیں وہ میرے معیار کے مطابق نہیں ہے وہ بہت اچھا ہے مگر میرے لیے ایک دوست کی حد تک۔ آپ بابا سے بات کریں میں جانتی ہوں وہ اپنی بیٹی کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کا ہاتھ تھامتی التجائی لہجے میں بولی۔اس کی ماں نے بے بسی و بے کسی سے اس کا چہرہ دیکھا اس کے بر عکس کاظم دھواں دھواں چہرے سمیت کمرے کے عین باہر دیوار کے سہارے کھڑا تھا۔محبت کا بت پاش پاش ہو چکا تھا۔اس کے اندر سے جیسے کوئی جان کھینچ رہا تھا روح قبض کر رہا تھا مگر وہ پھر بھی زندہ تھا۔اس دن وہ اس گھر سے بلکل خالی ہاتھ لوٹ آیا تھا۔اس کے بعد اس کے لبوں کو چپی لگ گئی تھی وہ کچھ بھی نہیں بولتا تھا بس گم صم سا رہتا۔سب نے جاننے کی بہت کوشش کی مگر وہ ہنس کر ٹال دیتا۔اس نے بہت انتظار کیا ہے اس جانب سے انکار آجائے عائشہ کو اس کی خوشی مل جائے۔مگر شاید اس کے گھر والے اس رشتے سے انکار کرنے سے راضی نہیں تھے اور پھر وہ دن بھی اس کی زندگی میں آگیا جب وہ کافی سوچ وچار کے بعد اپنے من من بھاری قدم لیتے اس کے کمرے کی دہلیز پہ پہنچا تھا اپنا سب کچھ وارنے۔

عائشہ میں جا رہا ہوں آج یو ایس واپس۔شاید واپسی میں کافی عرصہ ہو جائے کچھ علم نہیں" ہے۔تو میں اس منگنی کو یہی ختم کرنا چاہتا ہوں تاکہ تم اس رشتے سے جڑتے خود کو قید نہ محسوس کرو بلکہ آزادی سے سب کچھ کر سکو۔"

وہ کس درد سے یہ سب کچھ بول رہا تھا صرف وہی جانتا تھا۔عائشہ نے ماتھے پہ شکنیں سجائے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"مگر کاظم تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔"

وہ ہکلاتے لہجے میں بولی۔

میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا عائشہ مگر مجھے صرف تمہاری خوشی چاہیے اور جب میرے سے "جڑنے میں تمہاری خوشی شامل نہیں ہے تو میں کیسے خوش رہ سکتا ہوں۔"

وہ تھکے ہارے لہجے میں گویا ہوا۔عائشہ کا رنگ پھیکا پڑ گیا۔وہ کیسے سب جان گیا تھا یہ بات اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

"مگر کاظم۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی کاظم نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کاٹی۔

میں تمہارے لیے دعا کروں گا کہ جیسے پارٹنر تم چاہتی ہو تمہیں اس سے لاکھ گناہ بہتر اور "اچھا ساتھی ملے جس کے ساتھ تم خوشی رہ سکو۔مجھے تمہارے وجود سے کوئی غرض نہیں بس تمہاری خوشی سے غرض ہے. تمہارے چہرے پہ کھلنے والی ہنسی مجھے بہت بھاتی ہے میں شاید تم سے محبت سے بھی آگے کا سفر طے کر چکا ہوں جس سے واپسی ناممکنات میں سے ایک ہے۔میں کوشش کروں گا کہ تمہیں بھول جاؤ حالانکہ ایسا کسی صورت ممکن نہیں مگر تم کبھی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بھی یوں سر راہ میرے سامنے مت آنا کہ میں اپنا ضبط کھو دوں۔ مگر میں پھر بھی تمہیں یہی کہوں گا کہ تم مجھے سب سے زیادہ عزیز ہو شاید محبت ایسی ہی خود غرض ہوتی ہے۔"

وہ آنکھوں میں نمی لیے بھاری لہجے میں بولا۔ عائشہ خالی خالی نگاہوں سے اس کا سرخ ہوتا چہرہ تک رہی تھی جو اس کے ضبط کا گواہ تھا۔

"میں جا رہا ہوں واپس یو ایس۔ نہیں جانتا کب لوٹوں گا تم اپنا خیال رکھنا چلتا ہوں۔ اللہ رکھا۔"

وہ اس کا سر تھپتھپاتے ایک آخری بھرپور نگاہ اس پہ ڈالتے ٹوٹے دل کے ساتھ وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ اس کے جاتے ہی وہ خالی الذہن گرنے والے انداز میں بیڈ پہ بیٹھی اور اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں تھام لیا۔

"نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی میں اس کا دل کیسے توڑ سکتی ہوں۔ کاظم"

وہ پچھتاوے کے زیر اثر بھاگنے والے انداز میں اس کے پیچھے گئی تھی مگر وہ اس گھر کی دہلیز پار کرتے ہمیشہ ہمیشہ کیلیے جا چکا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کاظم صاحب کھوئے کھوئے لہجے میں بولتے آخر میں تلخی سے ہنس دیے۔علایہ نے ان کا درد دل کے محسوس کرتے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔وہ بے بسی سے اس کا چہرہ دیکھتے رہ گئے۔

"آپ کو مجھ سے نفرت نہیں محسوس ہوئی کہ میں اسی کی اولاد ہوں جس نے آپ کو دھتکارا تھا۔"

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولی۔کاظم صاحب کا سر نفی میں ہلتا دیکھ وہ سن رہ گئی۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے جس شخص کو آپ بے تحاشہ چاہتے ہو اس سے جڑی کسی بھی چیز سے آپ نفرت کر سکیں اور آپ تو ویسے بھی اس کے آنے سے قبل میری بیٹی ہو۔"

وہ اس کا سر تھپتھپاتے مشفقانہ انداز میں گویا ہوئے۔علایہ لب بھینچ کر رہ گئی۔وہ مزید پوچھنا چاہتی تھی۔

"وہ بابا۔"

اس نے انگلیاں چٹخاتے دھیمے سے انہیں پکارا۔کاظم صاحب نے چونک کر اس کی جانب دیکھا جو ہنوز زمین پہ بیٹھی تھی۔

"کل آپ عشب سے کوئی بات کر رہے تھے۔ایم سوری میں سننا نہیں چاہتی تھی مگر میں اسی جانب آ رہی تھی تو غلطی سن لیا۔"

اس نے شرمندگی سے وضاحت دی تو کاظم صاحب نے مشکوک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تو وہ گربڑا گئی۔

"کچھ خاص نہیں تھا بس جب میں یو ایس سے واپس لوٹا اپنے ماما بابا کے کہنے پہ تو عائشہ کی شادی شاہ زین سے ہو چکی تھی۔دل بہت دکھا تھا زندگی میں پہلی بار ایسی سوچ زہن میں آئی کہ خود کو ختم کر لوں مگر ضبط کر گیا۔پھر والدین کی بلیک میلنگ جو سب کرتے ہیں۔"

وہ بولتے بولتے دھیمے سے ہنسے۔علایہ نے حسرت سے ان کا چہرہ دیکھا جو کتنے دکھ اپنے اندر چھپائے ہوئے تھے۔

"شادی ہو گئی۔جو ہمسفر اس ذات نے دیا میری زندگی سہل ہو گئی اس کے ساتھ۔پھر عشب نے اکر ہماری زندگی کو مزید خوشگوار بنا دیا۔ثناء کے ہوتے میں نے عائشہ کی یادوں کو کہی پیچھے چھوڑ دیا تھا میں نے چاہے ثناء سے ویسی محبت نہیں کی مگر اسے وہ سب دیا ہے جس کی وہ حقدار تھی۔پھر ایک دن عشب پندرہ برس کا تھا میری زندگی کا وہ دن قیامت سے کم نہیں تھا جب ناجانے کیسے جو راز میں اتنے عرصے سے اپنے سینے میں چھپائے بیٹھا تھا میری ڈائری کیسے ثناء

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نے پڑھ لی اور ہماری بہت بری لڑائی ہو گئی۔اس دوران وہ ٹائیفائڈ میں مبتلا تھی ڈاکٹرز نے کسی بھی قسم کا شاک دینے سے سختی سے منع کیا تھا مگر یہ بات اس کے دماغ پہ طاری ہو گئی اور وہ اپنی جان کی بازی ہار گئی۔ مگر میری بد قسمتی اس کے جانے کے بعد بھی میرا امتحان ختم نہیں ہوا تھا وہ ڈائری نا جانے کیسے عشب نے پڑھ لی اور اس واقعے کے بعد وہ مجھے اپنی ماں کا مجرم سمجھنے لگا۔ پورے پانچ سال وہ مجھ سے خفا رہا تھا۔میں روتا تھا تڑپتا تھا میری تو زندگی ہی ختم ہو گئی تھی مگر نا جانے کیسے کیوں ایک دن وہ چلا آیا اور میرے سینے سے لگ کر بے تحاشہ رویا تھا میرا بھی ضبط ٹوٹ گیا۔اس رات ہم دونوں باپ بیٹے کیلیے بھاری تھی۔اور جانتی ہو میرے پوچھنے پہ "اس نے کیا بتایا کہ وہ کس کے کہنے پہ لوٹا ہے کس کا نام لیا اس نے۔

وہ ہنس رہے تھے یا رو رہے تھے علایہ سمجھ نہیں پائی بس اپنے آنسو صاف کرتی اثبات میں سر ہلا گئی۔

دین اور حسن کا۔اس دن کے بعد سے میں تو ان دونوں کا شکریہ کرتے نا تھکتا تھا میرے اس" گھر میں جہاں دیکھوں گی آپ ان تینوں کا ہی چہرہ دکھے گا۔ان تینوں کی ہی چہکاریں۔میں آج بھی نہیں جانتا ان دونوں نے اسے کیا سمجھایا مگر مجھے میرا کھویا ہوا بیٹا واپس مل گیا اور میں نے اسے کسی قیمتی متاع حیات کی طرح خود میں سمیٹتے اپنے آپ کو اس تک محدود کر لیا تھا اور آج جب میرا ماضی کھل کر میرے سامنے آیا تو میں ڈر گیا میں ڈر گیا اپنے بیٹے کی نفرت سے اس کی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

دوری سے مگر آج وہ میرے ساتھ تھا میری تکلیف میں رونے والا مجھے ٹوٹتا دیکھ تسلی دینے والا۔"

عشب کا ذکر کرتے ان کے لہجے میں چاشنی سی گھل گئی تھی۔علایہ نے نم نگاہوں سے ان کا چہرہ دیکھا جو صدیوں کی مسافت لیے ہوئے تھا۔

"ہو گیا سکون اب آپکو۔ چلو اٹھو اور اسے جا کر دیکھو جسے غصے میں چھیڑ بیٹھی ہو۔"

وہ اپنی بات کا اثر ذائل کرنے کی خاطر مصنوعی آنکھیں دکھاتے ہوئے بولے۔علایہ سرعت سے اٹھتے ان کے مقابل ہوئی تھی۔

You are My ideal Baba..I really loves you so much..

وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی۔کاظم صاحب نے اس کی پیشانی چومتے اس کے بال سہلائے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

Baba loves you moree Beta.

انہوں نے اس کا سر تھپتھپاتے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتے باہر کی جانب چل دی۔ علایہ نے باہر جاتے جاتے مڑ کر ایک نظر انہیں دیکھا جو ابھی بھی اسی تصویر پہ نظریں جمائے کسی گہری سوچ میں غلطاں تھے۔

اب علایہ کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا مگر کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا کیونکہ عشب کمرے میں موجود نہیں تھا۔ اس نے متلاشی نگاہیں اطراف میں گھمائی مگر بے سود۔ وہ تھک ہار کر اپنا دکھتا سر ہاتھوں میں تھام گئی معاً اس کی نگاہ صوفے پہ ایک جانب رکھے شاپنگ بیگ پہ پڑی تو کچھ سوچتے اس کی آنکھیں چمک اٹھی۔

Get Ready for something unexpecting Mr.Ashab..

وہ آنکھوں میں ایک الوہی سی چمک لیے بولی۔ دل ابھی سے ہی اس کے ردِ عمل کے بابت سوچتے دھڑک رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جزاء کو گھر چھوڑتے ہی وہ ایک بار پھر اس سے بے نیازی برتتے وہاں سے جا چکا تھا۔ جزاء کو رونا تو بہت آیا مگر ضبط کر گئی اور ڈھیلے ڈھالے قدموں سمیت اندر کی جانب آ گئی۔ اس نے گھر کا داخلی دروازہ عبور کرتے جوں ہی لاؤنج میں قدم رکھا نادیہ بیگم صوفے پہ بیٹھی کسی سوچ میں غلطاں تھی۔ جزاء ان سے معافی مانگنے کا سوچتے سیدھا اسی کی جانب چلی آئی مگر انہوں نے اسے دیکھتے ہی ناراضگی سے رخ پھیر لیا۔

"امی بس کریں نا ایسی بھی کیا ناراضگی۔ تھک گئی ہوں میں جانتی ہوں مجھ سے غلطی نہیں گناہ ہوا ہے مگر آپ تو ماں ہیں نا اور والدین تو اپنی اولاد کی اتنی بڑی بڑی کوتاہیاں معاف کر دیتے ہیں۔"

وہ ان کا ہاتھ تھامتے آنکھوں میں امید لیے بولی۔ نادیہ بیگم نے شکوہ کناں نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا مگر اس کے وجود میں حرارت محسوس کرتے وہ ٹھٹھک گئی۔ وہ اتنی جلدی کمزور نہیں پڑ سکتی تھی۔

:امی پلیز میں علایہ سے بھی معافی مانگ آئی ہو اس نے تو مجھے معاف کر دیا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ان کے ہاتھ میں گرفت مضبوط کرتے ہوئے بولی مگر عائشہ کا نام لینے سے گریز ہی برتا کیونکہ علایہ نے اسے سختی سے منع کیا تھا۔

"جب تمہارا شوہر تم سے راضی ہو جائے سمجھ لینا تمہاری ماں نے بھی تمہیں معاف کر دیا۔"

وہ بے رخی سے بولتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ جزاء تھکے تھکے قدموں سے اپنے کمرے میں لوٹ آئی مگر ـــ قے آنے والی. صورت میں وہ عجلت میں واشروم کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوئی تھی مگر واش بیسن پہ گرے خون کو دیکھتے وہ حیرت زدہ رہ گئی مگر پھر بے نیازی برتتے کمرے میں آتے بے دم سی ہوتی گر گئی۔ نیند نے کب اسے اپنی آغوش میں لیا وہ نہیں جانتی تھی۔

اس کی آنکھ کسی چیز کے چبھن کے احساس سے کھلی تھی سوئی تھی یا کچھ اور جو اس کے بازو میں پیوست کیا جا رہا تھا۔ اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھولی تو عاکف اور نادیہ پریشانی سے اس کے قریب ہی بیٹھے تھے۔

:کیا ہو گیا میری جان۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نادیہ اس کے بال سنوارتی پریشانی سے بولی مگر اس نے بری طرح کھانسنا شروع کر دیا جس کی بدولت اس کی ناک سے خون نکلنا شروع ہو گیا۔ان دونوں کی حالت غیر ہو گئی اس کی ناک سے بہتے خون کو دیکھتے کانپ گئے۔

"عاکف یہ کیا ہو رہا ہے ہماری بچی کو۔"

وہ سہمے انداز میں چلائی کیونکہ وہ بے سدھ پڑی تھی۔عاکف کو کچھ نا سوجھا تو انہوں نے سرعت سے دین کو کال ملائی جو دوسری ہی بیل پہ اٹھا لی گئی تھی۔

"تم کہاں ہو دین۔"

ان کی پریشانی سے بھری آواز پہ دین کے اعصاب ٹھٹکے۔وہ جو عشب کے ساتھ بیٹھا باتوں میں مصروف تھا چونک کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا چاچو سب خیریت ہے نا۔"

اس کا دل کسی انہونی کے خیال سے دھڑک اٹھا کیونکہ زبردستی اسے گاڑی سے نکالنے کے چکر میں وہ جزاء کے ہاتھ میں حرارت محسوس کر چکا تھا۔

"وہ جزاء دین اس کی حالت بہت خراب ہے۔اس کی ناک سے خون آ رہا ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ روتے روتے ایک نظر سفید پڑتی جزاء پہ ڈالتے ہوئے بولے۔ دین کا رنگ سرعت سے سپید پڑا۔ وہ بھاگنے والے انداز میں وہاں سے نکلا۔ عشب نے نے بھی اس کی تلقید میں قدم بڑھائے۔

"کیا ہوا سب ٹھیک ہے نادین۔"

عشب نے تفکر بھرے لہجے میں استسفار کیا۔

ہاں بس وہ جزاء کی طبیعت کچھ ٹھیک ہے نہیں میں وہی جارہا ہوں تم بھی گھر جاؤ۔"

وہ افراتفری میں بولتے گاڑی کو اڑا لے گیا۔ اس" کے جاتے ہی عشب نے مدھم مسکراہٹ سمیت سر جھٹکا وہ جتنا مرضی اس سے نفرت کا دعویدار ہوتا مگر ابھی اس کے رویے سے چھلکتی بے سکونی بھی عشب کی نگاہوں سے مخفی نہیں تھی۔ سہی کہتے ہیں محبت اپنے آپ نہیں مرتی۔ وہ بھی سر جھٹکتے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔

دین ہوا کی سی تیزی سے گاڑی اڑاتے پندرہ منٹ کا راستہ پانچ منٹ میں طے کرتے جوں ہی اندر داخل ہوا تو کمرے سے نادیہ بیگم کے رونے کی اوازیں آرہی تھی اس کے آگے کی جانب بڑھتے قسم سست پڑے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اندر قدم رکھتے ہی اس کا دل دھک سے رہ گیا۔ کچھ ہی دیر میں وہ صدیوں کی بیمار لگنے لگی تھی۔ ایسا بھی کیا ہو گیا تھا جو اس کی حالت اس قدر خراب ہو گئی وہ بھی یوں اچانک۔

"دین یہ دیکھو میری بچی کی حالت۔"

وہ جزاء کے بال سنوارتے ہوئے مدھم لہجے میں بولی۔

"آپ نے ڈاکٹر کو بلوایا۔"

اس نے پریشانی سے اس کی دوسری جانب جگہ سنبھالتے عاکف کو مخاطب کیا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

انہوں نے انجیکشن دے دیا ہے۔ کچھ دیر میں بہتر ہو جائے گی اور خون شاید اس لیے آرہا" ہے کیونکہ اس نے اوور ڈوز لے لی ہے میڈیسن کی۔

انہوں نے تفصیل سے آگاہ کرنا ضروری سمجھا۔ دین ان کی بات پہ خاموشی سے اپنی نگاہیں اس کے زرد پڑتے چہرے پہ ٹکا گیا۔ عاکف نے ان دونوں کی تنہائی کا خیال کرتے نادیہ کو باہر چلنے کا اشارہ کیا تو وہ اپنے آنسو پونچھتی جزاء کی پیشانی پہ بوسہ دیتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دین سے نگاہیں چراتی باہر کی جانب چل دی۔ اس کے جاتے ہی دین نے تھکی تھکی سانس خارج کی اور ہولے سے جھکتے اس کی پیشانی کو اپنے لمس سے مزین کیا تھا۔ اس کے لمس پہ وہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کسمسائی۔اس سے پہلے کہ دین اس کے حرکت کرنے پہ اٹھتا جزاء نے سختی سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔دین کا چہرہ ایکدم سپاٹ ہوا۔

:دین۔"

اس کی بھرائی آواز پہ دین نے سختی سے مٹھیاں بھینچی۔

"دین پلیز بس کریں نا۔"

وہ نقاہت زدہ لہجے میں بولتے بیڈ پہ دباؤ ڈالتے اٹھ کر بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا گئی۔دین کا چہرہ ابھی بھی دوسری جانب ہی تھا۔وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے چہرے کا رخ اس جانب کیا تو وہ لازماً ضبط ہار جائے گا معاً اپنے شانے پہ دباؤ محسوس کرتے وہ دھک سے رہ گیا کیونکہ وہ اس کے سینے پہ سر رکھے آنسو بہا رہی تھی۔

نا جانے ایکدم اسے کیا ہوا اس نے بری طرح کھانسنا شروع کر دیا۔کھانس کھانس کر دوہری ہوتی جزاء نے سختی سے آنکھوں کو میچ کر کھولا کیونکہ مسلسل کھانسنے کی بدولت اس کے گلے میں خراشیں سی پڑ رہی تھی۔دین سے مزید برداشت نہ ہوا تو اس کی جانب رخ پھیرتے وہ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگا گیا۔جزاء نے آنکھوں میں ویرانی لیے اس

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

کی جانب دیکھا اور اس کے سینے پہ سر رکھتے دونوں بازوؤں سے گھیر ابنالیا۔ اس کی اچانک حرکت وہ جہاں کا تہاں رہ گیا۔

د"ین پلیز بس کریں اب میرے مرنے کی کسر رہ گئی ہے۔ کیا میں مروں گی تو آپ کو یقین آئے گا۔"

وہ سوالیہ لہجے میں آزردگی سموئے بولی۔ معاً اپنے گرد اس کا حصار محسوس کرتے وہ بے یقینی کی کیفیت میں کھڑی رہ گئی جواب اس کے سر پہ اپنا گال ٹکائے اس کی پشت ہولے سے تھپتھپا رہا تھا۔

"سوری دین۔"

اس کے بھاری شرمندہ لہجے پہ دین نے بے ساختہ اس کے بالوں سے ڈھکے سر پہ لب رکھے اور اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا۔

"سوری ایکسپیکٹڈ جانِ دین۔"

وہ اس کی دونوں آنکھوں کو لبوں سے چھوتا محبت سے بولا تو جزاء کے لبوں سے ایک ہچکی نکلی۔ دین نے اس کے گال پہ بہتے آنسوؤں کو صاف کیا اور ٹشو کی مدد سے اس کے ناک سے نکلنے والے سرخ مادے کو صاف کرتے سرزنشی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"یہ دیکھ رہی ہو نتیجہ۔"

وہ ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بولا تو نم پلکوں کی چلمن گر اگئی۔ دین نے افسوس بھری نگاہ اس کے جھکے سر پہ ڈالی جسے کل سے ناچاہتے ہوئے بھی بے تحاشہ ازیت سے دوچار کروا چکا تھا۔

"اب تو آپ مجھ سے ناراض نہیں ہے نادین۔"

اس نے کسی خدشے کے تحت استفسار کیا تو وہ ہولے سے اس کی ناک دباتے نفی میں سر ہلا گیا۔

"تمہادی بدولت چاچو سے بھی اچھی خاصی تلخ کلامی ہو چکی ہے میری۔"

وہ تھکے تھکے لہجے میں بولا۔

"میں ایسا نہیں چاہتی تھی دین پتہ نہیں کیسے۔"

اس سے پہلے کہ ایک بار پھر وہ رونا شروع کرتی دین نے آنکھوں میں ہی اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو وہ سرعت سے اپنے آنسو صاف کر گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہشش اب بلکل نہیں رونا۔ کیا کیا سوچ کر واپس لوٹا تھا کہ جب واپس لوٹوں گا تو تم مجھے ہنستی مسکراتی ملو گی۔ تمہارے ساتھ ایک نئ زندگی کی شروات ہو گی جہاں فقط خوشیوں بھرا جہاں ہو گا مگر سب کچھ ملیا میٹ ہو گیا۔"

وہ تاسف سے اس کے بال سنوارتے افسردگی سے بول رہا تھا۔ جزاء اس کے سینے سے لگی پر سکون تھی جبکہ وہ اس کے بال سہلا رہا تھا۔

"ہم یہ سب اب بھی تو کر سکتے ہیں نا دین۔"

وہ اسے منانے والے انداز میں بولی۔ اس دوران اس کی شرٹ کو اس نے سختی سے مٹھی میں جکڑ لیا تھا جیسے اس کے نگاہوں سے اوجھل ہونے کا خوف ہو۔ جیسے وہ ایک بار پھر کسی بدگمانی کے تحت ان کا رشتہ داؤ پہ لگ جائے گا۔ دین نے اس کے گرد گرفت سخت کرتے اس کی پیشانی چومی تھی جیسے اس کے سارے ڈر ختم کر دینا چاہتا ہو۔

"جی بلکل کر سکتے ہیں اور کریں گے بھی بغیر کوئی لمحہ ضائع کیے۔"

وہ اس کے کان کے قریب جھکتے خمار آلود لہجے میں بولا۔ جزاء نے حلق تر کرتے اس کی جانب دیکھا مگر زیادہ دیر اس کی لو دیتی نگاہوں میں دیکھنا محال ہو گیا۔ وہ سرخ پڑتی سمٹ کر اس میں ہی پناہ تلاش کرنے لگی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"آپ مجھے طلاق۔"

ایک اور شکوہ یاد آیا تھا۔ دین نے خجل ہوتے بال سہلائے۔

اس کی تو بات ہی مت کرو۔ اپنی غلطی ماننے کی بجائے بڑھ چڑھ کر محترمہ مزید غلط بات کر رہی تھی دل تو چاہ رہا تھا کہ منہ پہ ایک رکھ کر لگاؤں۔"

وہ سرد مہری سے گویا ہوا۔ جزاء کا حلق تک سوکھ گیا اس کے خطرناک تیور دیکھ۔

"آپ مجھے سچ میں مارتے۔"

وہ خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔ دین نے مسکراہٹ دبائی اور ایک نگاہ اس پہ ڈالی جس کا چہرہ بخار کی تمازت سے سرخ پڑ رہا تھا۔

"نہیں پیار کرتا۔"

وہ اس کے دونوں گالوں پہ محبت بھرا بوسہ دیتے ہوئے بولا جہاں پہ اسے مارنے کا خیال آیا تھا۔ جزاء جھجھکتے اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی۔ دین نے آسودگی سے آنکھیں موندتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا جزاء کا دوبارہ اسی راہ میں آنے کے پیچھے بھی ایک طرح سے اس سے ہی کوتاہی ہوئی تھی۔ اتنے بڑے قصے کے بعد کسی کا اس کی جانب دھیان نا دینا اسے فراموش کر دینا اس کے بعد حالات کا بگڑ جانا پھر شادی کی رات اس کا لاہور چلے جانا اسی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

لیے جزاء نے یہ رستہ منتخب کیا تھاہاں اس سے ایک غلطی ہوئی تھی اسکی قسم توڑنے والی وہ اس سے خفا ہوا تھا مگر جتنی سزا اس کیلیے منتخب کی گئی تھی وہی اس کیلیے کافی تھی مزید سہنے کی سکت نا جزاء میں تھی اور نہ دین میں اتنا حوصلہ تھا کہ وہ اسے مزید دکھوں سے دوچار کراتا۔

عشب جوں ہی تھکا ہارا اپنے کمرے میں داخل ہوا کمرے کی حالت دیکھ باقاعدہ چکرا کر رہ گیا کیونکہ صوفوں بیڈ یہاں تک کہ زمین پہ بھی کپڑے گرے ہوئے تھے۔وہ صدمے کی کیفیت میں پورے کمرے میں پھیلے ہوئے گند کو دیکھ رہا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ علایہ کی گردن دبادے جس کی بدولت اب اس کا کمرہ اس کا لگتا ہی نہیں تھا کہاں وہ صفائی پسند انسان اور کہاں وہ۔وہ تن فن کرتا آگے بڑھا اور اس کی تلاش میں نگاہیں دوڑانے لگا معاً اپنے عقب سے آنے والی قدموں کی چاپ اور اپنے مخصوص پرفیوم کی مہک پہ اس کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑے۔اس نے آہستگی سے رخ موڑتے جوں ہی پیچھے دیکھا سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھتے اس کی چیخ بے ساختہ تھی۔علایہ نے آنکھوں کو چھوٹا کرتے اس کی جانب دیکھا جس کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے پہلی بار لڑکی کو دیکھا ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ایک ادا سے اپنے شانے پہ گرے بالوں کو جھٹکتے ہوئے بولی اب تو ویسے بھی اس کی لینتھ بڑھ گئی تھی تو مزید خوبصورت لگتے تھے۔

"لڑکیوں کو دیکھا ہے بارہا بار مگر ایسی لڑکی کو پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔"

وہ سر تا پا اس کا جائزہ لیتے ہوئے کھیساتے لہجے میں بولا جس نے شاید اس کی ناراضگی کے خوف سے اسی کا لایا گیا گرے رنگ کا گھٹنوں کو چھوتا فراک زیب تن کیا ہوا تھا مگر اس سے اگے بتانے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔

"کیا مطلب۔"

وہ اس کے انداز پہ ہونق ذدہ رہ گئی۔

"یہ کیا حال بنایا ہوا آپ نے علایہ."

وہ دانت پیستے ہوئے اس کے چہرے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا جو کسی چڑیل کا منظر پیش کر رہا تھا۔

میک اپ کیا ہے اور کیا پہلے گھنٹہ خریداری میں ضائع کیا اور پھر یوٹیوب سے دیکھ کر۔ ہوئی نا" "میں عقلمند۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ آنکھیں گھماتی ایک ادا سے بولی۔عشب نے دل ہی دل میں اس کے میک اپ کو داد دی تھی اور اس سے زیادہ یوٹیوب کو جس کی بدولت اس نے اپنی حالت ایسی کی تھی۔

"یہ کیسا میک اپ ہے جس میں آپ خوبصورت کم اور خوفصورت زیادہ لگ رہی ہو۔"

وہ خود کو کہنے سے روک نا پایا اور اس کے آنکھوں کے اوپر لگے لائنر کو دیکھتے جھر جھری لی جو اب نا جانے کہاں کہاں اپنی نشانی چھوڑ چکا تھا۔

"اب کم از کم مذاق تو مت اڑائیں میں دو گھنٹے اس کے پیچھے خوار ہوئی ہوں۔اب تو میری بس ہو چکی ہے۔"

وہ منہ بنا کر بولی۔وہ تو سمجھی تھی کہ وہ اس کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دے گا مگر اس نے تو اسے آسمان سے زمین میں ہی پٹخ دیا تھا۔

"آپ پلیز دو گھنٹے خواری مت لو۔بس دو منٹ لگا کر ڈھنگ سے چہرہ دھو لو وہی بہت ہے کیونکہ اس خوفصورت چہرے کے ساتھ میرا گزارا نا ممکن ہے۔"

وہ بمشکل مسکراتے ہوئے بولا۔علایہ نے تیکھے چتونوں سمیت اس کی جانب دیکھا۔

"بندہ جھوٹی تعریفوں کے قلابیں ہی باندھ لے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ خشمگین نگاہوں سے گھورتے ہوئے بولی۔

"بندہ کیوں جھوٹ بول کر اپنی آخرت برباد کرے۔"

وہ بھی دوبدو بولا۔علایہ دانت کچکچا کر رہ گئی۔

"خیال کیجیے کہی یہ بندہ میرے ہاتھوں سے ہی برباد نہ ہو جائے۔"

وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی اور تن فن کرتی آئینے کے سامنے جا کھڑی ہوئی مگر وہاں دکھائی دیتی اپنی صورت کو دیکھتے اس کی بھی چیخ بے ساختہ تھی۔عشب اس کی چیخ پہ گھبرا کر پلٹا۔

"یہ کیا ہے عشب۔"

وہ روہانسے چہرے سمیت بولی۔وہ کب سے اسی چہرے سمیت اس کے سامنے تھی علایہ کا جی چاہاز مین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔لائنر نجانے کہاں کہاں نقش و نگار بنا رہا تھا لپ سٹک وہ آدھی سے زیادہ کھا چکی تھی۔اور لائنر لکیر بن کر گالوں پہ بہہ رہا تھا۔وہ بے چارگی سے چہرہ جھکاتے اس سے پہلے کہ واشروم کی جانب بڑھتی عشب نے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا۔

"ویسے مجھے متوجہ کرنے کیلیے آپکو ان سہاروں کی قطعی ضرورت نہیں ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔ علایہ اس کی بات پہ منہ بسور گئی۔

"مجھے لگا آپ ناراض ہونگے۔ تو سوچا کہ"

وہ ناخن کھرچتے ہوئے بے نیازی سے بولی۔

"چڑیل بن کر ایک ہی دفعہ میں اس کا کام تمام کرتے ناراضگی ختم کر دوں۔ "

اس نے بے ساختہ لقمہ دیا۔ علایہ نے اس کے سینے پہ ایک چپت رسید کی تھی۔ عشب نے ہنستے ہوئے اس کی پیشانی چومتے اسے سینے میں بھینچ لیا تھا۔

میں کل واپس لوٹ رہا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ یہ رات میری زندگی کی سب سے حسین" رات ہو جس میں ہم اپنے تمام پرانی باتیں پرانی زندگی حتی کہ ماضی کو بھی ایک برا خواب سمجھ کر بھول جائے اور اپنی نئی زندگی کو خوش آمدید کہیں۔ دوگی میرا ساتھ اس گھر کو مہکانے "میں۔

عشب اس کی جانب اپنی مضبوط شفاف ہتھیلی پھیلاتے ہوئے محبت سے گویا ہوا۔ علایہ نے بغیر کسی تردد کے شرمیلی مسکراہٹ سمیت اس کے ہاتھ پہ اپنا لزرتا ہاتھ رکھا تھا جسے اس نے مضبوطی سے تھام لیا۔ عشب نے اس کی پیشانی کو اپنے عزت بھرے لمس سے مزین کرتے اسے یہ احساس دلایا تھا کہ وہ واحد عورت اس کے دل کی ملکہ ہے یہ شروات تھی ایک عزت

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

بھرے اور محبت بھرے رشتے کی جس کی بنیاد ان دونوں نے رکھی تھی۔ دور کھڑی قسمت بھی ان کی خوشیوں بھری زندگی کی دعا گو تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے تتلیاں گنگناتی ان کے اس ملن پہ رقصاں تھی۔ وہ دونوں بھی اس محبت کی وادی میں اپنے قدم جما چکے تھے۔

نو ماہ بعد:

زندگی اپنی مخصوص رفتار سے ڈگر پڑ چل رہی تھی۔ دن سبق رفتاری سے گزر رہے تھے۔ آٹھ ماہ کا عرصہ کس طرح بیتا کچھ خبر نہ ہوئی۔ ان گزرے ماہ میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔ عشب اور دین واپس لوٹ چکے تھے جن کی واپسی کی اب تک کوئی خبر نہیں تھی۔ کاظم صاحب کا زیادہ تر وقت علایہ کے ساتھ ہی گزرتا تھا۔ عائشہ کی بگڑتی حالت کے پیشِ نظر اسے علاج کیلیے بھیج دیا گیا تھا جس کی واپسی بھی کچھ دنوں میں ہونے والی تھی۔ عاکف اور نادیہ عائشہ سے مل چکے تھے۔ انہوں نے علایہ نے بہت شکوہ کیا عائشہ کے متعلق چھپانے پہ مگر وہ ٹال گئی تھی۔ جزاء بھی اب کافی حد تک ٹھیک تھی۔ وہ خود کو اس دلدل سے نکالنے میں کسی حد تک کامیاب ہو چکی تھی۔ عشب کے جانے کے کچھ عرصہ بعد ہی علایہ کو یہ خبر ملی تھی کہ وہ امید سے ہے۔ پہلے پہل تو وہ بہت گھبر اگئی تھی مگر سب نے اسے سنبھال لیا تھا۔ کاظم صاحب تو اس خبر کو سنتے بے تحاشہ خوش تھے۔ انہوں نے تو علایہ کو اپنے ہاتھ کا چھالا بنالیا تھا۔ گزرتے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وقت کے ساتھ ساتھ وہ بھی اس چیز کی عادی ہوتی چلی گئی تھی۔نادیہ بیگم جو جزاء میں یہ کمی شدت سے محسوس ہوئی جب علایہ کی خبر سننے کو ملی مگر پھر وہ اس کی کاؤنسلنگ کا سوچتے لب بھینچ گئی۔دین نے بھی شاید اسے اسی بدولت سپیس دی تھی تا کہ وہ پہلے خود سنبھل جائے پھر ہی کسی کی ذمہداری اٹھانے کی اہل ہو۔زندگی نے ان سب کو ہی کسی ایسے سبق سے روشناس کرایا تھا جس نے سب کی دنیا میں طوفان برپا کر دیا تھا۔

"یہ ٹھیک سے پانی دیں اسے۔پہلے بھی آپ کی لاپرواہی کی بدولت وہ پھول مرجھا گئے ہیں۔"

وہ ڈھیلے ڈھالے کرتا شلوار میں ملبوس اپنے وجود کے گرد بڑی سی شال اوڑھے کھڑی سب کاموں پہ نظر ثانی کر رہی تھی معاًایک کونے پہ کھڑے ملازم کو دیکھتے وہ ڈپٹ کر بولی۔وہ بھی گھبراتے اپنے کام کی جانب متوجہ ہوا۔علایہ نے کندھے پہ لٹکی چھوٹی سی چوٹی کو پیچھے کمر پہ پھینکا اور شال درست کرتی گھر کا داخلی دروازہ عبور کرتے اندر آگئی. اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی علایہ ہے جو آٹھ ماہ پہلے ڈوپٹہ سنبھالنے سے گھبراتی تھی اب اتنی بڑی چادر لیے خود کو ڈھانپے ہوئے تھی۔

لگتا ہے بابا اپنے کمرے میں چلیں گئے میں بھی کچھ دیر آرام کر لیتی ہوں پھر ماما کے لوٹنے کی "تیاریاں بھی کرنی ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ذہن میں تانے بانے باندھتے زینوں کی جانب بڑھ گئی۔بیڈ پہ لیٹتے ہی عشب کی یاد نے بری طرح اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔اس گزرے عرصے میں کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرا تھا جب اس کی یاد نے اسے جکڑا نا ہو۔ابھی بھی نا جانے کیوں دل میں ہوتی نے چینی کے پیشِ نظر وہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور پاؤں بیڈ سے نیچے لٹکاتے چپل پیروں میں اڑستے ٹیرس کی جانب چل دی۔

"۔عشب آپ کب لوٹیں گے"

وہ آنکھیں میچتے تکلیف سے اس کے تصور سے گویا ہوئی۔اس گزرے عرصے میں شروع میں ایک بار ہی اس کی عشب سے بات ہوئی تھی پھر اس وقت سے لے کر اب تک عشب کا کسی سے رابطہ نہیں تھا یہاں تک کہ علایہ کے امید سے ہونے کی خبر بھی مخفی تھی۔اس وقت میں جب ایک بیوی کو شوہر کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس وقت کو وہ اکیلے کاٹ رہی تھی۔ویسے تو کاظم صاحب نے اسے کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی تھی مگر پھر بھی اس کے دل کو ایک ہی دھڑکا ہوتا تھا کہ نا جانے وہ کب واپس لوٹے گا۔دین بھی اس کے ساتھ ہی واپس لوٹ چکا تھا اسی بدولت اس کا اس گھر میں جانا بہت کم ہی ہوتا تھا۔وہ بہت کم گھر سے باہر نکلتی تھی ابھی وہ انہی سوچوں میں غلطاں تھی معاً فون پہ ہونے والی بیل پہ چونک کر موبائل کی تلاش میں نگاہیں گھمانے لگی جو اسے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا نظر آیا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس تک پہنچی تو سکرین پہ جزاء کالنگ جگمگا رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"کیسی ہو طبیعت ٹھیک رہتی ہے۔"

فون چھٹتے ہی جزاء کی فکر سے بھرپور آواز پہ وہ مسکرائی تھی۔

"ہاں شکر ہے اللہ کا تم بتاؤ وہاں سب ٹھیک۔"

وہ تسلی آمیز لہجے میں بولی۔ جزاء نے باقاعدہ گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔

"تمہاری دین بھائی سے کوئی بات ہوئی۔"

اس نے کسی خدشے کے تحت پوچھا مگر جواب میں اس کا انکار سنتے وہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئی۔

تم پریشان مت ہو۔ انشاآللہ وہ دونوں خیر خیریت سے ہونگے بس خود پہ دھیان دو اور میں "
"کل آؤں گی بڑی ماما آرہی ہیں نا۔

تفصیل سے بولتے آخر میں اس نے تصدیق چاہی۔ علایہ نے آزردگی سے فقط ہنکارہ بھرنے پہ اکتفا کیا۔

"علایہ تم ٹھیک ہونا۔"

جزاء نے اس کی خاموشی محسوس کرتے پریشانی سے اسے مخاطب کیا۔ اس کی بات پہ ناجانے اسے ایک دم سے کیا ہوا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ اس اچانک افتاد پہ جزاء بھی بوکھلا گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جزاء مجھے ان کی بہت کمی فیل ہوتی ہے میں کیا کروں۔ اب میں تھک گئی ہوں اس سفر میں اکیلے چل کر۔ میں جانتی ہوں کہ وہ کچھ نہیں کر سکتے مگر وہ کم از کم میرے پاس تو ہونگے نا مجھے بس یہی دلاسا ہی بہت ہے۔"

وہ یاسیت بھرے لہجے میں بولی۔ جزاء اس کی بات پہ لب بھینچ گئی۔ وہ تسلی بھی دیتی تو کیسے اس کے پاس الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے وہ بلکل خاموش ہو گئی۔

"میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں۔"

ایکدم علایہ نے بوجھل لہجے میں بولتے کال کاٹ دی۔ جزاء ارے ارے کرتی رہ گئی۔

میری دعا ہے کہ وہ دونوں جلد ہی لوٹ آئیں۔ میں جانتی ہوں کہ تمہیں اس وقت میں ان کی کس قدر ضرورت ہے پورا سفر اکیلے ہی کاٹتی آئی ہو اس سفر کے اختتام پہ بس تمہیں ان کا ساتھ نصیب ہو جائے۔"

وہ سچے دل سے اس کیلیے دعا گو تھی۔ دوسری جانب علایہ اس سے بات کرتے ہی بیڈ کراؤن سے پشت ٹکاتے آنکھیں موند گئی۔ اس کی آنکھ اپنے قریب ہی ہونے والی کھٹ پٹ پہ کھلی تھی۔ اس نے اپنی مندی مندی آنکھیں کھول کر دیوار پہ لٹکی گھڑی میں وقت دیکھا تو وہ رات کے آٹھ بجا رہی تھی۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"اف اتنی دیر تک کیسے سو گئی۔"

وہ اپنی پیشانی مسلتے پریشانی سے گویا ہوئی۔اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر وارڈروب کی جانب بڑھتی کھڑکی میں کھٹکے کی آواز پہ اس نے چونک کر بند کھڑکی کو دیکھا جو مسلسل ہل رہی تھی۔

"کیا باہر ہوا چل رہی ہے۔"

وہ کچھ خوفزدہ ہوئی کیونکہ وہ مسلسل ہل رہی تھی معاً وہ اپنے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹوں کو کان کے پیچھے اڑستے کھڑکی کی جانب قدم بڑھانے لگی۔اس نے چٹخنی گراتے ہولے سے کھڑکی واں کی تو ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نے اس کے وجود میں کپکپی سی طاری کر دی۔اسلام آباد کا موسم ویسے بھی کافی دنوں سے سرد تھا جو وجود میں سرائیت ہوتے سنسناہٹ سی پیدا کر دیتا تھا۔اس نے متلاشی نگاہیں اطراف میں گھمائی مگر ایک جانب ہلکی سی روشنی ہی موجود تھی اس کے علاوہ کسی زی روح کا نام و نشان تک نہیں تھا۔اس سے پہلے کہ وہ بے نیازی سے کھڑکی بند کرتے اندر آتی کسی نے کھلے پٹ میں سے ہی اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی۔علایہ کا دل بے ساختہ ڈوب کر ابھرا۔اس نے گھبرا کر اس جانب دیکھا جہاں عشب کھڑکی کے راستے اندر داخل ہو رہا تھا۔علایہ کی آنکھیں بے یقینی سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔پورے نو ماہ بعد وہ اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی پہلے پہل تو وہ بے یقینی کی کیفیت میں گھڑی وہی کھڑی رہی۔عشب کی نگاہ ابھی ٹھیک سے اس پہ نہیں پڑی تھی کیونکہ روشنی نا ہونے کی برابر تھی۔وہ

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

شاید لیمپ لگا کر سوئی تھی اسی وجہ سے بس ابھی تک اس کی روشنی ہی پورے کمرے میں احاطہ کیے ہوئی تھی۔ وہ جوں ہی اندر داخل ہوا تو اس کے چہرے پہ تکلیف کے اثرات ابھرے تھے جو ساکت کھڑی علایہ کی زیرک نگاہوں سے مخفی نہیں رہ سکے۔

"عشب۔"

وہ متفکر سی آگے بڑھی۔ اتنی دیر میں صوفے پہ بیٹھا گہرے گہرے سانس بھرنے لگا۔ علایہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا اور سوئچ بورڈ پہ ہاتھ مارتے کمرے کی لائٹ جلائی۔ بٹن آن کرتے ہی روشنی پورے کمرے میں پھیل گئی تھی۔ عشب کی تھکی تھکی نگاہ جوں ہی اوپر کی جانب اٹھی اسے دیکھتے ساکت رہ گئی۔ وہ سن دماغ کے ساتھ اس کے ہلکی وجود کو دیکھ رہا تھا۔ پہلے پہل تو اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہ آیا کہ یہ سچ ہے. یا محض نظروں کا دھوکا۔ اس کی نگاہیں اپنے وجود پہ محسوس کرتے علایہ نے جوں ہی نگاہیں جھکائی اسکا شدت سے جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے کیونکہ وہ کب سے چادر کے بغیر کھڑی تھی۔ اس نے ہڑبڑاہٹ میں بیڈ سے چادر اٹھاتے کپکپاتے ہاتھوں سے اوڑھی۔ عشب کی حالت ابھی بھی جوں کی توں ہی تھی معاً علایہ کی نگاہ اس کی ٹانگ کی جانب اٹھی جہاں سے سرخ مادہ پوری شدت سے نکل رہا تھا۔ اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیل گئی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"عشب یہ کیا ہوا۔"

وہ سرعت سے اس کے ٹانگ کو چھوتے ہوئے صدمے کی کیفیت میں بولی۔عشب نے خاموشی سے بغیر اس کی بات کا جواب دیے اسے صوفے پہ اپنے نزدیک بٹھایا اور نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔

"عشب مجھے دیکھنے کو دیں کہ کیا ہوا۔"

وہ جھنجھلاتے لہجے میں گویا ہوئی۔

"کچھ نہیں ہوا چپ کر کے سکون سے بیٹھی رہو اور مجھے بتاؤ علایہ یہ سب کب کیسے۔"

وہ اسے ڈپٹنے والے انداز میں بولتے آخر میں خوشگوار حیرت سے بولا۔علایہ نے جھجھک کر انگلیاں چٹخائی۔پہلے وہ خود اس کی منتظر تھی اس کی واپسی کیلیے دعا گو تھی اور اب جب وہ لوٹ آیا تھا تو ایک فطری جھجھک عارے آرہی تھی۔

"علایہ میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔"

عشب اپنی بات پہ زور دے کر بولا۔علایہ نے ناراض نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا جواب خشمگین نگاہوں سے اسے گھورنے کا فریضہ سرانجام دے رہا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ہاں تو آپ تو چلے گئے پیچھے خبر بھی نہیں لی ایک دفعہ بھی۔ میں نے آپکو بہت مس کیا۔"

وہ شکایت کرنے والے انداز میں بولتے آخر میں اس کے سینے سے لگے آنسو بہانے لگی۔ عشب نے تشکرانہ انداز میں اسے اپنے سینے میں بھینچتے آنکھیں موندی تھی۔

میں نہیں جانتا تھا کہ مجھے واپس لوٹنے پہ اس قدر خوبصورت تحفہ ملے گا جو میری اتنے" عرصے کی تھکاوٹ کو یوں لمحوں میں ذائل کردے گا اور یہ سب صرف آپکی وجہ سے ممکن ہوا "ہے جانم۔

وہ اس کی پیشانی کو لبوں سے چھوتے اسے معتبر کر گیا۔ علایہ نے آسودگی سے مسکراتے اس لمس کو اپنے وجود میں سرائیت ہوتے محسوس کیا تھا۔ اسی محبت اسی توجہ کی تو اسے طلب تھی۔ اس نے مسکراتے ہوئے اسکی جانب دیکھا۔

کچھ لمحوں کی توقف کے بعد وہ جوں ہی فریش ہو کر واپس لوٹی وہ اتنی دیر میں خود ہی اپنی ٹانگ کا زخم صاف کر چکا تھا۔ علایہ نے مزید پوچھنا مناسب نہ سمجھا تبھی خاموشی اختیار کر گئی۔

"کیا بھائی بھی واپس لوٹ آئے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس نے کسی اندیشے کے پیشِ نظر پوچھا جواباً اس کا سر اثبات میں ہلتا دیکھ اس نے ایک پر سکون سانس خارج کی۔ عشب کے اپنے سامنے ہتھیلی پھیلانے پہ اس نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا جواباً اس کی آنکھیں دکھانے پہ وہ اپنا نازک ہاتھ اس کی مضبوط ہتھیلی پہ جما گئی۔

"اس پاک ذات کے آگے سر بھی تو جھکانا ہے جس کی بدولت آج اتنی بڑی خوشی ہمیں نصیب ہوئی ہے۔"

اس کے بعد انہوں نے شکرانے کے نفل ادا کئے تھے۔

"آپ جانتے ہیں جب مجھے یہ خبر ملی تھی نا میں کس قدر خوش ہوئی تھی۔ میں چاہتی ہوں ہمارا بے بی جو بھی ہو ہمارے لیے حسن کی کمی کو پورا کر دے جو ہمارے درمیان کی کہی موجود ہے مگر ایک احساس کے تحت۔"

سلام کے بعد وہ اس کے شانے سے لگی اپنے دل کی بات کہہ رہی تھی اور وہ اس کے گرد اپنا محبت بھرا حصار باندھے پوری دلجمعی سے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

اگلے دن کا سورج نئی امید کی کرنیں لے کر نمودار ہوا تھا۔ ہر جانب خوشحالی نے بسیرا کیا ہوا تھا۔ سب خانزادہ مینشن میں ہی موجود خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ دین جزاء عاکف اور

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

نادیہ بھی وہی آ گئے تھے کیونکہ آج کافی عرصے بعد عائشہ بھی لوٹنے والی تھی۔انہیں لینے علایہ اور عشب گئے تھے۔کاظم صاحب کے دل کو ایک عجیب سا دھڑکا لگا ہوا تھا وہ نہیں چاہتے تھے کہ انہیں دیکھ کر وہ پھر سے اپنے حواس کھو دے یا باقی افراد کو بھی اس متعلق کچھ آگاہی ہو کیونکہ ابھی تک صرف علایہ اور عشب ہی اس راز کے حصے دار تھے۔وہ کسی بھی طرح ان کی واپسی سے پہلے یہاں سے فرار چاہتے تھے مگر کیسے یہ ان کی سمجھ سے باہر تھا۔

"انکل آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نا۔"

دین نے ان کی اڑی اڑی رنگت دیکھتے سنجیدگی سے استفسار کیا جواباً وہ بمشکل مسکراتے اثبات میں سر ہلا گئے۔وہ اسے کیا بتاتے کہ وہ کس وجہ سے پریشان ہیں وہ عائشہ کے سامنے سے کترا رہے تھے۔وہ ماضی ایک بار پھر دہرانا نہیں چاہتے تھے۔جس درد کو دل میں ہی دبانے میں انہیں اتنا عرصہ بیت گیا وہ اس درد کو دوبارہ اجاگر نہیں کرنا چاہتے تھے۔

کچھ دوریاں جسم سے تمام خون نچوڑ کر رکھ دیتی ہے ہماری جان نکالنے کے درپے ہوتی ہیں مگر بعد میں وہی ہمارے حق میں بہترین ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس پاک ذات کے فیصلوں کی مصلحت وقت سے پہلے کوئی نہیں سمجھ پایا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

معاً باہر پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز پہ ان سب کے دل بھی ایک لمحے کیلیے رک گئے تھے۔باقی سب تو آنکھوں میں نمی اور لبوں پہ مسکراہٹ لیے دروازے کی جانب چل دیے تاکہ ان کا اچھے سے استقبال ہو سکے جبکہ کاظم صاحب کے دل کی دھڑکن سست پڑ گئی تھی۔دل کسی انہونی کے خیال سے دھڑک رہا تھا۔علایہ جوں ہی گاڑی سے عائشہ کو لے کر باہر نکلی سب ان سے نہایت ہی خوش اخلاقی سے ملیں تھے۔وہ دین کو پہچانتے اس کا ماتھا چومتے جو روئی وہی سب کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔ان کی حالت کسی بن پانی کی مچھلی کی مانند تھی جو اپنی اولاد کو دیکھتے ہی تڑپ رہی تھی۔علایہ نے بمشکل انہیں اپنے ساتھ لگاتے حوصلہ دیا۔اب وہ کسی بھی قسم کے دکھوں کو اپنی زندگی میں لانا نہیں چاہتی تھی۔وہ انہیں اپنے حصار میں لیتے جوں ہی اندر داخل ہوئے سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھتے عائشہ کی آنکھیں ایک لمحے کیلیے پتھرا گئی۔اس کا دل اٹھاں گہرائیوں میں ڈوب کر ابھرا۔آنکھوں میں شناسائی کی رمق ابھری تو دل میں درد سا اٹھا۔اس شخص کو پہچانتے ہی اس کے دل کا درد شدت اختیار کر گیا۔جو آنسو پلکوں پہ ٹھہر گئے تھے وہ وہی سے گرتے چلے گئے۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں علایہ کی جانب دیکھا تو وہ اپنے خشک پڑتے لبوں پہ زبان پھیر گئی۔

"ماما یہ عشب کے ڈیڈ۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

اس کی سرگوشی پہ عائشہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کی سماعتوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو۔

"مجھے یہاں نہیں رہنا۔"

وہ تڑپتے دل کے ساتھ بولی۔ماضی کے ورق پلٹنا شروع ہو گئے تھے۔دل میں درد سا اٹھ رہا تھا۔سب افراد نے نا سمجھی سے ان کا چہرہ دیکھا جو نا جانے کیا کیا بول رہی تھی جبکہ کاظم کا چہرہ ایک بار پھر اس کے دھتکارنے پہ دھواں دھواں ہو گیا۔علایہ کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی تھی۔

"ماما آپ میرے ساتھ چلیے۔"

دین نے انہیں بازوؤں کے گھیرے میں لیتے ان سب کو اشارہ کرتے قدم ان کے کمرے کی جانب بڑھائے۔کاظم صاحب اپنے قدموں میں شکستگی لیے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔

"دین مجھے یہاں نہیں رہنا۔پلیز مجھے یہاں سے لے چلو۔"

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔دین نے علایہ کو دیکھتے سوالیہ انداز میں بھنویں اچکائی جوابًا وہ جو خود پہ ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے بیٹھی تھی وہ پھٹ پڑی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

پلیز ماما ماضی کی ایک غلطی کو پھر سے مت دہرائیے گا۔بس یہ سمجھ لیجیے گا اس وقت باقی" "رشتے تو مر گئے مگر اگر آج اس بدولت کچھ ہوا تو آپ کی بیٹی مر جائے گی۔

وہ آنکھوں میں نمی لیے تھکے تھکے انداز میں بولی۔عائشہ نے اس کی. صورت دیکھتے ساری مزاحمت ترک کر دی۔دین ابھی بھی انجان ہونقوں کی طرح ان کی بات سمجھنے کی تگ و دو میں تھا۔علایہ نے اس کی پریشان صورت دیکھ ماضی میں جو کچھ بھی ہوا سب کچھ تفصیل سے اس کے گوش گزار دیا۔دین دھواں دھواں چہرے سمیت اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔آنکھوں میں فقط ایک ہی جذبہ تھا بے یقینی کا۔عائشہ حق دق وہی بیٹھی رہ گئی۔

اس کے بعد عائشہ نے اس گھر سے جانے کی کوئی بات نہیں کی بس وہ خاموش ہو گئی تھی۔بلکل خاموش۔اس رات علایہ نے اس کی گود میں سر رکھے پچھلے تمام دکھ درد کہ ڈالے تھے۔

تمہاری ماں تو بدنصیب ٹھہری مگر میری بیٹی بہت خوش نصیب ہے جسے عشب جیسا ہمسفر" "ملا۔

وہ اس کی پیشانی چومتے بول رہی تھی اور علایہ اتنے عرصے بعد ان کی آغوش میں گرمائش محسوس کرتے پر سکون سوئی رہی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

یہ اگلے دن کی بات ہے جب علایہ کمرے میں داخل ہوئی تو عشب فون پہ کسی سے محو گفتگو تھا۔اس کو انگلیاں چٹخاتے دیکھ اس کی پریشانی بھانپ گیا تبھی اگلے ہی لمحے فون بند کرتے اپنا رخ اس کی جانب کیا جو منتظر مگر بے چین نگاہیں اطراف میں گھما رہی تھی۔عشب اسے لیتے بیڈ پہ براجمان ہوا تا کہ وہ اپنے دل میں چل رہی بات آرام سے اس کے گوش گزار دے۔

"عشب اگر میں آپ سے کچھ مانگوں تو کیا آپ مجھے دیں گے۔"

وہ کمزور سے لہجے میں بولی۔عشب نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا تو علایہ کی کچھ ڈھارس بندھی۔

"ہاں جو آپ کہو۔"

جواباً وہ اپنائیت بھرے لہجے میں بولا۔علایہ نے اپنا حلق تر کیا جیسے خود کو کچھ بولنے کیلیے تیار کر رہی ہو۔عشب کے ہاتھ دبانے پہ وہ گویا ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی۔

"وہ میں چاہتی ہوں کہ ماما اور بابا کا نکاح کر دیں ہم۔"

وہ آنکھیں میچ کر جلدی سے بولتی زبان دانتوں تلے دبا گئی۔عشب نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کا ذہنی توازن بگڑ گیا ہو۔

"آپ کا دماغ ٹھکانے پہ ہے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اس کی کنپٹی پہ انگلی بجاتا سرد مہری سے گویا ہوا۔اس کے چہرے پہ چٹانوں جیسی سختی تھی۔علایہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"عشب اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ہمارے والدین ہمارے لیے بھی تو سوچتے ہیں نا ہمارا اچھا برا۔ہمارے ساتھ چاہ کر بھی کچھ غلط نہیں ہونے دیتے۔اب انہوں نے جب ہمیں ایک دوسرے سے ملوا کر ہمیں یہ خوشی دی ہے تو کیوں نا اب ہم ان کی اولاد ان کیلیے کچھ اچھا سوچے۔ویسے بھی نکاح تو جائز ہے نا۔ماما نے اس گھر میں رہنا ہی ہے تو کیوں نا کسی محرم رشتے کے ساتھ۔"

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی۔عشب نے تلخی سے اس کی جانب دیکھا۔

"کیا آپ چاہتی ہو کہ ایک بار پھر میں اپنے باپ کی زات کو رلتا ہوا دیکھوں نہیں پھر سے اسی درد سے روشناس کراؤ جسے بھلانے میں صدیاں بیت گئی مگر درد ابھی بھی اٹھتا ہے اس میں۔"

وہ اذیت بھرے لہجے میں بولا۔علایہ نے اس کے دونوں ہاتھ تھامتے اس کی آنکھوں میں دیکھا وہ سمجھ گئی تھی پتھر پگھل رہا ہے اور بہت جلد وہ موم ہو جائے گا بس اس کی کچھ جدوجہد کی ضرورت ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب ماضی دہرایا نہیں جائے گا یہ میرا وعدہ ہے آپ سے۔ہم ایک بار کوشش تو کر ہی سکتے ہیں نا۔ان سے جتنا ہو سکتا تھا وہ ہمارے لیے کر چکے ہیں اب ہمیں ایک اچھی اولاد ہونے کا ثبوت دینا ہے۔جو کچھ بھی ماضی میں ہوا میں جانتی ہوں بہت تکلیف دہ ہے سب سے زیادہ اذیت بابا نے سہی ہے میں چاہ کر بھی اس کا مداوا نہیں کر سکتی مگر وہ کر سکتی ہے وہ غم ان کا دیا ہوا ہے تو ان کے دل سے وہ دکھ تکلیف وہی اتار سکتی ہیں۔"

وہ مضبوط لہجے میں بولی۔اس کی آنکھوں میں کچھ کر دکھانے کا جنون تھا۔عشب اس کی سیاہ آنکھوں کی چمک دیکھ کر ٹھٹھک گیا نا جانے وہ کیا سوچ بیٹھی تھی۔

"باقی سب سے کون نپٹے گا۔"

اس نے کمزور سی مزاحمت کی۔

"میں سنبھال لوں گی سب۔"

وہ ایکدم خوشی سے اٹھی اور اس کا گال چومتے کھکھلاتے چہرے اور جگمگاتے دل کے ساتھ کمرے کے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

"دھیان سے۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عقب سے آنے والی عشب کی تنبیہی آواز پہ وہ بے ساختہ اپنے قدموں کو بریک لگا گئی۔اب سب سے پہلے اسے عائشہ سے بات کرنی تھی۔عشب بھی ڈوبتے دل کے ساتھ کاظم صاحب کے کمرے کی جانب چل دیا نا جانے اس کا کیا ردِ عمل ہو گا۔

نیچے لاؤنج میں پہنچتے ہی دین کو داخلی دروازے سے اندر آتا دیکھ اس کی آنکھیں تحیر کے مارے پھیلی۔

"تم اس وقت یہاں۔"

عشب نے اس سے مصافحہ کرتے اچھنبے سے پوچھا۔"ہاں علایہ نے بلوایا ہے ایمرجنسی نوٹ پہ۔ماما سے کوئی بات کرنی ہے شاید اسے۔"

اس کی بات پہ عشب کا ماتھا ٹھنکا۔وہ بے ساختہ اس سے نگاہیں چرا گیا۔دین نے اس کا شانہ تھپتھپاتے اپنا رخ کمرے کی جانب کیا۔

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا یہ کیسی باتیں کر رہی ہو اپنی ماں سے۔"

کمرے میں داخل ہوتے عائشہ کی کرخت آواز پہ دین نے بھنویں اچکاتے نا سمجھی سے ان کا چہرہ دیکھا۔

یہ دیکھو اپنی بہن کی باتیں۔میں کیسے شاہ زین کو چھوڑ کر کسی کے متعلق سوچ سکتی ہوں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ان کی بھرائی آواز پہ دین کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئی جبکہ چہرے پہ کر ختگی چھاگئی۔

"کیا کہا آپ نے علایہ۔"

اب کی بار وہ ان کے ساتھ ہی جگہ سنبھالتے براہ راست علایہ سے مخاطب ہوا۔

"بھائی وہ میں نے بابا سے نکاح کی بات کی تھی۔"

وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے بولی۔ دین نے تند نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ عائشہ مزید ہچکیوں سے رودی۔

"علایہ اتنی بڑی ہوگئی ہو کہ ایسی باتیں کرنے لگو جس کا کوئی سر پیر ہی ناہو۔"

وہ تنے تنے تاثرات سمیت سخت لہجے میں بولا۔ لہجے میں نرمی کی ذراسی بھی گنجائش نہیں تھی۔

"بھائی اسی کا تو سر پیر ہے۔ ہمارے بابا تو اب اس دنیا میں نہیں ہے نا اور ویسے بھی جتنی وہ ماما سے محبت کرتے تھے وہ ضرور میرے فیصلے کو سراہے گے آپ میری بات کا یقین کریں۔ ماما بابا سے بے وفائی کے خوف سے اس نکاح سے انکار کر رہی ہے مگر ماضی میں جو کاظم بابا کے ساتھ ہوا ان سے منگنی ہوتے ہوئے بھی ماما کا دل ان کی جانب آمادہ نہیں تھا۔ ماما کیا اس وقت آپ کا دل نہیں کانپا تھا ایک ایسے شخص کا دل توڑتے ہوئے جو شاید آپ کے ساتھ محبت سے بھی

آگے کا سفر طے کر چکے تھے۔میں آپ کو غلط نہیں کہ رہی ماما بس میں آپ کیلیے خوشیاں چاہتی ہوں جو شاید بابا کے ساتھ ہی ممکن ہے۔بھائی آپ کہیں نا ماما سے مان جائیں پلیز۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے منت سماجت پہ اتر آئی۔عائشہ نے اسے زمین سے اٹھاتے سرزنشی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا اور اپنے قریب بٹھایا وہ اس کی حالت کے پیشِ نظر بارہا بار اسے منع کر چکی تھی زمین پہ بیٹھنے سے مگر وہ ہر بار نظر انداز کر جاتی تھی۔دین پر سوچ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا معاً کچھ سوچتے اس نے عائشہ اور علایہ دونوں کی پیشانی پہ محبت بھرا بوسہ دیا۔

"میں نہیں جانتا کیا ٹھیک ہے یا غلط مگر اگر میری گڑیا کہتی ہے کہ ماما انکل کے ساتھ ہی خوش اور محفوظ رہیں گی تو مجھے اس نکاح سے کوئی انکار نہیں ہے۔میں انکل کو جانتا ہوں وہ بہت اچھے ہیں باقی جو بہتر سمجھو تم مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

وہ عقیدت بھرے لہجے میں بولا۔اس کی بات پہ علایہ جی جان سے مسکرائی تھی جبکہ عائشہ کا چہرہ ویرانی لیے ہوئے تھا۔

"مما میں بس یہ چاہتی ہوں کہ آپ ماضی کے کچھ فیصلے جو پچھتاوے کا سبب بنے وہ پچھتاوا باقی نا رہے۔سب ٹھیک ہو جائے گا ہمیں ہمارے فیصلے پہ فخر ہو۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

علایہ ان کے گال پہ محبت بھرا بوسہ دیتے ہوئے بولی تو وہ خالی خالی دل کے ساتھ چہرہ جھکا گئی۔

دوسری جانب عشب نے بھی کاظم صاحب سے بات کرنے کی ٹھانی مگر وہ کسی صورت ہاتھ نہیں آرہے تھے ان کے لبوں پہ فقط ناہی تھی اور عشب انہیں سمجھاتے سمجھاتے تھک چکا تھا۔

"ڈیڈ اگر محبت تھی تو اس میں انا تو نہیں ہوتی۔"

وہ چیخ کر گویا ہوا۔کاظم صاحب اس کے تیور دیکھ ٹھٹھک گئے جو ابھی اس کی منتیں کر رہا تھا اور اب کیسے ہتھے سے ہی اکھڑ گیا تھا۔

"یہ انا نہیں ہے میں ڈرتا ہوں۔ڈرتا ہوں کہ ایک بار پھر ریجیکشن کا لیبل ناماتھے پہ سجا کر گھوموں۔ مجھ میں انا ہوتی تو شاید آج علایہ تمہاری بیوی نا ہوتی عشب۔وہ تمہارے بچے کی ماں نا بننے والی ہوتی۔اسے میں نے اپنی بیٹی نا بنایا ہوتا۔مجھے بس اپنے نصیب سے خوف آتا ہے۔میرا نصیب ہی سیاہ ہے۔اس میں کسی اور کا کوئی قصور نہیں۔"

وہ سپاٹ چہرے سمیت ٹھہرے لہجے میں بولتے اسے بہت کچھ باور کرا گئے۔عشب کے لبوں پہ جیسے کسی نے قفل لگا دیا تھا۔ٹھیک ہی تو کہہ رہے تھے وہ۔وہ ٹھیک ٹھاک شرمندہ ہوتے نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔وہ ان کے دھوپ چھاؤں کے مزاج سے ہی الجھ گیا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

ڈیڈ قسمت کو مت قصوروار مت ٹھہرائیے شاید وہ درست وقت نہیں تھا۔ ہم سب کی" زندگیوں میں یہی ہونا لکھا تھا۔ ہم نے ان حالات کا سامنا کرنا تھا اسی لیے یہ سب کچھ ہوا جو ہستی یہ نظام چلا رہی ہے یہ سب اسی کے حکم کے مطابق ہوا ہے اور اب بھی جو ہو رہا ہے وہ بھی اسی کے مطابق ہو رہا ہے ایک بار کوشش کیجیے۔ جب کوئی خوش نصیبی آپ کو اپنی انگلی تھما رہی ہو تو اسے بغیر کسی تردد کے تھام لیجیے اور وہ آپ کو جہاں لے کر جانا چاہتی ہے اس کے ساتھ ہم قدم ہو جائیں۔ اگر اپنے قدموں پہ چل کر آتی خوشی آپ کی انگلی تھامنے کی خواہشمند "ہو تو اسے دھتکارنا نہیں چاہیے بلکہ خود آگے بڑھتے اس کا ہاتھ تھام لینا چاہیے۔

وہ سحر انگیز لہجے میں بولتے ایک لمحے کیلیے انہیں سن کر گیا۔ کاظم صاحب نے اس کی بات پہ ٹھنڈی آہ خارج کرتے صوفے سے سر ٹکا لیا۔ عشب ان کے یوں بے دم ہونے کو ان کی رضامندی مانتے ازیت سے مسکرا دیا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتے باہر کی جانب چل دیا۔

علایہ مجھے دو میں کر لیتی ہوں یہ اگر اتنا ہی شوق ہے کام کرنے کا جاؤ دیکھ کر آؤ دین کیا" "۔ کر رہے ہیں باہر

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جزاء اسے مسلسل کھڑا دیکھ ڈپٹ کر بولی۔ اس کا وقت قریب تھا تو سب اس کا کچھ زیادہ ہی خیال کر رہے تھے مگر اس نے کسی کی نا سننے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔

"آج یہ کھیر میں ہی بناؤں گی۔ کوئی مجھے نا روکے۔"

وہ نکھری نکھری سی خوش باش دوبارہ کھیر کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے بولی۔ وہ جی جی کرتے ہر کام میں بھر چڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔

علایہ کی خوشی آج دیدنی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ آسمان پہ موجود وہ دو لوگ جو اس کی زندگی میں بہت اہمیت رکھتے تھے اس کے فیصلے کو ضرور سراہے گے۔ سب لوگ بھاگ دوڑ میں لگے تھے کیونکہ شام میں نکاح کی تقریب تھی۔

"ارے ارے بیگم۔ کچھ وقت ہمیں بھی آپ کا چاہیے اگر اجازت ہو تو۔"

دین کمرے سے باہر جاتی جزاء کی کلائی تھامتے اس کے گرد حصار بناتے ہوئے محبت سے بولا۔ جزاء نے اسے مصنوعی گھوری سے نوازا تھا۔

دین گھر میں اتنے کام ہیں۔ آپ کیا چاہتے ہیں۔ میں نکاح کے بعد آپ کو سارا ٹائم دوں گی"

"اوکے ابھی جانے دیں۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ اسے پچکارنے والے انداز میں بولی۔ دین نے گہری نگاہ سے سر تا پا اس کا جائزہ لیا جو کتھئی رنگ کے گھٹنوں کو چھوتے فراک میں اس کے دل کے تاروں کو چھیڑ رہی تھی۔ بالوں کو ایک کندھے پہ ڈالے وہ خوبصورتی کی ایک مکمل تصویر لگی۔ اس نے جھکتے جزاء کی پیشانی کو اپنے لمس سے مزین کیا اور اس کے ائیر نگ اسے چھیڑ چھاڑ کرنے لگا۔ علایہ کے کہے کے مطابق نکاح کی تقریب دین کے گھر میں ہو رہی تھی۔ وہ چاہتی تھی کہ اس کی ماما اس گھر سے رخصت ہو کر اس گھر میں آئیں۔

"اچھا ایک بات کا جواب تو دیتی جاؤ۔"

وہ اس کے گرد گرفت تنگ کرتے ہوئے اس کے گال کو لبوں سے چھو گیا۔ جزاء کے چہرے پہ گلال سا بکھر گیا اس کی کاروائی پہ۔ اس نے ایک. خفگی بھری نگاہ دین پہ ڈالی جو بلیک ٹیکسڈو میں ملبوس اسے ایک نگاہ دیکھنے میں تو ساکت کر گیا جو انکھوں میں محبت لیے اس کی روح میں سرائیت کر رہا تھا۔

میں کہہ رہا تھا کہ تم کب مجھے اس عہدے پہ فائز کر رہی ہو جس کے بعد ایک مرد خود کو خوش" "قسمت محسوس کرتا ہے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ آنکھوں میں شریر سی چمک لیے اس سے سوال کر رہا تھا پہلے تو جزاء نے نا سمجھی سے اس کا چہرہ دیکھا معاً اس کی بات کا مفہوم سمجھتے اس کا جسم کا سارا گویا چہرے پہ سمٹ آیا۔اس نے سرخ چہرے سمیت اس کے شانے پہ ایک چپت رسید کی تھی اور بھاگنے والے انداز میں کمرے سے باہر نکل گئی۔دین نے بے ساختہ شکر ادا کیا کہ وہ وقت رہتے سنبھل گئی تھی ہاں اسے اس کی ناراضگی اور بے رخی سے فرق پڑتا تھا تبھی اس کے خاطر وہ خود کو سنوار گئی تھی۔اس کے بھاگنے پہ دین کے لبوں پہ ایک مسکراہٹ پھیلی تھی۔

رات کی قربت سے خمار آلود دین کی آنکھیں جب جب جزاء کی لجاتے چہرے یا جھجھکتی نگاہوں سے ٹکراتی وہ کھل کر ہنس دیتا۔

کچھ ہی لمحوں کی توقف کے بعد نکاح کی تقریب کا آغاز ہوا تو دونوں فریقین کا چہرہ سپاٹ تھا جبکہ علایہ دھڑکتے دل کے ساتھ عشب کا ہاتھ تھامے اسی جانب دیکھ رہی تھی۔نکاح کی تقریب ہوتے ہی ان دونوں نے باری باری اس کی پیشانی چومی تھی جوابًا وہ اپنی بات کی تکمیل ہوتی دیکھ کھکھلا کر ہنس دی۔

سب لوگوں کے چہرے خوشیوں سے دمک رہے تھے۔

سب لوگوں کا دل مکمل روشنیوں اور رونقوں میں ڈوبا ہوا تھا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ دونوں ساکت کھڑے یک ٹک ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ کیا ایک بار پھر وہ اسے ٹھکراتے چلی جائے گی اسے ایک نئے سرے سے اذیت دے گی۔ اس کی جانب دیکھتے کاظم کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹتے گال پہ گرا عائشہ تڑپ کر اس کے آگے ہاتھ جوڑ گئی۔

مم۔ مجھے معاف کر دو کاظم میں تمہاری گنہگار ہوں۔ میں یہ نکاح نہیں کرنا چاہتی تھی میں "تمہارا سامنا ہی نہیں کر سکتی تھی مگر علایہ کی ضد۔"

وہ روتے روتے اس کے پیروں میں جھک گئی۔ کاظم تڑپ کر اس کے ساتھ ہی نیچے بیٹھتے اس کے ہاتھ تھام گئے۔

جانتی ہو جس دن سب کچھ ختم ہوا تھا نا ایسا محسوس ہوا تھا کہ میرا سانس رک گیا ہے میں ختم "ہو گیا ہوں۔ بہت رویا تھا اس دن میں تمہارے جانے پہ نہیں بلکہ اس چیز میں کہ مجھ میں اتنی ہمت تھی کہ میں تمہیں چھوڑ سکتا ہاں مجھ میں اتنی ہمت تھی کہ میں تمہاری ایک مسکراہٹ پہ سب کچھ وار سکتا تھا۔ اسی لیے تو تمہاری خوشی کی خاطر اپنا آپ لوٹا کر تمہیں وہ خوشی دے "آیا۔ میں نے اس کے بعد تمہیں بھلا دیا تھا میرا یقین کرو کبھی تمہارا خیال میں نہیں لایا۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ یاسیت بھرے لہجے میں بولتے زمین پہ بیٹھتے بیڈ سے پشت ٹکا گئے۔عائشہ ان کی بات پہ سن بیٹھی رہ گئی۔

"تمہارے خلاف یہ بات کرنے سے پہلے میں یہ بھول گئی تھی کہ یہ انسان تو ہمیشہ ہنستا مسکراتا ہی اچھا لگتا ہے جسے میں نے کھو دیا جس کی مسکراہٹ چھیننے کا سبب میں بنی۔"

وہ اذیت بھرے لہجے میں بولتے تلخی سے ہنس دی۔

"میں تمہارے لائق نہیں تھی۔میں نے تو دوستی کا بھرم بھی نہیں رکھا۔"

وہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولی۔

"تم میرے لائق ہو تبھی تو اسی زندگی میں ہم اس محرم رشتے میں بندھے ہیں۔وہ رشتہ ہمارے درمیان استوار ہوا ہے جو میری اولین خواہش تو تھی مگر میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔میں چاہ کر بھی اس بات پہ یقین نہیں کر پارہا عاشی کہ تم میری نگاہوں سے سامنے میرے کمرے میں میری بیوی کی حیثیت سے موجود ہو۔"

وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولے تو ان کے لبوں سے ایک سسکی برآمد ہوئی۔

"تمہیں مجھ سے کبھی نفرت نہیں ہوئی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ڈوبتے دل کے ساتھ بولی۔ جواباً انہوں نے ایک گہری نگاہ ان پہ ڈالتے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"کبھی نہیں عاشی ایک لمحے کیلیے بھی نہیں۔ وہ تمام غلط باتیں سوچ کر بھی نہیں ہمیشہ اپنی غلطیاں تلاشتا تھا کہ شاید میں ہی کسی مقام پہ غلط ہونگا جو یوں رد کیا گیا مگر یہ گلابی گالوں والی گڑیا مجھے شروع سے چاہیے تھی اب وہ مجھے مل رہی ہے تو میں کیسے اس سے بے نیازی برت سکتا ہوں وہ چاہ کر بھی تمہیں نظر انداز نہیں کر سکتا نفرت تو دور کی بات ہے۔"

وہ رنج و ملال کی کیفیت میں بولتے ان کی پیشانی کو اپنے لمس سے مزین کر گئے۔ عائشہ کا دل جو ہمک ہمک کر ان کی توجہ ان کی محبت کا طلبگار تھا اس مسیحائی کے لمس پہ آنکھیں میچتے ان کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ کاظم صاحب نے بھی روتے ہوئے انہیں اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔ آج رات وہ دونوں رو رہے تھے خوب رو رہے تھے مگر ایک دوسرے سے مل جانے کی خوشی میں کیونکہ قسمت نے ایک بار پھر انہیں ملایا تھا۔ دو دوست جو کبھی ایک دوسرے پہ جان چھڑکتے تھے آج اس ذات نے ان دونوں کو ایک ہی راہ کا مسافر بنا دیا تھا جہاں اب انہیں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامتے ہمقدم چلنا تھا مسکراتے چہروں کے ساتھ۔ جہاں ایک خوشیوں بھری زندگی ان کی منتظر تھی۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"عشب حوصلہ کرو سب ٹھیک ہو گا پریشان مت ہو میری جان۔"

کاظم صاحب اسے آپریشن تھیٹر کے باہر مسلسل ٹہلتا دیکھ کر تسلی دینے والے انداز میں گویا ہوئے۔ کاظم صاحب نے ایک نظر دین کو دیکھا تو وہ پلکیں جھپکتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور دین کو تسلی دی۔

عائشہ حیرت ہے تم اتنی بڑی ہو کر روؤں گی تو پھر میں بچوں سے کیا توقع رکھوں۔ بس علایہ "اور بچے کی اچھی صحت کیلیے دعا کریں سب۔"

وہ عائشہ کو روتا دیکھ تاسف سے ڈپٹنے والے انداز میں بولے۔ عائشہ نے خجل ہوتے سرعت سے انکھیں پونچھی تھی۔ صبح صبح علایہ کی طبیعت خراب ہو جانے کی بدولت وہ سب اسے ہسپتال لائے تھے جہاں اسے ایڈمٹ کر لیا گیا تھا۔ ابھی بھی اندر اس کا آپریشن چل رہا تھا اور باہر سب کی جان پہ بنی ہوئی تھی۔ عشب کی حالت تو کچھ زیادہ ہی ابتر تھی کیونکہ وہ اسی کی اولاد کو دنیا میں لانے کی خاطر زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔ جزاء عائشہ کے ساتھ بیٹھی مسلسل آیت الکرسی کا ورد کر رہی تھی۔ معاً ایک گھنٹے کے کٹھن انتظار کے بعد ڈاکٹر نے باہر آتے ان کی تڑپتی ہوئی سماعتوں میں یہ خوشکن الفاظ انڈیلتے ان کے چہروں پہ مسکان بکھیر دی

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

تھی۔ یہ وقت ان سب کیلیے بہت مشکل تھا کیونکہ اندر جو وجود تھا وہ ان سب کیلیے ہی بہت اہمیت رکھتا تھا جو ان سب کی خوشیوں کا باعث تھا۔

مبارک ہو بیٹا ہوا ہے۔ان کو روم مین شفٹ کر دیا گیا ہے۔کچھ دیر میں انہیں ہوش آجائے "گا پھر آپ ان سے مل سکتے ہیں۔"

ڈاکٹر پیشہ وارانہ مسکراہٹ سمیت بولتے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔عشب تو بغیر سب کی پرواہ کیے وہی سجدہ ریز ہو گیا تھا۔ہر جانب کھکھلاہٹیں گونج رہی تھی۔کاظم صاحب نے مٹھائیوں کے بھرے بھرے ٹوکرے پورے ہسپتال میں بنٹوائے تھے کیونکہ ان کے خاندان کا چشم و چراغ اس دنیا میں آیا تھا۔

"یہ کتنا پیارا ہے ماشاآللہ۔"

"اس کا نام کیا رکھیں گے۔"

"یہ تو اپنے دادا پہ گیا ہے۔"

اس طرح کی کتنی ملی جلی آوازیں تھی جو اس نے ہوش میں آتے ہی سنی تھی۔آنکھیں میچتے تکلیف پہ قابو پاتے اس نے اللہ کا شکر ادا کیا تو اس کی آنکھوں سے تواتر آنسو بہہ نکلے۔اس نے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

جوں ہی اپنی موندی موندی آنکھیں کھولی اپنے اوپر جھکے عشب کو دیکھتے وہ مزید شدتوں سے روdی تھی۔

"ہمارا حسن واپس لوٹ آیا علایہ۔ اللہ نے ہمیں حسن کو واپس لوٹا دیا۔"

وہ اس کی سرد پیشانی سے پیشانی ٹکائے نم لہجے میں بولا۔ اس کی آنکھ سے ایک بے آواز آنسو ٹوٹتے علایہ کی آنکھ میں گرا تھا۔ وہ مسکرائی تھی نم آنکھوں سمیت جیسے دل اس آمد پہ شادماں ہو۔ اس کا دل الگ پڑلے پہ دھڑک رہا تھا۔

"اس کا نام کیا سوچا ہے آپ لوگوں نے۔"

جزاء نے جوش سے پوچھا۔ اب وہ بچہ دین کی گود میں موجود تھا۔ نا جانے وہ دین کو وہ بچہ حسن کا عکس لگا تھا۔ وہ چپکے سے اپنی آنکھ میں آئی نمی کو صاف کر گیا۔

"حسن۔ حسن عشب خانزادہ۔"

یہ الفاظ بیک وقت دونوں کے لبوں سے ادا ہوئے تو وہاں موجود ہر فرد ساکت رہ گیا۔ اتنے خوشگوار ماحول میں اس کی یاد ایک سرد ہوا کا جھونکا ثابت ہوئی تھی۔ معاذ دین نے اس کی پیشانی چومتے حسن کو علایہ کی جانب بڑھایا جسے وہ کپکپاتے ہاتھوں سے تھام گئی تھی۔ کئی آنسو ٹوٹتے اس کے گال پہ گرے تھے۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

"ویلکم حسن۔"

یہ الفاظ بولتے ہوئے اس کی زبان لڑکھڑائی تھی۔ علایہ کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اس کے کہنے پہ ہولے سے ہنسا تھا۔ مطلب وہ اس کی بات سمجھا تھا۔ باقی سب بھی حیرت سے کنگ اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔ علایہ اس کی پیشانی کو چھوتے پھپھک پھپھک کر رو دی۔ یہ منظر وہاں موجود سب کو آبدیدہ کر گیا تھا۔

وقت کا کام ہے گزرنا تو وہ گزرتا چلا جاتا ہے۔ چھ سال کا عرصہ کس طرح بیتا کسی کو خبر نہ ہوئی۔ مگر وقت نے کچھ زخم دیے تو مرہم بھی دیے تھے جس کی بدولت انہوں نے پھر سے جینا سیکھا تھا جس میں حسن سب سے اوپری درجہ رکھتا تھا۔

"حسن گیٹ ریڈی۔ یور بابا اینڈ ماموں از ویٹنگ فوریو۔ کم آن بے بی۔"

علایہ چھ سالہ حسن کے گال چومتے ہوئے اس کی جیکٹ درست کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولی۔

"ماما مگر ہم جہاں کہاں رہے ہیں۔ کیا روج (عروج جزا اور دین کی بیٹی) بھی جائے گی۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ منہ بناتے ہوئے آخر میں دمکتے چہرے کے ساتھ بولا۔علایہ نے اس کے سر پہ کیپ درست کرتے خشمگین نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔

"آج تاریخ کیا ہے۔"

اس نے محبت سے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا ہوا بولا۔

"آج 14 اکتوبر اوہ یس آج ہم حسن چاچو سے ملنے جا رہے ہیں۔"

ایکدم وہ خوشی سے چلایا۔علایہ نے نم نگاہوں سمیت اس کی جانب دیکھا تھا۔حسن بغیر کوئی وقت ضائع کیے علایہ کا گال چومتے باہر کی جانب بھاگا۔نیچے لاؤنج میں پہنچتے ہی اس نے صوفوں پہ بیٹھے عائشہ اور کاظم کے گال پہ بوسہ دیتے باہر کی جانب بھاگ گیا۔وہ دونوں اس کی جلد بازی پہ ہنس دیے تھے جانتے تھے وہ کس سے ملنے کی خاطر اتاولا ہو رہا ہے۔

آئی رئیلی مسڈیو سو مچ حسن۔میں اپنے بیٹے کو بلکل تمہارا پرتو بناؤں گی دوسروں کے چہرے پہ مسکراہٹ بکھیرنے والا۔تم نے کہا تھا کہ تم مجھ سے محبت کرتے تھے۔تم غلط تھے حسن۔آج میں صرف اتنا جانتی ہوں کہ اس وطن کیلیے تمہاری محبت میری محبت سے زیادہ پاکیزہ تھی۔تمہاری منزل میں نہیں کچھ اور تھی جسے تم حاصل کر چکے ہو۔تم شہادت جیسے

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

رتبے پہ فائز ہوتے خود تو امر ہو گئے مگر ہم سب کو ایک ایسے نقصان سے روشناس کرا گئے جس کا مداوا کسی صورت ممکن نہیں۔"

وہ بھیگی آنکھوں سمیت اس کی مسکراتی تصویر سے مخاطب تھی۔ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اس کی بات پہ مسکرایا ہو۔ ہاں وہ مسکرایا تھا ہمیشہ کی طرح اس کے لبوں پہ مسکراہٹ دیکھ کر۔ وہ درست کہتا تھا کہ علایہ کے لبوں پہ ہنسی حسن کے لبوں پہ بھی مسکراہٹ لے آتی تھی ہاں وہ خلوص سے بھرپور محبت کرتا تھا۔

پورے شہر میں گہرے سناٹے کا راج تھا۔ ٹائر کے چرچرانے کی آواز قبرستان کی حدود میں آتے صاف محسوس کی گئی تھی۔ اس نے گاڑی سے اترتے ایک جانب سے دین کا جبکہ دوسری جانب سے عشب کی انگلی تھامی۔ وہ دونوں ٹھٹھکے تھے۔

"میں ہمیشہ آپ دونوں کے درمیان میں رہوں گا تاکہ آپ لوگ چاہ کر بھی مجھے فراموش نہ کر سکیں۔ ویسے میں جانتا ہوں کہ آپ میں سے کوئی بھی مجھے بھول نہیں سکتا مگر مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ درمیان میں رہنے سے آپ دونوں کی کچھ انرجی وقتاً فوقتاً مجھے ملتی رہتی ہے۔ اسی لیے تو میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

حسن کی آواز کی بازگشت ان دونوں کو اپنی سماعتوں میں ہوتی محسوس ہوئی۔ان دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور نمی چھپانے کی خاطر نظریں چرا گئے۔

وہ ہنوز ان دونوں کا ہاتھ تھامے مطلوبہ قبر کی جانب بڑھ رہا تھا۔جہاں ایک سایہ دار شجر نے سایہ کیا ہوا تھا انہیں یاد تھا کہ حسن کی پیدائش پہ انہوں نے وہ پودے کا بیج بویا تھا جو آج اس شجر کی. صورت اختیار کر گیا تھا۔انہوں نے قبر پہ نظر دوڑائی جہاں تختی پہ بہت ہی. واضح لفظوں میں لکھا ہوا تھا شہید کیپٹن حسن رضا۔ان تینوں نے بیک وقت دعا کیلیے ہاتھ اٹھائے تھے۔دعا سے فراغت حاصل کرتے ہی حسن بے ساختہ جھکا اور اس کی قبر کی مٹی کو اپنی آنکھوں سے لگاتے چوم گیا۔اس دوران اس کے چہرے پہ ایک مسکراہٹ تھی فخر تھا۔

"آئی رئیلی لو یو حسن چاچو۔میں نے آپ کو دیکھا تو نہیں مگر ماما سیڈ کہ وہ آپ سے بہت پیار کرتی تھی تو میں بھی آپ سے پیار کرتا ہوں۔اینڈ بابا اینڈ ماموں سیڈ کہ آپ بہت سٹرونگ تھے اور آپ کو شہادت نصیب ہوئی اور نانوں کہتی ہیں کہ شہادت تو نصیب والوں کو ملتی ہے آپ دیکھیے گا میں بھی آپ کی بابا کی اور ماموں کی طرح سٹرنگ بنوں گا اور پھر میں بھی شہادت کے رتبے پہ فائز ہونگا۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

وہ ایک بار پھر جھکا تھا اور اس کے قبر پہ عقیدت سے لب رکھ گیا۔ یہ سب کہتے اس کی آنکھوں میں ایک عزم سا تھا۔ دین اور عشب نے تڑپ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا مگر وہ ایک عہد قائم کر چکا تھا ایک نئی داستان رقم کرنے کی۔

عشب کے کہنے پہ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے الٹے قدموں سے ان کی تلقید میں چل دیا معاً اپنی آنکھوں کے سامنے واضح ہوتے شہید کیپٹن حسن رضا کے وجود کو دیکھتے وہ چمکتی نگاہوں سے مسکرایا تھا۔ ہاں وہ اسے دیکھ سکتا تھا،

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہولے سے ہاتھ ہلا گئے معاً وہ پتھر سے ٹھوکر لگنے کی بدولت بری طرح لڑکھڑایا۔

"حسن بی کئیر فل۔"

ان دونوں کی آواز پہ عقب میں موجود حسن رضا کا دھندلا ہوتا عکس کھل کر ہنسا تھا۔ ہاں وہ آج بھی ان سب کے دلوں میں بستا تھا۔

"یس بابا کمنگ۔ آئی ایم بریو لائک حسن چاچو۔"

اس کے جملے کی بازگشت ان سنسان ماحول میں پوری شدت سے ہوئی تھی۔

"ہاں تم ہم میں نا ہو کر بھی ہمی میں ہو بھائی کی جان۔"

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

عشب نے آزردگی سے سوچتے آنکھیں میچی۔ دین نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو میچتے اسے حوصلہ دیا اور وہ دونوں ایک نئے سفر کی جانب چل دیے۔ سات سال کا عرصہ بیت چکا تھا مگر ان کا گھاؤ ابھی بھی تازہ تھا۔

پھر ایکدم سکوت چھا گیا۔ گاڑی کے پہیوں کی آواز بہت دور ہوتی چلی گئی تھی۔

"یہ جو دو لمبے چوڑے وجود ہیں نا یہ پاک آرمی کے نوجوان ہے۔ ان کے سائے کی امان میں تم ہمیشہ محفوظ محسوس کرو گے۔ یہ تم پہ ایک خراش تک نہیں آنے دے گے کیونکہ یہ محافظ ہے اس وطن کے محافظ۔ اس مٹی کے محافظ یہ اپنی جان تو داؤ پہ لگا دیں گے مگر تم پہ ایک آنچ نہیں آنے دیں گے۔

حسن کا عکس آسودگی سے مسکراتے ہوا میں تحلیل ہوا تھا۔

میری وفا کا تقاضہ ہے کہ میں جان نثار کروں

اے وطن میں تیری مٹی سے ایسا پیار کروں

میرے لہو سے جو تیری بہار باقی ہو

میرا نصیب کہ میں ایسا بار بار کروں

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM

خون دل سے جو چمن کو بہار سونپ گیا

اے کاش ان میں خود کو شمار کروں

میری دعا ہے کہ میں بھی شہید کہلاؤں

میں کوئی کام کبھی ایسا یادگار کروں۔

ختم شد۔

All rights reserved to NovelsLounge.com
WWW.NOVELSLOUNGE.COM